CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

نمونہ فی پرچہ ۱۲

مارتنڈ

ہندؤں کا اپنا ماہواری و ہردلعزیز رسالہ

سب سے بڑھ کر ہے رسالوں میں ہمارا مارتنڈ + سب سے اچھا سب سے سستا سب سے پیارا مارتنڈ

کیوں نہ ہندو ہیں عزیز اور ہندؤں کو یہ عزیز + ہو نہ کیونکر قوم کی آنکھوں کا تارا مارتنڈ

جلد ۷	بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء	نمبر ۷

ایڈیٹر بابو شیوبرت لعل ورمن ایم اے

فہرست مضامین

مبارکباد تاجپوشی قیصر ہند	۲
خریداران مارتنڈ کے لئے ضروری اطلاع	۲
[illegible]ل	۳
....	۴
[illegible]	۱۹
[illegible] رہنے کے پانچ سنہری اصول	۲۲
[illegible] عورت کی دانائی کا سچا نمونہ	
[illegible]) آب حیات	۲۶
[illegible] صحت	۲۹
[illegible] ہستی کیا ہے؟	۳۱
[illegible] ڈاکٹر صاحب کی چند قیمتی نصائح	۳۴
[illegible]) اصلی دھرم کیا ہے ...	۳۵
ایک مرغ اسیر کی فریاد	۴۴
مبارکباد دربار تاجپوشی حضور قیصر ہندوستان دام اقبالہٗ	۴۵
دو مہان جیون چرتر	۴۷
مہاراج جارج کا پوتر جیون چرتر	۴۷
مہارانی ملکہ میری کا دھارمک جیون	۵۲
کیمیائے بصر	۵۳
نہایت مفید اور کار آمد باتیں ...	۵۴
شہنشاہی دربار دہلی کا شاندار نظارہ	۵۶
اعلان شہنشاہی	۵۶
دو نہایت ضروری اعلان	۵۷
دربار کی خوشی میں شاہی رعائتیں	۵۷
[illegible] معمہ	۵۸
[illegible] و مختصر ریویو	۵۹
[illegible]	۶۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سیوک سٹیم پریس لاہور میں باہتمام [illegible] چھپا

مبارکبادتاجپوشی قیصر ہند

مہاراجہ ادھیراج چکرورتی شہنشاہان جارج پنجم اور مہارانی میری جی کو ...ہند اور اس کے پیارے ناظرین کی طرف سے تاجپوشی کی مبارک صد مبارک ہو +

خریداران مارتنڈ کیلئے ضروری اطلاع

جن اصحاب کا چندہ جنوری میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری فروری سے شروع ہوتی ہے۔ ان کے نام فروری کا پرچہ عمر کا وی۔پی کرکے بھیجدیا جائیگا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلد ہی مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام وی۔پی نہ بھیجا جاوے۔ جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو۔ اور ان کا بھی بھلا ہو +

نوٹ

اب بہت کوشش کی جارہی ہے کہ مارتنڈ۔ لکھائی۔ چھپائی اور مضامین کے لحاظ سے ہمیشہ اعلے سے اعلے نکلا کرے +

(مینیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی بھلائی تم کو گر درکار ہے ✿ علم حاصل کرو پھر بیڑا تمہارا پار ہے

مارتنڈ

غزل

اگر ٹھکراتا کو دو تا اور جھو متا مستانہ آتا ہے
خودی سے ہو کے بیخود۔ وجد میں دیوانہ آتا ہے
پورانے ہو گئے۔ مجنوں کے اور فرہاد کے قصّے
سناؤ ہم کو گر کوئی نیا افسانہ آتا ہے
شرابِ ناب کیا پیتے ہو۔ خونِ دل ہے بس شیریں
اگر خواہش ہو مے کی۔ قلب کا پیمانہ آتا ہے
ہے نیرنگی ہی جاں قدرت کی اسمیں شک نہیں اصلا
کہیں شہر و چمن ہے اور کہیں ویرانہ آتا ہے
عبث کرتا ہے فکر رزق تو۔ رازق تیرا حق ہے
ذرا کر صبر دل میں۔ دم میں آب و دانہ آتا ہے
نکل کر گھر سے جاپان اور امریکہ میں جب آیا
وہ کہتے ہیں۔ لو دیکھو۔ ہند کا فرزانہ آتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میرا سفر

پہلا باب

مجھ کو عرصہ سے جاپان اور امریکہ کے دیکھنے کا شوق تھا۔ میں نے بہت آدمیوں سے سُنا کیا کہ جاپانی اور امریکن بالخصوص بڑی زندہ دل قومیں ہیں اُن کے متعلق کتابیں پڑھیں۔ خود بھی اِن کتابوں کی مدد سے اوروں کے معلومات وسیع کرنے کے لئے دو ایک کتابیں بھی لکھیں۔ مگر طبیعت سیر نہیں ہوئی دل بیساختہ چاہتا تھا کہ ان کے ملکوں کی کم از کم سیر ضرور کرنی چاہئے۔ تاکہ ان کے حالات اور ان کی ترقی کے واقعات اور اسرار سے مارتنڈ کے پڑھنے والوں کو اطلاع دینے کا موقع ہاتھ آوے +

اس خیال کو دل میں قائم ہوئے سالوں گذر گئے۔ چونکہ عمر زیادہ ہوتی گئی اور کچھ خانگی حالات اس طرح کے بنتے گئے کہ آخر طبیعت نے کہا جانے بھی دو پردیس جاکر کیا لینا ہے۔ اپنے ملک میں پڑے رہو۔ کام کاج بھی ترک کرو کہاں تک قلم کی گِھس گِھس سے سروکار رہیگا۔ آخری وقت روز بروز قریب آتا جارہا ہے۔ کچھ دنوں شانتی کے ساتھ رہنے کی فکر بھی کرنی چاہئے یہ خیال بُرا تھا یا بھلا تھا۔ اس سے بحث نہیں۔ مگر یہ کچھ حاوی سا ہوگیا اور پتاجی کے مشورہ سے میں نے گھر سے کچھ فاصلہ پر ایک باغ اور مکان کی بنیاد ڈال دی۔ تاکہ دو چار مہینوں کے بعد ہی ایکانت سیون کے لئے لاہو سے چلا آوں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مگر مثل مشہور ہے :-

من درچہ خیالم و فلک درچہ خیال است

میں جنوری ۱۹۱۱ء کے ۲۵ تاریخ کو پتاجی کے درشن کے لئے گھر گیا۔ گھر پر ایک مہینہ رہا۔ وہاں سے لاہور آیا۔ ابھی گھر سے آئے پندرہ روز بھی نہیں گذرے تھے۔ کہ عزیز سورج نرائن کا تار آیا "پتاجی سخت بیمار ہیں۔ چلے آؤ" مجبور لڑکے بالوں کو لے کر گھر پہنچا۔ پتاجی شریر تیاگ چکے تھے۔ مجھ کو آخری درشن نصیب نہیں ہُوا +

ماں باپ کا سایہ رحمت آلہی ہے۔ آپ خیال کر سکتے ہیں۔ اس سایہ کی محرومیت سے دل کا کیا حال ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ! جن کو روز ماں باپ کے درشن نصیب ہوتے ہیں کیونکہ دنیا میں یہی ایشور کی جیتی جاگتی مورتیں ہیں! +

ویراگ نے خلل دخل کیا۔ کریا کرم سے فارغ ہو کر پھر لاہور آیا۔ یہاں سوامی شیوانند جی۔ منیجر شانتی آشرم لاہور کئی دفعہ مجھ سے ملے اور جب جب ملے امریکہ جانے کی تحریک کرتے رہے۔ میں نے عذرات پیش کئے۔ اپنی مجبوری کی کیفیت سُنائی۔ دنیا میں سچ مچ میں عجیب طرح کا دل و دماغ لے کر آیا ہوں۔ نہ کسی سے ملنا نہ جلنا مہینوں دفتر سے باہر جانے کا اتفاق نہیں ہوتا۔ کیا اس مزاج کا آدمی سیر و سیاحت کے لئے موزوں ہے؟ مگر سوامی جی کب ماننے والے تھے۔ کہنے لگے۔ نہیں۔ تم کو دو ایک برس پہلے جانا چاہئے تھا۔ وقت گذر گیا ہے۔ تاہم مضائقہ نہیں۔ مجبور۔ میں نے رضامندی ظاہر کی +

مارچ کے آخری ہفتہ میں پتاجی کا دیہانت ہوا تھا۔ ارادہ تھا کہ اپریل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے آخری ہفتہ میں لاہور سے کوچ کر دیا جائے ۔مگر کچھ ایسے سبب ہوتے گئے ۔جن کی وجہ سے رُکنا پڑا +

آخر میں نے ۲ اگست سنہ ۱۹۱۱ع کو لاہور چھوڑ دیا اور لالہ سیوک رام جی چڈھا کو لے کر کلکتہ آیا ۔ پہلے مجھ کو کبھی جہاز کے سفر کا موقع نہیں ملا تھا ۔ ناتجربہ کاری اور ناواقفیت تھی اور عدم واقفیت کا قصور اکثر مصیبت اور تکلیف کا باعث ہُوا کرتا ہے ۔لاہور سے روانہ ہوتے وقت میں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر سے پاس پورٹ لے لیا تھا ۔ ہر ہندوستانی سیاح کو چاہیئے کہ اس قسم کا پاسپورٹ ضرور لے لے ۔کبھی کبھی یہ بڑے کام کی چیز ثابت ہوتا ہے ۔لالہ سیوک رام جی کو پاسپورٹ نہیں مل سکا ۔خیر وہ میرے ساتھ کلکتے آئے اور ہم نے "مسٹر طامس کک اینڈ سنز" کے دفتر میں جاکر سفر خرچ اور ٹکٹ کا روپیہ جمع کر دیا ۔سیوک رام جی کے پاسپورٹ کے لئے امریکہ کے کونسل کے پاس گیا ۔ وہ خود ناواقف تھا کہنے لگا ۔بغیر پاسپورٹ کے جاؤگے تو واپس کر دئے جاؤگے حالانکہ یہ بات نہیں ہے ۔احتیاطاً اُس کی ضرورت پڑتی ہے ۔طامس کک نے پولیس کمشنر کے پاس بھیجا ۔ دو دن تک متواتر اس کے دفتر کا چکّر لگانا پڑا ۔اس نے میری ذمّہ واری پر یہ کام کیا کہ لالہ سیوک رام کی درخواست لے کر ڈپٹی کمشنر لاہور کے پاس بھیجدی اور مجھ سے کہا ۔تم سفر کو جاؤ ۔تم سے پہلے پاسپورٹ امریکہ پہنچ جائے گا +

کلکتہ کی آب و ہوا اکثر آدمیوں کو ناموافق ہوتی ہے ۔ وہاں کا پانی ناقص ہے ہاضمہ کو مُضر ہوتا ہے ۔اس کے سوا کھانے پینے کی چیزیں بھی اچھی نہیں ملتیں میرے پیٹ میں سخت درد ہونے لگا ۔ سیوک رام جی کو بھی کچھ شکایت ہوئی چونکہ جہاز کے جانے میں کئی دن کا انتظار تھا ۔اور بیماری بڑھتی جا رہی تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آخر یہ صلاح ہوئی کہ اس وقت سفر ملتوی کر دو۔ پھر چند روز کے بعد چلو۔ مسٹر ز طامس کُک نے بھی یہی رائے دی۔ گو اس آمد و رفت میں خرچ کچھ زیادہ ہوا۔ مگر بیماری کی حالت میں سفر کرنے سے طبیعت پس و پیش کرنے لگی۔ مجبور سنگ آمد و سخت آمد۔ سیوک رام جی کو لے کر گھر چلا آیا۔ اور ڈیڑھ مہینہ کے قریب اپنے گھر پر جو ضلع مرزاپور میں واقع ہے پڑا رہا۔ عزیز سورج نرائن سنگھ جی میرے چھوٹے بھائی نے بہت کچھ تیمارداری کی اور میں چند ہی روز کے بعد بھلا چنگا ہو گیا اس چند روزہ قیام کی حالت میں میں نے کچھ سادھو اور مارتنڈ کے لئے مضامین بھی لکھ لئے اور کئی طرح کے خانگی کام بھی کر لئے +

باب دوسرا

جب لالہ سیوک رام جی نے امریکہ جانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میں نے اُن کو منع کیا تھا۔ سفر میں اکثر تکلیف بہت ہوتی ہے۔ مگر اُنہوں نے نہیں مانا۔ اور ضد کر کے میرے ساتھ ہو لئے۔ کلکتہ سے واپس آنے پر اُن کے گھر سے کئی خطوط آئے۔ جن میں سفر کے ملتوی کرنے کی ہدایت تھی۔ خاص کر اُن کے سُسر نے جس طرح کی عبارت میں مجھ سے اُن کے روکنے کی درخواست کی تھی وہ بہت رقت انگیز تھی۔ میں نے پھر بھی سمجھایا۔ اور کئی دن بعد انہوں نے خود بھی ارادہ کے ملتوی کر دینے کی خواہش ظاہر کی۔ اُن کا روپیہ طامس کُک کے دفتر میں جمع تھا۔ میں ابھی ایک دو مہینے اور گھر رہنا چاہتا تھا۔ مگر اُن کے روپیہ واپس دلانے اور اُن کے جلد گھر بھیجنے کی نیت سے میں پھر کلکتہ آیا واقع ۸ راکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو میں کلکتہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور ۹ راکتوبر کو اُن کا روپیہ واپس دلایا۔ وہ دو ہزار روپیہ گھر سے لے کر آیا تھا۔ چار سو تو وہ پہلے گھر بھیج چکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھے - سولہ سو دفتر میں جمع تھے - دفتر والوں نے سو سو روپیہ کے سولہ نوٹ ویئے
میں نے اُن کو دیکر ہدایت کی کہ اس کو کوٹ کے اندر کی جیب میں رکھ لو - مگر ہونے
والی بات اُنہوں نے اوپر ہی کی جیب میں رکھا - راہ میں کسی نے نکال لیا - خیریت
یہ ہوئی کہ سیوک رام بھی اُس کے پیچھے دوڑ پڑے - اور پولیس نے اُس کو گرفتار
کر لیا +

میں کچھ دور آگے بڑھ آیا تھا - پیچھے پھر کر دیکھا تو سیوک رام کا پتہ نہیں کئی
دفعہ ادھر اُدھر تلاش کیا مگر پتہ نہ لگا - آخر قیامگاہ پر چلا آیا - یہاں اُن کے انتظار
میں رات کے آٹھ بج گئے - میری طبیعت سخت پریشان ہوئی - کیونکہ چار مہینہ
سے سیوک رام جی میرے ساتھ تھے اور کبھی دو چار گھنٹوں کے لئے بھی دور نہیں
ہوئے تھے - میں سوچتا تھا - کہیں ایسا نہ ہو - روپیہ پاس ہے - پردیس میں
کوئی حادثہ نہ ہو جائے - روپیہ ڈیڑھ یا دو بجے کے قریب چوری گیا تھا - اسوقت
آٹھ بج چکے تھے میں گھبرایا - آخر مجبور بڑے بازار کے تھانہ پر خبر لینے کیلئے
آیا - وہاں ایک آدمی - تھانہ کا منشی ملا - اُس نے کہا - کیا تمہارا شیو برت لال
نام ہے اور تم سیوک رام کو تلاش کر رہے ہو - میں نے کہا ہاں - اُس نے جواب دیا
سیوک رام کا روپیہ چوری گیا تھا - بارے مل گیا - پولیس نے امانتاً رکھ چھوڑا ہے
کل کچہری میں مقدمہ پیش ہوگا - تب ملیگا - سیوک رام دھرم سالہ میں گئے ہیں
جاؤ - وہاں تم کو ملیں گے +

میں دھرم سالہ میں آیا - لالہ سیوک رام جی باہر کھڑے ہوئے تھے اِن
سے حالات دریافت کئے - جو کچھ میں تھانہ میں سُن آیا تھا اُنہوں نے اُسی کا
اعادہ کیا - آخر کچھ کھا نا پینا کرکے ہم دونوں آدمی سو رہے - مگر ابھی مشکل سے آنکھ
لگی تھی کہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا - میں نے دروازہ کھولا - پولیس کے تین آدمی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تحقیقات کرنے کی غرض سے آئے تھے - وہ مجھ سے دریافت کرنے لگے - تم کون ہو کہاں جاتے ہو - سیوک رام سے تم کو کیا تعلق ہے - سیوک رام کو یہ روپیہ کہاں سے ملا تھا - میں نے اُن کو جو کچھ مناسب سمجھا - جواب دیا - آخر وہ چلے گئے اور ہم دونوں آدمی سو رہے +

صبح ہوئی - نہانے دھونے کے بعد ہم بڑے بازار کے تھانہ پر پہنچے - وہاں سے قریب ڈیڑھ گھنٹہ بعد پولیس کمشنر کے دفتر میں آئے - یہاں بھی دو گھنٹہ کی دیر لگی - سیوک رام جی کا مقدمہ تو مجسٹریٹ کے حوالہ ہوا - اور میں خفیہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کے حوالہ کیا گیا - یہ مجھ سے عجیب عجیب طرح کے سوال کرنے لگا - جس کا کبھی شان و گمان تک بھی نہیں تھا - منجملہ اور سوالوں کے ایک سوال سب سے زیادہ عجیب و غریب تھا - وہ یہ ہے کہ کیا آپ کا ہوتی لال ورما سے کوئی تعلق ہے اور آپ اس کو جانتے ہیں - میں نے کہا - اُس کو میں جانتا تو ضرور ہوں - لیکن اُس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے - یہ ہوتی لال وہ شخص ہے جو سڈیشن کے الزام میں گرفتار ہو کر قید کیا جا چکا ہے

سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس آدمی مہذب ہے - باتیں شائستگی و تہذیب کے ساتھ کرتا تھا - آخر میں نے اس کو کہا - بابا! تمہارے سوال فضول ہیں - مجھ کو ان باتوں سے تعلق نہیں ہے - میں سیدھا سادہ مذہبی آدمی ہوں +

قریب ایک گھنٹہ کے بعد اس سے پیچھا چھوٹا - مجھ کو بھی سیوک رام جی کے مقدمہ میں مجسٹریٹ کے اجلاس میں جانا تھا - ورنہ شاید اور جرح کے سوالات ہوتے تاہم اُس نے مجھ سے کہا کہ آپ پھر ایک مرتبہ آج مل لینا اور بھی کچھ دریافت کرنا ہے - میں دو دفعہ اُس کے دفتر میں گیا - مگر وہ نہیں ملا - کہیں چلا گیا تھا - اس لئے پھر میں نے اس کے پاس جانے کی ضرورت نہیں سمجھی +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مجسٹریٹ کے یہاں پانچ بجے کے قریب سیوک رام جی کا مقدمہ پیش ہوا۔ انسپکٹر نے مجھ سے کہا۔ آپ گواہ ہیں۔ اس لئے باہر چلے جائیے۔ مگر انگریز سرجنٹ نے جو بہت بھلا مانس تھا اور مجھ سے کچھ مذہبی گفتگو کر چکا تھا۔ کہنے لگا۔ آپ انسپکٹر کی پرواہ نہ کیجئے۔ آپ گواہ نہیں ہیں نہ اس حیثیت میں بلائے گئے ہیں۔ یہاں ہی بیٹھے رہئے اور مقدمہ کے حالات سنتے جائیے۔ میں نے اُس سے کہا۔ اگر ضرورت ہو تو کوئی وکیل کھڑا کر لیا جائے اُس نے کہا نہیں میں سیوک رام کا سرکاری گواہ ہوں۔ میں نے مجرم کو گرفتار کیا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں خود مجسٹریٹ سے گفتگو کرونگا۔ وکیل کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اس کی باتوں سے بہت کچھ اطمینان ہُوا +

دوران مقدمہ میں مجسٹریٹ نے صرف چند سوال سیوک رام جی سے کئے۔ اور آخر اُن کو روپیہ دیکر ہدایت کی کہ آیندہ احتیاط رکھنا۔ اور ہم دونوں روپیہ لے کر اپنے قیام گاہ میں آئے۔ اس مقدمہ میں ہمارا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا +

انسپکٹر نے کہا کہ آپ ابھی اپنے قیامگاہ کو تبدیل نہ کرنا۔ شاید پھر طلبی کی ضرورت ہو۔ اس ہدایت کی کیا غرض چھپی تھی اور اُس نے کیوں ایسا کہا تھا میں نہیں جانتا۔ مگر کچھ ایسا واقعہ ہوا کہ دھرم سالہ میں پہنچتے ہی تبدیل مکان کرنے کی ضرورت لاحق ہو گئی +

اُس روز کلکتہ میں پانی بہت برسا تھا۔ ہم کو بڑے بازار کے دھرم سالہ میں نیچے کی منزل میں ایک کمرہ ٹھہرنے کے لئے ملا تھا۔ پانی اُس کے اندر آگیا تھا اور جب ہم وہاں گئے۔ ہمارے اور سیوک رام جی کے تمام کپڑے تربتر ہو گئے تھے لالہ برج نرائن صاحب ایم۔اے نے جو مکرمی منشی سورج نرائن صاحب مہر کے صاحبزادہ ہیں۔ کسی سے میرے آنے اور روپیہ کے چوری جانے کی خبر سُن رکھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تھی - وہ تلاش کرتے ہوئے آئے - اور ہم دونوں کو زبردستی اپنے ساتھ بورڈنگ ہاؤس کو لے گئے - اور یہاں ہم کو بڑے آرام کے ساتھ رکھا +

جس بورڈنگ ہاؤس میں لالہ برج نرائن صاحب رہتے ہیں وہ ایک بنگالی کا مکان ہے - کالج اور مدرسے دُرگا پُوجا کی تعطیل کی وجہ سے بند تھے - سب بورڈر اپنے گھر چلے گئے - صرف لالہ برج نرائن جی - اور ایک مسٹر جینی جو مظفر نگر کے رہنے والے ہیں - اور ایک لالہ بھیم سین جی ساکن ڈیرہ غازیخاں اُس میں مقیم تھے - چونکہ پہلی دفعہ میں کلکتہ سے بیمار ہوکر واپس چلا گیا تھا اس لئے لالہ برج نرائن جی کھانے پینے کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے - اور میں اُن کا اس خاص مہربانی کے لئے بہت مشکور ہوں - ورنہ خوف تھا کہیں پہلے کی طرح پھر نہ بیمار ہو جاتا +

لالہ سیوک رام جی دو تین دن کے بعد کلکتہ سے رخصت ہوئے - جہاز کے چلنے میں ابھی دیر تھی - اس لئے میں نے گوارا نہیں کیا کہ وہ ناحق ناموافق آب و ہوا کی تکلیف اُٹھائیں +

سیوک رام جی کا ارادہ اکسپریس سے جانے کا تھا - جو دہلی انبالہ ہو کر جاتی ہے مگر جب ہم لوگ ہوڑہ اسٹیشن پر پہنچے - اُس گاڑی میں بالکل جگہ نہیں رہی تھی - مجبور بمبئی اور پنجاب میل کے انتظار میں گھنٹوں باہر کھڑا رہنا پڑا - اور بڑی دقت کے ساتھ اُن کو ریل پر سوار کرایا +

جو لوگ دُرگا پُوجا کے دنوں میں کلکتہ جاتے ہیں اُن کو خیال رکھنا چاہئے کہ اُن دنوں میں مخصوص ریل پر بڑی بھیڑ ہوتی ہے اور مسافروں کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے - ایسی حالت میں یا تو سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے جانا چاہئے یا اگر کفایت منظور ہے تو ہوڑہ اسٹیشن سے کبھی سوار نہ ہونا چاہئے - قریب ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سیالدہ نامی ایک سٹیشن ہے وہاں سے ایک دوسری لائن گیا جی ہوتے ہوئے مغل سرائے آتی ہے۔ اس پر چاہے تیسرے درجہ کا ٹکٹ لیا جائے۔ یا ڈیوڑھے درجہ کا۔ اس لائن میں نسبتاً آرام رہتا ہے۔ ہاں رفتار کے لحاظ سے کسی قدر سست ضرور ہے +

یہ بات میں اس وجہ سے لکھتا ہوں۔ تاکہ پنجاب یا ہندوستان جانے والوں کو سہولیت اور سوچنے کا موقع ہاتھ آوے اور وہ ناحق پریشان نہ ہوں۔ سیالدہ لائن کا کرایہ بھی ہوڑہ لائن سے کم ہے +

سیوک رام جی کے چلے جانے کے بعد پھر بھی مجھ کو کلکتہ میں کئی دن رہنے کا اتفاق ہوا۔ یوں تو ہمارے مہربان میزبان صاحب بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ مگر ایک دن غلطی سے میں نے دو کیلے کھائے اُس سے پیٹ میں درد ہو گیا۔ دودھ کا جلا چھاچھ سے بھی ڈرتا ہے۔ خوف ہوا کہ کہیں پہلے کی طرح پھر بیماری نہ ہو جائے۔ لالہ شیو نرائن صاحب نے جو نیشنل میڈیکل کالج کے پانچویں برس کی جماعت میں پڑھتے ہیں۔ علاج تجویز کیا۔ اُس سے افاقہ ہوا۔ جس کے لئے میں اُن کا بہت مشکور ہوں۔ یہ صاحب دہلی کے رہنے والے ڈاکٹر رام نرائن صاحب اسسٹنٹ سرجن مُلتان کے صاحبزادہ ہیں۔ ان کے دادا لالہ سنت لال جی بڑے گیانی اور تتو ویتا ہیں۔ مجھ کو ان کا درشن کبھی نصیب نہیں ہوا۔ منشی سورج نرائن صاحب مہر اکثر اُن کی خوبیوں کے مداح رہتے تھے۔ ارادہ تھا کہ کبھی درشن کرونگا۔ مگر وقت وقت کی بات ہے +

بیوقت کسی کو کچھ ملا ہے
پتا کہیں حکم بن ہلا ہے

لالہ شیو نرائن جی گو ابھی کم سن ہیں مگر ویدانت کے مسایل خوب سمجھتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ ان سے مل کر مجھ کو بڑی خوشی ہوئی۔ گھنٹوں کئی دن تک ویدانت پر باتیں ہوا کیں۔ جن سے وقت خوب کٹ گیا +

کلکتہ میں آکر پنجابیوں کو بالخصوص کیلے۔ ناریل اور پوری مٹھائی وغیرہ کے کھانے سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ یہاں خالص گھی کمیاب کیا نایاب ہے اُس میں ناریل کا تیل کثرت سے ملا دیا جاتا ہے +

تیسرا باب

۲۲ اکتوبر کو میں انگورہ جہاز سے رنگون کی طرف روانہ ہوا۔ یہ میل سٹیمر ہے جو تیسرے دن میں رنگون پہنچاتا ہے۔ کلکتہ سے رنگون کا کرایہ پچاس روپے معہ کھانے کے ہے۔ اگر ٹکٹ کے خرچ میں کھانے کی مدنہ شامل کی جائے۔ تو پینتالیس روپیہ کرایہ ہے تیسرے درجہ کا کرایہ دس روپیہ ہے۔ میں نے جاپان تک کا کرایہ دوسو ستیس روپیہ دیا تھا۔ مجھ کو پہلا ٹکٹ کلکتہ سے سنگاپور تک کا ملا تھا جس پر پچھتر روپیہ لکھے ہوئے تھے۔ سنگاپور سے جاپان کا کرایہ نامعلوم ہے +

مسٹر برج نرائن جی۔ جینی صاحب اور لالہ بھیم سین جی جہاز پر چھوڑنے آئے تھے۔ جہاز پر دوستوں کے لانے کا حکم نہیں تھا۔ یہ سب گھاٹ پر کھڑے رہے اور مجھ کو سوار کرایا +

جہاز کیا ہوتا ہے ایک چھوٹا موٹا قصبہ ہوتا ہے۔ جس میں سینکڑوں کی تعداد میں آدمی رہ سکتے ہیں۔ ہر قسم کے آسائش کا سامان موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جو جہاز کلکتہ سے رنگون تک آتے ہیں۔ اُن میں حلوائی کی دوکان تک رہتی ہے چیزیں مہنگی ضرور ملتی ہیں مگر مل جاتی ہیں۔ تیسرے درجے کے مسافروں کو بہت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات ان کے ساتھ جانوروں کی طرح سلوک کیا جاتا ہے اسلئے پڑھے لکھے آدمیوں کو کبھی تیسرے درجہ میں آنے کا خیال نہ ہونا چاہیئے ورنہ تکلیف کے سوا ذلت اور بیعزتی کا بھی خوف رہتا ہے۔ سوامی رام تیرتھ جی نے ہندوستانیوں کو ڈک پاسنجر کی حیثیت میں بحری سفر کرنے کی ہدایت کی تھی مگر میں بالکل اس کے برعکس ہوں۔ ہاں ناداری کا تو کوئی علاج نہیں ہے ورنہ آدمی جب کبھی جہاز پر سفر کرے دوسرے درجہ کا ٹکٹ ضرور لے۔ اسمیں ہر طرح کا آرام رہتا ہے۔ اور نہانے دھونے۔ پاخانہ وغیرہ کے معاملہ میں سب طرح کی سہولیت رہتی ہے +

ہم چھ بج کے پینتالیس منٹ پر جہاز میں سوار ہوئے۔ قریب نو بجے وہ کلکتہ سے روانہ ہوا۔ جس قدر وہ ہوگلی سے دور ہوتا گیا اسی قدر پانی کی رنگت میں تبدیلی آتی گئی۔ پہلے پانی کسی قدر سُرخی مایل تھا۔ بعد کو سیاہ ہوتا گیا اور جب وہ سمندر میں پہنچ گیا۔ پانی کا رنگ بالکل گاڑھی سیاہی کی طرح تھا جیسا لوگ لکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ دراصل پانی کا رنگ نہیں ہے پانی تو سفید ہی رہتا ہے۔ سمندر کی گہرائی کی وجہ سے ایسا رنگ ہوتا جاتا ہے +

ہوگلی کے ہر دو طرف سبزی ہی سبزی نظر آتی تھی۔ جس کو دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ واقعی نظارہ عجیب وغریب تھا +

میرے لئے جو کمرہ دیا گیا۔ اُس میں کوئی اور شخص نہیں تھا۔ ناواقفیت بُری بلا ہوتی ہے میں چاہتا تھا کوئی ساتھی مل جائے۔ آخر ایک سکھ سردار سندر سنگھ جی سے جو سروے پارٹی کے ساتھ میمو (برہما) جا رہے تھے۔ ملاقات ہوئی میں نے کہا سردار جی! تم میرے کمرہ میں آ جاؤ۔ میں اکیلا ہوں۔ اُنھوں نے کہا۔ میرا نام دوسرے کمرہ میں لکھا ہے۔ شاید اب انتظام نہ ہو سکیگا۔ میں نے کہا کپتان سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہئیے وہ بدل دیگا۔ سردار صاحب خود گھبرا رہے تھے۔ اُن کو ایک انگریز کے کمرہ میں جگہ ملی تھی۔ جس میں وہ رہنا نہیں چاہتے تھے۔ آخر میرے کہنے سے وہ جہاز کے افسر سے ملے اور میرے پاس چلے آئے۔ آدمی بڑے خلیق اور ملنسار ہیں میرا پتہ لکھ لیا۔ اور سادھو کے خریداری کی درخواست بھی کی۔ اُن کے ساتھ مجھ کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اور چونکہ وہ بارہا جہاز کا سفر کر چکے تھے مجھ کو بہت سی باتیں بتائیں۔ جن کا پہلے علم نہیں تھا۔ ہندوستانی یا پنجابی جب کبھی جہاز میں سفر کریں اس قسم کا خیال رکھیں کہ سفر میں کسی نہ کسی مسافر سے ضرور ملاقات پیدا کر لیں۔ اس سے واقفیت بھی بڑھتی ہے اور تنہائی کی وحشت دُور جاتی ہے ۔

یہ دن بہت اچھی طرح گذرا۔ میں خوشی کے ساتھ سمندر کا نظارہ دیکھتا رہا۔ ہر چہار طرف پانی پانی۔ پانی کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ۲۳ اکتوبر کو مسافروں کی حالت بدلنے لگی۔ بہت سے آدمیوں کو بخار آگیا۔ کتنوں کو قے آنے لگی۔ سردار جی نے بھی قے کیا۔ میرے ہمسایہ میں ایک بنگالی صاحب معہ اپنی اہلیہ کے بمبئی جا رہے تھے۔ اُن کی بیوی تو پہلے ہی دن سے بیمار ہوگئی غریب نے کچھ کھانا وغیرہ نہیں کھایا۔ وہ بار بار ہم لوگوں کے پاس آتے تھے ہم لیموں وغیرہ لیکر چلے تھے اُن کو دیا۔ طبیعت جب مالش کرنے لگے لیموں اور ادرک کام کی چیز ہوتی ہے۔ یوں بھی پھل وغیرہ ضرور ساتھ لانا چاہئے۔ یہ مُفرح دل ثابت ہوتے ہیں۔ اس دن شام کے وقت مجھ کو بھی خفیف چکر آیا۔ اور آخر میں نے بھی قے کر دیا۔ اس کے سوا اور مجھ کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ ہاں سوائے لیٹے رہنے کے اور میں نے کچھ کام نہیں کیا۔ سردار جی ہنس کر کہنے لگے۔ کل تو تم خوب اُچھل کود کر سمندر کا نظارہ دیکھتے رہے۔ آج کیوں اس قدر اُداس ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں نے جواب دیا۔ کھڑے ہونے سے متلی ہوتی ہے اور چکر آتا ہے۔ وہ بولے ہاں ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور وہ خود ا ا ہی دن پڑے رہے +

۲۴ ر اکتوبر کو جہاز رنگون پہنچا۔ رنگون بہت اچھا شہر ہے۔ یہاں کثرت سے پنجابی۔ ہندوستانی وغیرہ ملتے ہیں۔ بودھوں کے مندر دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ پگوڈا کہلاتے ہیں اور ان میں بُدھ بھگوان کی مُورتیں رہتی ہیں۔ مندر کو پھیا بھی کہتے ہیں اور جو فقیر یہاں رہتے ہیں پُنگی کہلاتے ہیں۔ زیا سرائے کو کہتے ہیں۔ پہلے جو مسافر غیر ملکوں سے آتے تھے وہ خوشی کے ساتھ ان میں ٹھہرائے جاتے تھے۔ مگر چونکہ اکثروں نے چوری کی۔ اس لئے اب ٹھہرنے کی اجازت نہیں ملتی۔ ہاں ایک دولتمند مسلمان نے بہت بڑی سرائے بنوادی ہے۔ جو سمندر کے کنارے ہے یہاں مسافروں کو آرام ملتا ہے۔ اور کچھ دینا بھی نہیں پڑتا +

رنگون گو ہندوستان کا ایک حصہ ضرور کہا جاتا ہے۔ مگر اس کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ یہاں آکر جو عجیب وغریب تماشہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کو حد درجہ کی آزادی ہے۔ جو چاہیں کریں۔ کسی قسم کی بندش نہیں۔ ذات پانت کا نام ونشان نہیں۔ شادی بیاہ کے معاملہ میں بھی کسی قسم کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ جو شخص چاہے خوشی سے شادی کر سکتا ہے۔ ماں باپ ذرا بھی مخل نہیں ہوتے۔ انگریز جو یہاں رہتے ہیں۔ بڑی آزادی کے ساتھ عورتوں سے برتاؤ کرتے ہیں اور رنگون میں دو نسلی قوم کے آدمی بہت کثرت سے نظر آتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کئی سکھوں نے بھی ایسی شادیاں کرلی ہیں۔ ہاں ہندوستانی البتہ اب تک بچے رہے ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ جو یہاں آئے شیر وشکر ہو گئے۔ اُن کے میل سے جو قوم پیدا ہوئی ہے۔ وہ زیرباوی کہلاتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے - اور خوبصورت بھی ہے - مگر اس قوم کی عورتیں اتنی آزاد نہیں ہیں +

اس آزادی کا نتیجہ کیا ہوگا کہا نہیں جا سکتا - گو آزادی اچھی چیز ہو - مگر اس کی بھی حد ہے - میرا تو یہ خیال ہے کہ پچاس برس کے عرصہ میں برہما میں بمشکل کوئی ایسا خاندان نظر آئیگا - جو خون کے لحاظ سے پاک کہا جا سکیگا - اور یہ آزادی اُن کے مذہب کو بھی سخت دھکہ پہنچا رہی ہے +

برہما میں ننگی فقیر بہت ہیں - اِن میں اکثر اچھے اخلاق کے آدمی بھی ہیں +

برہما کی قوم فطرتاً کچھ زیادہ آزاد نظر آتی ہے - اِن کو کل کی فکر نہیں رہتی پہلے یہ دستور تھا کہ جو لوگ دہن دولت کماتے تھے اُس کا کثیر حصہ مندروں کو دیدیا کرتے تھے - یہ مندر خانقاہ بھی تھے اور یہاں لڑکے لڑکیاں پڑھا کرتی تھیں اب بہت بڑی تبدیلی آگئی ہے اور ہر ایک چیز بدلتی جا رہی ہے - ایک آدھ روز میں کوئی شخص کسی معاملہ کی نسبت اپنی رائے قایم نہیں کر سکتا - تاہم یہ بآسانی نظر آ رہا ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو برہما کے لوگ بہت جلد اوروں میں جذب ہو جائیں گے +

۲۵ راکتوبر کو ہمارا جہاز تبدیل کیا گیا - اس جہاز کا نام ایلورا تھا - اس جہاز میں ایک ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی - جس کا نام یو - ین چٹرجی تھا - خوش دل خوش مزاج ہر وقت بشاش رہا کرتا تھا - یہ جہاز کا ملازم ہے مجھ سے ملکر کہنے لگا - جو لوگ بیمار ہوتے ہیں اُن کو جہاز کی طرف سے مفت میں دوا دی جاتی ہے - میں نے کہا ایشور وہ دن نہ دکھائے +

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

دوا نہ پینی پڑے تب ہی اچھا ہے - یہ اکثر ادھر اُدھر کی باتیں کیا کرتا تھا ہندوستان کی نسبت اُس کے خیالات بہت مایوسانہ تھے - میں نے کہا

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس میں خود ہندوستانیوں کا قصور ہے۔ اگر وہ موقع بینی اور مصلحت وقت سے کام نہیں لیتے تو سرکار کیا کر سکتی ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم کو انگریزی سرکار کی حکومت میں رہنا نصیب ہوا ہے۔ اگر آج انگریزی راج چلا جائے۔ تو کل کیا حال ہوگا۔ کیا یہ نوجوان سرکش انارکسٹ ملک کا انتظام کر لیں گے؟ نوجوان سمجھتے نہیں۔ یونہی بلا سمجھے بوجھے اودھم مچاتے ہیں۔ کام کرنے کے ہزاروں ہی ڈھنگ ہیں۔ مگر ہمت کس میں ہے۔ سب خود غرض ہیں۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔ پھر بتاؤ کیسے ملک کی حالت سُدھر سکتی ہے۔ اس زمانہ میں کسی نے کسی کو نہیں روکا ہوا ہے۔ مگر تمیز اور تجربہ چاہیئے۔ ڈاکٹر نے میری بات کو پسند ضرور کیا۔ مگر پھر بھی وقتاً فوقتاً مایوسی ہی ظاہر کرتا رہا۔ اور بات بھی سچی ہے +

رنگون جہاز سے روانہ ہونے کے پہلے (۲۷ اکتوبر) مسافروں کی تندرستی کا معائنہ ہوا۔ ڈاکٹر ایک مدراسی تھا۔ پہلے اور دوسرے درجوں کے مسافروں کو دقت نہیں ہوئی۔ تیسرے درجہ کے مسافروں کو البتہ زیادہ دیر کے بعد آزادی ملی اور بیچارے دوسرے جہاز پر بے بسی کی حالت میں بٹھائے گئے +

جب سب کا معائنہ ہو چکا۔ ہم لوگ سمندر کے کنارہ سے پھر ایلورا جہاز میں آئے۔ جہاز بیچ سمندر میں کھڑا تھا۔ سب لوگ لانچ (چھوٹی کشتی) پر بیٹھ کر معائنہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ پہلے اور دوسرے درجہ میں بہت کم مسافر تھے پہلے درجہ میں زیادہ سے زیادہ چھ اور دوسرے میں سات رہے ہونگے۔ باقی سب ڈک پاسنجر تھے۔ ان میں سے پنجابی۔ سکھ۔ مسلمان۔ کابلی۔ کچھ ہندوستانی سب ہی لوگ تھے۔ ان کی تعداد تین سو کے قریب رہی ہوگی۔ کئی عورتیں بھی ان میں تھیں۔ اُن کی گود میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ جو لوگ ہندوستان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے آئے تھے - اُن میں زیادہ تر مسلمان ہی تھے جو اعظم گڈھ اور جونپور کے رہنے والے تھے - ہندوستانی تھے - یہ سب سنگاپور کے جانے والے تھے - تجربہ کہتا ہے ہندوؤں کی نسبت مسلمان زیادہ ہمت والے ہیں وہ پردیس میں بے کھٹکے جاتے ہیں اور وہاں کی حالت سے موافقت کر لیتے ہیں - ہندوؤں میں صرف پنجابی سکھ البتہ بڑے جفاکش اور اولی العزم دیکھے جاتے ہیں - کاش اگر یہ روزگار کرتے - تو بہت بڑا فائدہ حاصل کرتے - سب پردیس جاکر نوکری کرتے ہیں - نوکری کے سوا اور ان کو کچھ نہیں آتا - تاہم ان کی ہمت کو آفرین ہے - یہ گورو گوبند سنگھ جی کی تعلیم کی برکت ہے جو ان کو اتنا ہمت ور اور ساہسی بنا رکھا ہے +

جب تک کنارہ نظر آتا رہا - میں جہاز پر بیٹھا ہوا دیکھتا رہا - جس وقت اُس کا نظر موقوف ہوا - میں جاکر چپکے سے جہاز پر لیٹ رہا - دوسرے دن (۲۸ اکتوبر کو) میں نے خطوط لکھے - ارادہ تھا کہ ان کو آگے چل کر پنانگ میں ڈاک میں بھیجوں گا - مگر پھر ارادہ تبدیل کر دیا - سنگاپور سے بھیجنے کی نیت کی + رنگون سے چل کر راستہ میں تین دن لگے - آخر ۳۱ کو پنانگ میں پہنچا +

باقی آئندہ

تریاہٹ

عورتوں کی ضد مشہور ہے - زمین و آسمان کی حالت بدل جائے مگر عورت جب اپنے ہٹ پر آتی ہے - اُس کا بدلنا مشکل ہے نہ عورت سے زیادہ کوئی دلیر ہے نہ عورت سے زیادہ کوئی بزدل ہے - عورت میں شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ مگر عورت سے زیادہ کوئی بے حیا بھی نہیں ہوتا۔ لطافت اور کثافت دونوں ہی اُس کی ذات ہیں۔ جب وہ اپنی بات پر آجاتی ہے تو بجلی کی طرح تڑپ کر وہ زندہ شیر کے جبڑے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر چیر دیتی ہے ویسے یہ گھر میں بیٹھی ہوئی اندھیری رات میں کُتّے کے بھونکنے سے اُس طرح کانپتی ہے۔ جیسے ہوا کے چلنے سے کیلے کے نازک پتے کانپتے رہتے ہیں۔ شیوجی کی سواری بیل ہے مگر پاروتی شیر پر سواری کرتی ہے۔ وشنو گرڑ پر چڑھتے ہیں۔ مگر لکشمی کا واہن خوفناک گھڑیال ہے۔ شیو کے ہاتھ میں ترسول ہے مگر پاروتی کے ہزاروں ہاتھوں میں بے شمار چمکتی ہوئی تلواریں اور دوسرے ہتھیار ہیں۔ جنہوں نے عورت کو شکتی کا خطاب دیا ہے۔ وہ سچ مچ بڑے تجربہ کار لوگ تھے۔ عورت شکتی ہے۔ مرد اُس شکتی کے رہنے کی جگہ ہے۔ عورت تلوار ہے۔ مرد اُس کی میان ہے۔ یہ مرد و عورت میں بدیہی فرق ہے۔ مرد ہزار لیاقت کا دم بھرے۔ مگر عورت کے سامنے اُسکی کبھی پیش نہیں جا سکتی۔ مرد جو کام اوزار اور حکمت عملی سے نکالنا چاہتا ہے۔ عورت اُس کو اپنی مسکراہٹ اور دو ایک باتوں سے کر لیتی ہے +

چھوٹی موٹی کامنی سبھی وِش کی بیل
بَیری مارے داؤ سے یہ مارے ہنس کھیل
نینوں کاجل دیئے کر۔ گاڑھے باندھے کیس
ہاتھوں مہندی لائے کر باگھن کھایا دیس

عورت جس کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ کبھی نہیں جیتا۔ اس کا نشانہ خطا نہیں کرتا +

ناری ندی اتھاہ جل۔ بُوڑ مُوا سنسار
ایسا سادھو نا ملا۔ جا سنگ اُتری پار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس کے کام کرنے کے ڈھنگ ایک دو نہیں ہزاروں ہیں :-

گاٹے روئے ہنس کھیل کر ہرت سین کے پران
کہیں کبیر یا گھات کو سمجھیں سنت سوجان

اگر کہیں جادو ہے تو وہ عورت کے آنکھ اور اشاروں میں ہے - اسمیں قوت کشش اور قوت جاذبہ حد درجہ کی ہے - اُس کا مقناطیسی اثر معاً کام کر جاتا ہے - لوگ کہتے ہیں - عورت مرد کی لونڈی ہے - یہ بالکل غلط ہے - بلکہ حقیقتاً یہ ہے کہ مرد عورت کا غلام ہوکر رہتا ہے - وہ جس طرح ناچ نچاتی ہے یہ ناچتا رہتا ہے ؛

دُنیا کی تواریخ میں ہمیشہ عورتوں کے ہٹ کی وجہ سے انقلابات عظیم پیدا ہوتے رہے ہیں - اور اب بھی قوموں کی ترقی اور تنزلی کی کنجی صرف عورتوں ہی کے ہاتھ میں ہے - وہ جو چاہیں وہ کر دکھائیں - بنانا بگاڑنا یہ اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے - یہ شمشیر برہنہ جب کبھی اپنے آپے سے گذر جاتی ہے - پھر نیام میں نہیں آتی - اور اس لئے میں اُن مردوں کو سخت نادان اور غافل کہتا ہوں - جو عورت کی بیعزتی کرتے ہیں اور اُن کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں ؛

یوں تو جنس تانیث کے چرتر کو برہما بھی نہیں جان سکتا - اُس کے تماشے لاکھوں اور کروڑوں نت نئے ہوتے رہتے ہیں - پرکرتی تبدیلی پذیر ہے - ستری پرکرتی کا روپ ہے - کس کو طاقت ہے کہ اُس کی مہما کا برنن کر سکے - مگر جو بات عورتوں میں بہت خوبصورت اور قدر کے قابل ہے وہ اُن کا ہٹ ہے - گھر بسے یا اُجڑے اس کی پرواہ نہیں عزت رہے یا جائے اسکی فکر نہیں - مگر اس کا ہٹ ضرور رہے - کوئی ہٹ کے وقت اُس کے مقابل میں کبھی نہ آوے - ستری کا ہٹ عجیب و غریب ہے - اس میں گن بھی ہے اور دوش بھی ہے - کیکئی کے ہٹ نے رام کو بن باس دیا - اور دشرتھ کو بے موت ہلاک کیا - گندھاری اپنی ہٹ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساری عمر اندھی بنی رہی - کیا یہ حالات عجیب وغریب نہیں ہیں - ان سے زیادہ تعجب خیز اور کیا باتیں ہو سکتی ہیں؟ کبھی اس ہٹ سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں کبھی یہ خرابی کے باعث ہوتے ہیں - جو عورتوں کے اس خصوصیت کو جانتے ہیں - وہ ان سے فائدہ بھی اٹھا لیتے ہیں جو نہیں جانتے وہ سخت نقصان اور خطرہ میں پڑتے ہیں + فقط

دُنیا میں خوش رہنے کے پانچ سنہری اُصول

اور ایک دانا عورت کی دانائی کا سچا نمونہ

ایک سوداگر نے حالت نزع میں اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنے بستر مرگ کے پاس بلا کر یہ کہا کہ میرے پیارے سنئے! اگر تم دُنیا میں خوش رہنا چاہتے ہو تو میرے پیچھے ان پانچ نصیحتوں پر ہمیشہ عمل کرتے رہو +

(۱) جس وقت گھر سے دوکان کی طرف جاؤ - تو ہمیشہ سایہ میں جایا کرو +

(۲) اور ہر روز بلا ناغہ پلاؤ کھایا کرو +

(۳) اور ہر ہفتے ایک نئی بیوی بیاہ لایا کرو +

(۴) شراب جب کبھی پینے کو دل چاہے - تو تازہ بھٹی کی کھچی بھٹی پیا کرو +

(۵) اگر جوا کھیلنا ہو - تو کسی کھلاڑی جواری سے کھیلا کرو کسی ناتجربہ کار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قمار باز سے کچھ سروکار نہ رکھنا +

بیٹا ان مجمل نصیحتوں کو کچھ اچھی طرح ذہن نشین نہ کر سکا۔ لہٰذا وہ ان کے لفظی معنوں کے مطابق عمل پیرا ہوا۔ اور اس پہلی نصیحت کے لحاظ سے اس نے معماروں کو بلوا کر اپنے گھر سے دوکان تک کا تمام راستہ چھتوا دیا اور اپنے کاروبار کے لئے ہر روز سایہ میں آنے جانے لگا۔ اس طرح ایک عمدہ باورچی مقرر کر کے روزانہ پلاؤ پکوانے اور کھانے لگا۔ لیکن ہر ہفتہ ایک نئی بیوی لانے کی نصیحت پر عمل کرنے کے لئے اس کو بڑی دقتوں کا سامنا ہوا +

آخر کچھ مدت کے بعد اسے ایک ایسی عورت سے جو ہر طرح کے اوصاف حمیدہ۔ مثلاً حسن سیرت وصورت عاقبت اندیشی اور دلآویزی سے مزین تھی سابقہ پڑا۔ جب یہ عورت برابر ایک ہفتہ اس کے ہاں رہی۔ تو اس کی نیک عادت اور سمجھ وعقل کے مقابل اس کو کوئی حجت ایسی کارگر نظر نہ آئی۔ کہ جس سے وہ اس کا بھی صفایا کر دے۔ آخر اس کو نکالنے کی غرض سے اس نے اسے مچھلی کا پلاؤ تیار کرنے کو کہا۔ اور سوچا کہ اگر وہ ایک طرح مچھلی کا پلاؤ پکائے گی۔ تو میں کہونگا۔ کہ نہیں مجھ کو تو دوسری طرح کا پلاؤ یعنی کسی اور مچھلی کا پلاؤ چاہئے تھا۔ عورت مذکور اس مرد کی سب چالاکیوں کو سمجھ چکی تھی۔ اور یہ بھی جانتی تھی کہ اس سے پہلے عورتیں کس طرح یکے بعد دیگرے نکل چکی تھیں۔ اس لئے اس نے مچھلی کا پلاؤ ان سب قسم کی مچھلیوں سے جو بازار میں دستیاب ہو سکتی تھیں علیحدہ علیحدہ پکوا کر برتنوں میں ڈھانک کر رکھ دیا۔ اور جب خاوند نے آکر طلب کیا تو جس پلاؤ کو وہ سامنے لا کر رکھتی۔ وہ اور طرح کا مانگتا تھا۔ مگر پلاؤ چونکہ ہر طرح کے تیار تھے۔ اس لئے اس کے سب سوالات کا جواب اس کے حسب منشاء ملتا رہا اس پر بھی اس بدنیت خاوند کی تسلی نہ ہوئی اور اس نے آخری قسم پلاؤ کی رکابی پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لات مار کے غصّے سے کہا - کہ کمبخت میں ایسی چیزیں کھایا کرتا ہوں - اس پلاؤ سے تو گوبر بھی اچھا ہوتا ہے - اُس ستم ظریف عورت نے فوراً ایک تھالی گوبر کی جو مکان لیپنے کے لئے رکھی تھی - اُس کے سامنے لاکر رکھ دی - یہ دیکھ کر وہ لاجواب ہوگیا - اور شرم کے مارے دیر تک خاموش بیٹھا رہا +

دوسرے دن عورت نے اپنے باپ کے ہاں چھوڑ آنے کو کہا - عورت مذکور نے اپنے میکے پہنچکر وہ سب حالات اور اپنے خاوند کی عادات سے اپنے والدین کو اطلاع دی - اور کہا کہ اس کے لئے آج صرف کچھ سوکھے ہوئے ٹکڑوں کا دلیا یا معمولی چاولوں کی پوہری پکا لینا +

خاوند نے بھوک لگنے پر جب اپنی عورت سے کچھ کھانے کو مانگا - تو اُس نے کہا ذرا صبر کرو - ابھی اور مہمان بھی آنے والے ہیں - سب ملکر کھائیں گے - خاوند بولا اور دل کو توڑ والو چوٹھے میں بھوک سے میں بیتاب ہو رہا ہوں - تم کچھ میرے کھانے کے لئے لے آؤ - عورت نے کہا اچھا اس وقت صرف پھوہری موجود ہے - کہو تو وہی لے آؤں - اُس نے کہا کہ لے آؤ - جب یہ پھوہری لائی گئی - تو اس نے خوب مزے سے کھائی - اور کھا کر کہا کہ خوب آج اس پھوہری کا کیسا مزہ آیا - ہم تو روز پلاؤ کھا کھا کے بےمزہ ہوتے رہے +

اس پر عورت نے جواب دیا کہ دراصل تم اپنے باپ کی نصیحتوں کے حقیقی معنے نہیں سمجھ سکے - ورنہ تم جانتے ہو کہ اس نے تم کو کس قسم کا پلاؤ ہر روز کھانے کو کہا تھا - مرد نے پوچھا کہ وہ کیا ؟ عورت نے کہا کہ سنو - تمہارے باپ کی پلاؤ والی نصیحت کا مطلب یہ ہے - کہ تم روز کچھ معمولی غذا بڑی بھوک کے ساتھ کھایا کرنا - اور یہی تمہارا ہر روز کا پلاؤ ہو جاوے گا - کیونکہ صادق بھوک پر جو چیز کھائی جائے وہ نہایت مزہ دی جاتی ہے - خاوند نے کہا تو اس طرح اُن باقی نصیحتو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے اصلی معنے کیا ہیں۔ عورت نے جواب دیا۔ کہ سُن تیرے باپ نے تجھ کو سایہ میں دوکان پر آنے جانے کی وصیت اس لئے کی تھی۔ کہ تو علی الصباح یعنے پو پھٹنے سے پہلے اپنے کاروبار پر جایا کرے۔ اور تمام دن اپنے کام میں مصروف رہکر شام کو واپس آیا کرے۔ اسی طرح ہفتہ وار نئی دلہن کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تو اپنی عورت کے ساتھ ہفتے کے ساتوں دن مست نہ رہا کرو۔ بلکہ کچھ دن اس سے جدا رہا کر اور جب تجھ کو ہر طرح سے فرصت اور فراغت ہو۔ تو اپنی بی بی کے پاس جو دُلہن کی طرح سجی سجائی ہو۔ بیٹھا کر۔ جس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ تو ہر ہفتہ گویا نئی طور پر بیاہا جائیگا۔ خاوند یہ تازہ بتازہ انکشافات سُنکر سخت متحیّر ہوا۔ اور دوسری نصائح کا حل بھی دریافت کرنے لگا۔ دانا عورت نے کہا۔ کہ اچھا چل میں اپنے والدین سے اب اجازت لیتی ہوں۔ اور باقی باتیں بھی رستہ میں واضح کردونگی۔ جب وہ دونوں گھر کو واپس آ رہے تھے۔ تو ان کا ایک قمارخانہ میں گذر ہوا وہ عورت اپنے مرد کو لیکر اُس مکان میں داخل ہوئی۔ اور بڑے بڑے پُرانے جواریوں کی اسے زیارت کرائی۔ جو کہ بالکل تہیدست اور فاقہ مست لنگوٹ باندھے بیٹھے تھے۔ خاوند اُن کی صورت دیکھتے ہی سخت بیزار ہوگیا۔ اور ان کی اس عبرت انگیز حالت نے اس پر بہت اثر کیا۔ بعدازاں وہ اپنے خاوند کو ایک دیسی شراب کی بھٹی میں لے گئی۔ اور اس سے کہا کہ لے یہ سیڑھی ہے۔ اس کو لگاکر تو وہ پرانی شراب جو اونچے اونچے مٹکوں میں بھری ہوئی ہے۔ نکال کر پی لے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ ان مٹکوں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہاں بدبُو اور سڑاند اس قدر موجود تھی۔ کہ وہ ان میں سے ایک قطرہ شراب ہی پینا ناگوار سمجھتا تھا۔ پس وہ اس سخت بدبو کے مارے فوراً نیچے اُتر آیا۔ جب وہ دانا عورت اپنے کم فہم خاوند کو یہ سب نصیحتیں حقیقی معنوں میں خوب دل نشین کر چکی تو آخر وہ اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مایا من یعنی گھر کو واپس آگئے - اور ازاں بعد ہمیشہ امن و امان سے میاں بی بی بن کے رہنے لگے ✦

شرک اُنتی

آیورویدار تھات علم الحیات (آب حیات)

اس دُنیا میں جب نظر اُٹھا کر بغور دیکھا جاتا ہے - تو پتہ لگتا ہے کہ پرانی ماتر کے اندر یہ زبردست خواہش ہے کہ کسی طرح سے موت نہ آوے - موت کا دُکھ نہ ستائے - دراز عمری ہو - حیات جاودانی ہو - غرضیکہ ہر ایک شخص کو موت سے بہت نفرت ہے - اور زندگی سے از حد پیار ہے - دنیا کے اندر جتنی کوشش اور جتنا پرشارتھ ہے - وہ سب اسی زندگی کے واسطے ہے - زندگی کی خواہش ہی تمام پُرشارتھ کا مُول کارن ہے - اگر ہر ایک کو اپنی اپنی زندگی کی رکھشا کا خیال نہ ہو - تو دنیا کے تمام سامان نیست و نابود ہو کر دُنیا کا نشٹ ہو جاوے - اسی زندگی کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے پرماتما نے تمام جگت رچا ہے - اور اسی دانا کاریگر کی رچنا سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے اور زندگی کو قائم رکھنے اور زندگی کو شاندار و آنند دایک بنانے کے واسطے ہی دن بدن نئی سے نئی ایجادیں ہوتی ہیں اسی زندگی کی خاطر لوگ آب حیات کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں لیکن اصلی آب حیات کے چشمہ کا پتہ نہ ہونے سے سینکڑوں انسان دُکھی ہو رہے ہیں اور اسی کے عشق اور فراق میں اپنے تمام دھن دولت کو رائگاں کھو کر شوک اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پشچاتاپ کرتے ہوئے اپنی پیاری زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس زندگی کے بڑھانے والے اصلی چشمۂ آب حیات کا پتہ نہ ہونے سے آج ہزاروں بچوں کی پیاری زندگیاں تلخ ہو رہی ہیں۔ اور خطرہ جان نیم حکیموں کی اشتہاری دوائیوں کو کھا کھا کر ان عزیزوں کی قیمتی جانیں اور بھی خطرہ میں پڑ رہی ہیں اور انکی تباہی سے دیش اور قوموں کی تباہی ہو رہی ہے۔ اور ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک کی خواہش بھی یہی ہے۔ کہ کسی طرح سے اصلی آب حیات کے چشمہ کا پتہ لگ جاوے۔ جہاں سے امرت جل پی کر ترپتی اور شانتی ہو جاوے اور درازعمری حاصل ہو۔ ہمیشہ کی تندرستی۔ بل اور ایشوریہ مل جاوے۔ زندگی مزے سے کٹے۔ اس سے بہتر معمہ حل کرنے کے واسطے انسان کے واسطے اور کیا ہے +

زندگی کی اس زبردست خواہش اور اس اشد ضرورت کو پورا کرنے والا دُنیا میں چشمۂ حیات اگر کوئی ہے۔ تو وہ "آیوروید" یعنی علم الحیات ہے۔ اس چشمہ کو جاننے اور اس کا امرت جل پینے سے ہی موت کا ڈر چھوٹ سکتا ہے۔ اور اصلی زندگی و تندرستی حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آیوروید کے معنے آیُو بمعنے عمر وید بمعنے علم یا گیان کے یعنی عمر کا گیان یا علم الحیات کے ہیں۔ اس شاستر کا مُدعا ہی یہی ہے۔ کہ عمر یا زندگی کا اصلی راز بتا دے۔ اور اس کے پڑھنے والوں کو موت کے دُکھ سے بیماری کے دُکھ سے بچا کر زندگی کا آنند دکھا دے۔ اس علم کے عالموں کو ہی وَید کہتے ہیں۔ حکیم یا ڈاکٹر کہتے ہیں۔ اصلی اور سچے وَید کا فرض ہی یہی ہے۔ کہ وہ اس شاستر کو بخوبی پڑھ کر خود دُکھ سے بچے۔ تندرستی کا مزا لے۔ اور اوروں کو اس کی واقفیت کرا کے بیماری اور موت کے دکھ سے بچاوے۔ اور اصلی تندرستی و سچی زندگی دینے والا بنے۔ جو وَید یا حکیم اپنے اس فرض سے کوتاہی کرتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور لوگوں کو بجائے تندرستی اور زندگی کا راز بتانے کے پیسہ لینے کے لالچ میں پھنسا ہوا - دوائیوں کے ڈھیر کے ڈھیر کھلا کر اور زیادہ بیمار - کمزور - محتاج - اور دُکھی بناتا ہے - اور زندگی سے محروم کرنا چاہتا ہے - وہ مہاں پاپی - قصائی اور ہتیارا ہے - جہاں آیورویدکی ضرورت ہے - وہاں آیوروید کے جاننے والے سچے وَیدوں کی بھی اشد ضرورت ہے - جب تک سچے ہمدرد پر اُپکاری وَید پیدا ہوکر آیوروید کا گیان نہیں کراتے - تب تک ملک اور قومیں تباہی سے نہیں بچ سکتیں - آیوروید سے بڑھ کر اور کوئی فیض رساں چشمۂ حیات نہیں ہے - اگر زندگی کی تندرستی کی آنند کی خواہش ہے - تو اس چشمہ کی طرف اپنے دھیان کو لگاؤ - اور اس کا امرت جل پی کر ہی، شانتی حاصل کرو - اور موکش پد کو پاؤ - جس نے اس چشمہ کا امرت جل نہیں پیا - وہ موکش کا ادھکاری نہیں ہے کیونکہ شاریرک اُنتی یا زندگی کا راز جاننے اور شاریرک بل اور تندرستی حاصل کرنے سے ہی آتمک اور ساماجک اُنتی ہوتی ہے - یعنی آتمک اور ساماجک اُنتی کا بنیادی پتھر شاریرک اُنتی یا تندرستی ہے - اور شاریرک اُنتی کا مُول کارن آیُور وید کا گیان ہے - دیکھو مہرشی آتمہ یہ جی فرماتے ہیں کہ :-

धर्मार्थ काम मोक्षाणामारोग्यं मूलमुत्तमम् ।
रोगास्तस्यापहर्तारः श्रेयसो जीवितस्य च ॥

دھرم - ارتھ - کام اور موکھش کا مُول کارن حصول صحت بدنی اور روحانی اروگتا ہے - اور بیماری سے نہ کوئی دھرم کرم ہوتا ہے - اور نہ کوئی ارتھ یا ایشوریہ کی پراپتی ہوتی ہے - اور نہ کوئی کامنا یا اچھیا پوری ہوتی ہے - اور نہ موکش آنند ملتا ہے اور نہ بار بار کے دُکھ درد اور موت سے چھٹکارا ہوتا ہے - غرضیکہ بیماری سے زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے مزا ہو کر ہر قسم کی نعمتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے - اور بر خلاف اس کے تندرستی ہر قسم کے دُکھ سے بچا کر اور ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال کر کے زندگی کو خوشحال بنا دیتی ہے - اور عمر دراز کر کے موکش پد کو پہنچاتی ہے - اور موکش پد کی سامگری جمع کرنے کے واسطے اوتم سمے پروان کرتی ہے - تندرستی سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے - سچ کہا ہے - تندرستی ہزار نعمت ہے - بار بار تندرست رہنے یعنی ہمیشہ تندرست رہنے سے جسم میں بل بڑھتا اور عمر دراز ہوتی ہے - اور بار بار بیمار ہونے سے بل گھٹتا ہے - کمزوری آتی ہے - اور جلدی موت کا شکار ہونا پڑتا ہے - بیماری جہاں پاپ ہے - قید خانہ ہے - اور تندرستی جہاں پُنیہ ہے - آزادی ہے - تندرست انسان دھرماتما اور پُنیہ آتما ہے اور بیمار پاپ آتما ہے - پاپ کے بڑھانے اور پھیلانے والا ہے - پرمیشور سے ہر روز یہی پرارتھنا کرنی چاہئے - کہ ہے پرمیشور ہے دیا مئے - ہے آنند سروپ! ہمیں تندرستی دے تاکہ ہم اپنی تندرستی سے خود تندرستی کا مزا لوٹیں - اور اپنی تندرستی سے دوسروں کو بھی تندرست اور خوشحال بنا دیں - اس اَمولیہ تندرستی کے سمجھانے والا اس عجیب و غریب نعمت کا خزان ایک ماتر "آیورویدؔ" ہی ہے - آیوروید کا پرچار ہی دھرم پرچار ہے - اسی واسطے ہمارا بھی یہی فرض ہے کہ "آیوروید" کے ذریعہ تندرستی اور تندرستی + تندرستی = عمر یا زندگی کا گیان کرایا جاوے - اور اس تندرستی کے عامل لوگوں کے حوالہ جات سے اس کی پشٹی کی جاوے - سو سب سے پہلے ہم آپ کو ایک معتبر کتاب "چشمہ زندگی" سے بتلانا چاہتے ہیں کہ تندرستی کیا چیز ہے - اور علامات صحت کیا ہوتی ہیں +

علامات صحت

علاماتِ صحت کا جاننا ہر ایک فرد بشر کے لئے اس واسطے ضروری ہے کہ وہ کسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خاص بیماری کا نام یا تشخیص نہ جانتے ہوئے بھی صرف علامات صحت کی موجودگی یا غیر موجودگی کو دیکھ کر یقین کرے۔ کہ تندرستی موجود ہے یا نہیں۔ اور اس کی عدم موجودگی کی حالت میں اس کے حصول کی کوشش کر سکے۔ فی زمانہ ڈاکٹروں اور حکیموں کا کام جیسا کہ میں نے شودہن ودھی کے دیباچہ میں ذکر کیا ہے صرف پیدا شدہ امراض کا علاج ہی خیال کیا جاتا ہے۔ تندرستی اور صحت کی حالت میں بڑے سے بڑے صاحب توفیق بھی ڈاکٹر یا وید سے کوئی مشورہ یا صلاح نہیں لیتے۔ اور نہ ہی کسی پیرایہ میں ڈاکٹر یا وید کی خدمت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایسا شاذونادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ کسی شخص نے وید کو تندرستی کی حالت میں گھر پر بلایا یا پوچھا ہو۔ کہ آپ ہماری موجودہ حالت کو جو قریبًا ہر طرح کی صحت اور آرام میں ہے۔ دیکھ کر ہمیں ایسا مشورہ دیجئے تاکہ ہم اس طرح تندرست بنے رہیں۔ اور ہمیں دوائی یا علاج کی ضرورت نہ پڑے۔ اور اس مشورہ کیلئے اُنہوں نے وید کو فیس دی ہو۔ لوگ بحالت بیماری یا لاچاری ڈاکٹر کو بلاتے اور فیس دیتے ہیں۔ یہ رویہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ڈاکٹروں اور حکیموں کی روزی لوگوں کے بیمار ہونے پر منحصر ہے۔ اور جتنی جتنی بیماری بڑھتی جاوے۔ اُتنی اُتنی آمدنی بھی روز افزوں ہوتی جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ڈاکٹروں کو لوگوں کی بیماری میں خوشی ہے۔ اور اپنی آمدنی میں زیادتی کی وجہ سے وہ لوگوں میں بیماری کی زیادتی کے کسی قدر خواہشمند ہیں جیسے غلہ کے بیوپاری غلہ کی گرانی کی منتیں مناتے ہیں۔ یا سپاہی اور لڑنے والی قومیں لڑائی۔ دنگہ اور فساد کے ہمیشہ خواہشمند رہتے ہیں۔ وکیل اور بیرسٹر مقدمات کی زیادتی کے طالب بنے رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شریف پیشہ اور گروہ جس کا کام لوگوں کو امراض سے بچانا تھا۔ پبلک کے اُلٹے رواج اور غلط برتاؤ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ اب پبلک کی امراض اور دُکھوں میں اپنی خوشی اور فائدہ سمجھ رہا ہے - ہاں ہاں اگر ایسا بندوبست کیا جاوے - کہ ڈاکٹروں کو لوگوں کی صحت نہ بگڑنے کی حالت میں ہی فیس دیجاوے اور عزت کی جاوے - اور بحالت بیماری اُن کی آمدنی میں تنزل کیا جاوے - تو یقین کامل ہے کہ ہر ایک معالج یہی سوچے گا کہ کس طرح بیماری جلدی رفع ہو کر عوام میں صحت پھیلے +

تندرستی کیا ہے؟

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے جسم اور روح جب تک یہ ہر دو تندرست نہ ہوں - ایک انسان پورے معنوں میں تندرست نہیں کہلا سکتا - تندرستی پوری نشو و نما کا نام ہے - اور پوری نشو و نما پوری خوشی کا باعث ہے - صحت جسمانی اعضاء کی تکمیل دماغی قوائے کی سلامتی اور روحانی پاکیزگی کا نام ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ سمجھو - کہ انسانی تمام قوائے کی سلامتی اور پوری خوشی خوبصورتی - طاقت - دلیری اور پاکیزگی کا نام تندرستی ہے +

صحت کی پہلی نشانی

خوبصورتی جسمانی صحت کی پہلی نشانی خوبصورتی ہے - کیونکہ صحت جسم کو اچھی طرح سے نشو و نما کرتی ہے - اور پوری نشو و نما ہی خوبصورتی ہے - فقط خط و خال کی خوبی اور چہرہ کی ٹیپ ٹاپ خوبصورتی نہیں ہے - دُنیا میں ہر ایک جاندار یا بے جان چیز پوری نشو و نما کی حالت میں خوبصورت دکھلائی دیتی ہے - اسی طرح مرد و عورت میں ہر ایک حصہ جسم کی درست درست نشو و نما جو ہر ایک اعضائے کو پوری طرح اس کے افعال کی سر انجام دہی کے لائق بناتی ہے وہ ہی پرلے درجہ کی خوبصورتی ہے - اور ایسی خوبصورتی بغیر مکمل صحت نہیں ہو سکتی - انسان کا ہر ایک اعضائے سر - آنکھ - ناک - کان - وہ ہی خوبصورت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اعلےٰ ہے - جو اپنے افعال مانند دیکھنا - سونگھنا وغیرہ کو بخوبی سرانجام دے سکے - ایک خوبصورت مُنہ وہ ہے - جس کے دانتوں کی بناوٹ اور ہونٹھوں کی شکل موزوں اور مکمل ہو - وہ ہی چھاتی خوبصورت چھاتی ہے - جو پوری چوڑائی اور لمبائی کی ہے - اپنے کام کی سرانجام دہی میں درست ہو - بیمار اور کمزور اعضائے اپنے منصبی کام کی سرانجام دہی میں قاصر ہوتے ہیں اور منصبی کام پوری طرح نہ ہو سکنا ہی بیماری اور بدصورتی ہے +

خوبصورتی کی تصویر

موزوں اور سجا ہُوا قد و قامت - نرم - صاف اور قدرے شفاف جلد جس میں گلابی خون چمک رہا ہو - اور جس کی خاص جھلک ہاتھ - پاؤں کی اُنگلیوں اور پوروں میں نمودار ہو - بال چمکدار اور تر و تازہ آنکھیں صاف چمکدار - پُر از زندگی اور دل کے نیک خیالات کو بتانے والی ہونٹ گلابی - بھرے ہوئے مُسکراتے ہوئے - دانت مضبوط - یکساں اور موتی کی طرح سفید - سانس میٹھا جس میں کوئی بدبو یا جس سے دوسرے کو کوئی کراہت نہ آوے - جسم کی چستی - کام میں محبت دل کی ہوشیاری - دلیری - اُمید - زندہ دلی - خوش خلقی - بے ہمدردانہ خیال دوسرں کی خوشی کو زیادہ کرنے کی دائمی خواہش اور کوشش خوبصورتی اور صحت کی اصلی تصویر ہے +

اگر آپ کو خوبصورتی اور دلکش شکل پیاری ہے - اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد منوہر شکل صورت اور بھانے والی ہو - اور اس طرح نسلاً بعد نسلاً خوبصورتی تمہارے خاندان میں قائم رہے - تو بخوبی یاد رکھیئے کہ اس کے حصول کا صرف ایک ہی طریق ہے - اور وہ یہ کہ آپ بذات خود قوانین صحت کی پابندی کریں - اور اولاد کو کراویں - جتنے درجہ تک کوئی شخص قوانین صحت کی پابندی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرتا ہے۔ اتنی ہی حد تک وہ تندرست رہ سکتا ہے۔ اور جتنے جتنے درجہ تک کوئی تندرست ہوتا ہے۔ اتنا اتنا ہی وہ خوبصورت رہ سکتا ہے۔ تم نیک بنو۔ چال چلن کو سدھارو۔ اور اصول صحت کو جانکر اُن کے پابند بنو۔ تو یقین جانو کہ تم خوبصورتی اور خوشی کو پاؤگے +

صحت کی دوسری نشانی

چُستی ہے۔ کیونکہ ہر ایک تندرست اور توانا اعضاء بغیر استعمال نہیں رہ سکتا ہر ایک تندرست پٹھا اور ہر ایک تندرست عضلہ کام مانگتا ہے۔ ایک صحیح و سالم دماغ بغیر کام نہیں رہ سکتا۔ صحت کی حالت میں جسمانی مواد صالح اور دھاتو زیادہ پیدا ہوتے اور خرچ ہوتے ہیں۔ بھوکھ خوب لگتی ہے۔ غذا جلد ہی ہضم ہوتی۔ اور دوران خون باقاعدہ ہوتا۔ پھیپھڑے خوب باقاعدگی سے کام کرتے اور چُست ہوتے ہیں۔ جگر اور گردے اپنے اپنے کام میں طیار اور تازہ رہتے ہیں انسان ہر وقت فرخندہ۔ ہوشیار اور تروتازہ رہتا ہے +

کمزوری اور بیماری کی نشانی

برخلاف اس کے سُستی اور آلس کمزوری اور بیماری کا نتیجہ اور نشان ہے ایک سُست اعضاء بیمار اعضاء ہے اور ایک سُست انسان مریض انسان ہے۔ اس کے اندر صحت کی لہر چلنے سے وہ سُستی کافور ہو جاتی ہے +

صحت کی تیسری نشانی

طاقت اور دلیری ہے۔ کیونکہ مستقل طاقت اور دلیری جسمانی اعضاء کی مضبوطی سے حاصل ہوتی ہے۔ سچی طاقت اور دلیری کے لئے ضروری ہے کہ دماغ مضبوط ہو جسم میں اعصابی طاقت کا زور ہو۔ اور عضلات و گوشت مضبوط ہو مستقل ارادہ۔ مضبوط خیالات۔ دلیری والے انسان مضبوط اور تندرست جسم رکھتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ اور مضبوط جسم لمبی اور صحت کی زندگی کو پاتا ہے +

بیماری کا نشان

جسمانی۔ دماغی۔ روحانی یا تناسلی کمزوری و بزدلی بیماری کا نشان ہے۔ یہ نشوونما کی کمی۔ دھاتوں کی عدم موجودگی۔ موروثی کمزوری یا خود پیدا کردہ اسباب الامراض سے حاصل ہوتی ہے +

صحت کی چوتھی نشانی

ہمیشہ کی خوشی۔ خوش خلقی۔ اور اطمینان صحت کی نشانی ہیں۔ کیونکہ بغیر صحت پوری خوشی کی زندگی حاصل ہونا محال ہے۔ خوشی کے طالب کو صحت کی خواہش کرنی چاہئے۔ درد اور غم میں در اصل کچھ فرق نہیں ہے۔ درد ایک مجروح اور بیمار عضو کو ظاہر کرتا ہے۔ اور غم ایک ناخوش روح کو بتلاتا ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان کو قدرتی طور پر درد اور غم سے نفرت ہے۔ لیکن درد اور غم جسمانی و روحانی بیماری کے نتائج اور نشانات ہیں۔ پس جسمانی بیماری اور روحانی نقائص کو دور کرنے سے درد و غم دور ہو جاتا ہے +

ایک ڈاکٹر صاحب کی چند قیمتی نصائح

(۱) نگلنے سے پہلے غذا کو خوب چباؤ + (۲) ہر ایک کھانا ایک وقت مقررہ پر کھاؤ۔ اور اس کے سوا باقی میں کچھ مت کھاؤ + (۳) بھوک سے زیادہ مت کھاؤ۔ بلکہ کسی قدر بھوک باقی رہنے پر ہی ہاتھ کھانے سے کھینچ لو + (۴) جو غذا جانتے ہو کہ تم ہضم نہیں کر سکتے بالکل مت کھاؤ + (۵) غذا بدل بدل کر کھاؤ + (۶) کھانا کھانے میں پانی بالکل نہ پیو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آتمک اُنتی

اصلی دھرم کیا ہے (گزشتہ سے پیوستہ)

اس سے پچھلے نمبر میں ہم بخوبی بتلا چکے ہیں ۔ کہ دھرم کسی چیز کے کسی وستو کے دھارن کئے ہوئے گُن کو کہتے ہیں ۔ جس نے جو کچھ دھارن کیا ہوا ہے ۔ اختیار کیا ہُوا ہے جس سے اُس چیز کی ہستی کا اظہار ہو رہا ہے ۔ وہ اسکا دھرم یا گُن یا وصف کہلاتا ہے ۔ ہر ایک چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے ۔ دھرم یا وصف یا گُن ہندو ۔ مسلمان ۔ عیسائی وغیرہ سب کا سانجھا ہے ۔ سب کا پیارا ہے ۔ سب کے واسطے ایک سمان ہے ۔ سب کو ایک سمان نفع پہونچانے والا ہے ۔ سب کو ایک سمان آنند جیون کا پھل دینے والا ہے ۔ سب کا دھرم ایک ہے ۔ وہی ایک دھرم ہی سب کی جان بنا ہوا ہے ۔ سب کا سہارا ہے ۔ لیکن بڑا اشچریہ ہے ۔ اور اتنی اودّیا اور اگیانتا پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ اسی ایک دھرم کو نہ سمجھنے سے اُسی ایک دھرم کی شرن نہ لینے سے اُسی ایک دھرم کو نہ دھارن کرنے سے مختلف مذہب والوں نے مختلف دھرم بناکر اصلی دھرم سے بالکل بے خبر ہو کر مہا گھور اندھکار مچا دیا ہے ۔ اور اگر کسی ہندو ۔ مسلمان ۔ عیسائی ۔ وغیرہ کسی مذہب کے آدمی سے پوچھا جاوے ۔ کہ بھائی ۔ دھرم کس بلا کا نام ہے ۔ تو کوئی کہدیگا ۔ کہ گلے میں کنٹھی پہننا ۔ تلک لگانا ۔ دس پندرہ منٹ بیٹھ کر رام رام جپ لینا پرم دھرم ہے ۔ کوئی کہیگا ۔ کہ دن میں چار یا پانچ دفعہ نماز پڑھ لینا اپنے قرآن شریف کے نہ ماننے والوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کافر کہدینا - ہمارا ایمان ہے - کوئی کہیگا - کہ ہر روز بائبل شریف کا مطالعہ کرنا - گرجا میں جانا ہمارا مذہب ہے - غرضیکہ ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ دھرم مان رکھے ہیں - اور وہ اتنا جانتے ہیں - کہ بس یہی ہمارے دھرم کے کام ہیں - لیکن اُن کو یہہ ہرگز پتہ نہیں ہے - کہ یہ سب کام جو دھرم کی آڑ میں کئے جاتے ہیں - وہ کس مطلب کے واسطے ہیں - اُن کا کیا اودیش ہے - ہم کو ان سے کیا نفع یا نقصان ہوگا - اس اُودیش سے بے خبر ہوئے ہوئے وہ ہر ایک کام اندھا دھند کرتے ہیں - نہ کوئی سمجھ ہے نہ کوئی بوجھ ہے - کولہو کے بیل کی طرح چکر لگائے جاتے ہیں - سوائے لڑائی بھڑائی اور کشت و خون کے نہ اُن کو کچھ وصول ہوتا ہے - اور نہ کوئی مزا آتا ہے دھوبی کے کُتے کیطرح نہ اِس جہاں سے کوئی فائدہ اُٹھاتے ہیں اور نہ آئندہ کے واسطے کوئی سرمایہ عاقبت جمع کرتے ہیں - ایسی دُردشا میں خدا ہی حافظ ہے - ان جھگڑالو مذہب والوں کو اتنی سمجھ بھی نہیں آتی - کہ جب ہم ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ سب ایک ہی پرمیشر کے پیارے پُتر ہیں - ہم سب بھائی ہیں - ہم سب کو پرمیشر نے ایک سمان کام کرنے کے حقوق دیئے ہیں - ایک سمان آنند بھوگنے کا موقع دیا ہے - ہوا - پانی - آگ وغیرہ قدرتی نعمتیں سب کے واسطے ایک سمان بخشی ہیں تو ہمارا دھرم یا اودیش مختلف کس طرح سے ہو سکتا ہے - ایسے نیائے کاری پتا کے راج میں انیائے کبھی نہیں ہو سکتا ہے - اس میں ہماری اپنی بھول ہے - کہ ہم اس کی اصل آگیا کو نہیں سمجھے - اور مختلف دھرم بنا کر دُکھی ہو رہے ہیں - اگر ہم اس کی سچی پریم بھری آگیا کو یعنی قانون قدرت کو سمجھ لیویں تو سب کے جُدا جُدا دھرم فوراً ٹوٹ جاویں - اور ایک ماتر دھرم یا اُدیش کے پابند ہو کر ہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب پریم سے ایک دوسرے سے گلے لگیں - اور آنند بھوگیں تمام جھگڑے فسادمٹ جاویں اور سارے جگت میں آنند کی لہر چل پڑے - اس دنیا میں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دھرم یا اودیش یا نشانہ ہم سب کا ایک ہو - چاہے اُس اودیش کے پورا کرنے کے طریقے مختلف ہوں - جیسی جیسی جو لیاقت رکھتا ہو - جیسی جس کے اندر کام کرنے کی قابلیت ہو - اُسی کے مطابق کام کرے - لیکن اپنے اودیش یا اصلی پد سے نہ گرے - جو شخص اپنے نشانہ کو چھوڑ کر بھول کرنے لگتا ہے - وہ ناکامیاب رہتا ہے - خراب وخوار رہتا ہے - چاہے کوئی برہمن کا کام کرے - یا کھشتری دھرم کا پالن کرے یا بیوپاری بن کر دیش کے پدپر اپنے فرض کو ادا کرے - چاہے کوئی شودر بن کر نوکری چاکری کرے - لیکن ان سب کا اودیش یا دھرم ایک ہو - ایک کھانے کو مزیدار بنانا ہے چاہے کوئی نمک لانے کا کام کرے - چاہے کوئی آٹا لاوے کوئی دال لاوے - چاہے کوئی لکڑی یا گھی لائے لیکن ان سب کا اودیش اپنی اپنی بہتری کے واسطے کھانے کے لذیذ بنانے کا ہو - اس ایک اودیش سے وہ سب بھائی ترپت یا خوش رہ سکتے ہیں ۔

ہمارا اپنا پختہ خیال ہے - کہ دھرم ایک ہے - وہ سب کی ایک سمان رکھشا کرنے والا ہے - اور سب کو اسی ایک دھرم کی شرن لینی چاہئے اور کسی کے پوچھنے پر سب کو وہی ایک دھرم یا اودیش جواب میں بتلانا چاہئے - جو ہمارا اپنا خیال ہے یا دھرم ہے - وہ سب کا خیال یا دھرم ہونا چاہئے - بشرطیکہ ہمارا خیال بالکل سچا ہو - کیونکہ سچائی سب کی ساجھی ہے - ہم نے بتلایا ہے کہ دھرم کسی چیز کے دھارن کئے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گُن کو کہتے ہیں۔ یہہ گُن گُنی کے اندر رہتا ہے۔ جیسا گُنی کا گُن ہوتا ہے۔ ویسے ہی اُسی کے مطابق کام کرتا ہے۔ ویسے ہی اُس کو پھل ملتا ہے۔ اچھے گُنی کی دنیا میں عزت ہوتی ہے۔ اچھے سے اچھے گُن والا ہی دُنیا پر راج کرتا ہے۔ گُن ہی کام کرانے کی ایک زبردست طاقت ہے۔ یہ دھارن کیا ہُوا گُن ایک مہان شکتی ہے۔ یہی مہان شکتی ہم سب کا دھرم ہے۔ اِسی شکتی کے کارن اُسی گُن کے کارن جو ہمارے اندر موجود ہے۔ ہم سب جیتے ہیں۔ اگر ہم کسی چیز کی یا کسی آدمی کی اصلی طاقت کو کسی طرح سے کھینچ لیں۔ تو بتاؤ اس کے اندر پھر کیا رہ جاویگا۔ کیسے وہ چل پھر سکیگا۔ دودھ کے اندر مکھن ہی اصلی طاقت ہے۔ اگر اس میں سے مکھن نکال لیا جاوے تو پھر اُس دودھ کی کیا حیثیت رہ جاویگی۔ تلوں کے اندر تیل ہی اصلی شکتی ہے۔ اگر تلوں میں سے تیل نکال لیا جاوے تو پھر تلوں کو کیا کہوگے۔ بنو کے اندر رس ہی اصلی تتو ہے۔ اگر وہ نچوڑ لیا جاوے۔ تو بتائے پھر اُس بنو کا کیا نام رکھوگے۔ لیمپ کے اندر تیل ہی اصلی روشنی ہے۔ اور یہ کسی سوراخ سے بہ جاوے تو فرمائیے لیمپ کس طرح سے جلیگا۔ اسی طرح لیمپ کے تیل کی مانند ہمارے اندر بھی جو پرم تتو اصلی شکتی ویریہ ہے۔ جس سے کہ ہماری آنکھیں۔ ہمارا دماغ۔ ہمارا سارا جسم روشن ہو رہا ہے۔ کسی سوراخ سے بہنے لگ پڑے یا بہہ جاوے تو وچارئیے پھر ہمارا کیا حشر ہوگا۔ ہر ایک چیز کے اندر یہی چھپی ہوئی شکتی یا گُن ہی اس کی جان ہے پران ہے۔ اس کے بغیر وہ مُردہ ہے۔ اسی شکتی کو جو ہر ایک چیز کی جان اور پران بنے ہوئے سب کام کرا رہی ہے۔ ہم دھرم کے نام سے پکارتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اسی شکتی کی پوجا کریں۔ اسی شکتی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنا پوجنیہ اشٹ دیوتا مانیں اور جو کوئی ہم سے پوچھے کہ تمہارا کیا دھرم ہے اسکو ہم نڈر ہوکر یہی جواب دیں کہ ہمارا دھرم شکتی ہے۔ ہمارے ہر ایک کام کا آدرش یہی شکتی ہو۔ ہر ایک کام دھرم انوسار یا یتھا شکتی کریں کوئی کام اپنی شکتی کے ورودھ نہ کریں۔ جو کام ہم شروع کریں۔ پہلے ہم اس اپنی اشٹ دیوی شکتی کے درشن کرلیں۔ اس شکتی کی آگیا کو دھارن کرلیں۔ اگر ہم کو ہماری شکتی اُس کام کے کرنے کی اجازت نہیں دیتی یعنی اگر وہ شکتی اس کام کے بوجھ کو سہارنے کے قابل نہیں ہے تو مت اسکو مجبور کریں۔ کسی دوسرے موقعہ کیواسطے اس کام کو کرنے کی شکتی کو پربل بناویں۔ جو آدمی اس شکتی کو اپنا جان پران سمجھ لیتا ہے اور اس شکتی کی ہی پوجا کرتا ہے۔ یعنی ہر طرح سے اس شکتی کی رکھشا کرتا ہے۔ کسی طرح اسکو ضائع نہیں ہونے دیتا ہے۔ اسی شکتی کی رکھشا کو ہی اپنا دھرم بنا لیتا ہے وہ کبھی خطا نہیں کھاتا ہے کبھی دُکھی نہیں ہوتا ہے۔ ہر سے وہ خوش اور تندرست رہتا ہے۔

یہی شکتی ہی اصلی دھن ہے جو اس دھن کو اصلی طاقت دینے والی چیزوں سے بڑھا لیتا ہے۔ اور پھر اسمیں سے اندازہ سے خرچ کرتا ہے۔ خرچ کو آمد سے بڑھنے نہیں دیتا ہے ہمیشہ اس دھن کا خزانہ اپنے پاس جمع رکھتا ہے۔ بھلا پھر وہ کبھی دُکھی ہو سکتا ہے۔ اس سنسار میں دُکھی تو وہ ہوتے ہیں۔ جو دھن کو جمع نہیں کرتے۔ دھن کا خیال نہیں رکھتے۔ اور ساتھ ہی اپنے اخراجات کو بڑھا لیتے ہیں اور دھن کو ضائع کر دیتے ہیں۔ دانا آدمی اس دنیا میں وہی ہے۔ جو پہلے تو کوشش کرکے دھن جمع کرلیوے اور پھر ساتھ ہی اور دھن بھی جمع کرتا رہے۔ اور اندازہ سے اس میں سے اچھے کاموں میں کچھ خرچ بھی کرتا رہے۔ اس طرح سے دھن بڑھتا ہے۔ اور اپنے دھنی کو سُکھ دینے والا بنتا ہے۔ اسی طرح سے شکتی و گُن بھی بڑھتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اپنے شکتیمان کو گن وان کو دنیا کا مزا چکھاتے ہیں - اسی شکتی کو
ہم دیو شکتی یا قسمت بھی کہتے ہیں - جس طرح سے کاموں کا مجموعہ
یا کام کا مخزن شکتی ہے اسی طرح سے پرشارتھ کا منبع یعنی پرشارتھ
پرشارتھ دیو یا قسمت ہے - یہی قسمت جمع کیا ہوا دھن ہے اور یہ دھن
پرشارتھ کے بار بار کرنے سے جمع ہوتا ہے - جو آدمی قسمت کے بھروسہ پر یا جمع
کئے ہوئے دھن کے بھروسہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور آیندہ کیواسطے پرشارتھ
کا سلسلہ یا دھن یا شکتی بنانے کا سلسلہ جاری نہیں رکھتے وہ ہمیشہ خطا
کھاتے ہیں - ایسی ہو جاتے ہیں - دکھی ہو جاتے ہیں - کیونکہ جمع کیا ہوا دھن
ایک دن ختم ہو جاتا ہے - اسی واسطے پرشارتھ کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیے
اور خرچ کے اندازہ کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کیونکہ پرشارتھ سے کوشش
سے محنت سے - تپ سے - جانفشانی سے شکتی - دھن - اور قسمت
بڑھتی ہے اور پرم آنند ملتا ہے - اسی قسمت کے بنانے والے شکتی دینے والے
پرشارتھ کا خیال رکھنا ہی پرش کا پرشتو ہے - غرضیکہ پرشارتھوں کا بھی
پرشارتھ جو پرم دھن قسمت یا شکتی ہے - اس کی طرف ہمیشہ سے ہمارا
دھیان رہے

دنیا کے اندر ایسا بھی کوئی سودا کسی نے دیکھا ہے کہ جسمیں نفع ہی
نفع ہو - نقصان کا نام ونشان ہی نہ ہو - نہ اس سودے کو کسی طرح
سے زوال پہنچے - دنیا میں اس سے بھی بڑھ کر کوئی زیادہ خوشی ہو سکتی
ہے - کہ لازوال فائدہ مند سودا یا کام دھینو گائے ہاتھ لگ جائے - اور
اس سے تمام آنند کے سامان مل جاویں اور موکھش حاصل ہو - پیارے
ناظرین - وہ لازوال سود مند سودا دھرم کا سودا ہے - شکتی یا بل کا سودا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس نے اس شکتی دھرم کو سمجھ لیا۔ جس نے اس بل کو حاصل کر لیا۔ پھر اس کو کیا کمی ہے۔ بل ہی دنیا پر راج کرتا ہے۔ بل ہی سب کو اپنے قابو میں کرنے والا ہے۔ تمام راج بل کا راج ہے۔ سب بل کو نمسکار کرتے ہیں۔ آج ہمارے شہنشاہ ہند و قیصر برطانیہ اعظم شریمان جارج پنجم کے آگے تمام دنیا سر جھکا رہی ہے۔ اور ان کے درشنوں سے گدگد پرسن ہو رہی ہے۔ یہ سب بل کا پرتاپ ہے۔ کیونکہ انگریزی قوم کے شرومنی ہمارے مہاراجہ ادھیراج بل کی ساکشات مورتی ہیں۔ اس بل کی منوہر مورتی کو دہلی راجسو یگیہ میں اسکے پیارے پنجابیوں نے اپنے تئیں خوبصورت دائرہ کی صورت میں قایم کر کے اور انکو ایک سنہری چھتر کے تلے اپنا مرکز بنا کر بھارت ورش کا راج تلک دیا ہے۔ اور اپنی تمام امیدوں کو اُن کے سپرد کیا ہے۔ بل ہی تمام امیدوں کا بھنڈار ہے۔ بل ہی سچائی کا بھنڈار ہے۔ نربلوں اور کمزوروں غریبوں اور جھوٹے آدمیوں پر کوئی امید یا وشواس نہیں کرتا ہے۔ بل ہی ہماری تمام امیدوں تمام آشاؤں کے پورا کرنے والا ہے۔ بل کی شکتی کے نہ ہونے سے ہی آج ہماری امیدیں خاک میں مل گئی ہیں۔ ہمارا کوئی کام سپھل نہیں ہوتا ہے۔ ہم فٹ بال کی طرح ہر ایک سے ٹھوکریں کھاتے ہیں اور زندہ درگور ہو کر حیوانوں کیطرح غلاموں کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں صرف غلامی کی نوکری کو ہی ہم نے اپنا اصلی پیشہ سمجھ لیا ہے۔ آج اگر ماں باپ اپنے پیارے پتر کو تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس غرض سے کہ کسی طرح سے ہمارا عزیز بی اے ایم اے پاس کر کے تعلیم یافتہ ہو جاوے اور اس کو کوئی عہدہ یا نوکری مل جاوے یا کسی طرح نوکر ہو کر خوب روپیہ کماوے۔ غرضیکہ انہوں نے نوکری یعنی خالی غلامی میں ہی روپیہ کی آمد سمجھ لی ہے اور اپنی تعلیم کی اصلیت کو اپنے اصل پیشہ تجارت یا زمینداری کو یا ہنر فن وغیرہ کو جو روپیہ کی کھان ہیں بھول گئے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ نری غلامی ہی دنیا کے اندر مہان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دکھ ہے۔ مہاں پاپ ہے۔ مہاں ادھرم ہے۔ پرمیشر اس غلامی سے بچاوے۔ آزادی بخشے۔ پرماتما وہ دن جلدی لاویں کہ سب کے دلوں میں اس غلامی یا نوکری کے مہاں دکھ سے۔ ادھرم سے بچنے کا خیال پیدا ہو جاوے۔ اس غلامی کو اس نیچ نوکری کو جسکو آجکل کے جنٹلمینوں نے اپنا پرم دھرم مان رکھا ہے۔ اپنے لئے گسیر شان سمجھیں۔ اگر اس کو مہاں پاپ سمجھ کر اس کے بچنے کا یتن کریں۔ اور بسنسار بھر کے بچہ بچہ کے دل میں یہ زبردست امنگ پیدا ہو جاوے کہ ہم اپنا آدرش اپنا ادویش اعلےٰ بناویں اور اونچے ادویش والے مہاپرشوں کے نقش قدم پر چلیں اور ان کا پیشہ اختیار کریں۔ اور غلامی سے بچیں۔ غلامی نیچ لوگوں اور کمزور آدمیوں کی صحبت سے آتی ہے۔ اسی واسطے نیچ کا سنگ چھوڑ کر اونچ کا ساتھ اختیار کریں۔ اور بل حاصل کریں۔ تمام دنیا بل ہی کا کھیل ہے۔ سروشکتیمان پرماتما نے ہی اپنے پرم بل سے ہی اس تمام جگت کو قائم کر رکھا ہے اور اسکا پالن پوشن کر رہا ہے۔ اسی بل یا شکتی دھرم کو سمجھنا ہمارا پرم دھرم ہے۔ اور اسی بل کا وچار کر کے ہر ایک کام کرنا ہمارا کرتبیہ ہے مثلاً ہم کو کھانا کھانے کا کام کرنا ہے پیشتر اس کے ہم کھانا کھاویں۔ ہمارا کرتبیہ ہے کہ ہم اپنی پاچن شکتی کے مطابق اسی پاچن شکتی کے بڑھانے والا اصلی ساتوک بھوجن ٹھیک انداز کے مطابق ٹھیک بھوک لگنے پر کھاویں۔ اور تھوڑی بھوک رہنے پر چھوڑ دیویں۔ تو اس سے ہماری پاچن شکتی دن بدن بڑھے گی۔ ہماری تندرستی قایم رہے گی۔ شریر بلوان ہوگا۔ عمر دراز ہوگی۔ خود آنند کی زندگی بھوگیں گے۔ اور دوسروں کی بھی مدد کر سکیں گے۔ اس سے ہمارا بھی بھلا ہوگا اور دوسروں کا بھی کلیان ہوگا۔ اور یہی ہمارا اصلی دھرم جیون کہلائیگا۔ لیکن اگر اس پاچن شکتی کے برخلاف کرینگے۔ اس کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ خود دکھی ہونگے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اوروں کو بھی اپنے دُکھ سے دُکھی کر کے مہاں پاپی بن کر نرک کو جاوینگے۔ اسی طرح سے ہر ایک کام میں اس شکتی کا خیال رکھنے والا بدھی مان وچاروان اور پرم سُکھی کہلاتا ہے +

دانا اور بدھی مان مہاں پُرش ہمیشہ شکتی کی بل کی از حد عزت و تعظیم کرتے ہیں اور اُس کی تلاش میں رہتے ہیں اور اُس کو ڈھونڈھ کر اُس سے خود بلوان بن کر سُکھی ہوتے ہیں۔ اور اس سے دوسروں کو بھی فیض پہونچاتے ہیں۔ دنیا کے اندر اس قدر بل بکھرا ہوا ہے کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے۔ ذرا ذرا میں بل ویاپک ہے۔ لیکن یہاں جو بندہ یابندہ کا معاملہ ہے۔ جو ڈھونڈھتا ہے۔ وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اسی کے واسطے آنند کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ جن مہا پرشوں نے اس بل کی چاروں طرف ویاپکتا کو سمجھا۔ وہی اس کو پاکر گدگد پرسن ہو گیا۔ دنیا میں بل کی کمی نہیں ہے۔ لیکن اس بل کے اصلی خواہشمندوں کی بہت ضرورت ہے۔ جو اس بل کا خواہشمند بن کر ذرا ذرا چیز میں بل کی تلاش کرتا ہے۔ وہی اس کو پاکر مالا مال ہو جاتا ہے۔ اس کے واسطے دنیا بہشت بنجاتی ہے۔ ہوا۔ پانی۔ آگ۔ بجلی۔ وغیرہ وغیرہ لاکھوں قدرتی طاقتیں دُنیا کے اندر موجود ہیں جنہوں نے ان کو سمجھا ہے۔ اور کام میں لایا ہے۔ وہ دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ اور ان کی زندگی بہشت کی زندگی بن رہی ہے۔ اور وہ ملک و قوم کے شرومنی بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے اگر اس دھرم شکتی کے واسطے خواہش پیدا کی جاوے۔ اور مصمم ارادہ کر لیا جاوے کہ بس آج سے ہمارا دھرم اصلی شکتی کا پتہ لگا کر شکتیمان دھرماتما بنتا ہے۔ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ مرد باید کہ ہراساں نشود۔ ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد۔ پیارے سجنو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قدرت نے ہمارے سامنے شکتیوں کا بھنڈار کھول رکھا ہے لیکن افسوس کہ ہم اپنی مورکھتا سے اپنی اگیانتا سے دھرم کی آڑ میں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے اور نفاق کا بیج بوتے ہوئے اور پریم اور اتفاق کی جڑ پر کلہاڑا رکھتے ہوئے اپنے اصلی دھرم کرم سے بیخبر ہو رہے ہیں اور ان تمام شکتیوں کو جو ہماری خدمت کرنے کو ہر وقت تیار ہیں بیفایدہ ضائع کرتے ہوئے کمزور۔ اپاہج۔ نردھن اور غلام بن رہے ہیں اور موت کے دن گن رہے ہیں۔ نربلتا۔ کمزوری اور غلامی کی زندگی پرمیشر دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ آزادی اور آزاد بیشہ اور آزادانہ زندگی سے بڑھکر اور کوئی آنند نہیں ہے۔ یہی آزادی دھرم شکتی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی دھرم شکتی کو سمجھنا اور اسی پر وچار کرنا کہ یہ کیا ہوتی ہے۔ کسطرح سے کہاں سے ملتی ہے۔ اور کس طرح سے اس کی رکھشا کی جا سکتی ہے۔ کس طرح اس کو خرچ کرنا چاہئے اور کس طرح سے یہ ہماری زبردست خواہش اور اعلےٰ اُدیش ہے۔ غرضیکہ اس دھرم شکتی کے مہتو پر وچار کرنا ہمارا اعلےٰ اُدیش ہے (باقی آیندہ) اوم شانتی شانتی شانتی ۲۵ اا

(دھرم جگیاسو)

ایک مُرغِ اسیر کی فریاد

چھوٹا ہے فصلِ گُل میں کیا سبزہ زارِ گلشن ۔۔ آئی نہ راس مجھکو سیرِ بہارِ گلشن
آنکھوں میں پھر رہا ہے نقشہ چمن کا سارا ۔۔ وہ میرا آشیانہ وہ شاخسارِ گلشن
وہ جوشِ خندہ گُل۔ وہ نغمہ ہائے بلبل ۔ وہ تو بہارِ سنبل۔ وہ لالہ زارِ گلشن
بادِ صبا کا آنا غنچوں کا مسکرانا ۔ سبزے کا لہلہانا۔ جوشِ بہارِ گلشن
جس شاخ پر چمن میں تھا میرا آشیانہ ۔ پھولوں میں تل رہی تھی وہ شاخسارِ گلشن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اب قید ہوں قفس میں اتنی امید کب ہے ✤ آنکھوں سے اپنی دیکھوں میں پھر بہارِ گلشن
ہوتی ہے سب کو پیاری ہر شے وطن کی پیارے ✤ پھولوں سے بھی سوا ہے مجھکو تو خارِ گلشن
میں مُشتِ پر چمن پر ایسا بھی کیا گراں تھا ✤ میرا ہی آشیاں تھا صیاد ابارِ گلشن؟
لایا ہے قید کرکے کیوں فصلِ گل میں مجھکو ✤ برکھا کی کی رت ہے اُسپر جوشِ بہارِ گلشن

پابندِ قیدِ غم ہوں صیاد کے ہوس میں
فصلِ بہار کے دن کٹتے ہیں اب قفس میں

نغمہ سمجھ نہ ظالم فریادِ بے زباں کو ✤ مرغِ اسیر ہوں میں روتا ہوں آشیاں کو
جوشِ بہارِ گل ہے میں قید ہوں قفس میں ✤ کیونکر قرار آئے میرے دلِ طپاں کو
میں ہمصفیر میرے مصروفِ نغمہ سنجی ✤ قیدِ قفس گراں ہے مجھ زار و ناتواں کو
آنکھیں ترس رہی ہیں سیرِ چمن کو میری ✤ پر کھولدے جو ظالم اُڑ جاؤں آشیاں کو
رو رو کے کر رہا ہوں میں اپنی جان آدھی ✤ کیوں قید کر رکھا ہے پنجرہ میں نیم جاں کو
مل جائے گر رہائی کُنجِ قفس سے مجھ کو ✤ آنکھوں سے اپنی دیکھوں پھر جاکے گلستاں کو
آزاد کر دے مجھکو۔ تجھ کو ثواب ہوگا ✤ دل سے میرے دعائیں نکلیں گی تیری جاں کو

ہے کارِ خیر یہ بھی نیکی کے بیج بولے
صیاد تو بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھولے

(برق دہلوی)

مبارکبادِ دربارِ تاج پوشی حضورِ قیصرِ ہندوستان دام اقبالہٗ

مبارک امن کا عہدِ حکومت ہے ✤ دُعاگو شاہِ ذالا کی رعیت ہے
زہے فیضِ قدومِ شاہ لندن ہے ✤ جواب قصرِ جنت آج بھارت ہے
کلی دل کی کھلی ہے واہ دہلی کی ✤ شگفتہ غنچۂ اُمید بھارت ہے۔
جو گل تھے کاغذی وہ بھی مہک اٹھے ✤ عجب رنگ کا وفورِ جوشِ حرمت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فلک رفعت زمینِ شہر دہلی ہے ✦ یہ سب کچھ شاہِ والا کی بدولت ہے
خدا کی دین ہے سلطانِ عادل پہ ✦ رہے ابرِ کرم بحرِ سخاوت ہے
صُلح کل شاہ ہے اوتار نیکی کا ✦ دُرِ بحرِ لطافت ہے گلِ باغِ نفاست ہے
مبارک آج رسمِ تاجپوشی ہے ✦ اُمنگوں پر رعیت کی طبیعت ہے
رہے جگ جگ سلامت یہ جگل جوڑی ✦ یہ رونق شاہِ ملکہ کی بدولت ہے
رہے اے مہرؔ قائم با تزک دائم ✦ پُر از برکات انگریزی حکومت ہے

دیگر

کیا مبارک کیا سہانا مہرؔ ہے دن آج کا ✦ روزِ جشنِ تاجپوشی ہند کے سرتاج کا
جوش میں اُمڈی چلی آتی ہیں دریا کی طرح ✦ موج کے مانند اُٹھتا ہے قدم افواج کا
جارج پنجم کوئین میری ہیں خود یہاں جلوہ گر ✦ کھل گیا اچھا نصیبا آج بھارت راج کا
دید کے قابل نظارہ آج ہے دربار کا ✦ تخت پر جلوہ نما ہے جسمیں مالک تاج کا
یا الٰہی بول بالا فرش سے تا عرش ہو ✦ جارج پنجم کوئین میری کا اور یوراج کا
روز افزوں ہو حکومت شاہِ ذی الشان کی ✦ بچہ بچہ جے مناتا ہے بھرتپور راج کا
ہو گیا پورن منورتھ تیرا بھارت دھنیہ ہے ✦ تخت تھا مدت سے خالی رائے پتھوی راج کا
اس کو کہتے ہیں خدا کی دین شانِ ایزدی ✦ راج بھگتی کا ملا بھارت کو پھل دن آج کا

از پنڈت سکھدیو پرشاد (مہرؔ) ڈپٹی انسپکٹر مدارس ریاست بھرتپور سمت ۱۹۶۸

قطعہ تاریخ

ہے خدا کی مہربانی مہربانی شاہ کی ✦ قیصرِ ذی جاہ آئے یاں ہماری بن بھلے
ہے دُعا بھی مہرؔ یہ گلدستہ تاریخ بھی ✦ کہ سدا باغِ حکومت شاہ کا پھولے پھلے
سمت ۱۹۶۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیگر

چمکی ہوئی ہے آج تو قسمت زمین کی
روشن ہے آسمان پہ دیپک ونش کا
ڈھالا ہے سال جہرنے سانچے میں نور کے
یہ راج تلک آج ہے بھارت نریش کا
۱۹۱۱ء

دو مہان پوتر جیون چرتر

مہان پُرشوں کی پوتر زندگی کا مطالعہ ہی ہمارے جیون کو پوتر بناتا ہے اور ہمکو راہ راست پر لاکر سُکھ اور آنند دیتا ہے۔ اس لئے آج ہم آپ کو ایک ایسے مہان پُرش اور ایسی مہان دیوی کا پوتر جیون چرتر سنانا چاہتے ہیں۔ جن کی شہرت اور اقبال کا سورج چاروں طرف چمک رہا ہے اور جن کے درشنوں سے اور جن کے فیاضانہ کاموں سے بھارت ورش کا بچہ بچہ خوشی اور آنند سے پھولا نہیں سماتا۔ آشا ہے ہمارے ناظرین اس کو بغور مطالعہ فرما کر عملی فائدہ اٹھاویں گے:-

(۱) مہاراج جارج کا پوتر جیون چرتر

پیدائش و بچپن بادشاہ سلامت ۳ جون ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئے۔ گویا اس وقت تک وہ اپنی عمر کے ۴۶ سال ختم کر چکے ہیں۔ چونکہ جس وقت وہ پیدا ہوئے اسوقت اُن سے سترہ ماہ بڑا بھائی زندہ تھا۔ اس لئے وہ پرنس آف ویلز نہ بن سکے۔ چونکہ وہ ان بندھنوں سے آزاد تھے جو پرنس آف ویلز کے لئے لازمی ہیں۔ اسلئے انہوں نے کسی قدر آزادی کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ساتھ پرورش پائی۔ خوش قسمتی سے انہوں نے ملکہ معظمہ وکٹوریا اور بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کے ماتحت تربیت حاصل کی اسلئے وہ ایک شان کا دار حکومت کے سنبھالنے کے لائق ہو گئے۔ آپ کی اوائل زندگی کا سب سے عمدہ حصہ بحری فوج کی خدمت میں صرف ہوا اپنے سرگباشی بڑے بھائی کے ساتھ آپ ۱۸۷۷ء میں بحری فوج میں داخل ہوئے اور دو سال تک انہوں نے ایک جہاز "برطانیہ" نامی میں تربیت حاصل کی۔ دوران تربیت میں اگرچہ انہیں رہایش کے لئے عمدہ جگہ ملی ہوئی تھی۔ لیکن اسکے علاوہ ان کے اور معمولی ملازموں میں کسی قسم کا فرق نہ تھا۔ حکومت کرنے اور اطاعت لینے کے لئے ضروری ہے کہ ایک شخص خود فرمانبرداری کا سبق سیکھے۔ ہمارے بادشاہ نے یہ سبق بحری فوج میں سیکھا۔ اس کام میں انہوں نے بہت سرگرمی دکھلائی۔ چنانچہ ان کے افسران ان سے بہت خوش تھے اور ان کی تعریف میں رطب اللسان۔ آپ نے جہاز میں یہاں تک امتیاز اٹھا دی کہ انہوں نے ساتھیوں کو منع کر دیا کہ وہ انہیں شاہزادہ کہہ کر پکارا کریں۔ اس جہاز سے تجربہ حاصل کر کے آپ معہ اپنے بڑے بھائی کے ایک اور جہاز میں شریک ہوئے اور سارے جہاں کے گرد تین سال تک چکر لگایا۔ جو ۱۸۸۲ء میں ختم ہوا۔ ۱۸۸۳ء میں وہ کینیڈا جہاز میں شریک ہوئے اور اسی جہاز میں وہ کینیڈا تشریف لے گئے۔ ۱۹ سال کی عمر میں انہوں نے جہازرانی میں اول درجہ کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا۔ اور ایک جہاز کے سب لفٹنٹ بنائے گئے۔ ۱۸۸۵ء میں تمام امتحانات پاس کر کے لفٹنٹ کا عہدہ حاصل کیا۔ ۱۸۹۰ء میں ایک جہاز کا کلی چارج انہیں دیا گیا اور ۱۸۹۱ء میں آپ کمانڈر بنائے گئے۔ آپ کے اندر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کا خیال اس قدر زبردست تھا کہ ایک دفعہ سرکیٹور کا مرل نے آپ کو بلایا اور کہا کہ آپ کے پتا آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ نے جوابدیا۔ "لیکن میری تارپیڈو کشتی کا کیا بنیگا" امیرالبحر نے بتلایا کہ آپ ایک دن
کے لئے اسے چھوڑ دیں۔ اس پر نوجوان شاہزادہ نے جواب دیا "نہیں صاحب یہ
نہیں ہو سکتا۔ مجھے حکم ہے کہ میں اس کشتی کو سمندر میں لیجاؤں اور یہ کام میں ضروری
کرونگا"۔

زندگی کا دوسرا دورہ ۱۸۹۲ء میں آپ کے بڑے بھائی کی قابل افسوس موت سے
ان کی بحری زندگی اُن کی خواہش کے خلاف ختم ہوئی۔ ۱۸۹۲ء میں آپ بطور ڈیوک
آف یارک ہوس آف لارڈس میں شریک ہوئے۔ اسکے بعد شاہزادی وکٹوریا میری
آف ٹک سے منگنی اور شادی ہوئی۔ پہلا سرکاری کام جو آپ نے اس حیثیت میں ملکہ
وکٹوریہ کی موت کے بعد کیا وہ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت کی افتتاحی رسم تھی۔
آسٹریلیا نیوزیلینڈ۔ جنوبی افریقہ کینیڈا اور نیوفاؤنڈلینڈ کی قابل یادگار سیر سے
واپس آکر آپ نے ایک تقریر فرمائی جسمیں آپ نے اپنے ہموطنوں کو بیدار کیا کہ "اب جاگو"

بھارت کا دورہ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو آپ بمعہ ملکہ میری بمبئی پہنچے تاکہ سارے
بھارت کا دورہ کریں۔ ۴½ ماہ آپ بھارت میں ٹھہرے۔ اس عرصہ میں آپ نے
ہندوستان کے بہت سے ضروری مقامات کو دیکھا۔ جہاں کہیں آپ گئے
وہیں لوگوں کے دلوں پر اپنی ہمدردی و محبت کے نشان چھوڑ آئے۔ بھارت سے
روانہ ہونے سے پہلے آپ نے یہ الفاظ کہے تھے جو ہمیشہ تک یاد رہینگے۔

"میں آپ کو اور اپنے تمام دوسرے دوستوں کو جو اس شاندار اور قابل تعریف
ملک میں بستے ہیں۔ یقین دلا سکتا ہوں کہ ہم ہندوستان سے شکریہ اور
محبت کے جذبات لیکر واپس جاتے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کو دیکھا ہے۔
اسلئے سمجھ لیا ہے کہ یہ کیا ہے۔ ہم ہندوستان میں اس قدر عرصہ رہے ہیں۔
کہ ہم کو ایک زندہ ہستی معلوم ہونے لگا ہے۔ ہم نے ہندوستان اس قدر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھا ہے۔ کہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ ہم اسے اور دیکھیں اور بھارت کی پرجا کے لئے چاہے وہ کسی مذہب یا قوم کی ہو ایک ہمدردی اور دلچسپی ہمارے دلوں میں گڑھ جائے۔ ہم نے ایسے خیالات لئے ہیں کہ مزید مطالعہ اور مشاہدہ انگریزی حکومت کی کئی مشکلات سمجھنے میں مجھے مدد دیگا۔ ہندوستان کو الوداع کہتے ہوئے میں حقیقی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ سیر ہمارے لئے آئندہ ایک دلکشا و اہم تجربات کا نہ ختم ہونے والا اور مسلسل سلسلہ ثابت ہوا ہے۔"

آپ کے دیگر اوصاف :- مہاراج جارج ایک مشہور اور زبردست مقرر ہیں۔ اپنے منشا کو صاف الفاظ میں درست طور پر نہایت ہی پُر اثر طریق پر ظاہر کرنے کا ڈھنگ آپ کو آتا ہے اکثر وہ زبانی ہی تقریر کرتے ہیں۔ اور ایک زبردست طریق سے تقریر کرتے ہیں۔ آپ کی پرائیویٹ زندگی نہایت سادہ ہے۔ اور شرمیلا پن حد سے زیادہ ہے۔ آپ میں بہت سے اوصاف ہیں لیکن اُن سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپ عمدہ باپ اور پتی ہیں۔

یہ مختصراً اس شاندار شخص کے حالات ہیں جس کے ہاتھ میں ہماری زندگی کی باگ ڈوری گئی ہے اور جو راج تلک لینے کے لئے دہلی شریف لائے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر بھارت واسی اپنے تئیں خوش قسمت سمجھیں تو بجا ہے مہاراج جارج کی حکومت میں ہم ہندوستان کے لئے ایک امن۔ ترقی اور خوشحالی کے عہد کی اُمید کر سکتے ہیں۔ آپ کے بزرگوار پتا نے مرنے سے ایک سال پہلے یہاں کے لوگوں کو اپنے ملک کی حکومت میں حصہ دیا۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ چند سال کے اندر ہی مہاراج جارج کی عنایت سے ہندوستانیوں کو حکومت کی ذمہ واری کینیڈا آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے ڈھنگ کی نصیب ہو۔

انگلستان کے تخت پر :- جب سے آپ انگلستان کے تخت پر براجمان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو گئی ہیں۔ تب سے آپ نے اپنی ہمدردی کا ثبوت دینا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک جو اعلان آپکی طرف سے ہوئے ہیں۔ اُن سے بہت سی آشائیں بندھ گئی ہیں۔ لارڈ منٹو نے آپ کی خدمت میں ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی موت پر ہمدردی کا تار بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے لکھا:-

"میں اپنے تجربہ سے جانتا ہوں کہ ہندوستان کے لوگوں اور راجہ مہاراجوں کو میرے تخت کے لئے کیسی گہری ہمدردی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری تخت نشینی پر جس اطاعت کا اظہار اُنہوں نے کیا۔ اُن کا اقبال میری طرف سے اُن پر ظاہر کر دیا جائے۔ میری ہندوستانی سلطنت کی خوشی اور خوشحالی میرے واسطے سب سے بڑھ کر دلچسپی اور فکر کا سوال رہے گی"

تخت شاہی پر بیٹھتے ہی جو پیغام اُنہوں نے ہند کے لوگوں اور راجوں کے نام بھیجا تھا وہ بھی ملاحظہ کے قابل ہے:-

"بادشاہ اور شہنشاہ کی حیثیت میں تمام راجوں۔ سرداروں اور ہند کے دوسرے باشندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کی طرف سے جو پُر جوش اور کافی سے زیادہ اظہار وفاداری اور عقیدتمندی ہوا ہے اُس کے لئے میں آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ ملکہ وکٹوریہ اور اپنے پتا ایڈورڈ ہفتم کے چارٹروں کو اپنی زندگی کا رہنما سمجھونگا۔ اور انہی کے مطابق کام کرونگا پانچ سال ہوئے مرگباشی بادشاہ کی خواہش سے میں نے ہندوستان کا سیر کیا۔ ہم نے بہت سی سلطنتوں سے جن کا ذکر تواریخ میں آتا ہے ذاتی واقفیت حاصل کی۔ ایک ایسی تہذیب کی یادگاریں دیکھیں جو ہم سے پرانی ہیں اور ہندوستانی خرند زندگی راجے مہاراجے رعایا اور شہروں قصبوں اور گاؤں کے متعلق جو علم حاصل کیا اُس پر عجائب سفر کے محبت آمیز اثرات اور روشن خیالات نہ ہی کبھی حد

دور ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مدھم پڑ سکتے ہیں"۔

مہارانی ملکہ میری کا دھارمک جیون چرتر

ہماری مہارانی میری ۲۶ مئی ۱۸۶۷ء کو ٹیک کے نواب کی بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ بچپن میں ایک بار آپ سخت بیمار ہو گئیں۔ مگر آخر کار ایک طویل بیماری کے بعد آپ نے صحت حاصل کی۔ آپ کی والدہ بڑی قابل تھیں اور فن موسیقی مصوری اور علم ادب میں بڑا ملکہ رکھتی تھیں۔ ہماری ملکہ کو یہ صفات اپنی والدہ ہی سے حاصل ہوئی ہیں۔ آپ کی والدہ نے اپنی نگرانی میں آپکو نہایت عمدہ اور اعلےٰ درجہ کی تعلیم دلائی۔ اور مذہبی تعلیم کیطرف بھی خاص توجہ دی۔ مہارانی میری نے فن موسیقی اور گانے بجانے کی تعلیم اس فن کے ماہرین سے حاصل کی ہے۔ آپ بڑی خوش گلو ہیں۔ علم ادب کے متعلق آپ انگریزی کے علاوہ فرانسیسی۔ جرمنی اور اطالین زبانوں میں اعلےٰ قابلیت رکھتی ہیں۔ ان زبانوں میں آپ نہایت فصاحت اور روانی سے گفتگو کر سکتی ہیں۔ انگریزی زبان کے مصنفوں میں سے آپ ٹیمسن۔ کارلائل۔ ایمرسن اور جارج ایسٹ کی تصانیف کو خاص شوق سے مطالعہ فرماتی ہیں۔ شادی سے پیشتر آپ نے اُن پر معلومات لیکچروں کو باقاعدہ طور سے سنا تھا جو ملکہ الزبتھ کے زمانہ کے حالات اور ترقیات وغیرہ کے متعلق انگلستان کے ایک فاضل پروفیسر نے کئی ماہ تک رچمنڈ کے مقام میں دئے تھے۔

مہاراج ایڈورڈ سرگباشی ہماری ملکہ میری کی قابلیت اور فضیلت کے بڑے مداح تھے اور کئی مشہور مدبر اس امر کا اعتراف کر چکے ہیں کہ آپ بڑی باخبر وسیع معلومات رکھنے والی اور نہایت سمجھدار ہیں آپ میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ برخلاف دوسری اعلےٰ تعلیم یافتہ عورتوں کے آپ اپنی خانگی معاملات سے بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گہری دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور ہر ایک معاملہ کی بذات خود نگرانی کرتی ہیں۔ مہارانی میری کی نسبت یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ آپ کی ذات میں پرانے اور نئے دونوں قسم کے خیالات کی نہایت خوش اسلوبی سے آمیزش ہوئی ہے ؛

مہارانی میری کی بادشاہ سلامت کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں شادی ہوئی آپکی شادی پر تمام سلطنت برطانیہ میں خاص طور پر اظہار مسرت کیا گیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ تاریخ انگلستان میں یہ پہلی ہی شادی تھی جس میں دولہا دلہن دونوں ہی سرزمین برطانیہ کے شیریں ثمر تھے۔ ایشور کی کرپا سے اسوقت تک آپکے چھ لخت جگر پیدا ہو چکے ہیں جنمیں سے ۵ شاہزادے ہیں اور ایک شاہزادی اور سب سے بڑے شہزادے اسوقت ولیعہد سلطنت ہیں آپ برطانیہ کی اول ولیعہد بیگم اور ملکہ ہیں جسنے ہندوستان کی سیاحت کی ہے انگلستان سے گزشتہ سیاحت کیلئے ہندوستانکی روانگی سے پیشتر ہی مہارانی میری نے ایک سال تک ہندوستانکے معاملات اور ہندوستانیونکے عادات و خیالات سے واقفیت پیدا کرنیکے لئے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا جسکی غرض یہ تھی کہ سیاحت کے زمانہ میں وہ ہندوستانیونکے ساتھ مناسب طریقہ میں سلوک کر سکیں آپ بڑی دھرماتما اور پتی ورتا ہیں شہنشاہ جارج کو آپ سے کمال الفت ہے آپ ۱۹۰۵ء میں بھی حضور جارج پنجم کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائی تھیں اور اب پھر رونق افروز ہوئی ہیں۔ پرماتما آپ کے مبارک سہاگ کو خیر بخیر رکھے ؛

۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء مہاراج جارج پنجم کی مبارک تاجپوشی کی خوشی میں ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء تک

نصف قیمت سُرمہ نور نظر عرف کیمیائے بصر نصف قیمت

یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے ابتدائی موتیابند۔ اندھراتا۔ ضعف بصارت۔ تاریکئے چشم۔ دھند۔ سرخی جالا۔ پڑوال۔ خارش وغیرہ وغیرہ کو مفید ہے قیمت فی تولہ صرف ۶ محصولڈاک الگ یہ نادر موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں معزز اصحاب و نامی گرامی ڈاکٹروں کے سارٹیفکیٹ موجود ملنے کا پتہ منیجر سرمہ زندگی لاہور لوہاری دروازہ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہایت مفید اور کارآمد باتیں

۱- نسخہ سرما - دال ماش مقشر - کھویا - مغز بادام - ہر ایک پاؤ پختہ - چوب چینی - ثعلب مصری - ستاور - موصلی سفید - مکھاں - تج - سنڈھ - دارچینی - چلغوزہ - پستہ - گری - کھوپا - ہر ایک دو دو تولہ - الائچی دانہ کلاں - طباشیر - ہر ایک تولہ تولہ کتیرا گوند چار تولہ - مغز چار تولہ - کشمش دو تولہ - مصری ڈیڑھ سیر پختہ - روغن زرد - سات چھٹانک - اول دال رات کے وقت پانی میں بھگو کر صبح اچھی طرح صاف کریں اور پیس کر چھوٹی چھوٹی ٹکیہ بنا کر گھی میں تل لیں بعد انکو توڑ کر دوبارہ گھی میں بھونیں - اور مصری کی چاشنی بنا کر گھی معہ دال کے اسمیں ڈال دیں - اخیر قوام میں جملہ ادویات کا علیحدہ علیحدہ سفوف کر کے ملاویں - پھر اُتار کر کسی تھالی یا کھلے برتن میں اُلٹ کر پچاس عدد ورق چاندی کے اوپر لگائیں - ٹھنڈا ہونے پر برفی کی طرح ٹکڑے کاٹ لیں - خوراک دو تولہ سے چار تولہ دودھ تازہ سے کھاویں - از حد مقوی باہ و مقوی اعضاء رئیسہ ہے - اعلےٰ درجہ کی رسائن ہے - رگ و پٹھے مضبوط ہو کر اصلی ویریہ پیدا ہو کر بل بڑھتا اور نئی جوانی آتی ہے - دوائی کی دوائی اور مٹھائی کی مٹھائی ہے*

۲- **کھانسی کا علاج** - بنفشہ ۶ ماشہ - سونف ۶ ماشہ - ملٹھی ۶ ماشہ - بہیدانہ ۳ ماشہ - الائچی کلاں ۶ ماشہ - نصف سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ پاؤ رہجاوے تو مل کر شہد ملا کر پلا دو - اگر قبض زیادہ ہو تو اسمیں ۳ ماشہ سنا کی مصفیٰ پتی بھی ملا دو اور بقدر ۲ الفہ کھانڈ ملا کر رات کو سوتے وقت پیو*

۳- **استری بندھو** - اسگندنا گوری دس تولہ - رائی کے پھول خشک ۶ تولہ گوند کمرکس یعنی ڈھاک ... ۲ تولہ - گوند کو گھی میں بھون لیں - پھر تینوں کو کوٹ کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہموزن کھانڈ ملائیں اور ساٹھ ماشہ کی پوڑیہ بنائیں۔ ایک پڑیہ صبح کو ایک رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ کم از کم چار ہفتہ تک کھائیں۔ اگر حیض کے ایام سے شروع کرکے دوسرے حیض تک استعمال کریں تو بہتر ہے۔ پرہیز۔ گوشت شراب۔ مسور کی دال۔ کھٹائی اور ہر قسم کی زیادہ گرم اور زیادہ سرد اشیاء کے استعمال سے عورتوں کو جو سفید پانی جاری رہتا ہے۔ جس سے ان کے چہرہ کی رنگت زرد اور پھیکی پڑ جاتی ہے۔ اور ہاضمہ خراب ہوکر کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہیں حمل قرار نہیں پاتا ہے۔ اسکے باقاعدہ استعمال سے بالکل آرام ہوجاتا ہے۔ یہ نسخہ عورتوں کا سچا ہمدرد ہے ؛

۴۔ ایک ہی دفعہ چار پانچ کاغذ لکھنے کی ترکیب۔ ایک ماشہ کاجل۔ ایک تولہ تیل میں گھوٹ کر سادہ کاغذ پر خوب رگڑو اور دو گھنٹہ تک دھوپ میں رکھو لکھتے وقت جتنے کاغذ مطلوب ہوں ہر ایک کے نیچے ایک ایک کاجل کا رنگا ہوا کاغذ رکھو اور نہایت سخت پنسل سے لکھو سب کاغذ ایک ہی خط اور ایک ہی وقت میں لکھے جائینگے۔

۵۔ کھٹ مٹھی مٹھائی۔ سفید کھانڈ کے شیرہ میں لیموں کا عرق یا ٹارٹرک ایسڈ یا سٹرک ایسڈ کو پانی میں گھول کر ملاؤ اور سخت قوام پر لاکر سانچے میں ٹکیاں ڈھال لو اور موسم گرما میں ایام سفر میں تشنگی دفع کرنے کے لئے اچھی چیز ہے اگر رنگین کرنا ہو تو زعفران گھول ملاؤ بچوں کی دل پسند مٹھائی ہے ؛

۶۔ قسم قسم کے اناج۔ مکئی۔ باجرہ۔ جوار۔ چاول اور بادام۔ پستہ۔ آم۔ انار۔ سیب اور ناشپاتی۔ انگور۔ خربوزہ۔ تربوز کشمش۔ چلغوزے۔ اخروٹ چھوہارے وغیرہ خشک و تازہ پھل کھانے۔ گائے کا تازہ دودھ پینے اور شہد ملا ہوا جل پینے۔ عمدہ ہوادار روشن جگہ میں رہ کر روزانہ شدھ پوتر ہوا سونگھنے اور شراب مانس وغیرہ گندی تشیلی چیزوں سے پرہیز کرنے اور باقاعدہ روزانہ ورزش کرنے سے جسمانی بل بڑھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کشمیری چارخانہ پٹو کا سلا سلایا سوٹ مطابق ماپ مکمل مع بٹن صرف عے میں ملتا ہے نہایت سستا

سودا کشمیر سٹور ... سے طلب کرو

اور ہر روز کچھ دیر ایکانت میں بیٹھکر اپنی حالت پر وچار نے اور قانون قدرت کے منشا کو سمجھنے کے لئے روزانہ دھرم پستکوں کا سوادھیائے کرنے سے اور ست سنگ سے آتمک بل بڑھتا ہے اور دل و دماغ کی ترقی ہوتی ہے دکھی اور محتاج کی سیوا ٹہل سے اور ودیا دان اور دھرم پرچار کے کاموں سے ساماجک شانتی ہوتی ہے اور سچا پریم اور ایکتا اور سمانتا بڑھتے ہیں

شہنشاہی دربار دہلی کا شاندار نظارہ

۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کا مبارک دن خاص قابل یادگار دن ہے۔ اس دن جس کمال دھوم دھام سے تاجپوشی کی مبارک رسم ادا کیگئی اور جس شان و شوکت سے ہندوستان کے تمام والیان ریاست اور دیگر خیر خواہان ہند نے اظہار اطاعت سے ثابت کیا کہ حضور شہنشاہ جارج پنجم ہندوستان کے اصلی فرمانروا ہیں اور دربار شہنشاہی کا جو قابل دید شاندار نظارہ تھا وہ ناقابل بیان ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

منجانب اعلیحضرت اقدس بادشاہ قیصر ہند

اعلیحضرت اقدس کی مملکت محروسہ میں اعلیحضرت موصوف کی رسم تاجپوشی کے واقعہ کا اعلان عام پہنچنے کیلئے

اعلان شہنشاہی

چونکہ بادشاہ بلند اقبال نے بذریعہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۱۹ ماہ جولائی اور ۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء اپنے جلوس کے پہلے سال میں اپنے ارادہ شہنشاہی کا اعلان اور اظہار فرمایا تھا کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی شاہی تاجپوشی کی رسم ۵ جون سنہ ۱۹۱۱ء کی ۲۲ تاریخ ادا فرماوینگے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعرات کے دن گزشتہ جون کی ۲۲ تاریخ کو ہمیں اس رسم کے ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اور چونکہ بذریعہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء اپنے جلوس کے پہلے سال میں ہم نے اظہار فرمایا تھا کہ ہمارا منشا اور ارادہ ہے کہ ہم اپنی مملکت ہندوستان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمام رعایا کو بذات خود مطلع فرماویں کہ رسم مذکور حسب مدعا ادا ہو چکی ہے اور اپنے گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں اور دیگر افسروں اور اپنی زیر حمایت دیسی ریاستوں کے والیان اور امرا اور اپنی سلطنت ہندوستان کے تمام صوبجات کے عمائدین کو اپنے حضور میں طلب فرماویں۔ لہذا اب اس فرمان شاہی کے ذریعہ سے ہم اس کا اعلان فرماتے ہیں اور اپنے تمام عہدہ داران اور تمام والیان ریاستہائے اور اپنی کو جو اسوقت دہلی میں جمع ہیں اپنا شاہی و قیصری سلام ابلاغ فرماتے ہیں اور مطمئن کرتے ہیں کہ ہم کو اپنی سلطنت ہندوستان سے دلی اُنس ہے اور اسکی صلاح و فلاح ہمارے مدنظر ہے اور ہمیشہ مدنظر رہیگی۔ بہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ہمارے جلوس کے دوسرے سال میں ہمارے دربار دہلی سے صادر ہوا

دو نہایت ضروری اعلان

بادشاہ سلامت نے اپنی زبان مبارک سے اعلان کیا ہے کہ آئندہ کلکتہ کے بجائے دہلی گورنمنٹ ہند کا پایہ تخت ہوگا۔ ۲۔ تقسیم بنگال میں یوں ترمیم کیجائیگی کہ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال دونوں کا ایک گورنر ہوگا اور بہار ناگپور اور اڑیسہ کے علاقہ ملا کر ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائیگا۔ جو ایک لفٹنٹ گورنر کے تابع ہوگا۔

دربار کی خوشی میں شاہی رعایتیں

ا۔ گورنمنٹ ہند نے شاہی منظوری سے سب سے پہلا حق رعایت اور انعام کے لئے مسئلہ تعلیم کا سمجھا ہے! اور اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں تعلیم اسقدر عام کیجائے جسقدر کہ ممکن ہو اس مطلب کیلئے پچاس لاکھ روپیہ دیا جاتا ہے اور آئندہ بھی ہر سال گورنمنٹ کافی مالی امداد دیتی رہیگی۔ ۲۔ ہندوستان کے تمام فوجی اور بحری افسروں کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہے نصف ماہ کی تنخواہ انعام دیجائیگی (۳) آئندہ دیسی فوج کے وفادار اور بہادر سپاہیوں کو بھی وکٹوریہ کراس کا اعزاز ملا کریگا خاص خاص بہادر اور جان نثار فوجی افسروں اور سپاہیوں کو اراضی عطا کیجائیگی اور بعض فوجی افسروں کی بیواؤں کے لئے جو پنشن

بادشاہ قیصر ہند کو وفادار رعایا سے ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعائت اور حل طلب معمہ

جو صاحبان مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے اُنکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین مہر صاحب پنشنر جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸/ لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو صاحب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو اُنکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کا موجودہ قائل الکشمی بھنڈار کے موجودہ پرچے اور ایک قابل دید کتاب صفائی دھرم بھی بطور انعام میں دئیے جاوینگے نئے خریداروں کے نام عصہ کا وی پی ہوگا۔ اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ۵عصہ کا وی پی ہوگا۔

حل طلب معمہ۔ ایک لفظ ایسا ہے جو چار حرفوں سے مرکب ہے جسکے پہلے حرف پر اگر زبر دیجاوے تو وہ تمام دُنیا کی جان بنجاتا ہے۔ اور اگر پیش دیجاوے تو وہ ہندوؤں کا ایک مُتبرک شاستر بنجاتا ہے۔ اگر تیسرے حرف کو اُڑا دیا جائے اور پہلے اور دوسرے حرف پر زبر دیدی جاوے تو ایک ایسا لفظ بنجاتا ہے جسکے معنے وعدہ کے ہیں اور اگر دوسرے حرف کو اُڑا دیا جاوے تو وہ ہندو نتا انونکے کھانا کھلانے کے بعد نذرانہ دینے والی مفید چیز بن جاتا ہے اور اگر دوسرے تیسرے حرف کو اُڑا کر پہلے حرف پر پیش دیکر پڑھا جاوے تو وہ پاپ کا دشمن بنجاتا ہے اور زبر دیکر پڑھا جاوے تو ایک انگریزی لفظ بنجاتا ہے جسکے معنے قلم کے ہیں۔ بتاؤ وہ کیا لفظ ہے۔

دسمبر کے معمہ کا حل "پریم" ہے

مفصلہ ذیل اصحابنے معمہ حل کیا:- ۱- لالہ جگن ناتھ صاحب محاسب لورالائی (۲) پنڈت چندربھان صاحب گرداور پھلوکے ۳- پنڈت کنہیالعل صاحب وکیل بھٹنڈہ- ۴- سردار آسا سنگھ صاحب باورچی میانوالی- ۵- لالہ شانتی پرکاش طالب علم موضع بگھرہ- ۶- لالہ منشی لعل صاحب جسوی (۷) لالہ چھجو لعل پوسٹل اورسیر جگادھری- ۸ لالہ منوہر لال صاحب سب انسپکٹر پولیس پیادرہ شہر ۹- بابو صاحب رام صاحب برانچ پوسٹماسٹر بائی خیل

سورج لنی گیوا چاٹ شالٹ پٹ پنابانہ زنگرم وپلہ وغالص کیر ممیائی- کشمیر سٹورس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رسید و مختصر ریویو

۱۔ چشمہ زندگی مصنفہ مہتہ سیتا رام جی دت کویراج - کوپریجن آتنک اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی - یہ کتاب واقعی صحت - اقبال - فرحت و زندگی بخش امرت کنڈ ہے - پہلے تو اس کی بیرونی خوبصورت دل لبھانے والی شکل دیکھ کر ہی زندگی آجاتی ہے - از حد خوشی محسوس ہوتی ہے - لیکن اسکے اندرونی نہایت ہی اعلےٰ از حد مفید عام دلچسپ مضامین کو پڑھنے سے جو اس سے آنند ملتا ہے وہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے - اس کتاب میں ویریہ (منی) جو جسمانی روحانی و مجلسی ترقی کی بنیاد ہے جسکی لاعلمی نے آج قوم کے بچوں کو تباہ کر کے ملک کو تباہ کر دیا ہے - اسکے بناوٹ و اسکے فواید کو اعضائے جسمانی کی نہایت ہی خوبصورت تصاویر دے دیکر سمجھانے کی از حد کوشش کی گئی ہے - علاوہ اس کے ہوا - پانی - آگ وغیرہ کے ذریعہ سے کئی قسم کے قدرتی علاج اور مفرد و مرکب مفید عام ادویات کے خواص دیکر کتاب کو چشمہ فیض عام بنایا گیا ہے - مہتہ جی نے اس کتاب کو بنا کر ملک اور قوم کے تباہ ہوتے بچوں کے ساتھ بہت احسان کیا ہے لکھائی چھپائی و کاغذ بھی اعلےٰ ہے قریباً ساڑھے تین سو صفحہ کی کتاب اور قیمت ۲؍ ہے مصنف سے براہ راست مل سکتی ہے ۔

۲ - ناولسٹ - یہ ۱۸×۲۲ سائز کے ۸۰ صفحوں کا ایک اعلےٰ درجہ کا علمی - اخلاقی مجلسی فلسفی ترقی کے دلچسپ مفید عام مضامین کا ماہواری رسالہ ہے - ناول اور نظم مختلف کہانیوں اور علم و نقل بڑھانے کے چٹکلے دیکر رسالہ کی شان کو بہت بڑھایا گیا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی بہت اعلےٰ ہے قیمت سالانہ ۳ روپے ہے - نمونہ بہ قیمت ۴؍ فی کاپی از دفتر دی ناولسٹ لاہور روڈ لاہور سے مل سکتا ہے ۔

۳ - دربار - یہ ماہواری رسالہ شہنشاہ جارج پنجم کی جشن تاجپوشی کی یادگار ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زیر ایڈیٹری لالہ کرم چند صاحب ہتیشی ایچ اے بی پی سیالکوٹ نکلنے لگا ہے اسکے دو نمبر نکل چکے ہیں لکھائی چھپائی کاغذ و مضامین کے لحاظ سے اعلےٰ درجہ کا ۲۴ صفحہ کا رسالہ ہے گرہست آشرم کے سدھار۔ عورتوں کی سچی بہبودی۔ فری میسن جیسی خفیہ سوسائٹیوں کی خطرناک تعلیم سے ملک کو بچانے کا ایک سچا ہتیشی ہے جسمانی۔ روحانی۔ مجلسی۔ تواریخی۔ ملکی۔ دنیاوی۔ علمی ترقی کا مخزن ہے قیمت سالانہ عہ نمونہ فی پرچہ ۲ر ہے ٭

۴۔ براہمن گزٹ راولپنڈی۔ یہ اخبار ہندوستان کی سائز کا پندرہ روزہ اخبار زیر اڈیٹری پنڈت موتی رام جی اوپادھیا شہر راولپنڈی سے نکلتا ہے قومی بہبودی خاص کر براہمن قوم کی نو زندگی ہے۔ مشاہیر قوم کے نصیحت آمیز دلچسپ اعلےٰ اور پاک جیون چرتروں کا خاص پرچارک ہے علاوہ اسکے اور بھی کئی اعلےٰ قسم کے مضامین و خبروں سے مزین رہتا ہے قیمت سالانہ عہ عوام سے۔ طلبا سے ۱۲ر ممالک غیر سے عہ ہے۔

۵۔ تندرستی اور طاقت اور زندگی کو خوشحال بنانے کے گیارہ قیمتی اصول۔ یہ رام آشرم ملتھنا ایڈیٹر نگمنہ لنگ نے بڑی کوشش سے عوام کی بہتری کے لئے بنائے ہیں ایک موٹے گتے پر انگریزی میں چھپے ہوئے بے قیمت از لالہ سیر رام صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ آشرم جھنڈہ ہوس لاہور سے مل سکتے ہیں ٭

۶۔ تواریخ بدھ راج بنارس۔ مصنفہ بابو گوری شنکر لال صاحب رضا ضخامت ۔ صفحہ قیمت عہ یہ صاحب پہلے بھی ایک کتاب خواص زحل نامی لکھ چکے ہیں یہ انکی دوسری تصنیف ہے کتاب واقعی اچھی ہے اس کے پڑھنے سے راج بنارس کے حالات کا پتہ لگتا ہے۔ مگر بابو صاحب نے قیمت ضخامت کے مقابلہ میں زیادہ رکھی ہوئی ہے جس سے خاص و عام فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ جن کو ضرورت ہو اس پتہ سے منگائیں۔ بابو گوری شنکر لال صاحب رضا پورہ قانونگویان ڈاکخانہ گوپی گنج ضلع مرزاپور

دلوا قہقہہ حصہ دوم مصنفہ و مرتبہ بابو گوری شنکر لال اختر مینیجر سادھو لاہور اس کتاب کا پہلا حصہ ناظرین بارہا دیکھ چکے ہونگے۔ اب دوسرا حصہ تیار ہے جسکی قیمت ۳ر ہے ضخامت ۵۰ صفحہ کتاب کیا ہے ہنسنے ہنسانے کی کل ہے۔ مینیجر تارا ایجنسی لاہور سے منگایئے ٭

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیال او شدھالیہ کے نایاب رتن

(۱) "داد کی لاثانی گولی" یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کیگئی ہے۔ اس میں ۱۲ دوائیں ڈالکر تیار کیگئی ہے ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتا ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کیطرح اُڑ جاویگا۔ صفت یہ ہے کہ اس کے لگانیسے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے۔ آزمایش شرط ہے قیمت فی گولی ۲ آنہ۔ جو صاحب آزمایش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۳ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگا لیں ✦

(۲) "پیچش کا لاثانی سفوف" ہے اس سفوف کی چار خوراک کھانیسے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہ ہو۔ دور ہوجائیگی۔ دہی کیساتھ اگر استعمال کیجاوے۔ تو خونی پیچش بھی دور ہوجاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت چار خوراک ۸ ایک خوراک ۳

(۳) "دانتوں کا مفید منجن" ہے اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ نہ کار بالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے۔ اسکے لگانیسے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اُٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہوجاتا ہے الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے قیمت فی ڈبیہ

(۴) "پیٹ کے درد کا پُرتاثیر چورن" ہے اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جایئے۔ صبح صاف پاخانہ آجاویگا اور طبیعت صاف ہوجاویگی۔ پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے۔ طبیعت صاف ہوجاویگی۔ کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اس میں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ نمونہ ۲

(۵) "سورج مکھی عطر ایئل" ہے اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کردیتی ہے نہانے کے بعد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک دفعہ لگا لیجئے۔ دن رات خوشبو بدستور رہیگی۔ بال ملائم رہینگے۔ چہرہ بشاش نظر آویگا شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے۔ ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگایئے پھر یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کیلئے مجبور کریگا قیمت فی شیشی ۱۵ ۱ر

(۶) مرگی دور کرنیکا لاثانی عرق " یہ دوا میرے اوشدھالیہ میں نہیں ہے میرے دوست لالہ روشن لال صاحب کے پاس ہے وہ فرماتے ہیں میرے والد بزرگوار نے سینکڑوں مریض پر آزمایا ہے اور تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ رفاہ عام کیواسطے تم اپنی دواؤں کیساتھ اسکو بھی مشتہر کرو۔ اس پر اُن کو پورا پورا تجربہ ہے ایک بوتل دوا کھانیسے کیسی ہی پرانی مرگی ہو فایدہ معلوم ہوگا قیمت ۲ مجھ سے طلب کیجئے یا لالہ روشن لال صاحب معرفت منیجر مارننڈ لاہور سے منگایئے

(۷) سکھد ایک " اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھول کر کلی کر ڈالیئے منہ کے تمام مرض جاتے رہینگے۔ چھالے پڑ گئے ہوں۔ چھوٹا زخم ہو گیا ہو۔ ذرا سا استعمال کیجئے۔ فوراً صحت ہوگی۔ قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کیلئے کافی ہے ۳ ر۔ سانپ بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگا دیجئے فوراً فایدہ ہوگا

(۸) خوشبودار سپاری " اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اس کو کھا کر دیکھئے کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ذرا سا کھا لیجئے طبیعت خوش ہو جاویگی پان کھانیکی ضرورت نہ رہیگی۔ پان کھانیسے دانت خراب ہو جاتے ہیں اسکے کھانیسے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا۔ ایک دفعہ منگا دیکھئے۔ پھر آپ دوسروں کو منگانیکی ترغیب دینگے قیمت فی ڈبیہ ۸ ر چھوٹی ڈبیہ ۳ ر

(۹) بال اُڑانیکا بے ضرر پوڈر " اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجئے پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف بال اُڑ جاوینگے۔ نہ کسی قسم کی جلن ہوگی۔ نہ خارش جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نرم نکل آویگی۔ ایکدفعہ ضرور منگا کر آزمایش کیجئے قیمت فی ڈبی ۸ ر

انعام۔ جو صاحب تین روپے کی ادویات منگا دینگے اُنکو ایک ڈبی خوشبودار سپاری قیمتی ۳ ر مفت نذر ہوگی

المشتہر دی۔ ڈی۔ ورما قایمقام سکرٹری دیال اوشدھالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

سُرت شبد یوگ کلپدرم | مہاتما شیوبرت لال ورمن ایم اے کی تازہ تصنیف ہے۔ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت ۳/۴ علاوہ محصول۔ اسمیں بتایا گیا ہے کہ گورو نانک صاحب نے کیا تعلیم دی، کبیر صاحب نے کیا بتایا ہے رادھا سوامی صاحب کا کیا مت ہے لوگ ناحق غلط فہمی پھیلاتے ہیں اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بڑی محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے عامل و شاغل ضرور منگا دیں۔

ویدانت کلپدرم ۔ اڈیٹر صاحب ساد ھو کی ویدانت کے مضمون پر آخری دلچسپ کتاب ضخامت ۱۸۰ صفحہ ۲۱۰ قیمت فی جلد جنہوں نے ایک دفعہ بھی اپنشدوں کو پڑھا ہے وہ اس کو ضرور پڑھیں۔ قند مکرر کا مزا آویگا۔

جیسا خیال ویسا مال ۔ یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو حکیم درگا پرشاد صاحب دہلوی نے کیا ہے یہ کتاب اسرار غیب سکھ اور شانتی عروج اور تندرستی خوشحالی و فارغ البالی رحم و انصاف عقل و سرور گیان اور آنند کامیابی اور کامرانی۔ غرض ہر قسم کی شادمانی کے خزانے کی کنجی ہے جسکے ہاتھ آنے سے ہر طرح کے رنج و الم دور اور ہر ایک دولت اور بخششی کا نور ہو جاتی ہے انگریزی کتاب کی قیمت تو بہت ہے لیکن اس اردو ترجمہ کی قیمت صرف مبلغ ۳/۴ ہے

کامل سنیاسی ۔ اس کتاب کے پڑھنے سے آدمی کامل حکیم بنجاتا ہے قیمت صرف ۱/ ر

قانون کرم قیمت ۸/ | **ہندو تہذیب ۱۲/** | ان ہر دو کتابوں کے مصنف پنڈت بشنداس صاحب بی اے کو سرشتہ تعلیم پنجاب کیطرف سے یکصد روپیہ انعام بھی مل چکا ہے جنکی خوبیوں پر کئی اخبارات نے اچھے اچھے ریویو کئے ہیں اور ملک بھر میں نام پیدا کر چکی ہیں۔ قابل دید ہیں۔

اپنا دھن آسمان پہ جمع کرو ۔ قیمت ۲/ ۔ اگر واقعی آپ دکھ سے چھوٹنا چاہتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں اور سچے سکھ کے خواہشمند ہیں تو ایک دفعہ اس کتاب کو ضرور پڑھیئے۔

برہم یگیہ قیمت ۱؎ اگر آپ سندھیا کی خوبیوں سے ناواقف ہیں اگر آپ کو سندھیا کرنیکا ڈھنگ نہیں آتا اگر سندھیا پر آپکا پورن وشواس نہیں ہے اگر آپ سندھیا کو تمام بُرائیوں سے بچنے کا اور تمام پاپوں سے چھوٹنے کا ذریعہ نہیں مانتے تو اس کتاب کو ضرور پڑھیئے۔ آپکی خاطر جمعی ہوگی۔

معیار صداقت یہ کتاب واقعی سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کی کسوٹی ہے سچائی کا سچا معیار ہے اگر واقعی آپ نے اس دنیا کی اصلیت کو سمجھنا ہے تو اس کو ضرور بالضرور منگا کر مطالعہ فرمائیے۔ قابل دید کتاب ہے۔

اگر آپکو پُرانے بزرگوں کی عظمت پُرانے بزرگوں کی شان و شوکت پُرانے

رامائن بالمیکی اُردو ۱۰۲۴ صفحوں پر مجلد قیمت ۶؎

ٹاڈ راجستھان دو جلدوں میں مجلد ۱۶۸۰ صفحوں پر ۶؎

مہابھارت اُردو مکمل ۱۶۸۳ صفحوں پر مجلد ۶؎

بہادروں کی بہادری کے کارنامے۔ پُرانے لوگوں کے گُن کرم سبھاؤ غرضیکہ پُرانے بزرگوں کی اصلیت کو جاننے اور اُنکے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور پُرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سنکر خود دلیر اور شیر مرد بننا چاہتے ہیں تو ان تین کتب کو ضرور ہی منگا کر ملاحظہ فرمائیے اور پھر دیکھئے کہ کیسا مزہ آتا ہے۔

نوٹ۔ علاوہ ان کتب کے اگر کوئی اور دھارمک کتاب آپ کو منگانے کی خواہش ہے تو فوراً لکھ دیجئے۔ رعایت سے خرید کر کے بھیجدی جائیگی۔ دغا فریب ہرگز نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

کنہیالال مینجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اول جسمیں گیان بیراگ و عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچر او جذبات دلی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۲ صفحے قیمت فی جلد عہ مجلد سنہری ۱۲؍

کلام مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۰ صفحے کاغذ سیمی قیمت ۸ سنہری مجلد ولایتی ویز چکنے کاغذ پر جسمیں مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عصہ ۲؍

نغمہ رحمانی یعنی شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ حجم ۱۳۸ صفحہ قیمت ۱۲؍

گلدستہ نظم جلد اول چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلباء کیواسطے آسان دلچسپ نظمیں۔ جنکے کچھ نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۳۸ صفحے قیمت ۶؍

گلدستہ نظم جلد دوم بصفات بالا ارباب مذاق و طلبائے مڈل و ہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں ۱۶۰ صفحے قیمت ۶؍

چہل درویش گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں سے دس گیارہ رسالہ سادھو میں نکل کر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ۵۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے۔ محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔

المشتہر برج نراین ایم اے روشن پورہ دہلی۔

جب لوٹ پوٹ ہو گئے

لوضا دلوار قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے ۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں۔ روتا ہوا ہو تو اسکو پڑھ کر کھلکھلا اٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مردہ دلونکو لوٹن بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والونکو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے۔ اسمیں تقریباً ... نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اسکو نہ پڑھینگے پچھتائینگے من چاہے کا سودا ہے، لو یا نہ لو قیمت ۱ محصولڈاک ۔ الشتہر نگی ورما اسسٹنٹ مینیجر تارا ایجنسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ودیا روپی جواہرات کوڑیوں کے مول لُٹ رہے ہیں

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
مہابھارت کلاں مجلد	ہے	صہ
ٹاڈ راجستھان کلاں	ہے	صہ
رامائن بالمیکی کلاں مجلد	ے	۶
ہر سہ جلد کی یکمشت خریداری پر	لہ عہ ۵	
سوانح عمری سوامی دیانند جی	۴عہ	/۵
,, بھیشم پتامہ	/۱۲	/۸
,, رانا پرتاب	۴عہ	/۴
,, بدھ دیو مصنفہ شمیم	۴عہ	/۸
انگد لیلا	/۴	/۲
لچھمن بدھ	/۴	/۲
ہنمت لیلا	/۴	/۲
سہاگ کے موقعہ پر گانے کے بھجن	/۴	/۲
مہابھارت مصنفہ ٹھاکر سکھراداس جی	عہ	عہ/
ہنومان جی کا جیون چرتر اردو	عہ	/۱۲
,, ہندی و گورمکھی فی عہ	فی	عہ/
آرین عظمت	۰	/۱۲
بھگوت گیتا	۳	/۲
ہمارے گرو صاحبان وید کے پیرو تھے	۰	/۱
رانی پنا	۸	/۳
کیا دروپدی کے پانچ خاوند تھے	۴ہ	/۳

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
پرشارتھ پرکاش مصنفہ برہمچاری نتیانند جی و دشیشورانند جی مہاراج	۰	/۱۲
مذہبی دنیا میں امن کی تلاش مصنفہ مہاتما ستیہ دھاری جی		۴
۱۴ عدد جدید اور قابل دید ٹریکٹ مصنفہ سوامی ستیہ دہاری جی	۶	/

رسالہ تیمارداری مصنفہ جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب سینئر اسسٹنٹ سرجن پرنٹنڈنٹ ہاؤس سرجن میو ہاسپٹل لاہور۔ اس کتاب کی تعریف کی چنداں ضرورت نہیں مصنف کی لیاقت و قابلیت کی وجہ سے حضور وائسرائے بہادر نے آپ کو اپنا آنریری اسسٹنٹ سرجن مقرر کیا ہوا ہے۔ ہندوستانی دائیوں اور خواندہ شریف مستورات کیلئے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے کیونکہ وہ اس کے مطالعہ سے بہت سی قیمتی جانوں کو تلف ہونے سے بچا سکتی ہیں مختلف اعضا انسانی کی ۹۷ شکلیں بھی کتاب کو زیادہ مفید بنانے کیلئے شامل کتاب کردیگئی ہیں۔ حجم ۲۵۰ صفحہ کلاں کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت صرف عـہ۔ نوٹ۔ مارتنڈ کے خریداروں کو ماہ جنوری میں کتاب منگوانے پر جلد بندھوا کر بھیجی جاویگی

معیار صداقت ۔ مصنفہ مہاتما ستیہ دہاری جی سے بہتر سچائی کا معیار پیش کرنیوالوں کو دو سو روپیہ انعام دیا جاویگا

حجم ۵۵۶ صفحہ کلاں۔ قیمت صرف عـہ/

ملنے کا پتہ **دیوان چند** مالک کتبخانہ ٹی سی گجراتی
لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

علاوہ ازیں ہر قسم کی کتابیں کتبخانہ ٹی سی گجراتی لوہاری گیٹ لاہور سے بکفایت مل سکتی ہیں

ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن لاہور

کی

عجیب وغریب اور بے نظیر طاقت کی گولیاں

بلراج بٹی

یہ اعلےٰ درجہ کی مقوی دماغ ۔ مصفےٰ خون اور دافع قبض رسائن ہے ۔ اسکے استعمال سے ویرج یعنی منی کی سب قسم کی بیماریاں ۔ احتلام اور امراض ذیابیطس وغیرہ رفع ہوتی ہیں ۔ اور پیشاب کا رک کر جلن سے یا خون کے ساتھ آنا یا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے ۔ تمام اقسام کی دماغی اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرتی ہیں ۔ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتی اور متواتر استعمال سے چشمہ لگانا بند کردیتی ہیں ۔ نیز اس کے کھانے سے پیٹھ ۔ کمر اور جوڑوں کے دردہائے ریح اور بلغمی دور ہوتی ہیں ۔ بگڑی ہوئی صحت کو سدھارتی او سب مزاجوں کے موافق اور ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہیں ۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ (عہ) یکصد گولی تین روپے (سے)

خالص مکردھوج آیور ویدشاستر کی بینظیر ٹانک سائن ہے یہ جیساکہ نام سے ہی ظاہر ہے ۔ آیدیدک علاج میں سب سے بڑھکر نایاب اور مجرب رسائن ہے ۔ اس کے استعمال سے مایوس مریضوں کو ازسرنو زندگی حاصل ہوتی ہے ۔ اس کا چند ہفتوں کا استعمال ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ضعف دل وجگر کے عارضوں کو رفع کرتا ہے ۔ خون کو صاف کرنے اور پورانے بخار تپدق کے مریضوں کے لئے بھی اس کا استعمال اکسیر ثابت ہوا ہے ۔ یہ نہایت محنت اور

تمام خط وکتابت بنام ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن لاہور ہونی چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قیمتی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ دھات کو گاڑھا کرتا اور طاقت بڑھاتا ہے۔
قیمت فی تولہ چوبیس روپے (للعہ) فی ہفتہ ایک روپیہ (لعہ ر)

بلراج تیل طلا روغن } جو بچپن کی غلط کاریوں سے نسوں میں پانی پیدا ہو جاتا ہے یا جوانی کی بے اعتدالیوں سے رگیں سست پڑ گئی ہوں اس تیل کی مالش سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ **قیمت فی شیشی ؏ ر**

سودیشی سارساپریلا مصفّے خون } یہ اعلے درجہ کا مصفّے خون ہے۔ بیسیئے اور پرانے آتشک اور سوزاک کے گندے مادہ کو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بدن خوبصورت دماغ طاقتور اور جسم پھرتیلا ہوتا ہے بھوک خوب لگتی ہے۔ اُن اصحاب کے لئے جن کے رگ اور پٹھے اپنی نوجوانی میں اپنی لاپرواہی اور لاعلمی میں ناشائستہ حرکات سے نکمے اور ڈھیلے ہو گئے ہوں اُنکے لئے جوہر اکسیر اعظم ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی بیماریاں گولہ۔ تلی اور پیٹ میں گڑ گڑ ہوتے رہنا و دیگر امراض پھوڑے پھنسی وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ یہ اعلےٰ درجہ کا ٹانک بھی ہے۔ **قیمت تین شیشی ؏ ر**

چندرلکھی سوگندھت تیل } اس کے استعمال سے دماغ ہر وقت تروتازہ اور چمکدار بناتا ہے اور نیند کو لاتا ہے۔ سردرد۔ پاگل پن۔ بالوں کا گرنا اور گنج کو ہٹاتا ہے۔ لیکچراروں۔ طالب علموں۔ پروفیسروں و دیگر ہر ایک دماغی کام کرنے والے اصحاب کے لئے اس کا روزانہ استعمال نہایت عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو تروتازہ اور معطر رکھتی ہے
قیمت فی شیشی کلاں ۴ اونس ۱۲ ار خورد ۲ اونس ۸ ر

بال صفا پوڈر } اس کے چند منٹ کے لیپ سے بال بالکل اُڑ جاتے ہیں۔ نہ جلن۔ نہ سوزش بلکہ جگہ نسبتاً ملائم نکل آتی ہے۔ نازک سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نازک جگہ پر اس کا استعمال کیجئے چہرہ صاف اور بال کھونٹی تک ندارد۔ قیمت فی پیکٹ
۴ تولہ ۶ر ۴۰ تولہ کا پیکٹ ۸ر

دانتوں کا خوشبودار منجن } اس منجن کے استعمال سے دانتوں کی درد جلن مسوڑھوں کا پھولنا اور خون کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ جملہ امراض رفع ہوتی ہیں۔ منہ سے بدبو دور ہو کر دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور تمام دن منہ میں خوشبو رہتی ہے۔ **قیمت فی پیکٹ ۸ر**

نیتر سدھا انجن سفید } یہ سرمہ ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے۔ مثلاً پھولا دھند۔ موتیا بند۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی جانا جالا آشوب چشم وغیرہ۔ اس کے استعمال سے آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ یہ نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جن اصحاب نے ایک دفعہ منگوا کر استعمال کیا۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو منگوانے کی سفارش کی ہے۔ **فی تولہ ۸ر**

کاس وٹی } ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے سب قسم کی نئی اور پرانی کھانسی جو ڈاکٹری اور یونانی علاج سے اچھی نہ ہوتی ہو۔ شرطیہ دور ہوتی ہے آواز کا بیٹھ جانا فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔ **قیمت ۳۲ گولی ۸ر**

رسائن چون پراش

چون پراش کے استعمال سے دماغ کی کمزوری۔ چھاتی کی کمزوری۔ آواز کا بیٹھ جانا اور دل کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

چون پراش دمے اور پرانی کھانسی کے رفع کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

چون پراش کے استعمال سے حافظہ بڑھتا اور دل و دماغ تر و تازہ ہوتا ہے۔

چون پراش کا استعمال تپ دق کے مریضوں کے لئے خصوصاً اور سل کے بیماروں

تمام خط و کتابت بنام ویدراج پنڈت دھرم دیو گوی بھوشن ویدرتن لاہور ہونی چاہئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے لئے عموماً مفید ثابت ہوا ہے۔
چون پراش ذائقہ میں خوشگوار اور لذیذ ہے۔
چون پراش کی قیمت رفاہ عام کے لئے کم رکھی گئی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ عمر

چندر امرت رس } دمہ کے لئے مجرب دوائی ہے۔ دمہ خواہ کسقدر پرانا ہو گیا ہو۔ اِس کے استعمال سے بتدریج رفع ہو جاتا ہے۔
قیمت فی شیشی چار روپے (للعہ)

ارش ناشک بٹیکا بواسیر کا حکمی علاج } یہ مجرب گولیاں مرض بواسیر کے مریضوں کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی یہ دونوں کے لئے مفید ہیں۔ اعلےٰ درجہ کی مصفےٰ خون اور قبض کشا بھی ہیں۔ انکے چند ہفتوں کے استعمال سے بواسیر بالکل جاتی رہتی ہے۔ قیمت بھی کم اور فائدہ بھی عظیم ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے تین روپے (سعہ) فی ہفتہ عمر

مہایوگراج گوگل

مہایوگراج گوگل کے استعمال سے جوڑوں کا درد۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ درد کمر۔ ہاتھ پاؤں کا کانپنا وغیرہ جملہ امراض ریح فوراً رفع ہوتی ہیں۔
مہایوگراج گوگل کا استعمال معدے کی کمزوری کو دور کرتا اور خون بھی صاف کرتا ہے
مہایوگراج گوگل کا استعمال خون حیض کو درد سے آنے اور مرد اور عورت دونوں کے امراض متعلقہ کو رفع کر کے اُنکو اولاد پیدا کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔
مہایوگراج گوگل کی قیمت ۵ تولہ کا پیکٹ دو روپے (عہ) ۲ تولہ کا پیکٹ عہ ر

پردر اشک وٹی } عورتوں کو اکثر کھانے پینے اور رہن سہن کی بے قاعدگی کی وجہ سے پردر روگ ہو جاتا ہے جسے عام پنجابی میں پلن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگریزی میں لیوکوریا اور فارسی میں جریان الرحم کہتے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے اُنکو سفید پتلی۔ نیلی یا کالے رنگ کی رطوبت ہمیشہ بہتی ہے۔ یہ بیماری عورتوں کو نہایت کمزور کردیتی ہے اور اولاد کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ جس طرح سے لکڑی کو گھن لگ جاتا ہے۔ اس سے یہ بیماری عورتوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا (کمزور) کردیتی ہے۔ مریضہ شرم کے مارے کسی کو نہیں کہتی اور بیماری دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے۔ اس بیماری کے لئے یہ عجوبہ گولیاں ہیں۔ **قیمتؔ** ایک ماہ کے لئے چار روپے (للعہ)

اشوک ارشٹ } مستورات کی ہر قسم کی بیماری پر دریعنی بودار رطوبت کا خارج ہونا۔ زرد۔ لال رنگ۔ کالی۔ پیلی یا سفید رنگ کی ہو رفع ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے حیض کا زیادہ آنا یا لبنے قاعدہ آنا بالکل ٹھیک ہوکر اور مقررہ ایام پر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے کمر اور جسم میں درد ہونا جو کہ بیماری پردریں ہوا کرتا ہے۔ رفع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم میں طاقت اور چستی آتی ہے۔ **قیمت فی شیشی** جو دس یوم کے لئے کافی ہے ایک روپیہ (عہ ر)

مہت ترپھلا دی گھرت } اس گھی کے کھانے سے آنکھوں کے ککرے سرخی ناخونہ۔ پلکوں کا گرنا۔ کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ لگاتار استعمال کرنے سے آنکھوں کی روشنی اور دماغی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ **قیمت فی شیشی** دو روپے (عار)

برہت ستاوری گھرت } اس گھرت کا استعمال ہر قسم کی کچی وکمزوری کو رفع کرکے مایوسوں کو از سر نو زندگی بخشتا ہے۔ کثرت مباشرت۔ جلق۔ اغلام۔ جریان و احتلام خواہ کسی وجہ سے ہو۔ آلہ تناسل کے رگ وریشے ڈھیلے وکمزور کتنے ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ تمام شکایات متواتر استعمال سے بالکل

تمام خط وکتابت بنام ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن لاہور ہونی چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رفع ہو جاتی ہیں - یہ اعلیٰ درجہ کا ٹانک اور بے نظیر گھرت ہے قیمت ایک ماہ کیلئے للعہ/

کامدیو گھرت اس گھرت کے استعمال سے بیرج بڑھتا ہے - عام کمزوری رفع ہوتی اور دماغ کو طاقت آتی ہے - اور جسم فربہ ہوتا ہے اور اس کے استعمال سے بیماری رکت پت یعنے ناک، منہ وغیرہ سے خون جاری ہو جانا۔ یرقان سپانڈ روگ پھیپھڑے کی کمزوری اور دل کا دھڑکنا - آواز کا بیٹھ جانا سب کے رفع کرنے میں اکسیر ثابت ہوا ہے - قیمت ایک ماہ کے لئے چار روپے (للعہ/)

جورانتک بٹی ان گولیوں کے استعمال سے پورانے سے پورانا بخار خواہ تیجا - چوتھیا یا روزانہ ہو فوراً دور ہوتا ہے - قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/)

ریچن وٹی ان گولیوں میں یہ خوبی ہے - کہ جب تک سرد پانی پیتے رہو جلاب آتا رہے گا - جب دست بند کرنے منظور ہوں - چند گھونٹ گرم پانی پی لو فوراً بند ہو جاوینگے - قیمت ۳۲ گولی آٹھ آنہ (۸/)

قبض کشا گولیاں ان گولیوں کے استعمال سے دائمی قبض دور ہوتی ہے - نہ کسی قسم کی تکلیف اور نہ جلاب لگتا ہے - بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سو جاؤ - صبح با فراغت ہوگی - قیمت ۳۲ گولی آٹھ آنے (۸/)

اکسیر ہیضہ اس مرض کے لئے یہ ایک قیمتی دوا تیار کی گئی ہے - ہیضہ خواہ سخت سے سخت کیوں نہ ہو گیا ہو چند خوراک کے استعمال سے مریض تندرست ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸/)

امرت سندھو یہ چھوٹی سی شیشی بچوں - جوانوں - عورتوں - بوڑھوں کی امراض کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے - اس کا استعمال ہر درد

تمام خط و کتابت بنام ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن وید رتن لاہور ہونی چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کان درد - داڑھ درد - جوڑوں کا درد - پیٹ درد - چھاتی درد - ہیضہ - زکام - کھانسی قبض - قے وغیرہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - بھڑ - بچھو اور سانپ کے ڈنگ پر اس کی مالش کرنے سے فوراً آرام آتا ہے - اِس کی ایک شیشی ہر ایک ڈاکٹر - حکیم - عطار وغیرہ کے پاس اور بال بچوں والے گھروں میں ہمیشہ موجود رہنی چاہئے - قیمت شیشی کلاں عہ خورد ۸ر

لون بھاسکر چورن } اس چورن کے استعمال سے تھوڑے دنوں کا پیٹ کا گولہ اور تلی فوراً دور ہوتی ہے - پرانی سنگرہنی کے دور کرنے میں اکسیر ثابت ہوا ہے - اِس کے علاوہ درد شکم - بدہضمی - کھٹے ڈکاروں کا آنا - غذا سے نفرت وغیرہ دور ہوتے ہیں - قیمت فی پیکٹ ۴ تولہ ۸ر

دورو گھن عرق (دادروغن) } اِس عرق کے چند دفعہ کے استعمال سے پورانے سے پورانا داد یعنے دھدر رفع ہو جاتا ہے - یہ ایک کرشمہ دکھلانے والا عرق طیار کیا گیا ہے - پورانے سے پورانا دھدر کے بے شمار مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر

مکھ کانتی کر لیپ } اِس دوائی کو چندن میں گھسکر منہ پر ملنے سے چہرہ کے بدنما داغ کیل - چھائیاں وغیرہ دور ہوتی ہیں - چہرہ صاف اور چمکدار نکل آتا ہے - قیمت فی پیکٹ کلاں عہ خورد ۸ر

ذیابیطس کی دوا } اِس دوا کے استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا پیشاب میں شکر کا گرنا فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے - قیمت ایک ماہ کے لئے چھ روپے (للعہ ؎)

مرض پھلبہری کا شرطیہ علاج } اِس مرض کے لئے ہمارے ہاں ایک ایسی دوا ہے جس کے متواتر استعمال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے اس مرض کا نام نشان باقی نہیں رہتا۔ دوائی کھانے اور لگانے کی دی جاتی ہے سفید داغ شرطیہ دور ہوکر چہرہ اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے پانچروپے (صہ)

ہنگوادی تیل کان درد کی دوا } اس تیل کے کان میں ڈالنے سے کان کا درد پیپ آنا سنسناہٹ وغیرہ کی آواز فوراً ٹھیک ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸ر)

بھونیشور چورن } اِس چورن کے استعمال سے پیٹ میں ریح کا پیدا ہونا۔ کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ بدہضمی۔ قبض کا ہونا۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ وغیرہ امراض رفع ہوتی ہیں۔ بھوک بڑھتی اور ہاضمہ ٹھیک ہوتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۴ تولہ آٹھ آنہ (۸ر)

جسم کی صفائی رکھنے کیلئے ایک خوشنما بکس

منوہر بکس

جس میں ذیل کی ادویات نہایت ترتیب سے بند کی گئی ہیں۔ طیار کیا ہے۔ اس بکس کا ہر ایک گھر میں موجود ہونا لازمی ہے۔

(۱) چندر مکھی سوگندھت تیل۔ سر کی جملہ امراض کو رفع کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ۸ر

(۲) دانتوں کا خوشبو دار منجن۔ دانت مضبوط اور صاف رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

(۳) نین امرت انجن۔ اِس کے استعمال سے آنکھوں میں ٹھنڈک پڑتی ہے۔ فی شیشی ۱۰ر

(۴) بال اُڑانیکا خوشبودار پوڈر۔ اس پوڈر کے لیپ کرنے سے بال چند منٹ میں اُڑ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۶ر

قیمت فی بکس ۲؏ر بمعہ محصولڈاک ۲؏

تمام خط وکتابت بنام ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن وید رتن لاہور ہونی چاہئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نئے سال کی خوشی میں بڑا ابھارا

مسمریزم میں انتہا ہو گیا معنے جس سے دل چاہے ملاقات نہ ہوگیا مینے

یہ رعایتی اعلان آخیر جنوری تک رہیگا۔ بعد میں یہ رعایت نام کو بھی نہیں دی جاویگی

رعایتی اعلان

اور

خوشخبری

شائقین مسمریزم کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم نے نہایت جانفشانی اور زرکثیر خرچ کر کے کتب مسمریزم کا ایک بڑا بھاری ذخیرہ مہیا کیا ہے۔ جن کے مطالعہ سے چند ہی یوم میں آدمی مسمریزم سے بخوبی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے دوستوں بزرگوں کی ارواح کو بُلا سکتا ہے اور ان سے بات چیت کر سکتا ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جو ہزاروں کوس دُور ہو ایک سکنڈ میں پہنچ سکتا ہے ؛

تیر بہدف :- یہ کتاب صوفی صاحب نے محض اپنے مسلمان شاگردوں کے لئے لکھی تھی۔ اسمیں تمام قرآنی عملیات ہیں جو ان کی بڑی محنت سے مختلف عالموں سے ہاتھ لگے ہیں۔ قیمت اصلی ۲ اٰمر۔ رعایتی ۱مر ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ :- رامداس اینڈ برادر۔ تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

بحر در قطرہ۔ علم مسمریزم یعنی آکرشن بکرشن یارن اوچاٹن وِدیا کا دستور العمل حُب بسی کرن۔ نظر بندی روشن ضمیری وغیرہ کا اُستاد مختلف قسم کے کرشموں کا صحیح منتر غرضیکہ قطرہ میں سمندر بند کیا گیا ہے۔ اسکو پڑھنے بعد اُستاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہر ایک قاعدہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ یہ کتاب پیشتر صرف شاگردوں کو دیجاتی تھی۔ فروخت نہ ہوتی تھی۔ قیمت ۴؍ پہلے قیمت ۸؍ تھی +

زندہ کرامات:۔ یہ کتاب ہندوستان میں اس درجہ مشہور ہے۔ کہ اس کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یورپ کے مسمریزم جاننے والے بھی اسکی تعریف کرتے ہیں۔ علم مسمریزم یوگ وِدیا کا نکتہ باور نہیں۔ جو اس میں فراحت کے ساتھ درج نہ ہو۔ ہندوستان میں یہ مسمریزم اس کتاب سے ہزارہا آدمیوں نے مسمریزم سیکھا ہے۔ قیمت ۸؍ پہلے عہ تھی +

حیات ابدی۔ زندہ جاوید:۔ مرنے کے بعد انسان کی روح کہاں جاتی ہے۔ اس سے کس طرح بات چیت ہو سکتی ہے۔ ہر مرے ہوئے کی کیا حالت ہوتی ہے۔ مرے ہوئے بزرگوں سے ملاقات کرنے کا ڈھنگ۔ مجرب نسخے چھپی ہوئی باتیں۔ گم شدہ خزانے مرے ہوئے سے دریافت کرنیکا قاعدہ موت کی خوفناک شکل کا فوٹو آواگون یا تناسخ کا عملی ثبوت بزرگوں کی ارواح سے فائدہ اُٹھانے کی سہل ترکیب کشف قبور کا راز اس کتاب میں مفصل درج ہے۔ بلا امداد اُستاد ہر شخص یہ کام سیکھ سکتا ہے اور کر سکتا ہے۔ قیمت ۸؍ پہلے عہ تھی +

لوح محفوظ:۔ انسان کے علاوہ تمام آتشی مخلوق کی کیفیت جو یوگیوں کو سمادھی کی حالت میں دق کرتی ہیں۔ عاملوں اور ساحروں کے تابع ہوتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ عجیب و غریب کام کرتے ہیں۔ یعنی جن۔ بھوت۔ پشاچ۔ گندھرب۔ اپسرا وغیرہ ان کے تابع کرنے یا ان سے بچنے کی ترکیب۔ قیمت فی جلد ۴ر۔ پہلے ۱۲ ار تھی *

مذہبی دُنیا میں اپنی قسم کی پہلی اور اکیلی کتاب

قیمت فی جلد بلا جلد ۱۲ر **معیار صداقت یا دھرم کسوٹی** قیمت فی جلد مجلد ۱۴ر

مُلک کے نامی اخبارات اور گرامی قدر اصحاب نے کن زبردست الفاظ میں علم دوست جماعت کو معیار صداقت کے مطالعہ کی سفارش کی ہے۔ اور کیا آپ نے ابھی تک اس آواز کو سُنا نہیں ہے؟ راجپوت ہتکاری میری رائے ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی اُردو خوان آدمی ایسا نہیں رہنا چاہئیے جو اس کتاب کے مطالعہ سے محروم رہے ہندوستانی آپ کو اس کتاب میں بہت سی ایسی باتیں ملینگی جن سے آپ اپنی زندگی کو حیرت انگیز پلٹا دے سکتے ہیں۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ایک ایک کتاب ہر گھر اور ہر میز پر رکھی جائے منروا۔ ہم ہر مذہب و ملت اور خیالات کے لوگوں سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ضرور پڑھیں اور فائدہ اُٹھائیں سوراجیہ یہ کتاب صداقت کے مُتلاشیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جھنگ سیال۔ ایشور کرے پبلک اسکو پڑھے۔ تاکہ شانتی کا راج قایم ہو۔ شمشیر یان۔ ماسٹر درگا پرشاد جی ایڈیٹر بار بنجر یہ کتاب مصنف کی بہت سی محنت اور دماغی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اُردو داں اصحاب کے لئے بہت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دلچسپ ثابت ہوگی۔ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ میں
پڑھنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ کتاب کو بغور پڑھیں ان کو ہر
مضمون میں نیا خیال ملیگا۔ اور میں قیمت بھیجکر خواہش ظاہر کرتا ہوں۔
کہ چھ جلدیں معیار صداقت کی میری طرف سے مستحق اصحاب میں مفت تقسیم ہوں

نوٹ: مصنف کا دعوے ہے کہ اگر کوئی شخص اس سے
اعلے معیار صداقت یعنی دھرم کسوٹی پیش کرے تو اسکو مبلغ
دوصد روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو کہ لاہور بنک میں قریب
دو سال سے جمع ہے۔ اور کسی نے آج تک اس کے لینے
کی کوشش نہیں کی +

خاص نوٹس:۔ صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔
جلدی خرید یئے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا
پڑیگا۔ اور مصنف کا خیال ہے۔ کہ نئی ایڈیشن کی
قیمت پانچ روپے ہوگی +

علمی مضامین:۔ جس میں قوم اور قومیت کی اصلیت یعنی ان کے معانی
کی مفصل تشریح۔ قومی بہبودی اور آسائش کن امور میں شامل اور قومی
عروج اور ترقی کن شرائط پر منحصر ہے۔ اور نیز کہ کسی قوم کے تنزل اور بربادی
کے اکثر اور عموماً کیا اسباب ہوا کرتے ہیں۔ انسانیت کسے کہتے ہیں۔
اور سچی بڑائی کیسے حاصل ہے۔ مقصد زندگانی قیمت عمر رعایتی ۸؍

ویدانو دچن:۔ جس میں کل اپنشدوں کے مضامین کا مجموعہ زبان اردو میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ۔ داس اینڈ برادرز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

نہایت خوش اسلوبی سے درج ہے۔ حجم ۴۶۰ صفحہ قیمت صرف عہ

معیار المکاشفہ: یعنی ترجمہ چھاندوگ اپنشد بزبان اُردو مکمل قیمت صرف ۱۲/

اصُول ہندو دھرم: یہ ہندو مذہب کی نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے اس میں ہندو مذہب کے کل اصول باترتیب لکھے ہوئے ہیں۔ حجم ۱۷۲ صفحہ قیمت ۱۰/

ترنگ بیخودی: یعنی اپنے آپ کو پہچاننے کی کل۔ قیمت صرف ۸/

علم نجوم: جس میں بہت سی مفید باتیں جو نجومیوں کے سینہ بسینہ چلی آتی تھیں۔ اور ہمیشہ سے مخفی تھیں۔ وہ بہت کوشش کیساتھ زبان سنسکرت و دیگر کتب نجوم سے ترجمہ ہو کر درج کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ۶/

اوتم دیوی

یعنے

ہارمونیم ماسٹر

جس کو مشہور پروفیسر شام سُندر ایم۔ سی کے شاگرد دیوی داس نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ جسکی مشق سے بغیر استاد کے ایک ماہ میں کامل ہارمونیم ماسٹر بن سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر عمدہ کوئی کتاب اس مضمون کی اب تک شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی اُمید ہے۔ قیمت صرف عمر

حکمت کی نایاب کتابیں

جوہر طبابت: دربارہ طب انگریزی یعنی علم تشریح۔ علم افعال الحیات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مخزن ادویہ۔ علم کیمیا۔ علم نباتات۔ جراحی۔ فن مقابلہ امراض المستورات وامراض طفلان و حفظ صحت و امراض الچشم وغیرہ۔ قیمت صرف ۸ رعایتی ۶ +

ڈاکٹر بنو:۔ اس کتاب کے چند روز مطالعہ سے آدمی بخوبی ڈاکٹر بن سکتا ہے۔ یہ فن دوا سازی کی لاثانی کتاب ہے۔ قیمت ۸ رعایتی ۶ +

آئینہ حیات:۔ اس میں ہر قسم کے کشتہ جات بنانے کی آسان ترکیبیں درج ہیں۔ جو کہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ۸ رعایتی ۶ +

طریق الحکمت:۔ اس میں ہر قسم کی بیماری کے کئی طرح کے نسخہ جات آزمودہ اور سہل طریق سے درج کئے ہوئے ہیں۔ جس سے ہر ایک آدمی خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲ رعایتی ۱۰ +

انتخاب الحکمت:۔ جس میں آنکھ سر کا آدھا درد۔ بخار۔ امراض شکم۔ قوت باہ۔ دانتوں کی ہر قسم کی بیماری۔ آتشک اور سوزاک کے سہل طریقے عورتوں کے ہر قسم کے امراض۔ کھانسی دمہ۔ کان کی ہر قسم کی بیماری کے نہایت ہی آسان نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت صرف ۴ رعایتی ۳ +

امرت ساگر:۔ ویدک کی نہایت ہی پرانی کتاب ہے۔ جس میں نبض کی آزمائش کا بیان۔ نبض کی پہچان۔ پیشاب کی آزمائش اور پہچان و ہر قسم کے نسخہ جات۔ بواسیر کی پہچان اور علاج۔ خوبصورت بننے کے نسخہ جات غرضیکہ ہر قسم کی بیماری کی پہچان اور علاج وغیرہ بتائے گئے ہیں قیمت اصلی ۱۲ رعایتی ۱۰ +

اِن کے علاوہ ہر قسم کی حکمت کی کُتب موجود ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ:۔ رام داس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

رتن بے بہا کا مکمل پانچواں حصہ:- جس میں شائستہ زبان۔ شائستہ خیالات۔ سچی محبت۔ حسن و عشق کا سچا افسانہ۔ عاشق و معشوق کے جذبات۔ دل کا آئینہ۔ رقیبوں کی رخنہ اندازی جانبین کے ہجر میں بیتابی غرضیکہ یہ ایک نہایت ہی دلچسپ نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز ناول ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک لکھے پڑھے آدمی کے لئے ضروری اور فائدہ مند ہے۔ قیمت فی جلد عہ/ پہلی ۴ جلدوں کی قیمت ۸عہ/

ناول پشیمانی:- ایک نہایت ہی پُر درد نصیحت آمیز اخلاقی ناول ہے اصلی قیمت ۱/ رعایتی ۵/

تواریخی کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
مکمل مہابھارت مجلد	ہٹے/	۶ے/
،، ٹاڈ راجستان ،،	ہٹے/	۶ے/
،، رامائن بالمیکی ،،	ہے/	عا/
شری مد بھاگوت ،،	۸ہے/	۸عا/
،، بھاگوت گیتا	سہ/	۳/
مرانی پینا	۵/	۳/
راما بائی	سہ/	۳/
لیلاوتی	سہ/	۳/
راجہ ہریچند	سہ/	۳/
چندر سین کملاوتی	۳/	۲/
دھرم بیروں کے درشن	۸/	۶/
جیتی جاگتی مورتیں	سہ/	۳/

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
رانی کیسر	سہ/	۳/
جیمل فتا کی شہادت	۲/	۱/
رشی جیون درشن	۲/	۱/
وچار ساگر	۸عہ/	عہ/
ستھیاست نارائن کامل	۸/	۶/
نازک خیالات ترجمہ اتم بلاس	سہ/	۳/
جنم ساکھی گورونانک کامل	عا/	عہ/
،، ،، مکمل	۸ہے/	عا/
،، ،، خورد	۸/	سہ/
منو سمرتی کلاں	۸عہ/	عہ/
،، ،، خورد	۱۰/	۶/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ:- رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

آئینہ یوگ

جس میں یوگ کے کل اصول اور طریقے۔ خوراک اور لباس۔ رہائش اور خیالات وغیرہ جو کہ دوران یوگ ضروری ہیں نہایت ہی آسان طریقے سے بتائے گئے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے آدمی ایک جگہ بیٹھ کر سینکڑوں کوس دُور کی سیر کر سکتا ہے اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور دوستوں سے بات چیت کر سکتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی اور جلد پہنچ سکتا ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق جسم چھوڑ سکتا اور دھارن کر سکتا ہے۔ غرضیکہ وُہ وُہ خوبیاں یوگ میں بھری ہیں جن کو ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی سیاہی اور کاغذ کافی نہیں اور نہ انسانی طاقت ہے جو بیان کر سکے۔ اہل ہنود کو یوگ کا سیکھنا ضروری ہے قیمت عہ +

ہنود مذہب کے نہایت ہی پاکیزہ اخلاقی اور نصیحت آمیز

قطعہ جات یعنی موٹوز

جو نہایت ہی خوشخط رنگ رنگوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ مکان کی آرائش کو دوبالا کرنے میں جادو کا کام دیتے ہیں قیمت فی سٹ ۱ر جو تعداد میں ۲۲ ہیں

۲ر میں ایک روپیہ کی کتب یعنی ایکروپیہ کے ۲ر لئے جاوینگے

الف لیلا صہ	گورو امرداس ۵ر	تپ دق ۸ر	مہارانی ویرمتی ۸ر
بوستاں خیال ہے	ہرکشن ہہ	سیر دہلی ۶ر	پارس کا ٹکڑا ۶ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملنے کا پتہ۔ لامداس اینڈ برادرز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

مرد میدان	عـه	گورو ہر رائے	۴ر	نیک مشورہ	۴ر	عیاروں کا عیار	عگر
پندنامہ شیخ عطار	۸ر	آئینہ تمدن	۱۲ر	جانکی	۱۲ر	طلسم تاریخ	۸عگر
تاریخ فرشتہ فارسی	للعہ	اکبر جودھا بائی	۶ر	پردہ راز	۴عہر	نواب صاحب	عہر
؍؍ ؍؍ اردو	للعہ	قدیم جدید شاعری	۶ر	یوسف دل آرا	۱۲ر	بنگالی مینا	عہر
شاہنامہ فردوسی	للعہ	صداقت اسلام	۴ر	پرانا چنڈول	۸عہ	راز عشق	عہر
اکبرنامہ کامل	للعہ	آئینہ طاعون	۸ر	اسلم اور جمیلہ	عہر	چمن بے نظیر	عہر
نپولین بونا پارٹ	عہ	دوست محمد خان	۶ر	انوکھی جوانی	۱۰ر	شمع سحر	عہر
؍؍ ؍؍ کامل		نیرنگ خیال	عہ	منصور موہنا	۴عہ	وفادار معشوقہ	عہ
حضرت ابوبکر	۴ر	آسمان کی سیر	۴ر	ایران کی شہزادی	۸ر	ہیرے کی کنی	عہ
؍؍ عمر	۶ر	مجموعہ کافیات	۶ر	؍؍ کا شہزادہ	۱۲ر	دوشیزہ لڑکی	عہ
؍؍ اعظم	۵ر	عقلی مناظرے	۵ر	قتل حسرت	عہر	توران کا پھول	۸ر
حیات ابن جوزی	۳ر	مذہب	۶ر	نازنین	۸ر	نئی دلھن	۸ر
؍؍ ؍؍ سیرین	۳ر	حیات ویمازینر	۸ر	دغاباز	۱۲ر	حسن اتفاق	۸ر
ابوالحق شیرازی	۳ر	توبۃ النصوح	عہر	خار غم	۶ر	سرخ حرف	۸ر
ابوصانع اندلسی	۳ر	انور سلطانہ	۷ر	امید وصال	۸ر	قصہ ممتاز کامل	۱عہ
ابوسمعون بغداد	۳ر	بہار تھیٹر	۳ر	مالن کی بیٹی	۸ر	داستان امیر حمزہ	۱عہ
حیات سکینہ	۴ر	میوۂ شیریں	۴ر	وفائے دلبر	۴عہ	فسانہ عجائب	للعہ
رانی سنجوگتا	۴ر	میٹھا چرتر	۴ر	چراغ سحری	عگر	سروش سخن	للعہ
درگاوتی	۴ر	یادگار ذوق	۴ر	جعلساز	۸عہ	حاتم طائی	۸عہ
گورو انگد	۵ر	مشاہیر عالم	۸عہ	محبوبہ لنڈن	۸عگر	باغ و بہار	عہر
؍؍ رامداس	۳ر	اسمانی عجائبات	۴ر	انوکھی جوگن	۱۲ر	طوطا مینا کامل	۸عگر
؍؍ ارجن	۸ر	خواجہ معین الدین	۱۲ر	جذبہ الفت	۱۲ر	فسانہ آزاد	للعہ
؍؍ ہرگوبند	۸ر	قطب الدین	عہر	بیرامان لڑکی	عہر		

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ: رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

مذہبی دنیا میں امن کی تلاش

جسکو

مہاتما ست دھاری جی نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تصنیف کیا ہے۔ اور اس بات کو بڑے بڑے دلائل۔ قویا اور مستند تواریخی واقعات سے ثابت کیا ہے۔ کہ اگر دنیا میں سب لوگ ایک ہی مذہب کے پیراؤ ہو جائیں تو کبھی امن کا راج قائم ہونا مشکل ہے۔ اس لئے مذہبی پرچار کی بجائے لوگوں کو اخلاق فاضلہ کی تعلیم اور اشاعت کی طرف جھک جانا چاہئیے۔ جس سے خود بخود گھرانوں جماعتوں اور ملکوں میں محبت کا سمندر لہریں مارنے لگے۔ قیمت ۶/ر

اس کے علاوہ مفصل ذیل کتب مہاتما ست دھاری جی کی تصنیف کردہ موجود ہیں۔ جو قابل مطالعہ ہیں۔

دھرم کیا شئے ہے	سونے کی چڑیا
فتح مند زندگی	موسم بہار
درد مندوں کی صدا	تمباکو کے نقصان
امرناتھ جی کی یاترا	بچوں کو نصیحت
سیر کشمیر	شراب کے نقصان
انسانی زندگی	انسانی ہمدردی
قدیم مذہب	بہشت کی کنجی نو ترمیم

ملنے کا پتہ ـ رام داس اینڈ برادرز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور
CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نقشہ میوزیکل گرامر

پنڈت شام سندر پروفیسر میوزک کی نئی ایجاد کا نمونہ

اب آجتک میوزک کی کوئی گرامر کسی نے نہیں بنائی ہمارے پروفیسر صاحب نے نہائت محنت خرچ کر کے تیار کی ہے جس سے ہر ایک راگ راگنی۔ تال وقت وغیرہ کا پورا پتہ چل سکتا ہے۔ صرف اس ایک نقشہ کے ہوتے ہوئے دیگر کسی کتب کی ضرورت نہیں رہتی گرامر خزانے کی کنجی مانند ہوتی ہے۔

قیمت میں بھی خاص رعائت رکھی گئی ہے

روغنی رول چقی کپڑا لگا ہوا۔ قیمت صرف ۸/ ۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملنے کا پتہ:- رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

ربڑ کی مُہریں

ہر ایک زبان میں عمدہ بکفائت اور وقت مقررہ پر تیار ہو سکتی ہیں۔ ایک دفعہ آرڈر دیکر ہماری بیان کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔ کام حسب منشانہ ہو تو ایک پائی نہیں لی جاویگی۔ زیادہ تعریف فضول۔ دیگر ہر ایک قسم کا سامان مُہر سازی مثلاً ربڑ کے چھاپے کئی قسم۔ پیڈ۔ سیاہی ہر رنگ۔ ائرکشن ہینڈل ہر قسم ربڑ۔ نمبرنگ مشین کسٹریک یعنی ربڑ کی مُہر لٹکانے والی کالپ۔ ڈیٹر کئی قسم قلم اور گھڑی کی مُہر کمپوزیشن وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ ہر قسم کا سامان بکفائت اور عمدہ ملسکتا ہے۔ فہرست طلب کرنے پر مُفت روانہ کی جاتی ہے۔ و دیگر ہر قسم کی کتب سٹیشنری بکفایت ملتی ہے۔ (نوٹ) ربڑ کی مہریں سکھانیکی فیس مبلغ ۲۵ عہ

رامداس اینڈ برادرز ربر سٹمپ میکرز لوہاری گیٹ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگرلوگ کا کام

ہمارے کارخانہ میں ہر ایک کام مشینوں سے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا کارخانہ تمام پنجاب بلکہ ہندوستان میں سب سے بڑا اور بکفائت کام کرنے والا ہے۔

ہاف ٹون بلاک	لاکھ پر لگانیکی پیتل کی مُہریں
زنک بلاک	سونے چاندی کے تمغے
الکٹرو بلاک	کاپر پلیٹ
لکڑی کے بلاک	ڈائی کا کام
پیتل کی چپڑاسیں	صابن کے سچے

مُندری۔ چھڑی۔ گھڑی و دیگر سونے چاندی کے برتنوں پر نام لکھنا و بیل بوٹے بنانا غرضیکہ ہر قسم کا کام جیولری کے متعلق بھی کیا جاتا ہے۔

رام داس اینڈ برادر انگریورز لوہاری گیٹ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھارت دوائی خانہ لاہور کی

بے نظیر اکسیر اور آزمودہ دوائیں

جو ایک خاص مدت سے شہرہ آفاق ہو چکی ہیں
جن کی تعریف کی اب چنداں ضرورت نہیں۔

بال اوڑانیکا بے ضرر پوڈر زمانہ حال میں بہت سی قسم کے پوڈر فروخت ہو رہے ہیں۔ جن کی نسبت اکثر شکایات سنی جاتی ہیں۔ اس لئے سب شکایات کو رفع کرنیکی غرض سے یہ پوڈر تیار کیا گیا ہے۔ یہ پوڈر سب سے نرالا اور بے نظیر ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸ر تین پیکٹ کا بکس ۱؎ ۸ر

کیمیائے بصر یعنی سرمہ برائے آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ سرخی۔ کمزوری بصارت چند یوم کے استعمال سے بالکل دور ہو جاتی ہے۔ ایکماہ کے لگاتار استعمال سے عینک لگانے کی عادت بالکل چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ درجہ اول ۲ر درجہ دوم ۱ر
نمونہ ۱ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بجلی کا تیل :- یعنی سو بیماریوں کی ایک دوا۔ سانپ بچھو۔ بھڑ۔ زہریلے جانوروں کے زہر کو رفع کرنے۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ پیچش۔ اسہال وغیرہ سینکڑوں بیماریوں کی ایک دوا یعنی سفری ہسپتال ہے قیمت فی شیشی عہ نمونہ ۱ہر

کیل سوپ اس صابون کے استعمال سے چہرہ کی ہر قسم کی تکلیف یعنی چہرہ کا بدنما ہونا کسی قسم کا داغ۔ خارش۔ پھوڑا۔ پھنسی کا نمودار ہونا اس کے چند یوم کے استعمال سے دُور ہو جاتے ہیں اور چہرہ نہایت خوبصورت اور شکیل نکل آتا ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۸/۔ ۳ ٹکیہ کا بکس عہ +

خزینہ حسن یہ بے نظیر پوڈر نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے چہرہ کے بدنما داغ کیل چھائی وغیرہ بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ اور چہرہ نہایت خوبصورت نکل کر چمکنے لگتا ہے۔ گویا کہ یوسف دوبارہ زمین پر رونق افروز ہوا ہے۔ مرد عورت۔ بچہ۔ نوجوان سب کے لئے یکساں مفید ثابت ہوا ہے۔ جس کے باعث اہل ملک ایسے بے بہا پوڈر کی قدر دانی فرما رہی ہے۔ باوجود ہمہ صفت موصوف ہونے کے قیمت فی ڈبیہ ۸ہر۔ اور تین پیکٹ کا بکس عہ۔ تاکہ امیر و غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا +

اصلی نمک سلیمانی :- معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے بھوک لگانا اور ماہواری مستورات کا باقاعدہ کرنا اس کا معمولی کام ہے قریباً ایک پیاؤ ماشہ کھانا کھانے کے بعد کھانا چاہیئے یا موافق مزاج کم و بیش کر لینا ضروری ہے قیمت ۵ تولہ عہ نمونہ ۱ہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ :- رام داس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

میجیکل آئل — درد ریح۔ وجع المفاصل (یعنے جوڑوں کا درد) گنٹھیا وغیرہ کا حکمی علاج۔

نئے بیماروں کو بعض اوقات صرف ایک ہی دفعہ لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ تیل ایک جادو کا اثر رکھتا ہے۔ قیمت ۲ اونس کی شیشی عـ۸؍۔ ایک اونس کی شیشی ۱۲؍

کتب مصنفہ ٹھاکر اچھر چند صاحب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
رامائن کامل	عـ۸؍	عـہ؍
تارا بائی	۸؍	۳؍
پورن جتی	۸؍	۳؍
لیلاوتی	۸؍	۳؍
چندر سین کملاوتی	۶؍	۳؍
رانی مینا	۱؍	۵؍
رادھا بائی	۸؍	۳؍
راجہ ہری چند	۸؍	۳؍
درگاوتی	۸؍	۳؍
عقلمندوں کے لطیفے	۸؍	۳؍

المشتہر
رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دھنونتری اوشدھالیہ کے نایاب تحفے

آشچریہ دنت منجن اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں خون جانا بند ہوتا ہے اور ہلتے دانتوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت ۸ رفی ڈبیہ معہ محصولڈاک ۴

جیون امرت وٹی ان گولیوں کے استعمال سے قبض دور ہو کر پاخانہ کھلکر باقاعدہ آنے لگ جاتا ہے ہاضمہ کو قوت پہنچتی ہے بھوک خوب لگتی ہے اور لگاتار کئی دن کے استعمال سے جسم کی کئی قسم کی پرانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ واقعی یہ جیون کیلئے امرت ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲ معہ محصول

سکھدایک چورن اس چورن کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے جس وقت ذرا کوئی تکلیف جسم میں محسوس ہو جی کچا ہونے لگے سر میں درد کی شکایت ہو قبض ہو جاوے بخار کے آثار معلوم ہونے لگیں۔ فوراً اس چورن کو حسب طاقت اندازہ سے پانی کیساتھ ملا کر پی جایئے تمام شکایتیں رفع ہو جائینگی اور تندرستی کا مزا آئیگا قیمت فی ڈبیہ ۱۲ معہ محصول ۴

استری جیون وٹی حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ آنے لگجاتا ہے قیمت ۴۸ گولیوں کی ۲ معہ محصول

مہاسگندھت تیل اس تیل سے تھکے ہوئے دماغ کو بہت بڑا فائدہ پہنچتا ہے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے اس سے بال بڑھتے ہیں اسکی بھینی خوشبو سے دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے اسکی خوبیاں اس کے ایکدفعہ لگانے سے بخوبی روشن ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۱۲ معہ محصولڈاک ۴

بال اڑانیکا پوڈر اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت ۸ رفی ڈبیہ معہ محصول

ملنے کا پتہ — مینیجر دھنونتری اوشدھالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بلا مدد اُستاد انگریزی بولنا پڑھنا سکھانیوالی کتاب

انگلش ٹیچر

نیا ایڈیشن
قیمت عہ مجلد

نیا ایڈیشن
قیمت عہ مجلد

انگلش ٹیچر بلا مدد اُستاد کے تھوڑے عرصے میں انگریزی سکھانیوالی سب سے بہتر کتاب ہے اسمیں ہر ایک لفظ کا تلفظ بھی بتلایا ہے اور معنے بھی اُردو میں ہر محکمہ کے ہر قسم کے ہزاروں الفاظ ہر موقع کے متعلق گفتگو کے فقرے اور کئی ہزار محاورے چٹھی لکھنے کے قاعدے لفظوں کی گردان سب کچھ ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو آج تک کسی کتاب میں نہیں چھپیں جن کے سمجھنے سے برسوں کی خواندگی چند روز میں یاد ہو جائے اس کو پڑھ کر پھر اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ اُردو اور ناگری بھاشہ میں علیحدہ علیحدہ چھپی ہے قیمت عہ

مردوں کی بیماریوں کے متعلق لاثانی کتاب قیمت مجلد عہ

قیمت مجلد عہ

طبیب خلوت

اسمیں نوجوانوں کی بیماریاں نامردی۔ جریان۔ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر وغیرہ کی پوری تشریح نقشہ دیکر سمجھائی ہے اور ان کا علاج یونانی۔ ڈاکٹری ویدک تینوں طریق پر بتلایا ہے کئی سو مجرب عجیب نسخے طلا و کشتہ وغیرہ کے مہاتماؤں کے بتلائے ہوئے ایسے لکھے ہیں جن پر کوڑیاں خرچ ہوں اور حکمی فائدہ کریں جو لوگ دوا کے خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ اس کتاب کو خرید کر خود اپنے ہاتھ سے دوا تیار کرلیں کسی حکیم کو پوشیدہ بات بتلانے کی ضرورت نہیں ہے قیمت مجلد معہ محصولڈاک عہ

ملنے کا پتہ۔ منیجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۸ لودیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۴۳

قیمت سالانہ پیشگی عہ
نمونہ فی پرچہ چار

دھارمک سماجک
آتمک
پارمارتھک

LAHORE 59

مارتنڈ

سورج

دین و دنیا کی بھلائی تم کو دیکھا رہ * علم و فاضل و روپ

ہندوؤں کا اپنا ماہواری و ہر دلعزیز رسالہ

سب سے بڑھ کر ہے رسالوں میں ہمارا مارتنڈ — سب سے اچھا سب سے سستا سب سے پیارا مارتنڈ
اس کو ہندو ہیں عزیز اور ہندو ہیں اسکو عزیز — ہو نہ کیونکر قوم کی آنکھوں کا تارا مارتنڈ

جلد ۲ | بابت ماہ فروری ۱۹۱۲ء | نمبر ۲

ایڈیٹر بابو شیو برت لعل ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

شکریہ اور اپیل ۱
خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں ۲
جذبۂ پریم ۳
خوشی تجھ میں ہے ۴
قید اور آزادی ۹
بُری عادات ۱۷
مطالعہ و مشاہدہ ۲۱
اُما کا پریم ۲۷
ترک تندرستی اور بیماری کا مول کارن . . . ۳۶
(آتمک اُنتی) ہمارا اصلی دھرم کیا ہے
ہماری زبردست خواہش اور ہمارا اپنے اعلیٰ اُدیش کیا ہے } ۴۷
نہایت مفید اور کارآمد باتیں . . . ۵۵
نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ } ۵۷
نیک مشورہ ۵۸
رسید و مختصر ریویو ۵۹
اشتہارات ۶۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سیوک سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر شام داس نے کنھیا لال پبلشر کے لئے چھاپا

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداران کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو خود مستقل خریدار بنکر دوسروں کو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہائتا کیا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم کو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی اُمید ہے۔ کہ اگر وہ اسکی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں۔ تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بناکر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔

(آپ کا سچا سیوک۔ کنہیالال منیجر)

خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں

جن صاحب کا چندہ فروری میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری مارچ سے شروع ہوتی ہے۔ ان کے نام مارچ کا پرچہ عہ/ کا وی۔پی کرکے بھیجدیا جائیگا جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دے کر جلدی مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام وی۔پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو۔ اور ان کا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پُرانے خریداروں کو کلام مہجُر دوبارہ نہیں دی جاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھارے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے۔ جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے۔ جن کو شریک آتمک سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھاتی ہے اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ عہ/ خرچ کردینا نشپھل نہیں سمجھتے۔ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہائتا دینگے اور اوروں کو بھی شامل کرکے نیکی کمائینگے۔

(منیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی بھلائی تم کو گر درکار ہے ٭ علم حاصل کرو پھر پڑھو تمہارا پار ہے

مارتنڈ

جلد ۔ ماہ فروری سنہ ۱۹۱۲ء ۔ نمبر ۔

جذبۂ پریم (بھراتری بھاؤ)

ستانا ہو تو اپنے نفس موذی کو ستایا کر
کسی ذی روح کو بھولے۔ نہ ہرگز تو ستایا کر

اہنسا ہی پرم اک دھرم ہے ہیں سن لو لے سب سے
نہ من سے نہ بچ۔ کرم سے پیارے کسی کو تو رلایا کر

یہ دل خانہ خدا ہے تخت رب العالمین بیشک
نہ کافر بن کے اس مندر کو ناحق تو گرایا کر

ستاویگا کسی کا دل تو ستیاناش خود ہوگا
جہاں تک ہو سکے تجھ سے تو ہنسا کو بچایا کر

قفس میں نفس رکھ ہر دم جکڑ کر باندھ کر مشکیں
براہ راست نگرانی سے تو اس کو چلایا کر

گر انسان ہے نہ بن حیوان نہ مردو بھی چیا ہڈی
زیاں اس سے سراسر ہے زباں اس سے ہٹایا کر

شرن سمتا (بھراتر بھاو) جبھی آوے جو سب کو اپنے سم (برابر) سمجھے
سبھی میں رام کا جلوہ نصیحت یہ بتایا کر ۔

ست نرائن "شرن"

عرائض نویس بانسگاؤں ۔ ضلع گورکھپور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

श्री३म

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداران کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو خود مستقل خریدار ہو کر دوسروں کو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہائتا کیا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم کو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسے ہی اُمید ہے۔ کہ اگر وہ اسکی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں۔ تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔

(آپ کا سچا سیوک کنہیالال منیجر)

خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ فروری میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری مارچ سے شروع ہوتی ہے۔ ان کے نام مارچ کا پرچہ عہ کا وی۔پی کر کے بھیجدیا جائیگا جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کر کے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دے کر جلدی مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام وی۔پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو۔ اور ان کا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پُرانے خریداروں کو کلام مہر دوبارہ نہیں دی جاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے۔ جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے۔ جن کو شریک آتمک سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھاتی ہے اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ عہ خرچ کر دینا نشپھل نہیں سمجھتے۔ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہائتا دینگے اور اوروں کو بھی شامل کر کے نیکی کما لینگے۔

(منیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی بھلائی تم کو گر درکار ہے * علم حاصل کرو پھر پڑھ یہ تمہارا یار ہے

مارتنڈ

جلد ۵ — ماہ فروری سنہ ۱۹۱۲ء — نمبر ۲

جذبۂ پریم (بھراتری بھاؤ)

ستانا ہو تو اپنے نفس موذی کو ستایا کر — کسی ذی رُوح کو بھولے۔ نہ ہرگز تو ستایا کر
اہنسا ہی پرم اک دھرم ہے ہنس لو لے سب سے — نہ من سے نہ بچ۔ کرم سے پیارے کسی کو تو رُلایا کر
یہ دل خانہ خدا ہے تخت رب العالمین بیشک — نہ کافر بن کے اس مندر کو ناحق تو۔ گرایا کر
ستاویگا کسی کا دل تو ستیاناش خود ہوگا — جہاں تک ہو سکے تجھ سے تو ہنسا کو بچایا کر
قفس میں نفس رکھ ہر دم جکڑ کر باندھ کر شکیں — براہ راست نگرانی سے تو اُس کو چلایا کر
گر انسان ہے نہ بن حیوان نہ۔ مُردوں کی چبا ہڈی — زیاں اس سے سراسر ہے زباں اس سے ہٹایا کر

شرنؔ سمتا (بھراتر بھاو) جبھی آوے جو سب کو اپنے سم (برابر) سمجھے
سبھی میں ہیں رام کا جلوہ نصیحت یہ بتایا کر۔

"ست نرائن" شرن
عرائض نویس بانسگاؤں۔ ضلع گورکھپور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوشی مجھ میں ہے

مجھ کو خوشی کی تلاش تھی۔ دربدر اس کی تلاش میں مارا مارا پھرا۔ کہیں تھک کر بیٹھ گیا۔ کہیں ہمت کر کے آگے کو بڑھا۔ جو ملا اُسی سے پوچھا کیا۔ مگر خوشی نہیں ملی +

صبح کا وقت تھا۔ میں باغ کی سیر کو نکلا۔ درخت ہرے بھرے تھے۔ طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ پرند ڈالیوں پر اُچھلتے کودتے تھے۔ ان کو دیکھ کر میں خوش ہو گیا۔ مگر ساتھ ہی دل میں خیال پیدا ہوا۔ میں کیسے خوش ہو گیا۔ یہ خوشی کہاں سے مجھ کو مل گئی۔ کیا باغ کی نزہت بخش فضا نے مجھ کو خوشی بخشی۔ مگر نہیں۔ باغ میں میں پہلے بھی اکثر آتا رہا ہوں۔ یہ پھل پھول پہلے بھی نظر آیا کرتے تھے۔ مگر یہ خوشی میسر نہیں ہوتی تھی دل نے معاً اس وقت جواب دیا "یہ خوشی کہیں باہر سے نہیں آئی۔ تیرے ہی اندر تھی۔ تو نے سوچا۔ باغ میں چل کر دل بہلانا چاہئے۔ تو باغ میں آیا۔ چت کی ورتی جو خوشی کے خیال میں منتشر ہو رہی تھی۔ باغ میں آکر یکسو ہو گئی۔ اس کا عکس ہر چہار طرف پھیل گیا۔ اور خوشی حاصل ہو گئی" +

مگر میں نے اس کو نہیں مانا۔ سوچا یہ وہم و خیال ہے۔ خوشی باغ کی سیر اور پھول بوٹوں میں ہے۔ آہاہا۔ کیا اچھا رنگ ہے۔ کیا گلاب کی خوبصورت پنکھڑیاں چٹک رہی ہیں۔ آم کے درخت پر کوئل چہک رہی ہے۔ فوارہ چل رہا ہے خوشی دراصل اسی نظارہ میں ہے۔ مجھ میں نہیں ہے اگر مجھ میں ہوتی تو باغ میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں گھر رہ کر بھی خوش رہ سکتا تھا +

ابھی یہ خیال زیادہ دیر تک سرایت نہیں کرنے پایا تھا کہ ڈاک والا ہاتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں خطوط لئے ہوئے دوڑا آیا۔ خط مجھ کو دیا۔ لکھا تھا "ننھا بیمار ہے۔ فوراً چلے آؤ"
میرا دل مضمحل ہو گیا۔ خوشی پر اوس پڑ گیا۔ ڈیرہ پر چلنے کے لئے تیار ہوا۔ کہ وہاں پہنچکر ریل کی سواری میں گھر چلا جاؤں۔ جس وقت قدم آگے کو بڑھا کویل کی صدا کان میں پڑی۔ اس کی "تُو" "تُو" میں ویدانت کے مہاواکیہ "تتو مسی" کا اثر تھا۔ پھر سوچنے لگا۔ گویا کویل کہہ رہی تھی "دیکھ اگر باغ میں خوشی ہوتی۔ تو تُو دکھی نہ ہوتا۔ بیل بوٹے سب لہلہا رہے تھے۔ ایک خیال نے ساری خوشی چھین لی۔ یہ تیرا دل ہی تھا جو پہلے خوش تھا اور یہ تیرا دل ہی ہے جس سے تُو غمگین ہو گیا +

Vanish
Infirm

میں سوچتے سوچتے ڈیرہ پر آیا۔ یہاں کئی آدمی "ننھے" کو لئے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ ننھے نے مجھ کو دیکھا۔ خوش ہو کر اچھل پڑا۔ میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا لوگوں سے پوچھنے لگا "باغ میں یہ خط ابھی ملا" تم کیسے آگئے اور یہ جھوٹی خبر کیوں دی گئی۔ وہ بولے ننھا بیمار ضرور ہو گیا تھا۔ مگر خط لکھنے کے بعد ہی یہ خیال آیا۔ چلو لاہور میں علاج ہو جائے گا۔ اس لئے اسی وقت ہم سب وہاں سے چل پڑے اور ہم خط سے پہلے ہی یہاں پہنچ گئے۔ تم باغ میں نہ گئے ہوتے تو خط سے پہلے ہم سے مل لیتے۔ راہ میں ننھے کی طبیعت اچھی ہو گئی تبدیل آب و ہوا کا سبب ہو گا" میں سوچنے لگا کیا خوشی ننھے میں تھی جو مجھ کو ملی ہے مگر دل نے کہا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے ننھے میں خوشی کا تصور باندھ رکھا تھا۔ اس کو دیکھ کر منتشر طبیعت یکسو ہو گئی۔ اور یہ خوشی صرف تمہارے دل کا عکس ہے۔ تم اپنی خوشی سے خوش اور اپنی ناخوشی سے ناخوش ہوتے ہو۔ اور میں نے کہا۔ واقعی یہ بات صحیح ہو گی +

عزت مجھ میں ہے

Couch

لڑکپن کا زمانہ تھا۔ میں کھاٹ پر اپنی سوتیلی ماتا کی گود میں لیٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ اماں! کوئی قصہ سناؤ۔ جس سے دل بہل جائے۔ اس نے کہا بہت اچھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سُنو:-

ایک زمانہ میں کسی بھیل کی لڑکی کو یہ خیال پیدا ہُوا کہ میں ایسے شخص سے بیاہی جاؤں جس میں عزت ہو- اور وہ عزت مجھ کو ملے بہت آدمی اس سے شادی کرنے آئے- اس نے کہا- میں جس کو عزت والا سمجھوں گی اس سے شادی کرونگی ایک دن اس کے گاؤں سے کسی راجہ کا گذر ہوا- سب لوگ راجہ سے ملنے کے لئے دوڑے اور اس کو نذریں دیں- لڑکی نے راجہ کی عزت دیکھی- سمجھی یہ سب سے زیادہ عزت والا ہے- چلو اس کے ساتھ شادی کروں- یہ کہہ کر وہ اس کے ساتھ ہولی- راجہ نے بد حیثیت لڑکی کا ذرا بھی خیال نہیں کیا- ابھی وہ تھوڑی دور گئے ہونگے کہ سامنے سے ایک براہمن آ رہا تھا- راجہ نے اس کو پرنام کیا- بھیلنی نے سمجھا- یہ براہمن راجہ سے بھی عزت والا ہے- اس لئے اس کے ساتھ شادی کرنی چاہیئے تب وہ براہمن کے ساتھ ہولی- راہ میں ایک مندر ملا- براہمن مندر میں گیا- اور مورتی کو نمسکار کیا- لڑکی نے سمجھا- دیوتا کی مورتی کی بڑی عزت ہے اس نے براہمن کو چھوڑ دیا اور مورتی کے ساتھ بیاہ کرنے کے شوق سے وہاں ٹھہر گئی- تھوڑی دیر بعد مندر میں ایک کُتّا آیا اور اس نے مورتی پر پیشاب کر دیا- لڑکی نے کُتّے کو دیوتا سے زیادہ عزت والا سمجھا اور اس کے پیچھے دوڑنے لگی- سامنے سے ایک بھیل کا لڑکا آ رہا تھا اس نے کُتّے کی شرارت کا حال سنکر اس کو مار دیا کُتّا شور مچاتا ہُوا بھاگ گیا- اور وہ بھیل کے لڑکے کے ساتھ اس کے گھر چلی آئی- اور اس سے شادی کر لی- کچھ دن بعد اس کے اور بھیل کے لڑکے کے درمیان لڑائی ہو پڑی- لڑکی نے بیخوفی سے اس کا مقابلہ کیا اور اس کو سخت سست کہہ کر خاموش کر دیا- تب وہ سوچنے لگی کہ میں اس سے بھی بزرگ ہوں اور اس طرح وہ اپنے آپ کو عزت والی سمجھنے لگی- اسمیں ویراگ پیدا ہوا- اور وہ بھی شرد ہی بھیلنی کی طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرماتما کی بھگت مشہور ہوئی۔ اسی طرح جو کوئی اپنی عزت کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ پرم پد کو پراپت ہو جاتا ہے" +

اس قصہ کو سُنے ہوئے برسوں گذرے۔ اس وقت میں نے اس کو معمولی کہانی سمجھا تھا۔ جس سے صرف بچوں کا دل خوش کرنا مقصود تھا۔ اب اس کو "اہم برہم آسمی" کی موثر تشریح خیال کرتا ہوں۔ اپنے آپ کو سب کچھ سمجھو۔ تم ہی سب کچھ ہو اور اس سے تم میں عز[illegible]ت آویگی +

مجھ میں طاقت ہے

دنیا میں سب سے زبردست طاقت کیا ہے؟ پانی زیادہ طاقتور ہوگا۔ کیونکہ وہ گاؤں وغیرہ سب کو بہالے جاتا ہے۔ آگ زیادہ طاقتور ہوگی کیونکہ اس کے سامنے کسی کی پیش نہیں جاتی۔ ہوا کو بڑی طاقت حاصل ہے کیونکہ وہ دم کے دم میں جنگلوں کو اکھیڑ کر پھینک دیتی ہے۔ ان میں ایک سے ایک زیادہ طاقتور ہے مگر تم کو معلوم ہے کہ آگ پانی۔ ہوا سب پر انسان کی حکومت ہے۔ اسلئے انسان ان سب سے زیادہ طاقتور ہے اور چونکہ ہم تم سب انسان ہیں اس لئے ہم میں تم میں سب سے زیادہ طاقت ہونی چاہئے۔ انسان سمندر کی چھاتی کو چیر کر اپنے جہاز کے لئے سڑک بناتا ہے۔ انسان بھاپ کی مدد سے ریل چلا کر دنیا کا فاصلہ کم کر دیتا ہے شیر و ہاتھی اپنے سر پر اس کو جگہ دیتے ہیں۔ کونسا مخلوق ہے۔ یا کونسی جگہ ہے جہاں اس کا رسوخ نہیں اور یہ کیوں ایسا ہے؟ کیونکہ اسمیں طاقت ہے۔ تم آخر انسان ہو۔ کیا تم کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ "مجھ میں طاقت ہے"۔ ذرا اسبات پر غور کرنا سیکھو اور تمہارے طاقت کے کام دُنیا کو تھرا دینگے +

مجھ میں حقیقت و اصلیت ہے

یوگی یوگ کی مدد سے حقیقت کی تلاش کرتا ہے۔ گیانی گیان کے سہارے اصلیت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تک پہنچنا چاہتا ہے۔ سالک پنتھ کی پیروی میں منزل مقصد کی تحقیقات میں سرگرم ہے۔ سب کوشش کر رہے ہیں۔ سب تلاش میں مستعد ہیں۔ مگر کیا کسی کو اصلیت ملتی ہے؟

ایک صاحب میرے پاس ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ ان کے دل میں شانتی نہیں تھی۔ مجھ سے کہتے تھے "میں نے یہ کیا۔ میں نے وہ کیا۔ میں نے کتابیں پڑھیں میں نے یوگ کیا۔ میں نے ہر پہلو سے حقیقت کی تلاش کی مگر وہ نہ ملی پر نہ ملی" +

میں نے پوچھا "کیا اب بھی تم تلاش کرتے ہو؟"

اس نے کہا "ہاں" +

میں نے کہا "کیا دل اب بھی تلاش کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہتا ہے؟"

اس نے جواب دیا "ہاں جی" +

میں بولا "پھر تم حقیقت کو نہ پاوگے" +

اس نے سوال کیا "یہ تم کیا کہتے ہو" +

میں نے کہا "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ تم سب کچھ کر چکے۔ اب کچھ نہ کرو۔ تلاش کا خیال چھوڑو۔ چپکے بیٹھ رہو۔ آپ ہی وہ تم کو مل رہیگی" +

اس نے حیرت کے ساتھ نگاہ کی۔ مگر آدمی تھا سچا۔ میری بات مان لی۔ اور دیکھو۔ اسی دن جہالت کا ابر غلیظ منتشر ہو گیا۔ اور سورج آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگا۔ اور اصلیت اس کے اندر۔ اس کے باہر۔ اس کے اردگرد اس کے چاروں طرف منڈلانے لگی۔ اور اس نے سمجھ لیا کہ جس چیز کی اس کو تلاش تھی وہ خود وہی تھا تلاش بھرم تھا۔ دھوکا تھا۔ وہ اس سے علیحدہ کب تھا۔ نہ کبھی وہ اس سے جدا تھا نہ کبھی ملایا گیا۔ بھرم ماتر تھا۔ اور جب تلاش کی ہوس دور ہو گئی۔ اس نے اصلیت کو دیکھا اور زور شور سے مست ہو کر کہنے لگا "مجھ میں حقیقت و اصلیت ہے اور مجھے اپنے آپ کو نیک بنانے کا یتن کرنا چاہئے میری اپنی بھلائی سے سب کا بھلا ہوگا" +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قید اور آزادی

شری کرشن بھگوان جی کا منوہر کتھن ہے :-

मनेव मनु ष्याणां बंधमोक्ष कारणं ॥

من ہی بندھ اور موکش کا کارن ہے

تم کو کس نے غلام بنایا جو تم آزادی کے لئے تڑپ رہے ہو؟ تمہاری آزادی کس نے چھین لی۔ جو تم ہر وقت غلامی کے دُکھ کی شکایت کر رہے ہو؟ بندھ موکش۔ بندھ موکش یہ عام الفاظ ہیں جو آجکل ایک ایک ہندو بچے کی زبان پر رہتے ہیں۔ جب میں میور سنٹرل کالج میں پڑھتا تھا۔ اس وقت آریہ سماج کے لیکچروں کی دھوم تھی۔ نئے نئے سنیاسی الہ آباد میں آکر ویاکھیان دیا کرتے تھے۔ ہم لوگ طالبعلم تھے۔ اکثر ویاکھیانوں سے پہلے یا ان کے پیچھے ان سوامیوں سے ملنے جایا کرتے تھے۔ وہاں اس وقت ہم نادان بچوں کی زبان پر جو سوال رہتے تھے۔ وہ بندھ اور موکش ہی تھے۔ ہم بندھ کی گتھی سلجھانے کے لئے سوامیوں کی سیوا میں جاتے تھے۔ ہم جا کر پوچھتے تھے۔ مہاراج! ہم موکش کیسے پراپت کریں؟ موکش کتنی قسم کی ہے۔ موکش عارضی ہوتی ہے یا دائمی ہوتی ہے۔ موکش کی حالت میں انسان اپنی شخصیت و فردیت کھو بیٹھتا ہے یا اس کو قائم رکھتا ہے۔ موکش اوستھا میں منشیہ کوئی کام کاج بھی کرتا ہے یا پتھر کی طرح بےحس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ موکش میں بھی انسان محدود رہتا ہے یا لامحدود ہو جاتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات تھے۔ جو ہم سنیاسی اور مہاتماؤں سے کیا کرتے تھے۔ سوالات دلچسپ ضرور ہیں۔ ان کے اوپر ویاکھیان کے دیا کھیان دئے جا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ سوال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرنے والے اُن ادھکاری بچے ہُوا کرتے تھے۔ ان کے جواب بھی معمولی دیئے جاتے تھے۔ بسا اوقات سوامی لوگ ہماری زبان سے ان سوالوں کو سُن کر مُسکرا دیتے تھے اور بات بھی واجبی تھی۔ ابھی دُودھ کے دانت تک نہیں ٹوٹے۔ اور ہر بچے کو سنسار کا دکھ ستانے لگا۔ اور وہ دکھ کا بندھن کٹانے کے لیئے سنیاسیوں کے پاس دوڑنے لگا۔ مگر ان بیچارے بچوں کا کیا قصور تھا۔ جو وہ سنتے تھے جس بات پر ماں باپ وعزیز و اقارب کو تقریر کرتے دیکھتے تھے۔ آخر اُسی پر بات چیت کرنی ان کی بھی عادت ہونی چاہیئے تھی۔ کہا جاتا ہے۔ ہندو فلسفانہ دماغ رکھتے ہیں اور بات بھی صحیح ہے مگر زیادہ تر لوگوں کی فلاسفی نمایشی اور ظاہرداری کی ہے اور اس لیئے ان کی تحریر و تقریر تصنع۔ بناوٹ اور ریاکاری سے خالی نہیں رہتی۔ فقیروں کے مٹھ میں جاؤ۔ لاکھوں کا حساب ہو رہا ہے۔ سادھوؤں کی منڈلی کو دیکھو سود در سود مال جمع کرنے کا انتظام در پیش ہے۔ پنڈت شاستر پڑھتے ہیں مگر ایک ایک پیسہ کو دانت سے اُٹھاتے ہیں۔ فقیری سادھوپن۔ اور پنڈتائی اب ٹکے کی ہو رہی ہے۔ کیا اس دانت کتھا فلاسفی کو جو ایسی ریاکاری کی زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ تم فلاسفی کہو گے اور یہ گروہ فلاسفر کہلانے کے قابل ہے؟ میں کسی کا کھنڈن نہیں کرتا۔ میرے فلسفہ میں گرہن اور تیاگ کا سوال ہی نہیں آتا میں ویراگ اور اُپرام کا نغمہ کسی کو نہیں سناتا۔ میری فلاسفی سیدھی سادی ہے۔ لفظوں کے گورکھ دھندے اور شاستروں کے دقیق و مشکل اصطلاحات سے پاک ہے۔ میں صرف اتنا دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ جو علم عامل نہیں بناتا وہ ناقص ہے اور اس کا انسان کی ذات پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور بچے بالخصوص ان کی وجہ سے ریاکار ہو جاتے ہیں اور ساری عمر انسانیت سے گرے رہتے ہیں۔ آخر کیوں تم لفظوں کے گورکھ دھندوں میں پھنسا کر ان بچوں کی زندگیوں پر بُرا اثر ڈالتے ہو۔ عامل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بلکہ ان کو زوردار لفظوں میں اصلیت کا سبق کیوں نہیں دیتے کہ یہ بطور خود آسانی سے سمجھ جائیں کہ بندھ اور موکش کا سوال بالکل فرضی۔ من گھڑت اور وہم محض ہے بندھ اور موکش دونوں کی اپنی ہستی نہیں بلکہ محض دل اور خیال کے اوپر مبنی ہے دُنیا میں کوئی کسی کے باندھنے کے لئے ہتھکڑی اور زنجیر نہیں گڑھتا رہتا نہ کوئی کسی کے چھڑانے کے لئے توپ اور تارپیڈو بنایا کرتا ہے۔ انسان آپ پھنستا ہے آپ آزاد ہوتا ہے اور غلط و فرضی خیال کی ادھیڑبن میں پڑکر ناحق دکھی ہوتا ہے یہ سبق ہے جو ہم کو ان بچوں کو سنانا ہے۔ تاکہ یہ زندگی کے جدوجہد میں ہاتھ پاؤں مارنے کے قابل رہیں۔ تاکہ ان سے دنیا میں کارنمایاں ظہورپذیر ہو سکیں۔ ان کو بندھ و موکش کا خیالی خوف نہ ستائے اور یہ آزاد بنے ہوئے اپنا کام کریں اور ان کے ذریعہ دوسروں کا بھلا ہو سکے۔ اور ساری عمر یہ بندھ اور موکش کے فضول جھگڑوں میں نہ پڑیں +

کون کس کو باندھتا ہے کون کس کو چھڑاتا ہے +

اپنے اُرجھے اُرجھیاں دیکھے سب سنسار

اپنے سُرجھے سُرجھیاں یہ گورو گیان وچار

بھگوان شری کرشن جی مہاراج اپنی گیتا میں اس طرح فرماتے ہیں "اے ارجن تیرا من ہی بندھ اور موکش کا بنانے والا ہے" +

کبیر صاحب کے اوپر والے دوہے کا کیا مطلب ہے۔ گیتا میں بھگوان کے اس طرح فرمانے کی غرض کیا ہے۔ من کیا ہے۔ بندھ کیا ہے۔ موکش کیا ہے ان سوالوں پر وچار کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہے +

بھگوان نے من ہی کو بندھ اور موکش کا کارن بتایا ہے۔ کبیر صاحب بہ آواز بلند اعلان کرتے ہیں کہ منشیہ آپ ہی پھنستا ہے اور آپ ہی چھوٹتا ہے۔ تم سوال کروگے۔ انگریزوں سے پہلے ہمارے ملک کے باشندوں کو فاتح مسلمان لونڈی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وغلام بنا کر لے جاتے تھے۔ کیا یہ خود ہی لونڈی وغلام بن کر غور وغزنی کے بازاروں میں بکتے تھے؟ افریقہ کے حبشی مدتوں تک غلام اور لونڈی بن کر فروخت ہوتے رہے اور اب بھی مسلمانوں کی عملداریوں میں ان کی تجارت کا رواج ہے۔ کیا یہ خود غلام بن کر غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہتے ہیں؟ پھر تم یہ بھی سوال کروگے۔ کہ کیا انگریزوں کی قوم خود بخود آزاد ہے۔ ایک ایک انگریز بچہ گاؤں اور شہروں میں گایا کرتا ہے:-

برطانیہ ہے فاتح برطانیہ ہے فاتح
برطانیہ نہ ہوگا ہاں ماتحت کسی کا

یہ سوالات پیچیدہ اور سہل ہیں۔ تم سمجھتے ہو۔ ان کا جواب آسان نہیں ہے واقعات واقعات ہیں اور وہ روز روشن کی طرح اپنا اظہار کر رہے ہیں مگر میں تم سے کہتا ہوں کرشن نے جو کچھ کہا ہے لفظ بہ لفظ صحیح ہے۔ اس میں ذرا بھی جھوٹ کی آمیزش نہیں ہے۔ جو بات ہے صاف صاف ہے۔ اگر ہندو لونڈی وغلام بنکر غزنی وغور کے بازاروں میں بکے تو محض اپنے من کی وجہ سے اُن کی یہ حالت ہوئی۔ اگر وحشی اس کثیر تعداد میں مویشیوں کی طرح فروخت ہوتے رہے ہیں تو ان کے من ہی نے ان کو حیوان بنا رکھا تھا۔ اور اگر انگریز آزاد ہیں آزادی پسند ہیں۔ غلامی کے نام سے ان کو چڑھ ہے تو محض یہ بھی اُن کے من کا تقاضا ہے اور من ہی نے انگریزی قوم کو آزادی کا خوشنما اور قیمتی جامہ پہنا رکھا ہے +

تم مانو یا نہ مانو۔ یہ بات صحیح ہے۔ ہندو کو ہندو کے من نے غلام بنایا۔ وہ غلامی آج کی نہیں ہے ہزارہا برس کی ہے ہندو بچہ دنیا میں آیا۔ نادانوں نے اس کو چھوت اور اچھوت ذاتوں میں منقسم کر دیا۔ اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ ناپاک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جاؤ گے۔ یہ شودر ہے۔ غلامی کے لئے مخصوص ہے۔ اور یہ سنسکار طول طویل زنجیر کی طرح بڑھنے لگے۔ بچوں میں فطرتاً آزادی ہوتی ہے۔ مگر ہندو بچوں میں پانچ برس کی عمر سے غلامی کے خیالات حلول کئے جاتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ میں نیچی ذات کا ہوں۔ میں رذیل بنایا گیا ہوں۔ میں داس ہوں۔ داس پُتر ہوں کچھ حصہ تو یوں غلام ہوا۔ باقی حصہ میں غلامی کے سنسکار مختلف صورت سے آئے۔ براہمن کشتری اور ویش ایک دوسرے کے ساتھ ناقص تمیز کا برتاؤ کرتے ہوئے پتت ہو گئے۔ پھر شودروں سے نفرت کرنے لگے۔ اور براہ دیگر غلامی کے سنسکاروں نے ان کے دلوں پر مہر لگادی وہ انسان سے جانور بن گئے۔ اور دوسروں نے اُن کے گلے میں رسیاں ڈال دیں اور کھونٹوں سے باندھ دیا۔ غور کرو اس غلامی کی حالت میں لانے والا ان کے اپنے دل کے سوا اور کون تھا؟

انگلینڈ کی تواریخ کیا بتاتی ہے؟ انگریزوں نے رومن فاتحوں کے ہاتھ سے پریشان ہو کر آزادی کے معراج کو دل میں قائم کیا۔ جو فاتح آئے اُن کو آپس میں ملایا۔ قومیت کی ناقص تمیز دور کی۔ صرف حب الوطنی کے جوش کو نشو و نما پانے کا موقع دیا۔ وقت پر "مگنا کارٹا" کی سند اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے خون کو بہا کر حاصل کیا۔ ان کے دل میں آزادی کی ترنگ اسی طرح پیدا ہوئی جیسے سمندر میں جوار بھاٹا آتا ہے۔ کس کی طاقت تھی کہ اس لہر کو روکتا اس آزادی کے حاصل کرنے کے لئے انگریزوں نے کیا کیا نہیں کیا اور اگر آج ایک انگریز بچہ غرور و ناز کے ساتھ کہتا ہے کہ "برطانیہ کسی کا ماتحت نہ ہوگا" تو اس کا ناز کرنا بجا ہے +

ہندوؤں کو جس نے اونچی حالت سے نیچی حالت کو پہنچایا ان کا من تھا انگریزوں کو جس نے رذیل جگہ سے اُٹھا کر عزت اور بلندی کا رُتبہ بخشا وہ قوم کا متحدہ و متفقہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

من ہی تھا۔ حبشی قوم بھی اسی طرح خوف کے سنسکاروں سے مغلوب ہو کر محض اپنے من کی وجہ سے غلام ہوئی۔ اب غور کرو۔ کہاں تک یہ واقعات صحیح ہیں اور آیا یہ روز روشن کی طرح سچے ہیں یا نہیں ہیں +

تم بندھ اور موکش کے سوالات میں اُلجھے رہتے ہو۔ حقیقت کو نہیں سمجھتے آج بھی تم اپنے من سے غلامی کے رسّے پیدا کرتے ہوئے اپنے عضو عضو کو بندھاتے چلے جا رہے ہو۔ تمہاری زندگی کے روزانہ واقعات سے غلامی کی ناخوشگوار بُو آ رہی ہے۔ نوکر نہ ہو تو تم کھانا نہیں بنا سکتے۔ نہا نہیں سکتے۔ کپڑے نہیں پہن سکتے۔ بغیر نوکر کے تمہارا لڑکا مدرسہ نہیں جا سکتا۔ تم بغیر گاڑی کے ایک قدم حرکت نہیں کر سکتے۔ دھوپ میں بغیر چھاتے کے نہیں چل سکتے۔ اگر تم ان سامان کے بغیر کام نہیں کر سکتے تو کیا تم ان کے غلام نہیں ہو؟ اور کیا یہ محض دل کے خیالات ہی نے تم کو ذہن نشین نہیں کرایا؟ میری طرح تم بھی انسان ہو۔ میں نوکر کا محتاج نہیں تم محتاج ہو۔ میں دھوپ میں بغیر چھاتے کے چلتا ہوں تم نہیں چل سکتے۔ میں بارش کے وقت بھی چھاتے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کرتا۔ میرے من نے مجھ کو آزادی کا سبق سکھلایا میں آزاد ہوں تم کو تمہارے من نے غلامی کی بندش میں جکڑ دیا۔ تم غلام ہو۔ غلامی احتیاج کا نام ہے۔ اور سُن رکھو۔ ایک صوفی کہتا ہے:-

ہر چہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

اپنے آپکو محتاج بنا لو تم غلام ہو۔ اپنے آپ کو اُس کے دام سے چھڑا لو۔ تم آزاد ہو اور یہ آزادی اور غلامی صرف تمہارے من کی کلپنا ہے۔ ایک فرضی حالت ہے اور کچھ بھی نہیں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ شخصی غلامی کی ہتھکڑیاں ہیں۔ اسی طرح تمہاری سوسائٹی فرضی بندھنوں سے بندھی ہے۔ کوئی فضول رسم ورواج کا پابند ہے۔ کوئی چولہے چکی کی رسی سے جکڑا ہے۔ کوئی چھوت چھات کے رشتوں سے پابہ زنجیر ہے۔ پوربیوں کے لڑکے پڑھنے لکھنے کیلئے بھی ولایت نہیں جا سکتے۔ ایک ہندو محض اس وجہ سے برادری سے خارج کر دیا جاتا ہے کہ اس سے دانستہ یا نادانستہ کوئی ناخوشگوار کام ہوگیا تھا یہ بھی سب غلامی کے بندھن ہیں اور صرف من ہی سے ان کی پیدائش ہوئی ہے +

تم میں غرور ہے۔ تم کو اپنی عزت کا خیال ہے۔ تم شگون اور بدشگونی سے خائف رہتے ہو۔ تم کو مان اپمان کا بھے ہے۔ یہ بندھن کی دوسری قسمیں ہیں +

کام من سے پیدا ہوتا ہے۔ کرودھ من کے آتشکدہ کی چنگاری ہے۔ لوبھ من کے سرچشمہ کی لہر ہے۔ موہ من روپی راتری کی تاریکی ہے۔ اہنکار من کے سمندر کی غضبناک ترنگ ہے۔ یہ سب من سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جس کے من میں پیدا ہوئے اس کو غلام بنا کر تب چین لیتے ہیں +

کس نے تمہارے کان میں آکر یہ اُپدیش دیا کہ یہ بچہ تمہارا ہے اور تم نے اسا کو گلے کا ہار بنا لیا۔ قدرت میں اور جانداروں کے بھی بچے ہیں وہ پالن پوشن کرنے کے بعد پھر اس سے واسطہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ قانون کی منشا یہی ہے مگر تم جیتے جی اس سے واسطہ رکھتے ہو۔ یہ اُپدیش تمہارے من ہی نے تم کو دیا تھا۔ تم اپنے جسم کو سب کچھ سمجھتے ہو۔ حالانکہ جسم ناشمان ہے۔ روز لوگ مرتے کھپتے ہیں۔ تم سے کس نے کہا کہ تم جسم ہو۔ تمہارے من نے کہا اور تم اس کی نگرانی و پرداخت میں پریشان رہتے ہو۔ جسم تمہارے لئے ہے تم جسم کیلئے نہیں گھوڑا اسوار کے لئے ہے کچھ سوار گھوڑے کے لئے نہیں مگر یہاں گھوڑا اوپر اور سوار تلے ہے۔ وہ اپنے سے زیادہ گھوڑے کی اہمیت سمجھتا ہے۔ یہ من کا بندھن ہے۔ مذہب اور رسم ورواج سوسائٹی کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھلائی کے لئے ہیں کچھ سوسائٹی مذہب ورسم ورواج کے لئے نہیں ہے۔ مگر تم کیا کرتے ہو۔ ہائے اگر یہ رسم ادا نہ کیا گیا تو ناک کٹ جاویگی۔ اگر یہ مذہبی کام نہ ہوا تو برادری میں ہنسی ہوگی۔ روپیہ تمہارے لئے ہے۔ کچھ تم روپیہ کے لئے نہیں ہو مگر تم تو روپیہ کو گلے کی تعویذ کی طرح رکھتے ہو۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ تم روپیہ نہ کماؤ مگر اپنے اور روپیہ کی صورت کا خیال رکھ کر اس کا استعمال کرتے تو اچھا ہوتا نہ کہ اس کو بیجا اہمیت دیکر اسی کے پھندے میں پڑے رہتے ہو

بند بگسل باش آزاد اے پسر
چند باشی بند سیم و بند زر

یہ مختلف قسم کے بندھن ہیں جو محض من نے پیدا کئے ہیں +

آجکل ملک میں پولیٹکل حقوق پر بحثیں ہوتی ہیں۔ ہندو بالعموم اسمیں حصہ لینے کے لئے بدنام ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ مساوی برتاؤ ہو۔ انصاف کے تو معنی یہی ہیں کہ انگریز اُن کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کریں۔ مگر سوال یہ آتا ہے کہ ہندو اپنی قوم میں اپنے خاندان میں اپنی برادری میں خود کس طرح برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر ان کا برتاؤ اپنے بھائیوں کے ساتھ آزادانہ ہے تو ان کے دل میں آزادی کا خیال ہے اگر غلامانہ ہے تو غلامی کا خیال ہے۔ غلامی کا خیال دل میں رکھتے ہوئے آزادی کی ہوس فضول اور عبث ہے +

تم کو سچی نجات اور سچی موکش پولیٹکل حقوق ملنے سے نہیں حاصل ہوگی سچی نجات من کے آزاد کرنے سے ملیگی۔ من کو درست کرلو۔ تم موکش پد کو پراپت ہو جاؤگے اپنے من کو باطل عقاید۔ بیہودہ توہمات۔ ناقص خیالات۔ نفسانی جذبات لوُر حیوانی غلبات سے پاک وصاف کرلو۔ اور جیتے جی تم موکش ہو جاؤگے۔ من کے خیالات کی غلامی بُری ہوتی ہے۔ سفلی جذبات کا بندھن کڑی زنجیر ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کی جڑ کو کاٹ دو۔ اور آزاد ہو جاؤ گے۔ بندھ موکش صرف من کا کھیل ہے حقیقت میں یہ کچھ نہیں ہے +

من داتا ۔ من لالچی ۔ من راجا ۔ من رنک
جو یہ من گورو سے ملے تو گورو ملیں نشنک
من گورکھ ۔ من گوبندا ۔ من ہی اودگھڑ ہوئے
جو من راکھے جتن سے تو من کرتا ہوئے

اُٹھو ۔ من کو جیت لو ۔ من کو بس میں کر لو ۔ من کی آزادی تم کو آزاد بنا دیگی۔ اور جس موکش کے لئے لوگ بحث مباحثے کیا کرتے ہیں اس کی بھی نہ صرف سمجھ آویگی ۔ بلکہ جیتے جی وہ تم کو پراپت ہو جائیگا +

من ہی موکش کا داتا اور بندھن کا گڑھنے والا ہے۔ کرشن بھگوان کے اس کتھن کو غور کرو ۔ اور تمہارا کلیان ہو گا +

بُری عادات

ایک بار اور کئی بار غلطی کرنے میں بڑا فرق ہے ۔ ایک انسان ہے ۔ جو ایک دفعہ غلطی کر کے سنبھل جاتا ہے ۔ مگر دوسرا وہ ہے ۔ جو متواتر غلطیوں کا شکار ہوتا جاتا ہے اور نہیں سنبھلتا ۔ جو کام ہر روز کیا جاتا ہے ۔ اُس کی عادت پڑ جاتی ہے ۔ اور آخر کار اُسی کا ہو رہتا ہے +

بعض لوگ ہمیشہ ایک خاص طریقے سے بیٹھتے ہیں ، ۔ اگر اُنہیں کہا جائے کہ بھائی ذرا دوسری طرح ہو بیٹھو ۔ مان لیا کہ وہ چند منٹوں کے لئے آپ کے حکم کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تعمیل کریں - مگر دیر تک ویسے بیٹھنا اُن کے لئے محال ہو جائیگا - کیونکہ انہیں دوسری طرح بیٹھنے کی عادت پڑی ہوئی ہے - یہی حال بعض لوگوں کے چلنے پھرنے کا ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے - کہ بعض اشخاص بات کرنے میں ایک خاص لفظ یونہی استعمال کرتے ہیں - جس کا نہ تو مطلب ہوتا ہے - اور نہ ہی ضرورت - مگر اُن کا کوئی سر بھی کاٹ ڈالے - تو بھی وہ اُس کے استعمال سے نہیں رُکتے - آخر کیوں ایسا ہے؟ جواب صاف ہے - کہ وہ اس عادت کے غلام ہو چکے ہیں - جس سے خلاصی پانا مشکل ہے - کیونکہ کہا گیا ہے کہ عادت دوسری نیچر ہے +

فرض کرو ایک بچہ جھوٹ بولتا ہے - اور اپنے خدا کو ناراض کرتا ہے - اگر اُسے اس بدعادت سے روکا نہیں جاتا - تو جھوٹ بولتے بولتے اُس کی یہ حالت ہو جائیگی کہ وہ سچ اور جھوٹ میں مشکل سے تمیز کر سکیگا - بات بات میں قسم کھانا اور دیگر بُرے الفاظ کا استعمال بھی ایسا ہی ہے - جب کوئی انسان قسم کھاتا ہے - یا کوئی کڑوا شبد استعمال کرتا ہے - تو اُس کے سنتے ہی ہمیں دُکھ ہوتا ہے - کیونکہ ہمارے کان ایسا سننے کیلئے تیار نہیں ہیں - مگر کب تک؟ جبتک کہ ہماری صحبت اچھے لوگوں سے ہے - خدانخواستہ اگر بدوں کی صحبت ہو جائے تو پھر ایسی حالت نہیں رہتی - پھر تو انسان بُری باتیں سنتا سنتا اپنی عقل اور کان ایسے بنا لیتا ہے - کہ خود بھی بُرائی اور بھلائی میں تمیز کرنے کے قابل نہیں رہتا ایسی عادت والا انسان دن بھر گناہ کرتا کرتا کتنی بار اپنے خدا کو ناراض کرے گا؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے - اور ایسے انسان کے لئے بریت بھی مشکل ہے کیونکہ ہم نے اوپر کہہ دیا ہے - کہ "عادت دوسری نیچر ہے" +

مگر سوال کیا جاتا ہے کہ بُری عادات سے آخر چھٹکارا کیونکر ہو؟ جواب صاف ہے کہ پیشتر اس کے کہ کوئی بات بُری عادت بننے کا جامہ پہنے - اُس سے پہلے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہی آگاہ ہو کر بچو۔ بھولے سے بھی ایسے کام کی طرف مائل نہ ہو۔ جو آخر بری عادت کا باعث ہو۔ اگر تمہاری غفلت سے ایسا ہو گیا۔ اور بری عادت نے تمہاری روح میں بیج بو لیا۔ تو یاد رکھو کہ ایسی عادت نہ صرف اسی جنم تک تمہارے ساتھ رہیگی۔ بلکہ جنم جنم میں تمہارا ساتھ دیا کریگی۔ جب تک کہ تم اس سے رہائی پانے کے لئے یتن نہیں کرتے +

عرصہ گذرا۔ کہ ایک صحرا میں ایک درویش رہا کرتا تھا۔ جسے اپنی پاک زندگی بسر کرتے کرتے مدت ہوئی۔ نہ وہ کہیں آتا تھا۔ اور نہ ہی جاتا تھا۔ ہر وقت اپنے مالک کی بندگی میں محو رہنا اُس کا کام تھا۔ ادھر اُدھر سے کئی مسافر گذرتے۔ مگر وہ کسی سے سوال تک نہیں کرتا تھا۔ ماسٹر مائنڈ بننا مشکل ہے مگر یہ پاک شخصیت تھی۔ کہ جسے اپنی اندریوں پر ایسا قابو تھا کہ کیا مجال جو من میں کوئی ترنگ اُٹھے! جب ایسی شاندار زندگی بسر ہوتے ہوتے برسوں گذر گئے۔ تو ایک نوجوان جس نے اس بات کو اچھی طرح سے انبھو کر لیا تھا کہ "نیک بننے والے کے لئے واجب ہے کہ نیک پُرش کی سنگت اختیار کرے" آیا اور التجا کی۔ کہ مہاراج! مجھے آگیا دیجئے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں رہوں۔ کیونکہ میں نے جان لیا ہے۔ کہ آپ کی سیوا میں رہنے سے ہی میرا کلیان ہو گا درویش بولا۔ بیٹے! یہ راستہ بڑا کٹھن ہے۔ میرے ساتھ رہنے سے تمہیں اپنی تمام عادات کو تبدیل کرنا ہو گا۔ اور یہاں صحرا میں رہنا ہو گا۔ جہانتک منظور نظر ہیں سوائے مٹی کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ نوجوان بولا۔ مہاراج مجھے یہ سب باتیں منظور ہیں۔ غرضیکہ سادھو کی منظوری سے وہ وہیں رہنے لگا +

چند روز گذرنے پر سادھو اپنے نوجوان شاگرد کو ساتھ لیکر ایک جنگل میں گیا۔ جو کہ اُس صحرا سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ جنگل میں پہنچکر سادھو نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک ننھے سے پودے کی طرف اشارہ کیا۔ اور نوجوان سے کہا۔ کہ بیٹے! اسے اکھاڑ لو۔ نوجوان نے سنتے ہی تعمیل کی۔ اور آسانی سے پودے کو جڑ سے اکھاڑ لیا۔ اس پر سادھو ذرا اور آگے بڑھا۔ اور ایک اور پودے پر (جو پہلے کی نسبت ذرا بڑا تھا) اشارہ کرکے اکھاڑنے کا حکم دیا۔ نوجوان نے اسے بھی بلا تکلیف نکال لیا اس کے بعد مہاتما اور آگے بڑھا۔ اور اپنے شاگرد کو فرمایا۔ کہ یہ بھی پودا اکھاڑ لو یہ پودا بڑا تھا۔ اس کی جڑیں گو زمین میں دور تک نہیں گئی ہوئی تھیں۔ تاہم ایک ہاتھ دبی ہوئی تھیں۔ جس کی وجہ سے نوجوان کو ذرا تکلیف بھی ہوئی۔ اور وقت بھی زیادہ خرچ ہوا۔ مگر آخر کار اس نے اکھاڑ ہی لیا۔ یہ دیکھ کر مہاتما نے شاباش کہی۔ اور آگے بڑھا۔ چند ہی قدم جاکر ایک بڑے درخت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کہ بیٹے! اس پر بھی ہمت آزمائی کرو۔ یہ سنکر نوجوان بولا۔ کہ مہاراج! مجھ کم سن سے اتنے بڑے درخت کا اکھڑنا کب ممکن ہے؟ سادھو بولا۔ تاہم کوشش تو کرو۔ آخر گورو کا حکم پاکر شاگرد نے گھنٹوں صرف کئے۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ جب تھک گیا۔ تو مہاتما بولے۔ بیٹے! ذرا غور کرو۔ کہ آج تم نے کیا سیکھا۔ اگر تم بدعادات کو ان پودوں سے تشبیہ دوگے۔ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ شروع شروع میں بری عادات کا کیسے قلع قمع کیا جاتا ہے۔ اور جب یہ بڑی ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ روح میں جگہ بنا لیتی ہیں۔ تو ان سے رہائی پانا کتنا مشکل ہو جاتا ہے! پس بیٹے! اگر تم نیکی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنے دل کی پہلی حرکات پر دھیان دو۔ اگر تم نے غفلت کی۔ اور کہا۔ کہ ذرا انہیں بڑا ہو لینے دوں۔ پھر کاٹ ڈالونگا تو یاد رکھو۔ کہ ایسی ہی ناکامیابی ہوگی جیسی کہ بڑا درخت اکھاڑتے وقت ہوئی ہے بیٹے! خبردار! غافل مت بننا۔ جونہی برا خیال دل میں داخل ہو۔ ہمہ تن اس کے نکالنے میں مصروف ہو جاؤ۔ اگر بڑھتے بڑھتے اس خیال نے جڑ پکڑ لی تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یاد رکھو۔ کہ "یہ دوسری نیچر" ہو جائیگی۔ جس سے رہائی قریب قریب ناممکن ہو جائیگی +

مگر ہاں یہ بھی یاد رہے۔ کہ جس طرح بری عادات دھیرے دھیرے جڑ پکڑ جاتی ہیں۔ نیک عادات بھی ویسے ہی حاصل کی جاتی ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تم میں نیک عادات پیدا ہوں۔ تو نیک کام کو بار بار کرو۔ مان لیا۔ کہ ہر کام میں رکاوٹیں ضرور آتی ہیں۔ مگر بار بار کسی نیک کام کا کرنا آخر انسان میں نیک عادت کے پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اے بیٹے! اگر نیک عادات کے حاصل کرنے اور بری عادات کے ترک کرنے میں تم نے کوشش کی۔ تو ایک روز تم کامیاب ہو گے۔ اور اگر تم نے نفسانی خواہشات کے غلام ہو کر ادھر توجہ نہ کی۔ تو تمہارا یہاں آنا نشپھل رہیگا بلکہ اور نیچے کی طرف نہ ٹو جائیگا۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ بری عادات بہ نسبت نیک عادات کے آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں۔ کیونکہ :-

"جس طرح پہاڑ کی چوٹی پر مشقت سے پہنچائے ہوئے پتھر آسانی سے نیچے لڑھکتے آتے ہیں۔ اسی طرح نیکی روپی گھاٹی کی چوٹی پر چڑھنا مشکل ہے۔ مگر بدی روپی ڈھلوان سے نیچے گرنا آسان ہے" +

جی۔ سی پاہوہ۔

مطالعہ و مشاہدہ

دنیا میں جو حیرت انگیز ایجادیں۔ حکمت اور فلسفے کی تحقیقاتیں اور سائنس کی کرامتیں نظر آتی ہیں۔ اگر ان پر نگاہ غائر ڈالی جائے۔ تو سب کا اصل اصول مطالعہ و مشاہدہ ہے۔ مطالعہ مشاہدے کے بغیر انسان کی ذہنی۔ عقلی اور دماغی ترقی امر محال ہے۔ اور ان تینوں ترقیوں کی عدم موجودگی میں کسی بڑے کام کا ظہور میں آنا یا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کسی باریک مسئلے کا حل ہونا ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ جب تک موجد کے تخیّل یا ذہن میں ایجاد کا اُصول تصویری کی شکل میں موجود نہ ہو۔ وہ ایک قدم آگے نہیں چل سکتا۔ یہ بالکل صریحی امر ہے کہ جب تک مصوّر کی آنکھوں میں نقش خیالی سمایا ہوا نہ ہو وہ صفحۂ کاغذ پر تصویر نہیں کھینچ سکتا۔ یا جب تک معمار کے ذہن یا تخیل میں عمارت کا خیالی خاکہ نہ ہو۔ وہ کبھی تعمیر کی بنا نہیں ڈال سکتا۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ مصور اور معمار کے ذہن میں ان اشکال کا وجود کیونکر قائم ہوا۔ اور یہ نقشے ان کی نگاہوں کے سامنے کیونکر اور کہاں سے آئے۔ کیا انہوں نے محض اپنے دل و دماغ سے یہ چیزیں اُتاری ہیں یا اس کے علاوہ بھی کہیں سے امداد ملی ہے۔ ذرا سی غور کرنے سے یہ معمہ حل ہو جاتا ہے کہ دونوں کاریگروں کے تخیّل کی روح رواں مطالعہ ومشاہدہ ہے۔ کیونکہ ہزاروں ایسی جیتی جاگتی تصویریں اور نقش کاغذی مصوّر کی آنکھوں دیکھے ہوئے ہیں۔ جو معلوم یا غیر معلوم طور پر برابر دماغ پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ اور جن کے نقش و نگار خط و خال صفحۂ دل پر کالنقش ہوتے رہے ہیں کسی کی بڑی بڑی آنکھیں۔ کسی کی چمکتی ہوئی چاند پیشانی۔ کسی کے گھونگر والے بال اور کسی کی نوکیلی پلکیں وقتاً فوقتاً دل میں اترتی رہی ہیں اور بعینہٖ اسی طرح ہزاروں عمارتیں معمار کی نظر سے گذری ہیں۔ جن کے خاکے در و دیوار طاق و محراب برابر دل میں گھر کرتے رہے ہیں۔ اور اس طرح دونوں کے دل اور دماغ کے خزانے مطالعہ و مشاہدے کی بدولت مالامال ہوتے رہے ہیں اور وقتِ ضرورت کے لئے کافی ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ جو غور و خوض کرتے ہی تخیّل میں شکل پذیر ہو جاتا ہے اب اگر مصور یا معمار سے دریافت کیا جائے کہ تم نے جو یہ خیالی خاکے اپنے ذہن میں کھینچے ہیں۔ کیا یہ تمہاری ہی ایجاد ہیں اور تمہارے ہی دماغ کی صناعی کا نتیجہ ہیں۔ تو دونوں کا یہی جواب ہوگا۔ کہ ہاں ہم ان کے موجد ہیں یہ جواب بلاشبہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک حد تک درست ہے۔ مگر گہری نظر ڈالنے سے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ سب مطالعہ و مشاہدے کے کرشمے ہیں +

زمانۂ موجودہ میں جو حیرت اور استعجاب میں ڈالنے والے ساز و سامان یا دیگر آرام وہ اسباب زندگی نظر آتے ہیں۔ یہ ابتدائے آفرینش سے اسی طرح پر نہیں ہیں بلکہ انسانوں نے ابتدائی حالت میں وقت ضرورت اور تجربہ سے سبق حاصل کر کے تمام اسباب وقتاً فوقتاً فراہم کئے ہیں اور رفتہ رفتہ میدانِ ترقی میں گام زن ہوئے ہیں۔ جس قدر قول اقوال یا تصنیف و تالیف کے کار عظیم ہوئے ہیں۔ سب تجربات کی بنا پر ہوئے ہیں۔ اور تجربات مطالعہ اور مشاہدے کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ شروع میں انسانوں نے حواس ظاہری اور باطنی کی مدد سے قدرت کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا۔ اور حصول شدہ تجربات کو رفاہ عام کے لئے قلمبند کرتے گئے اور اس طرح تمام کاموں کا باقاعدہ اور مسلسل سلسلہ بن گیا الغرض حضرتِ انسان نے زندگی کی جس صنف اور جس شعبے میں ترقی کی ہے اُس کی تہ میں پوشیدہ یا نمایاں طور پر بھی دو قوتیں یعنی مطالعہ و مشاہدہ کام کرتی رہی ہیں۔ مطالعے و مشاہدے سے مراد صرف پڑھنا یا دیکھنا ہی نہیں ہے بلکہ مطالعہ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) بیاضِ دل کا مطالعہ (۲) دفترِ قدرت کا مطالعہ (۳) کتابوں کا مطالعہ +

قسم اول کا مطالعہ تو بالخصوص عارفانِ حقیقت اور سالکانِ راہِ طریقت کا حصہ ہے۔ جو آنکھیں بند کئے حالتِ وجد و سرور میں اپنے گھٹ ہی میں تین لوک کا نظارہ دیکھتے ہیں +

دوسری قسم کے مطالعہ سے عام طور پر سب مستفید ہوتے ہیں۔ بلکہ پھر بھی آنکھوں بے آنکھوں کا سودا ہے اور دیکھنے دیکھنے میں فرق ہے۔ جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شے بادی النظر میں بے حقیقت اور معمولی دکھائی دیتی ہے۔ اُسی سے حقیقت شناس نگاہیں دامنِ نظارہ بھر لیتی ہیں۔ جو لوگ اہل دل ہیں۔ جن کی ہلئے کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں۔ اُن کو ریت کا ذرّہ ذرّہ گنجینۂ راز نظر آتا ہے۔ اور پتے پتے میں قدرت کے سربستہ راز نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں +

پئے نظارہ اگر چشم حقیقت وا ہو | برگ گل ہے ورق آیت قرآن مجید
ایک صناعِ حقیقی کے یہ سب جلوے ہیں | عین کثرت میں نظر آتی ہے شانِ توحید

عام طور پر بھی نیچر کے دلکش مناظر دیکھنے والے کے لئے نہ صرف فرحت خیز اور تازگی بخشِ دماغ نظارے پیش کرتے ہیں بلکہ اپنے دلفریب اثر سے سرورِ دلی اور لطیف جذباتِ روحانی کو بھڑکاتے ہیں۔ زمین۔ آسمان۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ دریا۔ پہاڑ دشت وجبل وغیرہ مشاہدہ ہیں۔ آنکھوں کے لئے دلفریبی اور دل بستگی کے سامان ہیں۔ قدرت کی کتاب کھُلی ہوئی ہے اور صلائے عام ہے کہ جس کا جی چاہے دل بھر کر محوِ نظارہ ہو۔ اور آنکھوں آنکھوں میں مزے لوٹے۔ نہ کسی معاوضہ کی ضرورت ہے۔ نہ کسی ٹیکس ادا کرنے کی حاجت سب کو کھُلی آزادی ہے +

باوجود ان تمام آزادیوں کے دفترِ قدرت کے مطالعہ کے لئے پابندئ اوقات لاحق ہے۔ کیونکہ ہر چیز اپنے موقعے اور محل پر اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مکانے دارد کا مضمون ہے۔ جیٹھ۔ بیساکھ کی چلچلاتی ہوئی تیز دھوپ میں باغ کا نظارہ ایسا فرحت بخش نہیں ہو سکتا جیسا کہ اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ ہلکا ہلکا ابر آسمان پر محیط ہو۔ اور نسیم بہار کے خوشگوار جھونکے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو میں بس کر آ رہے ہوں۔ اُس وقت بیشک انسان کے دل کا کنول کھِل جاتا ہے اور غایتِ جوشِ مسرت میں بیرونی فرحت کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساتھ اندرونی یعنی دلی سرور بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں دفتر قدرت کا مطالعہ نہایت موثر ثابت ہوا کرتا ہے +

اب رہا تیسری قسم کا مطالعہ یعنی مطالعۂ کتب۔ اس کے لئے کسی قسم کی قید نہیں نہ پابندی اوقات لازم ہے نہ قدرتی یا دنیوی سامان کی احتیاج ہاں اگر ضرورت ہے تو صرف اس بات کی کہ انسان مطالعہ کی عادت ڈالے۔ مشاہدے کا خوگر بنے۔ فضولیات میں وقت کا خون نہ کرے۔ کتابوں سے گہری دلچسپی پیدا کرے۔ اور ان خاموش دوستوں سے سبق حاصل کرنا سیکھے اپنی توجہ کو تمام اطراف سے ہٹا کر ادھر مبذول کرے اور بس پھر ہر رنگ کے جلوے۔ گوناگوں تماشے اور بوقلموں نظارے آنکھوں کے سامنے موجود ہو جائیں گے۔ خلوت میں جلوت کا لطف میسر ہوگا۔ رزم کی صف آرائیاں بزم کی جلوہ نمائیاں۔ نثر کی رنگینیاں اور نظم کی دلفریبیاں الغرض ہر قسم کی تفریح اور مذاق کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔ ایک نظارے سے جی اکتا جائے تو اُدھر سے نظر ہٹا لو اور دوسری جانب محو نظارہ ہو جاؤ۔ دُور دراز مقامات کی سیر۔ مُلک مُلک کے عجائبات۔ شہر شہر کے نادرات دیکھ لو۔ ہر مذہب اور ملت کے انسانوں سے ملاقات کر لو اور اُن کی داستانیں اُن کے ہی منہ سُن لو۔ کنج تنہائی میں بیٹھ کر تمام زمانے کی سیر کر لو +

مطالعہ کتب سے ہر وقت ایک نئی دُنیا نگاہوں کے سامنے رہیگی مگر ان تمام نظاروں سے لطف اُٹھانا۔ تجربات کا وسیع کرنا اور نتیجوں کا اخذ کرنا ہر ایک کو بقدر ظرف اور حسب کوشش حاصل ہوگا۔ کیونکہ مطالعی کی توجہ جس قدر عمیق ہوگی۔ اور جتنا وہ مشاہدے میں غرق ہوگا۔ اُتنا ہی دامن خیال وسیع ہوگا۔ اور عمدہ نتائج ہاتھ لگیں گے۔ مختصر یہ ہے کہ دل بہلانے کے لئے اور افزائش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عقل کے واسطے کتاب جیسا شفیق کامل اور رفیق کنج تنہائی مشکل سے ملیگا جو چپکے چپکے زمانے بھر کے واقعات کانوں میں ڈال دے اور موجودات عالم آنکھوں سے مشاہدہ کرادے +

مصحفِ روئے کتابی سے کتاب اچھی ہے
مے گلگوں سے تخیل کی شراب اچھی ہے

اس تمام تحریر سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ انسان کتابی کیڑا بن جائے اور دفتر قدرت کے مطالعے سے غافل ہو جائے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ساعت بہ ساعت قدرت میں عظیم تغیرات ہوتے رہتے ہیں اور صدہا واقعات آنکھوں دیکھتے ایسے گذر جاتے ہیں۔ کہ جن سے صرف باریک بین نگاہیں اور مشاہدہ بین آنکھیں سبق حاصل کرتی ہیں مگر بیشتر تعداد ایسے آدمیوں کی ہے کہ جن کی نظر ایک محدود دائرہ سے باہر نہیں جاتی۔ اور جو شخص اپنے فوائد و مطالب کی اشیا پر بغور نظر ڈالتے ہیں اور بس ان کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی کہ زمانے میں کیا ہو رہا ہے اُن کی آنکھیں صرف آس پاس کی چیزوں کو دیکھتی ہیں۔ اور ان کی نگاہیں دُور بین نہیں ہوتیں مگر ہر فرد بشر کو دنیا میں آنکھیں کھول کر چلنا چاہئے کیونکہ یہاں قدم قدم پر ٹھوکر ہے اور آن کی آن میں قسمتیں پلٹ جاتی ہیں۔ قادر مطلق نے آنکھیں سب کو عطا کی ہیں۔ مگر ان کا بہترین استعمال اور اس نعمت عظیم سے فائدہ اُٹھانا۔ مطالعہ و مشاہدے سے تجربہ اور عقل حاصل کرنا اپنی اپنی کوشش پر موقوف ہے +

چار دن کا ہے تماشا دیکھ لے
دیکھتی آنکھوں سے دُنیا دیکھ لے

پیارے لال ... بی کلبوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُماکا بیاہ

راجہ وکش کے یگ میں شریر تیاگ کرنے کے بعد ستی جی نے جس روز سے ہمالیہ پربت کے راجہ ہماچل کے گھر جنم لیا تھا۔ اسی دن سے قدرتاً اس پربت پر تمام قسم کے عیش و آرام کے سامان مہیا ہونے لگے۔ پہاڑ کے تمام درخت ہمیشہ پھل پھولوں سے لدے رہنے لگے۔ ہنس۔ کویل۔ جلنورے سب پنچھی اپنی سریلی آوازوں سے سب کا دل لبھانے لگے۔ ندیاں نرمل شیتل اور پوتر جل سے بہنے لگیں۔ خوشگوار ہوائیں چلنے لگیں۔ رکھیشور منیشوروں نے جابجا اپنے آشرم بنا لئے۔ راجہ نے اُن کی خدمت کا معقول انتظام کر دیا۔ غرض چاروں وشاؤں میں آنند ہی آنند بہنے لگا +

اُس نگر کا یہ حال سنکر دیورکھ شری نارد جی کو دیکھنے کا شوق ہُوا۔ راجہ کو اطلاع دی۔ نارد جی کا اپنی راجدھانی میں آنا سنکر راجہ پھولا نہ سمایا۔ ان کے استقبال کے لئے بڑے بڑے انتظام کئے۔ جس وقت نارد رشی جٹائیں کھولے۔ گیروے پیتامبر پہنے۔ پیروں میں کھڑاؤں۔ ہاتھ میں ستار لئے دربار میں تشریف لائے۔ سناٹا چھا گیا۔ دور ہی سے رشی کو دیکھ کر راجہ معہ اپنی رانی مینا کے راجگدی سے اُٹھا اور جا کر ان کے قدموں پہ گر پڑا۔ نارد جی نے اسے اُٹھایا۔ گلے سے لگایا اور آشیرباد دی۔ راجہ نے نارد جی کو سونے کے سنگھاسن پر بٹھایا۔ اور آپ ہاتھ باندھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اسوقت دربار کا حال بیان نہیں ہو سکتا۔ جڑاؤ سنہری سنگھاسن پر نارد رشی براجمان ہیں۔ دائیں طرف راجہ و رانی پاربتی جی کی انگلی پکڑے کھڑے ہوئے ہیں بائیں جانب منتری و پردھان ہاتھ جوڑے کھڑے ہیں۔ پھر دورویہ سب راج کنور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باجگذار راجہ اہل کار صف بستہ ہیں۔ رعب و دبدبہ سے اُس نورانی چہرہ کی طرف کسی کی آنکھ نہیں اُٹھتی۔ سب کی نظریں زمین میں گڑ گئیں ہیں۔ اور نارد جی کے جلال سے سب پر خموشی چھائی ہوئی ہے۔ سنگھاسن پر بیٹھ کر نارد جی نے پوچھا کہو راجن۔ ابکے برکھا رت کیسی رہی؟ کنیا دانی کیسی ہوئی۔ پرجا کا کیا حال ہے؟ راجہ نے جواب دیا۔ ہے بھگون۔ جس دیش پر آپ کی کرپا درشٹی ہو۔ وہاں کس وستو کی کمی آئے گی۔ آپ کی دیا سے وقت وقت پر خوب بارش ہوئی۔ اَن خوب پیدا ہوا ہے۔ آدھی پرجا کاشت کرتی ہے۔ لگان بھی بہت ہی کم ہے یعنی ایک من میں صرف آدھ سیر اناج اور وہ بھی بعد فصل کٹنے کے وصول کیا جائے گا۔ نمبرداروں سے لیکر تحصیلداروں تک کو سخت ہدایت ہے کہ غریب کسانوں کو کسی قسم کا دُکھ نہ پہنچائیں۔ بیگار کا کام کسی سے ہرگز نہ لیں۔ رشوت ستانی و جابرانہ حکومت کو کام میں نہ لائیں۔ غریب کسانوں کو شاہی خزانے سے بیل و زمین خریدنے کے لئے بلا سود روپیہ قرض دیا گیا ہے۔ باقی پرجا میں سے یُوں تو تمام رعایا شستر ودیا سے واقف ہے۔ لیکن صرف چھٹا حصہ فوج میں ملازم ہے۔ پہرہ چوکی (محکمۂ پولیس) میں ودوان (تعلیم یافتہ) لوگ نوکر ہیں۔ تمام اہلکاروں کو معقول تنخواہ ملتی ہے۔ ہر سال اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ تاکہ کوئی شکم پری و کُنبہ پروری کے لئے ناجائز طور سے روپیہ نہ کمائے۔ اور ان تمام باتوں پہ بھی جاسوسی (خفیہ پولیس) کا انتظام نہایت مکمل ہے۔ بات بات کی خبر ملتی رہتی ہے ان جاسوسوں پر بھی چند معتبر آدمی چھوڑ رکھے ہیں کہ وہ کسی طرح اپنی ناموری۔ یا کسی سے دلی کینہ و بغض نکالنے کے لئے غلط خبریں نہ پہنچائیں۔ اور میں بذات خود بھی وقتاً فوقتاً بھیس بدل کر راج کا حال معلوم کرتا رہتا ہوں۔ ہر مقدمہ میں خوب تفتیش کی جاتی ہے۔ مجرموں کو سخت سزائیں ملتی ہیں۔ اور خصوصاً ان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوگوں کو جو راجے کے ملازم ہو کر ظلم - بددیانتی اور رشوت ستانی سے پرجا کو دکھ پہنچاتے ہیں - عبرتناک سزا دیجاتی ہے - ہر بچہ کو گوروکل میں جو شاہی خزانہ سے جاری ہیں لازمی جانا پڑتا ہے - مہاراج اس راج میں کوئی اَن پڑھ آدمی موجود نہیں ہے - اپنا برہمچرج آشرم پورا کئے بغیر کسی کو گرہست آشرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے - اور ہے راج رشی! جانوروں کا قتل جن کی حفاظت کا بھی ہیں ہی ذمہ وار ہوں بالکل ممنوع ہے - اگر کوئی کسی بیزبان جانور کو ذرا بھی دُکھ دیتا ہے - تو اس پاپی کے ہاتھ کٹوا دئے جاتے ہیں - گئو ماتا کی پوجن ہوتی ہے جو اس تمام سُکھ اور سمپدا کے دینے والی ہیں - وِدوان پنڈتوں کی بڑی قدر و منزلت کی جاتی ہے - ہے بھگون پرجا کے لئے میری جان تک حاضر ہے یہ سُنکر نارد جی بولے - راجہ - پرجا کی خوشی اور تمہارے انتظام کا حال سُنکر میں بہت پرسن ہوا - تم راج دھرم سے خوب واقف ہو - راجہ پرجا کا سمبندھ پتا و پتر کے ہے - اتنا سُنتے ہی ہماچل نے پاروتی جی کو نارد جی کے قدموں میں ڈال دیا اور کہا - ہے منیشور - یہ کنیا آپ ہی کی دی ہوئی ہے - آپ تمام ودیاؤں سے بھرپور ہیں - علم جوتش میں اپنا جواب نہیں رکھتے - ذرا اس کی ہستریکھا کو تو دیکھئے +

نارد جی نے پہلے تو پاروتی جی کے چہرے کو بغور دیکھا - پھر ہاتھ کی ریکھائیں دیکھ کر مُسکراتے ہوئے فرمایا - ہے گرراج - یہ تمہاری بیٹی تو سب گنوں کی کھان ہے - پرم سندری اور سبھاؤ ہی سے شیتل اور چتر ہے - اُما - امبکا - بھوانی اس کے نام ہونگے - اپنے پتی کو اتینت پیاری ہوگی - سہاگ اچل ہوگا لیکن اس کا پتی جوگی - جٹا دھاری - مست فقیر ہوگا - یہ حال سُنکر راجہ ورانی کو بڑا صدمہ ہوا - لیکن چونکہ نارد جی کے بچنوں میں پورن وشواس تھا - اس لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان سے ہی پوچھا کہ مہاراج پھر اس کا اُپائے کیا ہو سکتا ہے - راجہ کو ملین دیکھ کر ناردجی نے سمجھایا اور کہا کہ ہے راجن - کرم لیکھ کبھی نہیں مٹ سکتا شادی تو اس کی ایسے ہی گن والے آدمی سے ہوگی - لیکن ہاں - میرے ذہن میں آتا ہے - اگر اس کی شادی مہادیوجی کے ساتھ ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو - کیونکہ اگرچہ شوجی میں یہ تمام اوگن موجود ہیں - مگر اصل میں وہ ان سب سے رہت ہیں - البتہ شنکر جیسے پت کو حاصل کرنا آسان نہیں ہے - اس کیلئے تمہاری کنیا کو تپشیا کرنی چاہئے اور یہ بھی میں پیشین گوئی کئے دیتا ہوں کہ کچھ ہی ہو - اس کی شادی تو شوجی ہی کے ساتھ ہوگی - یہ کہکر اور سب کو آشیرباد دیکر ناردجی اپنے پرم دھام کو سدھارے +

ناردجی کے جانے کے بعد مینا کے دل میں شوکو نردوش یقین کرنے میں تامّل ہوا - لیکن راجہ نے سمجھایا - یہ علامات شوجی میں دیکھتے ماتر ہیں - کوئی دوش تو ان کو چھو بھی نہیں سکتا - کیونکہ وہ تو اچھے گنوں کے سمندر ہیں اور ناردجی نے جو شوجی کی تعریف کی ہے وہ است نہیں ہو سکتی +

راجہ کے سمجھانے سے رانی کسی قدر ڈھارس پاکر پاروتی جی کے پاس گئیں - ان کو دیکھتے ہی رانی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - بڑی محبت سے گود میں بٹھا لیا - مارے پریم کے پاربتی جی کو بار بار ہردے سے لگاتی تھیں ماممتا کے مارے مکھ سے آواز تک نہیں نکلتی تھی - اپنی ماتا کی یہ حالت دیکھکر اور ان کے آنے کا مقصد جانکر پاروتی جی بولیں سہے ماتا سنو - آج میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سندر برہمن مجھ کو اُپدیش کرتا ہے کہ ہے پاروتی تم جاکر تپ کرو - تپشیا ہی سب سکھوں کے دینے والی اور دکھوں کا ناش کرنے والی ہے - دیکھو تپ ہی کے بل سے برہما جی سرشٹی کو رچتے ہیں - بشن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پالن کرتے ہیں۔ رُدر سنگھار کرتے ہیں۔ تپ ہی سے شیش جی برہمانڈوں کے بوجھ کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔ تپ ہی کے آدھار پر ہے۔ بھوانی یہ سب سنسار ہے۔ اس لئے تم تپ ہی کرو۔ اور جو نارد جی نے کہا ہے اس کو ست سمجھو تمہارے ماتا پتا کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔ اس لئے ہے ماتا میں تپ کرنے جاتی ہوں۔ مجھے آگیا دو۔ پاروتی کا یہ سپنا سنکر رانی ششدر رہ گئیں۔ راجہ کو بلاکر پاروتی جی کا خواب دہرایا اور ان کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔ گو پاروتی جی کی سنگ سہیلیوں نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر انہوں نے کسی کی نہیں سُنی۔ اپنے ماتا پتا اور رشتہ داروں کو سمجھا بجھا کر آشیرباد لیکر پاروتی جی ہمالیہ کے ایک حصے میں جاکر تپ کرنے لگیں۔ ایک نہایت خوبصورت راج کنیا۔ نازوں میں پلی کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر تن تنہا تپشیا میں مشغول ہوئی۔ اپنے پتی کے چرنوں کا دھیان کرکے دُنیا کے تمام لذایذ نفسانی کو تیاگ دیا۔ شوجی کے چرنوں میں نت نیا پریم بڑھانے لگیں۔ یہاں تک کہ تن بدن کا بھی ہوش نہ رہا۔ کچھ عرصہ تک تو کند مول پھل کھائے۔ بعد ازاں پھر ساگ ہی پر گذارہ کرنا شروع کردیا ساگ چھوڑکر سوکھے بیل پتر سے ہی پیٹ بھرنے لگیں۔ تھوڑی مدت بعد بیل پتر کھانا بھی چھوڑ دیا۔ اور صرف جل پیکر رہنے لگیں۔ جب ہی سے ان کا نام اپرنا ہوا۔ جل بھی چھوڑ دیا صرف پون پر گذارہ کرنے لگیں اور اخیر میں پون بھی ترک کی۔ نراہار تپ کیا۔ پاروتی جی کی اتنی سخت ریاضت۔ دشواری اور استقلال دیکھکر آکاش سے گمبھیر برہم بانی ہوئی کہ ہے پاروتی جی سنو۔ اب تمہارا منورتھ سپھل ہوا۔ مقصد میں کامیابی ہوئی۔ اس سخت ریاضت کو چھوڑ دو۔ تم کو اب ضرور شو ہی بر ملیں گے۔ ہے بھوانی ایسا تپ آج تک کسی نے نہیں کیا۔ بڑے بڑے گیانی اور تپشوی دیکھے لئے تم اس برہم بانی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ست اور شُدھ سمجھو۔ اب جب تمہارے پتا تم کو بُلانے آویں۔ ضد چھوڑ کر اپنے گھر چلی جاؤ۔ اور اس بانی کو تم اس وقت یقین کرنا جب اسی جگہ سپت رشی آویں +

یہ آکاش بانی سُنکر پاربتی جی اَت پرسن ہوئیں۔ شوجی سے بیاہ ہے جانے کا یقین کر کے اپنے بھاگ کو سراہنے لگیں۔ اور پریم میں مگن ہو گئیں۔ یاگیہ ولکیہ رشی کہتے ہیں۔ ہے بھردواج من۔ یہ تمام حال تو میں نے تم سے اُما کا کہا اب ذرا شوجی کے چرتر بھی سُن لو +

جب سے ستی جی نے جا کر دکش کے یگیہ میں اپنا شریر تیاگ کیا تھا۔ تب سے نروو ند ہو کر شوجی کے دل میں ویراگ پیدا ہوا۔ چنانچہ کیلاش چھوڑ کر منیشورون کے آشرم میں جا جا کر بھگوت چرتر سُننے لگے اور ہمیشہ شری رام رام جپنے لگے اور اس طرح بھگوت بھگتی میں ایک عرصہ گذر گیا۔ شوجی کا ایسا نیم ۔ پریم اور اچل بھگت دیکھ کر ات کرتگیہ پرم کرپال شری رامچندر جی ان کے سامنے ساکشات پرگٹ ہوئے اور شوجی کو اُما کا انگی کار کرنے کے لئے ہر طرح سے سمجھایا و نیز ہماچل کے گھر پاروتی جی کا جنم لینا اور تپشیا کرنا بھی بیان کر دیا۔ فرمایا ہے شوجی اب تمہارا پرن پورا ہو چکا۔ اب کیلاش کو واپس چلے جاؤ یہ کہکر شری رامچندر جی انتر دھیان ہو گئے +

اپنے اشٹ دیو کے حکم سے شوجی کیلاش پربت پر چلے گئے۔ وہاں کشیپ۔ اتر۔ بشسٹ۔ بشوامتر۔ بھردواج۔ گوتم۔ جمدگنی۔ یہ سپت رشی شوجی کے پاس ملنے آئے۔ شوجی نے ان سے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ اول تم پاروتی جی کے پاس جا کر ان کی پریکشا لو۔ پھر ہماچل کو پاروتی جی کے پاس بھجوا کر ان کو گھر بھجوا دو۔ اور ان کا فکر دور کرو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مہادیو جی کے کہنے کے مطابق ساتوں رشی اس جگہ پہنچے - جہاں پاروتی جی تپشیا کر رہی تھیں - کیا دیکھتے ہیں - گویا مورت وان (مجسّم) تپشیا براجتی ہیں ان کو دیکھ کر منیشور بولے - ہے شیل وتی - ہے راج کماری - تو یہاں کس واسطے اتنا سخت تپ کر رہی ہے - ہے دیوی تم کس دیوتا کا آرادھن کرتی ہو - کیا پھل چاہتی ہو - ہم سے سچ سچ کہو +

رشیوں کے ایسے بچن سُنکر پاروتی جی نے پہلے سب کو ڈنڈوت کی پھر کومل بانی سے بولیں - ہے دکھیشورو - ہے منیشورو - آپ کے درشن کر کے میں بہت پرسن ہوئی - میں گرراج ہماچل کی پُتری ہوں - پاروتی میرا نام ہے - آپ کے سوالوں کا جواب دینے میں مجھے ذرا سندیہہ ہے کہ آپ میرے پرن کو سُنکر ہنسیں گے - لیکن کیا کروں - یہ میرا من ایسا ضدّی ہے - کسی کی نصیحت پر کان نہیں دھرتا - بس جو نارد جی نے کہا ہے اس کو ہی ست سمجھ کر تپ کرتی ہوں اور وہ تمنّا یہ ہے کہ میں اس مہا جڑ پاروتی شریر میں سچّدانند شو جی کو اپنا پتی بنانا چاہتی ہوں - ہے رشیو:: - میری اس نادانی کو تو دیکھو - کہاں میں ایک راج کنیا - اور کہاں سرودیاپک - دیا مئے - انتریامی - شو جی مہاراج +

یہ گفتگو پاربتی جی کی سُنکر تمام رشی کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے - بجا و درست - کیوں نہ ہو - یہ عہد تو تمہاری ولادت پر دلالت کرتا ہے ایک پربت کے راجہ کی کنیا ہو - اسی سے پربت جیسی جڑ باتیں کرتی ہو ہے پاروتی - تم نے کس کی بات کا یقین کیا - نارد جی کی - خوب - کیا تم کو نارد جی کے حالات سے واقفیت نہیں ہے - یہ وہی نارد جی ہیں - جنہوں نے راجہ دچھ کے گیارہ ہزار لڑکوں کو جن کو راجہ نے پرجا اُتپن کرنے کی غرض سے تپ کرنے کے لئے جنگل میں بھیج دیا تھا - ایسا اپدیش دیا کہ پھر ان بیچاروں کو گھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیکھنا نصیب نہ ہوا - ان ناردہی کی بدولت ہرنیہ کشیپ اور اس کے لڑکے پرہلاد میں دشمنی ہوئی - جس کا نتیجہ تم کو معلوم ہے کہ پتر نے اپنے پتا کو جان سے مروا ڈالا - اور آپ راج گدی سنبھالی - تمہارے ناردہی کے کرتوت ہیں کہ راجہ چترکیت کو اس کے اکلوتے لڑکے کے مرنے کے بعد ایسا اپدیش دیا کہ وہ چکرورتی راج کو چھوڑ کر جنگل کو سدھارا - اور اس ناردہی نے پانچ برس کے دہرو اور اس کی ضعیفہ ماں میں مفارقت ڈلوائی - ایسے ستم کرنا تو ناردمنی کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے - جو ان کا اپدیش سنتے ہیں - قطعی گھر بار چھوڑ کر بیراگی ہو جاتے ہیں - اصل یوں ہے کہ ان کا انتہ کرن نہایت ہی کپٹی اور چنچل ہے ظاہرا طور پر انہوں نے رشیوں کے سے چنہہ رکھ چھوڑے ہیں - ورنہ ان کے باطن کا حال تو ناقابل بیان ہے - افسوس تم پر بھی ان کا جادو چل گیا - واہ وا کیا اچھی تم کو سکشا دی ہے - اتنی سخت تپشیا کرو - کس کے لئے - شو مہاراج کے لئے - ہائے شوک - ہے نارد تم کیا کیا ظلم اور کرو گے - اُما کو شو کے ساتھ بیاہنے کی ترغیب دیتے ہو - اندھیر - یہ راجہ کی کماری وہ جنگل کا بھکھاری - جس میں کوئی گن نہیں - بے شرم - بے حیا - نرلج ہمیشہ برہنہ - کھوپریوں کا ہار گلے میں - سانپ لپٹائے - کونڈی سونٹا ہاتھ میں لئے - نشہ میں چور بیل پر سوار مرگھٹ میں پھرتا رہتا ہے - ہے نارد - تم نے کیا سوچا - ایسی شیشیلا اور چترکنیا کو شو کے ساتھ بیاہنے کے لئے ایسا بھاری تپ کراؤ - ایک نوان سے شادی کرنے کا پھل پا چکی ہے - چار آدمیوں کے کہنے سے پہلے تو شو نے ستی جی کو بیاہ لیا اور بعد میں الزام لگا کر ان کو تیاگ دیا ہے - ہون کرایا ستی کے مرنے کے بعد اب چین سے بالکل بے فکر ہیں - ادھر اُدھر سے بھیک مانگ کر کھانا - بھنگ پینا اور مست رہنا - ایسے منشوں سے گرہست کب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نبھیگی۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ اب تک جو ہونا تھا ہو چکا۔ ہے پاروتی اب تم اس نام اوارادے کو ترک کرو۔ ہم تمہارا بواہ وشنوجی سے کرادیں گے جو سب سکھوں مکے دھام ہیں +

اتنا سنکر پاربتی جی بولیں ہے رشیو آپ کا فرمانا بجا و درست۔ جیسا آپ نے فرمایا ہے۔ چونکہ میرا شریر پربت سے اُتپن ہوا ہے اس لئے اس کا سبھاؤ اس سے نہیں چھوٹتا۔ پربت کا سبھاؤ ہٹ ہے۔ اس وجہ سے میں بھی اس سے مجبور ہوں۔ سونا آگ میں ڈالنے سے اپنا دھرم نہیں چھوڑتا۔ میں آپ کی ہمدردی کی مشکور ہوں۔ مگر میں اپنا سوبھاوک دھرم کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ میرا گھر بسے چاہے اُجڑ جائے۔ لیکن میں کبھی نارد جی کے بچنوں کو است نہ مانونگی اور ہرگز اپنا عہد نہ توڑونگی۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جس کو اپنے گرو کے بچنوں میں شردھا اور وشواس نہیں۔ اس کو کبھی خواب میں بھی سُکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ دوسرا امر۔ شوجی خواہ اوگنوں کا بھنڈار یا مجسم اوگن ہیں اور آپ کے وشنوجی تمام گنوں کے دھام۔ لیکن مجھے تمہارے وشنو سے کیا کام۔ جس کا من جس میں رم رہا ہے۔ اس کے لئے تو وہی سب سکھوں اور گنوں کا بھنڈار ہے۔ دوسروں سے کیا مطلب۔ اب تو میں یہ جسم شوارپن کر چکی ہوں۔ یہ کلونت استریوں کا دھرم نہیں ہے کہ ارپن کی ہوئی چیز کسی اور کو دیدیں۔ اور سچ کہلواتے ہو تو میری اس جنم کی کیا کروڑ جنم تک یہی اڑ ہے کہ بریں (بر لیویں) تو شنکر ہی کو بریں ورنہ کنواری ہی رہیں۔ اپنے پرن کو میں ہرگز نہ توڑونگی۔ خواہ شوجی خود آکر ہزار مرتبہ مجھ کو سمجھائیں۔ پرتھوی اپنا دھرم چھوڑ دے۔ جل اپنے بہنے کا دھرم تیاگ دے۔ سورج بجائے پورب کے پچھم سے نکلنے لگے۔ چندرما سے شیتل تائی کے عیوض انگارے برسنے لگیں۔ اگن دیوتا اپنا بھسم کرنے کا دھرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چھوڑ دیں - چاہے تمام برہمانڈ اُلٹ پلٹ ہو جائے - لیکن اما کا پرن نہ ٹوٹا ہے - نہ ٹوٹیگا - اچھا - رکھیشورو آپ کو یہاں آئے بہت عرصہ ہو گیا - آپ نے جو میرے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے اور سنکشا دی ہے اس کی احسانمند ہوں - اور اپنی ہٹ کے لئے چھما چاہتی ہوں - اب بہتر ہے آپ لوگ اپنے اپنے آشرم کو سدھاریں ہیں سب کو پرنام کرتی ہوں +

ایسی پربت اور پریم پاروتی جی کا دیکھ کر رشیوں کے دل پریم سے اُمنڈ آئے - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے - گدگد شریر ہو گیا - نیتروں میں جل بھر آیا اور کہا کہ ہے دیوی تم دھن ہو - ہے جگت کی ماتا - ہے بھوانی - آپ تو ساکشات مایا ہیں شوجی ایشور ہیں - آپ دونوں سنسار کے ماتا پتا ہیں - ہم تو آپ کی پریت صرف اگیانتا سے دیکھتے تھے - ہمارا اپرادھ چھما کیجئے - یہ کہکر اور پاروتی جی کو ونڈوت کر کے سپت رشی وہاں سے ہماچل کے پاس آئے اور تمام واقعہ بیان کر کے پاروتی جی کو گھر بھجوا کر کیلاش پربت پر آ کر شوجی کو سب سماچار سنائے +

جے - پی قدسیہ - دہلوی

شریک انتی

تندرستی اور بیماری کا مول کارن

"سوچو کہ تم اچھے ہو اور تمہاری حالت اچھی ہے - نیچر تمہارے خیالات کی جانچ کریگی اور اُن کو سچائی کا جامہ پہنائے گی" + (سگنو)

جسم کا باقاعدہ اور قدرتی حالت میں رہنا تندرستی کہلاتا ہے - قدرت کی تمام قوتیں اُس حالت کے پیدا کرنے و قائم رکھنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیماری غیر قدرتی حالت ہے اور وہ دو میں سے کسی ایک سبب سے پیدا ہوتی ہے یا تو اُس شخص کی دماغی حالت میں کسی قسم کا فتور ہوگا۔ اور یا وہ اپنی طرف ہمیشہ مخالف خیالات کھینچتا ہوگا۔ لڑکوں کی بیماری کا سبب ماں باپ کے یا ان لوگوں کے ناقص خیالات ہیں۔ جن کے سپرد بچوں کی تربیت و پرداخت ہوتی ہے +

چونکہ خیال دنیا میں ایک پیدا کرنے والی اور ضبط کرنے والی طاقت ہے اس لئے وہ بیماری یا تندرستی کا باعث ہوتا ہے۔ بیماری سے مراد جسم کے رگ و ریشوں کی بربادی یا موت ہے۔ انسانی جسم کے اندروں کے ہر لحظہ میں اس کے رگ و ریشوں میں ایک قسم کی خرابی واقع ہوتی ہے یعنی وہ کمزور ہو ہو کر بالکل برباد ہو جاتے ہیں یہ خراب شدہ فاسد مادہ چمڑے کے مسام اور حرکات تنفس کے ذریعہ برآمد ہوتا ہے اور اُن کی جگہ غذا اور ہوا نئے نئے سامان اندر پہنچا کر ان کی مرمت کر دیتے ہیں +

تمام جسمانی خواہش اور جسم کے مختلف کاروبار سب من کی زیر نگرانی اور زیر حکومت رہتے ہیں۔ عام حالتوں میں من اپنے فرائض کو انجام دیتے ہوئے جانتا رہتا ہے کہ جسم کے کس حصہ میں کس چیز کی ضرورت ہے۔ جب تک من آزادی کے ساتھ کام کرتا رہتا ہے تب تک صحت قائم رہتی ہے۔ لیکن جس وقت دوسروں کا خیال اُس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ خواہ وہ صرف جزوی طور پر اُس کو اپنا ماتحت بنا لیتا ہے۔ وہ اپنے باقاعدہ فرائض کے انجام دینے سے قاصر ہو جاتا ہے اور پھر ایسی حالت میں کچھ نہ کچھ نتیجہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ بات خاص کر اس وقت زیادہ صحیح یاور ہوتی ہے۔ جب اثر انداز خیالات ناخوشگوار قسم کے ہوتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ اُن کی وجہ سے پریشانی بے چینی اور بداطمینانی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس مُضر [illegible] کی وجہ سے جب بے پروائی آ جاتی ہے۔ جسم میں فاسد مُردہ یا کمزور مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اور جا قاعدہ [illegible] مادہ [illegible] [illegible] وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

واقع ہوتی ہے ۔ یہ اکٹھا شدہ فاسد مادہ جسم کے قدرتی کاروبار کے سلسلہ میں روکاوٹ پیدا کر دیتا ہے ۔ اور تب تندرست حصہ مسموم ہونے لگ جاتا ہے جسمانی کل کے پُرزے کام کرنے سے رہ جاتے ہیں ۔ جسم کمزور پڑ جاتا ہے اور موت اُس کا گلا دبوچنے لگتی ہے ۔ اسی حالت کا نام بیماری ہے ۔ جس وقت یہ کیفیت ہوتی ہے ۔ دل کو کبھی کبھی مخالف خیالات سے بچنے کے چند لمحے مل جاتے ہیں ۔ اس وقت وہ بیماری کی حالت کی احساس کرنے لگتا ہے ۔ اگر اُس کو اس سے آزادی کی خواہش ہے اور بیماری کے خطرات پر غالب آنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے تو وہ برباد کُن وضائع کُن مادہ کے دُور پھینکنے اور رگ وریشوں کی مرمت کی طرف مائل ہو جاتا ہے ۔ اگر برعکس اس کے بہت دنوں تک مخالف اثرات کو دبانے کا موقع ملتا رہا ۔ تو وہ آخر میں پست ہمت بن جاتا ہے ۔ اور جسم کو مرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے ۔ اس آخری حالت میں اس کو یہ اُمید رہتی ہے کہ جسم سے علیحدہ ہو کر آخر وہ پھر اپنے اُس مخزن یا اصلی بھنڈار کی طرف واپس چلا جائے گا ۔ جہاں سے ابتدا میں آیا تھا ۔ جب دل کا کسی وجہ سے جسم کے کسی حصہ پر اختیار نہیں رہتا وہ حصہ بالکل بیمار ہو کر مر جاتا ہے ۔ ایک حصہ کی بربادی دوسرے کو متاثر کر کے ناقابل بنا دیتی ہے ۔ یہاں تک کہ اسی طرح بتدریج تمام کل بگڑ جاتی ہے ۔ اس کی حرکت رُک جاتی ہے ۔ تب رُوح جسم سے کوچ کر جاتی ہے ۔ اسی کا نام موت ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس طرح بے چینی اور تکلیف کی وجہ سے بیماری اور موت آتی ہے +

مکمل تندرستی اُس سے بہرہ ور ہونے کے لئے دل کا شانت رہنا نہایت ہی ضروری ہے ۔ یہ شانتی ہزاروں دولت ۔ ہیرے ۔ جواہر اور قیمتی کانوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے ۔ تمام اطبا و حکیم جانتے ہیں کہ جب تک دل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں انتشار و بے چینی ہے۔ تب تک اُس کا علاج غیر ممکن ہے۔ طبیب اپنے مریضوں سے اکثر دو سوال کیا کرتے ہیں۔ جن سے اُن کی اندرونی رگوں کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اول "کیا تم کو کسی قسم کی پریشانی ہے"؟ دوسرے کیا تمہارے دل کو کسی سبب سے انتشار ہے"؟ جب حکیم اپنے مریض کو اچھا نہیں کر سکتے تو تبدیل آب وہوا بحری یا بری سفر وغیرہ کی صلاح دیتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے؟ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مقام کی تبدیلی کی وجہ سے نئے نئے خیالات اور نئے نئے جذبات دل میں پیدا ہونگے۔ اور ان کے سبب سے پرانے خیالات دور ہو کر دل کو آزادی بخشیں گے اور وہ پھر جسم پر قابو پا کر اُس کو بربادی سے بچا لیگا+

جس کا دل منتشر ہے وہ دوسرے منتشر المزاج آدمیوں کے خیالات کو اپنی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے اُس کی بیماری بڑھتی جاتی ہے اور روز بروز تقویت حاصل کرتی جاتی ہے۔ مکمل تندرستی کے لئے شانت چت کا ہونا لابدی امر ہے۔ کیونکہ ہمارے اندر جیسے خیال ہونگے۔ ویسے ہی ہم باہر کی طرف سے بھی کھینچتے رہیں گے۔ سچے طور پر بھی ہم میں سے کوئی بھی مفرد شخصیت نہیں ہے۔ ہم ایک دوسرے کے جزو ہیں اور نظام کائنات کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ رومیوں کی کتاب باب ۱۴ آیت ۷ میں لکھا ہے "ہم میں سے کوئی شخص نہ صرف اپنے لئے جیتا ہے اور نہ کوئی شخص صرف اپنے لئے مرتا ہے"۔ ہماری تندرستی اور ہماری کامیابی دونوں کا انحصار محض اس بات پر ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کے خیالات اور جذبات سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ ہمارا خیال اُن کی نسبت ہوگا۔ ویسے ہی بلکہ مقدار میں اس سے کہیں زیادہ اُسی قسم کے خیالات ہم اپنی جانب کھینچتے رہیں گے+

علم خیال اور دُنیاوی نظام کی تمام حرکات و سکنات اُس شخص کو خاطر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لہ شیخ سعدی ؎ بنی آدم اعضائے یک دیگر اند ۔ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

خواہ انعام دیتے ہیں۔ جو ایماندار منصف مزاج اور فیاض ہے۔ کیونکہ ہم آپس میں کچھ اس طرح گتھے ہوئے ہیں کہ ایک کی نیکی سے دوسروں میں نیکی کے جذبات اُبھرتے رہتے ہیں۔ ایک کی نیکی سب کو نیک بنا دیتی ہے۔ اور ایک کے دُکھی ہونے سے سب دُکھی ہوتے ہیں [۴]

پست ہمت کرنے والے انتشار بخش۔ اور فکر افزا خیالات کا دروازہ اس وقت تک کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم نئے خیالات کے لئے دروازہ کھول دیں۔ اگر دماغ کو تندرستی کے خیالات سے بھر دو۔ تو پھر دوسرے خیالات کے لئے گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس لئے ہم کو تندرستی کی قدر صرف اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی کرنی چاہئے۔ اگر ہم اس طرح یقین کر لیں اور تندرستی کے متعلق غور و فکر۔ ذکر و تذکرہ کیا کریں تو پھر کس کو شک ہو سکتا ہے کہ ہم تندرست نہ رہیں گے" [۵]

والدین کو احتیاج رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کی بابت ہمیشہ تندرستی بخش خیالات سوچا کریں۔ کیونکہ بچے زمانہ گذشتہ میں کسی نہ کسی مرض کے شکار ہو چکے ہیں۔ قریب قریب دُنیا میں ایک عام یقین ہو گیا ہے۔ اور قریب قریب تمام ماں باپ اور بچوں کے سرپرستوں کا عقیدہ رہتا ہے کہ لڑکوں کو کبھی نہ کبھی بیماری کی حالت سے گذرنا ہوگا۔ یہ عالمگیر غلط خیال اُن کے دلوں پر

---

[۴] شیخ سعدی ؒ

چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنت دیگراں بے غمی	نشاید کہ نامت نہند آدمی

[۵] مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جئے | جیتا ہے وہ جو جیتا ہے انسان کے لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کچھ ایسا عادی ہو گیا ہے کہ جب وہ کسی کے بچے کی نسبت بیماری کی خبر سنتے ہیں تو اُن کو خود خوف ہو جاتا ہے کہ اُن کے بچے کے لئے خطرہ آنے والا ہے۔ بیماری کا یہ خیال ایک شخص کے دماغ سے گذر کر بچے کے دماغ میں داخل ہو جاتا ہے۔ خوف کے خیالات ان کے دماغ میں ہمیشہ ہی موجود رہتے ہیں۔ اور اگر اس خیال کی وجہ سے بچے میں ذرا بھی بیماری کی علامت پیدا ہو گئی تو وہ فوراً اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ لڑکے کو بیماری لگ گئی اور اب وہ بیمار ضرور ہوگا[ا] اس قسم کے خیالات نہ صرف بچوں کی تندرستی کو متاثر کرتے ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی دوسرے والدین کے خوف کے خیالات کو پاس بُلا لیتے ہیں۔ جن کو خود اپنے لڑکوں کے بیمار ہونے کا خوف ستا رہا ہے ایسے خیالات کا سیلاب کمزور و معصوم بچہ پر طوفان کی طرح آتا ہے۔ اس کا دل مغلوب ہو جاتا ہے۔ بیماری پیدا کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ بچہ کی قوت ارادی اور اس کا ننھا سا دل ابھی تک اس قابل نہیں ہے کہ دوسروں کے خیالات کے اثر کو ہٹا سکے۔ لوگ بھول کر بھی بچوں کے سامنے بیماری کا تذکرہ نہ کریں۔ بلکہ اس طرح کی گفتگو کا قطعی تذکرہ نہ ہونے پاوے۔ کیونکہ ہر لفظ اور ہر خیال میں کسی نہ کسی قسم کے صدمہ پہنچانے کی طاقت موجود رہتی ہے +

ایمرسن مشہور فلاسفر کہتا ہے کہ "بیمار[۲] آدمی بدمعاش ہے" اور طامس ہنری ہکسلے سائنس دان نے پیشینگوئی کی ہے کہ "موجودہ نئے خیال کی وجہ سے دُنیا میں اس طرح کی روشنی آنے والی ہے کہ جو شخص بیمار پڑے گا وہ یا تو بیوقوف

[ا] چیچک کی موسمی بیماری کے وقت یہ خیال مخصوص نہایت مضر اثر پیدا کرتا ہے +

[۲] گو سننے میں یہ کریہہ ضرور معلوم ہوتا ہے مگر اصلیت یہ ہے کہ سوائے اگیانی اور پاپی کے دُکھ کسی اور کو نہیں ہوتا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمجھا جائے گا یا پاپی (گنہگار) تصور کیا جائے گا" اب وہ زمانہ دور نہیں رہا ہے جب لوگوں کو پبلک کے سامنے اپنی اصلی یا فرضی مصیبت کے اظہار کرتے وقت شرمساری اُٹھانی پڑے گی ۔ کیونکہ یہ مصیبتیں خود اُن کو مجرم قرار دینگی +

جو لوگ کسی طرح کے دماغی ۔ دلی یا جسمانی امراض میں مُبتلا ہیں خواہ وہ صحیح ہوں یا فرضی ۔ وہ حسب ذیل طریقہ کی پابندی سے خود بخود اُن کا علاج کر سکیں گے +

سب سے پہلے بات یہ ہے کہ بے چینی دور کر دی جائے ۔ کیونکہ بے چینی ہی خوف پیدا کرتی ہے ۔ لگاتار بے چینی خواہ اشانتی ایک قسم کی خودکُشی ہے جس قدر لوگ بیقرار ۔ بے چین اور اشانت ہونگے ۔ اُسی قدر اُن کے علاج کے موقعے ہاتھ سے جاتے رہینگے ۔ کیونکہ وہ برابر بے چین ۔ مضطرب اور اشانت آدمیوں کے خیالات کو اپنی طرف رجوع کرتے رہیں گے ۔ اس طرح کے خیالات کا زور اتنا بڑھ جاتا ہے اور وہ اس قدر اُن کے بارگراں سے دب جاتے ہیں کہ ان کا دل جسم کے پرپرزوں کے ضروری مرمت کرنیکے قابل نہیں رہتا بلکہ اُن کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ اپنے آپ کو بربادی کے مُنہ میں جھونکتے چلے جاتے ہیں +

جب کسی شخص نے اچھی طرح قطعی طور پر فیصلہ کر لیا کہ مخالف اثرات کو جو دل کو اشانت کر رہے تھے ضرور دور دفع کر دیا جائیگا ۔ اس کو چاہیئے کہ اپنے دل میں ہر قسم کی تندرستی ۔ اُمید اور نیکی کے خیالات کو زندگی کے لحہ لحہ میں بھرتا رہے دل کو ناقص مضر اور غیر تندرستی بخش خیالات سے خالی کر کے یونہی صاف رکھنا غیر ممکن ہے ۔ کیونکہ نیچر (قدرت) میں کہیں خلا نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور نہ وہ اس کی اجازت دیتی ہے وہ مجبور ہے کہ اپنے خیالی دل و دماغ کو اچھے اور
پاکیزہ خیالات سے بھر لے۔ یہ پھر اُس کو تکلیف نہ دیں گے۔ اور چونکہ ہر شخص اپنے
طرف رجوع کرنے والے خیالات کے زیر اثر رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ ان کی تکمیل و تکسیب
کیا کرے۔ اور تندرست شانت اور صابر بنے۔ اس کے سوا اس کو دن کے ہر
گھنٹہ میں خیالی طور پر جسم کے خون کی حرکت کرنے کی نسبت سوچنا چاہئے تاکہ
وہ آزادی سے رگ و ریشوں میں دوڑتے ہوئے کمزور مادہ کو خارج کیا کرے اور
جسم کے حواس کو اپنے قدرتی فرایض کے انجام دینے میں مدد دیتا رہے۔ اور
نیا مادہ ہر وقت جسم کی طرف اُس کی مرمت کے لئے رجوع کرے اگر اُس کو
اپنے تحکمانہ رسوخ پر یقین ہے تو تمام جسم اُس کے حکم کی اطاعت کرے گا
جسم کی تمام طاقتیں دل کی غلام ہیں۔ اس لئے ان سب طاقتوں کی
اس طرح تربیت ہونی چاہئے کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کرتی رہیں۔ کیا یہ
کبھی گوارا ہو سکتا ہے کہ ہمارا ملازم ہمارے آنکھوں کے سامنے ہمارے حکم
سے سرکشی کرتا ہوا ہمارے مکان کی بنیاد ڈھاتا رہے؟ یہ کبھی ممکن نہیں ہے
پھر کیوں ہم اپنے اس جسمانی خدمتگار کو جس سے ہماری مراد جسم کی طاقتوں
سے ہے۔ اس قدر جرأت عطا کریں کہ وہ اس کے در و دیوار کو کلہاڑا لگاتا رہے؟ کیونکہ
یہ ہماری سکونت کا مکان ہے اگر کوئی شخص بے پرواہ ہے اور اپنے مکان کی
عزت نہیں کرتا تو اُس کو کبھی اُمید نہ ہونی چاہئے کہ اُس کا نوکر خواہ مخواہ اُس
سے دلچسپی لیگا۔ کیونکہ نوکر صرف اپنے مالک کے زیر حکم رہ کر ہی کام کرتے ہیں
نیچر کو بیماری کے دور کرنے میں مدد دینے کے لحاظ سے ہم کو مناسب غذا
اور نیند کی کافی مقدار سے کام لینا چاہئے۔ روز ورزش کرو۔ مگر اس قدر نہیں
کہ اتنی ماندگی اور تھکاوٹ بڑھ جائے کہ خدمتگار کو نیند کے چند گھنٹوں کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اندر اُس کی تلافی اور مرمت کرنے میں وقت واقع ہو۔ اگر اُس کا دل مفید و دلکش اور تندرست خیالات میں مصروف ہے۔ تو بے چین کرنے والے آدمیوں کے خیالات کے دائرہ اثر سے اس کے خیالات دور ہٹ جائیں گے۔ کیونکہ بے چینی کے تمام خیالات بیمار آدمیوں کے دماغ سے برآمد ہوتے ہیں۔ جب اس نے اس طرح غلبہ پالیا۔ تو پھر وہ خوش دل۔ پُر اُمید اور اچھے آدمیوں کے خیالات کو اپنی جانب رجوع کریگا اور اُن سے اُس کو توافق اور ہمدردی ہوگی۔ اس خیالی اثر سے اُس میں خوشی اور قناعت آجائے گی اور تندرستی و جسمانی طاقت کا یہ حال ہوگا گویا اُس پر جادو کا اثر ہوا ہے +

بعض وقت بوجہ اردگرد کے تعلقات اور دماغی پریشانیوں کے دل کو جسم کی جانب سے نفرت ہوجاتی ہے۔ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ موجودہ حالت میں وہ حسب خواہ کسی خاص روش پر زندگی نہیں بسر کرسکتا۔ یا اس کی ذہنی قابلیت و حیثیت کے بموجب اُس کی اُمید و تمنائیں عملی صورت نہیں اختیار کرسکتیں تب وہ پست ہمت ہوجاتا ہے اگر اپنے ہمسایوں کے خیالات سے اس کو ہمدردی و ہم آہنگی نہیں ہے تو وہ ہمیشہ یہی چاہتا رہیگا کہ کسی طرح اس جگہ سے نجات ملے۔ تاکہ وہ زیادہ توافق و ہمدردی کی جگہوں میں رہ کر اپنا کام کرے۔ اس مقصد کی تکمیل کی تمنا میں وہ جسم کی طرف سے بے پرواہ ہوجائے گا۔ جسم کو سڑنے گلنے اور بیمار ہونے کے لئے چھوڑ دیگا۔ دنیا میں بھی تو لوگ ایسا ہی کرتے ہیں جب کسی ہمسایہ کی قربت میں رہنا منظور نہیں ہوتا۔ تو اپنے مکان کی مرمت تک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک ایسے خیالات دل میں متمکن رہیں گے تب تک تندرستی اور طاقت کا واپس آنا غیر ممکن ہے۔ ایسی حالت میں تبدیلئ مقام جو اپنی فضائیت و ہمسائگی کے لحاظ سے اُس کے موافق ہو زیادہ مفید حرکت ہوگی۔ اس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تبدیلی سے جسم کو درازی حیات نصیب ہوگی +

یہ سوچنے کے قابل بات ہے جس جگہ ایک شخص کی تندرستی معرض خطر میں رہتی ہے - دوسرا اُسی آب و ہوا میں بھلا چنگا - موٹا تازہ نظر آتا ہے - جب ہم سبب دریافت کرنے لگتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اُس کو ہمسایہ یا اردگرد کے سامان سے نفرت تھی - وہ وہاں رہ کر خوش نہیں تھا مگر دوسرا خوش اور شانت رہتا تھا - کیونکہ وہ جگہ اس کے مزاج کے موافق تھی - جو جگہ ایک کے لئے موافق تھی وہی دوسرے کے واسطے مختلف الاثر ثابت ہوئی - جن حالتوں سے مزاج میں شانتی اور قناعت آویگی اُنہیں سے مرض کا علاج ہوگا - جن چیزوں سے ناخوشی اور تکلیف ملے گی اُن ہی سے بیماری آوے گی - جس وقت انسان کو اپنے فرائض کی وجہ سے کسی ناخوشگوار مقام - ناخوشگوار حالت - اور ناخوشگوار ہمسائیگی میں رہنے کی مجبوری ہو تو وہ مندرجہ ذیل طریقہ کی پابندی سے اُن پر غالب آسکیگا - جب کبھی اُس کو فرصت ملے اپنے خیالات کو ایسے مضمون کی طرف متوجہ کرے جو اُس کی مزاج کے موافق ہیں - اس کے سوا یکسوئی کے عمل کا شغل کرے اور اس طرح علم خیال کے متابعت میں ایسے ہمدرد آدمیوں کے خیالات کو اپنے پاس بُلا بھیجے - جن کے قریب معہ گوشت و پوست کے جانا غیر ممکن ہے - ثابت قدمی کے عمل سے تھوڑے ہی دنوں میں اُس کو دوسروں کے ساتھ خیالی ہمدردی کرنے سے خوشی اور شانتی محسوس ہونے لگے گی - یہ اُس کے دل کی خلا کو بھردیں گے اور ناخوشگوار خیالات کو وہاں عمل و دخل کرنے کا پھر موقع ہاتھ نہ آئے گا - آیندہ اس کو چاہئے کہ وہ زیادہ تر مادی دُنیا میں نہ رہے بلکہ خیالی دُنیا کے بڑی بڑی خوشیوں سے بہرہ ور ہوتا رہے +

تھوڑے ہی دنوں بعد اس کے نئے خیالات کی خوبصورتی اور رسوخ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا اثر اس کے اردگرد کے سامان و ساتھیوں پر پڑنا شروع ہوگا اور آہستہ آہستہ وہ اُسی کے درجہ خیال میں ترقی پا جائیں گے۔ اب اس نے اپنے گرد نئی دنیا بنالی۔ اور علم خیال کی مدد سے اردگرد کے سامان اور ساتھیوں کو نئے قسم کی زندگی کا جامہ پہنا دیا۔ اس طریقہ سے اس نے عجیب طور پر اپنی قسمت کی کایا پلٹ کرلی۔ اور شانتی خوشی اور دماغی تندرستی اُس کے حصہ میں آگئی +

جس وقت انسان اپنے جسم کو حکم دینے لگتا ہے کہ بیماری کو دور کردو۔ اور نئے و مضبوط رگ و ریشے بناؤ۔ اس کو معلوم ہوگا کہ عدم استعمال کی وجہ سے قوت ارادی کمزور ہوگئی ہے اور دماغی و دلی طاقت اس قدر مضبوط نہیں ہے۔ اور اُس کے کام میں استقلال و ثابت قدمی کا نشان تک نہیں نظر آتا۔ جب یہ حالت ہو تو ایسے آدمی کے خیال سے مدد لے جس کی قوت ارادی مضبوط ہے۔ جس نے دل کو قابو کر رکھا ہے اور جس کے خیالات کو اُس کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اس مدد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی قوت ارادی کو تحریک کی استعانت ملیگی اور اس کی کوشش بارور ہوگی۔ مگر ایسا کبھی نہ ہونے پاوے کہ وہ بالکل دوسرے ہی کا ہمہ تن آسرا لے لے کیونکہ اس وقت سے کام لینے کا وقت آئیگا وہ پہلے کی طرح کمزور رہے گا جس شخص کو وہ اپنے مدد کے لئے منتخب کرتا ہے وہ ایسا ہی آدمی ہو جو علم خیال کے قانون کی سمجھ رکھتا ہے۔ جو حالات کو جانتا ہے اور جس کو اُس کے ساتھ خاص طرح کی دلچسپی و ہم آہنگی ہے۔ مددگار کے خیالات اور عادات نیک ہوں۔ وہ صاحب عزت ہو۔ بے غرض ہو۔ ورنہ بالعوض فائدہ و مدد کے اس کے خیالات مضر و مسموم ثابت ہونگے۔ انتخاب کرتے وقت عقل سے کام لینا چاہئے + (باقی پھر)

"علم خیال"

صرف اس کی قوت ارادی مضبوط نہ ہوگی۔ اور پھر جب کبھی اپنے قوت بازو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آتمک اُنتی

ہمارا اصلی دھرم کیا ہے؟ ہماری زبردست خواہش اور ہمارا اعلیٰ اُدیش کیا ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب ہم اس سنسار میں نظر اُٹھا کر بغور دیکھتے ہیں۔ تو اشانتی ہی اشانتی کے سامان چاروں طرف نظر آتے ہیں۔ ہر ایک چیز اپنے مرکز سے ہٹ کر دکھ ہی دکھ کا اظہار کر رہی ہے۔ چار آشرموں اور چاروں ورنوں کی بُری حالت ہے سب کوئی اپنے اپنے دھرم کو بھُلا بیٹھے ہیں۔ سب کسی کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ہر ایک اپنی خودغرضی میں مست ہے۔ یتیم بچوں اور بیواؤں کی تعداد بجائے دن بدن تنزلی کے ترقی پر ہے۔ ان بچاروں کی مصیبت زدہ آہ وزاری سے آسمان گونج اُٹھا ہے۔ گئو ماتا اپنا رونا رو رہی ہے کسی کا اُس بیچاری مصیبت کی ماری سے یتھایوگیہ برتاؤ نہیں ہے۔ ہر ایک جانور کی جان علیحدہ عذاب میں پڑی ہوئی ہے۔ زمینوں کی کاشت کی عقل معدوم ہو جانے سے اس کی پیداوار کی بہت بُری حالت ہے۔ اناج پھل پھول وغیرہ بناسپتی کے اپنے اصلی رنگ روپ اور جسامت میں نہ پیدا ہونے سے انسانوں حیوانوں کا بل گھٹ گیا ہے۔ کمزوری نے ڈیرا آن جمایا ہے تندرستی میں فرق پڑ گیا ہے۔ ہیضہ۔ طاعون۔ چیچک۔ بخار۔ آتشک۔ سوزاک۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نامردی وغیرہ خطرناک بیماریوں کے گھُن نے سنسار بھر کے آنند جیون کو کھوکھلا کردیا ہے۔ بیموقع سردی۔ گرمی۔ برسات کے کارن قحط وغیرہ دُکھوں کی اُنتی ہورہی ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن بن رہا ہے۔ بہن بہن سے لڑ رہی ہے ساس بہو میں اتفاق نہیں۔ والدین علیحدہ اپنے نالائق پُتروں سے دُکھی ہو رہے ہیں۔ ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ سب آپس میں لڑ بھڑ کر اپنی اپنی طاقت کو کھو رہے ہیں۔ اتفاق کی جڑ میں کلہاڑا لگا ہوا ہے۔ کسی کا کسی سے سچا پریم نہیں رہا۔ ہر ایک گھر میں خانہ جنگی ہے۔ ہر ایک کی نظروں میں فرق آگیا ہے کوئی ماں بہن آزادی سے کہیں آ جا نہیں سکتی۔ کوئی آرام سے سو نہیں سکتا۔ چوری۔ رہزنی۔ دغابازی۔ فریب۔ بے اعتباری۔ خودغرضی نے زور پکڑ لیا ہے ہر ایک کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی سچا قوم پرست۔ دیش بھگت۔ راج بھگت اور ایشور بھگت نظر نہیں آتا ہے۔ ہر ایک اپنے اپنے دھرم سے بے خبر ہوکر اپنے روزانہ فرائض پر تمسخر اُڑا رہا ہے۔ دھرم کرم کا بیڑا غرقاب میں ہے۔ بیفائدہ اور بلے جا ضرورتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ شراب۔ بھنگ۔ چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ زہریلی چیزوں اور انڈے مانس مچھلی وغیرہ گندی سڑی مُردار چیزوں میں ہی اصلی بل تندرستی اور خوشی مان رکھی ہے۔ تازہ جل اور اناج۔ پھل پھول سبزی ترکاری پیٹ بھرنے کو کافی نہیں ہیں۔ لیمونیڈ۔ سوڈا۔ برف اور باسی بسکٹوں کے بغیر مزا ہی نہیں آتا ہے کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اہنکار وغیرہ سے جذبات بڑھ گئے ہیں۔ خرچ سے ہم بیزار ہیں۔ چاروں طرف سے ہم کو ٹھگنے ہی دھکّے لگ رہے ہیں۔ ہر ایک آدمی ایک دوسرے کو کچلنے کو تیار ہے۔ کوئی کسی کا سچا ہمدرد اور پُرسان حال نہیں رہا ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غرضیکہ ان دُکھوں کا کوئی کہاں تک ذکر کرے - ان دُکھوں نے ہماری پیاری زندگی کو تلخ بنا دیا ہے - ہر ایک کام میں ہم کو ناکامیابی اور نااُمیدی پیش ہے قبل از وقت والدین کا سر سے گذر کے یتیم بن جانا - چھوٹی عمر کی شادی خانہ بربادی اور چھوٹی رسومات کی کُھلی آزادی سے چھوٹی چھوٹی معصوم دیویوں کا بیوہ ہو جانا - اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کا اپنے والدین کے سامنے قبل از وقت کُوچ کر جانا کوئی کم دردناک اور دل کو ہلا دینے والا بھیانک نظارہ نہیں ہے - غرضیکہ ان دُکھوں کی ماتا موت سے ہم کو ازحد نفرت ہے - زندگی سے ازحد پیار ہے - ان دُکھوں کے پرچنڈ اگنی سے دگدھ ہوئے ہوئے دُکھ اور ظالم موت کے پنجہ سے رہائی پانے کے لئے ہر ایک دُکھی آتما کی یہی زبردست خواہش پیدا ہو رہی ہے - کہ کسی طرح سے سچے آنند کی امرت برشا ہو - اور ہم کو سچا آنند جیون ملے +

اے میرے پیارے پڑھنے والو - کیا آپ نے میرے اس مُدعا کو سمجھا ہے کہ کیوں میں بار بار سنسار بھر کے دُکھوں کا دردناک نظارہ آپ کے سامنے رکھ کر آپ کے دلوں کو اشانت کر رہا ہوں - کیا میری ایسی بُری نیت ہے - کہ میں آپ کو آپ کے دُکھ یاد کرا کرا کر کے آپ کے دُکھوں کو اور بڑھا جاؤں - اور آپ کو زار زار رُلاؤں - ایسی بُری نیت پرماتما دُشمن کو بھی نہ دے +

میرا یہ منشا ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ آپ کے دگدھ دلوں کو اور زیادہ پرجولت کروں - میری تو زبردست خواہش یہی ہے کہ کسی طرح سے یہ دُکھ دُم دبا کر بھاگ جاویں - دنیا بھر میں آنند اور پریم کی لہر چل پڑے +

واستو میں اس چراچر جگت میں دکھ کا نام و نشان نہیں ہے - آنند ہی آنند ہے - اور یہ جو آپ کو دکھ نظر آتا ہے - وہ تو اس طرح ہے - جس طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ سورج کے غروب ہونے سے اندھیرا چھا جاتا ہے - اور ہر ایک چیز اپنے اصلی رنگ روپ میں نظر نہیں آتی ہے - اُلٹ پلٹ اچھی بُری اور بُری اچھی معلوم دیتی ہے - اصلیت تو یُوں ہے - کہ اس سنسار بھر میں کوئی بھی چیز بُری نہیں ہے - ہر ایک چیز باموقع مفید ہی مفید ہے - سچدانند اوم پتا کی عجیب و غریب رچنا میں کسی تنکے کو بھی بُرا اور غیر مفید کہہ دینا مہاں پاپ اور بیوقوفی کی پہلی نشانی ہے - جب ہر ایک چیز مفید ہے اور کوئی دُکھ نہیں ہے - تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دُکھ اور یہ دُکھ کے سامان کیسے پیدا ہو گئے - کیوں اندھیرا چھا گیا - آنند کا سورج کس طرح سے ڈوب گیا +

سچائی تو یہی ہے کہ ہر ایک چیز نہایت ہی مفید اور کارآمد ہے - لیکن ہماری کم سمجھی اور کمزوری سے اور ہمارے اندر گیان کا بل نہ ہونے سے ہم کو یہ تمام دُکھ محسوس ہو رہے ہیں - یہ دُکھ ہمارے طاقت کا سچا معیار ہیں - سچی کسوٹی ہیں - اگر ہمارے اندر ان دُکھوں کے مقابلہ کے واسطے سچا بل سچا پُرشارتھ ہے - اور ہم ان دُکھوں سے ذرا نہیں گھبراتے - دُکھ درد کی شکایت کا لفظ - نا اُمیدی ناممکن اور کم ہمتی کا کلمہ اگر ہمارے زبان سے کبھی نہیں نکلتا ہے - اور آئی ہوئی مصیبت کو فٹ بال کی طرح اپنے پاؤں سے پرے پھینکنے کا حوصلہ اگر ہمارے اندر ہے - تو اُس حالت میں ہم سچے جوانمرد و بہادر - دلیر اور سچے سُورما کہلانے کے مستحق ہیں - اگر ہمارے اندر یہ اصلیت نہیں رہی ہے - اور ہم ہر وقت اپنے دُکھوں کا رونا رو رہے ہیں - تو یہ ہمارا کاڑ پنا اور نامردی کا پرتیکش ثبوت ہے - ان دُکھوں کا ہونا اور آنند کی اس زبردست خواہش کا ہونا نہایت مبارک ہے - جہاں دُکھ یا موت نہیں ہوتا ہے - وہاں آنند کا مزہ نہیں آتا ہے

No pains no gains

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مرد بن کر ان دُکھوں سے ہرگز ہرگز مت گھبراؤ - حوصلہ کو کام میں لاؤ - اور سوچ وچار کرو اور ان دُکھوں کے مقابلہ کرنے کے واسطے اپنے اندر دھرم شکتی پیدا کرو - ضرورت صرف دھرم شکتی کی ہے - ضرورت صرف آمد گی ہے جہاں بل اور آمد کا سورج چمکیگا - وہاں دُکھ اور خرچ کا ڈر دُم دبا کر بھاگ جاویگا دُنیا کے یہ دُکھ سُکھ تو برابر آپ کو نظر آتے رہیں گے - جب تک آپ کے اندر دھرم شکتی کی چمک دمک پیدا نہیں ہو جاتی - جونہی آپ کے اندر دھارمک بل پیدا ہو گیا - پھر آپ کو سوائے آنند ہی آنند کے اور کچھ نظر نہ آوے گا - سب چیز پیاری معلوم ہوگی - بیگانگی دُور ہو جاویگی - ایکتا اور سمانتا کا راج ہوگا - گیان چکشو سے دِبیہ درشٹی پیدا ہوگی "

یہ بالکل سچ ہے - کہ میں جان بُوجھ کر کسی کو بُرا نہیں کہتا کسی کی شکایت نہیں کرتا ہوں - اگر کوئی دوش یا بُرائی ہے تو میرے اپنے ہی اندر ہے میں ہی ہر ایک چیز کو اچھا یا بُرا بنانے والا ہوں - میں ہی پشوؤں کی طرح کام کرتا ہُوا پشو جنم دھارن کرتا ہوں - اور میں ہی ترقی کرتا کرتا حیوان سے انسان اور دیوتا بن جاتا ہوں - اور میں ہی بندھ موکش کا مُول کارن ہوں - یہ تمام اندر جال میرا اپنا ہی ہے - اگر میں چاہوں - تو ابھی اس سے آزاد ہو جاؤں اور اگر نہ چاہوں تو ساری عمر اسی میں سرگرداں رہتا ہوں - یہ سب میری ہی کارستانی ہے - میں نے ہی خود بُرا بن کر ہر ایک چیز کو بھائی بند استری پُتر یار دوستوں کو اپنا ویری بنا دیا ہے - یہ بھی میرے ہی اندر شکتی ہے کہ میں اپنی بھلائی سے اپنے دھارمک بل سے دنیا کے تختہ کو آناً فاناً میں پلٹ دوں - اور اپنے پژمردہ بھائیوں کے مُرجھائے ہوئے دلوں کو زندہ کر دوں - میرے اندر سب شکتیاں موجود ہیں - میرے اندر جہاں بل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا مالک وراجمان ہے۔ جب میں اس کی سچی آگیا کا پالن کرتا ہوں۔ تو پھر مجھے ڈر کس کا ہے۔ میں امرت پُتر شاہزادہ ہوں۔ میں خود آنند کا سروپ ہوں بے فائدہ میں اس آنند کا رونا روتا ہُوا خود پریشان ہو رہا ہوں۔ اور دوسروں کو بھی پریشان کر رہا ہوں۔ یہ میری پریشانی بالکل بیجا اور فضول ہے۔ میں نے ہی اپنی کمزوری اور ناامیدی کے خیال سے اپنے اوپر دُکھوں کا جال پھیلا لیا ہے۔ میں نے ہی اپنی غفلت سے کمھ کرن کی نیند سو کر تمام اندھیر مچا دیا ہے۔ مجھے اس وقت اشد ضرورت ہے کہ جبکہ چاروں طرف ودیا کا سورج چمک پڑا ہے۔ میں بھی اس آلس کو چھوڑوں اور چیتن ہو کر اپنے دھرم کرم کو سمجھ کر اسمیں پورن دھیان سے لگ جاؤں۔ اس وقت بھی اگر میں نے اپنی اُس پُرانی غفلت سے کام لیا۔ اور ذرا دیر لگائی۔ تو پھر یقینی موت ہے جو اسی لاکھ کا گھمر گھیر ہے۔ پھر کوئی ٹھکانا نہیں۔ میرے واسطے وقت پر سنبھلنا بہتر ہے۔ صبح کا بھُولا اگر شام کو گھر آجاوے تو وہ بھی بھُولا نہیں کہلاتا ہے +

پیارے ناظرین۔ ذرا غور سے وچاریں کہ آج جو مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ اس کا کیا کارن ہے۔ اسکا مُول کارن سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہے۔ کہ میں نے بے سمجھ کمزور بچہ کی طرح یوگیہ ایوگیہ انڈ بنڈ کسی چیز کو اپنے مُنہ میں ڈال لیا ہے۔ یعنی نہ یہ خیال کیا ہے کہ یہ میرے کھانے لائق ہے یا نہیں ہے اور نہ اسکی کمی بیشی کا خیال کیا ہے۔ اور نہ اپنی پاچن شکتی کو دیکھا ہے اور نہ کوئی موقع ومحل دیکھا ہے جیسا آیا پشوؤں کی طرح مُنہ میں ڈال لیا ہے اس بے سمجھی نے ہی میری موت کے سامان پیدا کر دئیے ہیں۔ میں خود بیمار ہو کر دوسروں کے لئے دُکھ کا باعث بن گیا ہوں۔ بجائے دوسروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی سیوا ٹہل کے خود بستر مرگ پر پڑا ہُوا محتاج بنا ہُوا زار زار رو رہا ہوں۔ جہاں تندرستی کی حالت میں ہر طرح سے خوش تھا۔ آزادی سے مزے کے ساتھ اِدھر اُدھر گھوم کر سب جگہ کے آنند بھوگتا تھا۔ اور اپنے آنند سے سب کو آنندت کرتا تھا۔ سب کی خوشی میں اپنی خوشی مانتا تھا۔ ہر ایک چیز مجھے پیاری معلوم ہوتی تھی۔ وہاں اب اصلیت سے دُور ہو کر بیماری میں مخمور ہو کر ہائے ہائے کر رہا ہوں۔ کوئی چیز نہیں بھاتی ہے۔ اپنے سمبندھیوں کی پیاری زبان بھی کڑوی اور زہر معلوم ہوتی ہے۔ اصلی ساتوک بھوجن سے از حد نفرت ہے۔ اگر ذرا سا اس کو کھاتا ہوں تو دست یا قے کر دیتا ہوں۔ یا اپنے پیٹ میں رکھ کر اپنا پیٹ بڑھا لیتا ہوں۔ اس وقت اگر مجھے محبت ہے۔ تو کڑوی چیزوں یا اُن چیزوں سے جو میری اصلی خوراک نہیں ہیں۔ یہی نقلی چیزیں یا زہریلی دوائیاں میرا جسم قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ باقی اصل سے سخت بیزار ہے۔ میں نے اپنے مل مُوتر سے تمام ارد گرد گندگی مچادی ہے۔ سڑانڈ پھیل گئی ہے۔ ہوا اور پانی بگڑ گئے ہیں۔ اس زہریلی ہوا اور پانی سے پیدا ہوئے ہوئے اناج اور سبزی ترکاری بھی کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی کمزوری سے میں اور بھی دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہوں۔ میں نے ہی اپنی اس کمزوری اور بیماری سے اپنے بھائی بندوں کو بیمار کر کے چاروں طرف بیماری ہی بیماری پھیلا دی ہے۔ بدبو ہی بدبو پھیلا دی ہے۔ اور وہی بدبو میرے اپنے مُنہ میں داخل ہو کر مجھے اور بھی بیمار اور دُبلا پتلا کمزور اور محتاج اور ناکارہ اور نااُمید بنا رہی ہے اب غور فرمائیے یہ سب کس کا گورکھ دھندا ہے کیا اسمیں خود میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں گناہ گار ہوں یا کوئی اور ہے۔ اگر میری استری یا بال بچے یا والدین یا میری قوم کے یتیم بچے اور مظلوم بیوائیں اپنے دُکھوں سے آہ و زاری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کر رہے ہیں - اور میں ان کی خدمت نہیں کرتا ہوں - ان کو خرچ سے تنگ کرتا ہوں - اپنے اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے اگر میرے اندر دھارمک شکتی کی آمد نہیں ہے - تو یہ بھی میری کم ہمتی کا ثبوت ہے - اور اس کم ہمتی کا نتیجہ بھی تو میں خود ہی بھگت رہا ہوں - کہ دان خویش آمدن پیش کا معاملہ ہے - غرضیکہ میں خود ہی اپنی قسمت کے بنانے اور بگاڑنے والا ہوں - میں خود ہی چور ڈاکو قمار باز اور رہزن اور رشوت خوار اور راج دروہی بنکر اپنے راجہ کے قانون کو نہ سمجھ کر جیلخانہ کی چاردیواری میں بند ہوتا ہوں - اور میں خود ہی اپنے پیارے بزرگ دادا بھائی نوروجی کی طرح اپنے شہنشاہ اعظم کی مہربانی و شفقت کا مشکور ہوتا ہوں - یہ سب کچھ میرا ہی کھیل تماشہ ہے - یہ جہاں صرف میرے دھارمک بل اور میری لیاقت و قابلیت کے دیکھنے والا ہے - اگر میں نے اس بل میں ذرا کمزوری دکھلائی - تو میں نیچے ہوں اور جہان میرے اوپر ہے - اور اگر میں اپنے اس دھارمک بل پر کھڑا رہا اور جلدی میں نے کھڑا ہونا سیکھ لیا - تو یہ جہان میرے واسطے سُورگ دھام ہے - بہشت ہے - اور پھر دوسرے جہان میں بھی میرے واسطے اصلی زندگی اور موکش ہے - لیکن اگر میں نے ذرا اس معاملہ میں دیر لگائی غفلت کی - تو بس چاروں طرف اس جہان اور اُس جہان ہر جگہ موت ہی موت ہے - گئے دونوں جہاں سے پانڈے حلوا ملانہ مانڈے بہتری اور بہبودی اسی میں ہے کہ دھرم شکتی کا پارہ اُٹھادیں اور دُکھوں کا پارہ نیچا گرادیں اور جہاں تک ہو سکے جلدی ہم اپنی موجودہ دھارمک شکتی کو زندہ کرکے جہاں شکتی یا برہم شکتی بنالیویں اور پاربتی ماتا کے پربت گُن یا سچائی پر رہنے والے دڑھ برت یا کلیان کاری شیو برت کو دھارن کرکے جگت کا آنند بھوگیں اس برہم شکتی یا شیوبرت کا حاصل کرنا ہمارا پرم اُدیش ہے اسی میں سچا آنند ہے + اوم شانتی

شانتی شانتی - (باقی آئندہ)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہایت مفید اور کارآمد باتیں

(۱) کشمش کا آچار :- کشمش ایک سیر - انگور یا گڑ کا سرکہ چار سیر - کالی مرچ پسی ہوئی پاؤ سیر اور کالا اور سفید زیرہ ایک چھٹانک - نمک سیندھا تین چھٹانک بڑی الائچی پسی ہوئی آدھی چھٹانک - ادرک پاؤ سیر سرکہ کو آگ پر چڑھاویں جب ابھاں آجاوے - تب نمک کشمش ادرک اس کے اندر ڈال دیں - جب سرکہ سیر بھر جل جاوے تب کالی مرچ - الائچی ڈال دیں اور تھوڑی دیر میں اُتار لیں - بس تیار ہو گیا سنبھال کر رکھیں اور وقت ضرورت وقتاً فوقتاً استعمال کریں بڑا مزیدار ہے - اس حساب سے مقدار کم و بیش کر سکتے ہیں +

(۲) داد کا علاج :- پسی ہوئی گندک پاؤ بھر - سوڈا آدھ پاؤ - گھی ڈیڑھ پاؤ ان سب کو ملا کر پکا لیویں - دن بھر میں دو تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا داد پہ لگانے سے داد اچھا ہو جاویگا - اس مقدار سے کم و بیش کر سکتے ہیں +

(۳) انگریزی سیاہی بنانا :- بڑھیا مازو پھل آدھ سیر - ہیرا کسیس پاؤ سیر گوند کا ست پاؤ سیر - چینی پاؤ سیر - سب چیزوں کو علیحدہ علیحدہ پیس کر اچھی طرح سے ملا دے یہ پانچ تولہ چورن ڈھائی پاؤ گرم پانی میں ملانے سے عمدہ سیاہی تیار ہو سکتی ہے - دو تین قطرہ کاربولک ایسڈ اور لونگ کا چورن تھوڑا سا ڈال لینے سے مدت تک خراب نہیں ہو سکتی ہے +

(۴) درد حیض کا علاج :- ریوند خطائی - شورہ قلمی ہر ایک سات ماشہ جوکھار چھ ماشہ - زیرہ سفید ۳½ ماشہ شکر تری سب کے ہموزن باریک پیس کر سات سات ماشہ کی پوڑیہ بنا کر استعمال کرنا اُن عورتوں کو جن کو ایام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حیض میں درد ہوتا ہو نہایت مفید ہے +

(۵) پیشاب کی جلن - خشخاش شیر گاؤ میں پیس کر روغن گائے میں پکاکر پینے سے دور ہوتی ہے +

(۶) بال گرنا :- پیاز کا عرق اُس جگہ پر جہاں کے بال گرتے ہوں - مل دینا مفید ہے +

(۷) حیض کشا :- گنجد سیاہ و قند سیاہ کو جوش دیکر پلائیں حیض کھل جائیگا +

(۸) پیٹ کے کیڑے اور خارش کا سہل علاج :- برگ سبز سرس ایکتولہ گول مرچ سفید ۴ رتی کھرل میں باریک کرکے چار پانچ گولیاں بناکر پانی سے نگل جائیں - تو ہر قسم کے پیٹ کے کیڑے - کدو دانے - چھوٹے از راہ دست خارج ہونگے - یہی وزن پاؤ بھر پانی میں گھول کر چھان کر پئیں - تو آٹھ دس دن کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوگی +

(۹) قوت بدن و مضبوطی کمر :- اونٹنگن کے بیج - کونچ کے بیج - سکر کس موچرس - کیکری گوند - بہوپھلی - بیج بند - تالمکھانہ - بیج بل - سریالی - ثعلب مصری - موصلی سفید - آٹا گری بنولہ اور سونٹھ تمام ہموزن - تمام کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر باریک کرو - اور ازاں بعد تمام کے نصف حصہ گھی میں بھون کر تمام کے ہموزن کھانڈ ڈال کر رکھ چھوڑو - ۶ ماشہ صبح - ۶ ماشہ شام کو جوشیدہ دودھ کے ساتھ کھاؤ - جریان احتلام کی شکایت جاتی رہے گی - کمر مضبوط ہو جائے گی - قوت باہ بڑھے گی - اور تمام کمزوریاں رفع ہونگی +

(۱۰) سنہری نصیحت - دوائی سے پرہیز بہتر ہے - جہاں تک ہوسکے دوائی کا بہت کم استعمال کرو - اور روزانہ استعمال کی چیزوں سے اور باقاعدہ ورزش پرانایام اور صبح و شام کی ہوا خوری سے آئی ہوئی بیماری کو دور کرنے کا یتن کرو - ورنہ کسی پراوپکاری سچے وید یا حکیم سے مشورہ کرو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے اُنکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نرائن مہر صاحب پنشنر جوایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو اصحاب خریداری منظور کرنیکے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو اُن کو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کا موجودہ فائل لکشمی بھنڈار کے موجودہ پرچے اور ایک قابل دید کتاب صفائی دھرم بھی مفت انعام میں دئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام عہ کا وی پی ہوگا۔ اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام عہ کا وی پی ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پُرانے خریداروں کے واسطے نہیں۔ کیونکہ پُرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں +

حل طلب معمہ:۔ چار حرفوں سے مرکب ایک لفظ ہے جس کے پہلے حرف کے نیچے زیر ہے اور یہ ایک ایسا اوتم لفظ ہے کہ جس کی بدولت انسان دیوتا بن سکتا ہے اور جس کے بغیر وہ پشو کہلاتا ہے جسکا اخیر حرف اُڑا دیا جاوے تو ہندوؤں کا ایک متبرک تیرتھ بن جاتا ہے اور اگر پہلے اور اخیر کے حرف کو ملاکر پڑھا جاوے۔ تو اسکے معنے شمار کے ہوجاتے ہیں اور اگر پہلے حرف کی زیر اُڑا کر اور اُسپر پیش دیکر اخیر والے حرف کے ساتھ ملاکر پڑھا جاوے تو اس کے معنے صفت کے ہوجاتے ہیں۔ بتاؤ وہ کیا لفظ ہے +

جنوری کے معمہ کا حل "پران" ہے

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا:۔ لالہ شام نرائن صاحب لائل پور۔ لالہ گردھاری لال کھنہ جتوگ۔ لالہ ویربھان سب ایجنٹ شجاع آباد۔ لالہ دیوی دیال صاحب ہوجہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ لالہ گوردتہ مل صاحب لاہو۔ لالہ رادھو رام صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ بابو وشندس صاحب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیک مشورہ

ہمیشہ تندرست و توانا رہنے کا یہ راز ہے کہ اپنے "قوت ہاضمہ کو ہمیشہ برقرار رکھو" ہاضمہ کا بگاڑ ہی بیماری کا آغاز اور موت کی پہلی نشانی ہے۔ ہاضمہ کے بگاڑ کا مُول کارن قبض ہے۔ پاخانہ کا بیقاعدہ کم و بیش اور اپنے اصلی رنگ روپ اور وقت میں نہ آنا قبض کہلاتا ہے۔ اسلئے دانا آدمی کا یہ پرشٹ کام ہے کہ اپنی تندرستی۔ بل اور زندگی کی قائمی کے واسطے قبض سے بچنے کا ہمیشہ خیال رکھے۔ اس مبارک خیال کو مدِّ نظر رکھکر ہم نے قبض کشا گولیوں کا پرچار شروع کیا ہے۔ یہ گولیاں ایسی خوبصورت ہیں۔ جن کے خالی دیکھنے سے آدھی قبض تو پہلے دُور ہو جاتی ہے۔ اور بچے سے بوڑھے تک کے آسانی سے استعمال کے واسطے اس پر کھانڈ بھی چڑھی ہوئی ہے معمولی قبض تو ایک ہی گولی سے بغیر کسی قسم کی تکلیف کے دُور ہو جاتی ہے۔ تجربہ ہماری سچائی کی اصلی کسوٹی ہے ۲ ؍ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگوا کر پرکھ لو پھر کھاؤ۔ دیکھو لو دکھاؤ قیمت فی بکس جسمیں پچاس گولیاں ہیں قیمت ایک روپیہ معہ محصول ڈاک ہے +

نوٹ۔ ان گولیوں کا ہر گھر میں ہونا اشد ضروری ہے۔ جبوقت جسم میں کوئی تکلیف معلوم ہو قبض کی شکایت معلوم ہونے لگے۔ فوراً اسی دن رات کو سوتے وقت ایک گولی گرم دودھ کے ساتھ نگل جائے۔ اگر زیادہ قبض ہو۔ تو دو گولی نگل جائے۔ صبح کو پاخانہ بافراغت کھل کر آجاویگا۔ بھوک پیاس اصلی معلوم ہوگی۔ اور اسی طرح سے ہمیشہ ڈاکٹروں اور ویدوں کی فیس اور غلامی اور آیندہ آنیوالے کھانسی بخار وغیرہ بھاری روگوں سے بچ جاؤ گے فرمائیے کیا یہ سچی نیک صلاح ہے۔ یا کوئی دھوکا بازی ہے ملنے کا پتہ :- منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رسید و مختصر ریویو

ابلا پال ودّیشن مصنفہ ایک بھارت پُتر۔ یہ کتاب ہندی میں استریوں کے سُدھار کے لئے چھاپی گئی ہے۔ اسمیں موجودہ و گذشتہ زمانہ کی استریوں کی حالت کا فوٹو کھینچتے ہوئے استری جاتی کی بہبودی کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اور استریوں کے پتی برتا وغیرہ جو انیک دھرم ہیں۔ بھلے پرکار ورنن کئے گئے ہیں قابل دید اور ہر ایک گرہستی کے لئے مفید کتاب ہے۔ قریباً ۲۰۰ صفحے کلاں اور قیمت ۸ ہر فی پستک ہے۔ اور جو غریب عورتیں قیمت ادا نہیں کر سکتیں۔ ان کو محصول ڈاک بھیجنے پر مفت دی جاتی ہے۔ لالہ رام چند بہادر بی اے۔ لاہور سے مل سکتی ہے

ادیب الاطفال۔ یہ ماہواری رسالہ بچوں کے اخلاقی سدھار کے لئے محلہ دار الشفا حیدر آباد دکن سے نکلتا ہے بہت اچھا رسالہ ہے۔ قیمت سالانہ عہ ہے

سرکاری عہدہ داران کیلئے خوشخبری

کتاب منتخب قواعد سول سروس اردو کا نیا ایڈیشن طبع سوم چھپ گیا ہے یہ کتاب عہدہ داران کیلئے بہت مفید ہے اسمیں قواعد رخصت سفر خرچ قائمقامی و پنشن وغیرہ ہیں جن سے عہدہ داران کو اکثر کام پڑتا ہے۔ ہر ایک عہدہ دار کو یہ کتاب پڑھ کر نفع اٹھانا چاہئے قیمت کاغذ قسم اول مجلد ۱۱/ قسم دوم ۹/ چار جلد کے خریدار کو ایک جلد زاید دیجاویگی مجموعہ کتب زبان انگریزی اگر آپ انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ ہم کو لکھئے ہم آپکو پانچ کتب بھیجیں گے جو آپکو انگریزی لکھنا پڑھنا سیکھنے میں بڑی مدد دیگی کتب کے نام "معلم زبان انگریزی حصہ اول" - "انگریزی بول چال" - "انگریزی لیٹر رائٹر" "انگریزی قصے کہانیاں" - انگریزی ترجمہ جملہ کتب انگریزی معہ ترجمہ اردو ہیں قیمت ۴ ر

ملنے کا پتہ ٹھاکر پرشاد ولد بہادر علی گڑھ شہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دھنونتری اوشدھالیہ کے نایاب تحفے

آشچریہ دنت منجن اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں خون جانا بند ہوتا ہے اور ہلتے دانتوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت ۸ فی ڈبیہ معہ محصول ڈاک

جیون امرت وٹی ان گولیوں کے استعمال سے قبض دور ہو کر پاخانہ کھلکر باقاعدہ آنے لگجاتا ہے ہاضمہ کو قوت پہنچتی ہے بھوک خوب لگتی ہے اور لگاتار کئی دن کے استعمال سے جسم کی کئی قسم کی پرانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ واقعی یہ جیون کیلئے امرت ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲ معہ محصول ڈاک

سکھداے چورن اس چورن کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے جسوقت ذرا کوئی تکلیف جسم میں محسوس ہو جی کچا ہونے لگے سر میں درد کی شکایت ہو قبض ہو جاوے۔ بخار کے آثار معلوم ہونے لگیں۔ فوراً اس چورن کو حسب طاقت اندازہ سے پانی کے ساتھ ملاکر پی جایئے تمام شکایتیں رفع ہو جائینگی اور تندرستی کا مزا آئیگا۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ معہ محصول ڈاک

استری جیون وٹی حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ آنے لگجاتا ہے قیمت ۴۸ گولیوں کی عہ معہ محصول ڈاک

مہا سگندھت تیل اس تیل سے تھکے ہوئے دماغ کو بہت بڑا فائدہ پہنچتا ہے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے اس سے بال بڑھتے ہیں اسکی بھینی خوشبو سے دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے اسکی خوبیاں اسکے ایک دفعہ لگانے سے بخوبی روشن ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی عہ معہ محصولڈاک +

بال اڑانے کا پوڈر کہ اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ۸ معہ محصول ڈاک +

ملنے کا پتہ ☙ منیجر دھنونتری اوشدھالیہ لاہور

کشمیری کی چار خانہ ... سے طلب کرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

رامائن بالمیکی اُردو ۱۰۳۴ صفحوں پر مجلد قیمت ۱۲ روپے

ٹاڈ راجستان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۶۸ صفحوں پر ۶ روپے

مہابھارت اُردو مکمل ۱۸۳۶ صفحوں پر مجلد ۹ روپے

اگر آپکو پُرانے بزرگوں کی عظمت پُرانے بزرگوں کی شان و شوکت پُرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے۔ پُرانے لوگوں کے گُن کرم سبھاو

غرضیکہ پُرانے بزرگوں کی اصلیت کو جاننے اور اُنکے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور پُرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سنکر خود دلیر اور شیر مرد بننا چاہتے ہیں تو ان تین کتب کو ضرور ہی منگاکر ملاحظہ فرمائیے اور پھر دیکھئے کہ کیسا مزہ آتا ہے +

قانون کرم قیمت ۸ آنہ
ہند و تہذیب حصہ اول ۱۲ آنہ

مصنفہ پنڈت بشنداس بی۔ اے گورنمنٹ سکول فیروزپور نہایت ہی مفید کتابیں ہیں اور پنجاب ہندو سبھا کی رائے میں "ہندو تہذیب" حصہ اول اور قانون کرم کمیٹی ان کی خاطر ہندو جاتی کے سامنے خاص سفارش کرتی ہے لایق اور فایق مصنف نے انکی طیاری میں اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور خاص تحقیقات کا اظہار کیا ہے اور اسوجہ سے وہ تمام اہل ہنود کیطرف سے خاص طور پر حوصلہ افزائی کا مستحق ہے +

سُرت شبد یوگ کلپدرم جو مہاتما شیو برت لال ورمن ایم۔ اے کی تازہ تصنیف ہے ضخامت ۵۰۸ صفحے قیمت ۲ روپے مع محصول اسمیں بتایا گیا ہے کہ گورو نانک صاحب نے کیا تعلیم دی ہے کبیر صاحب نے کیا بتایا ہے۔ رادھا سوامی صاحب کا کیا مت ہے لوگ ناحق غلط فہمی پھیلاتے ہیں اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بڑی محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے عامل و شاغل ضرور منگاویں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویدانت کلپدرم ۔ از پنڈت صاحب سادھو ویدانت کے مضامین پر آخری تصنیف کتاب ضخامت ۱۸۰ صفحہ قیمت ۱۲ مجلد جنہوں نے ایک دفعہ بھی اپنشدوں کو پڑھا ہے وہ اس کو ضرور پڑھیں ۔ قند مکرر کا مزا آئیگا +

جیسا خیال ویسا حال یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو حکیم درگا پرشاد صاحب دہلوی نے کیا ہے یہ کتاب اسرار غیب سکھ اور شانتی عروج اور تندرستی خوشحالی و فارغ البالی رحم و انصاف عقل و سرور گیان اور آنند کامیابی اور کامرانی غرضیکہ ہر قسم کی شادمانی کے خزانے کی کنجی ہے جسکے ہاتھ آنے سے ہر طرح کے رنج والم فکر اور ہر ایک ذلت اور بدبختی کافور ہو جاتی ہے انگریزی کتاب کی قیمت تو عا ہے لیکن اس اردو ترجمہ کی قیمت صرف عہ ہے +

کامل سنیاسی ۔ اس کتاب کے پڑھنے سے آدمی کامل حکیم بن جاتا ہے قیمت عہ +

اپنا دھن آسمان پر جمع کرو ۶ رہ اگر واقعی آپ دکھ سے چھوٹنا چاہتے ہیں اور سچے سکھ کے خواہشمند ہیں تو ایک دفعہ اس کتاب کو ضرور پڑھیے +

برہم یگیہ قیمت ۶ رہ اگر آپ سندھیا کی خوبیوں سے ناواقف ہیں اگر آپ کو سندھیا کرنیکا ڈھنگ نہیں آتا اگر سندھیا پر آپ کا پورن وشواس نہیں ہے اگر آپ سندھیا کو تمام برائیوں سے بچنے کا اور تمام پاپوں سے چھوٹنے کا ذریعہ نہیں مانتے تو اس کتاب کو ضرور پڑھیے ۔ آپکی خاطر جمعی ہوگی +

معیار صداقت یہ کتاب واقعی سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کی کسوٹی ہے سچائی کا سچا معیار ہے اگر واقعی آپنے اس دنیا کی اصلیت کو سمجھنا ہے تو اس کو ضرور بالضرور منگا کر مطالعہ فرمائیے قابل دید کتاب ہے +

نوٹ ۔ علاوہ ان کتب کے اگر کوئی اور دھارمک کتاب آپکو منگانے کی خواہش ہے تو فوراً لکھ دیجئے ۔ رعایت سے خرید کر کے بھیجدی جائیگی ۔ دغا فریب ہرگز نہ ہوگا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملنے کا پتہ ۔ کنہیا لال منیجر مارتنڈ لاہور

پیارے ناظرین! ایک نظر ادھر بھی

(۱) **دانتوں کا مفید منجن** ہے اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ نہ کاربالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے۔ اسکے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اٹھنا۔ دانتوں سے بدبو دار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا ہے الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے قیمت فی ڈبی ۶/ +

(۲) **پیٹ کے درد کا پُر تاثیر چورن** ہے اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جائیے۔ صبح صاف پاخانہ آجاویگا۔ اور طبیعت صاف ہو جاویگی۔ پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہو جاویگی۔ کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اسمیں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲/ نمونہ ۲/ +

(۳) **داد کی لاثانی گولی** ہے یہ دوائی بڑی صفائی اور محنت سے تیار کیگئی ہے۔ اسمیں ۲۱ دوائیں ڈالکر تیار کیگئی ہے ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتا ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا۔ صفت یہ ہے کہ اس کے لگانے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے آزمائش شرط ہے قیمت ۶ گولی ۱۲/ جو صاحب آزمائش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۳/ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگا لیں +

(۴) **سورج مکھی ہیر آئیل** ہے اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے نہانے کے بعد ایکدفعہ لگا لیجئے۔ دن رات خوشبو بدستور رہیگی۔ بال ملائم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا۔ شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جائیگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ایک دفعہ بطور آزمائش ضرور ہی منگائیے پھر یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کیلئے مجبور کریگا۔ قیمت فی شیشی ۱۵/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۵) **بال اُڑانیکا بےضرر پوڈر** } اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجئے
پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف بال اُڑ جاوینگے۔ نہ کسی قسم کی جلن ہوگی۔ نہ خارش
جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی۔ ایکدفعہ ضرور منگا کر آزمائش کیجئے قیمت فیڈبی ۸ ر

(۶) **خوشبودار سپاری** } اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اس کو
کھا کر دیکھئے کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے۔ کھانا کھانیکے بعد ذرا سا کھا لیجئے طبیعت خوش
ہو جاویگی۔ پان کھانے کی ضرورت نہ رہیگی۔ پان کھانیسے دانت خراب ہو جاتے ہیں اسکے
کھانیسے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا۔ ایکدفعہ منگا دیکھئے۔ پھر آپ دوسرونکو
منگانے کی ترغیب دینگے۔ قیمت فیڈبیہ ۸ ر چھوٹی ڈبیہ ۲ ر +

(۷) **پیچش کا لاثانی سفوف** } اس سفوف کی چار خوراک کھانیسے کیسی ہی پرانی
پیچش کیوں نہ ہو۔ دور ہو جائیگی۔ وہی کیساتھ اگر استعمال کی جاوے۔ تو خونی پیچش بھی دور ہو
جاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت چار خوراک ۸ ر ایک خوراک ۲ ر +

(۸) **سُکھدائک** } اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھولکر کلی کر ڈالئے منہ کے تمام امراض
جاتے رہینگے۔ چھالے پڑگئے ہوں چھوٹا زخم ہوگیا ہو ذرا سا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی
قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کیلئے کافی ہے ۲ ر سانپ بچھو کاٹے پر ذرا سا لگا دیجئے فوراً فائدہ ہوگا
المشتہر بی۔ ڈی۔ ورما قائمقام سیکرٹری دیال وشد الیہ دہلی

لو صاحب دلچسپ اردو ہتھکے دونوں حصے چھپ گئے ۔ یہ ایک عجیب
غریب کتاب ہے۔ ذرا صفحہ الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں روتا ہوا ہو
تو اسکو پڑھکر کھلکھلا اُٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے
جادو ہے مردہ دلونکو زندہ بنا دیتی ہے ماتمی طور والوں کو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے اسمیں
تقریباً ۳۰ نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اسکو نہ پڑھیں گے پچھتائینگے من پیچھے کا
سودا ہے قیمت ۔۔۔ ملنے کا پتہ بنواری لال اسسٹنٹ منیجر مارتنڈ بجبہاڑی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انعام بیت اور رعایت صرف ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء

نمک پربھو پالی

قلیل الخوراک اور نازا انقدر دُنیا میں ایک نئی ایجاد جملہ امراض معدہ کیلئے اکسیر دافع درد قولنج نفخ شکم دتلی وغیرہ مقوی باہ مقوی نظر زہردار جانور کے کاٹنے کیلئے تریاق قیمت عہ فی شیشی رعایتی ۱۲ ار نمک سلیمانی ہمہ صفت موصوف مگر خوراک ذرا زیادہ ہے قیمت ۸ ر

جیبی رامائن چوپائی کے دلکش پیرایہ میں موقعہ بموقعہ دلچسپ غزلیات راگ و راگنیاں وغیرہ موجود کل بالمیکی رامائن کا عطر ہمیشہ جیب میں رکھنے لائق تحفہ نادر صاحبان توفیق اکٹھی منگوا کر غربا کو مفت اور احباب کو تحفتہً دیں قیمت ۸ ر رعایتی ۳ ر درجن عہ آ ۱۲ +

مثنوی سحر دانش شہنشاہ اکبر اور بیربر وزیر کی بالکل نئی اور چلبلی داستان پے در پے نصیحتیں اور عقل کی باتیں موجود کئی دلچسپ اور مشکل نتیجہ خیز سوالوں کا حل بیربر کی شادی کا ذکر پوری کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت اصلی ۸ ر رعایتی صرف ۵ ر کوئی پیکٹ ۸ ر سے کم کا روانہ نہیں ہوگا +

طرفہ

نادر موقعہ

بچوں بوڑھوں اور جوانوں کو عام طور پر ہونیوالی جملہ امراض کی اکیلی اور پرتاثیر دوا ہے۔ وقت پر روپیوں کا کام پیسوں میں سنوار نیوالی ہر ایک گھر میں ضرور موجود رہنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی صرف عہ رعایتی ۱۲ ار فوراً منگوا لو

شیخچی بازار آجکل کے اکثر نوجوانوں کا فوٹو دلکش نظم میں قیمت ۲ ر رعایتی ۳ پائی

کشور برتانت دلکش بھجن اور غزلوں میں قیمت ۶ پائی

بہار گل اول تازہ بتازہ غزلوں اور ٹھمریوں و ترانہ وغیرہ کا مجموعہ نادر قیمت ۳ ر رعایتی صرف ۱۰ ر درجن کا دام عہ فیصدی پانچ روپے صہ ر +

دختر فروش بطور ناٹک نصیحت کی نصیحت اور مذاق کا مذاق قیمت ار رعایتی صرف ۲ ر ہے ۲۵ کتاب کا دام صرف ۱۲ ار محصول بذمہ خریدار +

جنت و دیہ منظوم چھپا ہوا اور مفسوبس یہی اس کی تعریف ہے قیمت ۶ پائی رعایتی ۔ ر

ارماہا گل بطور خیر اشاہ قیمت ار رعایتی ۶ پائی

کا اختصار

بابو بانکا رام ٹامسن کالج رڑکی سے لکھتے ہیں آپکی جیبی رامائن واقعی ایک عمدہ کتاب ہے جسکے پڑھنے سے بہت طبیعت خوش ہوئی دوبارہ تکلیف دیتا ہوں کہ ایک جیبی رامائن اور ارسال فرماویں وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

اکسیر بواسیر [illegible] صرف عہ رعایت

اشتہار دینے والے صاحبان اگر چاہتے ہوں کہ تھوڑی لاگت سے بخوبی شہرت ہو کر نفع کثیر حاصل ہو تو فوراً ہم سے خط و کتابت فرمائیں کیونکہ کام کی کتاب ابکی دفعہ چوبیس ہزار چھپیگی +

مسی خوشبودار لاثانی جملہ امراض دنداں میں اکسیر قیمت صرف ۴

چند خطوط

ایم آر گانیدی صاحب نیوز بورڈ سے لکھتے ہیں جو کتابیں آپ کے پاس سے منگوائی تھیں وہ ہمارے پسند ہیں بابو بھولا رام اکونٹنٹ کھنہ ضلع لدھیانہ سے لکھتے ہیں آپکی جیبی رامائن واقعی قابل تعریف ہے ایک اور بھیجکر مشکور فرمائیں +

ملنے کا پتہ **بی۔ ڈی گل مقام نرائن گڑھ ضلع انبالہ پنجاب**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لکھتے وقت ہمیشہ اخبار مارتنڈ کا حوالہ ضرور دیں ورنہ رعایت نہ ہوگی

سنو حضرت ایک نئی خبر او

شاید آپ نے سُنا ہوگا۔ کہ کلکتہ وامریکہ میں لوگ ایسا علم جانتے ہیں کہ مُردوں کی ارواح سے ملاقات کرادیتے ہیں کیا آپ اُس کو غلط جانتے ہیں ہرگز نہیں کتاب خزانہ کرامات باتصویر مصنفہ گوسائیں سوامی دیال صوفی یوگی کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنے مرحوم بزرگوں رشتہ داروں کی روح سے جو اکثر ارواح کی شکل میں نمودار ہوتے رہتے ہیں باتیں اور ملاقات کرسکتا ہے۔ بزرگان دین واطبا متقدمین کی زیارت کرکے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ علم سرودھ یعنے پاس انفاس کے حصول کے حیرت انگیز آسان طریقہ لکھا ہے موت کا دن چھ ماہ پہلے معلوم کرنا۔ یہ علم جادو نہیں نہ جنات ہے بلکہ تصوف اور یوگ ہے معرفت الٰہی کا آلہ ہے دنیا وعقبےٰ کا توشہ ہے گھر بیٹھے سیکھ لو جو سمجھ میں نہ آوے مصنف سے معلوم کرنا قیمت صرف عہ ہے دو صد صفحے مجلد باتصویر ہے +

پنڈت راج نرائن ارمان ایڈیٹر اخبار راجپوت گزٹ

لاہور ۲۰ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تحریر کرتے ہیں خزانہ کرامات یہ کتاب مشہور گوسائیں سوامی دیال جی - ایس - وائی مسمرازیر کی تصنیف کردہ ہے۔ اسمیں علم تصوف اور مسمریزم کیمتعلق نہایت مفصل بحث کیگئی ہے جو لوگ مسمریزم کا شوق رکھتے ہیں یا مسمریزم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انکو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے اس کتاب میں بہت سی تصاویر قابل دید ہیں

انگلش ٹیچر ۱۲ - طبیب خلوت عہ - گنجینہ طبیب عہ +

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی ۵ لودیانہ پنجاب

سودیشی گرم پارچات مثل لوئی - پٹو - پٹو چارخانہ - زنانہ گرم دوپٹہ اور خالص کیسر وممیائی - کشمیر سٹورس سری نگر سے طلب کرو +

دفتر سادھو وسرسوتی بھنڈار دہلی تبدیل کیا گیا ہے اسکے متعلق علیحدہ منیجر سادھو وسرسوتی بھنڈار دہلی سے خط وکتابت کیجئے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

معزز پبلک کو آگاہی

یہ کہ امریکن پوڈر کمپونڈ ذیل کی بیماریوں پر نہایت ہی مؤثر اور مفید ثابت ہو چکا ہے۔ یعنی جن عورتوں کے لڑکے لڑکیاں پیٹ میں مر جاتے ہوں۔ یا وقت مقررہ سے پیشتر اسقاط ہو جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اگر مرض اٹھرا پیچھا نہ چھوڑتی ہو۔ تو مکسچر مذکور کے باقاعدہ استعمال سے جو نعمت بے بہا سے کم نہیں۔ تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں اور اولاد نرینہ تندرست خوبصورت تمام امراض سے مبرا پیدا ہو کر سلامت رہتی ہے۔ قیمت ایک بکس جو ایام حمل سے زمانہ شیر خواری کے لئے کافی اور ضروری ہے صرف للعہ مقرر و مشہور ہے +

دائمی قبض

تمام بیماریوں کی جڑ قبض ہے۔ مثلاً بدہضمی۔ بواسیر۔ کھانسی۔ زکام۔ دمہ۔ پیچش۔ دست۔ قے۔ بائی۔ عمدہ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ بدن کا سوکھ جانا و جریان۔ سوزاک وغیرہ ضرور ستاتی ہیں۔ ان کے دور کرنے کو مکسچر پلز نمبر ۱۶۵ مفید ہے۔ جس کی قیمت عہ فی شیشی مقرر ہے +

از دفتر

ڈاکٹر نرسنگھ داس لیکچرار حفظ صحت ریاست فریدکوٹ پنجاب

نوٹ:۔ ہر ایک بیماری کا نسخہ یا تشخیص کرانے کی فیس ایک روپیہ ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اوّل جس میں گیان بیراگ اور عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچر اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اوّل حجم ۴۳۲ صفحے قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد سنہری عار

کلام مہر جلد ثانی ۔ بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے کاغذ سی قیمت ۸ سنہری مجلد ولایتی دبیز چکنے کاغذ پر جس میں مصنف اور بابو شیو برت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عصم

نغمۂ رحمانی ۔ شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ حجم ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸ر

گلدستۂ نظم جلد اوّل ۔ چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلباء کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جن کے کچھ نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۱۳۸ صفحے قیمت ۶ر

گلدستۂ نظم جلد دوم ۔ بصفات بالا ارباب مذاق و طلبائے مڈل و ہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں۔ صفحے ۱۰۰ قیمت ۶ر

چہل درویش ۔ گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں سے دس گیارہ رسالہ سادھو میں نکل کر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیو برت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اوّل حجم ۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے محصول ڈاک وغیرہ علاوہ

المشتہر ۔ برج نرائین ایم اے روشن پورہ دہلی

طالبعلموں کو مژدہ } انگریزی زبان میں دو نایاب رتن مصنفہ ماسٹر شنکر لال صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول فرید کوٹ

(۱) **انگلیس میڈ ایزی** ترکیب انگریزی کے قواعد حل شدہ امثال و مشقیہ امثال کا خزینہ ہے انسپکٹر صاحبان و ہیڈ ماسٹر صاحبان پنجاب نے انٹرنس کے طلبا کیلئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے قیمت ۸ر محصول ۲ر

(۲) **جیوگرافیکل چارٹ مکمل** کہ جس کا مطالعہ کرنا نہایت ہی مفید ہے اور کار آمد ہے دوسرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۳۶

مارتنڈ

سب سے بڑھ کر ہے رسالوں میں ہمارا مارتنڈ
اس کو ہندو میں عزیز اور ہندو انکو ہے عزیز

سب سے اچھا سب سے سستا سب سے پیارا مارتنڈ
ہو نہ کیونکر قوم کی آنکھوں کا تارا مارتنڈ

جلد | بابت ماہ مارچ ۱۹۱۲ء | نمبر ۳

ایڈیٹر بابو جنبویرت لال ورمن ایم اے

فہرست مضامین

شکریہ اور اپیل	۲	صفائی دہرم	۲۶
خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں	۲	رآتنک بھی اہنسا سے آتم گھات	۳۶
بہادر بنو	۳	اصلی زندگی	۴۶
امتحان میں کامیابی حاصل کرنیکا اصول	۴	سبزۂ بیگانہ	۴۸
کامیابی کے قاعدے	۶	خوشی کس میں ہے	۴۹
خیالات وجذبات سے امراض اور موت کا واسطہ	۱۳	حسن اخلاق	۵۳
کبیر کی کیاری	۱۷	مفید اور کارآمد باتیں	۵۴
سیدھا راستہ	۱۹	نئے خریداروں کے واسطے خاص عنایت اور حل طلب معمہ	۵۶
مرنا اپنا عیب دیکھو دوسروں کا عیب نہ دیکھو	۲۴	اشتہارات	۵۷

سیوک سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر متھرا داس نے گھنیا لال پبلشر کے لئے چھاپا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداروں کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں جو خود مستقل خریدار بنکر دوسروں کو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہایتا کیا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہمکو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی امید ہے کہ اگر وہ اسکی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

(آپ کا سچا سیوک۔ کنہیا لال مینجر)

خریداران مارتنڈ سے سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ مارچ میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری اپریل سے شروع ہوتی ہے ان کے نام اپریل کا پرچہ وی پی کر کے بھیجدیا جاوے گا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کر کے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام وی۔ پی نہ بھیجا جاوے۔ جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو اور ان کا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پرانے خریداروں کو کلام مہر دوبارہ نہیں دی جاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے۔ جن کو شریک آتمک۔ سماجک و اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھاتی ہے۔ اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ ؏ خرچ کر دینا اگر نشپھل نہیں سمجھتے۔ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہایتا دیں گے۔ اور اوروں کو بھی شامل کر کے نیکی کما دیں گے۔

(مینیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی بھلائی جو اگر درکار ہے
تو عمل کر اور پڑھو ہر ماہ یہ اخبار ماہوار

مارتنڈ

جلد ۵ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء نمبر ۳

بہادر بنو

برا کام کوئی نہ ہرگز کرو تم ۔ بری بات ہرگز نہ منہ سے کہو تم
صداقت کے رستے پہ سیدھے چلو تم ۔ کرو عہد تو اس پہ قایم رہو تم
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

خطا ہو گئی تو نہ اس کو چھپاؤ ۔ نہ جھوٹے بہانے کبھی تم بناؤ
کہاں چھپتے پھرتے ہو میداں میں آؤ ۔ جو استاد پوچھے وہ سچ سچ بتاؤ
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

کہو کچھ کسی سے تو لفظوں کو تولو ۔ کبھی گالیوں پر نہ منہ اپنا کھولو
کبھی بھول کر بھی نہ تم جھوٹ بولو ۔ جو میری سنو سیدھے رستے پہ ہو لو
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

سبق یاد کرنا نہ سمجھو مصیبت ۔ مصیبت کہاں یہ تو ہے عین راحت
نہیں علم سے بڑھ کے دنیا میں نعمت ۔ کرو خوب محنت کرو خوب محنت
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

تمہیں مدرسے کا ہے رب کام کرنا ۔ تمہیں علم کی راہ سے ہے گزرنا
تمہیں امتحاں کا ہے دریا اترنا ۔ نہ محنت سے ڈرنا نہ محنت سے ڈرنا
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہادر اکڑ کر ہیں میداں میں آتے نہیں جان محنت سے ہرگز چراتے
بہادر ہی دنیا میں ہیں نام پاتے تمہیں مہر کا قول ہم ہیں سناتے
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

(کلام مہر)

امتحان میں کامیابی حاصل کرنیکا اصول

اس دنیا میں اگر سب سے بڑھ کر کوئی خوشی ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح امتحان میں پاس ہوجاویں۔ دوسرے سمت آدمیوں سے سبقت لے جاویں۔ کامیابی کا سہرا سر پر باندھیں۔ اپنی کامیابی کی خوشی سے خود خوش اور ہمت والے بنیں۔ اور اپنے استاد اور والدین اور رشتہ داروں کو بھی اپنی خوشی سے خوشحال و نہال بنادیں۔ کون آدمی یا کونسا طالب علم ہے جس کی یہ زبردست خواہش نہ ہو کہ بار بار ایک ہی جماعت میں رگڑے کھانے کی تکلیف سے بچ کر ہمت کا گھوڑا دوڑا کر جلدی پاس ہوجاویں۔ اور اپنی خوشی سے دوسروں کو بھی خوش کریں۔ کیونکہ ناکامیابی ہی سنسار بھر میں بڑا دکھ ہے۔ پرمیشر کسی کو بھی اپنے مبارک کام میں ناکامیاب نہ کرے۔ اس ناکامیابی کا حال اگر کسی کو پوچھنے کی ضرورت ہو تو وہ آج کل کے سکولوں کے فعل شدہ لڑکوں سے دریافت کرے کہ کس طرح سے ناکامیابی کے کارن ان کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ اور کس طرح سے وہ اپنے کئے پر پچھتا رہے ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیڈ ماسٹروں کے پاس لیجاکر سفارشیں کراتے ہیں۔ یا اس ناکامیابی کا حال اُن بیوپاریوں سے پوچھیے جن کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ اور گھر بار سب کچھ اُجاڑ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ ناکامیابی کا دکھ مہان دکھ ہے۔ اس دکھ سے بچنے اور کامیابی کے راز کو جاننا ہر ایک طالب علم کا اعلےٰ فرض ہے۔

آجکل سکولوں میں امتحان نزدیک ہیں۔ اور طالب علم امتحان میں پاس ہونے کی بڑی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اُن کے معزز اُستادوں کی بھی یہی خواہش ہے کہ کسی طرح سے لڑکوں کے نتیجے اچھے ہیں ہمارا بھی نتیجہ اچھا ہو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ کہ طالب علم کی کامیابی کا زیادہ دارومدار نیک اُستاد کی محنت پر منحصر ہے اور وہ اس کے زیادہ ذمہ وار اور خوشی یا غمی کے زیادہ حصہ دار ہیں۔ لیکن اگر لڑکا نالائق ہو یا کم سمجھ ہو یا کامیابی کا اصول نہ جانتا ہو تو اُستاد بیچارہ کیا کرے گا۔ اسی واسطے نیک اور محنتی اُستاد کی ذمہ داری کے ساتھ طالب علم کی عقل بھی وابستہ ہے ہم نے جہاں تک سوچا اور وچارا ہے زیادہ تر ناکامیابی کا یہی سبب ہے کہ یا تو اُستاد کامیابی کے اصول سے ناواقف ہیں یا شاگرد۔ یا اُستاد شاگرد دونوں اسیواسطے استادوں کی نیک منشاء اور شاگردوں کے پاس ہونے کی خواہش کے ساتھ ہماری بھی خواہش وابستہ ہے کہ کسی طرح سے کامیابی ہی کامیابی ہو۔ ناکامیابی کا دکھ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔

اس وچار کو مدنظر رکھ کر ہم کامیابی کے اصول کے چند قاعدے نیچے درج کرتے ہیں۔ اور اُمید رکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک طالب علم جو کامیابی کا خواہشمند ہے۔ ان قاعدوں کو بار بار پڑھ کر امتحان پاس کرنے کی تیاری کرے۔ اور کامیابی کا سہرا باندھے۔ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف ✦

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کامیابی کے قاعدے

(۱) دھیان یا توجہ۔ توجہ ہی ہر ایک طالبعلم کا سب سے اعلےٰ وصف ہے۔ گہری نگاہ یا پورن دھیان سے مطالعہ کرنے سے سبق فوراً یاد ہو جاتا ہے۔ اور مشکل سے مشکل سوالات فوراً حل ہو جاتے ہیں۔ جو لڑکے اپنی لکھائی پڑھائی یا سوالات حل کرنے میں پورا دھیان نہیں دیتے آنکھیں کتاب میں رکھتے ہیں اور دل میں کھیل کود یا گھر جانے کی سوچتے ہیں۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر بنے رہتے ہیں وہ ہمیشہ پیچھے جاتے ہیں۔ ان کو کچھ یاد نہیں ہوتا۔ اور دھوبی کے کتے کی طرح گھر کے نہ گھاٹ کے بنکے رہکر ہمیشہ امتحان میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ اسیواسطے نیک ہونہار لڑکوں کی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ پورن دھیان ہے۔ پڑھنے لکھنے کا کام ہو یا کوئی مشکل سوال یا معمہ حل کرنا ہو۔ غرضیکہ کوئی کام ہو اس میں اپنے دھیان کو ایسا گاڑ دو کہ باقی سب کچھ بھول جائو۔ کام اور دھیان کو ایک جان کر دو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی حاصل نہ ہو۔

(۲) برہمچریہ۔ پورن دھیان کے بنانے والا برہمچریہ ہے۔ جس میں برہمچریہ نہیں ہے۔ اس کا دھیان بگڑا رہتا ہے۔ اس کا من ٹھکانے نہیں رہتا ہے۔ وہ متلون المزاج بنا رہتا ہے۔ چڑچڑاپن اس کے اندر آ جاتا ہے۔ وہ ذرا ذرا کام سے گھبرا جاتا ہے۔ کامیابی کی امید اس سے نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے برہمچریہ طالب علم کی جان پران ہے۔ برہمچریہ سے ہی مستقل مزاجی آتی ہے۔ جی ٹھکانے رہتا ہے۔ اور ہر ایک کی بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ اور ہر ایک مشکل کو فوراً حل کر لیتا ہے۔ برہمچریہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے معنے بڑا بننے کے ہیں۔ اسی واسطے اگر امتحان میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو برہمچریہ دھارن کرو۔ یعنی بڑے بڑے نیک مہاتماؤں یا لایق اُستادوں کے حکم پر چلو۔ نیک لڑکوں کی صحبت میں رہو۔ بُرے۔ بدمعاش یا کھیل کود میں وقت گنوانے والے نکمے یا اپنی پڑھائی میں دھیان نہ دینے والے سست لڑکوں کی صحبت سے بالکل دور رہو۔ اُن کے ساتھ بات کرنا بھی گناہ سمجھو۔ صرف اپنی لکھائی پڑھائی سے مطلب رکھو۔ اور اپنے بزرگوں کی نیک ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے نیک بنو۔ علمی۔ عقلی۔ جسمانی اور روحانی طاقت حاصل کرو۔ یہی اصلی برہمچریہ ہے۔

(۳) **پابندی وقت**۔ وقت ایک بڑا بھاری خزانہ ہے۔ جو وقت کی قدر کرتا ہے۔ ایک سیکنڈ بھی ضایع نہیں کرتا ہے۔ ہمیشہ لکھائی پڑھائی نیک صحبت میں لگا رہتا ہے۔ اور خوب محنت کرتا رہتا ہے وہ ضرور کامیاب ہوجاتا ہے۔ کامیابی ہی اصلی خوشی و دھن ہے اس لئے طالب علم کا نہایت ضروری فرض ہے کہ وہ ہمیشہ وقت کی پابندی کرے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کم از کم چھ گھنٹے رات کو سونے میں صرف کرے۔ دو گھنٹہ صبح و شام کی سیر و ورزش میں لگاوے۔ دو گھنٹے کھانے پینے اور تفریح طبع میں خرچ کرے۔ ایک گھنٹہ سندھیا پرانایام اور ہون آدی نتیہ کرموں میں جو دماغی ترقی کے اصلی ذریعے ہیں۔ صرف کرے۔ بقیہ وقت لکھائی پڑھائی میں لگاوے یہ ٹائم ٹیبل خاصکر اُن لڑکوں کے واسطے زیادہ مفید ہے۔ جن کا امتحان نزدیک ہے۔ باقی طالب علم حسب موقع اس ٹائم ٹیبل میں حسب حیثیت کم و بیش کر سکتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وقت کی تقسیم سے پابندی وقت کو قایم رکھے اور اس تقسیم میں دل جگرا اور دماغ کی ترقی کا خاصکر خیال رکھے۔ کیونکہ ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ ایک کے بگاڑ سے دوسرا بگڑ جاتا ہے اور صحت میں فرق آجاتا ہے۔ اور پڑھائی میں ہرج واقع ہوتا ہے اسی واسطے لکھنا پڑھنا۔ سونا کھانا پینا سیر ورزش وغیرہ اپنی اپنی طاقت کے مطابق اندازہ کا ہو۔

(۴) **علے الصبح برہم مہورت میں جاگنا** ہر ایک طالب علم کا فرض ہے کہ وہ ہر روز بہت سویرے قریباً چار بجے جاگنے کی عادت ڈالے۔ اور روزانہ ضروریات سے فارغ ہوکر نہادھوکر کسی اکیلی جگہ میں شانت چت سے پورن دھیان کے ساتھ اپنی پڑھائی میں محو ہوجاوے۔ جو طالب علم علے الصبح اُٹھنے کے عادی نہیں ہیں۔ دن چڑھے اُٹھتے ہیں ان کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا ہے۔ کافی وقت نہ ہونے کے سبب سے ہر ایک کام میں وہ جلدی کرتے ہیں اور بگاڑتے ہیں۔ کیونکہ تعجیل کار شیاطیں بود۔ اور اس جلدی کے سبب سے نہ تو وہ اچھی طرح نہادھو سکتے ہیں۔ نہ آرام سے کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور نہ اپنے سبق کو دھیان سے یاد کر سکتے ہیں صبح کے وقت کی بگاڑ سے اُن کے سارے دن کے ٹایم ٹیبل میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں اور کبھی کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے علے الصبح اُٹھکر اپنے کام میں لگ جانا ہونہار محنتی لڑکوں کی اعلےٰ خوبی ہے۔ اور ایسے ہی لایق لڑکے ہر ایک سے بازی جیت لے جاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور دیر سے اُٹھنے والے سست و کاہل لڑکے ان کی ترقی پر جلتے رہتے ہیں۔ اے میرے پیارے پڑھنے والو اگر آپ کو کامیابی کی سچی خواہش ہے تو بر ہر صورت ہیں جاگنے سے کبھی ناغہ نہ کرو۔

(۵) **تندرستی کا خیال**۔ ہر ایک طالب علم کو اپنی تندرستی کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اگر تندرستی بگڑ گئی ہاضمہ خراب ہوگیا۔ دماغ تھک گیا۔ پڑھائی سے جی ہٹ گیا تو پھر کامیابی کیسے ممکن ہے اسی واسطے تندرستی کے متعلق ان چند مختصر سی ہدایتوں پر ضرور عملدرآمد کرو۔

(۱) دودھ۔ گھی۔ گیہوں کا آٹا۔ چاول اور سیب۔ انار۔ ناسپاتی بادام چلغوزے وغیرہ پھل اور تازہ سبزی ترکاری وغیرہ اچھی خوراک کھاؤ۔ گوشت۔ انڈا۔ مچھلی۔ شراب۔ کباب اور دیگر نشیلی چیزوں اور لال مرچ کھٹائی وغیرہ زیادہ گرم۔ زیادہ سرد چیزوں سے قطعی پرہیز رکھو اور باسی اور ٹھنڈا کھانا بھی ہرگز نہ کھاؤ اور خوب چبا کر کھاؤ۔ اور تازہ و شفاف پھل پیو۔ خوشبودار کھلی ہوا اور سبزہ زار گلشن میں سیر اور ورزش کرو۔

(۲) جو چیز کھاؤ اندازہ سے کھاؤ۔ خوب بھوک پیاس لگنے پر نہ کم اور نہ زیادہ اندازہ سے کھاؤ۔ یعنی تھوڑی بھوک باقی رہنے پر کھانا کھانا چھوڑ دو۔ پیٹ کو خوب بھر کر بدہضمی اور آلس اور سستی کو مت پیدا کرو۔

(۳) وقت مقررہ پر کھانا کھاؤ۔ ہر وقت چرتے رہنا۔ اور ہر وقت کھانے پینے کے دھیان میں رہنا یہ کام پشوؤں کا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴) جس غذا سے تم کو نفرت پیدا ہوتی ہے۔ یا تم ہضم نہیں کر سکتے اس کو مت کھاؤ۔

(۵) ایک ہی خوراک ہمیشہ مت کھاؤ۔ کبھی چاول کبھی روٹی۔ کبھی سوکھی سبزی۔ کبھی تازہ سبزی۔ کبھی دودھ۔ کبھی ملائی مکھن۔ کبھی سوکھے پھل اور کبھی تازہ پھل اور ایک ہی کام میں بھی ہمیشہ مت لگے رہو۔ کبھی دماغی کام کرو۔ کبھی جسمانی ورزش کرو۔ کبھی روٹی کھاؤ۔ کبھی برت رکھو۔ غرضیکہ اس طرح کے اہار وہار میں مخالف تبدیلی پیدا کرنے سے اعتدال اور تندرستی قایم رہتی ہے۔ تبدیلی ہی قدرت کی جان ہے تبدیلی سے حرکت اور حرکت میں برکت ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔

(۶) جہانتک ہوسکے کھاتے وقت پانی بہت کم پیو۔ اس سے ہاضمہ میں فتور واقع ہوتا ہے۔ پوری خوراک نہیں کھائی جاتی۔

(۷) کھانا کھاتے وقت دل کو ہمیشہ شانت رکھو۔ کوئی بات مت سوچو اور نہ کام کرو۔ دھہ۔ لوبھ موہ اہنکار کو بڑھاؤ۔ یہ ہاضمہ کے جانی دشمن ہیں۔

(۸) ہر ایک سے پریم اور محبت سے برتو۔ کسی سے سخت کلامی مت کرو۔ بیہودہ ناچ رنگ ناٹک میں مت جاؤ۔

(۹) اپنے جسم کو۔ اپنے کپڑوں کو اپنی کتابوں کو۔ اپنے گھر بار کو اپنی ہر ایک چیز کو صاف ستھرا رکھو اور باقاعدہ رکھو۔ صفائی اور باقاعدگی تندرستی کے سچے دوست ہیں (۱۰) ہمیشہ اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھو۔ بہت سوچ وچار میں مت پڑے رہو۔ زیادہ سوچ وچار سے دماغ میں گرمی خشکی پیدا ہوتی ہے اور دماغ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ وقت پر کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں کرسکتا۔ امتحان کے موقع پر گھبراہٹ پیدا ہوجاتی ہے! اسی واسطے ہمیشہ یاد رکھو کہ طالب علم کا دماغ ہی اس کے کامیاب کرانے والا ہے اس کی تندرستی کا بہت ضروری خیال رکھو۔ کتابی کیڑے بن کر اس کو مت بگاڑو۔ اس سے اندازہ سے کام لو۔ ذرا بھی گھبرانے لگے۔ یا سر میں چکر آنے لگیں تو فوراً پڑھائی چھوڑ کر کچھ وقت تفریح اور سیر و ورزش اور دماغی مقوی غذا کھا کر اس کو پھر تر و تازہ کرکے پڑھائی شروع کرو اور امتحان کے دنوں میں اگر باداموں کا استعمال رکھو تو بہت ہی مفید ہے۔ اس سے دماغی طاقت خوب بڑھتی ہے۔ دماغ جلدی نہیں تھکتا۔ اور نہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ ان کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روز رات کو دس پندرہ بادام حسب طاقت پانی میں بھگو کر صبح کو ان کا چھلکا اتار کر خالی یا مصری کے ساتھ یا مصری اور مکھن کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں۔ یا سیر دو سیر بادام لے کر ان کا اسی طرح سے چھلکا اتار کر اور پیس کر گھی میں تل کر مصری یا کھانڈ ملا کر رکھ دینے چاہئیں۔ اور ہر روز اعتدال سے تھوڑا تھوڑا کھاتے رہنا چاہئیں۔ اور امتحان کے وقت بھی ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ غرضیکہ کسی نہ کسی طرح سے دماغی قوت کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ خاصکر کے امتحان کے وقت اگر ممکن ہو تو اس کو بالکل آرام دینا چاہئے۔ تاکہ مشکل سے مشکل سوالات حل کرنے کے لئے تر و تازہ بنا رہے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کئی لڑکے آگے پیچھے تو کھیلتے رہتے ہیں۔ امتحان کے وقت خوب محنت کرتے ہیں۔ راتوں جاگتے ہیں۔ اور اپنی تندرستی اور دماغ کو بگاڑ بیٹھتے ہیں۔ اور امتحان کے وقت گھبرا جاتے ہیں۔ اسی واسطے دانائی یہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ ٹھیک وقت پر امتحان سے پہلے خوب محنت کرو۔ اور امتحان کے وقت دماغ کو اپنے رحم پر چھوڑ دو۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے کا دل میں پختہ یقین رکھو ضرور کامیاب ہوگے

(۵) خدانخواستہ اگر کسی وقت جسم میں کوئی تکلیف معلوم ہونے لگے فوراً اس کا علاج کرو کیونکہ موزی قبل از ایذا بہتر ہے۔

(۶) **امتحان کا موقع**۔ امتحان کے موقع پر ٹھیک وقت پر جاگ کر ضروریات سے فارغ ہو کر اور اچھی ہلکی غذا مثلاً دودھ چاول یا گھی والی کھچڑی یا پھولی ہوئی تازہ روٹی انداز سے کھا کر اور اپنے ماتا پتا استاد کو نمسکار کر کے وقت مقررہ سے نصف یا پاؤ گھنٹہ پیشتر حاضر ہو جانا چاہیئے۔

(۷) **مشکل سے مشکل سوالات حل کرنے کا آسان طریقہ**۔ جس وقت امتحان کا پرچہ ملے پہلے اس کو شروع سے اخیر تک بغور پڑھ جاؤ۔ اور آسان سے آسان وہ سوال جن کو تم جلدی اور صحیح حل کر سکتے ہو۔ کسی نشان سے نوٹ کر لو۔ اور پھر اس کو حل کرنا شروع کر دو۔ آسان سوالوں اور آسان آسان فقروں کے حل کرنے کے بعد پھر ان مشکل سوالات میں سے بھی جن کو تم ذرا آسان سمجھتے ہو۔ ان پر نشان لگا کر ان کو حل کرتے جاؤ۔ اسی طریقے سے آسان سے آسان سوالوں کے نمبر حاصل کرتے ہوئے مشکل سے مشکل سوالوں کے نمبروں کو بھی بنانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ دانائی اسی میں ہے کہ ہاتھ میں آئی ہوئی چیز کو قابو کر لو۔ پھر درجہ بدرجہ۔ رفتہ رفتہ طاقت سے باہر مشکل چیز کو بھی حاصل کر لوگے۔ لیکن جو موکھ اور گھمنڈی لڑکے پہلے مشکل مشکل سوالوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ وہ نہ تو وہ مشکل سوال حل کر سکتے ہیں۔ اور آسان آسان سوالوں کے حل کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وقت بھی ضایع کر بیٹھتے ہیں اور فعل ہوجاتے ہیں۔ اس واسطے پہلے آسان کام کرنے سے پھر مشکل کام کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ قاعدہ اُن سوالات کے واسطے ہے۔ جن میں ترتیب باقاعدگی کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ لیکن جن سوالات کی عبارت کا سلسلہ بندھا ہُوا ہے۔ وہاں اس سلسلہ کو قایم رکھ کر ہی سوالات حل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ سلسلہ وار عبارت کا آگے پیچھے ترجمہ کرنے سے سلسلہ بگڑ جاوے گا۔ اور مطلب غلط ہوجاوے گا۔

اخیر میں پرارتھنا ہے کہ جنکو کامیابی کی خواہش ہے اور وہ ان قواعد کی بخوبی پیروی کرینگے تو وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ ہمت مرداں مدد خدا۔ God helps those who help themselves

(دھرم جگیاسو)

شریک اُنتی
(گذشتہ سے پیوستہ)

خیالات و جذبات
سے

امراض اور موت کا واسطہ

ادویات میں وہ طاقت نہیں ہے جو انسانی جذبات اور خیالات میں ہے اور کشتہ جات میں وہ تاثیر نہیں ہے جو یقین اور قوت ارادی میں ہے اب تمام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر اور طبیب تسلیم کرنے لگے ہیں کہ انسان کا تندرست ہونا زیادہ تر اس بات پر منحصر ہے کہ وہ تندرست ہونے کا پختہ ارادہ کرلے۔ اس کو پورا پورا الیقین ہوجائے کہ میں ضرور زندہ رہوں گا تو ہرگز اُسے موت نہیں آسکتی ہے۔

جنوں بھوتوں کا محض تصور ہی پیدا کرنے سے ان کی ہستی کا ثبوت ہوتا ہے۔ علم مسمریزم کے حیرت انگیز کمالات کا دار و مدار فقط خیال ہی کی طاقت پر ہے۔

ہیضہ طاعون چیچک وغیرہ تمام وبائی امراض صرف کمزوری خیال ہی کے اثر سے لاحق ہوتے ہیں۔ جب ذرا بھی دل میں خوف اور وحشت کا نزول ہوا۔ فوراً انسان اُن میں گرفتار ہوا۔ ڈاکٹر حکیم لوگ اپنے دل میں ذرا بھر بھی ایسے عوارض میں مبتلا ہونے کا شک نہیں لاتے۔ پس وہ نہایت خوفناک وبا میں بھی صدہا مریضوں سے چھوتے رہا کرتے ہیں تو بھی بیمار نہیں ہوتے۔

یہ بات تو قریباً سب ہی جانتے ہیں کہ برے خیالات و ناپاک جذبات کو اور بری و ناقص خواہشات کو دل میں جگہ نہ دینا چاہئے۔ مگر اس کی وجہ ہر شخص کو معلوم نہیں ہوتی۔ یہ تو ہر روز کا تجربہ ہے کہ اگر کسی دن ہم خوش نہیں ہیں تو ہمیں بھوک نہیں لگتی اور سخت مایوسی اور تفکر کی حالت میں طبیعت کھانے پر مائل ہی نہیں ہوتی۔ اگر ایسی حالت میں جبراً کھانا کھا لیا جائے یا کھانے کے بعد کوئی ہولناک یا افسوسناک خبر سننے میں آوے تو بڑی بےچینی ہوتی ہے۔ اور اکثر کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔ شدت غم میں بعض لوگوں کے بال ایک ہی دن میں سفید[عہ] ہوتے دیکھے گئے ہیں*

عہ ایام غدر کا ذکر ہے کہ کلکتہ میں جب امن و امان ہوگیا۔ ایک سارجنٹ پولیس کو گرفتار کرکے ایک سشن جج کی عدالت میں لایا گیا۔ جج نے اسکو تین چار معزز انگریزوں کا قاتل بتا کر خوف دلایا کہ تم کو نہایت ہی خوفناک طریقہ سے موت کی سزا دیجائیگی۔ اس شخص کے تمام بال سفید ہونے لگے حتیٰ کہ دو تین گھنٹہ کے اندر تمام جسم کے بال لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے سفید ہوگئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خاص خاص ضربے خاص خاص گلٹیوں پر نہایت ہی جلد اثر کرتے ہیں۔ مثلاً رنج یا غم یا درد و صدمہ کی حالت میں فوراً آنسو نکل آتے ہیں۔ جن لوگوں کی نیچر میں ہر وقت شہوانی جذبات گھر لیتے ہیں اُن کو صرف فحش خیالات ہی دلمیں لانے سے جریان کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ غصہ تھوک بنانے والی گلٹیوں پر عمل کرتا ہے۔ چنانچہ عام لوگوں کو غصہ آتے ہی منہ میں کف آجاتا ہے شرم کی وجہ سے چہرے پر سرخی یا پسینہ آجاتا ہے۔ خوف سے دل کی حرکت سست ہو جاتی ہے۔ اور ہاضمہ کے فعل میں خلل واقع ہوتا ہے خوشی سے ہاضمہ کو تقویت ملتی ہے طیش سے اندرونی ساخت کی دنیا میں بھونچال آجاتا ہے۔ بہت سے آدمی کسی ناگہانی رنج ہی میں گھل گھل کر مرجاتے ہیں۔ ڈاکٹر سموائل نے دعوے سے لکھا ہے کہ قریباً نوے فیصدی مریض وقت سے پہلے اس لئے مرجاتے ہیں کہ ان کو اپنی زندگی کی امید نہیں رہتی۔

عام لوگ بیماریوں کی نسبت زیادہ سوچتے ہیں بہ نسبت تندرستی کے اور موت کا پورا یقین مضبوط رکھتے ہیں۔ بمقابلہ زندگی کے۔ اور ہر وقت یہ گیت گاتے ہیں ؎

آدمی بلبلہ ہے پانی کا
کیا بھروسا ہے زندگانی کا

اس لئے قدرت اُنپر اسقدر ظلم نہیں کرتی جس قدر کہ وہ خود اپنے پر ستم کرتے ہیں۔ اسلئے ہر شخص کے لئے لابدی ہے کہ وہ ہر وقت خندہ پیشانی۔ زندہ دل قوی حوصلہ اور ہشاش وبشاش رہے۔ ہر وقت پاکیزہ اور نیک ہی خیالات کو دل میں جگہ دیں۔ بے صبر یا بدظن ہونا۔ غصہ کرنا۔ کینہ رکھنا۔ دل ہی دل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں کڑھتے رہنا کسی رقیب یا شریک کو آسودہ حال دیکھ کر رشک وحسد کرنا دوسروں کے ساتھ بے رحمی یا نفرت کرنا نہایت ہی نادانی کی باتیں ہیں کیونکہ ایسے خیالات وجذبات سے ہم دوسروں کی بجائے اپنے آپ کا سخت نقصان کرتے ہیں۔ برخلاف اسکے اچھے خیالات و پاکیزہ جذبات سے ہمارے خون میں صحت بخش طاقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے خوشی وامید وہمدردی عوام کی حالت میں بہ نسبت رنج ناامیدی بدمزاجی اور نفرت کی حالت کے ہماری زندگی، طاقت اور تندرستی میں زیادہ امداد ملتی ہے پس بشاش۔ صابر بردبار اور رحم دل ہونے میں ہم اوروں کی نسبت اپنا زیادہ بھلا کرتے ہیں۔ جب انسان کوئی فحش خیال دل میں پیدا کرتا ہے۔ یا کوئی فحش کتاب یا فحش ننگی تصویر دیکھتا ہے یا فحش بات سنتا یا ناچ گھر یا تھیٹروں میں جا کر بدچلن طوائفوں یا شہوت پرست ایکٹروں سے ملتا یا ان کی ناپاک حرکات دیکھتا ہے تو اس کی شہوانی خواہش میں زیادہ اکساہٹ اور بھڑکاؤ پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی منی والی گلٹیوں میں قدرت کی منشا سے زیادہ اور جلد جلد منی پیدا ہونے لگتی ہے۔ جو کہ جریان یا احتلام کی حالت میں خارج ہوا کرتی ہے جس طرح لیموں یا املی وغیرہ ترش اشیاء کا مزا خیال میں پیدا ہوتے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ یونہی شہوانی جذبات کے اثر سے فی الفور ہی منی پیدا ہو کر ضایع ہونے لگتی ہے۔ پس جو نوجوان اپنے فحش خیالات سے اپنے دماغ کو پراگندہ اور قوت تصور کو ناپاک وشہوانی نظرت کو تیز کرتے رہتے ہیں۔ وہ ضعف باہ کی کئی ایک بیماریوں میں مبتلا ہو کر اپنے جسم اور آتما کا بیڑا غرق کر لیتے ہیں۔ اُن کی صحت ہمیشہ خراب وخستہ رہا کرتی ہے۔ لہذا ہر شخص کو ہر وقت اس بات کو ذہن نشین رکھنا چاہئے۔ کہ وہ کتابیں پڑھنے۔ تصاویر دیکھنے اور خیالات کو سوچنے۔ الفاظ کو بولنے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنی جسمانی حالت میں بہت کچھ تبدیلی کر رہا اور کر سکتا ہے۔

خیالات بمنزلہ ایک موٹے قلم کی تحریر کے ہیں جس کو تم ہر ایک انسان کے چہرہ پر سے پڑھ سکتے ہو۔ ایک بدچلن شرابی یا ڈاکو کی شکل ہی ان کی صحبت سے خوف دلاتی ہے۔ نیک چلن مہاتما سادھو کی تصویر ہی دیکھنے سے ان کی عزت و اُلفت کے لئے دل کو شوق سے ملاقات کا سبق دیتی ہے غصہ رنج بدمزاجی بدچلنی تلون۔ خوشی۔ اطمینان قلب۔ راحت۔ رحمدلی۔ یہ سب کے سب خیالات ہی کے اثر سے اپنا نقش انسان کے چہرے پر قایم کرتے ہیں جسکے سبب ہر ایک اچھا یا برا آدمی فقط بشرے سے صاف پہچانا جاتا ہے۔

راڈسنیاسی سرگودھا۔

کیسر کی کیاری

(۱) ایک دفعہ ایک آدمی نے اپنے ایک دوست سے ذکر کیا کہ میری لڑکی اب وِدوان اور بالغ ہو گئی ہے۔ اور مجھے اس کے واسطے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جس کی عمر چوبیس برس کی ہو۔ اور وہ پڑھا لکھا اور خوبصورت ہو۔ اور اس کو کہا کہ تم ہی میرے واسطے یہ تکلیف کرو اور اچھی طرح سے دیکھ بھال کر ایسے ہی گن کرم سوبھاؤ والے کسی اُتم ور کی تلاش کرو۔ وہ ذرا کم سمجھ تھا۔ اس نے بہت تلاش کی لیکن اپنے دوست کی آگیا کے مطابق جب اس کو چوبیس برس کا ور نہ ملا تو اس نے بارہ بارہ برس کے ویسے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ والے دو لڑکے لا کر پیش کر دیئے۔ اور کہا کہ یار میں نے چوبیس برس کا ایک لڑکا بہت ڈھونڈا۔ لیکن کہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ع بزرگوں نے سچ کہا ہے۔ ع پیشہ بیاموز۔ (لالہ بھگوانداس طالب علم)

نہ ملا۔ آخر میں نے یہ سوچکر کہ بارہ بارہ برس کے دو لڑکے ولیسے گن ا۔ کرم سو بھاگ والے ہوں تب بھی مطلب پورا ہی ہوجاتا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ ششدر سا رہ گیا۔ اور کہا شوک دو مشتی ہو تو کسی دانا سے ہو بیوقوف کا ساتھ آخر بیوقوف بناتا ہے۔

(۲) ایک نوجوان نے قانون پڑھنا شروع کیا کہ وکالت کا امتحان دے کسی شخص نے اس کے باپ سے کہا کہ تم اپنے بیٹے کو وکالت کیوں سکھلاتے ہو۔ کوئی اور نوکری نہیں۔ اس نے کہا صاحب میں تو نہیں چاہتا کہ وکیل ہو۔ مگر اس کو بچپن سے جھوٹی باتیں بنانے کا مرض ہے۔

(۳) بچھو سے کسی نے پوچھا کہ تم جاڑے میں باہر کیوں نہیں آتے اس نے کہا کہ گرمیوں میں کونسی عزت ہوتی ہے جس کے لئے جاڑے میں نکلوں۔

(۴) ایک لڑکے کا باپ اس پر بہت سختی کرتا تھا۔ ایک شخص نے ہنسی سے کہا کہ میاں لڑکے تمہاری تکلیف دیکھ کر ہمیں سخت رنج ہوتا ہے۔ ایسا باپ اگر مرجاے تو خوب ہو کہ سختی سے بھی چھوٹو اور مال بھی ہاتھ آئے۔ لڑکا سمجھ گیا یہ شخص ہنستا ہے اور مجھے احمق بناتا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ مار ڈالیں تو خوب ہو کہ میراث بھی پاؤں اور خون بہا بھی وصول کروں۔

(۵) شیخ سعدی کو ملکوں کی سیر کا بہت شوق تھا۔ ایکدفعہ اصفہان کو گئے۔ خچر پر سوار تھے! ایک مرغ انکے پاس تھا اور خرچ کیلئے دو پیسے جیب میں تھے! ایک اصفہانی لڑکے سے ملاقات ہوئی دلمیں خیال کیا کہ اصفہان کے لوگ بہت عقلمند مشہور ہیں آج انکا امتحان کروں۔ لڑکے سے کہا کہ میاں لڑکے ہمارے پاس دو پیسے ہیں اور تین جانیں۔ کوئی ایسی تجویز بتا کہ جس سے ایک پیسے میں گزارہ ہوجاے۔ لڑکے نے کہا کہ اے شخص بڑا تعجب ہے ایسا بڈھا آدمی اور اتنی

...بات کی تجھے عقل نہیں۔ جا ایک پیسہ کا سردار تربوز لے آ۔ دو اڑھائی سیر کا آئیگا خود آپ کھا اور چھلکے خچر کو کھلا۔ بیج مرغی کے آگے ڈالدے۔ شیخ سعدی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سیدھا راستہ

کسی بڑے راجہ کا وزیر پالکی میں بیٹھا ہوا محل کی طرف جا رہا تھا راہ میں ایک میلا کچیلا آدمی ملا تو سڑک کے کنارے گڑھا کھود رہا تھا وزیر نے سمجھا یہ کوئی نادان قلی ہے اور پالکی کو روک کر اُس سے کہا "تو کیوں گڑھا کھود رہا ہے۔ نادان تو نہیں سمجھتا ہے۔ کہ مسافروں کے لئے خطرہ ہے۔ جو اس کو نہ دیکھے گا۔ ممکن ہے۔ گر جائے۔ اور ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے"

گڑھا کھودنے والے نے مُسکرا کر اور سر ہلا کر جواب دیا "تم مجھ کو نادان کہتے ہو۔ نادان دراصل وہ ہوگا۔ جو میرے گڑھے میں گرے گا صاحب من! جو شخص سیدھی راہ جائے گا۔ وہ اُس میں کبھی نہ گرے گا۔ اس میں صرف وہ شخص گرے گا۔ جو کج روی اختیار کرتا ہے اور سڑک کو چھوڑ کر چلتا ہے۔ کیونکہ میرا گڑھا سڑک میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے کنارے کچھ دوری پر ہے"

وزیر نے اس بدحیثیت شخص کے عاقلانہ جواب سے متاثر ہو کر اپنے نوکروں کو حکم دیا "تم اس آدمی کو میرے گھر لیچلو۔ کھلاؤ پلاؤ اور نہا کر اچھے کپڑے پہناؤ۔ میں شاہی محل سے ابھی واپس آتا ہوں" دوسرے دن وزیر نے اُس قلی کو اپنے پاس بُلایا "تیرے کل کے جواب سے میں بہت خوش ہُوا۔ کیونکہ اس سے تیرے دانائی کا اظہار ہوتا ہے۔ اب تو میرے گھر میں قیام کر اور مجھ کو ضرورت کے وقت اپنے رائے سے مدد دیتا رہ"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور دیکھو وہ شخص جو اب تک ایک معمولی قُلی بنا ہوا تھا۔ وزیر کا مشیر بن گیا۔ اور اُس کی رائے اتنی درست ہوتی تھی۔ اور اُس کی رائے کی وجہ سے انتظام سلطنت میں ایسی بہتری کی صورتیں پیدا ہوگئیں۔ کہ سب کو تعجب ہونے لگا۔ اور راجہ نے خوش ہوکر وزیر کو اپنا وزیر اعظم اور مدار المہام مقرر کیا۔

وزرائے سلطنت کو نئے وزیر اعظم کے عقل وتمیز پر حیرت ہوئی۔ وہ پہلے صرف معمولی ذہانت کا آدمی تھا۔ سمجھ بوجھ میں اُن سے کبھی بڑھ کر نہیں تھا۔ اب کیا ہوگیا! یہ عجیب وغریب تبدیلی کیسے واقع ہوگئی!

وزیر اعظم کے نسبت شک وشبہہ کرنے لگے۔ کیونکہ اُس کی صورت سے اس قدر ذہانت اور عقل کا اظہار نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس فکر میں ہوئے۔ کہ کسی طرح اس کی روشنضمیری کا اصل سبب معلوم ہوجائے۔ متعدد جاسوس مقرر ہوئے۔ جو مختلف شکلوں میں وزیر کے محل کے اردگرد چکر لگاتے رہے آخر ایک دن افشاء راز ہو ہی گیا۔ ایک نمکحرام نوکر نے روپیہ کے لالچ سے بتادیا کہ وزیر کے مکان میں ایک ذہین اور عقیل آدمی چھپا رہتا ہے۔ اور یہ سب اُسی کے سمجھ بوجھ کا نتیجہ ہے۔ جس سے وزیر کو ترقی نصیب ہوئی ہے۔ ان جاسوسوں نے راجہ کو بھی اصل حال سے واقف کردیا اور اُس کو شوق دلایا۔ کہ کسی طرح یہ عجیب قسم کا آدمی دربار میں حاضر کیا جائے جب وزیر نے سُنا کہ اب دُنیا کو عنقریب اُس شخص کو جاننے کا موقع ملے گا۔ جو اُس کے سمجھ بوجھ کا مرکز تھا۔ اس کے کان کھڑے ہوئے خوف سے کانپنے لگا۔ اپنے مشیر کے احسانات کو بھول کر وہ اب اس فکر میں تھا کہ کسی طرح اُس سے نجات حاصل کی جائے۔ یہ دنیا کے تمام احسان فراموش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمیوں کا وتیرہ ہے۔ خود غرضی کے سوا اور کسی بات کا ان کو دھیان نہیں رہتا جس آدمی کی وجہ سے ان کا کام نکلتا تھا۔ اگر اس کے قتل ہونے سے کوئی خاص غرض بر آتی ہے۔ تو وہ قتل سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ رات بھر وہ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں تھا۔ یہ عقلمند شخص دراصل قلی نہیں تھا۔ بلکہ ایک مہاتما تھا جو بھیس بدلے ہوئے اپنی روحانی تکمیل میں لگا رہتا تھا۔ جنہوں نے جڑ بھرت کا قصہ سنا ہوگا۔ وہ جانتے ہوں گے کہ کس طرح اُس یوگی راج کو ایک مرتبہ راجہ کی پالکی لے جانے کی خدمت سپرد ہوئی تھی۔ اور وہ راجہ پھر اس کا شاگرد بنا۔ اسی طرح اس شخص کا بھی حال تھا۔ وہ اپنے دل میں خوش رہتا تھا۔ اور خیال کے عالم میں محو رہنے کی وجہ سے اس کو اپنے ظاہری حالت کی اس قدر فکر نہیں تھی۔

صبح ہوتے ہی وزیر نے اس کے ہاتھ میں ایک خط دے کر کہا۔ دیکھ یہ خط لے جا کر تو اُس شخص کو دے جس کا نام لفافہ پر لکھا ہوا ہے یہ نہایت ضروری ہے۔ زندگی اور موت کا سوال در پیش ہے۔ احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ تو اسکو لے جا کر دیدے۔"

وزیر اعظم کا حکم پا کر وہ رشی خط کے پتہ کی طرف روانہ ہوا

ایسا اتفاق ہوا کہ اُسی وقت وزیر اعظم کا لڑکا اُس سے راہ میں ملا اور اس کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا "تو فوراً میرا کام کر دے۔ میری بیوی مکان میں میرا انتظار کر رہی ہے اور باپ کا حکم ہے کہ میں ابھی اُس کے پاس حاضر ہوں تو یہ خط ابھی پہنچا دے شدت انتظار سے وہ [illegible] گی تیری بہت احسانمند ہوگی اور توجہ کر اس کا جواب [illegible]

اُس فقیر نے بھی ان خیال کی خدمت شکار کی [illegible] اور اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہاتھ کے خط کی طرف توجہ کیا" نہیں یہ ممکن نہیں۔ تمہارے باپ کا حکم ہے میں یہ خط بہت جلد ابھی دے آؤں۔ مکان دور نہیں ہے۔ میں ابھی جا کر اُس کو دے آتا ہوں"۔

وزیر کے لڑکے نے کہا" اُس کا مکان بہت قریب ہے۔ خط مجھ کو دے یہ نام جلادوں کے سردار کا ہے۔ لفافہ پر اس کا نام و پتہ لکھا ہے۔ تو میرا خط بیوی کو دے آؤ اُس کا جواب ایک گھنٹہ میں لے آ"۔

سادھو نے چند لمحہ غور کیا۔ لڑکے نے زبردستی اس کا خط چھین لیا اور اپنا خط اُس کے ہاتھ میں دے کر بھاگ نکلا۔

ایک گھنٹہ کے بعد سادھو وزیر اعظم کے محل پر پہونچا اور پوچھنے لگا کہ "لڑکا آیا یا نہیں"؟

وزیر کی نگاہ اُس پر پڑی۔ پوچھا" نادان! تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ کیا میں نے تجھ کو ایک خط نہیں دیا تھا۔ اور نہیں کہا تھا۔ اُس کو جلد دے آ"؟

سادھو نے جواب دیا" ہاں صاحب! یہ سچ ہے۔ مگر تمہارے لڑکے نے زبردستی وہ خط مجھ سے چھین لیا۔ اور مجھ کو اپنا خط دے کر اپنے بیوی کے پاس بھیجا۔ یہ اُس خاتون کا جواب ہے"۔

یہ سُننا تھا کہ وزیر کے پاؤں کے تلے آگ لگ گئی وہ چیخ مار کر زمین پر گر پڑا" افسوس! لعنت ہو مجھ پر۔ میں نے کیا کیا۔ میرا بیٹا مارا گیا ہائے وہ معصوم ناحق قتل ہوا۔ نادان بیوقوف! وہ خط جلاد کے نام پروانہ تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ جو خط کو لے جائے۔ اُس کو اسی وقت قتل کر دے۔ ہائے بیٹے! تو اپنے ہاتھ سے اپنی موت کا حکم لیگیا"۔

سادھو نے کہا" نادان سے زیادہ نادان۔ بے وقوفوں کا بیوقوف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آخر کار تو میرے گڑھے میں منہ کے بل گرا۔ جب تک تو سیدھی راہ چلا جاتا تھا۔ سلامتی اور بہتری تجھ کو نصیب تھی۔ تو نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا۔ اس لئے گڑھے میں گرا۔

راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

گیانی اور بھگت میں فرق

ایک گیانی اور ایک بھگت جنگل میں چلے جا رہے تھے۔ راستے میں اُن کو ایک شیر ملا۔ گیانی بولا "بھاگ کر کیا کریں گے۔ ایشور ہم کو ضرور بچا دیگا" بھگت نے کہا "نہیں بھائی! چلو بھاگ چلیں۔ جس کام کو ہم آپ کر سکتے ہیں۔ اُس کے لئے ایشور کو کیوں تکلیف دیں"؟

پڑھنے والو! غور کرو۔ ان میں سے کون اچھا ہے؟

(رام کرشن پرم ہنس)

صرف اپنا عیب دیکھو۔ دوسروں کا عیب نہ دیکھو

اپنے اوگن آپ بچار
اور کا ڈھن کی جگت کمانی

عام فہم زبان میں اس کا ترجمہ یوں ہوگا۔ کہ "اپنے عیبوں پر آپ غور کرو اور ان کے دور کرنے کی تدبیر سوچو" سوال کیا جا سکتا ہے کہ ایسا کیوں کیا جائے اور میں ذیل کے چند مختصر سطروں میں اُس کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

اول جو شخص اپنے عیب پر غور کرتا ہے۔ اُس کی ان کی اصلیت کا پتہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لگتا ہے۔ وہ اُن کی برائیوں سے جس وقت واقف ہوجاتا ہے اُسی وقت سے اُس کی جڑ خود بخود کمزور ہونے لگتی ہے۔ یہ کچھ دنیا کا قدرتی اصول ہے ہم اسوقت تک بھرم اور دھوکہ میں پڑے رہتے ہیں۔ جب تک ہم کو ان کی اصلیت کے راز سے ناواقفیت رہتی ہے۔ جہاں اس کا پتہ لگ گیا وہ آپ کمزور ہونے لگتا ہے اور بہ آسانی اس سے خلاصی مل جاتی ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جن کو اپنی برائی سے آگاہی ہے اُن میں محتاط رہنے کا سنسکار کچھ ایسا آہستہ آہستہ زور پکڑتا جاتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ اس پر غالب آجاتے ہیں۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ جو اپنے اوگن کو آپ وچارتے رہتے ہیں وہ دوسروں کی برائی نہیں کرتے۔ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انسان میں لغزش اور کمزوریاں ہیں۔ گوشت و پوست کا تعلق قدرتاً کمزوری کا باعث ہے اور اسوجہ سے وہ سب کے ساتھ رحم اور ہمدردی سے پیش آنے لگتے ہیں۔ ان کی ذات سے کسی کا نقصان نہیں ہوتا۔ نہ وہ کسی کے درپے تخریب رہتے ہیں اور جسوقت انسان کا خیال اچھا ہو گیا پھر اس کے نیک بننے میں شک ہی کیا رہتا ہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اپنے ذاتی عیب دیکھنے کی وجہ سے جب وہ عیب دور ہونے لگتے ہیں۔ انسان کے دل کا برتن خالی ہونے لگتا ہے۔ قدرت میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو تم خالی کہہ سکو۔ بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جب عیب پر نگاہ پڑنے لگی وہ اپنی جگہ چھوڑنے لگتے ہیں۔ اور اس جگہ کے پُر کرنے کے لئے نیک اوصاف کا اس طرف حملہ ہوتا ہے اور جو شخص پہلے برا تھا اب اچھا ہو جاتا ہے۔

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ عیبوں کی واقفیت ہوجانے کی وجہ سے پھر اُن کے دور کرنے کا خیال خود بخود پیدا ہوتا ہے اور کسی نہ کسی تدبیر سے وہ بے عیب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہونے کی کوشش و خواہش میں لگ جاتے ہیں۔

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ اپنے عیب دیکھنے والے اُس عیب میں اضافہ نہیں کرتے جو شخص جس کے عیب کو دیکھتا ہے۔ وہ براہ راست اس عیب کا وارث ہو جاتا ہے۔ تم اگر بار بار کسی کی عیب جوئی کرو گے تو تمہاری عادت ایسی ہو جائے گی اور وہ عیب خود بخود تم میں سرایت کرنے لگینگے۔ اور کسی وقت تم خود اس عیب کی وجہ سے بدنام ہونے لگو گے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے جس کو تم سوچو گے جو بولو گے جو کرو گے اسی کے سامان سے تمہارا دل و دماغ بنیگا۔ اگر دل برا ہے تو اس کی طرف بُرے خیالات رجوع ہوں گے اور وہ دوزخ بنجائیگا۔ اگر دل اچھا ہے تو اس کی طرف اچھے خیالات رجوع ہونگے اور وہ بہشت ہو جائے گا۔ پاپ دیکھو گے پاپی بنو گے پنیہ دیکھو گے پنیہ آتما ہو جاؤ گے۔

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ اپنے عیب دیکھنے سے چونکہ اُن سے نجات پانے کی خواہش ہوتی ہے۔ انسان کا دل خود بخود ایشور کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ کیونکہ ایشور نیکی ہے۔ پریم ہے اچھائی ہے۔ اور وہ تمام بھلائیوں کا آئیڈیل ہے۔ اس طرح عمل کرنے سے آدمی ایشور کا بھگت ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے زیر اثر آتے ہیں ان میں بھی ایشور کی بھگتی پیدا ہوتی ہے۔

یہ سات فائدے ہیں۔ جو اپنے عیب دیکھنے سے حاصل ہوتے ہیں دوسروں کے عیب دیکھنے سے اسی طرح کے سات نقصان ہوتے ہیں جو ان خوبیوں کی ضد ہیں تم خود سوچ سمجھ کر نتیجہ نکالو۔ ہم یہاں اُن کی وضاحت نہیں کرنا چاہتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صفائی دھرم

از روحانی و جسمانی ڈاکٹر لاہور

ا:- اس اعلیٰ اور قیمتی مضمون کے لکھنے والا استحقاق انعام اور تعریف کے قابل ہے کہ اگر ہفت اقلیم کی بادشاہت بھی اس کے سر سے قربان کی جاوے تو بھی کافی عوضانہ نہیں لہذا رفاہ عام کی خاطر ہر ایک بشر تک اس کی خوشخبری پہنچانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں +

ہندوستان کے اسباب زوال پر غور کرنے سے منجملہ متعدد اسباب کے ایک سب سے بڑا اور زبردست سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگوں نے صفائی کے اصولوں سے نہایت ہی بے پرواہی کی ہے۔ کم و بیش ہر مذہب میں صفائی کی تاکید ہے کیونکہ در اصل **صفائی ہی ایمان اور دھرم کی جڑ ہے** **صفائی** جسم اور لباس کی۔ صفائی چال چلن کی۔ صفائی معاملات کی اور صفائی دل کی۔ اس کے سوا مذہب اور کیا ہے۔ پاکیزگی اور صفائی کے سوا مذہب ہم سے اور کچھ نہیں چاہتا ہے۔ پس جو صفائی سے غفلت کرتے ہیں گویا مذہب سے سرکشی اور خدا کی نافرمانی کے قصور وار ہیں۔ یہ انقلاب پچاس سال کے اندر اندر ہوا ہے۔ پہلے لوگ ایسے غلاظت پسند نہ تھے۔ اب تو شہروں کے اکثر آدمی جیتے جی دوزخ میں رہتے ہیں۔ ہمیں بدقسمتی سے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے بڑے بڑے شہروں کے نہایت گنجان محلوں میں دو دو چار چار دن رہنے کا اتفاق ہوا لیکن تعجب ہوا کہ کیونکر یہ لوگ اپنی ساری عمر بسر کرتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں - جہاں گلیوں میں تعفن - مکانوں میں بدبو اور مچھر اور سونے اور بیٹھنے اور کھانے کے کمروں میں تازہ اور صاف ہوا کا گذر نہیں ہے -

جو لوگ بنارس اور دہلی اور لاہور اور امرتسر لکھنؤ کے ہفت منزلہ تیرہ و تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں - اگر وہ جیلخانہ میں بھیجدیئے جائیں تو اُن کو اپنی خوش نصیبی پر ناز کرنا چاہیئے - کیونکہ کسی سنٹرل جیل سے وہ دماغوں کو پاش پاش کرنے والی اور سر چکرانے والی بدبو کوسوں دور ہوگی - جو ہم ان عمارتوں میں دیکھتے ہیں جن کے مالک ہونے کا ہمارے ہموطنوں کو بڑا فخر ہے ❊

خدا معلوم اس زندگی کا کیا فائدہ ہے - جبکہ سانس لینے اور چلنے پھرنے میں بجائے فرحت کے طبیعت کو انقباض پیدا ہو اور قدم قدم پر رومال ناک پر رکھنے کی ضرورت ہو بیشک موت ایسی زندگی سے جیسی کہ ہمارے اکثر بھائی بڑے بڑے شہروں کے گنجان محلوں میں بسر کر رہے ہیں - ہزار درجہ بہتر ہے - پلیگ اور ہیضہ اور ملیریا کا ان روحوں کو شکر گذار ہونا چاہیئے - کہ ان وباؤں نے مہربانی کر کے اس دنیوی دوزخی زندگی سے ان کو نجات دلائی اور آسمان کی مصفا اور کھلی ہوئی فضا میں نقل و حرکت کا موقع دیا -

فلاسفر کہتے ہیں کہ انسان قدرت کا نقال ہے اور اُس نے کوئی شے ایجاد نہیں کی جس کا نمونہ قدرت نے نہ دکھلایا ہو - لیکن ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کی شہری غلاظتوں کا نمونہ قدرت نے کس جگہ پیش کیا ہے؟ کیا کہیں ایسا متعفن قدرتی منظر موجود ہے کیا پہاڑوں کی وادیوں یا سرا پا پہاڑ سبزہ زاروں میں یا جنگلوں اور صحراؤں یا دریاؤں کے دامن اور جھیلوں کے ساحلوں پر یا ریگستانوں اور سمندروں میں کہیں بھی یہ نمونہ موجود ہے - یا سوائے دوزخ کے جس کی تقلید ہندوستان کے موجدوں نے کی ہے؟ بعض جگہ ایسی ایسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسی تنگ گلیوں میں لاکھوں کی دولت اینٹوں میں منتقل کر دیگئی ہے۔ جہاں کبھی سورج کی روشنی کا گذر نہیں ہوا۔ اور لطف یہ کہ مکانوں میں صحن بالکل ندارد بس ایک لوگ اتعزیہ سا بناتے چلے گئے ہیں۔ اور طرہ یہ کہ ایسے بیہودہ مکان جو بجائے خود سنڈاس سے کم نہیں ہیں۔ صاف بھی رکھے نہیں جاتے۔ اگر قدیم بزرگوں کی ایجاد کافور اور صندل اور لوبان دھوپ کا بخار آجکل کے فیشن کے خلاف ہے تو فنائل اور تارکول اور کاربالک ایسڈ اور مرکری لوشن ہی سہی۔ جو اگرچہ بجائے خوشبو کے ایک قسم کی بدبو رکھتے ہیں مگر موریوں کے تعفن کو تو دفع کر سکتے ہیں مگر افسوس کہ ان سے بھی کام نہیں لیا جاتا۔

یوروپین فلاسفر کہتے ہیں کہ اہل ہند کے دماغوں میں ایجاد و اختراع کا مرکز ندارد ہے۔ یعنے قدرت نے اختراع کا مادہ ہی ان کے دماغوں میں نہیں رکھا۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ قدرت کی کوتاہی نہیں۔ ہم نے طریق رہائش ایسا غیر فطرتی اختیار کیا ہے کہ دماغ صحیح حالت میں رہ نہیں سکتے۔ وہ دماغ کیا خاک ایجاد کریں گے جن کو کبھی فرحت اور تازگی خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتی۔ دنیا میں عجیب سے عجیب اگر کوئی بات ہے تو یہ ہے کہ ہندو قوم جس کا دھرم صفائی ہے اسقدر گر جائے کہ صفائی کو بالکل بھول جائے۔ اور چھوت چھات کے اصول جو آجکل مہذب قومیں اختیار کرتی جاتی ہیں۔ بالکل بے معنے طور پر لکیر کے فقیر بنے ہوئے ان کے اصل مدعا کو فراموش کر دے کئی ہندو جب کھانا کھاتے ہیں۔ تو ایک دُھلی ہوئی دھوتی کے سوا اور تمام لباس اوتار دیتے ہیں۔ غالباً وہ اس کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ بس اتنا جانتے ہیں کہ ہندؤں میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ ممکن ہے کہ سائنس نے کسی گذشتہ دور میں اسقدر ترقی کی ہو جسقدر کہ آج کل امریکہ میں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ بازار میں تھوکنا جرم ہے اور مصافحہ کرنے میں ہزار تامل ہوتا ہے۔
ڈاکٹر مریضوں کو دیکھنے جاتے ہیں تو دوسرا لباس پہن جاتے ہیں۔ جس کے اوپر ایک چوغہ ہوتا ہے۔ جس کو ہر بار ڈس انفیکٹ کیا جاتا ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ متعدی بیماری کے جرم ان کے لباس میں سرایت کر جائیں۔ باہر جانے کا لباس علیحدہ اور گھر میں پہننے اور شب خوابی کا علیحدہ ہوتا ہے۔ قدیم ہندؤں نے غالباً انہیں اصولوں پر کاربند ہو کر یہ دستور العمل بنائے تھے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ سے کھانا اور پانی استعمال نہ کیا جائے۔ جو بوجہ اپنے پیشے کے زیادہ صفائی نہیں رکھ سکتے ہیں یا جو مصفا جسم اور لباس نہ رکھتے ہوں لیکن اب تو صرف اندھی تقلید رہگئی ہے۔ میلے کچیلے برہمن کے ہاتھ سے کھانا اور پانی پی لیا جاتا ہے۔ صرف اس خیال سے کہ وہ برہمن ہے۔ اور ہم صفائی کا نمونہ اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔ صاحب لوگوں کے بنگلے سول لائن۔ کچہریاں۔ کالج۔ مدرسے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں کیسی صفائی رہتی ہے۔ ان کے قریب گذرنے سے طبیعت ہی اور ہو جاتی ہے لیکن ہمارے مکانوں کی کیفیت ہی دوسری ہے اگر محلہ میں دو چار شخصوں نے صفائی کا خیال بھی رکھا تو کچھ نہیں ہے۔ جب تک تمام مکان صاف نہ رہیں۔ ایک شخص اپنے مکان کو غلیظ رکھ کر صرف اپنی ذات پر ہی ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ تمام محلہ کو۔ اور محلہ کی وجہ سے تمام شہر کو اور ایک شہر کی غلطی سے تمام دنیا خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

چند سال ہوئے۔ پنجاب میں ضلع جالندھر کے موضع کھٹکر کلاں کا ایک باشندہ ہردوار سے طاعون کے جرم اپنے لباس یا جسم میں اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس سے پہلے وباء کا تخم پنجاب میں نہیں پہنچا تھا اسی ایک شخص کی بے احتیاطی سے یا یوں کہنا چاہیئے کہ صفائی کے اصولوں کے توڑنے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پنجاب پر یہ مصیبت نازل ہوئی کہ ہر سال دو تین لاکھ آدمی پلیگ کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تحقیق ہے۔ کہ ہر قسم کے وبائی امراض کے جرم وہیں زیادہ پھیلتے پھولتے اور نشو ونما پاتے ہیں جہاں ان کو من بھاتی خوراک ملتی ہے۔ گندگی اور غلاظت اور تعفن اور سیل اور غیر صاف ہوا اور تاریکی ان کی غذا ہے سورج کی روشنی اور صاف ہوا اُن کے لئے موت ہے۔ اور یہ دونوں نعمتیں ہمارے لئے زندگی ہیں۔ جب ہم اسباب زندگی سے خود بے پرواہی کرتے ہیں۔ اور موت ہمیں گھیرتی ہے تو شکایت کیوں کیجاتی ہے۔ یہ تو بالکل ایسی بات ہے کہ کوئی جان بوجھ کر جلتی آگ میں ہاتھ ڈال دے اور اس کے جُھلس جانے پر قسمت کا شاکی ہو۔ اب اوسط عمر ہندوستان میں کیوں کم ہو گئی ہے اب شرح اموات شرح پیدائش سے کیوں زیادہ ہے۔ اب دق اور سل کیوں ترقی پر ہے۔ اب طبیعتیں کیوں پریشان رہتی ہیں۔ اب عام لوگوں کی رنگتیں زرد کیوں ہیں۔ اب لوگ زود رنج اور تنگ مزاج کیوں ہو گئے ہیں۔ اب ارادوں میں استقلال اور قوم کا پاس کیوں نہیں رہا۔ اب عورتیں بیس پچیس سال کی عمر میں کیوں ضعیف ہو جاتی ہیں؟ ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے کہ اس پچاس سال کے اندر ہمارا طریق رہائش بدل گیا ہے۔ ہم نے صفائی کے اصولوں کو چھوڑ دیا۔ مکان اور جسم کی صفائی اب ایسی ضروری نہیں سمجھی جاتی جیسی کہ اور ملکوں میں ہے یا ہمارے اباؤ اجداد کے وقت میں سمجھی جاتی تھی۔ صفائی ان کے مذہب کا رکن اعظم تھی۔ صفائی ان کی زندگی تھی۔ اب بھی مندروں میں صفائی ہے مسجدوں میں صفائی ہے۔ پبلک عمارتوں میں صفائی ہے لیکن نہیں تو وہاں نہیں جہاں رات دن کا بڑا حصہ کٹنا ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہماری موجودہ حالت کا ذمہ وار افلاس ہے۔ لیکن ہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ عذر تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ غریب سے غریب آدمی اگر ارادہ کرے تو صاف جسم اور صاف لباس اور صاف مکان رکھ سکتا ہے۔ خواہ کیسا ہی چھوٹا مکان ہو خواہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہو۔ اگر طبیعت کا نفاست پسند ہے تو اُس کو ضرور صاف رکھیگا۔ ہم نے ان ہندؤں کو دیکھا ہے جو لڑکے کی شادی پر دس ہزار خرچ کرتے ہیں۔ مگر ان کے مکان میں ایک گھنٹہ بیٹھنا مشکل ہے۔ جبکہ ایک عیسائی جو کہ آٹھ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ اگر کچھ نہیں تو صاف اور مصفا بورئے ہی اس کے مکان میں ضرور بچھے ہوں گے۔ اور کرسیاں نہیں تو ایک دو مونڈھے ہی قرینے سے رکھے ہوں گے اور مکان میں کہیں بدبو کا نام نہ ہوگا۔ یہ صرف طبیعت اور عادت کا سوال ہے۔ جو امیری اور غریبی سے بالکل علاقہ نہیں رکھتا بات صرف یہ ہے کہ روپیہ کمانے انتقام لینے۔ غیبت کرنے اور دوسری فضول باتوں کو ہم زیادہ ضروری سمجھنے لگے ہیں بہ نسبت اس کے کہ زندگی کے سب سے پہلے اصول کی قدر کریں۔ ہم ثابت کریں گے کہ صفائی سب سے بڑا دھرم ہے اور اس کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور عدم صفائی ہی ہمارے زوال کا اصلی سبب اور تمام ترقیوں کے روکنے والی ہے۔ ہم بتلائینگے۔ کہ صفائی پرکار بند ہونے سے ہماری تجارتی۔ صنعتی۔ حرفتی۔ مالی۔ جسمانی۔ علمی اور روحانی ترقی کس طرح ہوگی۔

۲۔ صفائی کے سوا انسان کا اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ اصل میں دھرم کے معنے ہیں۔ فرض حقیقی یا وہ مذہب جو فطرت کے مطابق ہو یعنی ایسا مذہب جس کے اصول و قوانین نیچر کے منافی نہ ہوں۔

مثلاً اگر کوئی مذہب ایسا ہے کہ نوع انسان سے دشمنی کرنے کا سبق دیتا ہے۔ یا انسان کی قربانی کی ہدایت کرتا ہے۔ یا جس کے اصول اس قسم کے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس سے بنی نوع کی صحت یا تندرستی میں خلل پڑے۔ یا حیوانی اور نباتاتی مخلوق کی قطع نسل ہو یا جس سے دنیا کے امن کو نقصان پہنچے۔ یا تمدن کی بنیاد کو کمزور کرے۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ دھرم خلاف فطرت یا اَن نیچرل ہے۔ کیونکہ نیچر انسان کو زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے بہت سے سامان اس نے بہم پہنچائے ہیں۔ اور تندرستی و اطمینان و شادمانی سے زندہ رہنا انسان کی فطرتی اور قدرتی خواہش ہے اور چونکہ وہ مدنی الطبع ہے اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کے لئے وہ ذرایع بہم پہونچانے میں کوشش کرے جو ان کی تندرستی اور حقیقی شادمانی کو بڑھائیں نہ کہ اس کے خلاف۔ پس اگر کوئی مذہب ایسا ہے جو قوانین نیچر کے خلاف یہ وعظ کرتا ہے کہ لوگ جسم اور لباس اور مکان کو صاف نہ رکھیں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ مذہب غیر فطرتی ہے بظاہر دنیا کا کوئی بڑا مذہب ایسا نہیں ہے جس نے صفائی کی تاکید نہ کی ہو پس فی زمانہ اہل ہند کے صفائی سے بے اتفاقی کرنیکے معنے یہ ہیں کہ یہاں اب مذہبی عقاید کمزور ہو گئے ہیں۔

ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں اس برّاعظم میں آباد ہیں۔ مسلمانوں کو اگر مذہب کے پابند ہوں تو کم سے کم دن بھر میں پانچ وقت کی عبادت میں دل کو دنیوی خیالات اور تفکرات اور رسومات سے پاک کرنا بھی لازمی ہے۔ اسی طرح ہندؤں میں اشنان و سندھیا روزانہ زندگی کا ایک لازمی عنصر ہے۔ اشنان کے معنے بدن تر کر لینے کے نہیں ہیں۔ بلکہ جسم کی تمام کثافتوں کو دور کرنا اور مسامات کو کھولنے سے مراد ہے کہنے کو تو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ظاہری صفائی سے کیا ہوتا ہے دل کی صفائی چاہیئے لیکن یہ کس طرح ممکن ہے کہ تم نہا دھو کر صاف کپڑے پہنکر ایک ہوادار مکان میں بیٹھو جہاں بدبو کا نام نہ ہو جہاں اگر اور لوبان جلایا گیا ہے تو دل و دماغ اچھی حالت میں ہوں گے یا اس کے خلاف جبکہ نہ دھویا نہ ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں پڑے ہو۔ جبکہ سامنے کی نالی کی بدبو دماغ کے پرخچے اڑا رہی ہو۔ تو کسی حالت میں اعلےٰ اور پاک تر خیالات کا گذر ہوگا؟ جسقدر جرائم دنیا میں سرزد ہوتے ہیں اگر تحقیقات کیجائے گی تو ثابت ہوگا کہ کوئی جرم کبھی ایسے وقت فوراً ہی وقوع میں نہ آیا ہوگا۔ جبکہ مجرم غسل کر کے اپنے جسم کو پاک کر چکا ہو۔ کیونکہ جسم کی صفائی سے دل میں بھی صفائی اور اطمینان پیدا ہوتا ہے ٭

کتنا فرق ہے اس حالت میں جبکہ تم صبح بیدار ہوتے ہو اور اس حالت میں جبکہ غسل کر کے صاف لباس زیب تن کیا ہو۔ ان دونوں حالتوں میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے ٭

افلاس کا عذر نہایت فضول اور بے معنی عُذر ہے مفلسی نہانے دھونے سے نہیں روکتی۔ اور نہ صاف لباس پہننے سے سَستے سے سَستا اور موٹے سے موٹا کپڑا ادراسی محنت سے صاف رکھا جا سکتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا اور ادنے سے ادنے مکان صاف رہ سکتا ہے بشرطیکہ اس کو صاف رکھنا ضروری سمجھیں۔

ہمارے دیہاتی لوگ شہریوں کی نسبت زیادہ تندرست اور قوی ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ وہ زیادہ صاف مکانوں میں رہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ وہ دن بھر کھلی ہوا میں مشقت کے کام کرتے ہیں اور رات کو کھلے میدانوں میں سوتے ہیں ورنہ ان کے مکانات بھی ایسے نہیں ہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں ممالک یوروپ میں شہریوں کی نسبت دیہاتوں میں زیادہ صفائی ہے۔ اسلئے اُمراء و رؤسا فرصت کے ایام میں دیہاتوں میں جا کر زندگی کا لطف اوٹھاتے ہیں مگر ہندوستان کے دیہات بلحاظ صفائی کے نہایت ردی ہیں اور ان کی یہ حالت کاہلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بے علمی کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی ایسی سوسائٹی ہو جو اپنی زندگی کا مشن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنائے کہ گاؤں گاؤں میں جا کر اہل دیہات کو صفائی کے فوائد تبلائے اور ان کو عملی طریقے مکانوں اور جسم کی صفائی کے سمجھائے اور مویشیوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنے اور ان کی رہائش کی جگہ کو صاف رکھنے کے ڈھنگ تبلائے تو بہت بڑا فائدہ ہو چند سال میں ہی ہمارے گندے دیہات گلزار سراپا بہار بنجائیں۔ شہروں کی اصلاح بغیر کسی انقلاب کے نہ ہوگی۔ جب تک کوئی سخت زلزلہ نہ آئے یا پلیگ حد سے زیادہ مجبور نہ کرے۔ تنگ گلیوں میں ہفت منزلہ عمارتیں بنانے سے لوگ باز نہ آئیں گے خدا معلوم یہ سسٹم کس انجنیئر نے جاری کی ہے کہ جو مکان بنائے جائیں دیوار بدیوار بنائے جائیں۔ تقریباً تمام ملکوں میں یہ دستور رہے کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کے مابین کچھ فاصلہ ہوتا ہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت کیلئے راستہ رہے مگر یہاں اس بات کا کچھ مطلب نہیں ہے ہوا خواہ آئے یا نہ آئے روشنی کا گذر ہو یا نہ ہو۔ مگر اینٹوں اور لکڑیوں کو ضرور کسی نہ کسی طرح تھوڑی سی جگہ میں کھپا دیں گے۔ یہ وبا تیس۳۰ چالیس۴۰ سال سے زیادہ تر پھیلی ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ موجودہ زمانہ کی نسلوں کے دل و دماغ کی کیا کیفیت ہے جنہوں نے اندھیری کوٹھڑیوں میں پرورش پائی ہے۔ درختوں کی بابت تو ہم جانتے ہیں کہ جہاں دھوپ اور کھلی ہوا ہو خوب پھیلتے ہیں مگر انسان کو شاید صاف ہوا اور روشنی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے قدرت کے صاف قانون کو توڑا ہے اور مذہب کو بالائے طاق رکھا ہے اس لئے اس کی سزا ابھی بھگت رہے ہیں۔ یہ پلیگ اس جرم کی تعزیر ہے۔ اور ملیریا ہمارے گناہوں کی سزا ہے رنگت کی زردی اعصابی تنفس۔ دماغی تنزل اخلاقی کمزوری۔ ان سب باتوں کا سبب اگر تلاش کیا جائے تو صرف ایک ہی نکلیگا۔ اور وہ یہ کہ ہمارے مکان ایسے صاف اور ہوادار نہیں کہ ہم کامل تندرستی کی حالت میں رہ سکیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہندوستان میں ۵۲ لاکھ سادھو اور فقیر ہیں۔ اگر یہ لوگ بجائے مفت کا ٹیکس وصول کرنے کے اور مشقت سے روٹی کمانے والوں کی کمائی میں مفت حصہ دار بننے کے معاوضہ میں کچھ خدمت بھی کریں تو چند روز میں اصلاح ہو سکتی ہے یہ مفتی فوج اگر اور کچھ نہیں تو صفائی کا وعظ ہی شروع کر دے تو چند روز میں ہی ملک کا نقشہ بدل جائے۔ یہ ہر ایک گاؤں ہر ایک قصبہ ہر ایک شہر میں اپنے معتقدوں کو بجائے نجات کا رستہ بتلانے کے صرف جسم لباس اور مکان کی صفائی کی ہدایت کیا کریں تو آپ سے آپ ان کی مکتی ہو جائے یعنی کم از کم دنیوی دوزخ سے تو وہ رہائی حاصل کر لیں۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے سینکڑوں مذہب اور سماجیں نکلیں۔ مگر انتظار میں ہیں کہ کوئی ایسا مذہب نکلے۔ یا ریفارمر پیدا ہو جو اہل ہند کی موجودہ حالت کو سنبھالے اور ان کو پستی کے اس گڑھے سے نکالے جس میں وہ روز بروز گرتے جاتے ہیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ غیر ممالک کی نظر میں ذلیل و خوار نہیں رہیں گے۔ اسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں خواہ قومی تعصب سے ہی ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ ہوتا ہو مگر ان کے پاس یہ بہانہ کیسا قوی ہے کہ ہندوستانی لوگ گندے ہوتے ہیں اور بیماریوں کے کپڑے اپنے میلے جسم اور لباس میں رکھتے ہیں۔ اسلئے وہ ان کو سیکنڈ یا فسٹ کلاس گاڑی میں سوار نہیں ہونے دیتے ہیں نہ عام سڑکوں پر چلنے دیتے ہیں۔ نہ شہر میں رہنے دیتے ہیں اور اس میں شک بھی نہیں کہ ہندوستانی قلی صفائی کا ذرا خیال نہیں رکھتے۔ ان کے پاؤں پر دو دو انچ خاک جمی رہتی ہے۔ کپڑے جبتک پھٹ نہ جائیں بدلنے کا نام نہیں لیتے اگر وہ صفائی کی ضرورت سے واقف ہوں جیسی کہ وہ در اصل ضروری ہے۔ تو یہ کیفیت نہ رہے۔ اور ہندوستان کی بدنامی دور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جائے اگر ہمارے اہل وطن جو برٹش نوآبادیوں میں ذلت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ صفائی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ تو کچھ عرصہ بعد جو نفرت ان سے کی جاتی ہے باقی نہ رہے۔ آخر پارسی قوم بھی تو ہے۔ ان میں غریب آدمی بھی ہیں لیکن وہ محض اسوجہ سے کہ صفائی رکھتے ہیں۔ کسی غیر ملک میں وہ نظر حقارت سے نہیں دیکھے جاتے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ ہندوستان اگر کبھی ترقی کریگا تو اس کی ترقی کا پہلا قدم یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک باشندۂ ہند صفائی کو اپنا دھرم اور اپنا ایمان اور اپنی زندگی کا سب سے ضروری اور مقدم فرض بنالیوے۔ اور تمام غیر ہوادار مکانوں اور متعفن گلیوں کی رہائش کو سلام کرے۔ خواہ اس میں کتنا ہی مالی نقصان ہو۔ ورنہ دنیا کی اقوام کی دوڑ میں شامل ہونے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ روسیوں پر جاپانیوں کے فتحیاب ہونے کا سب سے بڑا راز یہ ہے۔ کہ روسی ہفتہ میں ایک بار اور جاپانی دن میں دو دفعہ غسل کرتے ہیں اور روسیوں کی نسبت زیادہ صاف رہتے ہیں ٭

آتمک انتی

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہنسا سے آتم گھات

پیشتر ازیں ہم نے بتایا ہے۔ کہ تمام سنسار بھر کا آنند ہمارے واسطے موجود ہے۔ لیکن ہم نے ہی اپنی اگیانتا سے برہم شکتی کی کمی سے تمام دکھ پیدا کر لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ اور ہم ہی اپنی کوشش سے ان کو دور کر کے اصلی آنند بھوگ سکتے ہیں
اب ہم آپ کو بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح سے یہ برہم شکتی ہم سے جاتی رہی یعنی
تمام دکھوں کا بیج کیا ہے۔ شاستر کار فرماتے ہیں کہ
अहिंसा परमो धर्मः
یعنی **اہنسا** ہی پرم دہرم ہے۔ اور اسی پرم دھرم سے تمام دُکھ درد
دُور ہو کر برہم بل پیدا ہوتا ہے اور پرم آنند ملتا ہے۔ اور ہنسا تمام مصیبتوں کی
ماں ہے۔ اور موت کا مُول کارن ہے۔ اسی واسطے ہنسا اہنسا کو اچھی طرح سمجھنا
ہمارا پرم اودیش ہے۔ اسی کی بے سمجھی سے تمام سنسار میں اندھیر مچا ہُوا ہے
غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ اہنسا کے معنے کسی جیو کو نہ مارنا ہے۔ کوئی
کہتا ہے۔ اس کے معنے کسی جیو کو نہ ستانا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ اس کے معنے
گوشت کباب انڈے نہ کھانے کے ہیں۔ بُدھ مذہب کے پیرو کار برہما لوگ
تو اس کے بہت ہی عجیب و غریب معنے نکالتے ہیں۔ بُدھ دیو کا اس اہنسا سے
مطلب جیو ہنسا ہٹانے کا تھا۔ لیکن ان کے پیرو کاروں نے یہ معنے نکال لئے
کہ اہنسا جس کو برہما کی پالی زبان میں پاناتی پاٹا کہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے
کہ کسی جیو کو خود نہ مارنا۔ اگر رضا سے وہ خود بخود مر جاوے۔ تو اس کے کھا لینے
میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تو اس کو مارا نہیں ہے
وہ راضی برضا مر گئی ہے۔ اب اس کے کھا لینے میں کیا گناہ ہے۔ اس ایک
گندے خیال نے ساری کی ساری برہما قوم کو ملیچھ بنا دیا ہے یہاں تک
کہ وہ اب سانپ۔ مینڈک۔ گھوڑا وغیرہ کئی جیو جنتو سڑپ کر جاتے ہیں۔ اور
جب کہ ان کو قدرتاً مرا ہوا مُردار نہیں ملتا ہے۔ تو وہ عادت کی مجبوری سے
خود بھی مارنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ لیکن گائے کے دُودھ پینے اور
گھی کھانے میں مہاں پاپ سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی ہندوستانی گھی سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھاجی تڑک رہا ہو۔ تو اس کی بُو سے سخت نفرت کرتے ہیں اور ناک کپڑے سے دبا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بڑی بدبُو مچادی۔ لیکن بھاجی کو تڑکا دینے کے واسطے جو گھی وہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کی کیفیت بھی ذرا سُن لیجئے۔ وہاں رواج ہے۔ کہ مچھلی اور نمک کو بوریوں میں بھر کر دبا دیتے ہیں جب بہت سڑانڈ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کو اکثر عورتیں پاؤں سے خوب لتارتی ہیں۔ اور خوب باریک کرتی ہیں اس کو وہ ہنگی بولتے ہیں۔ وہاں اس کی بہت تجارت ہوتی ہے گاڑیوں کی گاڑیاں بھر کر شہر شہر جاتی ہیں۔ اس کی ایسی سخت بدبُو ہوتی ہے کہ دماغ چکرا جاتا ہے لیکن وہاں لوگ اس کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں اور اسی سے اکثر اپنی بھاجی کو تڑکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بہت خوشبودار ہے۔ سچ کہا ہے کہ

विनाशकाले विपरीत बुद्धि: ناش کے سمے بُدھی الٹی ہو جاتی ہے یہ ہے برہما لوگوں کے اہنسا کے معنے کی غلط فہمی کا عملی نتیجہ۔ اسی طرح سے ہمارے دیش کے جینی لوگ بھی اہنسا کے اتنے شردھالو ہو گئے ہیں۔ کہ رات کو لیمپ تک نہیں روشن کرتے اور نہ ہی کھانا پکاتے ہیں۔ تاکہ جیو نہ مر جاویں ہم نے تو یہاں تک بھی سنا ہے۔ کہ خاص کر برسات کے دنوں میں وہ پیشاب زمین پر نہیں کرتے بلکہ کسی برتن میں کرتے ہیں۔ تاکہ پیشاب کی گرمی وغیرہ سے زمین کے جیو جنتو نہ مر جاویں۔ اور کئی لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں کہ ہمیشہ منہ پر پٹی باندھے پھرتے ہیں۔ کہ کسی طرح سے ہمارے منہ کے ذریعے جیو اندر جا کر مر نہ جاویں اور ہم پاپ کے بھاگی نہ بنیں۔ ہائے اگر یہ مہاشیوں کی کوڑھ فلاسفی کو بخوبی سمجھتے۔ تو اچھے بھتیا وہ کھا اور دکھ دینے والے رجاگون ان کے دل میں پیدا ہوتے۔ اور کیوں وہ ایسا کرتے غرضیکہ اس اہنسا کے اور یہ ایسا اثر ہوا ہے کہ اس ایک لفظ کی بے سمجھی سے کیفیت دیش کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیڑا اغرقات میں پڑ گیا ہے۔ اہنسا ہی دہرم کا مُول کارن ہے۔ جب تک ہم اہنسا کو بخوبی نہ سمجھیں گے۔ ہم کو اصلی دہرم کی سمجھ کبھی نہ آوے گی۔ اور نہ ہمارے اندر نہ دہرم بل پیدا ہوگا۔ اور نہ ہمارے دُکھ درد دُور ہوں گے۔ اسی واسطے ہم تیھا شکتی اس اہنسا کے اصل گَورو (بزرگی) کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں

ہنسا کے معنے مارنے کے اور اہنسا کے معنے نہ مارنے کے ہیں۔ مارنیکا

یہ مطلب ہے۔ کہ یا تو کسی چیز کو بے قصور مار ڈالنا۔ یا من وچ کرم سے کسی کو بے قصور بے گناہ دُکھ دینا۔ یا بے وقوفی سے ہر ایک چیز کی بے قدری کرکے اُس سے تیھا یوگیہ کام نہ لینا۔ اور نہ تو خود اُس سے کوئی فائدہ اُٹھانا اور سا بقہ ہی اُس چیز کو نکما رکھ کر اُس کو ناکاندہ بنا دینا۔ اس طرح سے دوسرے کی بیقدری بے عزتی سے اپنی قدر اپنی عزت کو گنوا لینا۔ برخلاف اس کے اہنسا جو پرم دہرم مانا گیا ہے۔ اور جو تمام دکھوں کے مٹانے والا اور مُشکل کُشا مانا گیا ہے بڑے وسیع معنے رکھتا ہے۔ خالی زندہ چیزوں کی ہستی کے قائم رکھنے یا ان کو سُکھ پہونچانے کے معنے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ زندہ جیووں کی رکھشا کا دم بھرتا ہُوا جڑ چیزوں کی رکھشا کا بھی حامی بنتا ہے۔ اور چراچر جگت کے ذرہ ذرہ کی رکھشا کا سبق ہم کو سکھلاتا ہے۔ جبکہ ہنسا کے معنے مارنے کے ہیں وہاں اہنسا کے معنے نہ مارنے یا رکھشا کرنے یا جگت پریم کے ہیں اور یہی جگت پریم یا اہنسا ہم کو شکشا دیتا ہے کہ اس سنسار بھر میں کسی چیز کا ناش نہیں ہوتا ہے۔ کسی چیز کی موت نہیں ہوتی۔ ناش یا موت صرف صورت یا چولا بدلنے کا نام ہے۔ کسی چیز کا ناش مان کر اس کے واسطے رونا پیٹنا اور پچھتانا اور اپنی طاقت کو گنوانا اور حوصلہ کو ہاتھ سے دے دینا بیوقوفوں کا کام ہے۔ ہمارے پُرشارتھ سے ہی ہر ایک چیز ہم کو ملتی ہے۔ اور ہماری سستی سے ہی ہماری بے قدری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی ہر ایک چیز کا ناش اور ہمارا ناش ہو جاتا ہے۔ اور صورت شکل اور چولہ بدلنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ قانون قدرت کا تقاضا ہر ایک چیز شدھ پوتر اور باقاعدہ رکھنے کا ہے۔ اور ہر ایک چیز کو کرم چکر میں لگائے رکھ کر اس کی ہستی کو قائم رکھنے کا ہے اصلیت کو اصلیت سے ملانے کا گندگی اور سڑاند کو دور کر کے سب جگہ آنند پھیلانے کا ہے۔ اس جگت پریم کے شبھ سندیسہ اہنسا کو نہ جاننے سے ہم نے ہر ایک چیز کی بے قدری کرنا سیکھ لیا ہے۔ ایک دوسرے سے ویر اور دویش بڑھا لیا ہے۔ جن انسانوں۔ جن جاتیوں۔ جن قوموں نے اہنسا کے اس گورو کو سمجھا ہے۔ وہ مالا مال ہو کر چکرورتی راج کر رہے ہیں۔ اور دن بدن ان کے اقبال کا سورج چمک رہا ہے۔ جس قوم جس ملک کے بچہ بچہ کے دل میں یہ چھوٹا سا خیال ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ کہ اہنسا پرم دہرم ہے یعنی کسی چیز کا ناش نہیں ہوتا ہے۔ ہر ایک ذرہ ذرہ مفید ہے۔ قدرت کا ذرہ ذرہ ہماری جان پران ہے۔ قدرت ہماری ہے اور ہم قدرت کے ہیں۔ ہمارا قدرت کے ساتھ اس طرح کا گہرا سمبندھ ہے۔ جس طرح کہ دل جگر دماغ کا ہم برہمانڈی جسم رگ و ریشہ ہیں تو اہنسا کے اس مبارک خیال کو اس اتم بھاؤ کو وہ بچہ دھارن کر کے اپنے کسی بھائی سے نفرت نہیں کرتا ہے۔ ہر ایک چیز سے سچا پیار کرتا ہے۔ کسی چیز کو دکھ نہیں دیتا ہے۔ بلکہ دشٹ سے دشٹ اور بری سے بری چیز سے بھی کام لینے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ اپنی موجودہ حالت کو مبارک سمجھتا ہوا ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ اور اسی طرح سے اپنی جاتی اپنی قوم اپنے ملک اور سنسار بھر سے اپنا رشتہ قائم کر کے بیخوف ہو کر آنند کی زندگی بسر کرتا ہے۔ میرے اس قول کی سچائی کو پرکھنے کے لئے اگر آپ جاپان۔ امریکہ۔ انگلینڈ ترقی یافتہ دیش دیشانتروں کے کاموں کو بغور مطالعہ فرماویں گے۔ تو آپکو پتہ لگے گا۔ کہ کس طرح سے انہوں نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس اہنسا کی بزرگی کو سمجھا ہے۔ کس طرح سے وہ ہر ایک چیز کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ کس طرح سے وہ اُن چیزوں سے جن کو ہاتھ لگانا ہم پاپ سمجھتے ہیں۔ ہم ادہرم مانتے ہیں۔ اُن سے انہوں نے کام لینا سیکھا ہے۔ اور کس طرح سے مفید عملی تجربہ کر کے دکھایا ہے۔ کس طرح سے وہ ہڈیوں۔ پیشاب۔ اور پاخانہ سے بھی کام نکالتے ہیں۔ کس طرح سے وہ چھوٹے چھوٹے کُتا۔ بلی۔ بھیڑ بکری وغیرہ جانوروں اور لنگڑے۔ لُولے۔ اور اندھوں سے کام لینا جانتے ہیں۔ غرضیکہ کونسا ایسا پیشہ ہے۔ کونسا ایسا ہُنر و فن ہے جس میں اُن مائی کے سچے سپُوتوں نے بال کی کھال اُتار کر کمال نہیں کر دکھایا۔ سچ کہا ہے کسبے کمال کُن کہ عزیزے جہاں شوی۔ اسی کمال کے ذریعہ ہی سے اسی اہنسا کے سچے معنے کو سمجھنے کے کارن ہی آج وہ جہان میں ہر دل عزیز اور سب کے پیارے بنے ہوئے ہیں۔ ان کو ہر ایک جگہ عزت اور آبرو ملتی ہے۔ کیونکہ وہ دوسروں کی عزت کرنا جانتے ہیں۔ ہمارے کئی کم سمجھ بھائی ہماری اس تحریر پر تمسخر اُڑائینگے۔ اور ہمیں اس بناء پر بُرا بھلا کہیں گے کہ جن قوموں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جن کی ترقی کا یہ کمال دکھایا ہے جنکی اتنی بڑی تعریف کی ہے۔ وہ بہت گرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ شراب مانس کھاتے ہیں۔ دوسرے جانوروں کو قتل کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں ہڈیوں سے کھانڈ صاف کرتے ہیں سروں میں پرندوں کے پر خوبصورتی کے واسطے رکھتے ہیں۔ اہنسا کا ناش کرتے ہیں۔ دہرم بگاڑتے ہیں۔ دنیا میں پاپ پھیلاتے ہیں۔ ایسے ادہرمی اور پاپی کیسے پرشنسا کے یوگیہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم ایسے بھائیوں کے ساتھ اتفاق کرنے کے لیئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابھی تک اصلی دہرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے مہتو کو نہیں جانچا۔ اصلی دھرم ہمارا اپنا یہ ہے۔ ہر ایک چیز کی قدر کرتا ہے
ہر ایک چیز کے روشن اور تاریک دونوں پہلوؤں کو دیکھتا ہے۔ اور
اُس سے تیتھا یوگیہ کام لیتا ہے۔ اور آنند بھوگتا ہے۔ کسی کی نیکی کو بھلا کر
بُرائی کو ہر وقت مدنظر رکھنا مہاں پاپ ہے۔ کیونکہ وید بھگوان فرماتے ہیں
"جس چیز کو من سے دھیان کیا جاتا ہے۔ اسی کو زبان سے بولا جاتا ہے اور اُسی
کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ اور اُسی طرح کا پھل ہم کو ملتا ہے۔ یعنی ہم اُس
چیز کی مجسم تصویر بن جاتے ہیں۔ جس کا دھیان یا وچار ہم ہر روز کرتے ہیں"
اسی سچائی کو قائم رکھنے اور سچا پھل اور اصلی جنم کو بنانے کی خاطر ست سنگ
کی از حد ضرورت ہے۔ ہمیشہ سچائی کو اور نیکی کو اپنے سامنے رکھنے کی
حاجت ہے۔ تاکہ ہمارے اندر سچائی اور نیکی آوے۔ ہم سچائی اور نیکی کی مجسم
تصویر بن جاویں۔ بُرے آدمی کی بُرائی بھی بُرا پہلو بھی ہمارے واسطے
اچھا بن جاوے۔ ہمارا ہی مددگار بن جاوے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب
آپ کا ہاضمہ تیز ہے۔ اصلی صادق بھوک لگی ہوئی ہے اگر بُری چیز بھی
غلطی سے کھا جاویں۔ تو وہ بھی ہضم ہو جاتی ہے۔ ہماری اصلی طاقت ہی
سچ اور جھوٹ کو نتار کر اصلیت کے گرہن کرنے والی ہے۔ بُرے کو بھی
اچھا بنانے والی ہے کیونکہ Like attracts like
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز Like builds like
یکسانیت یکسانیت کوشش کرتی ہے۔ ہماری اصلیت ہماری نیکی چاروں
طرف سے ہمارے پاس اصلی نیکی کو کھینچ لاوے گی۔ بُرائی کو ہم سے
دُور رکھیگی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ ہماری نگاہ سچی نگاہ بن
جاوے۔ اصلیت کو دیکھنے والی نگاہ بن جاوے۔ ہمارے دھیان میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اہنسا دہرم اور پریم کا بیج بویا جاوے۔ بُرا پہلو بھی ہماری عملیت ہماری لیاقت کے کارن اچھا معلوم ہونے لگے۔ ہماری نگاہ میں بُرائی کا نام ونشان نہ رہے۔ تمام آنند ہی آنند معلوم ہو۔ پھر سب کچھ اچھا ہی اچھا ہم کو خود بخود ملیگا۔ دوسری یہ بات ہے کہ جسکو ہم بُرا کہہ رہے ہیں۔ کیا واقعی وہ بُرا ہے۔ یا ہمارا قصور ہے یا ہماری نظر میں فرق ہے اصلیت یوں ہے کہ دنیا میں کوئی بُرا نہیں ہے۔ کوئی چیز ناکارہ نہیں ہے۔ بُرا وہ ہے جس کی نگاہ بُری ہے جسکا دھیان بُری طرف لگا ہوا ہے جس کا من میلے کی طرف جاتا ہے۔ اور میل کھانے والی مکھی کی طرح اُس سے میل کو لے آتا ہے۔ اور گندگی اور میلے کا ذخیرہ اندر جمع کرتا جاتا ہے۔ اور راج ہنس کی طرح دودھ کو تو نہیں پیتا ہے لیکن پانی کو کھینچ لاتا ہے۔ یا جونک کی طرح گندے خون کا پیاسا ہے۔ اور اصلی امرت کو چھوڑ دینے والا ہے جس کو بد صحبت اور لڑائی بھڑائی کی باتوں میں بڑا ہی مزا آتا ہے لیکن دھرم اوپدیش یا دھارمک اخباروں یا رسالوں کے پڑھنے اور اس کے واسطے ایک کوڑی بھی خرچ کرنا بڑا بوجھ معلوم کرتا ہے۔ اور شراب ماس کباب کھانے پینے اور رنڈی نچانے اور دو آدمیوں کو اکٹھا لڑا کر تماشا دیکھنے میں اپنا سارا دھن لُٹا دینے میں اپنا یش اور اپنی بزرگی سمجھتا ہے۔ اگر وچار کر کے دیکھا جاوے۔ تو گُن اوگن سب کے اندر موجود ہیں۔ نہ تو کوئی گنوں سے خالی ہے۔ اور نہ کوئی اوگنوں سے خالی ہے۔ اگر اوگنوں سے خالی ہے۔ تو صرف ذات پاک اوم سچدانند پرماتما ہی ہے۔ جو بالکل سچائی کا بھنڈر ہے جس کے کمال پر کوئی دھبہ نہیں لگ سکتا۔ باقی ہم سب گُن اوگن والے ہیں۔ جب ایسی بات ہے۔ تو پھر ہمارا کیا حق ہے۔ کہ کسی کو ہم بُرا کہہ سکیں۔ جبکہ ہم خود اوگن والے ہیں۔ ہاں سنسار میں اچھا یا بُرا اس لحاظ سے ہے کہ جس کے اندر زیادہ گُن ہیں۔ وہ اچھا ہے۔ جس کے اندر کم گُن ہیں۔ وہ بُرا ہے۔ اچھے اور بُرے تو سب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ اسی واسطے ہمارا دھرم ہے۔ اچھے کی اچھائی کو نیکوں کی نیکی کو اور ترقی یافتہ کی ترقی کے سادھنوں کو نگاہ کے سامنے رکھیں خود اچھے بنیں اور ترقی کریں۔ نہ کہ اصلیت کو تو بھلادیں اور ان کے عیبوں کی طرف نگاہ رکھ کر خود شرابی کبابی ہنسک اور عیبی بن کر وشٹھا (میل) کی کیڑے کی طرح میل کو کھایویں۔ اور امرت پان سے محروم رہیں۔ آپ کو ہم کو دوسرے کی بُرائی سے کیا لینا ہے۔ اگر وہ اچھا ہے۔ تو اپنے واسطے ہے۔ خود سُکھ بھوگیگا۔ اور اگر کسی پہلو میں بُرا ہے۔ تو وہ خود بُرا پھل پاوے گا۔ کرم کا قانون بڑا زبردست ہے جو، قوموں نے ترقی کے میدان میں اپنے گھوڑے دوڑا ئے ہیں۔ اُن پر حرف جوئی مت کرو۔ پریشر سے ڈرو۔ اور یقین رکھو کہ اب وہ بُرے نہیں ہیں۔ ان کو ترقی کی راہ مل گئی ہے۔ دن بدن اُن کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔ اور برابر بڑھا جارہا ہے۔ اور آپ کی نظروں میں اگر ان کے کوئی عیب بھی ہیں۔ تو وہ بھی ترقی کے چکر کی گرمی سے دن بدن صاف ہوتے جاتے ہیں۔ ان کی چیتن شکتی برہم شکسی پرگٹ ہوتی جاتی ہے۔ وقت آویگا۔ وہ تو میدان مار لیجاویں گے۔ اور وہ پریشر کے سچے امرت پتر بازی جیت لیجاویں گے۔ اور ان کے میل اور عیب کے بھوگے پاپ کے نرک کنڈ میں گندگی کے کیڑے بنیگے۔

اے میرے پیارے پڑھنے والو۔ کیا آپ نے اہنسا کے کچھ معنے ابھی سمجھے یا نہیں۔ کیا آپ کو اپنی حالت کا کچھ پتہ لگا یا نہیں۔ کیا آپ کے رونگٹے کھڑے ہوئے یا نہیں۔ کیا آپ نے بھی اپنی حالت پر کچھ وچارا یا نہیں۔ کہ ہم کس پانی میں ہیں۔ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ہماری کیا گتی ہوگی۔ قانون کرم ہمارے ساتھ کیا سلوک کریگا اس بے سمجھی نے ہی اس اہنسا کے گھات نے ہی آتم گھات کر دیا ہماری بے قدری بے عزتی ہوگئی۔ بہتری اسی میں ہے۔ کہ ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور سنسار بھر کے جیو جنتو اور ہر ایک چیز سے تیھا یوگیہ برتاؤ سیکھو۔ کسی کو برا مت کہو اُن کی برائی کو آگے رکھ کر اُن کو ہر وقت برا کہہ کر اُن کی برائی کے شعلہ کو مت بھڑکاؤ۔ اور اس شعلہ میں خود بھسم ہو کر اپنی ہستی کا ناش کر کے اپنے گھر بار۔ جاتی۔ قوم اور ملک کا مت ناش کرو۔ بلکہ جن باتوں میں ان کا اور آپ کا اتفاق ہے۔ وہ اکٹھے مل کر کرو۔ جن میں ایک دوسرے کا اتفاق نہیں ہے ان کے واسطے ایکدوسرے کو مت مجبور کرو مت عداوت کے سامان پیدا کرو۔ بلکہ جو مذہب دوسرے مذہب سے خصوصیت رکھتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ لڑائی بھڑائی سے کام لے۔ وہ اپنے دائرے میں اُسی خصوصیت سے کام کرتا ہوا دوسرے مذہب سے اپنی بزرگی کا ثبوت دے اور خود بخود دوسرے مذہب والے کو اپنا سیک ماننے کے لئے مجبور کرے یہ ہے اصیستا و یہ ہے اہنسا کا سچا مطلب۔ اسی طریقے سے سچائی اور شانتی جگت میں پھیل سکتی ہے۔ نہ کہ مذہب کی آڑ میں لڑ بھڑ کر ایک دوسرے کا ناش کرنیسے آتم گھات کرنیسے۔ یہ ہنسا سے آتم گھات ہے۔ خود بھی ناش ہونا اور دوسرں کو بھی ناش کرنا اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ جگت میں اہنسا سے آتم کرپا یا آتم رکھشا ہو اور شانتی اور آنند پھیلے تو اس برہمانڈ کے اصلی تتو گیان کو سمجھ کر آتم رکھشا یا اپنی رکھشا کرو۔ اور اہنسا اور پریم اور آنند پھیلاؤ۔ اپنے سکھ سے دوسروں کو سُکھی کرو۔ تب سچا کلیان ہوگا۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔ (باقی آئیندہ)۔

(دہرم جگیا سُو)

گورو گُل ہی اہنسا کا ایک ماتر سچا پرچارک ہے۔ کیونکہ سنسار کی ہر ایک چیز کا تیھارتھ گیان اور قدر کرانیوالا سچا گورو ہے۔ اور برہمچریہ بل کے برہم دان سے شدھی۔ تندرستی اور چیتنتا پھیلانیوالا ہے یہ سبکی ترقی کیطرف دھیان دو۔ اور اسکے مخالفوں کی طرف سے نظر ہٹا لو۔ کیونکہ انکی نظر ہمیشہ اسکی گندگی پینے میں رہتی ہے لئے نیل سکے جیسوں انکو برا آتا ہے۔ اور اس سے وہ آپکو بھی گندہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور خود گندہ بنکر سنسار بھر میں گندگی پھیلانا چاہتے ہیں۔

(ہتیشی گورو گل)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اصلی زندگی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

جس کا دل زندہ ہے اصلی زندگی بھی اس کا ہی حصہ ہے۔ لیکن جس کا دل مردہ ہے ہر وقت مردہ خیالات مایوس اور نا امیدی اور کم ہمتی کے خیالات سوچتا رہتا ہے۔ اور کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار لڑائی جھگڑے اور بیہودہ رشک وحسد کی آگ سے اپنے زندگی کو جلا کر خاک کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ہیچ۔ نکما۔ ناکارہ سمجھ کر دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ یا تھوڑی سی دولت۔ شہرت یا طاقت یا علمیت پا کر اپنے آپ کو ابھمانی اور مغرور بنا لیتا ہے۔ اور تنگدستوں اور غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی خدمت اقدس سے منہ موڑ کر نکما بیٹھ جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اچھا سمجھ کر دوسروں کو برا بناتا رہتا ہے۔ وہ زندہ درگور کے سماں مردہ ہو کر ہمیشہ اس جہان میں خراب وخوار رہتا ہے۔ برخلاف اس کے جو ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اپنے دل کو ہمیشہ خوشی اور آنند کے خیالات سے بھرے رہتا ہے۔ لیکن مایوس اور نا امید نہیں ہوتا ہے پرمیشور پر اور اپنے اوپر بھروسہ رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو امرت پتر شہزادہ سمجھتا ہے۔ اور یہ وچار کرتا رہتا ہے کہ بادشاہوں کے بادشاہ پرم پتا پرمیشور کا تمام راج میرا ہے۔ کیونکہ بادشاہ یا پتا کی تمام ملکیت اپنی آگیاکاری رعایا یا اپنی سنتان کے لئے ہوتی ہے۔ اور جگت سیوا کے کام میں ہر وقت اپنے آپ کو غرق رکھتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور نندیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

استی کسی سے مطلب نہیں رکھتا۔ اور ہمیشہ پراُپکاری ستیہ وادی اور نیک کاموں میں مشغول رہنے والے زندہ دلوں کے دایرہ میں رہتا ہے اس کا دل روز بروز زندہ ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ اصلی زندگی پاتا ہے زندہ دلی اسی کا نام ہے۔ (دہرم جگیاسو)

سبزۂ بیگانہ

اومست ناز روندنہ زیر قدم مجھے — ظالم بنا نہ تختۂ مشقِ ستم مجھے
ٹھنڈی ہوائیں لینے دے بیدِ دوم مجھے — اتنا نہ کر اسیر عذابِ الم مجھے
ٹھکرا نہ اس طرح کہ گیاہ حزیں ہوں میں
خود فرطِ انکسار سے فرش زمیں ہوں میں

مست خرام ناز قدم رکھ سنبھال کر — اُفتادگانِ خاک کا بھی کچھ خیال کر
ناچیز کاہ ہوں میں ذرا دیکھ بھال کر — مجھ کو نہ تو خدا کے لئے پائمال کر
میرے لئے ہیں آفتِ جاں شوخیاں تری
ڈھاتی ہیں مجھ پہ قہر یہ اٹکھیلیاں تری

مجھ دارو ناتواں پہ گرانبار تو نہ ہو — میں نیم جاں ہوں درپے آزار تو نہ ہو
پامال ہوں میں اور خبردار تو نہ ہو — اتنا بھی محو شوخیٔ رفتار تو نہ ہو
مجھ پر ستم نہ ڈھائیں یہ انداز چال کے
مستِ مئے شباب ذرا دیکھ بھال کے

اٹھا کے چل نہ دستِ ستم ایجاد خیر ہے — مجھ خاکسار خراب کیا تجھ کو بیر ہے
اچھا یہ لطفِ باغ ہے اچھی یہ سیر ہے — میرا سرِ نیاز ہے اور تیرا پیر ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آیا ہے باغ میں پئے گلگشت باغ تو
پژمردگی کا دے نہ میرے دلپہ داغ تو

مجھ پر یہ ظلم و ستم ایجاد تو نہ کر ٹھوکر سے میری خاک کو برباد تو نہ کر
مجھ سوختہ نصیب کو ناشاد تو نہ کر پامال تلخکامیٔ بیداد تو نہ کر

یہ مشق جور ہے ستم انگیز کس لئے
کرتا ہے بیزبانپہ چھری تیز کس لئے

کیوں ناتوانپہ دست تعدی دراز ہے بیداد گر ستم کا تجھے کیا مجاز ہے
کس بات پر غرور تجھے کینہ ساز ہے کیا ہست بود ہے تری جسپر یہ ناز ہے

ہستی ہی کیا جہان میں تیری بقا کی ہے
تو مثت خاک شکل مجسم فنا کی ہے

سمجھا ہے تو کہ مجھ کو بقائے دوام ہے پٹہ تمام دہر کا میرے ہی نام ہے
لیکن یہ بیخبر ترا سودائے خام ہے آئی اجل تو آن میں قصہ تمام ہے

عقدہ کھلے گا زندگیٔ بے ثبات کا
دم بھر میں ٹوٹ جائیگا رشتہ حیات کا

بیجا ہے ناز ہستی موہوم پر تجھے درپیش ایک دن ہے عدم کا سفر تجھے
روز جزا کا خوف بھی ہے کینہ ور تجھے آخر مآل کار پہ بھی ہے نظر تجھے

زنجیر نیستی ہے گلے میں پڑی ہوئی
ہر وقت موت ہے تیرے سر پر کھڑی ہوئی

نازاں نہ ہو تو زندگیٔ مستعار پر تکیہ عبث ہے ہستی ناپائدار پر
بار گراں گناہ کا نہ لے جسم زار پر چلنا رہ عدم میں ہے خنجر کی دھار پر

منظور ہے جو خیر تجھے جان و مال کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تقلید کر جہان میں میری مثال کی

وابستہ میں نہیں چمن روزگار سے نا آشنا ہوں فکر خزان و بہار سے
دلبستگی ہے گل سے نہ کانٹا ہے خار سے آئینہ وار صاف ہوں گرد و غبار سے

محو جمال گل ہوں نہ شیدائے بو ہوں میں
باغ جہاں میں سبزہ بیگانہ خو ہوں میں

کب یہ خیال تھا تیرے وہم و گماں میں وہ حرف میں نے ڈالدیئے تیرے کان میں
پورا اُترنا چاہے اگر امتحان میں تو بھی میری طرح سے بسر کر جہان میں

نیرنگ روزگار کا شایق نہ ہو کبھی
غافل اسیر دام علایق نہ ہو کبھی

جور و ستم نہ توڑ کسی ناتوان پر بیفائدہ عذاب نہ لے اپنی جان پر
دار فنا میں پھول نہ تو عز و شان پر او مشت خاک اڑکے نہ چل آسمان پر

اتنا ہوا میں بھر نہ جوانی کے جوش سے
ہستی میں اپنی رہ نہ گزر عقل و ہوش سے

دل دے نہ تو کسی کو جہان خراب میں ہو کر اسیر زلف نہ پڑ پیچ و تاب میں
جان حزیں نہ مفت پھنسا تو عذاب میں گم کردہ ہوش ہو نہ تماشائے خواب میں

ہشیار رہ تو دہر میں دیوانہ بن کے رہ
باغ جہاں میں سبزہ بیگانہ بن کے رہ (از مہاراج بہادر پرتی ہوی)

خوشی کس میں ہے؟

بعض نوجوان خیال کرتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی کام نہ کرنا پڑے تو ہمیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔ کیونکہ مزے سے تکیہ لگائے بیٹھے رہیں گے! ور خوب گپ شپ میں دل بہلائیں گے۔ مگر یہ ان کی سراسر غلطی ہے۔ اگر دنیا کا ہر ایک انسان ایسا ہی کرے تو ہم سب جلد ہی بھوک اور سردی وغیرہ سے مرجائیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہم بات بات میں محتاج ہیں۔ خوراک کی ہمیں ضرورت ہے۔ کپڑوں کے بغیر ہمارا گزر نہیں ہوسکتا۔ اور مکان کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسان کھیتی باڑی کا کام نہ کریں تو ہم ایک دن بھی زندہ نہ رہیں۔ اگر جولاہے خواہ مشین اور معمار آدمی اپنا فرض ادا نہ کریں۔ تو ہمیں کہیں پناہ نہ ملے۔ چونکہ ہم ان تمام باتوں میں محتاج ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ہم کسی نہ کسی ڈیپارٹمنٹ میں کام کریں۔ تاکہ ہماری ضروریات پوری ہوسکیں۔

اس میں شک نہیں کہ بچے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خود کام نہیں کرسکتے۔ اور اُن کا کام اُن کے والدین کو کرنا پڑتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ جو بچے سکول میں پڑھنے جاتے ہیں۔ وہ اگرچہ بڑوں کی طرح ہاتھ سے کام نہیں کرتے۔ مگر ان کا سکول میں باقاعدہ جانا اور اسباق کا پڑھنا بے معنی نہیں ہے۔ یہی تعلیم ہے جو اُنہیں بڑا ہونے پر اپنی روزی آپ کمانے کے لائق بنائے گی

اکثر نوجوان ایسے بھی ہیں جو طالب علمی کے زمانہ میں اس دن کا خوشی سے انتظار کرتے ہیں۔ جبکہ وہ کسی کام میں تاک ہوجائیں گے۔ اور اپنی روزی آپ کمائیں گے! ایسی خواہش مبارک ہے۔ کیونکہ ایسے ہونہاروں سے نہ صرف خاندانوں کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ بلکہ قوموں کی ترقی کا بھی انہیں پر انحصار ہے کام کتنا ہی ادنےٰ کیوں نہ ہو اس کے کرنے میں کبھی جھوٹی شرم سے کام نہ لینا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاہیئے۔ کئی ایک نوجوان اپنی شان کے موافق کام نہ پاکر اُسے چھوڑ بیٹھتے ہیں مگر یہ اُن کی بھول ہے۔ ایک زمانہ آتا ہے۔ جبکہ اُنہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ محنت کی زندگی کاہلی کی زندگی سے کہیں اچھی ہے۔ کاہل انسان کبھی سچی خوشی کو حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ خوشی ہمیشہ کام میں چھپی رہتی ہے۔ کوئی انسان دُنیا پر نہیں ہے جو بغیر ہاتھ پاؤں ہلانے کے خوش ہوسکے۔ کام سے نہ صرف انسان کو روزی ہی ملتی ہے۔ بلکہ صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ جس پر کہ زندگی کا دارومدار ہے۔ بیکاروں کی نسبت کام کرنیوالے کہیں طاقتور ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بھیک منگے۔ آوارہ گرد اور پہلوان اکثر طاقتور رہوتے ہیں۔ مگر اُنہیں بھی تو آخر کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑتا ہے۔ دن بھر چکر لگانا کیا کم محنت ہے؟ یا کہ پہلوانوں کی ورزش ہی کم کام ہے؟ مگر افسوس ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ ایسے آوارہ گردوں کو کام تو اُتنا ہی کرنا پڑتا ہے۔ جتنا کہ ایک کلارک یا دوکاندار کو۔ مگر یافت اُنہیں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ایک گداگر جو سارا دن دربدر پھر کر اور لعنتیں ملامتیں سہکر مشکل سے دو چار آنہ تک پہنچتا ہے کیا اُسے کام نہ کرنا پڑا؟ مگر اُس کے مقابلے پر ایک مزدور ہے۔ جو دن بھر شانتی سے کام کر کے شام کو آٹھ آنہ پاکٹ میں ڈال کر خوشی کی نیند سوتا ہے جو گداگر کو کبھی نصیب نہیں ہوسکتی۔ اب فائدہ میں کون رہا؟ اس کا فیصلہ سُست و کاہل نوجوانوں پر چھوڑتا ہوں۔ جو بغیر کام کئے خوش رہنا چاہتے ہیں۔

بعض خیال کیا کرتے ہیں۔ کہ مالدار لوگ جن کے پاس بیسیوں ملازم کام کرنے کو ہیں۔ اُنہیں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا۔ مگر یہ بھی اُن کی بھول ہے۔ کیونکہ وُہ بھی اپنے اعضاؤں کو استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اُن کی صحت میں خلل آجاتا ہے۔ جیسے کہ شہروں کے اکثر شاہوکار دیکھے بھی جاتے ہیں۔ جنہیں کہ اپنا پیٹ تک اُٹھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ برخلاف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِس کے اگر وُہ بھی چھوٹی بچیا کو چھوڑ دیں۔ اور کام میں لگے رہیں۔ تو اُنہیں تین فائدے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو دھن میں بڑھتی ہو۔ دُوسرے صحت میں کبھی بگاڑ نہ ہو۔ اور تیسرا سب سے بڑا فایدہ یہ ہو۔ کہ وُہ شانتی حاصل کرنیکے قابل ہو سکیں۔ بیکار شخص ہرگز ہرگز شانتی اور سچی خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شانتی کا تعلق دِل کی یکسوئی سے ہے۔ اور یکسوئی کام میں چھپی رہتی ہے۔

والدین کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچونکو سویرے اُٹھنے اور محنت کے ساتھ اپنے اسباق کو یاد کرنیکی عادات ڈالیں۔ کیونکہ صرف یہی طریقہ ہے۔ جس سے کہ وہ محنت کرنے اور دُنیا پر نام روشن کرنے کے لائق بن سکتے ہیں اور نوجوانوں کی صرف یہی کلاس ہے۔ جو بڑے ہو کر ہر کام کو خوشی سے کرنیکے قابل بنتی ہے۔ برخلاف اِس کے لاڈلے بچے کئی مصیبتوں کا باعث ہوتے ہیں۔ محنت کے خیالات میں پلے ہوئے بچے بڑے ہو کر کسی کام میں آسانی سے شکستہ دِل نہیں ہوتے۔ بلکہ جس کام کو اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ آخر کر ہی گذرتے ہیں اور صرف ایسے ہی اِنسان ہوتے ہیں۔ جو اِس دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے۔ جو محنت اور استقلال سے زیر نہ ہو۔

کام خواہ کوئی ہو۔ اچھا ہے۔ بشرطیکہ وُہ مفید ہو۔ لوہار جو دِن بھر ہتھوڑا اچھالتا ہے۔ اُس بابو سے کم عزت کا مستحق نہیں ہے۔ جو کہ قلم سے دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالتا ہے۔ اگر دُنیا میں صرف کلارک اور وکیل ہی ہوں۔ تو قومیں بھوکی مر جائیں یہ زراعت اور صنعت ہی ہے۔ جس سے کہ مُلک خوشحال ہوتے ہیں۔ مُلک چین میں زراعت کی وہ عزت ہے۔ کہ بادشاہ خود سال میں ایک دفعہ ہل چلاتا ہے۔ جرمن کے تمام شہزادوں کو کوئی نہ کوئی پیشہ سیکھنا پڑتا ہے۔ اور تو اور رہا۔ پیٹر اعظم شہنشاہ رُوس نے خود بڑھئی۔ لوہار وغیرہ کا کام کیا۔ تاکہ اُس کی رعایا چھوٹی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مبتلا کا شکار نہ ہو۔ مگر ہمارے نوجوان ہیں۔ کہ بیکاری میں خوشی کو تلاش کرتے ہیں جو بے سود ہے۔

اے مارتنڈ کے پڑھنے والو! اگر سچی خوشی کی تلاش ہے۔ تو بھولے سے بھی بیکار مت رہو۔ جب خوشی ملے گی۔ کام کے انجام میں ملیگی ٭

(جی سی پاہوہ)

حُسن اخلاق

کفر و حسد تعصب و شر شرک چھوڑ دو — نیکی و صلح کُل کی طرف دل کو موڑ دو
کذب و غیبت سے زبان ہو ناآشنا — اور دل حسد و تعصب سے صفا
جسکا ہے وہ مرد حق ہے بے سخن — گو کہ ہو ہندو مسلمان کرسچن
بندۂ حق خاص ہے وہ نیک نام — جو نہیں کھاتا کبھی مالِ حرام
ہے جو ناحق گیر راشی نابکار — ہے وہ بیشک اِک سگ مردار خوار
بگلا کرتا ہے عبادت میں قیام — پارسائی ہی دکھاتا ہے تمام
پر جونہی مچھلی کوئی آئے نظر — جھٹ ہے پھُرتی سے پکڑتا لپک کر
دل کی آنکھیں کھول تو اے بے شعور — چھوڑ دے مکر و ریا کبر و غرور
بندۂ صادق جو با اخلاص ہے — اس پہ ہردم رحمت حق خاص ہے
بے غرض کرتا ہے وہ سب کا بھلا — غیر حق رکھتا نہیں کچھ مدُعا
ہر نفس رہتا ہے وہ حاضر حضور — نورِ حق ہے دیکھتا نزدیک و دُور

کام جس کا خالصاً للہ ہے
عاکفا وہ مرد حق آگاہ ہے

(پیانڈہ وید)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مفید اور کارآمد باتیں

(۱) دماغی قوت کے لئے حلوا بادام۔ بادام کا گودا تین تولہ چار ماشہ۔ کھجور تین تولہ چار ماشہ۔ گھی تین تولہ چار ماشہ۔ میدا تین تولہ چار ماشہ۔ کھجور اور بادام کو تھوڑے پانی میں تر کر کے رات بھر اوس میں رکھے۔ صبح کو خرما کی گٹھلیاں بادام کا چھلکا دور کر کے اسی رات کے پانی میں پیسے۔ پھر گھی میں بھونے۔ پھر اس میوہ کو میدا اور گھی میں ڈال کر آگ پر یکجان کرے۔ جب سب چیزیں اچھی طرح سے مل کر پختہ اور گاڑھی ہوجاویں۔ تو اُتار کر رکھ دے۔ جس آدمی کا دماغ خالی ہو۔ وہ اس حلوا کو سات روز تک صبح کو گرم گرم کھاوے۔ تو اچھا ہو جاوے۔ (حسب طاقت اندازہ سے کھاوے)۔

(۲) گپ چپ۔ سیر بھر میدا میں آدھ سیر گھی ڈال کر اور اندازہ سے پانی ڈال کر خوب سخت گوندھے۔ اس کے بعد گولیاں بنا کر گھی میں تل کر چاشنی جو پہلے سے تیار کر رکھے۔ اس میں ڈالتا جاوے۔ مزیدار بنیگی۔

(۳) ولایتی بینگن کی لذیذ چٹنی۔ املی ایک سیر۔ ادرک پاؤ بھر۔ لال مرچ آدھ پاؤ۔ کشمش پاؤ بھر۔ بادام آدھ سیر۔ لہسن آدھ سیر۔ چینی ایک چھٹانک۔ سرکہ پاؤ بھر۔ بینگن ولایتی ایک سیر۔ بینگن ولایتی کو بغیر پانی کے اُبال کر کپڑے میں چھان کر ایسا پکاوے کہ کچا پانی گل جاوے۔ اور سب چیزوں کو سرکے میں پیس کر اکٹھے کر کے ایک مہینہ دھوپ میں رکھے۔ جب تیار ہو۔ کام میں لاوے۔ جو لہسن سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ نہ ڈالیں۔

(۴) اچار چھوہارا۔ گٹھلی دور کیا ہوا چھوہارا ایک سیر۔ کشمش ایک سیر۔ امچور آدھ سیر سونٹھ پاؤ بھر۔ لہسن چھلی ہوئی ایک سیر ان سب کو چھ سیر اچھے سرکے میں تین سیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سفید شکر ملا کر دو ہفتہ دھوپ میں رکھیں۔ عمدہ اچار ہوگا۔

(۵) مُربّہ کیلا۔ کیلا نیم پوخت یعنی ادھ کچا ایک سیر۔ شکر سفید دو سیر۔ نیبو کا نمک ذری ایک۔ کیلوں کو دو ٹکڑا کر کے دیگچے میں تھوڑا پانی ڈال کر گھاس بچھا کر کیلوں کو اوپر رکھ کر ایک جوش دے۔ جب کیلے پانی کی بھاپ سے گل جاویں۔ تو چاشنی میں ڈال کر جوش دے اور ٹھنڈا کر کے امرتبان میں رکھ چھوڑ دے۔

(۶) دردِ سر اور ریزش دماغ کا سہل علاج۔ تخم سرس اور پھول سرس کا سفوف بطور نسوار عمل میں لانے سے دردِ سر اور دردِ شقیقہ آدھا سیسی کو رفع کرتا ہے اور دماغ سے ریزش کو نکالتا ہے۔

(۷) بواسیر خونی بند۔ تخم سرس کا سفوف تین چار رتی صبح و شام دو تین روز کھانے سے بواسیر خونی بند ہو جاتی ہے۔

(۸) قوت بدن۔ تخم سرس کا مغز دو ماشہ چند روز دودھ گائے کے ساتھ صبح کو نہار مُنہ کھانے سے کمزوری دُور ہو کر قوت بدن بڑھتی ہے۔

تبدیلی؛ دفتر سادھو لاہور سے تبدیل ہو کر دہلی چلا آیا ہے۔ اب دہلی سے سادھو نکلیگا۔ بشرطِ اجازت سرکار دولتمدار فروری اور مارچ کا ڈبل نمبر مارچ کے آخیر میں نکلیگا۔ ناظرین انتظار کریں۔

المشتہر گوری شنکر لال اختر منیجر سادھو دہلی

اعلان تبدیلی: مندرجہ ذیل دفاتر لاہور سے دہلی تبدیل ہو گئے ہیں آئندہ خط و کتابت دہلی کیجئے سرسوتی بھنڈار۔ تنوورشی۔ تارا ایجنسی۔ سادھو بک ایجنسی ودیال اوشدھالیہ

منیجر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے اُنکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نرائن مہر صاحب پنشنر جو ایک اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ر لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو اصحاب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو اُنکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کا موجودہ فائل یکشمی بھنڈار کے موجودہ پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام عہ کا وی۔پی ہوگا اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام عہ کا وی۔پی ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کیواسطے نہیں۔ کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لیچکے ہیں۔

حل طلب معمہ:- مفصلہ ذیل عبارت کے اندر ایک ایسا اُتم لفظ ہے۔ جو پورن برہمچریہ کی بنیاد ہے اور جو بار بار اس عبارت میں آیا ہے۔ اور وہ چار حرفوں سے مرکب ہے۔ بتائیے وہ کیا لفظ ہے۔ اور اُس کے کیا معنے ہیں۔

"پورن برہمچریہ سے برہمانڈ قائم ہے۔ برہمچریہ سے برہم لوک در برہمانند ملتا ہے۔ برہمچریہ ہی اصلی جیون ہے برہمچاریکی کامیاب زندگی ہے۔ پورن برہمچاریکی زندگی کے برہم دن برہم راتری ہوتے ہیں۔ برہمچریہ سے برہم دان سب سے سرشیشٹ ہے۔ برہمچریہ دھارن کرکے چرآیو ہونا ہمارا دھرم ہے"

فروری کے معمہ کا حل "گیان" ہے

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا۔ (۱) لالہ رام لعل صاحب سکول چونیاں (۲) مسز گوبند رام لوکناتھ ملتان (۳) سردار جتر سنگھ صاحب سیٹھی راولپنڈی (۴) پنڈت رادھے شیام صاحب بریلی (۵) بابو نین سنگھ صاحب ہیڈ کلرک ساج بھرتپور (۶) بھگت موتی رام صاحب میانوالی (۷) لالہ گوکل چند ومتھرا داس صاحبان پشاور۔ (۸) لالہ رام چند صاحب راولپنڈی (۹) مہتہ شورام صاحب وزیر آباد (۱۰) ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ صاحب ناظر رام بن (۱۱) سردار سنت سنگھ صاحب ضلع راولپنڈی (۱۲) لالہ ملتانی رام صاحب ٹھیکیدار مہر جنگ گنج (۱۳) لالہ کانشی رام صاحب م چونیاں (۱۴) لالہ دولت رام صاحب محرر پیشی کرم گڑھ (۱۵) شری جان راگھوندر راؤ سکول ماسٹر بانجر وغیرہ وغیرہ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اوّل - جس میں گیان بیراگ و عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچرل اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جد ا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اوّل حجم ۲۳۴ صفحے قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ - مجلد سنہری عگر

کلام مہر جلد ثانی - بصفات بالا حجم ۲۰۰ صفحے کاغذ رسمی قیمت ۱۱ر سنہری مجلد ولائیتی و نیز چکنے کاغذ پر جس میں مصنف اور بابو شیوبرت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ ر

نغمۂ روحانی - شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ حجم ۴۴ صفحہ قیمت ۸ر

گلدستہ نظم جلد اوّل - چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلباء کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جن کے کچھ نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں - حجم ۱۴۰ صفحے قیمت ۶ر +

گلدستہ نظم جلد دوم - بصفات بالا ارباب مذاق و طلبائے مڈل و ہائی سکولوں کیواسطے دلچسپ نظمیں - صفحے ۱۶۰ قیمت ۶ر +

چہل درویش - گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں سے دس گیارہ رسالہ سادھو میں نکلکر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اوّل حجم ۵۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے محصول ڈاک وغیرہ علاوہ +

المشتہر بیج نرائن ایم اے روشن پورہ دہلی

طالبعلموں کو مژدہ انگریزی زبان میں دو نایاب رتن مصنفہ ماسٹر شینکر لال صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول فرید کوٹ +

(۱) **انلیسس میڈ ایزی** - ترکیب انگریزی کے قواعد حل شدہ مثال و مشقیہ مثال کا خزینہ ہے انسپکٹر صاحبان و ہیڈ ماسٹر صاحبان پنجاب نے انٹرنس کے طلباء کیلئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے قیمت ۸ر مع محصول -

(۲) **جیوگرافیکل چارٹ مکمل** - اسکا مطالعہ کرنا بہت ہی مفید ہے اور کارآمد ہے دوسرا ایڈیشن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بابو شیوبرت لال صاحب ورمن ایم۔ اے کی نایاب کتابیں اصلی رعایتی

(۱) شرت شبد یوگ کلپدرم۔ شرت شبد یوگ کی کنجی عامل و شاغل ضرور اسکا مطالعہ کریں ضخامت ۵۰۰ صفحے قیمت عہ

(۲) یوگ کلپدرم علم تجربہ عقل و تمیز کی بڑھانیوالی ہر شخص کی لائبریری میں ہونی چاہیئے ۱ر // ۷ر

(۳) وچار کلپدرم (ویدانت دادویت واد) وچار ساگر کے ڈھنگ پر عہ سادھو مارتنڈ کے خریداروں سے ۸ر

(۴) چمتکر کلپدرم۔ رشی منی۔ راجہ مہاراجہ۔ سوربیر جودھاؤں کے حالات قیمت ۱۰ر // ۷ر

(۵) برہم وچار کلپدرم۔ اُپنشدوں کا عطر۔ ویدانت کا انمول رتن ۱۲ // ۸ر

(۶) کتھا کلپدرم۔ بھگتوں کے دلچسپ حالات پڑھیئے۔ اور روند یجئے تو ہمارا ذمہ ۶ر // ۴ر

(۷) آتم وچار کلپدرم۔ آتما کا برنن۔ آتما کی وضاحت و صراحت ۶ر // ۶ر

(۸) رشی برتانت کلپدرم۔ رشیوں کی کتھائیں۔ روحانی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی دلچسپ ہے ۶ر // ۶ر

(۹) جین برتانت کلپدرم } ایک جلدوں میں ۸ر // ۶ر
دل ہی تو ہے }

(۱۰) گیتا منظوم (نغمہ رحمانی اکمل) (مترجمہ حضرت مہر) ۸ر // ۸ر

(۱۱) وشنو پوران۔ جلد اول پورانوں میں سب سے بہتر ۱۲ر // ۸ر (۱۲) کلگی پوران مکمل ۱۰ر // ۷ر

(۱۳) الحیات بعد الممات۔ موت کے بعد کے حالات ضرور پڑھیئے ۱ر // ۷ر

(۱۴) عجیب و غریب قصے (سبق آموز و دلچسپ قصے) جنکو قصوں کا شوق ہو ضرور منگا دیں ۱۰ر // ۷ر

(۱۵) کلام اختر (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر منیجر سادھو لاہور) عجیب نظموں کا مجموعہ ۴ر // ۲ر

(۱۶) دیوار قہقہہ حصہ اول (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر) ہنسی دل لگی کے ۱۶۱ نایاب چٹکلے ۳ر // ۲ر

(۱۷) دیوار قہقہہ حصہ دوم (// // //) اننے مزے کی باتیں مزے مزے کی کہانیاں ۳ر

(۱۸) عملی ویدانت (سوامی رام تیرتھ جی کے لکچر) مترجمہ منشی سورج نرائن جی ۱۰ر // ۸ر

(۱۹) برہم گیان پر لکچر ویدانت کے مضمون پر سرگباشی باوا گلینہ سنگھ آتم درشی کی لاثانی کتاب ۸ر

(۲۰) ویدانت کلپدرم۔ ویدانت کے مضمون پر مہاتما شیوبرت لال جی ایم۔ اے کی آخری کتاب ۱۰۲ صفحہ ۱۲ر

(۲۱) ہمیر ہٹ۔ ایک لاثانی کتاب اس قصہ کو شروع کیجئے جب تک ختم نہ کر لیں تمہے چھوڑنے کو دل نہ چاہیگا۔ ضرور مطالعہ کیجئے ضخامت ۴۴ صفحہ قیمت ۲ر

(۲۲) معیار المکاشفہ۔ باوا گلینہ سنگھ آتم درشی کی تصنیف نایاب کتاب ضخامت ۱۵۰ صفحہ قیمت ۱۰ر

المشتہر

کھنیالال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دھنونتری اوشدھالیہ کے نایاب تحفے

جیون رس یہ دوا بڑے کام کی چیز ہے ہر گرہستی کے ہاں اسکا ہونا ضروری ہے تقریباً تمام بیماریوں کی ایک مجرب دوا ہے پیٹ درد۔ پیٹ رو۔ بخار۔ خارش۔ ڈاڑھ کا درد۔ کان کا درد۔ غرضیکہ ہر قسم کے درد چلن پھوڑا پھنسی کیلئے بہت مفید ہے۔ بھڑ وغیرہ کوئی زہریلی چیز کاٹ کھائے یا کہیں چوٹ لگجاوے اسکے ملنے سے فائیدہ ہوتا ہے۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بدہضمی۔ قبض۔ پیچش۔ بخار۔ دست وغیرہ کئی قسم کے روگ اس سے دور ہوتے ہیں قیمت فی شیشی ۱۲؍ معہ محصولڈاک

سُکھ سدا ایک چورن ہے اِس چورن کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے جس وقت ذرا کبھی تکلیف جسم میں محسوس ہو جی کچا ہونے لگے۔ سر میں درد کی شکایت ہو۔ قبض ہو جاوے۔ بخار کے آثار معلوم ہونے لگیں۔ فوراً اس چورن کو حسب طاقت اندازہ سے پانی کے ساتھ ملا کر پی جایئے تمام شکایتیں رفع ہو جائینگی اور تندرستی کا مزا آئیگا قیمت فی ڈبیہ ۱۲؍ معہ محصول۔

استری جیون وٹی ہے حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن اُن بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رُک رُک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ آنے لگجاتا ہے قیمت ۲۴ گولیوں کی عہ معہ محصولڈاک۔

مہا سگندھت تیل ہے اس تیل سے تھکے ہوئے دماغ کو بہت بڑا فائیدہ پہنچتا ہے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ اس سے بال بڑھتے ہیں اسکی بھینی خوشبو سے دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے اسکی خوبیاں اسکے ایکدفعہ لگانے سے بخوبی روشن ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی عہ معہ محصولڈاک۔

بال اُڑانیکا پوڈر اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ۲؍ معہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر دھنونتری اوشدھالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مارتنڈ پسند کالیبق کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

یہ کتابیں کیا ہیں۔ انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جوان کو پڑھ لیوے۔ کیا مجال کہ مُردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے۔ اگر آپ نے زندگی کا کچھ مزا اُٹھانا ہے۔ تو ان کتب کو شروع سے اخیر تک بغور مطالعہ فرمائیے۔ اور عمل کیجئے اور انکے مصنفوں کو دعا دیجئے۔

نام کتاب	رعایتی قیمت	نام کتاب	رعایتی قیمت
رامائن بالمیکی اردو ۱۰۳۰ صفحوں پر مجلد	عہ/	مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴/
ٹاڈ راجستان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۶۸ صفحوں پر	۶/		
مہابھارت اردو مکمل ۱۰۳۲ صفحوں پر مجلد	۶/	مہرشی دیبندر ناتھ ٹھاکر . . .	۴/
قانون کرم	۸/	گلدستہ اخلاق حصہ اوّل . .	۳/
ہندو تہذیب حصہ اوّل . . .	۱۲/	خوشخبری	۳/
جیسا خیال ویسا مال	۱۰/	رسالہ بواسیر	۲/
کامل سنیاسی	سے/	لکچر صحت جسمانی و روحانی . . .	۳/
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو . . .	۶/	ہمیشہ کا نفع	۴/
برہم یگیہ	۶/	کانشنس	۲/
معیار صداقت	عہ/	نربھے پدوی	۲/
قدرتی علاج	۱۰/	تندرست و توانا اولاد پیدا کرنے کا طریقہ .	۲/
سنسکرت واکیہ بھالو	۵/		
جیگرفیکل چارٹ	۱۲/	دھرم سے بہا	۱/
گلدستہ مضامین	۴/	بچوں کے والدین کو قیمتی ہدایات	۲/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نام کتاب	رعایتی قیمت	نام کتاب	رعایتی قیمت
برہمچاری رہنے کی قیمتی ہدایات	۲ر	آریہ جیون	۴ر
تقدیر توکل	۲؍ ۲	جگیاسو	۲ر
پنج تنتر کا پہلا حصہ موسوم بحفظ صحت	۳ر	مکتی کا ستیہ گیان	۳ر
		ہندی . . .	۶ر
چاند سورج گرہن . . .	۱ر	یوگی	۴ر
فلسفہ نجات	۴ر	بھوجن ودھی	۴ر
انسانی زندگی کا پہلا نظارہ	۱ر	بھلائی کا رہنما	۳ر
مجموعہ دانش	۲ر	اپدیش منجری	۷ر
ایشور کا ملاپ	۴؍	غنیمہ اپدیش	۴ر
سورگ کی سیڑھی	۳؍	اوم پرکاش	۴ر

علاوہ ان کتب کے اگر کوئی اور دھارمک کتاب آپ کو منگانے کی خواہش ہو تو فوراً لکھ بھیجئے۔ رعایت سے خرید کر کے بھیجی جاویگی دغا فریب ہرگز نہ ہوگا

کنہیالال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

سودیشی گرم پارچات مثل لوئی۔ پٹو۔ پٹو چار خانہ۔ زنانہ گرم دوپٹہ اور خالص کیسر دھنیائی کشمیر سٹورس سری نگر سے طلب کرو

کشمیری چادر خانہ پٹو کا سلاسلایا سوٹ مطابق ماپ مکمل صرف عین ... میں ملتا ہے نہایت سستا سو کشمیر

سودیشی سٹور سری نگر سے طلب کرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیارے ناظرین! ایک نظر اِدھر بھی

(۱) **دانتوں کا مفید منجن**۔ اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ نہ کاربالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے۔ اسکے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فایدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اُٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا ہے الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے قیمت فی ڈبی ۴ر ۴

(۲) **پیٹ کے درد کا پُرتاثیر چُورن**:۔ اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جائیے۔ صبح صاف پاخانہ آجاویگا۔ اور طبیعت صاف ہو جاویگی پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجیے طبیعت صاف ہو جاویگی۔ کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اس میں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ار نمونہ ۲ر ۲

(۳) **داد کی لاثانی گولی**۔ یہ دوائی بڑی صفائی اور محنت سے تیار کیگئی ہے۔ اسمیں ۲۱ دوائیں ڈال کر تیار کی گئی ہے ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتا ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو۔ تین روز میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا صفت یہ ہے کہ اس کے لگانے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور خاص قسم کا مزا آتا ہے آزمائش شرط ہے قیمت ۶ گولی ۱۲ار جو صاحب آزمائش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگالیں۔

(۴) **سورج مکھی ہیر آئیل**۔ اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے نہانیکے بعد ایکدفعہ لگا لیجئے۔ دن رات خوشبو بدستور رہیگی۔ بال ملائم رہینگے۔ چہرہ بشاش نظر آویگا شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ایک دفعہ بطور آزمائش ضرور ہی منگائیے پھر یہ تیل خود ہی آپ کو ہمیشہ استعمال کیلئے مجبور کریگا قیمت فی شیشی ۱۵ار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۵) **بال اُڑانیکا بےضرر پوڈر** - اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجئے پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑ جاویں گے - نہ کسی قسم کی جلن ہوگی - نہ خارش جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی - ایکدفعہ ضرور منگا کر آزمائش کیجئے - قیمت فی ڈبی ۸ر

(۶) **خوشبودار سپاری** - اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اس کو کھا کر دیکھئے کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے - کھانا کھانیکے بعد ذرا سا کھا لیجئے طبیعت خوش ہو جائیگی پان کھانے کی ضرورت نہ رہیگی - پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اس کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا - ایکدفعہ منگا دیکھئے - پھر آپ دوسرونکو منگانے کی ترغیب دیں گے - قیمت فی ڈبیہ ۸ر چھوٹی ڈبیہ ۳ر ؁

(۷) **پیچش کا لاثانی سفوف** - اس سفوف کی چار خوراک کھانیسے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہ ہو - دُور ہو جائیگی - دہی کیساتھ اگر استعمال کی جاوے - تو خونی پیچش بھی دُور ہو جاتی ہے - دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت چار خوراک ۸ر ایک خوراک ۲ر ؁

(۸) **سُکھدائک** - اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھولکر کلی کر ڈالئے مُنہ کے تمام امراض جاتے رہینگے چھالے پڑ گئے ہوں چھوٹا زخم ہو گیا ہو - ذرا سا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کیلئے کافی ہے ۳ر سانپ بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگا دیجئے فوراً فائدہ ہوگا ؁

المشتہر - بی - ڈی - ورما قائمقام سیکرٹری دیال وشد ھالیہ دہلی

بو صاحب دیوار قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ اُلٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں روتا ہوا ہو تو اسکو پڑھ کر کھلکھلا اُٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھلجائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مُردہ دلونکو لوٹن بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والونکو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے اسمیں تقریباً سو نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اسکو نہ پڑھیں گے پچھتائیں گے من بیٹے کا سودا ہے لو یا نہ لو قیمت ۱؎ مع محصولڈاک المشتہر کے بی ورما اسسٹنٹ منیجر تارا ایجنسی دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سُنو حضرت ایک نئی خبر اور

شائد آپنے سُنا ہوگا۔ کہ کلکتہ و امریکہ میں لوگ ایسا علم جانتے ہیں کہ مُردوں کی ارواح سے ملاقات کرا دیتے ہیں کیا آپ اُس کو غلط جانتے ہیں ہرگز نہیں کتاب **خزانہ کرامات باتصویر** مصنفہ گوسائیں سوامی دیال صوفی یوگی کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنے مرحوم بزرگوں رشتہ داروں کی روح سے جو اکثر ارواح کی شکل میں نمودار ہوتے رہتے ہیں باتیں اور ملاقات کرسکتا ہے۔ بزرگان دین و اطبا متقدمین کی زیارت کرکے فائدہ اُٹھا سکتا ہے علم سر ودھ یعنے پاس انفاس کے حصول کے حیرت انگیز آسان طریقہ لکھا ہے موت کا دن چھ ماہ پہلے معلوم کرنا یہ علم جادو نہیں نہ جنات ہے بلکہ تصوف اور یوگ ہے۔ معرفت الٰہی کا آلہ ہے دنیا و عقبےٰ کا توشہ ہے گھر بیٹھے سیکھ لو جو سمجھ میں نہ آوے مصنف سے معلوم کرنا قیمت صرف ۵ روپیہ ہے ۔ دو صد صفحے مجلد باتصویر ہے ✤

پنڈت راج نرائن ارمان ایڈیٹر اخبار راجپوت گزٹ

لاہور۔ ۴ نومبر ۱۹۱۱ء میں تحریر کرتے ہیں خزانہ کرامات یہ کتاب مشہور گوسائیں سوامی دیال جی۔ ایس۔ وانی مسمرازیر کی تصنیف کردہ ہے۔ اس میں علم تصوف اور مسمریزم کے متعلق نہایت مفصل بحث کیگئی ہے جو لوگ مسمریزم کا شوق رکھتے ہیں یا مسمریزم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے اس کتاب میں بہت سی تصاویر قابل دید ہیں ✤ انگلش ٹیچر ۱۲؎ طبیب خلوت ۱۲؎ گنجینہ طبیب ۱۲؎ ✤

ملنے کا پتہ ۔ منیجر قیصر ہند ایجنسی بٹالہ لودیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در خواست میں اس اشتہار کا حوالہ ضرور دیں تو رعایت

اشتہار نمبر ۵

سوانح عمری راون

تحفہ رین کرکے ضلع انبالہ

لالہ پنڈی داس صاحب مصنف مثنوی سحر دانش وغیرہ کی تصنیف

نئی نئی نظم و نثر

دلچسپ مفید عام وخاص تصانیف کا سلسلہ کتابی معروف بہ تحفہ با تصویر جو ہر مہینہ کے ۱۰ تاریخ کو ۳۲ صفحہ حسب ضرورت اس سے زیادہ تو ہونگے لیکن کم ہرگز نہیں تقطیع $\frac{22 \times 18}{8}$ قیمت سالانہ مع محصولڈاک صرف ۱۲ لیکن پہلے ایکہزار خریداران سے صرف عہ سالانہ لینا منظور کیا ہے فوراً درخواست بھیجدیں تاکہ آپ بھی اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکیں نمونہ مفت نہیں ملتا بلکہ عہ کے ٹکٹ آنے پر یا پھر بہ کے وی پی کے ذریعہ ارسالخدمت ہوگی کام کی کتاب بھی اس کے ساتھ مفت روانہ ہوگی۔

تحفہ میں اسوقت مفصلہ ذیل مضامین

نکل رہے ہیں ایک دلچسپ ناول کملا دیوی۔ اپدیش چرچا طرح طرح کی مفید عام نصیحتیں نظم و نثر میں ہیں۔ من موہن بھجن ایشور پرماتما کے سمرن کیلئے۔ مثنوی مفرح پشپ راج و چندر تن نظم داستان بانغمہ بہار گل جس میں تازہ بتازہ غزلیں ٹھمریاں ترانے وغیرہ درج ہیں۔ پہیلیاں اور معمے۔ سراج حکمت علمی مضامین مجرب الجرب اور سینہ کے جنکی عام لوگوں کو بڑی ضرورت رہتی ہے۔ کشتہ جات صنعت و حرفت صابن سیاہی وغیرہ وغیرہ بنانا صدہا روپیہ پیدا کرنے کی تراکیب نکلا کریں گی اُمید کہ آپ فوراً درخواست بھیجکر خود فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمیں مشکور فرمائیں گے آئندہ آپ کی مرضی ہمارا فرض تو آپ تک خبر پہنچا دینا تھا سو پہنچا دی

ضرورت ہے

شہر و قصبہ قصبہ میں تحفہ کو فروخت کرنے کیلئے لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جاتا ہے فوراً پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں بڑا نفع کا کام ہے

رعایت

خط و کتابت کا پتہ:- پنڈی داس مصنف تحفہ نرائن گڑھ ضلع انبالہ (پنجاب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اصلی اور سیکنڈ والی گارڈ واچ جولدار

رعایتی قیمت صرف

اصلی قیمت صرف

فہرست کارخانہ مفت طلب کرو

محصول ڈاک بذمہ خریدار

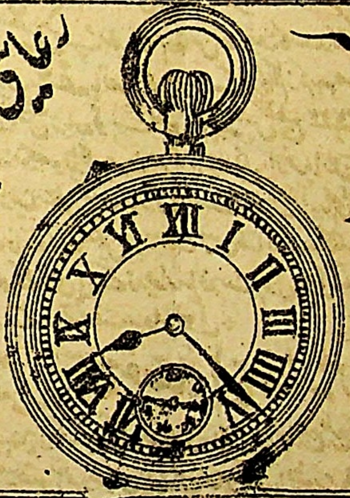

گارنٹی ۵ سال

گارنٹی ۵ سال

اگر آپ کو عمدہ گھڑی کی ضرورت ہے تو آپ یہ اصلی اور سیکنڈ والی گارڈ واچ جولدار بہت جلد منگوالیویں۔ کیونکہ یہ گھڑی چال کی لیور ہے۔ پرزوں پر سنہری گلٹ کیا ہوا ہے سراخوں میں جول لگے ہوئے ہیں اور کیلیس یعنی چابی اوپر سے دی جاتی ہے ڈائل چینی کا ہے جس پر نام گارڈ واچ پیٹنٹ اور گارنٹی ۵ سال لکھا ہوا ہے زیادہ تعریف کرنا فضول ہے پہلے آپ ایک عدد گھڑی بطور نمونہ منگوا کر دیکھ لیویں اگر پسند آوے تو رکھ لیویں ورنہ اسی روز واپس بھیجکر قیمت منگوا لیجیے۔ قیمت صرف ہے۔ گارنٹی ۵ سال

نوٹ:۔ یک مشت تین گھڑی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

المشتہر

منیجر اگروال اینڈ کمپنی مالکان دی پنجاب واچ ہاؤس بھلوال

جی ٹی ریلوے (پنجاب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چیز خریدنے کا بہترین طریقہ

اگر آپ کوئی نئی چیز خریدنا چاہتے ہیں تو اس کے تعریفی الفاظ پڑھ کر ہی فوراً خرید لینے سے اکثر اوقات آپ کو اپنی جلد بازی پر افسوس کرنا پڑے گا اسلئے اگر نمونہ مل سکتا ہو تو پہلے آپ نمونہ طلب فرمائیں۔ اگر پسند آجائے تو بعد میں آپ کو روپیہ خرچ کرنے کا رنج ہرگز نہ ہوگا۔

اب ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ آپکی غذا روح کیلئے

ہم نے ایک رسالہ نکالا ہے۔ جو تین سال سے نکلتا ہے۔ اور یہ بھی ہمیں یقین ہے کہ ابھی تک آپ نے اُسے ملاحظہ نہیں فرمایا ہے۔ ورنہ ضرور خرید فرماتے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ آپ کو خوش کرے گا یا نہیں ہم نہیں جانتے کہ آپ اُسے کیسا خیال فرمائیں گے لہذا ہم اس کی تعریف کا ایک لفظ بھی نہیں لکھیں گے۔ اس صورت میں آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ آپ ایک پیسہ کے پوسٹ کارڈ پر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھکر۔ رسالہ "رام کرشن" کے نمونہ کی درخواست بھیجدیجئے تو ہم گذشتہ نمبروں میں سے کسی نمبر کا پرچہ مفت آپ کے پاس بھیجدیں گے پھر آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ رسالہ کیا ہے۔ اگر پسند خاطر ہو تو آئندہ کے لئے عہ روپیہ کے قیمت طلب پارسل کا خط بھیج دیجئے گا۔ ورنہ بالخیر وشما بسلامت +

المشتہر

حکیم درگا پرشاد ایڈیٹر رسالہ رام کرشن کشمیری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تندرستی کا راز

ہمیشہ تندرست و توانا رہنے کا یہ راز ہے کہ اپنے قوت ہاضمہ کو ہمیشہ برقرار رکھو" ہاضمہ کا بگاڑ ہی بیماری کا آغاز اور موت کی پہلی نشانی ہے۔ ہاضمہ کے بگاڑ کا مُول کارن قبض ہے۔ پاخانہ کا بیقاعدہ کم و بیش اور اپنے اصلی رنگ روپ اور وقت میں نہ آنا قبض کہلاتا ہے۔ اسلئے دانا آدمی کا یہ سرشیٹ کام ہے کہ اپنی تندرستی و بل اور زندگی کی قائمی کے واسطے قبض سے بچنے کا ہمیشہ خیال رکھے۔ اس مبارک خیال کو مدِنظر رکھکر ہمنے قبض کشا گولیوں کا پرچار شروع کیا ہے۔ یہ گولیاں ایسی خوبصورت ہیں جنکے خالی دیکھنے سے آدھی قبض تو پہلے دُور ہو جاتی ہے۔ اور بچے سے بوڑھے تک کے آسانی سے استعمال کیواسطے اسپر کھانڈ بھی چڑھی ہوئی ہے۔ معمولی قبض تو ایک ہی گولی سے بغیر کسی قسم کی تکلیف کے دُور ہو جاتی ہے۔ تجربہ ہماری سچائی کی اعلیٰ کسوٹی ہے ۲ ار کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگوا کر پرکھ لو پرکھا لو دیکھ لو دکھا لو قیمت فی بکس جسمیں پچاس گولیاں ہیں قیمت ایکروپیہ معہ محصولڈاک ہے۔

نوٹ:۔ ان گولیوں کا ہر گھر میں ہونا اشد ضروری ہے جسوقت جسم میں کوئی تکلیف معلوم ہو قبض کی شکایت معلوم ہونے لگے۔ فوراً اسی دن رات کو سوتے وقت ایک گولی گرم دُودھ کے ساتھ نگل جائے۔ اگر زیادہ قبض ہو۔ تو دو گولی نگل جائے۔ صبح کو پاخانہ بافراغت کھُل کر آجاویگا۔ بھوک پیاس اصلی معلوم ہوگی۔ اور اسی طرح سے ہمیشہ ڈاکٹروں اور ویدوں کی فیس اور غلامی اور آئندہ آنیوالے کھانسی بخار وغیرہ مہان روگوں سے بچ جاؤگے فرمایئے کیا یہ سچی نیک صلاح ہے۔ یا کوئی دھوکا بازی ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۴۳

قیمت سالانہ پیشگی عہ/ · نمونہ فی پرچہ ۱؍

دھارمک · سماجک · سپیک · شاریرک · اُنتی · کا

دین و دنیا کی بھلائی کی غرض ستگورو درکار ہے ✦ علم حاصل کرو چاہے پڑھا کر...

سورج

مارتنڈ

گوروکل نمبر

جلد ۸ | بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۴

ایڈیٹر بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

غزل	۲	انسانیت کے نواسلے رتن	۴۶
سنیہ یگ کے آدگوروکل کا آشریان برہمچریہ مہا کلیان	۳	تندرستی اور دلی جذبات	۵۰
راجہ جنک کا ایک برہمچاری کو منوہر اُپدیش	۱۹	ہنسو ہنسو خوب ہنسو	۵۱
ویریہ رکھشا سے خود ضبطی کا شوق	۲۲	جاندار کو نہ مارو	۵۴
ویریہ رکھشا اور اس کے سادھن	۲۳	نہایت مفید اور کار آمد باتیں	۵۵
بدل ڈالو	۳۱	نئے خریداروں کیواسطے حل طلب معمہ	۵۶
پرکرتی بھوگ و موکشش کی داتا ہے	۳۳	رسید ریویو کتب	۵۷
ششی ورتا	۳۵	شکریہ و اپیل	۵۸
دیوی جیون کی سات پرتگیائیں	۴۳	خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں	۵۸
فریاد یکسان بھارت	۴۵	اشتہارات	۵۹

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سیوک سٹیم پریس لاہور میں ... کنہیا لال ... چھپا

غزل

(دُھن) چھوڑو نہ دھرم کو تم

گھر بار اپنا تجکر جو جائیگا گورو کل … برھمچریہ پورن اس کا کروائیگا گوروکل
چوبیس برس تک اس کی رہے شرن میں … وید انگ وید اسکو پڑھوائیگا گوروکل
یوگی رشی منی گن پہلے جو ہو چکے ہیں … اب درشن ان کا ہم کو دکھلائیگا گوروکل
تاریخ عیسوی سن رہتا ہے یاد جن کو … سمت تتھی انہیں اب سکھلائیگا گوروکل
سنسکرت ماتری بھاشا آتی نہیں کسی کو … گھر گھر میں اب دوبارہ پھیلائیگا گوروکل
ویدوں کا بھاشیہ پہلے جو کر گئے یہاں پر … سچ جھوٹ ان کا مترو دکھلائیگا گوروکل
سنسکار سولہ جو کہ بھنڈار ہیں سکھوں کے … ان کو دوبارہ ہر گھر پھیلائیگا گوروکل
دیہاتی گیت جو کہ ویدوں کو کہہ رہے ہیں … ان کی فلاسفی کو سمجھائیگا گورُوکل

جو اس سمے میں اے چندر کچھ مدد دے
ہر شچندر جیسی پدوی دلوائیگا گوروکل

مہاشے چندر کوی

اُجرت اشتہارات

اُجرت اشتہار فی صفحہ مارتنڈ ماہواری یا فی دفعہ کے واسطے ہے ۱۲/
اُجرت اشتہار فی صفحہ سہ ماہی ۱۰/ + اُجرت اشتہار فی صفحہ ششماہی ۱۲/
" " " سالانہ ۲۲/ + مینیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی بھلائی ہو اگر منظور ہے * علم حاصل کرو یہی پیرایہ تمہارا ہے

مارتنڈ

ستیہ یگ کے آدی گورو گل کا اُتم پران
اور
برہمچریہ سے مہا کلیان

अहिंसका सुखावहा

پیشتر ازیں ہم نے بتلایا ہے کہ ایک ماتر اہنسا ہی پرم دھرم ہے اور سنسار بھر کے سکھوں کا بھنڈار ہے۔ اس اہنسا دھرم کا پالن کرنا پرانی ماتر کا اعلےٰ اُپدیش ہے۔ جبتک جگت بھر میں اہنسا کا راج نہیں ہوتا۔ تب تک پورن آنند کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ اب ہم کو وچارنا ہے کہ اہنسا دھرم کس طرح سے پھیل سکتا ہے اور کس طرح سے جیون مُکت ہو کر سچا آنند پا سکتے ہیں اور نیائے اور دیا کا پرچار کر سکتے ہیں۔ اہنسا دھرم ہی سب سے اعلےٰ دھرم ہے۔ وید آدی تمام ستیہ شاستر اسی کی مہما گاتے ہیں۔ یوگ شاستر کا مدعا ہی اہنسا دھرم کا پرچار ہے۔ اہنسا ہی کا نہایت ہی اونچا درجہ ہے۔ اس پدوی کو پا لینا مہا کٹھن ہے۔ اہنسا دھرم روپی عالیشان سُورگ مندر کی پوڑی یہ ہم دھام شریک۔ آتمک اور سماجک شکتیوں کے تین مضبوط آدھار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پائدار کھمبوں کے سہارے قائم ہے۔ کوئی آدمی اس سُورگ پوری میں داخل ہو کر برہم آنند کو نہیں پا سکتا۔ جب تک شریک۔ آتمک اور ساماجک بل سے کھڑا ہونا نہ سیکھ لے۔ جس کے اندر شریک بل نہیں ہے۔ کمزور اور دکھی ہے۔ دوسروں کا محتاج ہے۔ اپنے مل مُوتر سے چاروں طرف گندگی اور سڑانڈ پھیلانے والا ہے۔ خود دُکھی اور محتاج بن کر بجائے دوسروں کو فیض پہنچانے کے دوسروں کے واسطے دُکھ کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ اُس سے اہنسا دھرم کی اُمید رکھنی بالکل فضول ہے اسی طرح سے جس کا آتما کمزور ہے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار کی اگنی سے وگدھ ہو کر مُردہ سا ہو گیا ہے۔ شنکا لجا اور بھے کا شکار ہُوا ہُوا ہے۔ جس کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے جو اپنے آپ کو ناکارہ اور نااُمید سمجھتا ہُوا آلسی بن بیٹھا ہے جس کا اپنے آپ سے وشواس جاتا رہا ہے۔ وہ انسان بھی بھلا کبھی وشواس کے قابل ہو سکتا ہے۔ ایسے آدمی سے اہنسا دھرم کی اُمید رکھنی ایسی ہے جیسے بندھیا سے پُتر پیدا کرنا۔ جس کا شریر تندرست اور مضبوط ہے اور جو کام کرنے کی ہمت بھی رکھتا ہے۔ اُتساہی اور پُرشارتھی بھی ہے۔ جو شریک اور آتمک بل کا بھمانی ہے۔ وہ اپنے بل سے اگر دوسروں کو کچھ فیض نہیں پہنچاتا سوارتھ وش پڑا ہوا ہے۔ دوسروں کی بھلائی میں اپنی بھلائی کے تتو گیان کو نہیں جانتا وہ بھی نیم گیانی ہے۔ وہ بھی نہیں سمجھتا ہے کہ میری تندرستی۔ میرا اقبال کبھی قائم نہیں رہ سکتے۔ جبتک کہ میرا دائرہ تندرست اور اقبال مند نہ ہو۔ شریک اور آتمک بل حاصل کر کے اپنے تمام بل کو ساماجک اُنتی میں لگا دینے سے ہی سچا آنند ملتا ہے۔ یہی اصلی دھرم اہنسا ہے۔ ان تینوں پرکارکی تین شکتیوں کے یوگ سے ہی برہم آنند موکھش پدوی مل سکتی ہے +

شریک آتمک اور ساماجک تینوں پرکار کے بل کی بُنیاد پُورن برہمچریہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پُورن برھمچاری ہی سچا دھرماتما اور اہنسا دھرم رکھشک ہے۔ وہی سچے آنند کا ادھکاری ہے۔ پورن برھمچاری ہی تمام اُمیدوں کا کیندر ہے۔ پُورن برہمچاری ہی سنسار بھر کو سُورگ دھام بنا سکتا ہے۔ آدتیہ برھمچاری کے اندر ہی اتنا بل ہے۔ اتنا تیج اور پرکاش ہے۔ کہ وہ چراچر جگت کے دُکھ درد اور اندھیرا اور پاپ کو ناش کر کے شانتی اور آنند کی امرت برشا کر سکتا ہے پُورن برھمچریہ ہی برہمہ پد کی اوچیہ شکھر پر پہنچانے کا سب سے اعلیٰ سادھن ہے جو اہنسا پرم دھرم مانتا ہے۔ جو شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کا خواہشمند ہے۔ پورن برھمچریہ کو سمجھنا سمجھانا بھی اس کا پرم دھرم یا اعلیٰ فرض ہے کیونکہ اہنسا اور پورن برہمچریہ کا آپس میں بڑا گہرا سمبندھ ہے۔ ایک کے بغیر دوسرا نہیں رہ سکتا۔ جہاں پُورن برہمچریہ ہوگا۔ وہاں ہی اہنسا کا سچا راج ہوگا وہاں ہی پُورن آنند ہوگا۔ یہ نشچیت پکا سدھانت ہے۔ اس کو کوئی دلیل نہیں کاٹ سکتی۔ یہ پورن سچائی ہی سچائی ہے۔ اب ہم کو وچارنا چاہیئے۔ کہ پُورن برہمچریہ کیا ہوتا ہے +

برھمچریہ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ برھم + چریہ = برہمچریہ عام طور سے برھم کے معنے سب سے بڑا اور چریہ بمعنے چرنا۔ بھکشن کرنا۔ جزو بدن بنانا۔ یا دھارن کرنا اختیار کرنا یا چلنا یا کرم کرنے کے ہیں۔ سو برھمچریہ کے معنے ہوئے بڑائی کو چر جانا۔ بڑائی کو کھا جانا یعنی بڑائی کو جزو بدن بنا لینا۔ بڑائی کو دھارن کرنا اختیار کرنا یا برھم آگیا پالن یعنی برہمہ کے حکم کے مطابق چلنا یا کرم کرنا۔ خلاصہ یہ کہ برھم ہی سب سے بڑی مہان شکتی ہے۔ بڑائی ہے۔ یہی ہماری جان پران ہے۔ اسی کے سہارے ہم جیتے ہیں۔ یہی ہماری رکھشا کرنے والی ہے جس طرح بغیر خوراک کے ہمارا شریر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح سے بغیر برھم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بل کے ہمارا آتما مُردہ ہے - اسی واسطے برھم جیون ہی ہمارا اصلی دھرم جیون ہے
اسی برھم جیون کو اسی برھم آگیا پالن کو اسی برھم گیان دھیان کو برہمچریہ کہتے ہیں
اسی برھم کو جانکر اس کی آگیا کا پالن کرنا اس کو دھارن کرنا ہر ایک برہمچاری یا
برھم جگیاسو کا سب سے اعلیٰ فرض ہے +

برھم ہی اصلی امرت دھارا ہے - اسی امرت دھارا کے پان کرنے سے
ترپتی اور مکتی ہو سکتی ہے - اور تمام دُکھ چھوٹ سکتے ہیں - اسی برھم کی مہما کو
وید - اُپنشد وغیرہ تمام ستیہ شاستروں نے بڑے وستار سے ورنن کیا ہے برھم
کا جتنا گُوڑھ ہے - اس کو بیان کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے - مختصراً اس
کے بارہ میں جتنا ہماری سمجھ میں آتا ہے وہ عرض کر دیتے ہیں :-

برھم گیان

برھم کا نج نام اوم ओ३म ہے - اسی کو سچدانند بھی کہتے ہیں
برھم یا اوم کی تشریح سچدانند ہے - سچدانند کو سمجھ لینے سے برھم یا اوم کی
سمجھ خود بخود آجاویگی +

سچدانند सच्चिदानन्द ست - چت - آنند کا مجموعہ ہے
اسی کے اندر تمام سنسار کے آنند کا راز چھپا ہوا ہے - یہ خود بخود آنند کا اظہار
کر رہا ہے - آنند سروپ کا آنند بتلا رہا ہے کہ ہماری پراپتی ست چت سے
ہے جہاں ست چت ہونگے - وہاں ہم بھی موجود ہونگے - جو ست چت کو
سمجھ لیگا - وہ ہم کو ضرور پالیگا - ست چت بیج ہے - اور ہم امرت پھل ہیں
اسی واسطے آنند کے خواہشمند کے لئے اسی ست چت کو سمجھنا نہایت
ضروری ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ برہمانڈ کیا ہے - برہمانند ہے - جڑ اور چیتن کی گرنتھی ہے - ست جڑ ہے اور چت چیتن ہے - ان دونوں کے یوگ سے یہ برہمانڈ یا برہمانند یا سچدانند بنا ہے - سنسار بھر کا جو آنند ہے - اسی ست چت کے اندر ہے - اس سے باہر کہیں نہیں ہے - آنند کوئی ایسے نظر آنے والی چیز نہیں ہے - اس کا اظہار تب ہوتا ہے - جب ست چت کا مناسب یوگ ہوتا ہے - ست نفی ہے اور چت مُثبت ہے - نفی اور مُثبت کے مناسب یوگ سے آنند روپی بجلی پیدا ہوتی ہے - ست استری ہے اور چت پُرش ہے - ان دونوں ہی کے سنگت سمبندھ سے یہ دنیا قائم ہے - ست پرکرتی ہے اور چت پرش ہے ان دونوں کے ملاپ سے تمام چراچر جگت بنا ہوا ہے - ست حوّا ہے اور چت آدم ہے - آدم اور حوا کی یہ سب پیدائش ہے - ست پُرشارتھ ہے - اور چت دَیو ہے - پُرشارتھ اور دَیو کے یوگ سے ہی ہر قسم کی کامیابی سدھی اور آنند ملتا ہے - پُرشارتھ اور دَیو کا بڑا گہرا سمبندھ ہے - پُرشارتھ سے دَیو اور دَیو سے پُرشارتھ پراپت ہوتا ہے - جن کی خوش قسمتی ہوتی ہے اُنہی لوگوں کو ہی پُرشارتھ کا خیال پیدا ہوتا ہے - یہ تمام پُرشارتھ اور دَیو کے یوگ سے آنند کا کھیل رچا ہوا ہے - ست کرم ہے اور چت گیان ہے - کرم اور گیان کے یوگ سے مُکتی ہوتی ہے - عام طور سے دیکھا جاتا ہے - جو ہمیشہ کام میں لگے رہتے ہیں - وہی سکھی رہتے ہیں - ان کو ہی تمام ایشوریہ کے سامان ملتے ہیں - اور اُن کی ہی اس جہان میں عزت افزائی ہوتی ہے کام زندگی ہے - نکماپن اور آلس پن موت ہے - کام میں لگے رہنے سے بےفکری حاصل ہوتی ہے - اور بُرے خیالات بُرے جذبات بُرائی کی طرف نہیں دھکیلتے اور موت کا شکار نہیں بناتے - لیکن کام کام کا بھی فرق ہے - کام وہ اچھا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس سے یش اور اقبال بڑھے - اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی موجودہ وقت میں اور آیندہ بھی سکھ ملے - اسی واسطے کام اگر ہو تو اچھا کام ہو - گیان پوربک کرم ہو - سنتان اُتپتی ایک کرم ہے - سنتان ہو تو اچھی ہو - آدتیہ برہمچاری بن کر تمام دُنیا کے دُکھ درد اور اندھیرے کو دور کرنے والی ہو - ایک گُنی وِدوان داتا پُتر اچھا ہے - بجائے دس پندرہ مُورکھ پُتروں کے جو دُنیا میں مُورکھتائی اور پاپ بڑھانے والے ہوں - گیان پوربک کرم ہی اصلیت ہے - سچائی ہے امرت ہے - اسی سے اس جہان اور اُس جہان میں آنند ہی آنند ملتا ہے ست جسم ہے اور چت روح ہے - شریر اور آتما کے یوگ سے زندگی بنتی ہے ست نتیہ ہے چت شدھ ہے - نتیہ شُدھ کے یوگ سے مُکت سوبھاؤ بنتا ہے - اسی واسطے سچدانند برہم سروپ کو نتیہ شُدھ مُکت سوبھاؤ کہتے ہیں جس کے اندر ست چت یا نتیہ شدھ نہیں ہے وہ کبھی بھی مُکت نہیں بن سکتا ہے - مُکتی کی پہلی شرط ست ہے - درڑھتا یا سچائی یا مضبوطی ہے - جسم کا مضبوط بنانا ہے - تندرست بنانا ہے - بُرائی کو روکنے کی طاقت پیدا کرنا ہے - یم یا تپ کا دھارن کرنا ہے - یم روپ دھارن کر کے بُرائی کا ناش کرنا ہے دوسری شرط چت ہے - چیتنتا ہے - خبردار ہوشیار بننا ہے - ہر وقت چیتن رہنا ہے - شُدھ پوتر بننا ہے - شُدھتائی اور پوترتا پھیلاتا ہے - نیم یا گیان کا دھارن کرنا ہے - پر برہم پرماتما کو سچدانند نتیہ شُدھ مُکت سوبھاؤ ہمیشہ مُکت اور آنند میں رہکر دوسروں کو آنند پہنچانے والا اس واسطے کہتے ہیں - کہ وہ اس چراچر جگت سے آکاش، وایو - اگنی - جل - پرتھوی وغیرہ کے ذریعہ تمام غلاظت ملینتا اپوترتا کو دور کر کے شُدھتائی - چیتنتا اور آنند کی امرت برشا کر رہا ہے - جتنا جتنا جتنتا اور چینتتا یا ست اور چت بڑھیں گے - اُتنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُتنا ہی آنند بھی بڑھیگا۔ جتنی ست اور چت میں کمی ہوگی۔ اُتنی آنند میں بھی کمی ہوگی۔ پرماتما میں چونکہ ست اور چت مکمل ہیں۔ اسی واسطے آنند بھی مکمل ہے اور سچدانند کہلانے کا مستحق ہے۔ جیو آتما کو ست چت اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ آنند کا بیج ہے۔ مکمل آنند نہیں ہے۔ جوں جوں یہ ست چت بڑھیں گے توں توں آنند بھی بڑھیگا۔ ست روپی شریر اس کا پرکرتی ماتا کا ہے۔ اور چت روپی آتما اس کا پرماتما پتا کا ہے۔ اسی واسطے یہ سچدانند کی سنتان ست چت جیو آتما ہے۔ یہ خود آنند کی بنیاد یا بیج ہے۔ آنند کو بڑھانا یا نہ بڑھانا اب اس کے اختیار میں ہے۔ یہ سُوتنتر ہے۔ چاہے پاپ کما کر بار بار بندھ چکر میں پڑے یا دھرم کما کر موکھش پد کو پاوے۔ اسی طرح سے ست چت کو نیائے اور دیا بھی کہتے ہیں۔ نیائے اور دیا کے مناسب یوگ سے ہی دیا نند ملتا ہے۔ دیا اصلیت ہے اور نیائے اصلیت کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ دیا ساتوک بھوجن ہے۔ اور نیائے پاچک شکتی ہے۔ ساتوک بھوجن اور پاچک شکتی کے مناسب یوگ سے ہی تندرستی بل اور شریر بڑھتا اور زندگی قائم رہتی ہے دیا سچائی ہے۔ اور نیائے سچائی کے تولنے کا آلہ ہے۔ یا اندازہ ہے۔ اصل کو اندازہ سے استعمال کرنے سے سُکھ ملتا ہے۔ دیا ہمیشہ کا اصلی دھرم ہے اور نیائے موجودہ وقت کا دھرم ہے۔ موجودہ وقت یا موجودہ اوستھا کی قدر کرکے حسب ضرورت حسب موقع اچھا کام کرتے جانے سے یعنی نیائے سے دیا دھرم کی خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ دیا اور نیائے یا ست چت کا یوگ ہی اصلیت اور سچائی ہے۔ ہمارا دھرم بھی دیا اور نیائے ہے۔ اسی اصلیت کو بڑھانے سے ہم کو سچا سُکھ ملیگا۔ ست شاریرک بل ہے۔ چت آتمک بل ہے۔ شریر اور آتما دونوں کے ایک ساتھ بلوان ہونے سے ہی اپنے آپ کو آنند ملتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور دوسروں کی بھلائی یا سماجک اُنتی کر سکتے ہیں اور سماجک بل یا آنند پھیلا سکتے ہیں۔ آنند نہ صرف شیر کی طرح بلوان شریر بنا لینے میں ہے اور نہ خالی گیانی بننے میں ہے۔ بلکہ گیان اور عمل دونوں سے شریر اور آتما بلوان بنا کر پر اُپکار کرنے میں ہے۔ یہ ست چت سے سچدانند برہم سروپ کی مختصر سی تشریح ہے اسی اوم سچدانند برہم سروپ نتیہ شدھ مکت سوبھاو کا ہر روز برہم مہورت میں دھیان کرتے رہنے سے اور اس کے مطابق جیون بنانے سے سچا آنند مل سکتا ہے۔ اسی سچائی کو ہمیشہ برزبان رکھنے یا پرچار کرنے کے لئے جنم سنسکار کے وقت اس دنیا میں تازہ جنم لئے ہوئے بچہ کی زبان پر نقش کیا جاتا ہے۔ اسی ایک سچائی کو ہی گوروکل کا آچاریہ گورو اپنے شِشیہ برہمچاری کو اپنی کُل میں داخل کرتے وقت سب سے سریشٹ گائتری منتر یا گورو منتر دوارا اُپدیش کرتا ہے۔ یعنی بتلاتا ہے کہ آنند جیون کا اعلےٰ اُدیش اوم سچدانند برہم سروپ کا دھیان ہے۔ اس منتر کا نام گورو منتر ہی اسی واسطے ہے کہ گورو کی تمام شکشا کا سار برہم دھیان ہے یا گورو بمعنے سب سے بڑا اور منتر بمعنے ماننے یوگیہ گیان یا سب سے بڑا ماننے لائق گیان "برہم دھیان" ہے۔ جس کا اس گورو منتر میں ورنن کیا گیا ہے۔ یہی ایک منتر برہم ودیا کا نچوڑ ہے۔ اس منتر کے اندر [illegible] جو برہم کا اصلی سروپ ہے۔ اس کو اچھی طرح یاد رکھنے کی خاطر برہم سوتر جو تین تار کا ہوتا ہے۔ پہنایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ یہی تین تار تمہاری اصلی زندگی کے دل جگر دماغ ہیں۔ ان کو ہمیشہ قائم رکھنا یاد رکھنا اپنی برہم سروپ کو دھارن کرنا۔ اور اس برہم دھیان سے خود سُکھ بھوگتے ہوئے چترآیو بننا اور سنسار بھر میں اس برہم چیتن سروپ اصلیت کو ہر ایک نر ناری ہو کر پھیلانا۔ غرضیکہ اس اوتم منتر کی شکشا ہی یہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ ہے برہم سروپ پتا! آپ भूः ہیں۔ سب کا سہارا سب کی بھومی ست ہیں۔ پران سروپ ہیں۔ پران رکھشک ہیں۔ آپ ہمارے پرانوں کو ہماری زندگی کو قائم رکھیئے۔ آپ भुवः ہیں۔ چیتن سروپ ہیں۔ اپان سروپ ہیں۔ سب دُکھوں کے نکالنے والے ہیں۔ بُرائی کو دُور کر کے بھلائی پھیلانے والے ہیں ہمارے اندر بھی یہ شکتی ڈالئیے۔ آپ स्वः ہیں۔ آنند سروپ ہیں۔ کلیان سروپ ہیں۔ سمان سروپ ہیں۔ گھٹ گھٹ میں ویاپک ہو کر سمانتا او ایکتا اور پریم پھیلانے والے ہیں۔ آپ ہم کو بھی سمان سروپ بنائیے۔ ہم بھی آپ کی طرح سب کے پیارے بنیں۔ غرضیکہ آپ کا جو یہ ओ३म् भूर्भुवः स्वः پران۔ اپان۔ سمان سچدانند برہم سروپ ہے۔ اس کو ہم دھارن کریں۔ اس کا ہم ہمیشہ دھیان رکھیں۔ جس سے ہماری بُدھیاں بھی شُدھ پوتر ہو کر آنند دایک ہوں۔ اور ہم آپ کے سچے امرت پُتر بن کر آپ کی طرح کیول آنند ہی آنند ایکتا۔ سمانتا۔ پریم اور سوتنترتا اس جگت میں پھیلاتے ہوئے اور دُکھوں کو دُور کرتے ہوئے برہم پد سے نہ گریں۔ اور ہمیشہ آپ کے برہمانند اگنی سروپ میں نمگن رہتے ہوئے آپ کے تیج۔ ویریہ۔ بل۔ اوج۔ نیو اور سہن شیلتا وغیرہ گُن کرم سوبھاو کو اپنے اندر جذب کرتے ہوئے موکھش آنند کو پاویں۔

اگر غور و وچار کیا جاوے تو پتہ لگیگا۔ کہ اس سنسار میں تین مہان شکتیوں والے برہم کو بُھلا دینے سے ہی ادھیاتمک ادھی بھوتک ادھی دیوک تین پرکار کے دُکھ پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان کی دُوری کے واسطے شاریرک۔ آتمک اور ساماجک تین قسم کی اُنتی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی برہم دھیان یا برہمچریہ ہر پرکار کے دُکھ دُور کرنے کا مجرب ٹوٹکہ ہے۔ اور ہر قسم کا بل پیدا کرنے والا ہے۔ برہم کیا ہے اوتم مدھیم نکرشٹ تین پرکار کی شکتیوں کا بھنڈار ہے۔ برہما وشنو مہیش۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھور بھوہ سُوہ - پران اپان سمان - کرم اُپاسنا گیان - ست چت آنند
अ उ म - نتیہ - شدھ مکت - ایشور جیو پرکرتی یہ تین مہا شکتیاں
ہیں - ان کے سہارے یہ سارا برھمانڈ قائم ہے - ایک پیدا کرنے کی شکتی
ہے - ایک پالن پوشن اور قائم رکھنے کی شکتی ہے - اور ایک مارنے کی شکتی ہے
ایک ماتری شکتی ہے - ایک پتری شکتی ہے - ایک آچاریہ شکتی ہے ان
تین شکتیوں کے کارن پُرش کہلانے کا مستحق ہو سکتے ہیں - ان میں سے اگر
ایک کی بھی کمی ہو - تو دُکھ ہوگا - برہمچریہ ان تین بہ کار کی اگنی - وایو - آدتیہ
شکتیوں کے دھارن کرنے اور خود آنند بھوگتے ہوئے دوسروں کو آنندت
کرنے کا نام ہے - ان تین شکتیوں میں سے سب سے سریشٹ آدتیہ برہمچریہ ہے
یہی سچدانند کا آنند ہے - یہ ست چت یا اگنی وایو کا بھنڈار سورج ہے یہی
سب کا لکش ہے - جب تک آدتیہ برہمچاری نہیں پیدا ہوتے - تب تک سنسار
کا کلیان نہیں ہوتا ہے - اگنی خالی ست ہے - یا شریرک بل ہے - وایو خالی
ست چت یا آتمک بل ہے - لیکن آدتیہ ست چت آنند یا سمپورن یا ساماجک
بل ہے - ساماجک بل کے دینے والا آدتیہ برہمچاری ہی ہے - اسی کی ہی ترگی
ہے - غرضیکہ یہ تین مہا شکتیوں والا برہم ہی ستتی پرارتھنا اُپاسنا کے یوگیہ ہے
سمجھنے سمجھانے کے یوگیہ ہے - جہاں کہیں اسی برہم سروپ کا ورنن ہے - ہم
ہر روز اگنی ہوتر کے منتروں میں بھی اسی برہم اگنی سروپ کا دھیان کرکے
شانتی دائک اہوتیاں دیتے ہیں جیسا کہ

आपो ज्योतीरसोऽमृतं ब्रह्म भूर्भुवः स्वरों स्वाहा

گرنتھ شروع کرکے شانتی پاٹھ کے وقت بھی اسی برہم سے پرارتھنا کرتے ہیں
سب کچھ جو ہے کھیل ہے - اسی کو چرجانا - اس کی تین شکتیوں کو ہضم کر جانے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترپتی اور مکتی ہوتی ہے - اب ہم آپ کو ایک وید منتر سے اس سچائی کو ساکشات دکھانا چاہتے ہیں +

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्।
होतारं रत्नधातमम्॥ ऋ०।१।१।१।१॥

یہ رگوید کا سب سے پہلا منتر ہے - یہی چراچر جگت کا اعلیٰ آدرش ہے - اسی ایک منتر پر جتنا وچارا جاوے - فائدہ ہی فائدہ ہے - یہ رتنوں کا خزانہ ہے - امرت کا گیان ہے - برھم کا سروپ ہے - سچائی کا بھنڈار ہے - جیون کا آدھار ہے - اس اوتم وید منتر کا مطلب یہ ہے کہ اس سنسار میں اگنی ہی سب سے سریشٹ ہے - اگنی ہی تعریف کے قابل ہے - اگنی ہی یجمان کا ہت کرنے والی پروہت ہے - اگنی ہی چراچر جگت کا ہت کرنے والی ہے - اگنی ہی کو دوسروں کا ہت درکار ہے - خود نشکام ہے - اگنی ہی سب سے پہلے سب کا ہت کرنے والی ہے - اگنی کے کارن ہی یہ سب جگت نظر آ رہا ہے - اگنی ہی یگیہ کا دیوتا ہے - یہ سارا برہمانڈ مانند ایک یگیہ کے ہے - مانند ایک شبھ کام کے ہے - یہ تمام یگیہ اگنی کا رچا ہوا ہے - اگنی ہی اس کا دیو ہے - اس کے آشرے سے دنیا بھر میں شدھی اور باقاعدگی کے شبھ کام ہو رہے ہیں - اور آنند منگلا چار بنا ہوا ہے - اگنی ہی ایک دوسرے کو ملانے والی ہے - اگنی ہی اتفاق اور پریم کا مول کارن ہے - اگنی ہی رتوج ہے - اگنی ہی موسموں کی تبدیلی کا باعث ہے اگنی ہی کی برکت سے سردی - گرمی - برسات وغیرہ موسم باری باری سے آتے ہیں - اور ہماری شانتی کا باعث بنتے ہیں - اگر ہمارے واسطے یہ موسموں کی تبدیلی نہ ہوتی - خالی ایک ہی موسم ہمیشہ اگر رہتا - تو ہمارے واسطے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یقینی موت تھی ۔ ہماری زندگی بالکل بے مزا بن جاتی ۔ یہ تبدیلی ہی اگنی کا اعلےٰ وصف ہے ۔ اسی اعلےٰ گُن کے کارن ہم کو تمام آنند کے سامان باری باری سے ملتے ہیں ۔ ہماری حالت ایک سی ہمیشہ نہیں رہتی کبھی بندھ ہے ۔ کبھی موکھش ہے ۔ کبھی دن ہے ۔ کبھی رات ہے ۔ کبھی سرشٹی پیدا ہو جاتی ہے ۔ کبھی پرلے ہو جاتی ہے ۔ کبھی ہم کو روٹی اچھی لگتی ہے کبھی ہم کو دوائی سے پیار کرنا پڑتا ہے ۔ اسی میں ہمارا کلیان ہے ۔ ہمارا سوبھاؤ ہی ایسا بنا ہوا ہے ۔ کہ ایک چیز متواتر استعمال کرنے سے بے مزا بن جاتی ہے ۔ اور بدل بدل کر استعمال کرنے سے ہمیشہ سُکھ کا باعث بنی رہتی ہے ۔ تبدیلی قدرت کی جان ہے ۔ اگنی ہی قدرت ہے اس کا دھرم تبدیلی ہے ۔ تبدیلی سے باری باری سے کرم کرم سے کرم الوسار آنند پہنچاتا ہے ۔ اگنی ہی اس جہاں دیو یگیہ کا ہوتا ہے ۔ اگنی ہی اس سنسار میں سب سے بڑا ہون کرنے والا ہے ۔ اور سنسار بھر کے اندر شُدھی اور سُگندھی پھیلانے والا ہے ۔ اور تمام خرابیوں کے دور کرنے والا ہے دُکھوں کو دُور کر کے سُکھوں کے دینے والا ہے ۔ اگنی ہی تمام رتنوں کا بھنڈار ہے رتنوں کا دھارن کرنے والا ہے ۔ رتنوں کی کھان ہے ۔ چاندی ۔ سونا ۔ لوہا ہیرے ۔ لال ۔ جواہرات وغیرہ تمام اسی اگنی کے پرتاپ سے بنتے ہیں اگنی کی کمی بیشی سے ہر ایک کی صورت شکل رنگ روپ میں فرق آتا ہے ۔ اگنی کی بڑھانتا ہی ہر ایک دھات کو اعلےٰ بناتی ہے ۔ زیادہ منور بناتی ہے غرضیکہ اگنی سب کچھ ہے ۔ بغیر اگنی کے ہم مُردہ ہیں ۔ بغیر اگنی کے ہر ایک چیز مُردہ ہے ۔ اگنی ہی سب میں جان ڈالنے والی ہے ۔ اگنی ہی بیماریوں کو دور کرنے والی ہے ۔ اگنی ہی ہماری تندرستی اور ہماری زندگی کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسکے لئے کسوٹی ہے - اسی اگنی کو ہم پھل پھول اناج کے ذریعہ کھاتے ہیں
شدھ پوتر سپھٹک مرین کی طرح ہمارا ویریہ جو اس اناج وغیرہ سے بنتا ہے
وہ اگنی ہی ہے - اس ویریہ اگنی ہی کا بل ہمارے اندر ہے - یہ اگنی ہمارے
انگ انگ میں ویاپک ہے - ہمارے دل جگر دماغ اسی سے بلوان ہوتے
ہیں - یہ ویریہ اگنی ہی قوت ہاضمہ کے بڑھانے والی ہے - اسی ویریہ اگنی
سے اوج بنتا ہے - اسی اوج سے تمام گیان اندریوں کا گھر ہمارا سر روشن
بنا رہتا ہے - اور ہمارا گیان دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور ہم کو آنند کے
دینے والا بنتا ہے - اس ویریہ اگنی اور اوج کی کمی سے جلدی بڑھاپا آجاتا
ہے - جھریاں پڑ جاتی ہیں - گیان اور کرم اندریاں جواب دے دیتی ہیں عینک
وغیرہ نقلی چیزوں کے محتاج بن جاتے ہیں - ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - قبض ہو
جاتی ہے - کسی کام کو دل نہیں چاہتا - سستی اور آلس گھیر لیتے ہیں - اور
تمام بیماریوں اور دکھوں کا گھر بن جاتے ہیں - زندگی پر موت کو ترجیح دیتے
ہیں - خود دکھی اور محتاج بنتے اور دوسروں کے واسطے برائی کا بیج بوتے ہیں -
اس اگنی کا مہتو ہم کہاں تک ورنن کریں - اگنی ہی ستتی - پرارتھنا اور اُپاسنا
کے یوگیہ ہے - اسی اگنی کو دھارن کرنا ہمارا پرم دھرم ہے - کلا کوشل وغیرہ
تمام کام اسی کے ذریعہ سے چلتے ہیں - ہر ایک چیز اس اگنی سے پکتی ہے
کوئی چیز اگنی سے خالی نہیں ہے - تمام رنگ روپ گرمی وغیرہ سب اسی
اگنی کے کارن سے ہیں - آکاش - وایو - اگنی - جل - پرتھوی سب اگنی کے
خدمت گذار ہیں - یہ اگنی پوجنے کے قابل ہے - جنہوں نے اس اگنی کو
سمجھا - جنہوں نے اس اگنی کو دھارن کیا - وہ مالا مال اور نہال ہو گئے تندرستی
اور زندگی اور آنند بھی وہی بھوگتے ہیں - راج گدی بھی اُن کو ملتی ہے - یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگنی اصلی برھم ہے۔ تمام وید آدی ستیہ شاستر اسی اگنی کو برہم یا امرت کہتے ہیں۔ ادھیاتمک اور بھوتک دو پرکار کی اگنی ہوتی ہے۔ ایک شریر ہے دوسرا آتما ہے۔ ایک پُرش ہے۔ دوسری پرکرتی ہے۔ سورج چاند ستارے پرکرتی سے بنے ہوئے بھوتک اگنی ہیں۔ اور ادھیاتمک اگنی وہ ہے۔ جو ان سورج۔ چاند۔ ستاروں کا آتما ہے۔ جس کے سہارے یہ سب قائم ہیں وہ ہرنیہ گربھ پرماتما ہے۔ یہی پرکرتی اور پرماتما ہمارے ماتا پتا ہیں۔ یہی ہماری زندگی ہیں۔ ان کا گیان یا اس برھم اگنی کا جاننا ہمارا پرم دھرم ہے اس برہم اگنی کے گیان دھیان کے بغیر ہم کو آنند کبھی نہیں مل سکتا۔ اور نہ ہماری مُکتی ہو سکتی ہے۔ پرکرتی تپ ہے۔ اور پُرش گیان ہے۔ تپ اور گیان سے ہماری شُدھی ہو سکتی ہے +

اس اگنی کے اوتم مدھیم نکرشٹ کے لحاظ سے اگنی وایو آدتیہ یا ایشور جیو پرکرتی تین بھید ہیں۔ آدتیہ سورج ہے۔ اگنی کا خزانہ ہے۔ اگنی اور وایو کا کارن ہے۔ اگنی شریر ہے یا پرکرتی ہے۔ وایو جیو آتما ہے۔ اور پرکرتی او جیو آتما کا بھنڈار آدتیہ پرماتما پرمیشور ہے۔ اسی اگنی وایو آدتیہ یا ایشور جیو پرکرتی کا گیان ہی پرم سُکھ کے دینے والا ہے یہ برہم اگنی اصلیت ہے۔ یہ برھمچاری کا اعلیٰ اُدیش ہے۔ اس سچائی کے امرت برشا سے آنند پھیل سکتا ہے۔ ستیہ یُگ کے سمے یہ سچائی مکمل حالت میں ہوتی ہے۔ ترتیا۔ دواپر اور کل یُگ میں درجہ بدرجہ اس سچائی کا بل گھٹتا جاتا ہے۔ اور پاپ بڑھ جاتا ہے۔ دھرم اوتار کی ضرورت پڑتی ہے۔ ستیہ یُگ مانند پراتہ کال برھم مہورت کے ہے۔ یہ ایسا امرت ویلا ہے۔ ایسا شانتی بخش وقت ہے۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اس سمے جو اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برہم دھیان میں نمگن ہو کر برہمانند کو پان کرتے ہیں۔ وہی اسکی فضیلت کو جانتے ہیں۔ تریتا۔ دُواپر مانند دوپہر سہ پہر کے ہیں۔ اور کل یُگ مانند رات کے ہے۔ ست یُگ کا مہتو کسی کی برابری نہیں کر سکتا ہے جن کے بہت ہی اوتم اور شبھ کرم ہوں۔ وہی اس برہم مہورت ستیہ یُگ میں جاگتے یا جنم لیتے ہیں۔ ستیہ یُگی پُرش ہی پُورن برہم بل رکھتے ہیں۔ پورن برہمچاری ہوتے ہیں۔ کام کو صرف مانسک بل سے یا اشارہ سے فوراً پورا کر لیتے ہیں۔ آلس کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ بقایا کام ہرگز نہیں رکھتے تریتا دُواپر میں برہم بل گھٹتا گھٹتا کل یُگ یا رات میں برہم بل کی بالکل کمی ہو جاتی ہے۔ آلس آن دباتا ہے۔ کام کو جی نہیں چاہتا ہے۔ سویریہ کھین ہو جاتا ہے۔ گیان چکشو بند ہو جاتے ہیں۔ آج کا کام کل پر دھرتے دھرتے کال بلی آن دباتا ہے۔ کچھ پیش نہیں جاتی۔ اسی طرح سے یہ دن رات اور یہ چتریُگی وغیرہ ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سمے وبھاگ یا تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ اسی تبدیلی کے ساتھ ہماری حالت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اب جبکہ کل یُگ کا خاتمہ ہونا تھا اور سات یُگ کا آغاز کرنا تھا۔ گیان کے سورج کی ضرورت تھی۔ کیونکہ جب جب پاپ پھیلتا ہے۔ رات آتی ہے۔ تب تب دھرم اوتار کی ضرورت پڑتی ہے اور کوئی نہ کوئی شری کرشن پرسرام جیسے موکش دھاری برہم لوک سے بھی دھرم کی رکھشا کے واسطے نیچے اُترتے ہیں۔ پرماتما نے ہمارے اوپر دیا کی۔ موجودہ پتت اوستھا میں ہم کل یُگی جیوں کی رکھشا کے واسطے سوامی دیانند جی کو بھیجا۔ جس نے خود پورن برہمچریہ کی زندہ مثال پیش کی اور اسی پُورن برہمچریہ سے مہا کلیان کا ناد بجاتے ہوئے ستیہ یُگ کے آد گورو کل کو ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اہنسا یا امرت پان یا برہمچریہ بل سے برہمانند حاصل کرنے کا اصلی ذریعہ بتلایا۔ اسی واسطے برہمانند کے خواہشمندوں کے لئے گوروکل کی تن من دھن سے سیوا کرنا سب سے اعلیٰ فرض ہے۔ گوروکل سیوا ہی اصلی دھرم ہے۔ گوروکل ہی برہم دھرم پرچارک ہے۔ گوروکل ہی آدتیہ برہمچاریوں کے پیدا کرنے کا اعلےٰ خاندان ہے۔ جب تک جگہ بہ جگہ گوروکل قائم نہیں ہوتے۔ تپسوی اور ودوان پیدا نہیں ہو سکتے۔ چاروں طرف آنند کا پھیلنا۔ اور دُکھوں کا دُور ہونا بھی مشکل ہے۔ دُنیا کی تمام درسگاہوں میں سے گوروکل ہی اعلےٰ درسگاہ ہے۔ جہاں کہ شریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کا سب سے زیادہ خیال ہوتا ہے۔ ایک ماتر گوروکل ہی ہے۔ جو اپنے پاؤں آپ کھڑا ہونا سکھلاتا ہے جلال و جمال۔ خوبصورتی و خوب سیرتی دونو بل پیدا کرتا ہے۔ اور نربھے پدوی دلاتا ہے۔ دوسروں کی محتاجی چھڑاتا ہے۔ اور تنگ دستوں کی مدد کرنے کی رُوح پھونکتا ہے۔ بےفکری اور آنند کی زندگی بخشتا ہے۔ گوروکل کا کوئی برہمچاری بھوکا نہیں مر سکتا۔ کیونکہ ہر ایک چیز کا اس کو پُورن گیان ہوتا ہے۔ اور اس کی پراپتی کے واسطے اس کے اندر پورن بل اور پُرشارتھ بھی ہوتا ہے اپنے واسطے آپ رستہ بنانے کی عقل اس کے اندر موجود ہوتی ہے سچ سچ گوروکل ہی چشمۂ آب حیات ہے۔ امرت کنڈ ہے۔ اسی چشمۂ فیض عام کی طرف دھیان دینا ہی ہمارا سب سے اعلےٰ کرتیہ ہے +

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

باقی آیندہ

(دھرم جگیاسو)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راجہ جنک کا ایک برہمچاری کو منوہر اُپدیش

جنک متھلا کا راجہ "راج رشی" کہلاتا تھا۔ اس وقت کے بڑے بڑے علما اُس کے دربار میں روحانی عقدوں کو سُلجھانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اکثر عابد و پارسا برہمن اُس کے شاگرد تھے۔ کیونکہ وہ برہم ودیا میں لاثانی اور باکمال سمجھا جاتا تھا جب کسی شخص کے عقدے حل نہیں ہوتے تھے۔ وہ جنک کے دربار میں آتا تھا۔ اور جنک پیار اور محبت سے اُس کو علم روحانی کا سبق پڑھایا کرتا تھا +

ایک دن جب وہ تخت پر بیٹھا ہوا دربار کر رہا تھا۔ ایک برہمچاری اُس کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا "مہاتمن! میں نے آپ کے کمال اور آپ کی دریا دلی کے متعلق بہت سے قصّے سُن رکھے ہیں۔ عام طور پر مشہور ہے کہ آپ نہ صرف پیچیدہ روحانی معموں کے انکشاف کی اعلٰے لیاقت رکھتے ہیں۔ بلکہ پرماتما کو بھی دکھا سکتے ہیں۔ اور اس پر بھی آپ پر دنیا کے الائشات کا اثر نہیں ہوتا۔ رات اور دن سلطنت کے کاروبار کی مصروفیت بھی آپ کے دل میں انتشار نہیں پیدا کرتی۔ آپ ویدوں کے عالم ہو اگر ایک طرف دنیا کے راجے مہاراجے انتظامی معاملات میں آپ کی صلاح و مشورہ کے محتاج رہتے ہیں۔ تو دوسری طرف بڑے بڑے رشی اور یوگی آپ سے روحانیت کا سبق سیکھنے آتے ہیں۔ گھر میں رہ کر آپ گرہست آشرم کا سُکھ حاصل کرتے ہو میدان جنگ میں شیر کی طرح پھرتے ہوئے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیتے ہو۔ اصطبل۔ خزانہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سلطنت کے تمام کاروبار، سیر و شکار۔ غرضیکہ ہر جگہ آپ کی نگاہ رہتی ہے اور کیا مجال کہ مکّار سے مکّار متصدی تو آپ کو حساب و کتاب کے معاملہ میں دھوکا دے جائے۔ آپ غریب سے غریب آدمی کی بات سننے کے لئے وقت نکال لیتے ہو اور کبھی کوئی نہیں کہتا کہ راجہ جنک باجود اس سرگرمی کے عدیم الفرصتی کا شاکی ہو۔ اور پھر بھی کہا جاتا ہے کہ تم "برہمہ نشٹھ ہو۔ ہر وقت تمہارا دل برہمہ میں لگا رہتا ہے۔ اے راجہ! یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اور میں نہیں جانتا کیسے ممکن ہے کہ راج دھرم و گرہست آشرم کے پریشان کرنے والے کام دھندوں میں رہ کر بھی آپ اپنے دل کو ضبط میں رکھ سکتے ہو۔ میں اسی مشکل معمہ کے حل کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں"+

جنک نے کہا "اے رشی! تیرا خیال سچ ہے۔ دنیادار اور عابد کی زندگی کے کاروبار جداگانہ ہیں۔ اُن کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر ایسے بھی طریقے ہیں جن میں دونوں کام خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پا سکیں۔ مگر لفظوں کے سلسلہ میں اُن کی وضاحت مشکل ہے اور تاوقتیکہ انسان عملی پیرایہ میں اُن کو دیکھ لے اس کی سمجھ میں آنا بھی دشوار ہے۔ اگر تم میرے کہنے کے موافق عمل کرو تو البتہ میں تمہارے سوال کا قابل اطمینان جواب دے سکونگا"+

برہمچاری نے کہا "میں ہر طرح پر حاضر ہوں۔ جو کچھ آپ فرماویں گے میں بجا لاؤں گا"+

جنک نے اُسی وقت اُس سادھو کے ہاتھ میں پارہ سے بھرا ہوا طشت رکھ دیا فقیر کے کمر سے صرف ایک لنگوٹی بندھی تھی۔ اور چار سپاہیوں کے ہاتھ میں ننگی تلوار دیکر کہا "جاؤ۔ تم اِس سادھو کو شہر کے تمام گلی کوچے دکھلاؤ۔ سڑکوں پر ہر قسم کے دلکش و خوبصورت تماشے موجود ہوں۔ ہر جگہ باجے بجیں۔ جن چیزوں کے دیکھنے سے انسان خوش ہو جاتا ہے سب اس کے ساتھ ہوں مگر اس بات کا خیال رکھو۔ اگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس طشت میں سے ذرہ بھی پارہ اُچھل کر زمین پر آجائے تو اُسی وقت اس کے سر کو تلوار سے کاٹ دو۔ یہ میرا قطعی حکم ہے" +

برھمچاری اس حکم کو سُنکر متعجب ہوا۔ مگر چونکہ اُس نے خود راجہ سے التجا کی تھی۔ اِس لئے اب پس و پیش کرنا مشکل تھا۔ کردہ خویش آمدہ پیش۔ خود کردہ را علاجے نیست +

صبح کا وقت تھا۔ جب سادھو نے گشت کرنا شروع کیا۔ شام کے وقت وہ سپاہیوں کے ساتھ شاہی محل کی طرف واپس آیا۔ راجہ اُس وقت اپنے سندھیا میں مصروف تھا۔ جب وہ فارغ ہوا۔ فقیر کو ہاتھ میں تھال لئے ہوئے دیکھا۔ یہ شخص اس قدر اپنے خیال میں محو تھا۔ کہ اس کو راجہ کے آمد تک کی خبر نہیں ہوئی۔ جنک ہنسا اور اس کو حکم دیا۔ "اب طشت زمین پر رکھ دو اور بیٹھ جاؤ" +

جس جگہ اس وقت جنک بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نہایت پاکیزہ اور خوبصورت جگہ تھی۔ جا بجا پانی کے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ کھلے ہوئے درختوں کی خوبصورتی دیکھ کر انسان کا دل ہشاش بشاش ہو جاتا تھا +

جب برھمچاری بیٹھ گیا۔ جنک نے مسکرا کر اُس سے پوچھا۔ "رشی! لوگ کہتے ہیں میرا شہر بہت خوبصورت اور آباد ہے اور اُس کے دیکھنے کے لئے دنیا کے ملکوں کے سیاح آیا کرتے ہیں۔ میں نے اُس کو ہر طرح پر آراستہ کر رکھا ہے۔ آج تم دن بھر شہر کی سیر کرتے رہے یہ بتاؤ کہ تم نے کیا کیا دیکھا" +

سادھو نے جواب دیا "مہاراج! میں نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ میرا خیال پارہ کے طشت میں لگا رہا"۔ جنک بولا "بجا ہے۔ دیکھو میں نے تمہارے آمد کی تعظیم میں جا بجا راگ اور گانے کے سامان مہیا کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ شہر کے گلی کوچہ میں تماشے ہو رہے تھے۔ خوبصورت عورتیں۔ جگہ جگہ پر تمہارے دیکھنے کے لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کھڑی تھیں - ہاتھی - گھوڑے رتھ سب موجود تھے - دوکانیں نیچے سے اوپر تک آراستہ تھیں - ہیرے جواہر شیشہ آلات - سب موقع موقع سے سجائے ہوئے - مگر چونکہ تمہارا دل طشت کے پارہ کی طرف لگا ہوا تھا - تم کسی طرف بھی مخاطب نہیں ہوئے - اور تھال کو ہاتھ میں لئے ہوئے تمام شہر کا چکر لگا آئے - اسی طرح اے سادھو! میرا حال ہے - میرا دل بھی پارہ کا طشت ہے - میں ہر وقت پرماتما کا دھیان رکھتا ہوں ایک لمحہ کے لئے بھی اُس سے غافل نہیں ہوتا - اور یہ سب دُنیا کے سامان - راج کاج کے کام - لڑائی جھگڑے - عیش و آرام - ملک و مال مجھ کو اپنی طرف نہیں رجوع کر سکتے ساری بات ضبط کی ہے - اگر انسان میں ضبط کرنے کی طاقت ہے تو اُس کا دل غلام بنا رہتا ہے - اگر وہ ضبط نہیں کر سکتا - تو قدم قدم پر اُس کو ٹھوکر ملتے ہیں میری دانست میں یہ گرہستیوں کا اعلیٰ معراج ہے "دل با یار دوست بہ کار" اس زندگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ انسان صاحب ضبط بن کر پرماتما کے خیال سے ایک ایک دم کے لئے بھی غافل نہ ہو - اور میں اسی اصول کا عامل ہوں - غالباً اب تیرے تمام شک و شبہات رفع ہو گئے ہونگے +

برھمچاری نے راجہ کو نمسکار کیا اور 'شانتی'، 'شانتی'، 'شانتی' کہتے ہوئے جنگل کا راستہ لیا +

ویریہ رکھشا سے خود ضبطی کا شوق

پسند آیا جوانوں کو کسی کی زلف کا بل ہے
بدولت جس کی اُن کے پاس اب البتہ دو نہ کچھ بل ہے
پئے شہوت پرستی جو بشر ہر وقت بیکل ہے
سمجھ تو اسکی ارتھی اُٹھنے والی آج یا کل ہے
ہوئے کمبخت ہم ایسے بہت کم دھن ہے ٹمبل ہے
کہ جس کندھے تھا زردوزی دوشالہ آج کمبل ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوئے رحمت طلب روتا ہوں جاری آنکھ کا جل ہے
کہ ہاتھوں میں جوانوں کے حنا آنکھوں میں کاجل ہے
نمی کی ہی حرارت تو ہے اعضائے رئیسہ میں
کہ جس سے چل رہی باقاعدہ یہ جسم کی کل ہے
گڑی حلقہ میں آنکھیں مست میتھن کرنیوالونکے
نہ پچھتائیں ابھی پھل ہاتھ آیا آوّل اوّل ہے
لڑکپن میں رہو گے زرد رو پیری میں نابینا
ضرر اسمیں تمہیں اے دوستو! آخر ہے اوّل ہے
ہوا کرتے ہیں پیدا اس سے لعل بے بہا کیسے
منی کا قطرہ ہر اک رشکِ دُرِّ قسم اوّل ہے
پرائی استری اور اپنی ماں ایک آنکھ سے دیکھو
نظر آئے جسے ان میں دوئی وہ آنکھ احول ہے
شفاخانہ میں سچ دیکھ لو اُن نوجوانوں کی
کہ نسخہ ہاتھ میں جنکے بغل میں جنکے بوتل ہے
سماگم حاملہ سے کرکے کیوں اسقاط کرتے ہیں
الٰہی رحم مادر ہے کہ یہ بچّوں کا مقتل ہے
ہے لازم برہمچاری کہ نہ دیکھے شکل عورت کی
اثر اس پر نہ کچھ ہوگا جو وہ آنکھوں سے اوجھل ہے
نہونا کام دیو آدی سے تم مغلوب کُشتی میں
سنبھلکر کھیلنا اسمیں کہ یہ سنسار دنگل ہے
قدم رکھنا سمجھ کر مترو! میدان جوانی میں
سفر چلنا بڑا مشکل ہے یہ پُرخار جنگل ہے
شباب آنے سے پہلے ہی بُڑھاپا آدباتا ہے
ہمارے نوجوانوں میں پڑی کیسی ہلچل ہے
بناؤ برہمچاری بالکوں کو بھیجدو گروکل
کہ واں پچیس ۲۵ برسوں کیلئے قصہ ہی فیصل ہے

حواسوں کو خدا قابو میں تم ہردم کئے رکھنا
زمانہ بھر کے شوقوں میں یہی اک شوق افضل ہے

(آریہ مسافر)

ویریہ رکھشا اور اُسکے سادھن

پہلا سادھن پرتگیا پہلا سادھن پرتگیا ہے۔ خواہ پرتگیا دیگر لوگوں کے سامنے کی جاوے یا اپنی پرائیویٹ ڈائری میں نوٹ کرلیا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ میں اس وقت سے ویریہ رکھشا کروں گا - اور کسی حالت میں بھی وشیے آسکت ہوکر اس امولیہ رتن یعنی ویریہ کو ضائع نہیں کروں گا - اور جہاں تک ہو سکیگا - برہمچاری یا رتوگامی رہوں گا - یعنی سوائے خاص خاص مقررہ وقتوں کے اپنی استری کا زیادہ سنگ نہیں کروں گا +

یہ پرتگیا پرماتما کو حاضر ناظر جانکر کرنی چاہئے - کیونکہ جب کوئی انسان پاپ کرنے لگیگا - تو وہ خواہ کتنی ہی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں پاپ کرے - اگر اس نے سچے دل سے پرماتما سے پرتگیا کی ہوئی ہے - تو وہ کبھی بھی پاپ نہ کر سکیگا اور اس بیش بہا چیز کو بیفائدہ ضائع نہیں کرے گا +

پرتگیا کا انسان پر اثر } بُرے بُرے خیالات جس وقت انسان کو گھیر لیتے ہیں اوِدّیا آن دباتی ہے - تموگن چھا جاتا ہے - سچائی اور جھوٹ میں تمیز کرنا نہ صرف مشکل ہی - بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے - ایسی ڈانواڈول حالت میں لذّات نفسانی اور دنیاوی للچاوٹوں میں پھنسا ہوا من دھرم مارگ سے بیمکھ ہو کر کیا کیا کام نہیں کر بیٹھتا - شانتی کا ابھاؤ - ویریہ کا ناش اور نانا پرکار کے وِگھن انسان کو انسانیت سے گرا دیتے ہیں - عقل چکر کھا جاتی ہے - دماغ معطل ہو جاتا ہے - چاروں طرف سے من کو ملین کرنیوالی شکتیاں آگھیرتی ہیں - ایسے نازک وقت میں بعض اوقات اندر سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ اے مورکھ من یہ دھرم مارگ نہیں - کہاں گئی تیری وچار شکتی، پرماتما کا خوف کر اور اپنی پرتگیا کو یاد کر - آتما پرتگیا کی چوٹ کھا کر سنبھلتا ہے - دل دھڑکنے لگتا ہے - نیند سے بے نیند ہو جاتا ہے - سہارا ڈھونڈھتا ہے - پرتگیا پھر چوٹ لگاتی ہے - ملینتا دل سے دور ہو جاتی ہے - بڑھکتے ہوئے دل کو شانتی آجاتی ہے - اس حالت سے گذرتا ہوا شانت آتما پرتگیا کے بل سے بلوان ہو جاتا ہے - اور بلوان ہو کر ستیہ دھرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا مارگ پکڑتا ہے +

بار بار ایسی چوٹوں کے لگنے سے کمزور اور نربل آتما دھرم کو گرہن کرتے ہیں کسی نے سچ کہا ہے کہ گر گر کر ہی آدمی سوار ہوتا ہے۔ گرتے ہوئے ملین من کو اٹھانا دھرم سے پتت من کو دھرم کی طرف لے جانا طرح طرح کی رکاوٹوں اور مشکلوں سے پست حوصلوں کو تقویت دینا اور اوچیہ پدوی تک اٹھانا پرتگیا ہی کا کام ہے +

کشترانی کے پیٹ سے پیدا ہو کر وشوامتر کے دل پر براہمن کی پدوی حاصل کرنے کے لئے کئی چوٹیں لگیں۔ اپسرا نے اس کو کئی بار موہت کیا وشے کی زبردست طاقت سے دبائے جا کر وشوامتر کئی دفعہ گرا۔ آخرش نتیجیاب ہوا۔ اور تمام لوگوں نے اس کو رشی کا خطاب دیا +

اسی وشوامتر نے راجہ ہرلیشچندر کو راج سے الگ کر کے طرح طرح کی تکلیفوں میں ڈال اس کے دھرم کی پریکشا کرنے کے لئے بیشمار حیلے کئے لیکن ایک پرتگیا ہی کے بل سے ہرلیشچندر نے راج پاٹ چھوڑا اپنے آپ کو بیچنا منظور کیا۔ کتنے کشٹ اٹھائے کتنی مصیبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ شمشان بھومی کا رکھوالا بننا منظور کیا۔ اسکے کشٹ سہتے ہوئے آتما کو ایک پرتگیا ہی دھرم کی طرف لے جاتی تھی۔ اور اس پر درڑھ رکھتی تھی +

جاوالی نے شری رامچندر جی کو چترکوٹ کے مقام پر بیشمار دلیلوں سے پھر راج سنبھالنے کے لئے اپدیش کیا۔ ماتا کا زار زار رونا اور بھائی کا پاؤں پر سر رکھ کر پرارتھنا کرنا اس مہان آتما کے دل کو کئی بار موم کرتا تھا۔ لیکن پتا کے ساتھ جو پرتگیا کی تھی۔ بار بار دل پر چوٹ لگاتی اور دھرم سے گرنے نہیں دیتی تھی۔ اس پرتگیا کے کارن چودہ برس بن میں رہ کر انیک پرکار کی تکلیفوں کا مقابلہ کیا اور بڑے بڑے کشٹ سہے لیکن پرتگیا کو نہ چھوڑا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رامائن کا سارا بیان ایک پرتگیا ہی پر مبنی ہے دھرم یکت پرتگیا نے بھبھیکشن کو راون کے برخلاف کھڑا کر دیا۔کیا بھبھیکشن کا من بھائی راون اور کنبھ کرن سے بہادر یودھاؤں کو مرتے ہوئے دیکھکر ڈول نہیں گیا تھا۔لیکن پرتگیا گرتے ہوئے آتما کو دھرم کی طرف لے جاتی اور سہارا دیتی تھی +

مہابھارت کے یُدھ میں پرتگیا کی مہان شکتی کو کون بھول سکتا ہے اپنے عزیز پُتر کو مرتے ہوئے دیکھ کر کس منش کا من ڈول نہیں جاتا . . . . . اپنے پُتر کے مر جانے کے بعد ہتھیار ڈال دینے کی پرتگیا کورو کے ساتھ درونا چاریہ نے کی تھی۔اشوتھاما اُن کے پُتر کا نام تھا۔لیکن ایک ہاتھی کا بھی نام تھا۔جب ہاتھی مارا گیا تو فریب سے کہا گیا کہ "اشوتھاما مر گیا" نہ جانے ہاتھی یا آدمی ایسے موقع پر لڑائی سے ہٹا دینا ایک پرتگیا ہی کا کام تھا۔ویر پُرش نے پرتگیا سے بندھے ہوئے ہتھیار ڈال دئے اور میدان کارزار سے ہٹ آیا +

اسی طرح دنیا کی ہزارہا مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ پرتگیا کا انسان پر کیا اثر پڑتا ہے۔جس وقت انسان کسی کام کی پرتگیا کر چکتا ہے تو اُس کو پورا کرنے کے لئے یتھا شکتی کوشش کرتا ہے۔خواہ لوک لجیا سے خواہ پرماتما کے خوف سے۔خواہ دھرم کے ڈر سے۔لیکن اسمیں کچھ بھی شک نہیں کہ پرتگیا انسان کو آیندہ کام کرنے کے لئے بہت درجہ تک مدد دیتی ہے۔آریہ سماج کا جو اتنا انتظام اور کام دکھائی دیتا ہے سوامی جی کی اُس پرتگیا کا پھل ہے۔جو انہوں نے اپنے گورو سوامی ورجانند سے کی تھی نوٹرا اور نپولین کی پرتگیائیں تمام جگت میں مشہور ہیں۔زمانہ حال کا یودھا پال کروگر اپنے دیش سے نکل گیا۔ملک کی آزادی کی خاطر جو برٹ سے بہادر آدمیوں نے جانیں دیدیں لیکن ہر ایک بوئر کے کان میں پال کروگر اور ڈیوٹ کے شبدوں کی گونج نے ایسا اثر کیا کہ آریہ ورت میں قیدی بنکر بھی اپنی پرتگیا کا پالن کرتے رہے۔اسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طرح سے دُنیا میں جتنے بڑے اہم کام ہوئے ہیں۔ جتنی اصلاحیں مختلف حصوں میں ہوئی ہیں۔ سب پرتگیا ہی کا پھل ہے۔ اپنے دھرم سے گرتے وقت پرتگیا ہی ایک سہارا ہے۔ جو انسان کو بڑی مدد دیتا ہے۔ اور سچے راستے کی طرف لاتا ہے +

رشی دیانند نے اسی اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سب سنسکاروں میں پرتگیا کا کرنا نہایت ہی ضروری سمجھا چونکہ خود رشی کو اپنی پرتگیا کا درڑھ نشچے ہو چکا تھا جو ان کو ویدک دھرم کے پرچار میں ہر وقت مستعد رکھتی تھی۔ اسی واسطے رشی نے ویریہ رکھشا کا پہلا سادھن دیدارنبھ سنسکار کی تعریف میں ہی بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "جو گائتری منتر سے لیکر سانگ اوپانگ چاروں ویدوں کے ادھیین کرنے کے لئے نیم دھارن کرنا" +

اس پرتگیا سے برہمچاری کے من میں اپنے شدھ سنکلپ کا درڑھ وشواس ہو جاتا ہے اور جب کبھی دھرم سے پتت ہونے لگتا ہے تو ایک ماتر پرتگیا ہی سہائے کاری ہوتی ہے۔ نہ صرف برہمچاری ہی بلکہ گرہستی اور آج کل کے سکول اور کالجوں کے طلباء بھی پرتگیا سے بہت مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جب کبھی وشے میں آسکت دھرم سے پتت ہونے لگیں تو اُس وقت اپنی ڈائری کے نوٹ پر وچار کریں اور نازک وقت میں اپنی پرتگیا سے سہارا لیں +

دوسرا سادھن بُرے خیالات کو روکنا — بُرے خیالات کی زبردست خواہش کو آزاد چھوڑنے سے انسان مغلوب الخواہشات ہو کر انیک پرکار کے کوکرموں میں پھنس جانے سے نہ صرف اوچ بھاوں سے ہی رہت ہو جاتا ہے بلکہ آتما اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی رکاوٹیں بھی آئندہ ترقی کے لئے سخت سدِّ راہ ہو جاتی ہیں۔ رشی نے سچ کہا ہے کہ کام کے اُپ بھوگ سے کام کبھی بھی شانت نہیں ہوتا۔ کنتو بڑھتا ہی جاتا ہے۔ جیسے ایندھن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں گھی ڈالنے سے اگنی بڑھتی جاتی ہے۔ اسی پرکار وشئے کی خواہش کو پورا کرنے سے وشئے بھی زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہاں اسمیں کچھ سندیہہ نہیں کہ ایسی خواہشیں جب پہلے پہل روکی جائیں تو سخت مشکل در پیش آتی ہے . . . . جیسے کڑوی دوائی کے پینے سے منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے یا ورزش کرنے سے جسم تھک جاتا ہے لیکن بیمار کو آرام آجاتا ہے اور ورزش کرنے والے کو آئندہ کے واسطے بہت سہولیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے بُری خواہشوں کو دبانے سے آتما بلوان ہو کر بُرے کاموں کو نہیں کرتا۔ ورزش کو کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیں اور کئی دنوں کے بعد پھر شروع کریں۔ تو جسم پہلے کی نسبت زیادہ تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ورزش کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اور اگر پہلی تھکاوٹ کی پرواہ نہ کرکے دوسرے دن پھر ورزش کیجائے تو تکان کم اور آیندہ کے لئے بہت سہولیت ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بجائے تھکاوٹ کے چستی اور پھرتیلا پن آجاتا ہے۔ یہی حال ہماری روحانی زندگی کا ہے۔ اگر ایک بُرے خیال کو روک کر پھر لاپرواہ ہو جائیں۔ اور آیندہ بُرے خیالات سے بچنا چاہیں۔ تو نہایت دشوار ہوتا ہے اور اگر پہلے سے ہی نیم انوسار بُرے خیالات کو دبانے کی کوشش کی جائے تو دن بدن آتما بلوان ہو کر اعلیٰ خیالات کو گرہن کرتا ہے اور جب خیالات شُدھ اور پوتر رہیں تو انسانی زندگی ایک رشی جیون ہو جاتی ہے۔ اور بڑے سے بڑے کشٹ تکلیف کو برداشت کرنا آنند دایک ہو جاتا ہے +

آپ دریافت کریں گے کہ ان باتوں کا ویریہ رکھشا کے ساتھ کیا تعلق ہے اور یہ باتیں کس طرح سے جسم کو ہانی کارک ہو سکتی ہیں؟ اس کا نشہ شراب سے بھی بُرا ہے جب کوئی آدمی کسی پر یہ وستو یا پر یہ استری کی بابت سوچنے لگتا ہے تو اس کے اندر ایک خاص قسم کا نشہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا ہے۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ جیسے شراب کے پینے سے شروع میں ایک قسم کا سرور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سے ایک خاص قسم کا جوش محسوس ہوتا ہے۔ اور جوں جوں آدمی اُن خیالات میں غلطاں ہوتا چلا جاتا ہے۔ منشی چیزوں کی طرح سرور بھی بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بدمست ہو جاتا ہے۔ بیرونی دُنیا سے بالکل بے خبر ہو کر من کی وشے سمبندھی اکاگرتا سے اور اندریوں کے بیرونی تعلق کے ٹوٹنے سے نیند آنے لگتی ہے اور اسی خیال میں سو جاتا ہے۔ رات کو خواب میں ویریہ پات ہو جاتا ہے اور اچانک نیند سے بے نیند ہو کر آنکھ کھل جاتی ہے۔ جسم کے تمام اعضا ڈھیلے اور سست پڑ جاتے ہیں۔ طبیعت اُداس اور کمزوری اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ بے بس اور مضمحل ہو کر مردہ آدمی کی طرح لیٹ جاتا ہے اور جیسے شراب میں اعضاء شکنی کی حالت کے بعد نیند آتی ہے اسی طرح ویریہ پات ہونے کے بعد اس قدر نیند آتی ہے کہ گھنٹوں تک ہوش نہیں آتی۔ سرور بھی دونوں میں ایک سا ہی ہے جیسے شراب کی حالت میں انسان بڑے بڑے کو کرم کر بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی وشے سمبندھی خیالات کے سرور میں بھی گندے اور فحش خوابوں میں انیک پرکار کے روحانی پاپ کر بیٹھتا ہے۔ فرق دونوں میں صرف اتنا ہے کہ ایک حالت کو بہت سے لوگ دیکھ سکتے ہیں اور دوسری حالت کو صرف اپنا ہی آتما جانتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ فرق بھی نہیں رہتا۔ کیونکہ جب آتما اور من کے اندر بُرے بُرے خیالات پیدا ہوں تو چہرے کی شراب کی طرح شکل بدل جاتی ہے۔ اور صورت میں ایک ایسی خاص تبدیلی ہو جاتی ہے کہ جو بڑی آسانی سے پہچانی جاتی ہے۔ بہت عرصہ گذرنے نہیں پاتا۔ کہ دل۔ دماغ اور پھیپھڑوں میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اور جیسے شراب کے استعمال سے ہاضمہ کمزور اور جگر خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے روحانی بدمعاشی سے بول چال اور دیگر طور اطوار میں فرق آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ معمولی باتوں میں بھی تہذیب اور اخلاق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے گرے ہوئے الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ اچھی صحبت میں بیٹھنے کے لائق نہیں رہتے۔ نہ صرف یہی بلکہ جسم کمزور۔ بینائی کافور۔ اور آنکھوں کی چمک جاتی رہتی ہے۔ صحت بگڑکر ویریہ کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔ جن سے ساری عمر تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ یہ ویسن کسی طرح بھی شراب سے کم نہیں کیا اس سے جسمانی کیا روحانی۔ اتنے بیشمار نقصان ہوتے ہیں کہ قلم کو طاقت نہیں کہ جو رقم کر سکے اور نہ صرف اس خرابی سے اس کے شکار ہی...... کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ایسی حالت میں جو سنتان پیدا ہوتی ہے وہ کمزور اور وشئی بن جاتی ہے جو اپنی کمزوریوں کے باعث دنیا میں طرح طرح کی تکالیف برداشت کرتی اور اپنی وشئی اور نفس پرستی کی عادات کو پُشت در پُشت ڈاکخانہ کے پارسل کی طرح آیندہ نسلوں تک پہنچاتی ہے +

ڈاکٹر ٹرال صاحب نے کئی ایک مثالیں دیکر اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ تپ دق۔ دمہ وغیرہ بیماریوں کی طرح وشئے سمبندھی خیالات کی عادات بھی باپ سے بیٹے اور بیٹے سے اگلی نسل میں پہنچتی ہیں۔ اس واسطے بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ فحش مضمون اور بداخلاقی سے بھرے ہوئے ناولوں نے آجکل کے نوجوان لڑکوں کو اتنا خراب کر رکھا ہے۔ کہ من کو ملین کرکے طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بناکر سارے دیش کا ستیاناس کر دیا ہے۔ جو لوگ ان تکالیف سے بچنا چاہیں وہ نیک اور بہادر آدمیوں کے جیون چرتر پڑھا کریں۔ کیونکہ خیالات ناپاک ہونے سے شہوت بھڑکتی ہے۔ جس کا پھل رقت منی اور جریان وغیرہ کا ہوتا ہے اور اکثر یہی خیالات زناکاری کی طرف مائل کر دیتے ہیں اس لئے جو لوگ ویریہ رکھشا کرنا چاہیں۔ وہ مطالعہ اور اخلاقی کتب کے پڑھنے میں مشغول رہیں۔ وقت کو ضائع نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے بُرے خیالات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو روکیں - جو آدمی شادی شدہ ہوں وہ سوائے وقت معینہ کے عورت سے نہ تو شہوت انگیز گفتگو کریں اور نہ مساس وغیرہ کو کام میں لائیں کیونکہ ان باتوں سے وہی نقصان متصور ہیں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں - ذرا سوچیئے تو آپ کو پتا لگیگا - کہ ہر ایک قسم کا خیال خواہ بُرا ہو خواہ بھلا - اپنا اثر انسان کے دماغ پر پیدا کرتا ہے - اور یہی خیالات ویریہ کو لابھ اور ہانی پہنچاتے ہیں - دن کے وقت انسان کئی ایک وشے سمبندھی خیالات میں پھنسکر اپنے دھیان کو رات کے وقت اسی طرف لگائے سوتا ہے - خواب میں وہی خیالات مغز پر اثر پیدا کرکے باعث اخراج منی ہوتے ہیں - جو انسان کی صحت کے لئے نہایت ہی مضر ہیں اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور رات کو سونے کے وقت کی حالت کا نقشہ اپنے روبرو کھینچیں تو معلوم ہوگا کہ مختلف اقسام کے خیالات کا چکر کہاں کہاں پھر آتا ہے اور کیا کیا پاپ کراتا ہے - اسی کا نام روحانی بدمعاشی ہے جس سے بچنا نہایت ہی کٹھن ہے - اسی واسطے ویریہ کا ضائع ہونا یا زیادہ بوچار کرنا ایسا نقصان دہ نہیں - جیسا وشے سمبندھی خیالات میں مگن رہنا کیونکہ اس سے نہ صرف جسم ہی کھوکھلا ہو جاتا ہے - بلکہ طبیعت کا رُخ اخلاقی اور مذہبی باتوں سے بالکل پھر جاتا ہے ◆ (آریہ مسافر)

بدل ڈالو

نہیں ہے خوش جو طبیعت اسے بدل ڈالو ۔ کرو وہ کام جو دل سے کرے ملال کو دُور
رہو خیال پہ حاوی خوشی ہے گر منظور ۔ خیال پر ہے فقط انحصار سور و سرور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بُری ہے گر کوئی عادت اسے بدل ڈالو
نہ عادتوں کے کبھی بھول کر غلام بنو
تم ان کو ترک کرو اور نیک نام بنو
تمہارا فائدہ اسمیں ہے شاد کام بنو

بُرا اگر ہے کوئی شوق اسے بدل ڈالو
وگرنہ ایک نہ اک دن بلائیں آئیں گی
بلائیں آئینگی رنگ آن کر دکھائینگی
عجیب ناچ تمہیں دوستو نچائینگی

کوئی جو دوست بُرا ہے اسے بدل ڈالو
ملو نہ اس سے جو بد باطن اور بد خو ہے
ملو نہ اس سے جو سینہ سیاہ و بدگو ہے
ملو نہ اس سے رعونت کی جسمیں خو بو ہے

اگر پڑوس بُرا ہے اسے بدل ڈالو
بُروں کے سائے سے سر پر بُرائی آتی ہے
بُرائی آتی ہے اور نیک نامی جاتی ہے
اور آدمی کو مصیبت میں وہ پھنساتی ہے

بُری اگر ملی صحبت اسے بدل ڈالو
تم ایسی صحبت بے فائدہ سے کیا لوگے
نتیجہ اس کا ہے یہ مول تم بلا لوگے
نہ بیٹھو آگ کے پاس آستیں جلا لوگے

اگر لباس ہے میلا اسے بدل ڈالو
لباس صاف رکھو جسم صاف اور دل صاف
ہر ایک چیز تمہاری ہو اسطرح شفاف
کہ دیکھے آئینہ تو بھول جائے لاف وگزاف

مکان گر نہیں اچھا اُسے بدل ڈالو
کہ عندلیب سے زینت ہے گلستاں کیلئے
یہ نکتہ لکھ رکھو کافی ہے نکتہ داں کے لئے
مکاں ہمارے لئے ہے نہ ہم مکان کیلئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کتاب گر نہیں اچھی اسے بدل ڈالو | پڑھو کتاب وہ جس سے خرد کو رونق ہو
پڑھو کتاب تم ایسی جو ہادئے حق ہو | نہ وہ کہ تم کو کہیں کیا ہی سخت احمق ہو

بُرا ہو کام کوئی تو اسے بدل ڈالو | تم اختیار کرو نیک اور اچھے کام
وہ کام جس سے کہ دُنیا میں ہو تمہارا نام | وہ کام جن سے کہ عقبےٰ میں نیک ہو انجام

خیال خام اگر ہے اسے بدل ڈالو | نہ پھنسنا بھول کے دُنیائے دوں کے پھندوں میں
گلا پھنسا نا نہ اے تھر ایسے پھندوں میں | خدا کی شان ہے ہاں خدا کے بندوں میں

منشی سورج نرائن تھر

پرکرتی بھوگ و موکش کی داتا ہے

سانکھیہ کار کی تعلیم کے موافق پرکرتی محض اس لئے ہے کہ پُرش اُس سے بھوگ اور موکش دونوں کا کام لے۔ پُرش آتما کی حیثیت رکھتا ہے۔ ستری پرکرتی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اگر تم بغور دیکھو گے۔ تو تمہارے گھروں کی عورتیں ابتدا سے لے کر مرنے کے وقت تک یہی فرائض انجام دیتی رہتی ہیں۔ جب پُرش دنیا میں آتا ہے ستری اُس کی غذا کا اہتمام کرتی ہے اور ساری عمر اس کے کھانے پینے کے سامان میں لگی رہتی ہے۔ ماں۔ بیوی۔ بہن۔ بیٹی کوئی کیوں نہ ہو۔ سب اس فرض کو انجام دیتی ہیں۔ اس لئے وہ ان دا۔ اور ان پُورنا ہیں۔ جب پورش دُنیا میں آتا ہے۔ ستری ہی اُس کے طاقتور بنانے کا انتظام کرتی ہے اور ساری عمر اُس کے بل پورش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بڑھانے کی تدبیر سوچتی رہتی ہے۔ اس لئے وہ بل دا اور اُتساہ پورنا ہیں۔ جب پُرش دُنیا میں آتا ہے۔ ستری ہی اُس کے بُدھی مان بنانے کا انتظام کرتی ہے اور ساری عمر اُس کے لائق اور دانشمند بنانے کے فکر میں لگی رہتی ہے۔ اس لئے وہ بُدھی دا۔ اور بُدھی پُورنا ہے +

باپ۔ بھائی سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ انسان کو پہلی غذا کا سامان مہیا کرنیوالی ماں کی چھاتی۔ انسان کو پہلے کھڑے ہونے کی طاقت بخشنے والا ماں کا ہاتھ اور انسان کو پہلے سوچنے سمجھنے کی لیاقت دینے والی ماں کی زبان ہے۔ ماں پہلی اُستاد پہلی رازق۔ پہلی سرپرست ہے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ بمقابلہ باپ کے ماں کا حق لڑکے پر ہزار گُنا زیادہ ہے +

یہ ماتائیں اور تمام ستریاں تعظیم کے قابل ہیں۔ ہر قسم کی ترقی کا سنسکار ماتا کے دودھ کے ساتھ آتا ہے۔ اور اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے۔ تو اسی دُودھ میں بھوگ اور موکش دونوں کا جوہر چھپا رہتا ہے +

ماں کی عزت ہی تک کیا موقوف ہے۔ تمام ستری جاتی پُرشوں کے سنمان کے مستحق ہیں۔ کیونکہ اگر دنیا میں عورتیں نہ ہوتیں تو مرد بالکل وحشی اور جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے۔ جس طرح کمہار اپنے ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے گھڑے کو گھڑتا ہے۔ ویسے ہی ستریوں میں فطرتاً اور قدرتاً مردوں کے گھڑنے کی طاقت اور لیاقت موجود ہے۔ جب تک ستریاں نہ چاہیں مردوں کو بھوگ اور موکش کے پدارتھ کبھی ہاتھ نہیں آسکتے۔ اور مرد سخت غلطی پر ہیں۔ جو اصل اصول کو نہ سمجھتے ہوئے ستری جاتی کا اپمان کرتے ہیں +

ستری مایا ہیں

گھر بار سلطنت سب جگہ عورتوں ہی کی مایا ہے۔ عورتوں کو اسی وجہ سے مایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یا مایا کا روپ بولتے ہیں اور شکتی کے اُپاسک ستری جاتی کے سنمان کی ہدایت
کرتے ہیں - درا صل اخلاق کا ایک بہت بڑا سبق سکھاتے ہیں کہا گیا ہے

بن گھرنی گھر بھوت کا ڈیرا

جہاں عورت نہیں ہوتی - وہاں وحشت برستی ہے - اسی طرح جہاں عورت
کے وجود کا خیال نہیں کیا جاتا - وہاں سے زندگی کوچ کر جاتی ہے +
منو کہتا ہے "جس گھر کی ستریاں روتی ہیں وہ جلد ناش کو پراپت ہو جائیگا" +
"سسر - خاوند اور دوسرے رشتہ داروں کو چاہیئے کہ زر زیور اور پھول
پھل سے ستریوں کی پوجا کرتے رہیں" +
پرورتی مارگ میں عورتوں کو وام انگ کی طرف قائم کرنے کا مقصد ہی
یہی ہے کہ اُن سے کام لو - اور اُن کو اپنی بہتری کا ذریعہ بناؤ - یہ مایا ہیں سنسار
میں جو کچھ ہے وہ مایا کا ہے - بھوگ اور موکش دونوں ہی مایا کے ہیں - پس
کیسی نادانی ہوگی - اگر مایا کے طبقہ میں بس کر اور مایا کے عطیات کی اُمید رکھ کر
مایا کی بیعزتی کی جائے - یاد رکھو - قومی - مُلکی اور مذہبی نجات صرف عورتوں ہی
کی بدولت نصیب ہو سکتی ہے +

شستی ورتا

اس ملک میں ایک ایسا زمانہ تھا - جب نیک اور خوبصورت ستریاں بہادر
اور دلیر پرشوں سے ہی بیاہے جانے کی خواہش کیا کرتی تھیں - ان کے نزدیک پُرش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا آئیڈیل (آدرش) یہ تھا۔ کہ وہ سورما۔ بیخوف اور شجاع ہو۔ اور جس وقت میدان میں شیر کی طرح بپھرتا ہوا گونجنے لگے۔ لڑاکوں کے چھکے چھوٹ جائیں۔ کشترانیاں فقط ایسے ہی پُرشوں سے شادی کرنے کی خواہش مند رہا کرتی تھیں *

اس زمانہ کے کشتری عورتوں کے دلی جذبات کو اگر کھول کر دیکھا جاتا تو اُن میں نفسانیت اور نفس پرستی کا ذرا بھی سنسکار نظر نہیں آتا۔ ایک جودھا پُرش کے پاس ممکن تھا۔ دو تین چار ستریاں رہتی رہی ہوں۔ مگر راج کنیائیں اُسی کو اپنا بر بنانا چاہتی تھیں۔ اور کسی سے بیاہ کرنے کی اچھیا نہیں رکھتی تھیں۔ یہ ثبوت ہے کہ وہ شادی کی رسم کو کسی اور نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ اُن کی شادی دراصل اس قسم کا روحانی تعلق معلوم ہوتی ہے۔ جس کے ہر پہلو میں تصوف کی جھلک نظر آتی ہے۔ کشتری کنیائیں سوا ءبیر پُرش کے اور کسی سے بیاہے جانا پسند نہیں کرتی تھیں۔ ماں باپ سمجھاتے تھے کہ اس کے پاس پہلے ہی سے دو چار چھ بیویاں ہیں مگر یہ کب سنتی تھیں۔ جس بانکے کشتری کی بانکپن کی ادا آنکھوں میں کھُب گئی۔ بس اخلاقی طور پر۔ روحانی طور پر اور مجلسی طور پر وہی ان کا خاوند بن گیا۔ اگر شادی ہو گئی تو کیا کہنا ہے۔ اگر نہ ہوئی تو ساری عمر اسی کا نام لیکر جیتی تھیں کنواری رہتی تھیں اور جیتے جی سفلی و نفسانی جذبات سے اپنے نام کو برباد نہیں ہونے دیتی تھیں۔ یہ اُن کا خیالی معراج ہوا کرتا تھا۔ اور جس میں ذرا بھی سمجھ بوجھ ہے وہ ان دیویوں کے جذبات کی تعظیم کرنے کے لئے مجبور ہوتا تھا۔ یہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی مخلوق تھیں۔ اور ان کو فوق البشر کہنا شاید ناموزوں نہ ہوگا۔ پر کرتی چاہتی ہے کہ پُرش سے اُس کا سنجوگ ہو۔ کشتری کنیائیں صرف دلیر۔ بانکا۔ نڈر اور سورما پتی ہی کی جائداد اپنے آپ کو بنانا چاہتی تھیں۔ سچ ہے ستری کو صرف اُسی پُرش کے بائیں طرف زینت ملتی ہے۔ جس میں ایسے اوصاف موجود ہوں *

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور جس وقت ملک میں بہ کثرت ایسی عورتیں رہی ہوں - کیسے ممکن ہے پرشوں میں نام کو بھی بزدلی اور دون ہمتی آنے پاتی - کیونکہ جس آگ سے حرارت - جوش اور حرکت پیدا ہوا کرتی تھی - وہ آگ آریہ ورت کے ہون کنڈ میں ہر وقت مشتعل رہتی تھی - اور وہ اگنی استری جاتی تھی +

مسلمانوں کے آنے سے پہلے بالکا پرتھوی راج - کشتری پن کے تمام اوصاف کا نمونہ تھا - دوست اور دشمن سب اُس کی دلیری کی تعریف کرتے تھے شاہی محلوں میں اس شیر مرد کی شیر مردی کا ہر جگہ چرچا رہتا تھا - اسکی دلیری کی شہرت کی صدا سارے ملک میں گونجا کرتی تھی - اور یہی وجہ ہے کہ اکثر راج کنیاؤں کو اس کے ساتھ بیاہے جانے کا شوق رہا کرتا تھا - اسمیں شک نہیں کہ ایسی ہی شادیوں کی وجہ سے ہندوؤں کا راج ہمیشہ کے لئے اس ملک سے چلا گیا - اُن کی آزادی چھن گئی - اور آج وہ بُری طرح زمانہ کے جور و ستم کے ٹھوکر کھا رہے ہیں - تاہم کون ایسا شخص ہے - جو ان کنیاؤں کے دلی تمناؤں اور خیالی معراج کی عزت نہ کریگا جو پرتھوی راج کے ساتھ بیاہے جانے کی آرزو مند رہا کرتی تھیں +

جس کنیا کی وجہ سے دہلی اور قنوج کے درمیان رقابت و دشمنی کی بنیاد پڑی اس کا نام ششی ورتا تھا - یہ دیوگرہ کے راجہ کی لڑکی تھی "جس طرح تارا منڈل کے بیچ میں پورنماشی کا چاند سوبھا کو پراپت ہوتا ہے" ویسے ہی ششی ورتا حسین عورتوں کے درمیان نرالی آب و تاب کے ساتھ دمکتی رہتی تھی ملرطی کی بہت خوبصورت تھی - نکھ سے سکھ تک خوبصورتی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی - نہ صرف وہ حسین ہی تھی - بلکہ دھرم - بدھی - بویک و دیا میں کوشل تھی - قدرت نے اس عورت کے دماغ کو نادر و لطیف اوصاف کا عجائب خانہ بنایا تھا - ایک طرف اگر وہ مصوری کے فن میں صاحب کمال تھی - تو دوسری طرف ویدانت اور نیائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مضمون کو خوب سمجھتی تھی۔ ایشور نے اُس کو شعر و سخن کا بھی مذاق عطا کیا تھا۔ جب تنہائی کی حالت میں بیٹھتی۔ اکثر بھجن۔ دوہے وغیرہ کہا کرتی تھی۔ افسوس ہے زمانہ نے اس عجیب وغریب ستری کی نظموں کے محفوظ رکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ ورنہ جیسے میراں بائی کے دلکش کلام کو سُنکر روح باغ باغ ہو جاتی ہے ویسے ہی آج ششی ورتا کے نظم سے طبیعت کو حظ اور سرور نصیب ہوتا۔ ششی ورتا نہ صرف شاعر۔ مصوّر۔ ویدانتی اور دھرماتما تھی۔ وہ لڑائی کے فن سے بھی اچھی ماہر تھی جب کبھی اس کے تیر کالے ناگ کی طرح پھنپھناتے ہوئے کمان سے نکلتے تھے۔ نشانہ تک پہنچنے میں کبھی خطا نہیں کرتے تھے +

جب ششی ورتا جوان ہوئی۔ ماں باپ کو اُس کی شادی کرنے کا خیال پیدا ہُوا دیش دیش کے راجاؤں کی تصویریں منگوائی گئیں۔ اُن کے خاندانی حالات۔ اور اُن کی موجودہ حیثیت سے واقفیت حاصل کی گئی۔ مگر افسوس! نادان ماں باپ نے ششی ورتا کو اپنی تجویز سے واقف نہیں کیا۔ انھوں نے جے چند والی قنوج کو اس کے قابل سمجھا +

جے چند ہمیں شک نہیں اپنے وقت کا بہت ذی رسوخ طاقت ور اور شاندار راجہ تھا۔ علم وہنر میں شہرہ آفاق تھا۔ لڑائی میں کمتر آدمیوں کو اس کے مقابلہ کی جُرأت ہوتی تھی۔ اس کے دربار میں قابل آدمیوں کا مجموعہ رہا کرتا تھا۔ وہ خود بھی بڑا پنڈت تھا۔ یہاں تک کہ آج جن حرفوں کو تم سب سے زیادہ دنیا میں خوبصورت اور مکمل سمجھتے ہو اور جن میں ہر طرح کے آوازوں کے ظاہر کرنے کی طاقت ہے وہ اسی جے چند کی ایجاد ہیں۔ جے چند ہی نے ابتدا میں دیوناگری اکشر بنائے تھے اور سب سے پہلے اُسی کے دربار میں اُن کا رواج ہُوا +

جس وقت جے چند کو معلوم ہوا کہ دیو نگر کا راجہ اپنی حسین لڑکی اُس کے ساتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیاہنا چاہتا ہے۔ دل میں بہت خوش ہُوا۔ مگر ایشور کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ششی ورتا نے اپنے دل میں پرتھوی راج کو شوہر منتخب کیا تھا۔ اس کا فیصلہ برسوں پہلے ہو چکا تھا۔ اور اس لئے جب ماں باپ نے پہلی مرتبہ اس کو اپنے ارادہ سے واقف کیا۔ وہ دہک سی رہ گئی۔ راجپوتنی کا عہد کیسے پلٹ سکتا ہے! سورج چاہے پورب کے عوض پچھم سے نکلے۔ سومیر پربت پر چاہے سمندر لہرانے لگے۔ یہ ممکن ہو تو ہو۔ مگر سچی راجپوتنی۔ سچی راج کنیا۔ سچی کشتری کی لڑکی اپنے عہد کو نہیں پلٹتی۔ انسان ایک ہی دفعہ پیدا ہوتا۔ ایک ہی دفعہ مرتا۔ اور ایک ہی دفعہ بیاہا جاتا ہے۔ سنکلپ کو خواہ مخواہ بار بار تبدیل کرتے رہنا درست نہیں ہے۔ زمین و آسمان چاہے پلٹ جائیں۔ مگر جو دل میں ٹھنی ہے وہ کبھی نہیں پلٹیگی۔ وہ دیر تک دل ہی دل میں غور کرتی رہی۔ کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آئی۔ جے چند طاقتور تھا۔ اس کا باپ کمزور تھا۔ اس میں جُرأت نہیں تھی کہ وہ اس کا مقابلہ کرتا۔ اس کے سوا اخلاقاً وہ اپنے وعدہ کو جھوٹا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ راجپوت کا قول۔ بلا کی چیز ہوتی ہے +

رگھوکُل ریت سدا چلی آئی
پران جاہیں پرو بچن نہ جائی

آخر اُس نے سوچ سمجھ کر خفیہ طور پر پرتھوی راج کو براہ راست خط لکھا اس معمہ کا حل صرف اُس کے ہاتھ تھا۔ اور اس کو عاجزی اور محبت کے لفظوں میں بتایا گیا۔ کہ جس طرح کرشن نے رُکمنی کو ششوپال کے ہاتھ پڑنے سے بچایا تھا اُسی طرح وہ بھی اُس کو آکر بھگا لے جائے۔ وہ راضی تھی۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں تھی۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو پھر دیوگڑھ جے چند کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا جائے گا +

وقت کم تھا۔ دیوگڑھ کا راجہ شادی کی ابتدائی رسموں کو ادا کر چکا تھا شادی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ قاصد ایک ونپرستی سنیاسی تھا۔ وہ خط لیکر دہلی گیا مگر پرتھوی راج دہلی میں نہیں تھا۔ وہ پتہ لیتے ہوئے اجمیر گیا۔ اجمیر میں بھی اس کا کہیں نشان نہیں ملا۔ یہ سخت گھبرایا۔ مگر آدمی مستقل مزاج تھا۔ تلاش کرتا اور سراغ لیتا ہوا اچل گڈھ کی طرف جانکلا۔ جہاں پرتھوی راج۔ چند شاعر۔ اور رام رائے گوجر تینوں اچھن کماری کے بھگالے جانے کے ارادہ سے گئے ہوئے تھے اُس نے بھی پرتھوی راج کو اسی نیت سے بلایا تھا۔ وہاں بھی جیتسی پرمار اسی قسم کی غلطی کر بیٹھا تھا۔ اور اپنی لڑکی کے استمزاج بغیر کسی دوسرے کو برتلک کرا دیا تھا۔ پرتھوی راج اپنے ساتھیوں اور نئی دُلہن کو لئے ہوئے دہلی کی طرف لوٹا جا رہا تھا۔ کہ برہمن نے بہ آواز بلند اُس سے گھوڑا روکنے کی درخواست کی۔ پرتھوی راج ٹھہر گیا۔ پیغامبر نے جھٹ پٹ ششی ورتا کا خط اُس کے حوالہ کیا۔ خط کو پڑھ کر پرتھوی راج مُسکرایا۔ اور چند شاعر کے ہاتھ میں دیکر کہا اب کیا کرنا چاہئے۔ اس نے بہت کچھ سوچا سمجھا۔ سنگ آمد و سخت آمد۔ کا معاملہ تھا۔ کیا کہتا کیا نہ کہتا جے چند کے مقابلہ میں لڑنا بھڑنا منظور نہیں تھا۔ مگر ایک ابلا ستری کی مدد نہ کرنا کشتری کے نام کے لئے کیسی نفرتناک بات تھی۔ مگر سوچنے کا وقت کہاں رہ گیا تھا۔ چاند نے صلاح دی۔ دیونگر پہنچنا چاہئے مگر پرتھوی نے کہا اگر ششی ورتا اپنے عہد کو بدل دے تو کیا ضرورت ہے کہ ناحق لڑائی کی جائے۔ اس لئے اس نے برہمن سے کہا۔ کہ جاؤ۔ لڑکی کو سمجھا دو۔ اس میں کئی خاندان کے غارت ہونے کا سامان پیدا ہوگا۔ اس کے سوا میں اچھن کماری کے ساتھ بیاہ بھی کر چکا ہوں۔ اس نے سمجھا بجھا کر براہمن کو تو اُدھر روانہ کیا۔ اور آپ خود معہ ساتھیوں کے براہمن کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ کیونکہ وہ کشترانیوں کے عہد سے ناواقف نہیں تھا۔ ساتھ ہی چامنڈ رائے نامی اپنے جنرل کو دیونگر پہنچنے کا حکم کہلا بھیجا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس عرصہ میں جے چند بھی کثیر فوج لئے ہوئے دیونگر کو جا رہا تھا۔ پرتھوی راج اس سے پہلے پہنچا۔ اتفاق وقت ششی ورتا کا وہی قاصد خط لئے ہوئے اُن کو راہ میں ملا۔ مہاراج نے اس سے پوچھا "راج کنیا کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "اُس خط میں اس نے اپنی حالت کا صاف صاف اظہار کیا ہے"۔ راجہ نے خط کو لیکر پڑھا۔ خط نظم میں تھا مضمون بہت مختصر اور صاف تھا۔ اور جن لفظوں میں اُس نے اپنے ارادہ و اپنے خواہش کی تصویر کھینچی تھی۔ اس کو بہت خفیف ردّوبدل کے ساتھ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ نظم یہ تھی:۔

ستی کا پرن

(۱) پانچ سات لانگھن[1] کرے ۔ سنگھ گھاس نہیں کھائے
ٹیک نہ چھانڈے سورما ۔ ستی پرن نہیں جائے
(۲) اڈگن[2] اترین گگن[3] سون ۔ پرتھی رساتل[4] جائے
نج سوامی نہیں پرہروں[5] ۔ ستی پرن نہیں جائے
(۳) گرے جو اونچے شکھر[6] سے ۔ ٹوک ٹوک ہوئے جائے
ڈوب مرے برو گنگ جل ۔ ستی پرن نہیں جائے
(۴) برو برسے وِش[7] چندرما ۔ برو سومیرو بہہ جائے
تیج گھٹے برو بھانو[8] کو ۔ ستی پرن نہیں جائے
(۵) اُلٹ جائے برہمانڈ برو ۔ ایش[9] کرے انیائے[10]
ست ہین[11] برو ہوئے مہی[12] ۔ ستی پرن نہیں جائے
(۶) پپیہا پیاسا سوانتی کا ۔ آن[13] نیر[14] نہ سوہائے
تُرت نہ بسرے پیو کی ۔ ستی پرن نہیں جائے

[1] فاقہ
[2] تارے
[3] آسمان
[4] تحت الثرےٰ
[5] چھوڑ دوں
[6] پہاڑ
[7] زہر
[8] سورج
[9] ایشور
[10] بے انصافی
[11] ستّ سے خالی
[12] زمین
[13] دوسرا
[14] پانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وغیرہ - وغیرہ - وغیرہ

خط کے پڑھتے ہی پرتھوی راج کا چہرہ جوش کی وجہ سے سُرخ ہوگیا - اس مقناطیسی اثر نے جو اَبلا کے دل سے نکل کر اُس کی نظم میں قلمبند ہوا تھا - راجپوت کے دل کو جڑ سے پکڑ کر ہلا دیا - اس میں بجلی کی طاقت تھی - اور وہ بجلی کی اس طاقت سے بھر گیا - چاند شاعر نے خط کو لیکر پڑھا +

"قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری"

وہ خود زبردست و عالیدماغ شاعر تھا سشی کلا کے کلام کو پڑھ کر عش عش کر گیا +

دلّی پت کے ساتھیوں نے گھوڑوں کو ایڑ لگائی اور جلد دیو نگر جا پہنچے جے چند کی فوج آہستہ آہستہ کوچ کرتی ہوئی جا رہی تھی - وہاں پہلے داخل ہوئے اور اس براہمن کی مدد سے راج کنیا کو مردانہ لباس میں گھوڑے پر سوار کرکے دہلی کی جانب روانہ ہوئے - جس طرح یہ کارروائی کی گئی اُس کی وضاحت فضول ہے - یہاں صرف اتنا ہی کہہ دینے کی ضرورت ہے کہ اِدھر پرتھوی راج دہلی پہنچا - اُدھر جے چند دیو نگر میں داخل ہوا - راج محل میں کہرام مچا تھا - عام طور پر مشہور ہوگیا تھا کہ دلّی پت سشی ورتا کو بھگا لے گیا - جے چند نے چاہا کہ دیو نگر کو جلا کر خاک سیاہ کر دے مگر ایشور کو یہ منظور نہیں تھا - چامنڈ رائے موقع پر پہنچ گیا - اور اُس کو وہ زک دی کہ جس کو وہ ساری عمر نہیں بھولا - اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ قنوج کو واپس آیا اور دل ہی دل میں پرتھوی راج کو اس کی گستاخی کی سزا دینے کی تدبیر سوچنے لگا کچھ دنوں بعد ہی اس نے اپنی لڑکی سنجوگتا کے سویمبر کی تیاری کی - جس میں پھر دوسری مرتبہ پرتھوی راج نے اُس کو ذلیل کیا اور رفتہ رفتہ اسکی دشمنی نے خوفناک آگ کی شکل اختیار کرکے قنوج اور دہلی دونوں سلطنتوں کو جلا کر برباد کر دیا - تواریخ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے پڑھنے والے ان واقعات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لئے اُن کا کیا اعادہ کیا جائے +

ششی ورتا دہلی آئی۔ سب سے پہلے وہ اچھن کماری سے بغلگیر ہوئی۔ پھر اپنی ساس کملا دیوی کے پاؤں پڑی +

اس بات کے شاید کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ کہ اچھن کماری اور ششی ورتا بہنوں کی طرح رہتی تھیں۔ ان میں نہ رقابت تھی نہ رشک وحسد تھا۔ دونوں اپنے شوہر کی رضا جوئی کو مقدم سمجھتی تھیں۔ اور انہوں نے بہت دنوں کے لئے دہلی کے شاہی محل کو بہشت بنا رکھا تھا +

جہاں اس مزاج کی عورتیں ہوں۔ وہاں کبھی ممکن نہیں ہے کہ مرد بزدل اور نکمے بن سکیں۔ استری کا خیال ہمیشہ مردوں کی دلیری و بیخوفی کا باعث ہوا کرتا ہے مرد عورتوں کی صورت اور آنکھوں سے شجاعت عاریت لیا کرتے ہیں۔ آج جو بُری حالت ہماری ہو رہی ہے۔ اس کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے۔ کہ اب ہم میں سچی عورتیں نہیں رہیں۔ اور جب تک سچی عورتیں نہ پیدا ہونگی۔ تب تک سچے مردوں کا پیدا ہونا بالکل غیر ممکن ہے +

ایشور آشیرباد دیں کہ ہم میں پھر اس طرح کی نیک عورتیں پیدا ہوں اور وہ بھارت کی بہتری کی باعث بنیں +

دیوی جیون کی ستا پرتگیائیں

(۱) من ورچ کرم سے پتی سیوا کو تاکیہ سمجھنا +

(۲) ہر روز پراتہ کال برہم مہورت میں جاگ کر نتیہ کرموں کو کرنا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳) گھر کی ہر ایک چیز کو صاف شفاف اور باترتیب رکھنا۔ صفائی اور باقاعدگی کا ہر طرح سے ہمیشہ خیال رکھنا۔ کھانا صاف ستھرا اور لذیذ بنانا +

(۴) ہمیشہ خود صاف ستھرا رہنا۔ اور اپنے بال بچوں کو بھی شُدھ پوتر سداچاری بنانے کو اپنا دھرم کرم جاننا +

(۵) عمدہ عمدہ کھانے پکانے۔ سینے پرونے۔ دھاتری شکشا وغیرہ انتظام خانہ داری کی دھارمک ودیا پڑھنے پڑھانے میں لگا رہنا +

(۶) نکما کبھی نہ بیٹھنا۔ ہمیشہ کسی نہ کسی اچھے کام میں لگے رہنا۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کرنا۔ بُرے خیالات والی بُری عورتوں سے کبھی باتیں نہ کرنا۔ لڑائی بھڑائی سے ہمیشہ کنارہ کرنا +

(۷) اپنے گھر کی بہتری کی نسبت ہر روز کچھ نہ کچھ سوچتے رہنا۔ اور ستیہ اور پریہ بانی ہر ایک سے بولنا +

استری جیون وٹی

حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن اُن بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے استری جیون وٹی تیر بہدف مجرب دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے حیض کا رُک رُک کر درد سے آنا اور بے قاعدہ آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۲ گولیوں کی جو تین ماہ کے لئے کافی ہیں صرف عہ ر معہ محصولڈاک + ملنے کا پتہ منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فریادِ بیکسانِ بھارت

تھا یہ بھارت غیرت خلد بریں
زینتِ عرشِ معلیٰ رونقِ روئے زمیں

آسماں رفعت زمین پاک تھی
غیرتِ اکسیر اس کی خاک تھی

علم کا گھر تھا ہنر کی کان تھا
مرکزِ دولت یہ ہندوستان تھا

اس کی عظمت شہرۂ آفاق تھی
ساری خلقت دید کی مشتاق تھی

شور و شر سے اس کی بھومی پاک تھی
فرش سے تا عرش اس کی دھاک تھی

بلبلِ شیدا تھا اس کا چرخ پیر
باغ تھا پھولا پھلا جنت نظیر

واقعی انمول گوہر ہند تھا۔
انتخابِ ہفت کشور ہند تھا

تھی بھلا کس بات کی اسمیں کمی
اس کے تحفے تھے نشاط و خورمی

اس کے علما آہ شعرا سور بیر
چُن لئے گن گن کے تو نے چرخ پیر

ہیں وہ لعلِ بے بہا زیرِ زمیں
جن کا اب نعم البدل پیدا نہیں

ایک دن وہ تھا کہ راجا رام تھے
علم کے دلدادہ خاص و عام تھے

جبکہ روشن تھا یہاں علمی چراغ
مثل سورج اس میں تھے روشن دماغ

چھپ گیا وِدّیا کا جب سے آفتاب
ہو گیا اندھیر کھاتے کا حساب

آگیا بیجا دماغوں میں غرور
نور آنکھوں سے گیا دل سے سرور

ہو گیا برباد سچ ہے جھوٹ سے
پھوٹی دلّی بن گیا یہ پھوٹ سے

کیا سے کیا ہیہات صورت ہو گئی
دھرم پر غالب ضرورت ہو گئی

خود خودی سے آہ یہ غارت ہوا
موردِ قہرِ خدا بھارت ہُوا

تھی ادا اسکی جو پہلے رس بھری
بن گئی ہے آج وہ میٹھی چھری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے تماشہ گردشِ چرخ بریں | جسمیں سب کچھ تھا اب اسمیں کچھ نہیں
کھا گئی یارب اسے کس کی نظر | بد دعا ہیں کس کے تھا گہرا اثر
آہ بیوؤں کی اسے شاید لگی | اُڑ گئی بھارت کی ساری چندگی
پھرتے ہیں دردر یتیمان غریب | کون ہے ان سے زیادہ بدنصیب
کیا یہی بھارت ترا انصاف ہے | حق میں دکھیوں کے جواب صاف ہے

ہے دعا کافور ہو ابرِ زوال
پھر چمکے وہی بدرِ کمال

[illegible]

انسانیت کے نو اعلیٰ رتن

को लाभो गुणि संगमः किं दुखं प्राज्ञेतरैः संगतिः॥
का हानि समय च्युतिर्निपुणता का धर्मतत्वे रतिः॥
कः शूरो विजैतेन्द्रयः प्रियतमा कानुव्रता। किं धनं।
विद्या किं सुखम् प्रवास गमनं राज्यं किमाज्ञा फलं॥

اس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ فائدہ کیا ہے۔ جواب ہے کہ عقلمندوں کی صحبت تکلیف کیا ہے۔ جاہلوں کی صحبت۔ نقصان کیا ہے۔ موقع کو ہاتھ سے دینا۔ لیاقت کیا ہے۔ قانون قدرت کی پابندی کرنا۔ بہادر کون ہے۔ جس نے نفس امارہ کو قابو کر لیا ہو۔ عورت کون اچھی ہے۔ جو خاوند کی تابعدار ہو۔ دولت کیا ہے۔ علم۔ راحت کیا ہے آزادی۔ بادشاہت کیا ہے۔ حکم کی تعمیل ہونا +

ناظرین ذرا خیال فرمایئے کہ دو سطر کے اشلوک میں کیسے کیسے بے بہا رتن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوٹ کر بھر دئے۔ یہ اشلوک سوال جواب کے طور پر لکھا گیا ہے۔ پہلے فقرہ میں سوال اور دوسرے میں جواب دیا گیا ہے۔ پہلا سوال ہے کہ لابھ یعنی فائدہ کیا ہے جواب ہے کہ عقلمندوں کی صحبت۔ واقعی عقلمندوں کی صحبت سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں اُن کا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ اسی کا نام ست سنگ یا صحبت نیک ہے۔ ست سنگ کے لابھ ہمارے یہاں کے عالموں نے بہت ہی کچھ لکھے ہیں۔ ایک لمحہ کے ست سنگ سے بعض دفعہ وہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جو لکھوکھا روپیہ صرف کرنے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جتنا وقت صحبت نیک میں گذرتا ہے اُتنی دیر غم اور رنج پاس نہیں آنے پاتا۔ نیکی اور بھلائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ علمی تذکرے اور ایشور کے گناں واد گائے جاتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو صحبت نیک میسر آوے۔ ؎

غنیمت شمر صُحبتِ عاقلاں

دوسرا سوال ہے کہ تکلیف کیا ہے۔ جواب ہے کہ جاہلوں کی صحبت۔ اس میں کلام ہی کیا ہے۔ جاہلوں کی صحبت سے سوائے تکلیف کے اور حاصل ہی کیا ہو سکتا ہے۔ بقول شخصے ؎

صحبتِ جاہلاں نسبتِ آہنگراں دارد
گر نہ دہد نار شعلہ تاہم میرسد

خوش قسمت ہیں وہ جو جاہلوں سے دور رہتے ہیں +

تیسرا سوال ہے کہ نقصان کیا ہے۔ جواب ہے کہ وقت پر چُوک جانا یا موقع کو ہاتھ سے دینا۔ بہت سچ ہے جو کام وقت پر نہیں کیا جاتا وہ پھر کبھی راس نہیں آتا۔ وقت کو ہاتھ سے جانے دینا واقعی بہت بڑا نقصان ہے۔ وقت پر چُوکنے سے ساعت کی ساعت میں بڑی بڑی سلطنتیں غارت ہو گئی ہیں۔ اس لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عقلمند وں کا کام ہے کہ موقع کو ہاتھ سے کبھی نہ جانے دیں +

چوتھا سوال ہے کہ لیاقت کیا ہے - جواب ہے قانون قدرت کی پابندی کرنا جس کا مطلب یہ ہے کہ ایشور کی آگیا کا پالن کرنا - آگیا پالن کا نام ہی دھرم ہے غرضیکہ جو انسان ہر ایک کام میں دھرم کا خیال رکھتا ہے اور ایشور پرماتما کو کسی وقت نہیں بھولتا وہی لائق ہے - جو پاپ اور ادھرم کرتے ہیں - گو صورت شکل انسانی رکھتے ہوں - مگر عاقلوں کے نزدیک وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں +

پانچواں سوال ہے کہ بہادر کون ہے جواب ہے کہ جس نے اپنی اندریوں کو بس میں کر لیا ہو یا یوں کہئے کہ جس نے نفس امارہ کو قابو کر لیا ہو - اسکی صداقت میں کلام ہی کس کو ہے - اس نفس امارہ نے بڑے بڑے رشی منی - تپسّی - یودھا اور چھتر دھاریوں کا ست گرا دیا ہے - اندریوں کے غلاموں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی دُھن میں ملک کے ملک غارت کر دئے ہیں - واقعی لذّات محسوسات سے منہ موڑنا بڑے شوربیر آدمی کا کام ہے - جس خوش قسمت آدمی نے اندریوں کو اپنے قابو میں کر لیا - دُنیا اُس کی نظروں میں بال کی بلابر ناچیز ہو جاتی ہے - ہر قسم کی نعمت اُس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے - مگر وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا - بیشک سچا بہادر وہی ہے جس نے لذاتِ محسوسات پر لات ماردی ہو +

چھٹا سوال ہے عورت کونسی اچھی ہے - جواب ہے کہ جو خاوند کی تابعدار ہو بہت ہی سچ ہے - جس آدمی کی عورت تابعدار ہے - گھرست کا آنند وہی بھوگتا ہے - باقی گھرستی تو نرک بھوگ رہے ہیں - جو استری زبا ندراز خاوند کا مقابلہ کرنے والی ہو - اُس سے تو رنڈوا ہی بھلا ہے - آجکل عورتوں کی حالت قابل افسوس ہے مردوں کی بھی قریب وہی دشا ہے - لیکن فرقۂ نسوان تو نہایت ہی جہالت کے غار میں گرا ہوا ہے - جب تک استری ٹیکشا کا پورے طور پر پرچار نہیں ہوتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تب تک ہندوستانیوں کے لئے بڑا ہی دکھدائی رہے گا +

ساتواں سوال ہے - دولت کیا ہے - جواب ہے کہ علم - اس قول کی صداقت کی بابت ہم کو کچھ لکھنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ علم کی تعریف میں کتابیں بھری پڑی ہیں - ہر ملک ہر قوم کے عالموں نے علم کی تعریف میں اپنے حوصلہ کیموافق درفشانی کی ہے - اُس کو بھی جانے دیجئے - آج جیتی جاگتی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے یعنی اہل یورپ علم کی بدولت جس رُتبہ کو پہنچے ہیں - وہ کسی سے چھپا ہُوا نہیں ہے - دھن دولت - جاہ وجلال قدموں سے لگا پھرتا ہے پس زیادہ لکھنے سے کیا فائدہ +

آٹھواں سوال ہے کہ سُکھ یعنی راحت کیا چیز ہے؟ جواب ہے کہ آزادی - یہ قول بھی آب زریں سے لکھنے کے قابل ہے - واقعی سچی راحت آزادی میں ہی ہے دوسرے کے محتاج ہونے میں کسی طرح راحت نہیں مل سکتی -

پرآدھین سُپنے سُکھ ناہیں
سوچ وچار دیکھ من ماہیں

ایشور پرماتما کریں کہ ہمارے بھائیوں کو آزادی کی لذت حاصل کرنے کا مزا پڑ جاوے +

نواں سوال ہے کہ بادشاہت کیا ہے جواب ہے کہ حکم کی تعمیل ہونا - یہ بھی بہت ہی ٹھیک کہا ہے - جو مُنہ سے نکلے وہ پورا ہو جاوے تو بادشاہت نہیں اور کیا ہے - جس آدمی کی بات اپنے گھر میں اچھی چلتی ہے - یعنی استری - لڑکے بالے - نوکر چاکر سب تابعدار ہیں - وہ بھی اپنے گھر کا بادشاہ ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تندرستی اور دلی جذبات

تندرستی کے قیام کے لئے جذبات دلی بھی نہایت بیش قیمت جزو خیال کئے جاتے ہیں۔ بہت سی مثالیں ایسی موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بڑے امراض میں مبتلا تھے۔ اُن کو دفعتًا سخت غصہ کرنے یا کسی سخت صدمہ پہنچنے یا خوف کے باعث ان امراض سے نجات ہوگئی قہقہہ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تندرستی کے حق میں نہایت مفید ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب اس کی خوبی یوں بیان فرماتے ہیں کہ اگر دنیا میں قہقہہ بازی خوب ہوتی۔ تو ڈاکٹروں کا شمار بہت کم نظر آتا +

درحقیقت یہ مسئلہ ایسا سچا ہے کہ اگر ہر شخص کو ہفتہ میں دو مرتبہ خوب ہنسی کرنے اور قہقہہ مارنے کا موقع ملے۔ تو اُسے ڈاکٹر کی ضرورت بہت کم باقی رہ جائے قہقہہ دنیا میں سب سے زیادہ پھیپھڑوں کو صاف کرنے والا اور معدہ کو تر و تازہ کرنے والا ہے۔ جسمانی ہوا میں جس قدر زہریلی اشیا ہوتی ہیں۔ اُن کے دُور کرنے کے لئے قہقہہ وہی کام کرتا ہے۔ جو بادل کی گرج کے ساتھ آندھی دنیا کی ہوا صاف کرنے میں کرتی ہے۔ ایسے کئی واقعات جمع کئے جا سکتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم انسانی پر قہقہہ کا کیا اثر پڑتا ہے +

قدیم زمانہ میں بادشاہوں کے دربار میں مسخرے حاضر رہا کرتے تھے جن کا فرض تھا کہ کوئی ایسی روائت یا فقرہ کہیں۔ کہ بادشاہ اور حاضرین دربار ہنستے ہنستے لوٹ ہو جائیں +

لارڈ اکسموتھ کی طبیعت عرصہ سے ناساز تھی۔ لیکن اپنی ترقی کی خبر سُن کر دفعتہً

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھی۔ اور تندرست ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ بعض وقت کسی خوشی کی خبر سن کر انسان پر شادی مرگ کی نوبت آجاتی ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ لوگوں کو بلا امید دولت کثیر مل گئی۔ اور اس وقت سے اُنکے ہوش وحواس میں فرق آگیا۔ ایک ڈچ اخبار کا بیان ہے کہ ایک بڈھا عرصہ ۷۰ سال سے بہرہ تھا۔ اتفاقاً کسی روز اس کو غضب کا غصہ آیا اسی وقت سے اس کا بہرہ پن جاتا رہا۔ ایسی کئی عجیب وغریب مثالیں ہر روز دیکھنے میں آتی ہیں۔

ہنسو ہنسو خوب ہنسو

(۱) لوگ ایشور ایشور کا شور مچا رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس نے سب کام باقاعدہ کئے ہیں۔ لیکن یہاں اس کی باقاعدگی کہاں گئی کہ نازک بیل کو تو اتنے اتنے بڑے کدو لگے ہیں۔ لیکن آم کو جو ایک عالیشان اور بلند درخت ہے چھوٹی چھوٹی امبیاں"۔ مذکورہ بالا کلمات ایک ناستک کی زبان سے نکلے۔ جبکہ وہ بہت سی مسافت کرکے ایک باغ میں آم کے درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا۔ اس سوچ بچار میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہوا جو چلی تو ایک آم ٹوٹ کر اس کے سر میں لگا۔ بیچارہ سر کو کھجلاتا ہوا فوراً اُٹھ بیٹھا۔ اس وقت جو کلمات اس کی زبان سے نکلے یہ تھے کہ

"بیشک اگر کوئی دنیا ومافیہا کو رچنے والا ہے۔ اس نے تمام کام باقاعدہ کئے ہیں اور مفید مطلب خدانخواستہ اگر آم کو کدو جیسے پھل لگا کرتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو ضرور آج ہمارا کچومر نکل گیا ہوتا۔"

(۲) ایک دن محمد شاہ بادشاہ حقہ پی رہے تھے کہ خان دولہ نے کچھ عرض کی۔ بادشاہ حقہ کی طرف اس قدر مائل تھے کہ اس کی طرف کچھ توجہ نہ کی۔ خان دولہ نے عرض کیا۔ حضور نے حقہ کو جو اس قدر منہ لگایا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ محمد شاہ نے جواب دیا اس میں بڑی صفت یہ ہے کہ بغیر بلائے کبھی نہیں بولتا۔ سہ خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید۔"

(۳) ایک دن ایک بادشاہ شکار کو جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک خانہ بدوش عورت سڑک کے کنارے بچہ جن کر پھر اسی وقت ٹوکرے میں ڈال سر پہ اُٹھا کر اپنے راستہ پر جاتی دکھائی دی۔ بادشاہ حیران ہوئے۔ محل میں آ کر بیگمات سے اس کا تذکرہ کیا اور کہا کہ تم یونہی نخرے کیا کرتی ہو۔ جو زچگی کے وقت کئی دنوں تک کمرہ سے باہر قدم بھی نہیں دھرتیں۔

بیگموں نے دوسرے دن باغ کے تمام مالی طلب کئے اور حکم دیا کہ پودوں کو پانی دینا بالکل بند کر دیا جائے۔ ہفتہ بھر کے بعد جب بادشاہ باغ کی سیر کو گئے تو وہاں کا حال بڑا ابتر پایا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہ سب بیگمات کے حکم سے ہوا ہے۔ ان سے وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ جنگل کے درخت خود بخود سرسبز رہتے ہیں۔ باغ کے بوٹوں کو کیا ضرورت ہے جو پانی دیا جاوے۔ بادشاہ نے کہا یہ باغ کے درخت ٹھہرے۔ بغیر پانی کے کس طرح سرسبز رہ سکتے ہیں۔ بیگموں نے جواب دیا یہی فرق ہم میں اور گنوار عورتوں میں ہے۔

(۴) ایک دفعہ بابا نانک ہردوار کے میلہ میں پھر رہے تھے۔ چند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برہمنوں کو دیکھا کہ اپنی رسم مذہبی کے بموجب مشرق کو منہ کئے درختوں کو پانی دے رہے ہیں تاکہ پتروں کو اس کا ثواب پہنچے۔ باباجی ان کے سامنے جاکر کھڑے ہو گئے تو مغرب کو منہ کرکے اس طرح پانی اڑانے لگے لوگوں نے ہنس کر کہا۔ بابا یہ کیا کرتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ کرتار پور میں میرے کھیت ہیں انہیں پانی دیتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا بھلا یہ کیا عقل ہے یہاں سے وہاں تک صدہا کوس کا فاصلہ ہے۔ یہ پانی اتنی دور تک کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ بابا نانک نے ہنس کر جواب دیا۔ اگر اتنی دور بھی پانی نہیں پہنچ سکتا۔ تو تم کو کیونکر امید ہے کہ یہ چار چلو پانی تمہارے پتروں کو پہنچ جاوے گا۔ اس کا جواب کسی سے نہ بن آیا۔ دم بخود خاموش رہ گئے +

جاندار کو نہ مارو

(۱) جملہ انسان سزا سے خوف کرتے اور موت سے ڈرتے ہیں۔ اس بات کو یاد رکھو کہ تم بھی اسی قسم میں سے ہو۔ اس لئے کسی ذی روح کی جان نہ لو۔ نہ اس کا خاتمہ کرو۔

(۲) جملہ انسان سزا سے خوف کرتے اور جان کو عزیز سمجھ کر اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس بات کو یاد رکھو کہ تم بھی اسی قسم میں سے ہو۔ اسلئے کسی کی جان نہ لو۔ نہ اسکو تباہ کرو۔

(۳) جو اپنی راحت کی طرح غیروں کی راحت کا بھی خواہاں ہے۔ وہ کسی ذی روح کو اپنی راحت کی غرض سے اگر جان اپنے جیسا ... کو بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بعد موت کے راحت نصیب نہ ہوگی۔

(۴) جسکو اپنی راحت کی طرح غیروں کی راحت کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ ایسے ذی روح کو جو اپنی راحت کی غرض سے کسی کی جان نہ لیتا ہو اسکو بعد موت کے راحت حاصل ہوگی۔

(۵) کسی سے سخت کلامی نہ کیجیو۔ کیونکہ تم جس طرح جس کے ساتھ ہمکلام ہوگے اسی طرح اس سے بھی جواب پاؤگے۔ غصّہ کی حالت کی گفتگو رنجدہ ہوا کرتی ہے۔ مارنے پیٹنے کا اثر جسم پر ہوا کرتا ہے۔

(۶) بدکردار جس وقت برائیاں کرتا ہے۔ اس وقت اس پر برائی کا بظاہر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مگر آگ سے جلی ہوئی شئے کی طرح وہ بدکردار اپنی بداعمالی کے باعث جل جاتا ہے۔

(۷) بے جرم اور نیک نفس کو جو رنج اور ایذا پہنچاتا ہو اس موذی پر ذیل کی دس حالتوں میں سے کسی ایک حالت کا اثر اس پر ظاہر ہوجاتا ہے۔
(۱) اسکو نہایت عظیم رنج حاصل ہوگا۔ (۲) نقصان پہنچیگا (۳) جسم پر زخم ہوگا۔ (۴) ناقابل تکالیف میں مبتلا ہوگا۔ (۵) ذلت ہوگی (۶) حکام سے جرمانہ کی سزا ہوگی (۷) خطرناک الزام عاید ہوگا۔ اس کے عزیز و اقارب فنا ہوں گے (۱۰) بجلی اسکے گھر کو جلاکر خاک سیاہ کردیگی اور بعد موت اس موذی کو دوزخ نصیب ہوگا۔

(۸) جبتک انسان خواہشات نفسانی کو نہ میٹ چکے۔ اس وقت تک برہنہ رہنے (جٹا) سر کے بال بڑھانے۔ میلے کچیلے رہنے۔ فاقہ کرنے یا خاک پر پڑے رہنے یا جسم پر خاک ملنے یا بے حس و حرکت رہنے سے انسان کے قلب کو ہرگز صفائی حاصل نہ ہوگی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہایت مفید اور کارآمد باتیں

(۱) بال بڑھانے کا خوشبودار تیل۔ آئل آف برگمات ۲ ماشہ لیموں کا تیل ایک ماشہ۔ روغن زیتون آدھ سیر۔ سب کو ملا کر شیشی میں بھر لو۔

(۲) داد کا مجرب سہل نسخہ۔ کافور ایک تولہ۔ گندھک زرد ایکتولہ مٹی کے تیل میں دونوں کو خوب باریک پیس کر ملا دیں۔ جب مثل گاڑھی دہی کے ہو جاوے۔ تب داد کو خوب اچھے طور سے لگا دیں۔ ایکہی دن میں اچھا ہو گا۔ پانی چھ روز تک نہ لگنے دیں۔

(۳) املتاس پاک۔ تروی سفید ۶ تولہ۔ پھول بنفشہ ۴ تولہ۔ لونگ ملٹھی۔ سونف رومی دو دو تولہ۔ ثمونیا۔ سنگی یہ ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ۔ پہلے سب کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان لینا۔ اور املتاس کا گودا ایک سیر اور پانی ایک سیر میں جوش دے کر چھلنی سے چھان لینا۔ پھر شہد یا شکر دُگنا اس میں ملا کر اس کی نرم آنچ سے چاشنی کر لی۔ پھر تین تولہ بادام روغن یا گھی اور سفوف و شدھیاں ڈال کر آگ سے اتار لینا۔ اس کی خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک حسب قوت مزاج۔ اس سے پیٹ خوب صاف ہوتا ہے۔ معدے کے بخار۔ گرمی یا بلغم کا کوپ بخار سدّہ۔ پیٹ درد و بھاری پن سب دور ہوتے ہیں۔ پیٹ کی بیماریوں کے حق میں بہت اُتم دوائی ہے۔ تروی کو اوپر سے چھیل کر اور اندر سے ریشہ نکال کر استعمال کرنا چاہئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے اُنکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین صاحب مہر
پنشنر جو ایک اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور جسکی قیمت عموم
سے ۸ رکھیجاتی ہے بالکل مفت بھیجا دیگی! اور جو صاحب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ
بھی حل کرینگے تو اُنکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے یکشی بھنڈار کے موجود پرچے
مفت انعام میں دیئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام ۱۲ کا وی۔ پی ہوگا! اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے
نام ۱۲ کا وی۔ پی ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کے
واسطے نہیں کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے ہی سے لے چکے ہیں۔

حل طلب معمہ۔ چار حرفوں سے مرکب ایک ایسا لفظ ہے جسکے پہلے اور اخیر کے لفظ
کو ملا کر پڑھا جاوے تو وہ فارسی کا ایک لفظ بن جاتا ہے جسکے معنے رات کے ہیں
اور یہ چیز واقعی رات کی طرح اندھیرا کرنیوالی ہے۔ اور جس گھر میں یہ جاتی ہے اسکو
برباد ہی کر دیتی ہے۔ اُس لفظ کا پہلا حرف اگر اڑا دیا جاوے تو وہ ایک میٹھی چیز بنجاتی
ہے! اور یہ لفظ اگر پیچھے سے دوسرے حرف پر زیر دیکر پڑھا جاوے تو اسکے معنی برسات
کے ہوجاتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ بہت خوبصورت ہے لیکن یہ شرارتوں کا دادا ہے
یہ مُردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ بنانیوالی چیز ہے! اس کے استعمال سے طاقت
گویا حد درجہ کی بڑھ جاتی ہے تاؤ برہم آنکھیں سرخ انگارہ اور ڈراؤنی ہوجاتی ہیں
کم عقلوں کا تو دل بہلاؤ ہے لیکن دانشمندوں کے واسطے برموقع رنج سے بہا سے
کم نہیں ہے۔ بتایئے وہ کیا چیز ہے

مارچ کے معمے کا حل "برہم" ہے جسکے معنے سب بڑے پرمیشور کے ہیں۔
مفصلہ ذیل صاحبان نے معمہ حل کیا (۱) بابو گلاب رائے صاحب مختار کلکٹری علی گڈھ (۲) لالہ گوردیال
صاحب کلرک ... (۳) لالہ ... صاحب ... (۴) لالہ ... داس صاحب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رسید و ریویو کتب

تحفہ } یہ واقعی قابل و ید تحفہ ہے۔ یہ کتابی صورت میں ماہواری نارائن گڑھ سے نکلتا ہے۔ اس میں دلچسپ نصیحت آمیز ناول بھجن۔ غزلیں لائق اور دل کو خوش کرنے والی ہنسی مخول کی باتیں اور حکمت کے رموز وغیرہ اعلےٰ سے اعلےٰ مضامین درج ہوتے ہیں۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی بھی اعلےٰ ہے قیمت سالانہ عہ ہے۔ پی۔ ڈی۔ گل سوداگر نارائن گڑھ ضلع انبالہ جو اس کے مصنف ہیں اُن سے ملسکتا ہے۔

یوگ سار ہندی } مصنفہ شری میان گوسائیں سوامی دیال جی۔ یوگ سیکھنے والوں کیواسطے یہ عمدہ کتاب ہے۔ اس میں یوگ دھرم کی بڑی مہما گائی گئی ہے۔ اور اس کے سیکھنے کے لئے طریقے بتلائے گئے ہیں مسمریزم۔ منتر وغیرہ۔ بھوت ودیا پر بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے یوگ آشرم حسن ابدال پنجاب سے مل سکتی ہے قیمت ۲ محصولڈاک ہے۔

تت درشن } یہ ماہواری رسالہ آنند آشرم۔ شہر پٹنہ سے زیر ایڈیٹری لالہ رام نارائن لعل صاحب نکلتا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے پکشپات رہت ہوکر سچائی کا پرچار کرتا ہے۔ انسان کے جذبات کو اُبھارنے والے اعلےٰ اعلےٰ خیالات کا مجموعہ ہے۔ قیمت سالانہ عا ہے

مُفت! مُفت!! مُفت!!!

رسالہ بسنا ہزت مصنفہ سوامی رام تیرتھ جی مہاراج قیمت ۲ کی چارسو کاپی مفت تقسیم کیجاویگی۔ ہر شخص صرف درخواست بھیجنے یا نصف آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر راقم سے لے سکتا ہے +

راقم منیجر ست اُپدیش آفس لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداراں کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں جو خود مستقل خریدار بنکر دوسروں کو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہایتا کیا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم کو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی اُمید ہے کہ اگر وہ اسکی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

(آپکا سچا سیوک کنہا لال مینیجر)

خریداران مارتنڈ سے سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ اپریل میں ختم ہوتا ہے اور خریداری مئی سے شروع ہوتی ہے۔ اُنکے نام مئی کا پرچہ عہ وی۔ پی کرکے بھیجدیا جائیگا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دے کر جلدی مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام وی۔ پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو اور ان کا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پرانے خریداروں کو کلام مہر دوبارہ نہیں دیجاتی ہے اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے جنکو شری ک۔ آتمک۔ سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھانی ہے۔ اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ عہ خرچ کر دینا مشکل نہیں سمجھتے۔ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہایتا دینگے اور اوروں کو بھی شامل کرکے نیکی کماویں گے۔

(مینیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیس ۲۰ روپیہ کا انعام

رسالہ "رام کرشن" جو اپنا نظیر آپ ہی ہے اور جس کی سالانہ قیمت عہ معہ محصول مقرر ہے اگر آپ ایکسال کیلئے اس کے خریدار ہونا چاہتے ہیں اور مبلغ عـ ۲۰ روپیہ کا قیمتی انعام حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ ایک لطیفہ بشرطیکہ فحش نہ ہو ہمارے پاس خریداری کے وی پی آرڈر کیساتھ بھیجدیجئے جن ایک صاحب کا لطیفہ سب سے اچھا ہوگا انہیں حسب ذیل بیس ۲۰ روپیہ کا انعام دیا جائیگا۔

۱ عہ قیمت رسالہ جو پیشگی بذریعہ وی پی وصول کیجائیگی بذریعہ منی آرڈر نقد واپس۔ ۲ ایک جیبی گھڑی معہ زنجیر قیمتی ۵ روپیہ۔ ۳ چار جلد برہم گیان قیمتی عہ۔ ۴ چار جلد جیسا خیال ویسا مال قیمتی ایک روپیہ۔ ۵ چار جلد قدرتی علاج قیمتی عہ۔ ۶ ایک پیکٹ ممیری کا سرمہ قیمتی عہ۔ ۷ ایک بکس پنجامرت چورن قیمتی عہ روپیہ۔ ۸ ایک تولہ اکسیر سبز قیمتی عہ روپیہ۔ ۹ ۲ آنہ محصول پارسل۔ یہ عـ ۲۰ روپیہ کا انعام سب سے بہتر لطیفہ لکھنے والیکو دیا جائے گا۔ مگر باقی کے صاحبوں میں سے بھی

کوئی خریدار انعام سے خالی نہیں رہیگا

کیونکہ ہر ایک لطیفہ لکھنے والیکو خواہ لطیفہ کیسا ہی معمولی کیوں نہ ہو ایک روپیہ دس آنے کی دو کتابیں یعنی جیسا خیال ویسا مال قیمتی عہ روپیہ اور قدرتی علاج قیمتی ۱۰ آنہ وی پی کی درخواست پر رسالہ کیساتھ ہی بھیجدی جائینگی تاکہ تُرت دان مہا کلیان کی وجہ سے خریداروں کو انتظار کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے اور دوبارہ ڈاک محصول بھی بچ جائیں۔ البتہ عـ ۲۰ روپیہ کا اول درجے کا انعام لینے والیکو کم از کم چار ماہ اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ انتظار کرنا ہوگا تاکہ اس عرصہ میں ہمارے پاس کافی لطیفے پہونچ جائیں اور مقابلہ کا انعام حاصل کرنے والیکو بھی فخر کرنیکا موقع حاصل ہو۔ جلد قسمت آزمائی کیجئے۔ ممکن ہے کہ آپ کا لطیفہ ہی سب سے اچھا ہو۔ ستمبر ۱۹۱۲ء کے بعد کوئی لطیفہ نہیں لیا جائیگا۔

المشتہر حکیم درگا پرشاد دہلوی ایڈیٹر رسالہ "رام کرشن" لاہور کشمیری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

یہ کتابیں کیا ہیں انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جوان کو پڑھ لیوے۔ کیا مجال کہ مردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے۔ اگر آپ نے زندگی کا کچھ مزا اٹھانا ہے۔ تو ان کتب کو شروع سے اخیر تک بغور مطالعہ فرمائیے اور عمل کیجئے اور ان کے مصنفوں کو دعا دیجئے ؞

نام کتاب	رعایتی قیمت	نام کتاب	رعایتی قیمت	نام کتاب	رعایتی قیمت
رامائن بالمیکی اردو بھسم ... صفحہ نیز مجلد	عہ/	مہرشی دیویندرناتھ ٹھاکر	۴/	چاند سورج گرہن	۱۰/
ٹاڈ راجستان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۹۰ صفحوں پر	۶/	گلدستہ اخلاق حصہ اول	۳/	فلسفہ نجات ...	۴/
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۶	۶/	خوشخبری	۳/	انسانی زندگی کا پہلا نظارہ	۱/
قانون کرم	۴/	رسالہ بواسیر ...	۲/	مجموعہ دانش ...	۲/
ہندو تہذیب حصہ اول	۱۲/	ایک صحت جسمانی و روحانی	۳/	ایشور کا ملاپ ...	۴/
جیسا خیال ویسا مال	۱۰/	ہمیشہ کا نفع ...	۴/	سورگ کی سیڑھی	۳/
کامل سنیاسی ...	۳/	کانشنس ...	۲/	آریہ جیون ...	۴/
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو	۶/	نربھے پدوی ...	۲/	جگیاسو	۲/
برہم یگیہ	۶/	تندرست و توانا اولاد پیدا کرنے کا طریقہ	۲/	مکتی کا ستیہ گیان ..	۳/
معیار صداقت	عہ/	دختر بے بہا ...	۱/	" " ہندی	۶/
قدرتی علاج ..	۱۰/	بچوں کے والدین کو قیمتی ہدایات	۲/	یوگی	۴/
سنسکرت واکیہ پربودھ	۵/	برہمچاری رہنے کی قیمتی ہدایات	۲/	بھوجن ودھی ...	۴/
جغرافیکل چارٹ ..	۲/	تدبیر و توکل ...	۲/	بھلائی کا رہنما ...	۳/
گلدستہ مضامین ...	۴/	پنج تنتر کا پہلا حصہ موسوم بحفظ صحت	۳/	اپدیش منجری ..	۷/
مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴/			شبھ اپدیش ..	۴/
				اوم پرکاش ..	۱/
				انتی کا گیندر	۴/

کھنیا لال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جلسہ گوروکل کی خوشی میں

مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت ۳۱ اپریل ۱۹۱۲ء تک بہت گھٹا دی گئی ہے جن کتب کی ضرورت ہو جلد منگالیں۔ ورنہ بعد اختتام میعاد کے پچھتانا بے سود ہوگا۔

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تاریخی کتب		
مہابھارت کلاں مجلد	[illegible]	[illegible]
ٹاڈ راجستھان ،	[illegible]	[illegible]
رامائن بالمیکی ،	[illegible]	[illegible]
ہر سہ جلدوں کی یکمشت خریدار کو [illegible]	[illegible]	[illegible]
مہابھارت مصنفہ ٹھاکر	[illegible]	[illegible]
سکھر اداس جیسا	۱۲	[illegible]
، ناٹک	[illegible]	۸
سوانح عمری مہاراجہ یدھشٹر	[illegible]	[illegible]
، بھیشم پتامہ	۱۲	۸
، بدھ دیو جی حصہ مصنفہ شری ہے پرکاش جی	[illegible]	۸
، مصنفہ بابو شو نرائن بیہم	[illegible]	۸
، دس گوروصاحبان	[illegible]	[illegible]
، گورونانک صاحب کلاں	[illegible]	[illegible]
خورد	۱۲	۸
، گورو گوبند سنگھ جی صاحب کلاں	[illegible]	[illegible]
درمیانہ ، ،	[illegible]	[illegible]
خورد ، ،	[illegible]	۱

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
بھرت ملاپ	[illegible]	۴
سوانح عمری سوامی دیانند جی	[illegible]	۵
، مہاراجہ رنجیت سنگھ	[illegible]	۱۰
، ، خورد	۱۲	۳
، ہریش چندر	۸	۳
، مہارانا پرتاب	[illegible]	۶
، رانا سانگا	۴	۴
، راجہ ٹوڈرمل	۴	۱
، سیواجی مرہٹہ	۴	۲
، چندرگپت	۴	۲
، تانتیا بھیل	[illegible]	۴
، بابا بندا	۸	۴
، ہنومان جی	[illegible]	۱۲
، کبیر صاحب	۵	۲
محبانِ ملک یعنی دنیا بھر کے عالموں اور بہادروں کے حالات زندگی	[illegible]	۸
رامائن بطرز ناول	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]
دھارمک کتابیں	
معیار صداقت	[illegible]
آرین عظمت	۱۱
پرشارتھ پرکاش	[illegible]
ادم پرکاش۔ اس میں ادم نام کی مہمان برنن کی گئی ہے	[illegible]
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو	۵
روحانی دولت	۸
سروپ پرکاش	۸
آتما پرماتما	[illegible]
پرماتما کی ہستی کا ثبوت	[illegible]
کلجگ میں ست جگ کی دیوی معہ تصویر ۶ ، بلا تصویر	[illegible]
گرہ دھرم	۵
سانکھیہ درشن اردو	۸
، ہندی	۱۰
وشیشک درشن اردو	[illegible]

پتہ:۔ دیوان چند مالک کتبخانہ سی۔ بی گجراتی لوہاری گیٹ لاہور

محصول بذمہ خریدار ہوگا۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی کتابیں اس کتب خانہ سے بکفایت مل سکتی ہیں۔

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بابو شیوبرت لال صاحب ورمن۔ ایم اے کی نایاب کتابیں۔ اصلی

(۱) سُرت شبد یوگ کلیدرم۔ سُرت شبد یوگ کی کُنجی عملی و شاغل ضرور اسکا مطالعہ کریں ضخامت ۵۰۰ صفحے قیمت ۶/ عار
(۲) یوگ کلیدرم۔ علم تجربہ عقل و تمیز کی بڑھانیوالی ہر شخص کی لائبریری میں ہونی چاہیئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/ ار
(۳) وچار کلیدرم (ویدانت و ادویت مَلو) وچار ساگر کے ڈھنگ پر عہرِ سادھو مارتنڈ کے خریداروں سے ۸/ ر
(۴) چرتر کلیدرم۔ رشی۔ منی۔ راجہ۔ مہاراجہ۔ سوربیر جودھاؤں کے حالات قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/ ار
(۵) برہم وچار کلیدرم۔ اُپنشدوں کا عطر۔ ویدانت کا انمول رتن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲/ ار
(۶) کتھا کلیدرم۔ بھگتوں کے دلچسپ حالات پڑھیئے۔ اور رونہ دیجئے تو ہمارا ذمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶/ ر
(۷) آتم وچار کلیدرم آتما کا برتن۔ آتما کی وضاحت و صراحت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶/ ر
(۸) رشی برتانت کلیدرم۔ رشیوں کی کتھائیں۔ روحانی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی دلچسپ ہے ۶/ ر
(۹) جین برتانت کلیدرم } ایک جلدوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/ ر
دل ہی تو ہے }
(۱۰) گیتا منظوم (نغمہ رحمانی) مکمل (مترجمہ حضرت مہر) ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/ ر
(۱۱) شیو پوران۔ جلد اول پورانوں میں سب سے بہتر ۱۲/ ار (۱۲) کلگی پوران مکمل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/ ار
(۱۳) الحیات بعد الممات۔ موت کے بعد کے حالات ضرور پڑھیئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/ ار
(۱۴) عجیب و غریب قصے (سبق آموز و دلچسپ قصے) جکو قصوں کا شوق ہو ضرور منگا دیں ۱/ ار
(۱۵) کلام اختر (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر منیجر سادھو لاہور) دلچسپ نظموں کا مجموعہ ۔ ۔ ۴/ ر
(۱۶) دیوار قہقہہ حصہ اول (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر) ہنسی دل لگی کے ۱۶۱ نایاب چٹکلے ۳/ ر
(۱۷) دیوار قہقہہ حصہ دوم (" ") مزے مزے کی باتیں مزے مزے کی کہانیاں ۳/ ر
(۱۸) عملی ویدانت اسوامی وویکانند جی کے لکچر (مترجمہ منشی سورج نرائن جی ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰/ ار
(۱۹) برہم گیان پر لکچر ویدانت کے مضمون پر سر گیاشی باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی لاثانی کتاب ۸/ ر
(۲۰) ویدانت کلیدرم۔ ویدانت کے مضمون پر مہاتما شیوبرت لال جی ایم اے کی آخری کتاب ۱۰۶ صفحہ ۱۲/ ار
(۲۱) ہیر مٹ۔ ایک لاثانی کتاب۔ اس قصہ کو شروع کیجئے۔ جب تک ختم نہ کریں گے چھوڑنے کو
دل نہ چاہیگا۔ ضرور مطالعہ کیجئے۔ ضخامت ۲۷۶ صفحہ۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/ ر
(۲۲) معیار المکاشفہ۔ باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی تصنیف نایاب کتاب ضخامت ۱۵۰ صفحہ قیمت ۱۰/ ار

المشتہر

کنھیا لال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیارے ناظرین ایک نظر ادھر بھی

(۱) **دانتوں کا مفید منجن** اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ وہ کار بالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اسکے لگانیسے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہوجاتا ہے۔ الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے قیمت فی ڈبیہ ۶

(۲) **پیٹ درد کا پرتاثیر چورن** اس چورن کی ایک خوراک آپ راتکو کھا کر سو جائیے صبح صاف پاخانہ آجاوے گا۔ اور طبیعت صاف ہوجاویگی پیٹ درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہوجاویگی۔ کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اس میں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۲ نمونہ ۲

(۳) **داد کی لاثانی گولی**۔ یہ دوائی بڑی صفائی اور محنت سے تیار کی گئی ہے اسمیں ۱۲ دوائیں ڈال کر تیار کی گئی ہے۔ ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتا ہے۔ صرف ۶ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کی طرح اڑ جاویگا صفت یہ ہے کہ اسکے لگانے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور خاص قسم کا مزا آتا ہے۔ آزمایش شرط ہے قیمت ۶ گولی ۱۲ جو صاحب آزمایش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگا لیں۔

(۴) **سوج مکھی ہیئر آئل** اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔ نہانیکے بعد ایکدفعہ لگا لیجئے دن رات خوشبو بدستور رہیگی بال ملایم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہوجاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ایکدفعہ بطور آزمایش ضرور منگائیے یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کیلئے مجبور کریگا قیمت فی شیشی ۱۵

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵) بال اُڑانیکا بے ضرر پوڈر۔ اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجیے پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑا دیں گے۔ نہ کسی قسم کی جلن ہوگی۔ نہ خارش جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی۔ ایک دفعہ ضرور منگا کر آزمائش کیجیے۔ قیمت فی ڈبی ۸؍

(۶) خوشبودار سپاری۔ اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اس کو کھا کر دیکھیے کیسی مزہ دار اور پسند ہے۔ کھانا کھانیکے بعد ذرا سا کھا لیجیے طبیعت خوش ہو جاویگی پان کھانیکی ضرورت نہ رہیگی۔ پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اس کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا۔ ایکدفعہ منگا دیکھئے۔ پھر آپ دوسروں کو منگانے کی ترغیب دیں گے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ چھوٹی ڈبیہ ۳؍ ؛

(۷) پیچش کا لاثانی سفوف۔ اس سفوف کی چار خوراک کھانیسے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہ ہو۔ دُور ہو جائے گی۔ دہی کیساتھ اگر استعمال کیجاوے۔ تو خونی پیچش بھی دُور ہو جاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت چار خوراک ۸؍ ایک خوراک ۳؍ ؛

(۸) سُکھد اَنک۔ اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھولکر کلی کر ڈالیے۔ مُنہ کے تمام امراض جاتے رہیں گے چھالے پڑ گئے ہوں چھوٹا زخم ہو گیا ہو۔ ذرا سا استعمال کیجیے فوراً صحت ہوگی قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کیلئے کافی ہے ۲؍ سانپ بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگا دیجیے فوراً فائدہ ہوگا ؛

المشتہر۔ بی ڈی۔ ورما قائمقام سکریٹری پال وشدھالیہ دہلی

تو صاحب دیوار قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ الٹکر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں روتا ہوا ہو تو اسکو پڑھکر کھلکھلا اُٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مُردوں کو بوٹن بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والوں کو ہنسی کی پُتلی بنا دیتی ہے اس میں تقریباً ... نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اسکو نہ پڑھیں گے پچھتائینگے من پٹے کا سودا ہے لو یا نہ لو قیمت ہر حصہ کا

المشتہر کے بی ورما اسسٹنٹ منیجر تار البرقی دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اول۔ جس میں گیان بیراگ و عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچر اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی۔ چھپائی۔ قسم اول حجم ۳۲۴ صفحے قیمت فی جلد اکبر روپیہ آٹھ آنہ۔ مجلد سنہری عہ/

کلام مہر جلد ثانی۔ بصفات بالا حجم ۲۰۴ صفحے کاغذ رسمی قیمت ۸/ سنہری مجلد ولائتی ونیز چکنے کاغذ پر جس میں مصنف اور بابو شیوبرت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ/

نغمۂ رحمانی۔ شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸/

گلدستہ نظم جلد اول چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلباء کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں۔ جن کے کچھ نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں۔ حجم ۱۲۸ صفحے قیمت ۶/

گلدستہ نظم جلد دوم۔ بصفات بالا ارباب مذاق وطلبائے مڈل وہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں۔ صفحے ۱۶۰ قیمت ۶/

چہل درویش۔ گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں سے دس گیارہ رسالہ سادھو میں نکلکر مقبول عام ہو چکی ہیں معہ تصاویر مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ۷۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے۔ محصولڈاک وغیرہ علاوہ

المشتہر برج نرائن ایم۔ اے روشن پورہ دہلی

طالبعلموں کو مژدہ { انگریزی زبان میں دو نایاب رتن مصنفہ ماسٹر شنکر لال صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول فرید کوٹ

(۱) **انگلیش میڈ ایزی**۔ ترکیب انگریزی کے قواعد حل شدہ امثال اور مشقیہ امثال کا خزینہ ہے انسپکٹر صاحبان وہیڈ ماسٹر صاحبان پنجاب نے انٹرنس کے طلبا کیلئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے قیمت ۸/ معہ محصول۔

(۲) **جیوگرفیکل چارٹ** مکمل اسکا مطالعہ کرنا بہت ہی مفید ہے اور کارآمد ہے دوسرا ایڈیشن دو ہزار چھپ ہے دو ہزار ادھر ادھر نکلتا جا رہا ہے۔ قیمت معہ محصول ۱۲/ ملنے کا پتہ: منیجر تارا ایجنسی دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بائیوکیمسٹری

بائیوکیمک طریقہ علاج یورپ اور امریکہ میں عام ہے۔ اور یہ میڈیکل سائینس کی ترقی کا آخری کرشمہ ہے۔ بائیوکیمسٹری کے مطابق کوئی بھی مرض لاعلاج نہیں۔ غرضیکہ اس طریقہ علاج کے ذریعہ جملہ کہنہ اور مہلک امراض سے فی الفور نجات حاصل ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بائیوکیمسٹری کی رو سے یہ تشخیص کیا جاتا ہے کہ مریض کے خون میں اُن جزو کی کمی واقعہ ہوئی ہے۔ ایک یا دو جزو جتنے بھی کم ہوتے ہیں۔ وہ بذریعہ معدہ خون میں ملا دئے جاتے ہیں۔ اور سخت سے سخت دیرینہ و مہلک امراض سے فی الفور شفا ہو جاتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کو چھوڑ کر پنجاب بھر میں صرف ایک ہماری ڈسپنسری ہے۔ جس میں اس قدرتی طریقہ پر مایوس مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مفصل حالات کے لئے ہماری کتاب بائیوکیمسٹری یعنی "فلسفہ زندگی" مفت طلب کیجئے۔

المشتہر

ہومیوپیتھک اینڈ بائیوکیمک ڈسپنسری

شہر سیالکوٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سودیشی گرم پارچات شال لوئی پٹو۔ پٹو چارخانہ دُنالہ گرم دوپٹہ دوشالہ کیسر و ممیائی کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو

برہمی بوٹی کے اعلیٰ اوصاف

برہمی بوٹی اعلےٰ درجہ کی رسائن مصفی خون اور بل ویریہ کے بڑھانے والی اور شدھ پوتر اعلےٰ خیالات اور جذبات پیدا کرنے والی ہے سوامی شنکراچارج اور سوامی دیانند جی نے بھی اسکی بڑی تعریف کی۔ ویدک کے تمام گرنتھ بھی اسکی بڑی تعریف کرتے ہیں نگھنٹو رتناکر میں لکھا ہے۔ کہ برہمی عقل کے بڑھانیوالی ہے۔ مقوی دماغ عمر بڑھانیوالی ہے۔ حرارت عزیزی کو بڑھاتی ہے۔ ملین۔ ہلکی۔ حلق اور آواز کو صاف کرنیوالی اور مقوی دل حافظہ کو تیز کرنے والی رسائن ہے۔ نیز جریان۔ ذیابیطس۔ زہر۔ جذام۔ بھگندر۔ بخار کھانسی۔ سوجن۔ خارش۔ طحال۔ بات۔ رکت۔ صفرا۔ دمہ۔ کمزوری۔ بلغم اور بادکو دور کرنیوالی اور تمام امراض کو مفید ہے + اسی طرح سے دھنونتری جی مہاراج فرماتے ہیں۔ برہمی عمر۔ ویریہ۔ استقلال عقل۔ طاقت کو بڑھاتی و رنگ نکھارتی ہے۔ اور آواز صاف کرتی ہے۔ مقوی دل و دماغ ہے۔ بوڑھا۔ بچہ۔ جوان۔ عورت اور مرد سب کو یکساں مفید ہے۔ بہت ہی طاقت دیتی ہے۔ امراض رحم سے بیمار عورات اور امراض منی سے بیمار مردوں کو قابل اولاد بناتی ہے۔ اس کے استعمال سے حافظہ بڑھتا اور چت میں سنتوش آتا ہے۔ غرضیکہ برہمی سرب روگ ناشک ہے۔ بل اور عقل کے خواہشمندوں کیواسطے نعمت بے بہا ہے۔ ہم نے خالص اور تازہ برہمی اپنے ہاں فروخت کرنے کا بندوبست کیا ہے قیمت فی تھیلی برہمی بوٹی جو قریباً دو تین ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ معہ محصولڈاک ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا: ملنے کا پتہ۔ مینیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فوراً فوراً آج فوراً

یہ فوراً کیسی کچھ مطلب تو بتاؤ۔ جناب بس فوراً آج ہی تحفہ کیلئے درخواست لکھ دو سچ مانو کہ اسکو دیکھ کر بہت خوش ہو گے۔ تحفہ کسی خاص مذاق کے آدمی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ اس سے ہر مذاق کا آدمی فائدہ اُٹھا سکتا ہے نظم والے کیلئے نظم اور نثر والے کیلئے نثر طیار رہے۔ فہرست مضامین بغور مطالعہ فرمائیں۔ خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ تحفہ واقعی تحفہ ہے یا نہیں (۱) ناول کملا دیوی ایک بالکل نیا اور چلبلا ناول ہے (۲) اُپدیش چرچا نثر کے علاوہ دلکش نظمیں بھی ہوتی ہیں (۳) مثنوی مفرح ایک بالکل نئی چلبلی باتصویر نظمیہ داستان (۴) منموہن بھجن ہر قسم (۵) بہار گل تحفہ غزلیات۔ ٹھمریاں ترانے وغیرہ (۶) کہانیاں اور معمے (۷) لطیفے طبیعت خوش کرنیوالے (۸) سراج حکمت طبی آسان مضامین یا طب کا نچوڑ (۹) مجربات گل نمک سلیمانی۔ بال اُڑانے کا صابون۔ پوڈر۔ عرق۔ ہیر آئل روشنائی وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے نسخے ہیں جن سے اشتہاری لوگ صدہا روپیہ کما رہے ہیں وغیرہ غرضیکہ سب قسم کے مضامین آپ کو ملیں گے اسپر بھی قیمت سالانہ صرف عہ معہ محصولڈاک۔ لیکن پہلے پانصد خریداران سے صرف عہ معہ محصولڈاک۔ فوراً درخواست بھیجدیں ممکن ہے کہ یہ تعداد اسی ماہ میں پوری ہو جائے کیونکہ درخواستیں ہر چہار طرف سے دھڑا دھڑ آرہی ہیں +

تحفہ

ایک ماہواری عجیب و غریب سلسلہ کتابی ہے +

نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر یا ۴ر کے وی پی سے ملیگا۔ مفت خورے جواب کا بھی انتظار نہ کریں +

ضرورت۔ شہر شہر اور قصبے قصبے میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول ہے +

اشتہار دینے والے صاحبان کیلئے بھی تحفہ ایک عمدہ ذریعہ ہے اور اُجرت کم +

مارتنڈ کا حوالہ درخواست میں ضرور دیں ورنہ رعایت نہ ملیگی +

ملنے کا پتہ۔ بی۔ ڈی گل مصنف تحفہ نرائن گڑھ ضلع انبالہ۔ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

قیمت سالانہ پیشگی عہ — نمونہ فی پرچہ ار

سماجک — دہارمک — اتہاسک — لٹریری

سورج
مارتنڈ

ہندو دنیا کی بھلائی جو کچھ درکار ہے + علم حاصل کرو

ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شایع ہوتا ہے

سب سے بڑھ کر ہے رسالوں میں ہمارا مارتنڈ — سب سے اچھا سب سے سستا سب سے پیارا مارتنڈ
اسکو ہندو ہیں اور ہندؤں کو یہ عزیز — ہو نہ کیونکر قوم کی آنکھوں کا تارا مارتنڈ

جلد ۶ بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۲ نمبر ۵

ایڈیٹر بابو شیوبرت لال ورمن ایم اے

فہرست مضامین

شکریہ اور اپیل	۲	جسم کا بھی کچھ خیال کرو - ۲۰۸ - برہمچریہ	۴۴
خریداران مارتنڈ سے سچی باتیں	۲	اوجس ہی طاقت کا خزانہ ہے	۴۲
سچے ہیرو کی سچی پرارتھنا	۳	سنگ گردہ کا علاج دریافت کرنیوالا ڈاکٹر پاسٹر	۴۷
(آتمک انتی) اصلی دھرم کیا ہے		مفید اور کارآمد باتیں	۵۳
دکھ سکھ کا مول کارن کیا ہے	۶	کاہلی	۵۴
سوچ سوچ بار بار سوچ	۱۵	نئے خریداروں کے واسطے	۵۵
پاپ کبھی بھی بھلا نہیں ہوتا	۱۵	خاص عنایت اور حل طلب معمہ	
سچا وشواس	۱۸	رسید و ریویو کتب	۵۶
دیکھ بھنبھی ناشونتی کا منہ پر ابلیش	۱۹	اشتہارات	۵۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سیوک سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر لچھمن داس نے کنھیا لال پبلشر کے لئے چھاپا

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداران کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں جو خود مستقل خریدار بن کر دوسروں کو بھی خریدار بناتے ہیں ہماری سہایتا کیا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ہم کو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی امید ہے کہ اگر وہ اس کی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

(آپکا سچا سیوک کنہیا لال مینیجر)

خریداران رتنڈ سے سچی سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ مئی میں ختم ہوتا ہے اور خریداری جون سے شروع ہوتی ہے اُن کے نام جون کا پرچہ وی۔ پی کرکے بھیجدیا جاوے گا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دے کر جلدی مطلع فرماویں۔ تا کہ ان کے نام وی۔ پی نہ بھیجا جاوے۔ جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو اور ان کا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پرانے خریداروں کو کلام جو دوبارہ نہیں دی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے۔ جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے جن کو شریک۔ آتمک۔ سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھانی ہے اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ چندہ خرچ کر دینا نشپھل نہیں سمجھتے وہ ضرور اس دھرم کار میں سہایتا دیں گے اور اوروں کو بھی شامل کرکے نیکی کماویں گے۔

(مینیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دین و دنیا کی سبھی بھلائی کا بہتر وسیلہ ہے ؛ علم حاصل کر کے پھر بیڑا تمہارا پار ہے

مارتنڈ

سچے پُتر کی سچّی پرارتھنا

الٰہی ہو کہ ومہ رام میرا بھلائی قاعدہ ہو عام میرا
یہاں اچھا ہر اک ہو کام میرا وہاں کیجو بخیر انجام میرا
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مجھے توفیق وہ یارب عطا کر پدر مادر برادر اور خواہر
رکھیں دائم نگاہِ لطف مجھ پر مجھے سمجھیں کہ ہے یہ گھر کا اختر
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

بزرگوں کا کروں دل سے ادب میں کسی کو دوں نہ رنج بے سبب میں
نہ ہوں بھولے سے مغلوبِ غضب میں رہوں محکوم اُن کا روز و شب میں
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مجھے خُوردوں سے ہو سچی محبت کروں اُن پر عنایت اور شفقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُنہیں بھی مجھ سے ہو اس طرح اُلفت کہ بس دیکھا کریں میری ہی صورت
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مجھے احباب سمجھیں یارِ جانی محبت اور اُلفت کی نشانی
مجھے دیکھیں تو ہو وہ شادمانی کہ ہو شادی سے چہرہ ارغوانی
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بنکے چمکے نام میرا

مرا ہو اس طرح ہر کام روشن کہ ہو آبا کا اس سے نام روشن
سحر سورج سے جیسے بام روشن مہ تاباں سے جیسے شام روشن
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

وطن میں نام ہو مشہور میرا وطن کا پہنچے شہرہ دور میرا
صفا سے دل ہو یوں معمور میرا جہاں میں پھیل جائے نور میرا
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مرے دم سے ہو میرے ملک کو ناز مجھے سمجھیں وطن کے لوگ ممتاز
رفاہِ قوم کا مجھ پر کھلے راز خدایا مجھ پہ ہو رحمت کا در باز
یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مرے اخلاق کے سب ہوں ثناخواں میری ہمت بنے محسودِ اخواں
میری عقل و خرد ہو مشہورِ دوراں میسر آوے مطبوع بزرگاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

متیں ہوا ور شیریں میری تقریر　　پڑھیں اور سب سراہیں میری تحریر
ہو مشہور خلایق میری تدبیر　　مجھے مانیں زمانے کے مشاہیر

یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

مجھے توفیق نیکی اے خدا دے　　مجھے نیکوں کا یارب مرتبہ دے
میرے آئینۂ دل کو جلا دے　　تجلّی کی ضیا دے اور صفا دے

یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

نہ گھبراؤں پڑے مشکل جو آکر　　نہ ہوں مغرور پا کر منصب و زر
الٰہی یہ میری عادت ہو خوشتر　　رہوں راضی سدا تیری رضا پر

یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

غرض دنیا میں یارب خوش ہوں میں　　کروں جو کام وہ اچھا کروں میں
مقرب تیرا عقبےٰ میں بنوں میں　　سنے جب قہر تو یہ ہی کہوں میں

یہی ہے دھیان صبح و شام میرا
ستارہ بن کے چمکے نام میرا

(کلام مہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتمک اُنتی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اصلی دھرم کیا ہے دُکھ سُکھ کا مول کارن کیا ہے

پیشتر ازیں ہم نے بتلایا ہے کہ ہمارا اصلی دھرم پُورن برہمچریہ دھارن سے برہم شکتی پیدا کرنا ہے۔ اور برہم شکتی کی پراپتی سے اہنسا دھرم کا پرچار ہے۔ اب ہم آپ کو مفصل طور سے دکھلانا چاہتے ہیں کہ کس طرح سے برہم شکتی کی کمی بیشی سے دکھ سکھ پھیلتے ہیں۔ اور اہنسا دھرم کی رکھشا یا گھات ہوتے ہیں۔ منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।
यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥
सर्वं परवशं दुःखं, सर्वमात्मवशं सुखम् ।
एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥

ارتھات جو جو پراوہین (پرَوَش) دوسروں کا غلام بنانے والے کام ہیں۔ اُن اُن کاموں کو دانا آدمی کوشش سے اتیت پُرشارتھ سے چھوڑ دیوے۔ اور جو جو سوادہین (اپنے وش ہیں) آزادی بخشنے والے کام ہیں اُن کو کوشش سے اختیار کرے۔ پراوہین یا دوسروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ی غلامی ہی دکھ ہے۔ سُوادھینتا یا آزادی ہی سکھ ہے۔
یہ سُکھ دُکھ کا مختصر گیان ہے۔ اسی دُکھ سُکھ کے مختصر سے گیان کو وچار کر وچار ورن پُرش سب پرکار کے دکھوں سے مُکت ہو کر مہان آنند حاصل کر سکتے ہیں۔
ان مذکورہ بالا دو شلوکوں میں منوجی مہاراج نے واضح طور سے فرمایا ہے کہ دوسروں کی غلامی ہی مہا پاپ اور دکھ ہے اور دوسروں کی غلامی سے چھٹکارا پا کر آزاد یا سوتنتر یا سوادھین بننا پرم دھرم اور آنند ہے یا یوں کہو کہ دوسروں کی غلامی بندھ یا قید ہے۔ اور سوتنترتا موکش یا آزادی ہے۔ اب قابل وچار یہ سوال ہے کہ ہم کیسے دوسروں کے غلام بن کر بندھ یا قید میں پڑ گئے۔ اور دکھی ہوئے۔ اور کیسے ہمارا اس قید سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔
کسی نے سچ کہا ہے کہ "پرادھینے سپنے سُکھ ناہیں"۔ دوسروں کی غلامی میں سُکھ کی امید رکھنی بالکل فضول ہے۔ پرادھینتا ہی واقعی مہان دکھ ہے۔ پرماتما دشمن کو بھی پرادھینتا نہ دے۔ پرم پتا پرماتما نے تو ہمیں ہر طرح سے۔ سوتنتر۔ آزاد۔ سوادھین بنایا ہے۔ سنسار بھر کا تمام ایشور یہ۔ تمام آنند ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر ہر قسم کا ادھکار دیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر گیان چکشو بُدھی دی ہے۔ جس سے ہم اچھے بُرے کی تمیز کر کے پورن آنند بھوگ سکیں۔ اور اسی پرم دیالو پتا کا دھنیاد کر سکیں۔ لیکن ہم ایسے اگیانی بن گئے ہیں ہماری عقل پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ ہم نے اپنی مورکھتا سے اس دیالو اور نیائے کاری پتا کی سچی آگیا کو نہ سمجھتے ہوئے اپنے تمام سُوتو سوادھینتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوتنترتا کو کھو کر غلامی کی ڈگری پائی ہے۔ ذرا ذرا کام میں ہم دوسروں کے
محتاج ہیں۔ ہماری غلامی اور محتاجی کی کوئی حد نہیں رہی۔

اس غلامی اور محتاجی کا مُول کارن یہ ہے کہ سوادھیائے کی فراموشی
سے ہماری روزانہ ضروریات حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ ہم ضروریات
کے غلام بن گئے ہیں۔ ضروریات کا اعتدال ہی پرم سکھ کا کارن ہے۔
اور ضروریات کو منہ زور بنا لینا ہی پرم دُکھ ہے۔ ہم ضروریات کے
دکھ کے تلے دب گئے ہیں۔ اور ہماری چمک دمک جاتی رہی ہے۔ اور
ہم ان ضروریات کے بس میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ ہماری اس سے رہائی
مشکل ہو رہی ہے۔

اگر اس سنسار میں بنظر غور دیکھا جاوے تو پتہ لگے گا کہ جس کی
ضروریات حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ وہی زیادہ دکھی ہے۔ لیکن جسکی
ضروریات بہت ہی کم ہیں۔ اور خوب محنت سے وچارپوربک کرم
کرتا ہے۔ وہی سکھ سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اور ہمیشہ بےفکر بنا ہوا
آنند میں مگن رہتا ہے۔ ضرورتوں کے غلام کو ہر وقت سوچ اور فکر
کی آگ جلا جلا کر خاک سیاہ کرتی رہتی ہے۔ اور بدی اور بدمعاشی کی
طرف اس کے دل کو دھکیلتی رہتی ہے۔ اور قیدخانوں کی بند کوٹھڑیوں
میں بند کراتی ہے۔ اس ظالم ضرورتوں کی زیادتی سے پرماتما رکھشا
کریں۔

اگیانی لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ ضروریات ہم پر کس طرح اپنا غلبہ پالیتی
ہیں اور کس طرح ہم کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور کس طرح ہمارا انجو مرنکا لکر
ہم کو ظالم موت کے پنجہ میں دھکیل دیتی ہیں۔ اور کس طرح سے ہم کو اس جہان اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُس جہان کے اصلی سکھ سے محروم رکھتی ہیں۔ اس راز کو ہم مختصراً آپ کو تبلانا چاہتے ہیں اور پرارتھنا کرتے ہیں کہ جن کو اصلی سکھ کی خواہش ہے وہ ان سے ہمیشہ خبردار رہیں۔ اور بجائے اس کے کہ خودضرورتوں کے غلام بن کر محتاجی کی زندگی کاٹیں۔ ان ضرورتوں کو ان ضرورتوں کے غلاموں کو اپنا غلام بنالیویں۔ اور مزے سے ان پر حکومت کریں۔

دانا اور بیوقوف میں یہ فرق ہوتا ہے کہ دانا دونوں آنکھوں سے ہر ایک چیز کے روشن اور تاریک پہلوؤں کو۔ سوکھشم استھول روپوں کو یتھارتھ دیکھتا ہے۔ لیکن بیوقوف کی یا تو دونوں آنکھیں اندھی ہوتی ہیں جس سے وہ اچھے برے میں تمیز نہیں کرسکتا یا کانڑا ہونے سے وہ ہر ایک چیز کے ایک پہلو کو دیکھتا ہے۔ دوسرے سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس سے وہ اندھیرے میں رہنے سے ہمیشہ دُکھ اُٹھاتا رہتا ہے۔ دانا آدمیوں میں سب سے اعلےٰ وصف یہ ہوتا ہے کہ ان کی نگاہ بڑی تیز ہوتی ہے۔ وہ بڑی گہری نگاہ سے بڑے دھیان سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہیں۔ اور اس کے اچھے یا برے انجام سے باخبر ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سوکھشم چیزوں اور ذرا ذرا سوکھشم کاموں کے ہیتو کو وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اور ایجاد و اختراع کے موجد بنتے ہیں۔ خود سکھ بھوگتے اور دوسروں کو سکھ بھوگاتے ہیں۔ مثلاً نیوٹن اڈیسن۔ سوامی دیانند سرسوتی۔ بدھ دیو وغیرہ وغیرہ بدھی مانشوں نے اپنے اس اعلےٰ وصف سے اپنے اس سوکھشم دھیان سے کس طرح سے سنسار کی کایا پلٹ دی۔ اور کس طرح سے اس سنسار کو سورگ دھام بنانے کا بیج بو گئے۔ لیکن برخلاف اس کے بیوقوفوں کی نگاہ بڑی تنگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتی ہے۔ ان کی نگاہ میں ذرا ذرا کاموں ذرا ذرا سوکھشم چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے۔ وہ ذرا سا ایکدفعہ شراب پی لینا۔ جھوٹ بول لینا۔ بیہودہ ٹھٹھا مخول بکواس مار لینا۔ تھوڑا سا جوا کھیل لینا۔ وشے بھوگ کی باتوں سے تھوڑی دیر دل کو خوش کر لینے میں ذرا عیب نہیں سمجھتے۔ اور نہ ان کو ان ذرا ذرا سے بڑے کاموں کے ابھیاس سے ان برائی۔ پاپ ور دکھ کے بیجوں سے ان کاموں کا انجام یا پھل برا نظر آتا ہے۔ اور نہ وہ ان کو چھوڑتے ہیں۔ اور نہ اصل سکھ کا مزا لیتے ہیں دانا اور بیوقوف میں اسی دھیان کا فرق ہے۔ اس دھیان کے کارن دانا آدمی سکھ بھوگتے ہیں۔ اور بیوقوف دکھ بھوگتے ہیں۔ اس سوکھشم دھیان کے کارن دانا آدمی اپنی ضروریات کو بہت کم بنا لیتے ہیں۔ اور اس ستھول دھیان یا بلکہ برابر موٹی عقل کے سبب سے بیوقوف اپنی ضروریات کو حد سے زیادہ بڑھا کر خراب وخوار ہوتے ہیں اسواسطے اصل آنند کے خواہشمند دانا آدمی کا کام ہے کہ وہ اپنے دھیان کو سوکھشم بنا کر ون بدن بے فائدہ ضروریات کو کم کر دے۔ اور اس دکھ سے نجات پا کر اپنے دھیان کو پر اُپکار کے کام میں لگا دیوے۔

اگر بغور وچار اجاوے تو ہم کو کوئی دکھ نہیں ہے۔ ہماری ضروریات بہت محدود ہیں۔ ہم نے ہی اپنی بیوقوفی اور تنگ خیالی اور تنگ نظری سے بیجا بے فائدہ ضرورتوں کو بڑھا کر پاپ بڑھا دیا ہے۔ ہم نہیں دیکھتے۔ ہم نہیں وچارتے کہ یہ جو چیز ہم کھا رہے ہیں۔ یا یہ جو کام ہم کر رہے ہیں اس سے ہم کو کیا فائدہ ہے۔ اس سے ہماری کونسی ریرک آتمک یا سماجک اُنتی ہوگی۔ کیا یہ ہماری بیوقوفی کا صریح ثبوت نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے کہ ہم ہر ایک کام صرف موجودہ تھوڑے سے سُواد کی خاطر کرتے ہیں تھوڑی دیر کے مزے کے واسطے ہر ایک چیز کھاتے ہیں۔ ہمارا دھیان صرف موجودہ سکھ کا غلام ہے۔ موجودہ چند منٹوں کے سُواد کا بھوکا ہے ہم کو موجودہ تھوڑی دیر کا سکھ ہی اصلی سکھ معلوم ہوتا ہے۔ اس عارضی سُکھ کے بُرے انجام کی ہم کو کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ یہ کیسی ہماری خوفناک دکھدائی اوستھا ہے۔

جس جاتی یا جس ملک کے لوگوں کے دھیان کی یہ بُری حالت ہو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔

ہماری کم عقلی اور تنگ خیالی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہم نے تمباکو۔ شراب۔ بھنگ۔ چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ نشیلی چیزوں۔ مانس۔ مچھلی۔ انڈے۔ وغیرہ مُردار چیزوں۔ لیمونیڈ۔ سوڈا۔ برف۔ وغیرہ ناقص چیزوں کو بے جا بے ضرورت اپنے خاطر اپنے گلے کا ہار بنا لیا ہے۔ اور اپنی تمام طاقت۔ تمام اندریاں بیجا شوقوں میں بیفائدہ ضایع کرکے آہستہ آہستہ بربادی کے کنوایں میں گر رہے ہیں۔ ہم نے یہی سمجھ رکھا ہے۔ ہماری عقل ہم کو یہی سکھلاتی ہے کہ سندر سندر لال شراب تھوڑی تھوڑی پینے سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ ہاضمہ کو قوت ملتی ہے۔ رنگ و روپ نکھرتا ہے۔ چہرہ لال گلال ہوتا ہے۔ وشے بھوگ میں طاقت بڑھتی ہے ہنسی آتی اور بیفکری پیدا ہوتی ہے۔ غم غلط ہو کر آنکھوں میں نور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے سندر لال پری کی طرح ہمارے روح کو خوش کرتی ہے لیکن افسوس ہم اس کی بیرونی موہنی صورت کو دیکھ کر موہت ہو جاتے ہیں لیکن اس کے اندرونی زہریلے اثر سے بالکل بے خبر رہتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جھٹ اس کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ جس طرح کہ وبھچاری بیوقوف آدمی خوب ہار سنگار کئے ہوئے۔ عطر پھلیل لگائے ہوئے من موہنی سندر روپ بازاری ٹھگنیوں کے بیرونی شکل پر بھول کر اُن سے سپرش کر لیتا ہے۔ اور ساری عمر کے واسطے آتشک۔ سوزاک یا نامردی کا تمغہ لے لیتا ہے۔ اس طرح سے ناوان شرابی بھی شراب کو دل بھانی لال پری سمجھتا ہوا اس کی غلامی اختیار کرتا ہے۔ جسم کے اعضائے رئیسہ دل۔ جگر۔ دماغ کی اصلی طاقتوں کو کھو کر دنیا کی ہر قسم کی نعمتوں کے مزے سے محروم رہتا ہے۔ ماں بہن اور استری کی تمیز کھوتا ہے۔ بزرگوں کا نام ڈبوتا ہے۔ گنتوں سے منہ چھپاتا اور سر پر جوتے کھاتا ہے۔ اور دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ دونوں جہان کے سکھوں سے ہاتھ دھو کر دکھ اور مصیبت کی موت مرتا ہے۔ لیکن پھر بھی نہیں سمجھتا ہے۔ بار بار ایسے کو کرم کئے جاتا ہے اور اس کو دیکھ کر دوسرے بھی گو کرمی بنتے جاتے ہیں۔ یہ صرف ایک شراب کا دردناک نظارہ ہے۔ اس طرح سے ماس۔ مچھلی۔ حقہ۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ دیگر خراب عادتوں یعنی بیجا ضرورتوں نے تو گھروں کے گھر۔ قوموں کی قومیں ملکوں کے ملک تباہ و فنا کر دیئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ استری۔ پرش دونوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ مثلاً پنجاب میں کئی جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں مٹی کھاتی ہیں۔ حقہ پیتی ہیں۔ ماس و شراب سے پرہیز نہیں کرتی ہیں۔ اور اسی طرح سے کئی ناقابل بیان گندی عادتوں اور بیجا بے فائدہ ضرورتوں کی غلام بنی ہوئی ہیں۔ پرشوں کی کارستانی سے ہی ان بیچاریوں کی یہ دُردشا ہو رہی ہے۔ غرضیکہ ان بیجا ضرورتوں کی غلامی کا کوئی کہاں تک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ذکر کرے۔ اگر پرماتما ہم کو آج دولتمند بنا دے۔ نوکر چاکر خدمتگار کام کرنے کو دے۔ یا ہم کو وکیل بیرسٹر یا کوئی بڑا عہدہ دار بنا دے پھر تو ہمارے سکھ کا کیا کہنا۔ ہماری محنت کی داد کس کو طاقت ہے کہ وہ دے سکے۔ مجال ہے کہ پھر کوئی کام ہمارا بغیر نوکر کے آشرے یا بغیر دھن کے ہو سکے۔ بھوکے یا پیاسے بھلے مر جاویں۔ لیکن اپنے ہاتھ سے کھانے پینے کا سامان لانے میں اپنی شان ہیں کبھی فرق نہ آنے دیں گے۔ گھر میں یا لکھنے پڑھنے کی جگہ میں اشدھی یا بےقاعدگی سے بدبو اور سڑانڈ کیوں نہ پھیل جاوے۔ لیکن اپنے ہاتھ سے صفائی اور باقاعدگی رکھنے میں اپنی عزت کو بٹہ نہیں لگائیں گے۔ یہ ہے دوسروں کی غلامی کا حال اور دوسروں کی غلامی کا دکھ۔ اسی طرح سے ہم اچھے موقع یا اچھی شاندار زندگی کو غنیمت سمجھ کر سوتنتر یا خود مختار بننے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ دولت۔ نوکر۔ چاکر۔ استری۔ لڑکے بالے وغیرہ اچھی اچھی چیزوں کو پا کر ان کی قدر کر کے ان سے تیاگ کا برتاؤ نہیں کرتے ہیں۔ اور ان کے غلام بن کر اپنی آزادی کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی سستی۔ کاہلی اور بالکل دوسروں کے نربھر ہو جاتے ہیں۔ یا بالکل دوسروں کے دام محبت میں پھنس جانے سے اپنی طاقت کھو بیٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور خود جسم بن کر دوسروں کو روح بنا لیتے ہیں۔ دوسروں کی زندگی اور موت سے ہماری بھی زندگی اور موت ہوتی رہتی ہے۔ ہم اپنے آتما یا اصلیت کو بالکل برباد کر کے جلدی ناش ہو جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے جس نے برہمچریہ برت دھارن سے برہم شکتی حاصل کر لی ہے وہ ہر ایک کا آتما بنا ہوا ہر ایک کو زندگی بخشتا ہے۔ وہ اپنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسی زندگی رکھتا ہے اس کی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ویریہ اگنی گیان اگنی کے تیج اور پرکاش سے پورن ودھیا و گیانی ہوتا ہے وہ ہر ایک چیز کے گن کرم سوبھاؤ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اور ویسے ہی ان سے کام لیتا ہوا سدا سکھی رہتا ہے۔ اس کو نہ سردی۔ گرمی۔ برسات کا دکھ ستاتا ہے اور نہ وہ کبھی بیمار ہوتا ہے۔ اور آئی ہوئی مصیبت کو اپنے بل اور گیان سے فوراً روک لیتا ہے۔ اس کو نہ کوئی زیادہ کپڑے کی ضرورت ہے اور نہ وہ مصالحہ دار لذیذ چٹنیوں یا مزیدار چورنوں سے اپنے ہاضمہ بڑھانے کی حاجت رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی تمام لذات کو غلامی کی زنجیر سمجھتا ہوا ان سے آزاد رہتا ہے۔ اور نشکام بھاؤ سے ہر ایک کی سیوا میں آنند پورک جیون سپھل کرتا ہے۔ ایک مانو برہمچریہ ہی ہے جو دوسروں کی غلامی اور بے جا ضرورتوں سے آزاد کر کے دکھ سے چھڑاتا ہے۔ اور برہم بل پردان کر کے پرم آنند دلاتا ہے۔

برہمچریہ کے قائم رکھنے کا سب سے سریشٹ سادھن سوادھیائے ہے۔ گوروکل کا برہمچاری۔ گرہستی۔ بان پرستی اور سنیاسی سب کیواسطے سوادھیائے پرم دھرم ہے۔ جبتک انسان ہر روز سوادھیائے کرتا ہے یعنی ویدادی ستیہ شاستروں۔ ویدانوکول سداچاری مہاتماؤں کے جیون چرتروں اور سرشٹی نیم کی طرف ہر روز دھیان دے کر اپنے آپکا دھیان کرتا یا اپنی اوستھا پر وچار کرتا رہتا ہے۔ تب تک برہمچریہ قائم رہتا ہے۔ جب سوادھیائے کو بھول کر چھوڑ دیتا ہے تو برہمچریہ برت کا بھنگ ہونے لگتا ہے۔ اسی واسطے برہمچریہ برت کے قائم رکھنے والا اور سب پرکار کے دکھوں سے چھڑا کر آزادی کی زندگی یا آنند جیون دینے والا ایک ماتر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوادھیائے ہے۔ یہی ہر ایک کی جان پران ہے۔ سوادھیائے ہی ہمارا اصلی دھرم ہے۔ اسی سوادھیائے کو سمجھنا سمجھانا ہم سب کا اصلی کرتبیہ ہے

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔ (باقی آئندہ)

(دھرم جگیاسو)

سوچ سمجھ بار بار سوچ

۱۔ سچ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ ۲۔ اگر ایشور مکمل کاریگر ہے تو پھر اسکی قدرت میں تجھ کو نقص کیوں نظر آتا ہے۔ اگر ایشور رحیم ہے تو پھر دنیا میں ظلم و ستم کے واقعات کیسے ہوتے ہیں۔ اگر ایشور باران رحمت برساتا ہے۔ تو کیوں قحط کے نظارے نظر آتے ہیں۔ اگر ایشور زندگی بخشتا ہے تو موت اس عطیہ کو کیسے چھین لے جاتی ہے۔ دوست کبھی کبھی ان باتوں پر سوچا بھی کرو۔ ۳۔ من کا آئینہ صاف کرو۔ اس میں گرد و غبار بھرا ہے اس لئے تمہاری آتما کا عکس اس پر نہیں پڑتا۔ اس کے صاف کر دینے سے تم دیکھوگے من مایا اور آتما میں کیا بھید ہے۔

پاپی کا کبھی بھلا نہیں ہوتا

کسی قصبہ میں دو براہمن رہتے تھے۔ یہ بھائی بھائی تھے۔ باپ کے مرنے کے بعد چھوٹے بھائی نے حکمت عملی کر کے ساری دولت پر آپ قبضہ کر لیا۔ بڑا بھائی نیک اور ایماندار اور بھلا مانس تھا غریب نے ایک بزازی کی دکان نکال لی۔ روپیہ پیچھے صرف ایک آنہ نفع لیا کرتا۔ اور جھوٹ نہ بولتا۔ دکان تھوڑی ہی مشکل سے پانچ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چار آنہ کے پیسے روز ملتے تھے اور وہ اسی پر گزران کرتا تھا۔ پانچ چار مہینہ کے بعد چھوٹا بھائی اس کی دکان پر آیا اور کہنے لگا میں نے تو باپ کی ساری کمائی اڑا دی۔ اب میرے پاس کچھ نہیں رہا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو میری مدد کر۔ اس نے کہا میرے بال بچے ہیں۔ پانچ چار آنہ روز میں بڑی مشکل سے دن کٹتے ہیں۔ خیر یہ ایک روپیہ لے جا۔ گاؤں سے دودھ لا کر بیچا کر۔ دو آنہ روز تجھ کو مل رہا کرے گا۔ تیرے بال بچے نہیں ہیں کھانے کے لئے کافی ہوگا۔ مگر خبردار کبھی بے ایمانی نہ کرنا۔

چھوٹے بھائی نے روپیہ لے لیا۔ اور بڑے بھائی کی صلاح کے موافق دودھ بیچنا شروع کیا۔ روز دو آنہ کے پیسے مل جاتے تھے ایک دن اس کے دل میں پاپ سمایا۔ اس نے کہا لاؤ آج دودھ میں پانی ملا دیں اور اس نے ویسا ہی کیا۔ اس دن اُس کو چار آنہ نفع ہُوا۔ اب دوسرے و تیسرے دن بھی اس نے اسی طرح کیا۔ بڑے بھائی کی نصیحت بھول گیا۔ یہاں تک کہ چند ہی روز میں اس کے پاس بہت روپیہ جمع ہو گئے اور اب اس نے دودھ کی بہت بڑی دکان کر لی اور پانی ملا ملا کر بیچنا شروع کیا۔ چند ہی روز میں مالدار ہو گیا۔ اور سونے چاندی کے زیور بنا لئے۔ بڑے بھائی کو دیکھ کر تعجب ہُوا۔ وہ دل میں سوچنے لگا کہ دیکھو میں ایمانداری سے کام کرتا ہوں۔ میرے پاس کچھ روپے نہیں ہیں۔ یہ پانی ملا ملا کر دودھ بیچتا ہے۔ کتنا مالدار ہو گیا ہے۔ اس براہمن کے دل میں شک گزرا۔ اس نے سوچا یہ کیا راز ہے۔ ایماندار ظاہرا دکھی اور بے ایمان سکھی ہیں۔ مگر وہ اس معمّہ کو حل نہیں کر سکا آخر ایک سادھو کے پاس جا کر کہنے لگا۔ مہاراج! میرا بھائی بے ایمان ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ سکھی ہے اور دولتمند ہے۔ میں ایماندار ہوں مگر دکھی ہوں۔ اور غریب ہوں۔ اس کا کیا سبب ہے۔ سادھو نے ہنسکر پوچھا۔ وہ کیا بے ایمانی کرتا ہے اس نے کہا دودھ میں پانی ملاکر بیچتا ہے۔ سادھو نے پوچھا کیا تو بتا سکتا ہے کہ اس نے اب تک کتنے لوٹے پانی دودھ میں ملاکر بیچے ہیں۔ اس نے حساب لگاکر تعداد بتادی۔ کیونکہ وہ روز روز کا حساب کرتا رہا۔ سادھو نے کہا۔ بہت اچھا ایک گڑھا قد آدم کا کھود۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ تب سادھو نے کہا اسی لوٹے سے ماپ ماپ کر اس میں پانی بھر دے۔ براہمن نے پانی بھر دیا۔ تب سادھو نے حکم دیا۔ ذرا تو اس گڑھے میں کھڑا تو ہو جا۔ اور جب براہمن کھڑا ہو گیا تو اس کی گردن کے برابر پانی آیا۔ سادھو نے اس کو کہا ابھی تک پانی کی مقدار اسکے ڈوبانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ جب اتنے لوٹے پانی وہ اور ملا لیگا تب غارت ہو جائے گا۔ اس کی دولت بے ایمانی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اگلے جنم کے شبھ کاموں کا پھل ہے۔ مگر افسوس وہ بے ایمان اس کو بھی غارت کر رہا ہے۔

براہمن اپنے گھر چلا آیا اور دن گنتا رہا جب پانی کے لوٹوں کی تعداد برابر ہو گئی۔ اس نے سوچا دیکھیں میرا چھوٹا بھائی کیسے پانی میں ڈوبتا ہے۔ کیونکہ اس نے سادھو کی پیشینگوئی کو اور معنی میں سمجھا تھا۔

یہاں یہ گل کھلا کہ شام کے وقت دودھ کی دکان بند کرنے کے بعد اس براہمن نے اپنا روپیہ پیسہ زیور وغیرہ سب گن گنا کر صندوق میں بند کر دیا۔ اور دودھ کے نیچے کی آگ بجھا کر اور بجھی ہوئی لکڑی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کو لکڑیوں کے انبار میں پھینک کر سو رہا۔ ہونے والی بات اس لکڑی میں کہیں آگ رہ گئی تھی۔ آہستہ آہستہ سلگ کر اس نے اور لکڑیوں کو بھی پکڑ لیا۔ اور ایک بجے رات کے وقت اس مکان میں آگ لگ گئی۔ تب برہمن نیند سے چونک اٹھا۔ اڑوس پڑوس کے لوگ آگ بجھانے کو دوڑے مگر لاحاصل جو کچھ گھر میں مال و متاع تھا سب جل کر خاک ہو گیا اور دودھ بیچنے والا ہائے قسمت ہائے قسمت کرتا ہوا رونے لگا۔

اس کے پاس سوائے ایک روپیہ کے جو اس کی انٹی میں بندھا تھا اور کچھ نہیں رہ گیا۔ پانی میں دودھ ملا کر بیچنے کا یہ انجام ہوا یاد رکھو جو پاپ کرتے ہیں ان کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سکھ تو ان کے حصہ میں آتا ہی نہیں۔ ہاں دولت وغیرہ جو اگلے شبھ کرموں کی وجہ سے اکٹھی ہو جاتی ہے وہ اس طرح غارت ہو جاتی ہے۔

٭

سچّا وشواس

(۱) پرماتما حاضر و ناظر ہے۔ وہ ہر ایک کو کرم انوسار اچھے یا برے پھل ضرور دیتا ہے

(۲) ذرا ذرا پاپ کی سزا بھی ضرور ملتی ہے نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ بدی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے

(۳) پر اپکار کی زندگی سب سے بہتر زندگی ہے۔

(۴) وچار اور گیان سے نیک کام میں ہمیشہ لگے رہنے سے دھن۔ دولت عزت آبرو۔ تندرستی اور درازی عمری اُتم سنتان اور ہر پرکار کے سکھ ضرور ملتے ہیں۔

(۵) نکمے و برے وچار کام آدمی کو کبھی بھلا نہیں ہونے دیتا اس لئے ہمیشہ پاپ کر نیکی سوچ کر ... رہنا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دکھ بھنجنی اشومتی کا منوہر اپدیش

اشومتی جنگل میں رہنے والے سوبرت نامی منی کی پت ورتا استری تھی۔ جب یہ بہت کم سن تھی اسی وقت سے اس کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق رہا کرتا تھا۔ اس کے نیک عادات کو دیکھ کر ایک گورشی نے اپنے پاس رکھ کر وید۔ آتم گیان و پوران وغیرہ کی تعلیم دی۔ عقل تیز و سمجھ بوجھ اچھی تھی تھوڑے ہی دنوں میں اس نے علم کی تکمیل کر لی تھی۔ اور روحانی مضامین کو بہت اچھی طرح سمجھنے لگی تھی۔ جب وہ سن بلوغ کو پہنچی۔ رشی نے سوبرت منی کے ساتھ اس کا بیاہ کر دیا۔ شوہر کے یہاں آکر اس نے اس کے گھر کی حالت کو کچھ کا کچھ بنا دیا۔ جہاں پتی سیوا اور گھر کا کام کاج وہ خود کرتی تھی وہاں اس کی ہمت اور اُلوالعزمی نے اس کے آشرم کو دور دور کے آدمیوں کی کشش کا مرکز بنا دیا تھا۔

اشومتی اپنے گھر کی اکیلی تھی۔ مگر وہ اس توجہ اور محنت کے ساتھ گرہست آشرم کے فرائض انجام دیتی تھی کہ لوگوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ اس کے مکان میں بھوکوں کے لئے اناج۔ پیاسوں کے لئے پانی۔ ننگے آدمیوں کے لئے کپڑے اور بیماروں کے واسطے ادویات وغیرہ ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جب کبھی کوئی بیمار آجاتا وہ اپنے ہاتھ سے دوا علاج کرتی۔ اور وقتاً فوقتاً اُپدیش سنا کر نہ صرف اس کے جسمانی مرض کا علاج کرتی بلکہ اس کی اخلاقی زندگی کو پلٹا دیتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نمبر ۱۔ آیورویدک میں قدیم زمانہ میں صرف دوا و تشخیص مرض ہی کا علاج نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان میں اور بھی خوبیاں تھیں جو آج کل کے حکیم یا ویدوں میں کہیں نظر نہیں آتیں۔ قدیم ویدوں نے انسانی امراض کو تین حصوں میں منقسم کر رکھا تھا۔ جسمانی۔ دماغی اور روحانی۔ اور اسلئے ان کے لئے ضروری تھا کہ جہاں وہ آیوروید شاستر سے آگاہ ہوں وہاں آتمک ودیا سے بھی واقفیت رکھیں۔ تاکہ اگر کوئی روحانی مریض آجائے تو اس کا اس ودیا کی مدد سے علاج کیا جائے۔

اشونمنی جانتی تھی کہ ان تمام مرضوں کا علاج کیا ہے۔ اور اس وجہ سے جب جیسا موقع دیکھتی تھی اسی طرح اس کی دوا کر کے مریض کو انسانیت و اخلاق کے سبق بھی سکھاتی رہتی تھی۔ عورتوں میں قدرتی طور پر کسی مضمون کے ادا کرنے کی خاص قابلیت ہوتی ہے۔ اُن کی زبان۔ آنکھ اور دل میں خاص قسم کا اثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ خوبصورتی کے ساتھ اس طرح آدمی کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری کریں۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ اثر سے خالی رہے۔ ارد گرد کے لوگ اس کی مدد کے خواہشمند ہو کر آشرم میں آتے تھے۔ اور منی و اُس کی دھرم پتنی کے فیضان صحبت سے فائدہ اُٹھا کر دھرماتما اور سادھو بن جاتے تھے۔

اس کی ساری زندگی اس طرح آدمیوں کے اخلاق کے درست کرنے میں صرف ہوئی۔ اور وہ اپنے پر اُپکار کے کام کی وجہ سے اس زمانہ میں دکھ بھنجن کہلاتی تھی۔

اس کے اُپدیش میں وہ خصوصیت موجود تھی جو صرف سادھو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں ہوا کرتی تھی۔ دنیا میں سادھو وہ لوگ ہوتے ہیں جو بدی کے عوض میں بھی نیکی کرتے ہیں۔ اور جب کبھی دنیا میں وہ پیدا ہو جاتے ہیں ان کا نیک اثر دنیا کے اس حصے کو کچھ کا کچھ بنا جاتا ہے۔ اشوبھتی ایسی سادھوی استری تھی۔

یہاں ہم اس کے ایک اُپدیش کو اختصار کے ساتھ قلمبند کرتے ہیں۔ دیوی جی کے اظہار کا طریقہ بالکل سادہ ہے۔ تاہم اس کے لفظوں میں ایک قسم کا زور ہے۔ وہ ایک دیا کھیان کے سلسلہ میں کہتی ہے۔

دھرم اُپدیش

(۱) سب پرانیوں پر جو آتمک بل سے بلوان نہیں ہیں ہرگز دیا نہیں کرسکتے اس لئے سب کو چاہیئے کہ اندریوں کو بس میں کر کے آتم بردھی کریں آتم بردھی کی بنا ان میں کبھی سدگن نہ پرگٹ ہوں گے۔ جس کا اپنا من بس میں نہیں وہ اچھے گنوں کو کیسے بس میں رکھ سکتا ہے؟ من۔ بچن۔ کرم سے بل وان ہو۔ من کو۔ بچن کو۔ کرم کو اپنے ادھین بناؤ۔ تب ہی جا کر تم کچھ سمجھ سکو گے کہ دیا کیسی کرنی ہوتی ہے۔ دیا کا بھاؤ چندن کے برکش (درخت) سے سیکھو منشیہ اس کو کلھاڑے سے کاٹتا ہے۔ پر چندن اس کے کلھاڑے کو بھی سگندھت کر دیتا ہے۔ چندن کا جش سنسار میں پھیلا ہوا ہے۔ کون ہے جو اس کی سگندھی کو نہیں چاہتا؟ کون ہے جو اس کی دھولی کو اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا؟ سب اس کی پرشنشا کرتے ہیں۔ اور سب کے ہردے میں اس کے آدر کا سنسکار رہتا ہے۔ جیسے چندن کی باس پھیل کر آکاش کو اپنے سوگندھی سے بھر دیتی ہے۔ ویسے ہی دیا کرنے سے تمہاری کیرتی پھیلے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تم آور نہ چاہو۔ کیونکہ چندن کسی سے کہنے نہیں جاتا کہ میری پرتشٹھا کرو۔
سب آپ ہی آپ اُس کے گن کو دیکھ کر اس کا آدر کرتے ہیں۔ تمہارا جیون چندن
کی طرح دوسرے پرانیوں کے ارتھ ہو۔ چندن کی سوگندھی کو دیکھ کر برے
بھلے پرانی اس کی اور آپ سے آپ کھنچتے رہتے ہیں۔ مگر چندن کسی کو دکھ نہیں
دیتا۔ وہ جانتا ہے۔ سب اپنے کارج کی سدھی کے نمت میرے پاس
آتے ہیں۔ اور وہ سب کی سہتا ہے۔ سب کی جلتی ہوئی اگنی کو شیتل
کرتا ہے۔

(۲) پتر اور پتریوں کے لکھانے پڑھانے اور لابھ دایک باتیں سکھانیکا
سمے کیول لڑکپن ہے۔ کنتو جب تک آپ اچھے نہ ہو گے کبھی آشا نہ کرو
کہ تمہاری سنتان اچھی ہوگی۔ سنتان تمہاری کھیتی کا بیج اور پھل ہے۔ جو
تم بوؤگے۔ وہی کاٹو گے۔ جیسے ان کی اُتپتی تم سے ہوتی ہے۔ ویسے ہی تمہارے
دن دن کے آچرن سے ان کے سینچاؤ کے پانی ملتا ہے۔ جیسا وہ تم کو
کرتے۔ بولتے۔ سوچتے وچارتے دیکھتے ہیں۔ ویسا ہی آپ کرنے لگ جاتے
ہیں۔ تم اپنے ماں باپ اور گوروؤں کی پرتشٹھا کرو۔ تمہاری سنتان میں آپ
یہ گن پرگٹ ہوگا۔ تم پرماتما وسا ین کال ایشور کی اُپاسنا کرو۔ تمہارے
بچے آپ ایسا کرنے لگ جائیں۔ تم اپنے منہ سے کبھی انوچت بات نہ نکالو۔
تمہارے بچے اسبھیہ (بد تہذیب) نہ بنیں گے۔ تم مدھر بچن بولو۔ کرودھ
نہ کرو۔ بچے بھی میٹھی میٹھی باتیں کریں گے۔ اور کسی کو دُربچن نہ کہیں گے۔ تم
آپ اپنی سکشا کرو۔ بچوں کو تمہارے بیوہار سے سکشا ملے گی۔ پانچ سات
برس تک سکشا دے کر تب بچے کو آچاریہ کے پاس ودیا پڑھنے کو بھیجو۔

(۳) اگیانی منش سوچتا ہے۔ سکھ وشے بھوگ میں ہے۔ لیکن ان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بڑی بھول ہے۔ جو اندریوں کو انکش نہیں دیتے۔ جن کی اندریاں پربل ہو جاتی ہیں۔ وہ سنسار میں سدا دکھی رہتے ہیں۔ جگت کے بھوگ ولاس سے کبھی ترپتی نہیں ہوتی۔ جتنا ہی ملتا ہے اتنا ہی منشیہ اپنے آدرش سے نیچے گر جاتا ہے۔ یہ بدھی مانوں کا بچن ہے کہ سنسار میں رہ کر سارا سمے سنسار کے بھوگ میں نہ گنوا دے۔ جیسے چتر رتھ بان باگ ڈور کھینچتے ہوئے گھوڑوں کو اپنے بس میں رکھتا ہے ویسے ہی یہ اندریاں تمہارے بس میں رہیں تب تم کو کسی کا بھئے نہ رہے گا۔ اور سنسار میں کیول اتنا بیوہار کرو جتنا اُچت ہے۔ اور تب تم کو سکھ ملے گا۔ سکھ کا بھنڈار تمہارا اپنا من ہے جیسے جب وایو کے جھونکے سے جھیل کا پانی اشانت ہو جاتا ہے اس میں منہ نہیں دکھائی دیتا ویسے ہی اشانت من میں آتمک سکھ کا ابھاس نہیں پرگٹ ہوتا۔ من کو بس کرو۔ بدھی سے کام لو۔ بدھی چنچل نہ ہونے پاوے۔ اور تم نس سندیہہ سکھی ہو گے۔

۴۔ پرمارتھ بدھی کا کبھی انادر نہ کرو نہ دھرم کرم پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑاؤ اس سے تم ناستک بن جاؤ گے۔ پھر ایشور بھگتی کا انکر من میں نہ آوے گا۔ اور ناستکتا کے ساتھ سارے اوگن تمہارے ہردے اپنا گھر بنا لیں گے۔ دھرم کو مت مارو دھرم تم کو ماریگا دھرم کا مارا کبھی نہیں ابھرتا دھرم کی رکھشا کرو دھرم تمہاری رکھشا کریگا دھرم کا رکھا ہوا نہیں مرتا ہے۔ جس طرح تھوڑے تھوڑے پانی سے بڑے بڑے جھیل بھر جاتے ہیں۔ ویسے ہی تھوڑا تھوڑا دھرم کے دن پرتی دن بیوہار سے منشیہ دھارمک بن جاتا ہے۔ دھرم سے کیرتی ادھرم سے اپ کیرتی ہوتی ہے۔ دھرم میں سچائی ہے۔ اور جہاں سچائی رہتی ہے وہاں بھئے اور بپتا نہیں رہتی۔ ادھرم جھوٹ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ارت ہے۔ اور جہاں است رہتا ہے۔ وہاں بھئے اور لجیا رہتی ہے۔ تم ایسے بنو کہ بڑوں کی سبھا میں جاتے ہوئے تم کو کسی پرکار کا بھئے اور لجیا نہ ہو۔ شترو بھی دھرماتما اور سچے منش کا آدر کرتے ہیں"۔

(۵) شبھ کرم کیا کرو۔ وردری ہو جاؤ۔ پرنتو برے کرم کبھی نہ کرو۔ تمہارا لوک پرلوک سب کرم پر نربھر ہے۔ جیسا منشیہ کرتا ہے ویسا بنتا ہے تم نے جیسا کرم کیا تھا ویسے ہی بنے ہو۔ آگے جیسے کرم کروگے ویسے بنوگے۔ ماں۔ باپ۔ بھائی بند۔ ستری۔ پُتر۔ کلتر کوئی سنگ نہیں جاتا سب یہاں کے یہاں رہ جاتے ہیں۔ کیول کرم ساتھ جاتا ہے۔ بُرے کرم کروگے بُرے بنوگے۔ بری اوستھا کو پراپت ہوگے۔ شبھ کرم کروگے اچھے بنوگے اچھی اوستھا کو پراپت ہوگے۔ کرم تین پرکار کے ہوتے ہیں ایک منشیہ ہاتھ سے دان کرتا ہے۔ اتھوا کسی نرپرادھی کو مارتا ہے۔ ایک یہ کرم ہے۔ کوئی اپنی بانی سے کسی کے من کو سکھی کرتا ہے۔ اتھوا دکھی کرتا ہے۔ یہ بھی کرم ہے کوئی کسی کا بھلا اور کسی کا برا سوچتا ہے۔ یہ بھی کرم ہے اور تینوں کے تین پرکار کے پھل ہوتے ہیں۔ تمہارے ہاتھ کو اور بانی کے کرم کو سب کوئی جانتا ہے من کے کرم کو تمہارا من اور ساکشی آتما جانتا ہے۔ اور جیسے درپن میں جب میل جم جاتی ہے۔ وہ نکما بن جاتا ہے اسی پرکار برُے وچار والے منشیہ کے ہردے کی دشا ہے۔ پاپ کرم جنم جنمانتر انگ سنگ رہ کر دکھ دیتے رہتے ہیں۔ اور منشیہ نرک بھوگتا ہے۔ پاپی منشیہ اپنا آپ شترو ہے جو کرم کی گتی کو سمجھتے ہیں وہ پاپ کے مارگ پر کبھی پاؤں نہیں دھرتے"۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۶) موکش گیان سے ہوتی ہے۔ گیان تپ۔ سوادھیا۔ ابھیاس اور

ایشور پراین ہونے سے آتا ہے۔ جب تک منشیہ جپ نہیں کرتا اس کا من پوتر نہیں بنتا۔ اور جب تک سوادھیا ابھیاس اور ایشور کی اُپاسنا نہیں کی جاتی۔ گیان کا ادھکار نہیں ملتا۔ من کی تین وشا بتائی گئی ہیں۔ مل۔ وکشیپ۔ آورن۔ جس میں من موڑھتا ہے۔ سمجھ لو وہ میلا ہے۔ جس میں چنچلتا ہے اس میں وکشیپ کا روگ ہے۔ جو ایشور کو نہیں دیکھتا۔ اتھوا ایشور کا انوبھو نہیں کرتا۔ اس میں آورن (اگیان) ہے۔ دکھ بھی تین طرح کے ہیں۔ ادھیاتمک۔ ادھی دیوک۔ ادھی بھوتک۔ یہ دکھ بھی ان تین روگوں سے گرہت ہوئے ہوئے من کو ہوتا ہے اور انکا اپائے یہ ہے۔ کہ منشیہ تپ۔ سوادھیا اور ایشور پرندہان کا دھیان رکھے۔ جب اس کا من شدھ ہوگا گیان کا پرکاش ہوگا۔ گیان کے پرکاش کے ساتھ ہی منشیہ کو مکتی کا ادھکار پراپت ہونے لگے گا۔ اور جنم جنمانتر کی سدھیاں اکٹھی ہوکر اس کو بھوساگر سے پار کر دیں گی۔"

(۷) جو کوئی کسی بڑے کے پاس رہنا چاہے اس نے ایسا بننے کا یتن کرے۔ جب اس میں ویسے گن آجائیں گے آپ ہی آپ اس کی ابھلاشا پوری ہوگی۔ ہم سب کو ایشور کی بھگتی کا دھیان ہے۔ ہم سب لوگ چاہتے ہیں ایشور کے سمیپ ورتی بنیں۔ ہماری اچھا ہے ایشور ہم کو اپنا کرلیں پرنتو یہ بات کیول اس سمے سنبھو ہوگی جب ہم اپنے من کی گرشدت کریں گے۔ ایشور شدھ ہے۔ تم بھی شدھ بنو۔ ایشور مکت ہے۔ تم اپنے بندھن کے کاٹنے کا یتن کرو۔ ایشور پراُپکاری ہے تم بھی پراُپکار کرو۔ ایشور سب پہ دیا کرتا ہے اور اس کا پھل نہیں چاہتا۔ تم بھی اپنے شبھ کرموں کا پھل مت مانگو۔ ایشور کی بڑی مہما ہے [illegible] تب جاکر تم ایشور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے سمیپ ورتی کہلاؤ گے"۔

(۸) تم پراتا کال اُٹھ کر ایشور سے پرارتھنا کیا کرو۔ "پربھو! میری بدھی کو نرمل کر جس سے میں شبھ اشبھ باسناؤں کو جانچ کر سکوں۔ اور شبھ مارگ پر چلوں۔ مجھ میں پراُپکار کرنے کی شکتی آوے۔ میں دوسروں پر دیا رکھوں۔ میرا سنسار میں کوئی شترو نہ ہو"۔ اور یہ پرارتھنا نشپھل نہ جائے گی۔ پرارتھنا کرنے کا بہت بڑا پھل یہ ہے کہ تم اپنے وچار دوارہ ایشور کے سمیپ جاتے ہو۔ اور دن پرتی دن ایسا کرنے سے کوئی سمے ایسا آجاوے گا کہ تمہارے کرم کٹتے جائیں گے۔ اور تم اس سرب شکتیمان جگت کے سوامی کے سچے بھگت و سیوک بن جاؤ گے"۔

(۹) استریوں کے لئے اس سے اُتم کوئی کرم نہیں ہے کہ وہ من بچن کرم اور سچے بھاؤ سے اپنے پتی کی سیوا کریں۔ جو استری پتی کی آگیاکاری ہے وہ سچی دیوی ہے۔ اور اس کو سنسار میں کیرتی ملتی ہے۔ جو ایسی نہیں ہے وہ پاپنی ہے۔ اس نے استری جاتی کے گورو کو نہیں سمجھا۔ نہ وہ گھر کو شوبھا دیتی ہے۔ نہ اس سے گھر بار کی بھلائی ہو گی۔

دوہے

پت ورتا پتی کو بھجے۔ پتی بھج دھرے وشواس
آن[1] وشا[2] چتوے[3] نہیں۔ سدا جو پیو کی آس
تو تو پیا کی پیاری بنے۔ اپنا کرے ری
پریم بھاو ہیہ دھارلے چت[4] چرن دے ری

[1] دوسر۔ [2] طرف۔ [3] دیکھے۔ [4] دل۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نینوں اندر آوت نین جھانپ توہی لون
ناہیں دیکھوں اور تو نا توہی دیکھن دوں ۳
آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی میرے اور نہ کوئے
نینوں ماہیں تو بسے اور کو ٹھور نہ ہوئے ۴
جو کوئی ایکے جانیا۔ تو سب جانا جان
جو یہ ایک نہ جانتا سب ہی جان اجان ۵
جو یہ ایک نہ جانیا بہو جانے کیا ہوئے
ایک ہی سے سب ہوت ہے سب سے ایک نہ ہوئے ۶
سب آئے اس ایک میں ڈار پات پھل پھول
کبیرا پیچھے کیا رہا گہہ پکڑا جب مول ۷
پت ورتا تو پیو کی۔ پت راجا پیو نیہہ
چت میں پریتم گھر کیو بسر رہی سدھ دیہہ ۸
وہ داسی سمرتھ کی۔ کوئی جُر بلا بھاگ
سوئی جاگی سندری سائیں دیا سوہاگ ۹
وہ داسی سمرتھ کی۔ کبھوں نہ ہوے اکاج
پت ورتا ناگی رہے تو واہی پتی کو لاج ۱۰
پت ورتا ایسی رہے جیسے پیلے پان
تب مُکھ دیکھے پیو کا چت نہ آوے آن ۱۱

اشونتی کے اس طرح کے اُپدیش ہُوا کرتے تھے۔ شوہر دل سے اس کا پاس محبت کیا کرتا تھا۔ اور سب لوگ دل سے اس کے ساتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تعظیم سے پیش آتے تھے۔ اس نیک بخت اور مبارک نفس عورت نے ساری عمر پر اُپکار کے کام میں بسر کی۔ اور اپنے پیچھے نیکنامی چھوڑ گئی۔

ایشور کرے بھارت میں ایسی اُپدیش دینے والی دیویاں نصیب ہوں +

جسم کا بھی کچھ خیال کرو

ہندوؤں میں جس کو دیکھو جسم کی طرف سے بے پرواہ نظر آتا ہے اور اس کو لعنت ملامت کا نشانہ بنایا کرتا ہے۔ وہ چار دس گیان کی باتیں کیا سن لیں کہ ویرکت ہی بن گئے۔ اور لگے گیان کی نرالی باتیں چھانٹنے۔ یہ خبر ہی نہیں کہ آخر یہ جسم بھی کسی مقصد کے لئے ہے۔ اور اس کی کوئی غرض بھی ہے۔ ہمارے یہاں اس زمانہ میں عامل کم ہیں۔ مگر سنی سنائی باتوں کو چبا چبا کر دماغ کے چاٹنے والے بہت ہو گئے۔ جن مہاتماؤں نے اس شریر کو دکھ کا کارن بنایا تھا اس کا مطلب کچھ اور تھا۔ یہ نہیں کہ اس کو یونہی بیصرف بنا دیا جائے +

جس کا جسم اچھا نہیں سمجھو کہ اس کا من بھی اچھا نہیں ہے۔ اور جس کا من اچھا نہیں ہے وہ دھرم کے مارگ پر کیا خاک چلے گا۔ جپ۔ تپ ریاضت یوگ کا سادھن صرف تندرست آدمی کر سکتا ہے۔ مریض بیمار اور غیر تندرست سے نہ دنیا کا کام ہوگا۔ نہ دین کا۔ وہ نکما اور بیصرف آدمی ہے۔ اس لئے جو شخص بلا سمجھے بوجھے اپنے جسم کو خشک کرتا ہے۔ وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پنیہ نہیں بلکہ پاپ کرتا ہے۔ ہندی زبان کا ایک مشہور مسئلہ اس خیال کی صداقت بڑی خوبی کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

کایا راکھے پنیہ ہے۔ کایا جاکے پاپ

پرانی کتابوں کے مطالعہ سے اس بات کا پتہ ملتا ہے کہ رشیوں کو اپنی جسمانی تندرستی کا بہت سا خیال رہتا تھا۔ یہاں تک کہ مصیبت کے وقت وہ اس قسم کی غذا تک کھا لیا کرتے تھے۔ جو حقیقت میں انسان کی کراہیت کا موجب ہوا کرتی ہے۔

انسان نہ اکیلا روح ہی ہے نہ اکیلا جسم ہی ہے بلکہ وہ ان دونوں خلط سے بنا ہے۔ اور جو شے کہ روح اور جسم کو پیوند کرتی ہے وہ تیسرا جزو اس کا من ہے۔ اس لئے اچھا آدمی وہ ہے کہ جس کے یہ تینوں اجزاء تندرستی کی حالت میں رہیں۔ آتما کے لئے ہمارے فلسفہ میں دکھ سکھ مرض اور موت نہیں ہے۔ یہ سچ ہے مگر اس آتما کو جانتا کون ہے؟ اس لئے یہاں ہم جس غرض سے آتما کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ محض معمولی آدمیوں کے لئے ہے نہ کہ فلاسفر اور گیانیوں کے لئے۔ یہاں ہم اس کو آتما کہیں گے۔ جو معمولی سمجھ والوں کی نگاہ میں جنمتا اور مرتا ہے اور بس۔

دنیا میں زیادہ تر آدمی جس چیز کے متمنی ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ درازی حیات۔ سکھ۔ دولت اور نیکنامی۔ اولاد اور سورگ۔ ان چھ کے سوا اگر تم اور کسی چیز کو جانتے ہو تو بتا دو۔ میں لگے ہاتھ ان کو بھی ان میں شامل کر لوں۔ یہ چھ باتیں کمزور آدمیوں کے ہاتھ نہیں آتیں۔ جسم سے نکما آدمی زیادہ نہیں جی سکتا کیونکہ بیماری اس کے جسم کے پرزوں میں زہر چھڑکتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہتی ہے۔ جسم سے نکما آدمی دولت نہیں کما سکتا۔ کیونکہ دولت محنت سے میسّر ہوتی ہے۔ اور محنت صرف تندرست کر سکتا ہے۔ جس کا جسم اچھا نہیں ہے اس کو سکھ نہیں ملسکتا۔ وہ تو رات دن کھاٹ پر پڑا ہوا کراہتا رہے گا۔ وہ بھوک کی لذت کو کیا جانے۔ ایک تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اسی طرح وہ اولاد سورگ اور دنیاوی عزت اور نیکنامی سے بھی محروم رہتا ہے۔ کیونکہ یہ سب تندرستی کے ماتحت ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہو تو تم ہم کو بتا دو یا کسی پوران و شاستر میں کسی طرح کی نظیر دکھا دو۔

سارے اخلاق کا دار و مدار بھی تندرستی پر ہے۔ یہ بات عام لوگ جانتے ہیں کہ غصہ صرف کمزور آدمی کو ستاتا ہے۔ طاقتور کم غصہ کرتے ہیں اسی طرح انسان کے اور جذبات کا حال ہے۔

جب جسم نظام عالم میں اس قدر اہم اور مفید چیز ہے تو پھر اسکو غلطی اور غلط فہمی سے کیوں کمزور اور برباد کیا جاتا ہے۔ کیا وہ فقیر نادان نہیں ہے جو کھڑے کھڑے اپنے جسم اور ہاتھ پاؤں کو سکھا لیتا ہے۔ ہم پرلوک کی بات نہیں کرتے وہ ادرشیہ ہے معلوم ہے وشے ہے کون جانے کیا ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ جو چیز یہاں پرتیکش ہے۔ وہ تمہارے سامنے ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔ تم خود نظر کو اونچی کر کے دیکھ سکتے ہو کہ "دنیا میں طاقت کا جھنڈا اونچا ہے" "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" "کمزور کی بہو جنے جنے کی جورو" بیمار کمزور اور نکمے آدمی یہاں کیا سکھ بھوگ رہے ہیں جو آئندہ بھوگیں گے۔ حقیقت میں ایک شخص نے سچ کہا ہے:۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاکو درشن اِنت ہیں۔ تاکو درشن اُت
جاکو درشن اِنت نہیں۔ تاکو اِنت نہ اُت

چھاندوگ اُپ نشد کے ساتویں پر پاٹھک کے متعدد کھنڈوں میں نارد رشی اور سنت کمار کا سمواد آیا ہے۔ یہ کئی طرح پر سمجھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ چونکہ یہ بحث مباحثہ کم سے کم دس پندرہ صفحوں کا ہے۔ ہم اس کا خلاصہ بھی یہاں درج نہیں کر سکتے۔ تاہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس مکالمہ میں سنت کمار نے بتدریج و بالترتیب نام بانی من۔ سنکلپ۔ چت۔ دھیان۔ گیان۔ طاقت وغیرہ کو ایک دوسرے سے زیادہ طاقتور بتایا ہے۔ علےٰ ہذا القیاس۔

جتنی طاقتیں ہوں خواہ وہ دل کی ہوں یا دماغ کی۔ سب کا انحصار جسمانی تندرستی پر ہے۔ یہ دنیا کرم کشیتر ہے۔ یہاں ہم لوگ کرم کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ کرم کرنا اندریوں کا دھرم ہے۔ اندریاں جسم میں ہیں۔ خواہ وہ باہر کی ہوں یا انتہ کرن یعنی اندر کی ہوں۔ اندری اور تمام اعضا کی شمولیت کا نام جسم یا شریر ہے۔ تم دیکھتے ہو اگر کسی کی ایک اندری ناقص، کمزور، برباد شدہ ہو تو اس میں عیب آجاتا ہے اور وہ معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ تمام جسم کمزور بیمار یا نکما بنا دیا جائے۔ جو جسم کے نقطہ نگاہ سے ناقص ہے اس سے تم کسی طرح کی خوبی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ یہ محض معمولی بات ہے۔

کیا تم جانتے ہو جسم کیسے بنا رہتا ہے؟ جسم تبدیلی پذیر ہے تبدیلی قدرت کا اصول ہے۔ ہر شئے کچھ نہ کچھ اپنے میں ملاتی رہتی ہے اور کچھ نہ کچھ اپنے سے خارج کرتی ہے۔ یہ ہر شئے کا حال ہے۔ حرکات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نفس یعنی سانس لینے سے ہوا کے لطیف پرمانو اندر آتے اور جاتے رہتے ہیں جو سانس باہر جاتی ہے ناقص پرمانوؤں کو خارج کرتی ہے جو اندر کی طرف آتی ہے لطیف پرمانوؤں کو کھینچکر جسم میں ملاتی رہتی ہے۔ یہ فعل قدرتی طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اس کا چاہے تم کو اس وقت علم ہو خواہ نہ ہو۔ مگر قانون بیکار کبھی نہیں رہتا۔ اسی اصول پر تم منہ سے اپنے جسم کے اندر غذا داخل کرتے ہو۔ جو جاذب ہو کر جزو بدن بنتا ہے۔ اور اخراج کی اندری سے اس کو خارج کر دیتے ہیں۔ جو جاذب ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یا جو بالکل نکمّا اور بیصرف ہے ۔ من۔ بدھ۔ چت۔ اہنکار اور تمام دوسری اندریاں اسی قسم کا عمل برابر کرتی رہتی ہیں اور اسی عمل کے سلسلہ میں سنسکار اور کرم کا دور تسلسل جاری رہتا ہے۔ اسی ایک بات کو نہ سمجھ لو کہ انسان ہمیشہ جدّت پسند تازگی پسند۔ اور نئی نئی چیزوں کے دیکھنے۔ سننے۔ چکھنے چھونے پڑھنے کا شایق رہتا ہے۔ جو چیز مدت تک پاس رہتی ہے نگاہ سے گر جاتی ہے نئی چیز کی فکر ہوتی ہے۔ چاہے دھرم ہو۔ چاہے کرم ہو۔ سب میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ آدمی پہلے جس خیال کا شایق رہتا ہے جب وہ پورا ہو جاتا ہے اس کو چھوڑ کر نئے خیال کو قبول کرتا ہے۔ اسی تبدیلی کے سلسلہ میں اس کو ترقی ہوتی ہے۔ جو لوگ اس کے برخلاف کام کرتے ہیں اپنی گروہ قدامت پسندی کی عادت کی وجہ سے ترقی کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

زندگی چاہتی ہے کہ لمحہ لمحہ تبدیلی ہوتی رہے۔ جو مکان بنتا ہے وہ سالانہ مرمت کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر مرمت نہ کی جائے تو جلد خراب ہو جاویگا یہی حال اس جسمانی عمارت کا ہے۔ یہ بھی خواہشمند رہتی ہے کہ اس کے پرزے ہمیشہ نئے نئے ہوتے جائیں۔ اور ان پر نیا رنگ و روغن چڑھتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہے۔ تب تو یہ کام کی رہے گی۔ ورنہ جلد برباد ہو جائے گی۔ ہم اور تم ہزار باتیں بنائیں۔ مگر کال اور مایا کی رعیّت ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں کہ ان کا خراج ادا کرتے رہیں۔ کال اور مایا تبدیلی کا دوسرا نام ہے۔ تم جسم رکھ کر شریر دھاری ہوتے ہوئے کیسے اس پر غالب آ سکتے ہو۔ لاکھ منطق چھانٹو اور کوئی چاہے تمہاری مان لے میں تو کم سے کم اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جب تک جسم ہے اور تم سمجھتے ہو کہ جسم ہے۔ تب تک اس کو نظر انداز کر سکتے ہو۔ یہ جسم ہر تیسرے یا ساتویں برس بالکل بدل جاتا ہے گوشت پوست۔ ہڈی۔ سب میں تبدیلی آجاتی ہے۔

غالباً تم نے جسمانی کشش کے راز کو اب سمجھ لیا ہوگا۔ اچھے پرمانو کھچے جاتے ہیں اور جزو بدن بنتے ہیں۔ بُرے پرمانو خارج ہوتے ہیں اور فضلہ کی شکل میں باہر نکلتے ہیں۔ یہ قانون کشش کے راگ و دویش کی دو صورتیں ہیں جو سائینس کی اصلاح میں "سنیٹرلفیوگل اور سنیٹرپیٹل فورسنز" کہی جاتی ہیں۔ اور یہ صرف تم میں ہی کام نہیں کرتیں۔ بلکہ دنیا کی تمام قدرتی طاقتیں اس طرح کا بیوہار کرتی ہیں۔ اگر جسم کو تندرست رکھا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام اندریاں قابل اور مضبوط ہیں تو وہ پرمانوؤں کو کھینچ کھینچ کر اپنے میں ملاتی رہیں گی۔ ورنہ ان سے یہ کام نہ ہوگا۔ اور ناقابلیت کی حالت میں وہ اپنا فرض ادا نہ کر سکے گی۔ اگر تم اپنی غلطی سے کسی ایک اندری کو بھی ضایع کر دو گے تو "انگ ہین" یعنی ناقص الاعضا بن جاؤ گے۔ اور ناقص الاعضا آدمی اعتبار کے قابل نہیں ہوتا۔

اس سے سب لوگ کھٹکتے رہتے ہیں۔ اگر کہیں کسی کام سے پہلے اسکی یہ صورت دیکھ لی جائے تو بدشگونی مانی جاتی ہے میں "انگ ہین"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آدمیوں کی بابت کبھی برے خیال نہیں رکھتا تھا۔ مگر تجربہ نے ثابت کردیا کہ یہ بالکل اعتبار کے قابل نہیں ہوتے۔ اور ان کی ذات سے بیوفائی ہوتی ہے۔ اس قسم کے تجربہ میں فیصدی سو واقعات اسی طرح کے نکلے۔ ایک ٹیڑا آدمی مجھ سے بہت ملا کرتا تھا۔ نہایت شیریں سخن اور ملنسار تھا۔ دوستوں نے کہا اس سے سنبھل کر رہنا۔ میں نے سمجھا بہت اچھا آدمی ہے اور اس کے ساتھ خوش سلوکی کرتا رہا۔ آخر میں اس نے اپنے جزوی نفع کے لئے میرا سخت نقصان کرادیا۔ اس طرح اور بھی بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔ یہ صرف جملہ معترضہ تھا۔ کہنے کا مطلب اتنا ہی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اپنی تمام اندریوں کو اچھی حالت میں رکھے جیتے جی ان کو بگڑنے نہ دے۔ تاکہ جتنی طاقتیں ہیں سب کا نشو نما ہوتا رہے اور ان سب کے مکمل طور پر نشو ونما پانے میں تمام جسمانی اور روحانی ترقی کا دار و مدار ہے۔

ہندو مذہب میں بالعموم اس جسم کے برخلاف جہاد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے "من کو مارو تن کو جارو" یہی صدا ہر چہار طرف سے بلند ہے۔ مگر لوگ اس بات کی تہ کو نہیں پہنچتے کہ یہ تعلیم کس کے لئے ہے اور کیوں دی گئی ہے۔ اور آیا ہر شخص اس کا ادھکاری بھی ہے یا نہیں۔ اول تو اس مارنے اور جلانے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ ان کو قابو میں رکھا جائے دوسرے یہ تعلیم بھی صرف ان دنیاوی زندگی کے متعدد مرحلوں سے گزرے ہوئے آدمیوں کے لئے ہے جن کو شانتی نہیں ملی۔ وہ ریاضت کریں نفس کشی کریں۔ میری دانست میں اس تعلیم میں کچھ نقص بھی ہے۔ اگر آدمی میانہ روی کے طریق کا عامل بنا رہے۔ تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کو ریاضت اور نفس کشی کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ کونسا رشی ایسا ہوا ہے۔ جس نے تندرستی کو خاک میں ملا دیا ہو۔ یا جس کے پاس بیوی اور بال بچے نہ رہے ہوں۔ مستثنیات کو جانے دو عام طور پر اُن کے حالات کو پڑھو۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ

"سنت سیاں وہی جگ میں۔ گھر ہی جن جوگ کما نا ہو"

اعتدال اور میانہ روی خود ایک قسم کا جوگ ہے۔ اس کے سلسلہ میں انسان جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔ اور اس کی کمائی پوری ہو سکتی ہے جنگل میں صرف وحشی مزاج اور وحشت پسند آدمی بستے ہیں۔ ان سے نہ دین کا کام ہوتا ہے نہ دنیا کا۔ کہی سنی باتوں پر نہ جاؤ۔ اپنی آنکھوں کو کھول کر دیکھو۔ آخر واقعات اور تجربات کی بھی کچھ وقعت ہے یا نہیں؟

الغرض میں تو تم سے بھی بار بار کہوں گا کہ جسم کی پرداخت سے کبھی غافل نہ رہو۔ وہ بحیثیت گھوڑے کے ہے اور تم بہ حیثیت مسافر کے ہو۔ گھوڑے کو ہلاک نہ کرو۔ ورنہ تمہارا اسباب کون لے جائے گا۔ اور کون منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ ہاں اتنا خیال رکھو۔ ضرورت سے زیادہ اس کی طرف توجہ نہ کرو۔ تاکہ وہ تمہارے قابو میں رہے۔ سرکش نہ ہونے پاوے۔ میں یہ کبھی نہیں کہتا کہ تم سب کے سب پہلوان بنو۔ مگر اتنا تو ہو کہ زندگی کے جد و جہد اور سنسار کے سنگرام میں کام کرنے کے قابل بنے رہو۔ میری صرف اتنی ہی غرض ہے اور کچھ نہیں۔

اس جسم کی پرداخت کے لئے چار باتیں ضروری ہیں۔

(۱) پران

(۲) ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳) پانی

(۴) خورش یا غذا۔

پران وہ لطیف طاقت ہے جو رگ و ریشوں کو حرکت میں رکھتا ہے یہ تمہارے اندر ہے۔ اس کا سادھن اس طرح کیا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ گردش میں رہے۔ تاکہ جسم کے کسی حصہ میں اس کی کمی نہ آنے پاوے نہ کسی خاص جگہ میں اس کی زیادتی ہو۔ کیونکہ پران کی کمی بیشی امراض کی باعث ہوتی ہے۔ اور اکثر اعضا جکڑ جاتے ہیں اور سوکھ بھی جاتے ہیں اس سادھن کے سلسلہ میں ویایام پرانایام۔ کثرت۔ یوگ ابھیاس سبھی آجاتے ہیں۔ ہٹ یوگ۔ ڈنڈ کرنا یعنی سانس اور باقاعدہ سانس لینا۔ سب اس کے ذیل میں آجاتے ہیں۔ اگر پران کے روکنے کا عمل نہ ہو سکے اور وہ مشکل بھی بہت ہے تو کم از کم شبد کا ابھیاس کرو۔ اس سے وہی نفع حاصل ہوگا۔ اور پرانوں کی باقاعدہ تقسیم جسم میں رہے گی۔ کیونکہ یہ شبد جو تمہارے گھٹ میں ہے پران پر قادر ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کا ابھیاس آسان ہے۔ اس ابھیاس میں سندھیا۔ اپاسنا۔ سب آجاتی ہے اور آدمی کو نہ صرف جسمانی مفاد حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ مذہبی اور روحانی نفع بھی پہنچتا ہے۔ کیونکہ شبد ابھیاس کے بتانے والے اس وقت تک اپنے راز سے تم کو آگاہ نہ کریں گے۔ جب تک ان کو یقین نہ آجاوے گا کہ تم مذہبی خیال کے آدمی ہو۔ اس کی واقفیت کے لئے میں سفارش کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ کم از کم "سرت شبد یوگ کلپدرم" نامی ضخیم کتاب کا مطالعہ ضرور کرو۔ جو منیجر سرسوتی بھنڈار دہلی کے دفتر سے ملتی ہے۔ یہ ابھیاس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تم یقینی فائدہ کے ساتھ صبح و شام برابر کرتے رہو۔ اور جو پرانوں کی گردش کا فائدہ ہے وہ تم کو ملے گا۔ پرانوں کی حرکت سے خون میں حدت اور گرمی اور حرکت آتی رہتی ہے۔ اور کوئی اندری جیسے جی خراب یا برباد نہیں ہوتی اور آدمی سکھی بھی رہتا ہے۔ ابھیاس اس قدر آسان ہے کہ جوان بوڑھا۔ لڑکا۔ مرد عورت۔ سب کر سکتے ہیں۔ اس کی مشاقی بیرج اور اوجس کو بڑھاتی ہے اور امرت کی دھار جو دماغ سے تالو کے راستے نکلتی ہے۔ باقاعدہ جاری رہتی ہے۔ یہ تندرستی کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

(۲) دوسری شے سیّال ہوا ہے جو ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہئے کھلی ہوئی ہوا میں رہنے کی عادت ڈالو۔ بند مکان میں کبھی نہ رہو۔ جہاں کی ہوا زہریلی کثیف اور خراب ہو۔ وہاں بود و باش اختیار نہ کرو۔ مکان جب بنواؤ اونچا اور ہر چہار طرف سے کھلا ہوا ہو۔ تاکہ سورج کی دھوپ اور ہوا کا بخوبی اثر ہوتا رہے۔

(۳) پانی کی نسبت بھی صفائی کا خیال رہے۔ تمہارے جسم میں فیصدی ستروان حصہ پانی کا ہے۔ تم کو پانی کے استعمال میں کمی کبھی نہ کرنی چاہئے۔ کم سے کم روزانہ پانی اتنا پیا کرو۔ جو ضروری ہے۔ پانی کی کمی خون کو گاڑھا کرتی ہے اور خشک کر دیتی ہے۔ اور اس کی خشکی اور کمی جسمانی نظام کو برباد کرتی ہے۔ بہت سی بیماریاں خون کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ہاضمہ میں خرابی بھی اسی کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر تم دیکھو کہ صبح کے وقت اجابت اچھی طرح نہیں ہوتی۔ خواہ قبض کی شکایت رہتی ہے تو علے الصباح سورج نکلنے سے پہلے تھوڑے مقدار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں پانی پی لیا کرو۔ چند ہی لمحہ بعد کھل کر اجابت آجائے گی۔ اور ہاضمہ کا نقص رفع ہو جائے گا۔ میں نہ حکیم ہوں۔ نہ ڈاکٹر ہوں۔ معمولی معمولی باتیں تم کو بتاتا ہوں۔ جو میرے عمل میں رہی ہیں۔ مجھ کو جس اصول کی پیروی سے فائدہ پہنچا ہے وہی تم کو بھی بتاتا ہوں۔ اور یہ سب سہل ہیں۔ نہ ان میں کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ نہ تردّد ہوتا ہے۔ ذرہ دو چار روز اس کو کرکے دیکھو اگر فائدہ ہو کچھ دنوں جاری رکھو۔ نہ فائدہ ہو چھوڑ دو۔ کوئی سختی اور جبر نہیں ہے۔

(۴) چوتھی چیز خوراک ہے۔ یہ بھی پرواہ کرنے کی چیز ہے۔ الٹ سلٹ چیزیں کبھی نہ کھاؤ۔ دن میں صرف دو مرتبہ کھانا کھایا کرو۔ میرے دوست منشی سورج نرائن صاحب مہر صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں۔ اور باوجودیکہ اُن کی تندرستی کو پہلے نقص آگیا تھا۔ اب ہاضمہ کی شکایت نہیں رہتی کھانا مُرغن مقوّی نہ ہو۔ سادہ و زود ہضم ہو۔ ثقیل غذا بیماری لاتی ہے سادہ غذا تندرستی کو بناتی ہے۔ اور اعضاء و اندریاں اچھی حالت میں رہتے ہیں۔ میں اتنا کام کرتا ہوں کہ مشکل سے پانچ سات آدمی کرسکتے ہیں۔ تم اس کو جانتے بھی ہو۔ مگر میں بہت قلیل الغذا ہوں۔ اور برسوں گھی اور دودھ کو بھی ہاتھ نہیں لگاتا۔ صرف دو تین ہلکے پھلکے بھاجی اور دال معمولی مقدار میں استعمال کرتا ہوں۔ ہاں گھر پر آتا ہوں تو مجبوراً گھر والوں کے استبداد سے دودھ گھی استعمال کرلیا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں محض ضد سے کسی شے کی مخالفت نہیں کرتا۔ مگر یہاں بھی کبھی کبھی صرف جو کے پھلکے اور ساگ کھاتا ہوں۔ اس وقت دال کا استعمال اکثر چھوڑ دیتا ہوں۔ جو لوگ لاہور میں آکر مجھ سے ملے ہیں وہ تم کو اس بات کا یقین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دلاسکیں گے۔

من۔ بُدھی اور خیال غذا سے بنتے ہیں۔ اگر سادہ اور زود ہضم غذا کھاؤ گے دل کے پاک۔ بدھی کے نرمل اور خیال کے بلند ہوں گے۔ اگر اس کے برعکس کرو گے نتیجہ بھی برعکس ہوگا۔ سادگی کی زندگی بلند خیالی کا موجب ہوتی ہے۔ مانو یا نہ مانو کر کے دیکھ لو۔

گوشت کا استعمال صحت کے لئے اسقدر مفید نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ میں چونکہ گوشت نہیں کھاتا۔ اس لئے منع کرتا ہوں۔ نہ میری ممانعت مذہبی نقطہ خیال سے ہے۔ بلکہ تندرستی کے اصول کے موافق ہے۔ یہ کبھی نہ یقین کرو کہ گوشت جسم کو مضبوط بناتا ہے۔ مضبوطی صرف نظام جسمانی کے نشو ونما پر موقوف ہے۔ اگر ممکن ہو اس کو ترک کردو۔ گوشت کا استعمال انسان کو بلند خیال اور وسیع دل بننے سے روکتا ہے کیونکہ گوشت کثیف اور جلد سڑنے والی چیز ہے۔ اس کی وجہ سے ہنسا بھی ہوتی ہے۔ بدھ اور جینیوں میں اس کی پرہیز کی وجہ سے بہت زبردست وصاحب خیال آدمی ہوا کرتے تھے۔ اب بھی دنیا میں یہی کیفیت ہے۔ اور جن جن کو سمجھ آتی جاتی ہے۔ وہ گوشت کا استعمال ترک کرتے جاتے ہیں۔ گوشت کھانے والے بالعموم غیظ الغضب اور مغلوب الغضب ہوتے ہیں۔ ان میں سفلی جذبات منہ زور ہو جایا کرتے ہیں۔ گوشت خور جانور بالعموم مکار اور فریبی ہوتے ہیں۔ اپنا شکار دھوکہ سے کرتے ہیں۔ یہ کیفیت نباتات خور حیوانات کی نہیں ہے۔ بیل۔ ہاتھی اور بھینسوں کو دیکھو بلا خوف وخطر سامنے لڑنے کے لئے آتے ہیں۔ مگر شیر چیتے۔ بھیڑیئے دبک کر شکار کرتے ہیں۔ گوشت کھانے والے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمی جب پیچش وغیرہ کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بسا اوقات مرجاتے ہیں مگر غلہ کے کھانے والے اس خطرہ سے آزاد ہیں۔ اسی طرح نشہ لانے والی چیزوں کا استعمال بھی ترک کر دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ خون میں بہت گرمی پیدا کرتے ہیں۔ اور جسم کے پرپرزوں کو جلد بگاڑ دیتے ہیں۔

تم سبزی۔ ترکاری پھل۔ پھول اور اناج کو اعتدال کے ساتھ استعمال کیا کرو۔ ان سے تندرستی اچھی رہتی ہے۔ اور ان کے استعمال کرنے والے محنتی اور جفاکش بھی ہوتے ہیں۔ مذہبی ریاضت کی زیادہ قابلیت بھی صرف ایسے ہی آدمیوں میں ہوتی ہے۔ اور محض اس وجہ سے بدھ چینی اور سناتن مت کے ماننے والے گوشت۔ اور شراب کا نشیدھ کرتے ہیں۔

اگر تم ان چند معمولی باتوں کو اپنی زندگی کا اصول بنالو تو ہمیشہ تندرست رہو گے۔ اور تندرست رہ کر لوک پرلوک دونوں کو آسانی سے جیت سکو گے۔ اور بھائی اگر تندرستی کی طرف سے بالکل غفلت ہے اور جسم ناکارہ اور نکما ہے تو میں تم سے صرف اتنا ہی کہونگا

چہ کارے زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

جب تم دنیا کا آسان کام نہیں کر سکتے تو تم سے پرمارتھ کے کام کی کیا اُمید رکھی جائے۔ جو نہایت مشکل کام ہے۔

اس لئے اس مقولہ کو ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک تندرستی ہزار نعمت اور ایک بیماری صد ہزار آفت۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برہمچریہ

استری کی صحبت سے بچنا برہمچریہ ہے۔ برہمچریہ آٹھ قسم کا ہے۔ زن و مرد کی باہمی صحبت سے پرہیز۔ نشی۔ ترش۔ کڑوی اشیاء کے استعمال سے پرہیز۔ عشقیہ کتابوں کے پڑھنے سے پرہیز۔ بُرے آدمیوں کے پاس بیٹھنے سے پرہیز۔ عورت کے خیال سے پرہیز۔ عورت وغیرہ کے جسم سے مس کرنے سے پرہیز۔ اعضا تناسل کے ہاتھ لگانے سے پرہیز۔ منی کے انزال کرنے سے پرہیز۔

جو اس اصول پر مضبوطی سے عامل ہے۔ وہی سچا برہمچاری ہے دوسرا نہیں۔

مگر برہمچریہ کیوں کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان میں اسکی منی طاقت اور قوت کا باعث ہے۔ جو بیرج وان نہ ہوگا۔ اس میں چنچلتا رہے گی یکسوئی نہیں حاصل ہوگی من بلین رہے گا۔ اور وہ آیندہ یوگ کے شغل کے ناقابل بنے گا۔ ایک سبب تو یہ ہے۔ دوسرا یہ کہ اسی بیرج سے انسان کے دماغ کا وہ سیال حصہ بنتا ہے جس کو سنسکرت میں "اوجس" کہتے ہیں جس میں اوجس جتنا زیادہ ہوگا وہ اتنا ہی صاحب جلال شیخ والا صاحب عقل و تمیز ہوگا۔ وہی شخص یوگ کرکے سمادھی کے قابل بنے گا اور گیان کا مستحق کہلائے گا۔ جس میں اوجس نہیں ہے۔ وہ جیتا ہوا بھی مردہ ہے۔ اس میں برہمچریہ کا تیج نہ پیدا ہوگا۔ نہ وہ اپنے آپ کو نہ دوسروں کو قابو میں رکھ سکے گا۔ رام کرشن۔ لکشمن۔ بھیم وغیرہ بیریہ وان تھے۔ یہ انکی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کامیابی کا اصلی راز ہے۔ اس وجہ سے عورت اور اس کی صحبت کا خیال قابل ترک ہے۔

اوجس ہی طاقت کا خزانہ ہے

یوگی کہتے ہیں کہ جسم کی ساری طاقتوں کا مدار و مدار اوجس[1] پر ہے جو دماغ میں اکٹھا ہوا کرتا ہے جس میں جس قدر اوجس ہوگا اس میں اسی قدر طاقت اور قوت ارادی موجود ہوگی اور اسی قدر عقل و تمیز روحانی قوت اور سوچنے سمجھنے کی لیاقت آئے گی جس شخص کو روحانی طور پر طاقتور دیکھو۔ جس کے خیالات نیک ہوں۔ جس کی زبان رسیلی ہو۔ جس کی باتوں میں مقناطیسی کشش ہو۔ جو سب کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ سمجھ لو اس میں اوجس کی کثیر مقدار موجود ہے۔ اس طاقت کے آدمی کے لئے نہ زبان کے شستہ بنانے کی ضرورت ہے۔ نہ قاعدہ کی پابندی امر لازمی ہے۔ وہ جو کچھ ٹوٹی پھوٹی زبان میں کہے گا۔ اس میں خاص زندگی اور کشش ہوگی۔ اس کا دھیان بھی عبارت آرائی کی طرف نہ جائیگا خیالات بیشک خوبصورت اور زبردست ہوں گے! اور وہ چہاں ہیگا دنیا کو محض اپنے خیالات سے ہلا دے گا۔ ہر شخص میں کم و بیش اوجس ہوا کرتا ہے۔ مگر جو برہمچرج کی زیادہ حفاظت کرتا ہے اور ساتھ ہی اپنے اندر کسی طرح کا عمل بھی کیا کرتا ہے! اس میں زیادہ اوجس ہونے کی امید ہوتی ہے۔ خواہ منی۔ یہ سب اوجس میں تبدیل ہوتے ہیں۔ جس طرح عالم مثال میں پانی بھاپ

[1] اوجس ایک قسم کی رقیق و سفید چیز ہے جو دماغ میں رہتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بنتا ہے۔ اور پھر لطیف شکل اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح تمام بجلی کی طاقتیں۔ مقناطیس کے کشش کی قوتیں تبدیل ہو کر اوجس بنتی ہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بلوان بنانا چاہے وہ اپنے اندر زیادہ اوجس بنانے کا خیال رکھے انسانی جسم دراصل بجلی کی طاقتوں کا زبردست اور بہت بڑا کل ہے جس نے اس راز کو سمجھ لیا وہ جسم کو رکھتے ہوئے اس طرح کا بن جاتا ہے کہ اس پر آگ۔ پانی۔ بندوق۔ گولی اور تلوار کی دھار اثر نہیں کر سکتی ہنومان جی بجرانگی کہلاتے ہیں۔ ان میں یہ طاقت بہت تھی۔ کیونکہ علاوہ شروع سے برہمچاری رہنے کے وہ باکمال عامل بھی تھے۔ اسی وجہ سے ان پر ہتھیار اثر نہیں کر سکتے تھے۔ جو برہمچاری نہیں ہے وہ یوگ کا یہ رتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ سچ ہے یوگ گرہستی بھی کرتے ہیں۔ مگر ان کو بھی باقاعدہ مجاہدت کرنے کی ہدایت ہے۔ ورنہ وبہچاری کے لئے یوگ کا سمجھنا ہی مشکل ہے۔ برہمچریہ کی عظمت پر لکچر و وکھیان اکثر سننے میں آتے ہیں۔ مگر ان لکچراروں میں ایک بھی نہ ملے گا جو اصلیت کا علم رکھتا ہو لکشمن جی اوجس والے تھے۔ یہ بھی برہمچاری تھے۔ اگر یہ رام کے ساتھ موجود نہ ہوتے تو لنکا کبھی فتح نہ ہوتی۔ لنکا کے فتح کرنے کا ٹیکا لکشمن کے ماتھے پر لگایا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ اگست رشی رامچندر جی سے ملنے آئے۔ جب ان کی بڑائی کی استتی کر چکے کہنے لگے "لکشمن ہی نے دراصل لنکا فتح کی ہے" رام نے متحیر ہو کر پوچھا "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" رشی نے جواب دیا لکشمن سے زیادہ زبردست برہمچاری اور کوئی بھی تمہاری فوج میں موجود نہ تھا۔ اندرجیت میگھ نادراون کا لڑکا اتنا بلوان تھا کہ کوئی بھی انسان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کو زیر نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اندر یعنی بجلی کی طاقت کو ہر طرح سے اپنے اندر جذب کر رکھا تھا۔ راون جانتا تھا کہ جبتک اندرجیت موجود ہے۔ کوئی اس پر فتح نہیں پا سکتا۔ رامائن میں جو جا بجا "انشٹھان" دراکشسوں کے یگیہ کا ذکر آتا ہے اس کا مطلب دراصل یہ تھا کہ وہ قوت ارادی کے مضبوط وسخت بنانے کے لئے ایکانت سیون کرتے تھے اور جب کبھی ان کو اس بات کا خیال آیا جاسوسوں سے خبر پا کر رام کے دوتوں نے ان کا یگیہ دھونس کر دیا۔ مگر میگھ ناد میں یہ عیب تھا اس نے ستری کر رکھی تھی۔ لکشمن باوجود شادی شدہ ہونے کے بھی پورے بال برہمچاری اور جیتی تھے۔ ویاوجیں کنواری لڑکیوں میں نہ یادہ ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ہندوؤں میں کنواریوں کے ہاتھ کے کاتے ہوئے جنیو پہننے کا رواج ہے۔ تاکہ زنار داروں کو ان کے پاک اوجس کا کچھ حصہ مل جایا کرے۔ جب ان لڑکیوں کی شادی ہو جاتی ہے پھر اوجس اتنا نہیں بنتا۔ اس لئے اب تک پرانکوں میں کنواری کنیاؤں کی پوجا کرنے کا رواج ہے۔ کنوارے لڑکوں میں بھی اوجس بہت ہوتا ہے۔ مگر اس کی حفاظت نہیں ہوتی وہ باہمی صحبت دنیا کے خیالات سے برباد ہو جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی قومی طرز معاشرت میں عورتوں کی حفاظت کے پوری پوری نگرانی ہوا کرتی تھی۔ لکشمن میں یہ اوجس بکثرت تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ اور بہادروں کے ان میں سہن شکتی زور کی تھی۔ آج کل کے عیش پسند طالبعلم اس بات پر ٹھٹھہ اڑائیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ لکشمن نے چودہ برس تک یکلخت زمین سے پیٹھ نہیں لگائی۔ ہاتھ میں تیر و کمان لئے ہوئے رات بھر پہرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا کام دیا کرتے تھے۔ یہ ریاضت اور تپ کہاں نظر آئے گا۔ اس لئے ایسے جتی کے سامنے مصنوعی بجلی کی دھاریں نہیں ٹھہر سکتی تھیں۔ کیونکہ ان میں عجیب طرح پر اصلی بجلی کی طاقت موجود تھی۔ یہ سچ ہے۔ ابتدا جنگ میں ان کو شکتی لگی تھی۔ اگر یہ شکتی کسی اور کو لگتی تو وہ جانبر نہ ہو سکتا۔ ان میں بوجہ برہمچریہ کے سخت جانی تھی۔ بچ گئے اور دوسرے ہی دن پھر میدان جنگ میں آکر ڈٹ گئے۔ سانپ میں اوجس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ شاعرانہ النکار میں اسی وجہ سے شیش ناگ کے سروں کا وشنو کے سر پر سایہ بنایا گیا ہے۔ اوجس میں وہ طاقت ہے جو باہری دنیا کو قاعدہ میں رکھتی ہے۔ سب کو اپنے اندر کھینچ رکھتی ہے۔ اسی طرح انسان کی جسمی دنیا میں دماغ کے اوجس کا حال ہے۔ اگر لکشمن نہ ہوتے تو لنکا کبھی فتح نہ ہو سکتی۔ کیونکہ راون سے زبردست دماغ والے فلاسفر نے تمام مصنوعی اور قدرتی سامان سے اس کو مضبوط بنا رکھا تھا۔ اس کے پاس اندرجیت اور کمبھ کرن سے جودھا موجود تھے جنہوں نے یوگ کے راز کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو پتھر اور لوہے کی طرح مضبوط بنا رکھا تھا۔ مگر لکشمن کا ثانی ان میں ایک بھی نہیں تھا۔ اس لئے اس کو منہ کی کھانی پڑی۔ رام اور ان کے ساتھی اگست کی زبانی لکشمن کی تعریف سن کر بہت خوش ہوئے +

جو شخص یوگ کا خیال رکھے سب سے پہلے ویریہ رکھشک بنے چاہے عورت ہو خواہ مرد۔ سب ایسا کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے جذبات کو مغلوب کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ابتدا ہی غلط ہو تو خیر صلاح۔ نہ جسمی طاقتیں اوجس کی شکل میں منتقل ہوں گی۔ نہ روح کو عروج نصیب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوگا جس میں اوجس نہیں ہے۔ وہ اخلاقی طور پر مضبوط بھی نہ ہوگا۔ کمزور آدمی کی نگاہ جہاں عورت کی صورت پر پڑی وہ گر جائے گا۔ بہت سے انسان صورت حیوان تو عورت کو دیکھ کر اسی طرح ہنہنانے لگتے ہیں جیسے گھوڑا گھوڑی کو دیکھ کر۔ ان میں نہ اخلاقی طاقت آتی ہے۔ نہ بیباکی و بیخوفی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ جلد گر جاتے ہیں۔ تم بغور ہندو تواریخ کے صفحات اُلٹ کر دیکھو۔ کیا کہیں سوائے برہمچاری کے اور کسی نے بھی کارہائے نمایاں انجام دئیے ہیں۔ تم نے شاید بھیشم پتامہ کا حال سنا ہوگا۔ یہ راج رشی تھا۔ کیونکہ راج یوگ کا عامل۔ راج کا لفظ ہی ضبط جذب اور حکومت کا مرادف ہے۔ جس نے اپنے جسم کے تمام مرکزوں کی طاقتوں پر عبور پا لیا ہے۔ وہی راج رشی یوگی ہوتا ہے۔ بھیشم کے انوشاسن پرب اور شانتی پرب کو بغور مطالعہ کرو۔ کیا کوئی وبھچاری ایسی تعلیم دے سکتا ہے۔ بدھ گو بیاہا آدمی تھا۔ مگر آخر میں اس نے برہمچاری بن کر اوجس کی مقدار کو بڑھایا۔ اور تختۂ عالم کو تہ و بالا کر دیا۔ شنکر آچاریہ برہمچاری تھے اور کون شخص ہے جو اس مہاتما کے دماغ سے نکلے ہوئے خیال کی تعظیم نہیں کرتا۔ کبیر صاحب بھی برہمچاری تھے وہ صاف صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ وشی کے لئے یوگ اور موکش نہیں ہے۔

دوہا
نار ی کی چھائیں پڑت — اندھے ہوت بھجنگ سانپ
کبیران کی کون گت — جو نت ناری کے سنگ
کامی کتا تیس دن — انتر ہوئے اوداس
کامی تر کنتا سدا — چھ رُت بارہ ماس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہاں کام تہاں نام نہیں۔ جہاں نام نہیں کام
دونو کبھوں نہ ملیں۔ روی رجنی اک ٹھام
کامی کبھوں نہ گورو بھجے۔ مٹے نہ سنشے سول
اور گنہ سب بخشہوں۔ کامی ڈال نہ مول
چھوٹی موٹی کامنی۔ سب ہی بش کی بیل
ویری مارے داؤں سے۔ یہ مارے ہنس کھیل

خیال کو پاک رکھو۔ من بچن۔ کرم سے شدھ بنو۔ تب تم میں اوجس پیدا ہوگا۔ اور شور بیر بنوگے۔ اور اس سنسار کے دکھ دایک سنگرام کو جیت کر خود آنند بھوگوگے۔ اور دوسروں کو بھی آنند بھوگانے کے لایق بن کر موکش پد پاؤگے +

سگ گزیدہ کا علاج دریافت کرنیوالا
"ڈاکٹر پاسٹر"

ہمارے ناظرین کسولی کے پاسٹر انسٹیٹیوٹ کے نام سے ناواقف نہیں ہوں گے۔ جہاں دیوانے کتے کے کاٹے انسانوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ ہسپتال آج کل ملک کا جس قدر اپکار کر رہا ہے۔ محتاج بیان نہیں سرکار نے اس پر کرایہ وغیرہ کی رعایت دے کر پبلک کو اس قدر فائدہ پہنچایا ہے۔ کہ جہاں کسی کو دیوانہ کتا وغیرہ کاٹے فوراً خواہ کسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حصہ ملک میں ہو کسولی پہنچ سکے۔ گو ابھی تک عوام الناس اس انسٹی ٹیوشن اور اس رعایت سے پورا فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ کیونکہ ان میں سے بعض تو ابھی تک اس انسٹی ٹیوشن کی موجودگی سے ہی ناواقف ہیں اور بعض بیچارے گنڈے تعویذوں پر اعتقاد رکھتے ہوئے علاج کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے تاہم کافی فائدہ ملک کو پہنچ رہا ہے۔ دیوانے کُتّے کے کاٹنے سے انسان بھی آخرکار دیوانہ ہو جاتا ہے۔ وہ پانی سے کانپنے لگتا ہے۔ اور آخرکار اسی پانی کے دیکھنے سے جان بھی گنوا بیٹھتا ہے! انسان کا پانی کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو مرض پانی کے دیکھنے سے جان لیتا ہے۔ اس سے بڑھکر خوفناک اور کیا مرض ہو سکتی ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ پاسٹر انسٹیٹیوٹ کسولی کا طریقہ علاج۔ اس مرض کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اور وہاں جاکر علاج کرانے کے بعد انسان اس مرض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس بات سے تو پھر بھی بہت سے ناظرین واقف ہوں گے مگر پاسٹر انسٹیٹیوٹ کے نام کی اصلیت پر اُنہوں نے بہت کم دھیان دیا ہوگا۔ پاسٹر دراصل اُن ڈاکٹر صاحب کا نام تھا جنہوں نے اس طریقہ علاج کو جاری کیا۔ اور دنیا میں ہر جگہ انہی کے نام نامی پر ایسے انسٹی ٹیوشن اور یہ طریقہ علاج مشہور ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم اس جگہ ان پاسٹر صاحب اور ان کے اس طریقہ علاج کی کچھ حقیقت درج کرتے ہیں۔

پاسٹر صاحب کو مرے کوئی ستا سال گزر گئے۔ یہ ایک فرانسیسی تھے۔ فرانس کے ڈول نامی موضع میں ۱۸۲۲ء میں آپ کی پیدائش ہوئی پہلے آپ نے اسی دیہاتی پاٹھ شالہ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کے پتا چمڑے کا کاربیوپار کرتے تھے اس لئے کسے پتا تھا کہ اس شخص نے جو بنی نوع انسان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پر ایک عظیم الشان احسان کرنے والا تھا۔ موچی کے گھر میں جنم لیا۔ تاہم فرانس اس وقت تعلیم کی خوبیوں کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ آپ سولہ برس کی عمر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے فرانس کے دارالخلافہ پیرس میں گئے۔

دیہاتی موچی کا لڑکا شہر میں جاکر بیمار ہو گیا۔ اس وقت اُنہوں نے کہا کہ اگر گھر جاکر چمڑے کی بُو پاؤں گا تو تندرست ہو جاؤں گا۔ یہ کہہ کر گھر کو واپس چلے آئے۔ دو سال کے بعد سائنس کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی پاسٹر صاحب ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو ذرا سی بات کو بڑا بنا لیتے ہیں۔ اور لاپرواہی سے کام کرتے ہیں۔ ایسے آدمی سائنس کے گوڑھ نکتوں کو سمجھ کر بھی نہ سمجھنے کے برابر رہتے ہیں۔ مگر پاسٹر صاحب میں اس پر اچھی طرح سوچ بچار کرنے کی عادت تھی۔

فرانس میں انگور کے بہت سے کھیت ہیں۔ انگور بڑی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور یہ شراب دوسرے ممالک کو جاکر وہاں سے کروڑوں روپیہ فرانس کو لاتی ہے۔ فرانس کی تجارت میں معقول حصّہ اس انگوری شراب کا ہے۔ مگر ان دنوں جب پاسٹر صاحب نئے نئے سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے تھے یہ شور مچا کہ کسی خرابی کے باعث شراب کھٹی ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح فرانس کی تجارت کو بڑا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ انگور خراب ہو جاتے ہیں اور فرانس کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ملک میں یہ ہاہا کار مچی ہوئی تھی۔ فرانس کا کروڑوں روپیہ شراب کے کھٹے ہو جانے کے باعث سال بسال مٹی میں مل جاتا تھا۔ سب لوگ اس کے متعلق غور کر رہے تھے۔ مگر کچھ بن نہ پڑتا تھا۔ اس چیخ پکار سے متاثر ہو کر پاسٹر صاحب کو بھی اس بیماری کی طرف خیال آیا اور اُنہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نے یہ سوچا کہ شراب کے کھٹے ہو جانے کی وجہ دریافت کر کے شاید میں ملک
کو اس عظیم سالانہ نقصان سے بچا سکوں۔ اس سے پہلے چند ڈاکٹروں نے
ایک اصول نکال رکھا تھا کہ اگر کوئی اچھی چیز بوتل میں بند کر کے اسے کھولنے
پانی میں تھوڑی دیر رکھ کر پھر منہ بند کر کے رکھ چھوڑیں تو وہ چیز گلتی سڑتی نہیں
اس اصول کو سامنے رکھ کر پاسٹر صاحب نے خیال کیا کہ پانی کے ذریعہ
اس بوتل کی ہوا خارج ہوئی پس ہوا میں ہی کوئی ایسی چیز ہو سکتی ہے۔ جو
ان چیزوں کو خراب کرنے والی ہے۔ انہوں نے خوردبین کی مدد سے یہ
تحقیقات شروع کی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ شروع میں شراب اچھی حالت میں
ہوتی ہے تو اس کے ذرے گول ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ کھٹی ہوتی ہے
تو لمبے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے ہوا کو دیکھا اور یہ معلوم کیا کہ ہوا میں
لاانتہا ایسے کرم ہیں جن کے شریر میں گھسنے پر انسان بیمار ہو جاتا ہے
مختلف امراض کے مختلف جراثیم ہیں جو ہوا میں رہتے ہیں۔ پاسٹر صاحب
کی اس تحقیقات نے طرح طرح کے جراثیم معلوم کئے۔ یہ جراثیم ہوا میں
تو اپنی حالت میں قایم رہتے ہیں۔ مگر جب انسان کے جسم یا کسی اور
چیز میں داخل ہو جاتے ہیں تو ان کی تعداد بڑی تیزی کے ساتھ بڑھنی
شروع ہو جاتی ہے۔ ایک جرم سے چوبیس گھنٹے کے اندر ۲۳ سے لیکر
۸۰۰ تک جراثیم پیدا ہو جانے کا اندازہ لگایا گیا۔ پاسٹر صاحب نے بتایا کہ اس
ہی کی وجہ سے شراب کھٹی ہو جاتی ہے۔ اس ہی کی مہربانی سے دیر تک
پڑا ہوا دودھ پھٹ جاتا ہے! انسان کے جسم کے اندر بھی کئی قسم کے لاتعداد
جراثیم خون کے اندر رہتے ہیں۔ پاسٹر صاحب نے یہ بتایا کہ انسانی جسم میں
بیرونی جراثیم کے داخل ہونے پر اندرونی اور بیرونی میں جنگ شروع ہو جاتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان جراثیم کی زندگی کچھ تو مچھر کے پیٹ میں اور کچھ انسان کے جسم میں گزرتی ہے۔ مچھر کے منہ سے نکل کر انسانی جسم میں داخل ہو کر خون میں رہنے والے جراثیم پر حملہ کرتے ہیں۔ اسی جوش سے بخار وغیرہ ہوتا ہے۔ اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

پاسٹر صاحب نے دیکھا کہ ان ہوا کے جراثیم ہی کی بدولت شراب میں کھٹائی آجاتی ہے۔ آپ نے سوچ سمجھ کر ایسی تدبیر کی جس سے انگور اور کھجور کے میٹھے رس پر ان جراثیم کا اثر ہی نہ ہو سکے۔ یہ پاسٹر صاحب کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج فرانسیسی لاکھوں روپیہ کما رہے ہیں۔

جنوبی فرانس میں بہت سے بیوپاری لوگ ریشم کے کیڑے پال کر ریشم حاصل کرتے ہیں۔ اُنہی دنوں ان کیڑوں پر ان جراثیم نے حملہ کر دیا اور ریشم کے کیڑوں میں ایک بیماری پیدا ہو گئی۔ کیڑوں کے مرنے سے ریشم کی تجارت کو سخت نقصان پہنچا۔ اُنہوں نے سب مل کر پاسٹر صاحب سے التجا کی۔ پاسٹر صاحب نے کہا کہ آپ لوگ تو مجھے اس کی اصلیت بتانے کو کہتے ہیں۔ مگر میں نے ریشم کا کیڑا ہی آج تک نہیں دیکھا۔ اور جب مرض کی اصلیت سے ہی واقف نہ ہو تو مرض کا پتہ کیا چل سکتا ہے۔ آخر ان کے اصرار پر آپ جنوبی فرانس میں گئے اور معلوم کیا کہ ایک قسم کے جراثیم نے ریشم کے کیڑوں کو بیمار کر رکھا ہے۔ بہت دن وہاں رہ کر تجربہ حاصل کرنے کے بعد آپ نے اس کا علاج بھی تجویز کیا۔ اور ریشم کی تجارت نابود ہوتی ہوتی بچ گئی۔ اس طرح فرانس اب تک ریشم کی بدولت کثیر روپیہ کما رہا ہے۔ مگر ہمارے ہندوستان میں اب کشمیر کے سوا کہیں ریشم نہیں پیدا ہوتا۔

فرانس کی [illegible] اور گائے [illegible] کی [illegible] قسم [illegible] جو جراثیم کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حملوں سے ہوتی تھی۔ پاسٹر صاحب نے اس کے نقصان سے فرانس کو بچایا۔ اور ایسی تدبیر کی کہ یہ جراثم جسم میں داخل ہو کر نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے دوران میں فرانس کا پانچسو ارب روپیہ نقصان سے بچایا۔ مگر ان سب باتوں سے بڑھ کر جو احسان آپ نے تمام دنیا پر کرنا تھا وہ ابھی باقی تھا۔ آپ نے بعض دفعہ دیکھا کہ دیوانے کتے یا گیدڑ کے کاٹنے سے انسان کے جسم میں زہر گھس جاتی ہے۔ اور جیوں جیوں وہ پھیلتی ہے انسان موت کے منہ میں جاتا ہے۔ وہ پانی سے ڈرتا ہے۔ پاسٹر صاحب نے اس مصیبت سے بنی نوع انسان کو بچانے کا طریقہ سوچنا شروع کیا۔ آپ نے تجربہ سے دیکھا۔ کہ جس زہر سے اس مرض کی پیدایش ہوتی ہے اس زہر کے ذریعے خرگوش وغیرہ جانوروں کو ٹیکا لگانے سے بہت کچھ گھٹایا یا بڑھایا جا سکتا ہے۔ ایسا گھٹایا ہؤا زہر دیوانے کتے کے کاٹنے پر انسان کے جسم میں بذریعہ ٹیکا یا باریک پچکاری کے داخل کیا جاوے تو بیماری دور ہو سکتی ہے۔ مگر جس وقت دیوانہ کتا کاٹے اُسی وقت یہ علاج ہونا چاہئے۔

پاسٹر صاحب نے یہ تجربہ ٹھیک ثابت ہونے پر پیرس میں اس مرض کا علاج کرنے کے لئے ایک دواخانہ کھول دیا۔ جہاں تمام فرانس سے لوگ علاج کرنے کے لئے آنے لگے! ور سینکڑوں انسان اس بن آئی موت مرنے سے بچ گئے اور یہ طریقہ ایسا مفید ثابت ہؤا کہ آج دنیا کے تمام حصوں میں اس کا رواج ہے چنانچہ ہندوستان میں بھی کسولی اور کنیگری کے پاسٹر انسٹی ٹیوٹ لوگوں کی جانیں بچا کر دعائیں حاصل کر رہے ہیں

دیوانے جانور کے کاٹنے پر جتنی جلدی ہو سکے ان ہسپتالوں میں پہنچ جانا چاہئے۔ اگر کتے کے دیوانہ ہونے میں کچھ شک ہو تو اسے باندھ رکھنا چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دس دن کے بعد وہ مرجائے تو اس کے دیوانہ ہونے کا یقین کرلو۔ اور اگر نہ مرے تو ڈرنا نہیں چاہیئے! اور کسی دوائی وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

(جھنگ سیال)

مفید اور کارآمد باتیں

(۱) **چھائیوں کی دوا** چھوٹی قسم کی زرد کوڑیاں لیکر چینی کی پیالی میں رکھ کر لیموں کا عرق اس انداز سے اس پر ڈالیں۔ کہ کوڑیاں عرق میں ڈوب جاویں۔ پھر ان کوڑیوں کو ڈھک کر رکھ دیں۔ کئی دن کے بعد یہ کوڑیاں پڑی پڑی گل جائیں گی۔ ان کو کھرل میں حل کریں اور ان کا ضماد رات کو سوتے وقت لگائیں۔

(۲) **مفید اُبٹنہ**۔ ایک تہائی کسم اور دو تہائی چرونجی ان دونوں کو خوب باریک پیسیں اگر چاہو تو اس میں تھوڑا سا نارنگی کے پوست کا عرق ورنہ خشک پوست پیس کر شامل کرلیں اور پھر ہر روز صبح کو اُبٹنے کی طرح گوندھ کر کچھ دیر تک منہ پر ملتے رہیں۔ اس اُبٹنہ سے چھائیاں دور ہونگی۔ روز بروز رنگت میں بھی صفائی آئیگی اور چہرے پر بھی رونق نمودار ہوگی (۳) **مجرب علاج کھانسی**۔ بہدانہ ۶ ماشہ خشخاش ۶ ماشہ گوندکتیرا ۴ ماشہ۔ رب السوس ۴ ماشہ۔ تنکر تینال ۲ ماشہ۔ لسوڑیاں ۱ ماشہ ان ادویات کو کوٹکر شربت بنفشہ کے ہمراہ چاٹا کریں۔ بہدانہ کا لعاب نکالنا چاہیئے کوٹنا نہ چاہیئے (۴) **شبکوری (اندھراتا)** یہ روگ خواہ انسان کو یا حیوان کو نیم کی مولی کچی کے دودھ لگانے سے رفع ہوتا ہے (۵) **داد** کا مرض جونک کے تین کئی مرتبہ لگانے سے جاتا رہتا ہے (۶) **سورج مکھی** کی پتی مویشی کو کھلانے سے کوئی بیماری نہیں ہوتی ہے۔ (۷) **مُردہ** کتے کو کھیت میں دفن کرنے سے اس کے گرد و نواح کی دیمک دور ہوجاویگی۔ (۸) **ہر ایک** کام مقررہ وقت پر باقاعدگی اور صفائی سے کرنا اور ہر ایک چیز کو باقاعدہ اور سلیقہ سے برتنا تمام دکھوں کا مجرب المجرب نسخہ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کاہلی

کاہلی سے اچھے اچھوں کی خراب اوقات ہے
مشکلوں کا زندگی بھر سامنا دن رات ہے

سچ ہے سستی سے جہاں میں آدمی بیکار ہے
سارے آزاروں سے بدتر ایک یہ آزار ہے

جاہلوں کو بھی عالموں کو بھی بس موجبِ نقصان ہے یہ
شک نہیں کچھ باعثِ بربادیِ انسان ہے یہ

کاہلی ہے باعثِ افزایشِ آلام و غم
شادمانی و خوشی ہوتی ہیں اس عادت سے کم

بھاری ہو جاتی ہے آخر کاہلوں کی زندگی
روز جب تعطیل ہو تو کیا خوشی تعطیل کی

ہاں مزا تعطیل کا ملتا ہے کچھ محنت کے بعد
لطفِ راحت آدمی پاتا ہے کچھ محنت کے بعد

بسترِ راحت پہ فرماتے ہیں جو جلوہ گری
کاہلی کی اُن سے رہتی ہے سدا ہم بستری

اُن سے کب ہوتا ہے کوئی اچھا خلق میں
اُن کی بیکاری اُنہیں کرتی ہے رسوا خلق میں

روز ہو جاتے ہیں دنیا میں ہزاروں واقعات
اُنکو ملتی ہی نہیں ہے خوابِ غفلت سے نجات

خوب یاد آیا مجھے اک عالمِ پرفن کا قول
قابلِ تحسیں ہے کرابانیسن کا قول

فی الحقیقت جسکو کہنا چاہیئے کچھ کاہلی
واقعی ناقابلیت ہی کی ہے خو جیاہلی

یعنی ہیں ناقابلیت سے تو واقف سربسر
اس کمی کو وہ نہیں تسلیم کرتے خود مگر

جو ہے ٹیلر کا سخن اس بات میں پرزور ہے
آدمی اس کاہلی سے زندہ زیرِ گور ہے

مثلِ مردے کی ہے جسکو کاہلی کا ہے مرض
کچھ امید اس سے خدا کو نے خدائی کو غرض

بے خبر رہتا ہے وہ دنیا کی محسوسات سے
بے تعلق اختلافات و ضروریات سے

زندگی کے دن ہیں پورے اسلئے جیتا ہے وہ
مثلِ حیوانات آبِ زندگی پیتا ہے وہ

میوہ ہائے باغِ دنیا رات دن خوراک ہے
زندگی جس طرح سے کیڑوں کی زیرِ خاک ہے

وقت اور طاقت کو کر دیتی ہے عنقا کاہلی
خلق [illegible] کاہلی

(مخزن)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمّہ

جو صاحبان مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے اُنکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نرائن مہر صاحب ایڈیٹر جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ر لیجاتی ہے. بالکل مفت دیجاوے گی اور جو صاحب خریداری منظور کرتیکے ساتھ ہی معمّہ بھی حل کریں گے تو اُن کو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے. لکھشمی بھنڈار کے موجودہ پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے. نئے خریداروں کے نام عہ کا وی. پی ہوگا اور معمّہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ۱عہ کا وی پی ہوگا. یاد رہے کہ معمّہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے. پرانے خریداروں کے واسطے نہیں. کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں.

حل طلب معمّہ تین حرفوں سے مرکب ایک ایسا لفظ ہے جو سنار بھرکے گیان کا بھنڈار ہے. آریوں اور ہندوؤں کا جان پران اور قابل تعظیم گرنتھ ہے اس لفظ کے پہلے حرف پر اگر زبر دیکر پڑھا جاوے تو اس کے معنے معالج کے ہوجاتے ہیں اور اگر اس لفظ کو پیچھے سے اُلٹا کر پڑھا جاوے تو اسکے معنے پرکاش کرنیوالے کے ہوجاتے ہیں. اور اس اُلٹا کئے ہوئے لفظ کے پہلے حرف پر زبر دیکر پڑھا جاوے تو اسکے معنے قسمت کے ہوجاتے ہیں. بتاؤ ایسا اُتم لفظ کونسا ہے.

اپریل کے معمّے کا حل "شراب" ہے

مفصلہ ذیل صاحبان نے معمّہ حل کیا. (۱) بابو ہرنسلال صاحب کلرک دھاریوال (۲) بابو سرول سنگھ صاحب ایضاً (۳) لالہ منوہرلال صاحب پیشکار دیوریا (۴) میاں ظالم سنگھ صاحب ہیڈ کلرک چمبہ (۵) لالہ پرشوتم ری بال افسر مدرس بھگوان (۶) لالہ سانگرم صاحب ہیڈ ماسٹر وت...

(۷) پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب ریفنڈ کلرک ملتان کشہر (۸) پنڈت سریرام صاحب سب اورسیر لودھیانہ (۹) سردار حکم سنگھ صاحب لائل پور وغیرہ وغیرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رسید و ریویو کتب

پنج رتن کا تیسرا جلاس موسومہ تہذیب اخلاق۔ مصنفہ لالہ گنیشداس صاحب میونسپل کمشنر ترنتارن۔ یہ کتاب کیا ہے رتنوں کا خزانہ ہے۔ ہر گھر میں اس متبرک کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے اس میں دلچسپ دیباچہ کے سالقہ تہذیب اخلاق کے ۲۰۰ اعلےٰ سے اعلےٰ دلپذیر نصایح ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی اعلےٰ ہے۔ بقیمت ۴؍ مصنف سے براہ راست مل سکتی ہے۔

(۲) مثنوی سحر دانش با تصویر۔ مصنفہ مہاشے پی۔ ڈی گل سوداگر نرائن گڈھ ضلع انبالہ۔ اس میں شہنشاہ اکبر اور بیربر وزیر کی بالکل نئی اور چلبلی داستان کو جگہ بہ جگہ تصاویر سے دلکش بنایا گیا ہے اور پے در پے عمدہ عمدہ نصیحتوں اور عقل کی باتوں نے اس کی خوبی کو اور بھی بڑھا دیا ہے ۴۷ صفحہ کی کتاب بقیمت ۸؍ مصنف سے مل سکتی ہے۔

(۳) معلم زبان انگریزی حصہ اول۔ اس کے ذریعہ سے اردو خواں بلا استاد انگریزی لکھنا پڑھنا بخوبی سیکھ سکتا ہے قیمت ۳؍ ہے انگریزی بولچال کی پہلی سیڑھی۔ تھوڑی انگریزی جاننے والا اسکے مطالعہ سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے قیمت ۲؍ ہے یہ دو کتب لالہ روپ نرائن جے نرائن تاجران کتب علیگڈھ شہر سے مل سکتی ہیں۔

(۴) گلدستہ فہم۔ مرتبہ سردار بدھ سنگھ صاحب پھول لاہور۔ یہ کتاب عمدہ عمدہ نصیحتوں دلچسپ ٹیکلوں۔ علم و عقل کی مفید باتوں کا مجموعہ ہے قیمت ۱؍ ہے۔

(۵) انوار القریش امرتسر۔ یہ ماہواری رسالہ زیر ایڈیٹری شیخ محمد علی صاحب رونق امرتسر سے نکلتا ہے۔ اس میں علمی۔ اخلاقی و تاریخی دلچسپ مضامین ہوتے مسلمان بھائیوں کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت سالانہ عہ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُجرت اشتہارات

اُجرت اشتہارات فی صفحہ ماہواری یا فی دفعہ ۳ کے واسطے

اجرت اشتہار فی صفحہ سہ ماہی ۸ عہ ،، ،، سالانہ ۲۲ عہ

اجرت اشتہار فی صفحہ ششماہی ۱۲ عہ

(مینجر مارتنڈ لاہور)

اِستری جیون وٹی

حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیماریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے۔ اس خرابی کو دور کرنیکے لئے استری جیون وٹی تیر بہدف مجرب دوائی ہے اسکے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا اور بیقاعدہ آنا ٹھیک ہو جاتا ہے قیمت ۲۴ گولیوں کی جو تین ماہ کے لئے کافی ہیں صرف ایک روپیہ۔ معہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر آنند بھنڈار لاہور

نوٹس میں اپنے دوستوں کو اس بات سے آگاہ کرتا ہوں کہ مینے بنک آف پشاور لمیٹڈ ملتان سے بطور ڈپٹی سکرٹری ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ (کیوں) کا سوال خود بنک سے ہی دریافت فرما سکتے ہیں۔ پبلک کا خیر خواہ تولارام متوجہ ملتان شہر۔

سودیشی گرم پارچات مثل لوئی پٹو چار خانہ۔ زنانہ گرم دوپٹہ۔ اور خالص کیسر ممیائی۔ کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

کشمیری چار خانہ پٹو کا سلا سلایا سوٹ مطابق ماپ مکمل معہ بٹن صرف ۵ عہ روپیہ میں ملتا ہے۔ نہایت سستا سودا کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بابو شیوبرت لال صاحب ورمن ایم اے کی نایاب کتابیں

(۱) سرت شبد یوگ کلپدرم۔ سرت شبدیوگ کی کنجی عامل و شاغل ضرور اسکا مطالعہ کریں۔ قیمت ۱۲/

(۲) ببویک کلپدرم علم و تجربہ عقل و تمیز کی بڑھانیوالی۔ ہر شخص کی لائبریری میں ہونی چاہئیے ۱۰/

(۳) وچار کلپدرم (ویدانت ادویت وادی وچار ساگر کے ڈھنگ پر) مہاتما دھوترنتھ کے خریداروں سے ۸/

(۴) چرتر کلپدرم۔ رشی منی۔ راجہ مہاراجہ سوربیر جودھاؤں کے حالات قیمت ۱۰/

(۵) برہم وچار کلپدرم۔ اپنشدوں کا عطر۔ ویدانت کا انمول رتن ۱۲/

(۶) کتھا کلپدرم۔ بھگتوں کے دلچسپ حالات پڑھئے اور رونہ دیجئے تو ہمارا ذمہ ۶/

(۷) آتم وچار کلپدرم۔ آتما کا برن۔ آتما کی صراحت و وضاحت ۶/

(۸) رشی برتانت کلپدرم۔ رشیوں کی کتھائیں روحانی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی دلچسپ ہے۔ ۹/

(۹) جین برتانت کلپدرم } ایک جلدوں میں

دل ہی تو ہے ۸/

(۱۰) گیتا منظوم۔ (نغمہ رحمانی) مکمل (مترجمہ حضرت مہر) ۸/

(۱۱) وشنو پوران۔ جلد اول۔ پرانوں میں سب سے بہتر ۱۲ ار (۱۴) کلگی پوران مکمل ۱۰/

(۱۳) الحیات بعد الممات۔ موت کے بعد کے حالات ضرور پڑھئے ۱۰/

(۱۴) عجیب و غریب قصے (سبق آموز دلچسپ قصے) جنکو قصوں کا شوق ہو ضرور منگا دیں ۱۰/

(۱۴) کلام اختر (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر مینیجر ساوہو)، دلچسپ نظموں کا مجموعہ ۴/

(۱۵) دیوار قہقہہ حصہ اول (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر) منشی جی اُلگی کے نایاب چٹکلے ۳/

(۱۶) " " دوم " " " اس نمبر کی باتیں مزے مزے کی کہانیاں ۳/

(۱۷) عملی ویدانت (سوامی دیکانند جی کے لکچر) مترجمہ منشی سورج نرائن جی ۱۰/

(۱۸) برہم گیان پر لکچر ویدانت کے مضمون پر سرگیانی باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی لاثانی کتاب ۸/

(۱۹) ویدانت کلپدرم ویدانت کے مضمون مہاتما شیوبرت لال جی ایم اے کی آخری کتاب ۱۸۶ صفحہ ۱۲/

(۲۰) ہمیر ہٹ ایک لاثانی کتاب۔ اس قصہ کو شروع کیجئے۔ جبتک ختم نہ کر لیں گے۔ چھوڑنے کو دل نہ چاہیگا۔ ضرور مطالعہ کیجئے۔ ضخامت ۴۶ صفحہ قیمت ۲/

(۲۱) معیار المکاشفہ باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی تصنیف نایاب کتاب ضخامت ۱۵۰ صفحہ قیمت ۱۰/

المشتہر

کنھیا لال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

رامائن بالمیکی اردو ۱۰۳۴ صفحوں پر مجلد قیمت عکر
ٹاڈراجستان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۶۸ صفحوں پر لعہ
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۶ صفحو نپر مجلد للعہ

اگر آپکو پرانے بزرگوں کی عظمت پرانے بزرگونکی شان و شوکت پرانے بہادرونکی بہادری کے کارنامے پرانے لوگوں کے گن کرم سبھاؤ غرضیکہ پرانے بزرگوں کی اصلیت کو جاننے اور انکے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے۔ اور پرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا چاہتے ہیں تو ان تین کتب کو ضرور ہی منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر دیکھیئے کہ کیا مزہ آتا ہے۔

قانون کرم قیمت ۸ر پنجاب ہندو سبھا کی رائے میں ہندو تہذیب حصہ اول اور قانون کرم ہندو تہذیب حصہ اول ۱۲ر مصنفہ پنڈت بشنداس بی۔ اے گورنمنٹ سکول فیروزپور نہایت ہی مفید کتابیں ہیں۔ اور یہ کمیٹی ان کی خاطر ہندو جاتی کے سامنے خاص سفارش کرتی ہے لائق و فائق مصنف نے انکی تیاری میں اعلےٰ درجہ کی لیاقت اور خاص تحقیقات کا اظہار کیا ہے اور اسوجہ سے وہ تمام اہل ہنود کی طرف سے خاص طور پر حوصلہ افزائی کا مستحق ہے۔

سُرت شبد یوگ کلپدرم۔ مہاتما شیو برت لال ورمن ایم۔ اے کی نادر تصنیف ہے ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت عہ معہ محصول اسمیں بتایا گیا ہے کہ گورو نانک صاحب نے کیا تعلیم دی ہے۔ کبیر صاحب نے کیا بتایا ہے۔ رادھا سوامی صاحب کا کیا مت ہے لوگ ناحق غلط فہمی پھیلا رہے ہیں۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بڑی محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ عامل و شاغل ضرور منگا دیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویدانت کلپدرم - ایڈیٹر صاحب ساد ہو کی ویدانت کے مضمون پر آخری و عجیب کتاب ضخامت ۱۸۰ صفحہ قیمت ۱۲ فی جلد جنہوں نے ایکدفعہ بھی اُپنشدوں کو پڑھا ہے وہ اسکو ضرور پڑھیں قند مکرر کا مزا آئیگا۔

جیسا خیال ویسا مال - یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو حکیم گنگا پرشاد صاحب دہلوی نے کیا ہے یہ کتاب سراغ عیب سکھ اور شانتی عروج اور تندرستی خوشحالی فارغ البالی رحم انصاف عقل و سرگیان اور آنند کامیابی اور کامرانی غرض ہر قسم کی شادمانی کے خزانے کی کنجی ہے جسکے ہاتھ آنیسے ہر طرح کے رنج و الم دور اور ہر ایک ذلت اور بدبختی کافور ہو جاتی ہے انگریزی کتاب کی قیمت تو ۸؎ لیکن اس اردو ترجمہ کی قیمت صرف ۱۰ ر رعایتی ہے۔

کامل سنیاسی - اس کتاب کے پڑھنے سے انسان کامل حکیم بن جاتا ہے۔ قیمت ۳؎

اپنا دھن آسمان پر جمع کرو - اگر واقعی آپ دکھ سے چھوٹنا چاہتے ہیں اور سچے سکھ کے خواہشمند ہیں تو ایکدفعہ اس کتاب کو ضرور پڑھئے۔ قیمت ۶

برہم یگیہ - قیمت ۶ر اگر آپ سندھیا کی خوبیوں سے ناواقف ہیں۔ اگر آپکو سندھیا کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ اگر سندھیا پر آپ کا پورن وشواس نہیں ہے اگر آپ سندھیا کو تمام برائیوں سے بچنے کا اور تمام پاپوں سے چھوٹنے کا ذریعہ نہیں مانتے تو اس کتاب کو ضرور پڑھئے۔ آپکی خاطر جمع ہوگی۔

معیار صداقت - یہ کتاب واقعی سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کی کسوٹی ہے۔ سچائی کا سچا معیار ہے۔ اگر واقعی آپنے اس دنیا کی اصلیت کو سمجھنا ہے تو اسکو ضرور بالضرور منگاکر مطالعہ فرمائیے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

نوٹ - علاوہ ان کتب کے اگر کوئی اور دھارمک کتاب آپکو منگانیکی خواہش ہے تو فوراً لکھ بھیجئے رعایت سے خرید کر بھیجدیجائیگی۔ دغا فریب ہرگز نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ - گھسیالال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خریداران مارتنڈ کو مژدہ

(۱) "دانتوں کا مفید منجن" اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ نہ کاربالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اس کے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا ہے۔ الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے۔ قیمت فی ڈبی ۶ر +

(۲) "پیٹ کے درد کا پُرتاثیر چورن" اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جایئے۔ صبح صاف پاخانہ آجاویگا اور طبیعت صاف ہو جاوے گی۔ پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجیے۔ طبیعت صاف ہو جاوے گی۔ کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اس میں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰ نمونہ ۲ر +

(۳) "داد کی لاثانی گولی" یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں ۲۱ دوائیں ڈالکر تیار کی گئی ہے۔ ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا۔ صفت یہ ہے کہ اس کے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت ۶ گولی ۱۲ر۔ جو صاحب آزمایش کے طور پر منگانا چاہیں ۵ ۳ر۔ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگائیں +

(۴) "سورج مکھی ہیر آئیل" اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔ نہانے کے بعد ایک دفعہ لگا لیجیے۔ دن رات خوشبو بدستور رہیگی بال ملایم رہیں گے۔ چہرہ بشاش نظر آوے گا شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاوے گی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے۔ ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگا لیجیے۔ پھر یہ تیل خود ہی آپ کو ہمیشہ استعمال کے لئے مجبور کرے گا۔ قیمت فی شیشی ۱۵ر +

(۵) "پیچش کا لاثانی سفوف" اس سفوف کی چار خوراک کھانے سے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہ ہو دور ہو جائیگی۔ دہی کے ساتھ اگر استعمال کی جاوے۔ تو خونی پیچش بھی دور ہو جاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت چار خوراک ۸ر ایک خوراک ۳ر +

(۶) "بال اُڑانیکا بے ضرر پوڈر" اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجیے۔ پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بال اُڑ جاوینگے - نہ کسی قسم کی جلن ہوگی نہ خارش - جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی - ایک دفعہ ضرور منگا کر آزمایش کیجیے - قیمت فی ڈبی ۸ر +

(۷) "**خوشبودار سُپاری**" اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے - مگر آپ اس کو کھا کر دیکھیے - کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے - کھانا کھانے کے بعد ذرا سا کھائیے طبیعت خوش ہو جاوے گی - پان کھانے کی ضرورت نہ رہیگی پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں - اس کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچے گا - ایک دفعہ منگا دیکھیے - پھر آپ دوسروں کو منگانے کی ترغیب دیں گے - قیمت فی ڈبیہ ۸ر چھوٹی ڈبیا ۳ر +

(۸) "**سُکھدایک**" اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھول کر کُلی کر ڈالیے - مُنہ کے تمام امراض جاتے رہیں گے - چھالے پڑ گئے ہوں - مُنہ زخم ہو گیا ہو - ذرا سا استعمال کیجیے - فوراً صحت ہوگی - قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کے لیے کافی ہے - ۳ر +

شاید بعد میں ایسا موقع نہ ہاتھ آوے

"**آبِ حیات**" ۱۲ - مفید دواؤں کا مجموعہ - یہ ضروری نہیں کہ جس کو کوئی شکایت ہو وہ ہی اس کو منگاوے - بلکہ اس کا ہر ایک گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے - درد سر پیٹ کا درد - خارش - داڑھ کا درد کان کا درد - بدہضمی - ہیضہ - طاعون - پھوڑا - پھنسی - زکام - چکر آنا - متلی ہونا بدن میں درد ہونا وغیرہ وغیرہ - غرضیکہ کہاں تک طول دیا جاوے - اس کے استعمال سے دم کے دم میں فائدہ نظر آتا ہے - قیمت بھی صرف پرچار کے خیال سے آخیر مئی تک عہ معہ محصول رکھی گئی ہے - ایک ماہ بعد پھر یہ اس قیمت پر ہرگز نہ ملے گی + رعایتی قیمت کی درخواستیں صرف ۳۰ - مئی ۱۹۱۲ء تک آنی چاہئیں +

المشتہر

سکرٹری دیال اوشدھالیہ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اوّل جس میں گیان بیراگ اور عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچرل اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی مضامین تغیرہ وغیرہ ہیں۔ جا بجا دلطف رنگینی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۴ صفحے قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ مجلد سنہری عہ

کلام مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے۔ کاغذ سیمی قیمت ۸ سنہری مجلد ولایتی و نیز چکنے کاغذ پر جس میں مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب ایڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ

نغمۂ رحمانی شریمد بھگوت گیتا کا شلوک اور رباعیات میں اردو ترجمہ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸

گلدستہ نظم جلد اوّل چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلبا کیواسطے آسان دلچسپ نظمیں جن کے کچھ نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں۔ حجم ۱۳۸ صفحے۔ قیمت ۶

گلدستہ نظم جلد دوم بصفات بالا۔ ارباب مذاق و طلبائے مڈل و ہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں۔ صفحے ۱۶۰۔ قیمت ۶

چہل درویش گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں سے دس گیارہ سادھو میں نکل کر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اوّل حجم ۷۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپیے۔ محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔

المشتہر:- برج نرائن ایم اے روشن پورہ دہلی

لوصاحب دیوانِ قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں۔ روتا ہوا ہو تو اسکو پڑھ کر کھلکھلا اٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا جادو ہے مردہ دلونکو لوٹن بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والونکو گبیر کی کیا ہی بنا دیتی ہے اس میں تقریبا ۲۰۰ نظم و نثر کے چٹکلے ہیں حسب صاحب اسکو نہ پڑھینگے پچھتائینگے میں سے پٹے کا سودا ہے۔ لو یا نہ لو قیمت ۶ مع محصولڈاک

المشتہر:- کے بی ورما اسسٹنٹ منیجر تارا ایجنسی دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

امریکہ کی ترقی کا راز

اگر زندگی چاہتے ہو تو زندہ اقوام کے پیچھے پیچھے چلو!

علم وفضل میں دولت وحکمت میں دین وایمان میں گیان اور دھیان میں. علم برق و معدنیات میں. فلسفہ اور طبعیات میں. غرض دنیا کی ہر بات میں امریکہ آج سب ملکوں کا سرتاج کیوں ہے؟ یہ راز امریکہ کا لٹریچر پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے! افسوس کہ ہمارے ملک کے اہل قلم اپنے اہل ملک کے لئے وہ سامان ہی بہم نہیں پہنچاتے جس سے ان کا کلیان ہو۔ اور وہ بھی دنیا کے قدم بقدم چلنے کے قابل ہو جائیں! اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خصوصاً امریکہ اور ساتھ ہی دیگر ترقی یافتہ ملکوں کی ترقی کے راز کا اعلےٰ ترین لٹریچر ہم نے جمع کیا ہے جسے وہاں کے سب سے زیادہ فلاسفروں اور عالموں نے قلمبند کیا ہے۔ ہم اس لٹریچر کا اردو ترجمہ اپنے اردو خواں دوستوں کے دینی اور دنیاوی فائدے کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ انتہا درجے کے دلچسپ اور بالکل نئے مضامین کتابی شکل میں ماہ بماہ نکلتے رہیں گے۔ کوئی کتاب سو صفحہ سے کم اور کوئی زیادہ ہوگی۔ غرض ایک سال میں پندرہ سو صفحے کا مضمون دینے کا ہم وعدہ کرتے ہیں۔ چونکہ یہ کوئی اخبار یا رسالہ نہیں ہے لہذا اس صورت میں ہمیں محصولڈاک بھی بجائے ایک پیسے کے دو پیسے لگتا ہوگا۔ دوستو! امریکہ میں ہندوستان کی طرح علم کی بیقدری نہیں ہے۔ اسلئے بعض سو سو صفحہ کی کتابیں دس دس روپیہ میں آتی ہیں۔ اور خوبی یہ کہ وہاں یہ کتابیں کئی کئی مرتبہ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو چکی ہیں۔ اس صورت میں بھی ہم ترجمے کی بابت برائے نام قیمت صرف تین روپئے معہ محصولڈاک ایک سال اور پندرہ سو صفحے کیلئے مقرر کرتے ہیں۔ لہٰذا کم از کم پانسو درخواستیں موصول ہو جانے پر یہ فوراً شروع کر دیا جائیگا اس سلسلہ کی سب سے پہلی کتاب لا آف مائنڈ ۲۵۰ صفحے کی ہوگی جسکی علیحدہ قیمت عہ ہے! اور اصلی زبان میں اسکی قیمت تین ڈالر یعنی لعہ ہے۔ مگر اس سلسلہ کے خریداروں کو ان کی مقررہ سالانہ قیمت میں ہی اس کی زیارت بھی نصیب ہو جائیگی۔ اس کے ہر ایک خریدار کو دو روپیہ کی حسب ذیل کتابیں اپنی طرف سے بطور انعام مفت دی جائیں گی جو وی پی کے ذریعے سے چوتھی سالانہ قیمت وصول کریں گے۔ قدرتی علاج ۔ جیسا خیال ویسا مال ۔ برہمچریہ جلد درخواست بھیجئے جس سے آپ کا بھلا ہوگا۔

المشتہر حکیم درگا پرشاد دہلوی اڈیٹر رسالہ رام کرشن کشمیری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گنجینہ طبیب ۲ صفحہ
علم طب کی نادر کتاب جو سنا تو بہتر ہے چھپی ہے ۳۳ باب ہر امراض کا مکمل علاج مجلد عہ

تجربات الشفا ۱ر
جسمین کتنے پیانہ تمام امراض کے آزمودہ تیر بہدف نسخہ جات جنکی تمام رنگی تو انکی قیمت پڑتی

جریان کی اصل حقیقت
و علاج جسمین ہر قسم کے مرض جریان کی مکمل حقیقت پیدا ہونیکا اسباب اور تیر بہدف علاج

انگلش گرامر معہ ترجمہ اردو ۲

گھر کا حساب ۱۲ انمول رتن ۲

اصلی کوکشاستر باتصویر

مصنفہ کوکہ پنڈت وزیر اعظم شیلنہہ سنگھ مہاراجہ کشمیر

اسمین کوکہ پنڈت جنکی مکمل لالیف موجود ہے دیکھیے کتاب اوکے اپنے قلمی نسخہ کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ اگر لوگ کے شائقین انکی اصلی کتاب کا ترجمہ ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں تو جلد درخواست کریں۔ اگر آپ عورتون کی قسمین اونکی صفات حیض و حمل کے امراض کی پوری تفسیر اور تیر بہدف علاج۔ جماع کے طریقے آسنون کا بیان۔ جسمین بے عیب اولاد پیدا کرنا۔ عورتکو تمام عمر خوبصورت تندرست بنائے رکھنا۔ چاند کی تاریخون سے وقتاً فوقتاً کے بھیدکا تحقیق معلوم کرنا۔ عورتون کا خط اٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ عورتون کا اور بہت سے پوشیدہ راز اسکتاب میں درج ہیں جو یہان لکھنے مناسب نہیں ہا اسمین آپکے مطلب کی پوری ۲۶ تصویرین بھی ہوئی ہیں اور لیکٹس وو بہت خوبصورت چھپا ہے قیمت مجلد معہ محصول تعریف اگر چہ ہیہ آ ٹھ پھر بطور نذر دوست ملنے کا پتہ (۱) چیرہا خاوند تعریف بیوی ۱/۲ کام کی خبر ۵ خریدار کتاب یار وحالی معلم

خلوت بے عیب مجلد عہ

منیجر ہند کیت لوہانہ ال...

لڑکے لڑکی پیدا کرنے کے ... بنانا
بیوی نہین عورت مرد ... زیادہ خوبصورت کیونکر ... ۲۵ سوال کے جواب ۸

قیمت کتاب لطیفے ۲ انمول ۲
پتہ۔ جنرل منیجر ہند ... لوہانہ ایس پی یونیورٹی

تجربات گیتا مجلد ۱۲
علم طب کی نادر کتاب جو ہر طرف ایجادات علم ... کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ! شہرۂ عالم کتاب کا سچا اشتہار!!

باتیسرا ایڈیشن

انگلش ٹیچر

قیمت ۱؎ عہ

بلا مدد استاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب۔ اکیلی کتاب میں اتنے مضامین کا مجموعہ

گرامر حروف کا میلان تلفظ لفظوں کی گردان جمع۔ تذکیر و تانیث ماضی صفت وغیرہ کے فرق۔

ترجمہ کے قواعد اور مثالیں سہل تر اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں۔ قابل دید۔

محاورے پانچسو الفاظ محاورے کے جو خاص موقع کے واسطے مخصوص ہیں۔ محاوروں کے استعمال کا طریقہ فقرے۔ ضرب المثل وغیرہ جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں نہایت کار آمد۔

بول چال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمے اور ہر موقعہ کے گفتگو بازار کچہری سفر مدرسہ۔ بیماری کھانا وغیرہ چھوٹے چھوٹے جملے بات چیت میں کار آمد۔

ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف ہم معنی ذو معنی۔ مذہب۔ سواری۔ ہتھیار بیماری۔ اوزار۔ علوم پیشے جسم۔ مکان زیور۔ درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ نادر۔

خط و کتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب القاب۔ تار بھیجنا۔ سکول ملازمت تجارت وغیرہ۔ عرضی کے نمونے ہر قسم۔

انگلش ٹیچر میں ہر ایک لفظ کے معنی و تلفظ اردو زبان میں دیئے ہیں اور آسان طریقہ سے سمجھائے ہیں۔ اس میں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آج تک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور صدہا انوکھے الفاظ جو استادوں کو بھی معلوم نہ ہوں بیسیوں زیادہ اور عجیب محاورے اس کتاب میں اتنے دس بیس کتابوں میں بھی مشکل سے ملیں گے۔ باوجود خوبی۔

قیمت مجلد صرف ایک روپیہ تین آنہ ۱؎ عہ معہ محصولڈاک ہے

ملنے کا پتہ

مینیجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۵ لودیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برہمی بوٹی کے اعلےٰ اوصاف

برہمی بوٹی اعلےٰ درجہ کی رسائن مصفی خون اور بل ویریہ کے بڑھانیوالی اور شدھ پوتر اعلےٰ خیالات اور جذبات پیدا کرنیوالی ہے سوامی شنکراچارج اور سوامی دیانند جی نے بھی اسکی بڑی بھاری تعریف کی ہے۔ ویدک کے تمام گرنتھ بھی اسکی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ نگھنٹو رتناکر میں لکھا ہے کہ برہمی عقل کے بڑھانیوالی۔ مقوی دماغ و عمر بڑھانیوالی ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ ملین۔ ہلکی۔ حلق اور آواز کو صاف کرنے والی اور مقوی دل۔ حافظہ کو تیز کرنیوالی رسائن ہے نیز جریان۔ ذیابیطس۔ زہر۔ جذام نقرس۔ بخار۔ کھانسی۔ سوجن۔ خارش۔ طحال۔ بات۔ رکت۔ صفرا۔ دمہ۔ کمزوری۔ بلغم اور باؤ کو دور کرنیوالی اور تمام امراض کو مفید ہے۔ اسی طرح دھنونتری مہاراج فرماتے ہیں۔ برہمی عمر و تیج استقلال عقل۔ طاقت کو بڑھاتی و رنگ نکھارتی ہے۔ اور آواز صاف کرتی ہے۔ مقوی دل و دماغ ہے۔ بوڑھا بچہ۔ جوان۔ عورت اور مرد سب کو یکساں مفید ہے۔ بہت ہی طاقت دیتی ہے۔ امراض رحم سے بیمار عورات اور امراض منی سے بیمار مردوں کو قابل اولاد بناتی ہے۔ اس کے استعمال سے حافظہ بڑھتا اور چت میں سنتوش آتا ہے۔ غرضیکہ برہمی سرب روگ ناشک ہے۔ بل اور عقل کے خواہشمندوں کے واسطے نعمت بے بہا ہے۔ ہم نے خالص اور تازہ برہمی اپنے ہاں فروخت کرنیکا بندوبست کیا ہے۔ قیمت فی تھیلی برہمی بوٹی جو قریباً دو تین ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ معہ محصولڈاک ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیوں صاحب

کیا ابھی تک آپ تحفہ کے خریدار نہیں ہوئے۔ اگر نہیں ہوئے تو آپ فی الفور درخواست بھیج دیجئے ورنہ یاد رہے کہ اگلے ماہ میں ۱۲؎ کی بجائے ۱۴؎ خرچنے ہونگے پھر کیوں آج ہی خریدار نہیں بنجاتے ممکن ہے کل کو یاد رہے نہ رہے۔ علاوہ ازیں اگلے مہینہ سے یہ اشتہار بھی بند ہو جائے گا۔

اشتہار دینے والوں کیلئے تحفہ ماہوار ایک عمدہ ذریعہ ہے ہر قسم کے مذاق کے اشخاص کیلئے نظم اور نثر چاہنے والوں کیلئے نثر چنانچہ اسوقت حسب ذیل کتب اس سلسلے کے ذریعہ سے نکل رہی ہیں (۱) ناول کملا دیوی بالکل نرالا اور عجیب و غریب ناول (۲) مثنوی مفرح بالکل نئی اور با تصویر داستان ہے (۳) ام اپدیش پرچار منوہن بھجن ایشور سمرن کیلئے (۵) لطیفے (۶) معمے اور پہیلیاں (۷) بہار گل حل خوش کن غزلیات ٹھمریاں۔ ترانے وغیرہ (۸) سراج حکمت طبی مضامین (۹) مجرب نسخہ جات ہر مرض کیلئے (۱۰) صنعت و حرفت روپیہ کمانیکے لئے۔ غرضیکہ دریا کوزے میں بند ہو کر بہتا رہیگا۔ قیمت عامی سالانہ ۱۲؎ معہ محصولڈاک مگر صرف اسی ماہ کیلئے بعد میں ۱۴؎ لئے جائینگے نمونہ ۳؎ آنہ کے ٹکٹ آنے پر یا ہم کے وی پی سے ملے گا۔ مفت نمونے جواب کا بھی انتظار نہ کریں۔

معزز ایڈیٹر صاحب مارتنڈ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں تحفہ یہ تحفہ واقعی قابل دید تحفہ ہے۔ یہ کتابی صورت میں ماہواری نرائن گڑھ سے نکلتا ہے اسمیں دلچسپ نصیحت آمیز ناول بھجن غزلیں لاونی اور دلکو خوش کرنیوالی ہنسی مخول کی باتیں اور حکمت کے رموز وغیرہ اعلے سے اعلے مضامین درج ہوتے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی بھی اعلے ہے قیمت سالانہ ۱۲؎ پنڈت ٹی ڈی گل سوداگر نرائن گڑھ ضلع انبالہ جو اسکے مصنف ہیں ان سے ملسکتا ہے اسیطرح مسٹر بیان ایڈیٹر صاحب اخبار آریہ گزٹ پنجاب لاہور رقمطراز ہیں (اختصار) ہماشہ ٹی ڈی گل سوداگر نرائن گڑھ ضلع انبالہ نے تحفہ نام کا ایک ماہواری رسالہ جاری کیا ہے یہ نمبر ناول دلچسپ نظموں بھجنوں اور دلخوش کن لطیفوں کا مجموعہ ہے قیمت سالانہ ۱۲؎ حجم ۴۸ صفحے اسی طرح کے اور ریویو بھی ہوئے ہیں اور بہت تعریفی خطوط موجود ہیں۔ تحفہ کو فروخت کرنیکے لئے جابجا ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول۔ مارتنڈ کا حوالہ ضرور دیں۔ اپنا پتہ صاف لکھیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پتہ مہاشہ ٹی۔ ڈی۔ گل مصنف تحفہ نرائن گڑھ ضلع انبالہ (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۳

قیمت سالانہ پیشگی عہ ر
قیمت نمونہ فی پرچہ ۱ ر

مارتنڈ

ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے

دھیان شکتی

جلد ۸ | بابت ماہ جون سنہ ۱۹۱۲ع | نمبر ۶

ایڈیٹر بابو شیو برت لال ورمن ایم اے

فہرست مضامین

دھرم کا مول سوادھیائے ہی	۲	دھیان کر	۲۰	کام دھینو	۵۰
کام کرو	۳	حیرت انگیز خیال	۲۱	آہستہ دیکھنا	۵۵
ہمت نہ ہارنا	۴	کتاب دل	۲۴	نئے خریداروں کیواسطے چھٹی	
سچی فتح	۵	مانسک بل	۳۳	رعائت و حل طلب معمہ	۵۶
زندگی کا آغاز و ترقی کا راز	۶	انسان کا دل	۳۸	شکریہ و اپیل خریداران	
شانتی کا مول منتر	۸	پرانی کا دھیان سچ کا		مارتنڈ سے سچی سچی باتیں	۵۷
زندگی کا آغاز	۱۲		۴۶	اشتہارات	۵۸
ترقی کا راز	۱۴	دشمن یا ان			

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(سیوک سٹیم پریس لاہور کے پنڈت ... لال پبلشر نے چھپا)

دھرم کا مُول سُوادھیائے

دھرم ہی جان ہے ۔ دھرم ہی پران ہے ۔ دھرم سے ہی ارتھ ۔ کام اور موکش ملتا ہے دھرم ہی سے سنسار بھر کا ایشوریہ اور آنند پراپت ہوتا ہے یہ دھرم ہی دیو ۔ اسُر اور منش میں تمیز کراتا ہے ۔ دھرم سے بڑھ کر کوئی متر ۔ کوئی ساتھی نہیں ہے ۔ ایسے پیارے دھرم کو دھارن کرنا ہمارا پرم دھرم ہے ۔ سو دھرم کا مُول سُوادھیائے ہے یعنی سچائی کا دھیان ہے ۔ سکھ سروپ کا وچار ہے ۔ ہر روز سچائی یا سکھ سروپ کی شُرتی ۔ پڑھنا اور آپ سنانے سے اصلی سکھ یا سچائی کو وچارتے رہنا سُوادھیائے ہے جو شخص ہر روز برہم مہورت میں ایکانت استھان میں بیٹھ کر یہ وچارتا رہتا ہے کہ سچا سکھ ۔ اصل آنند کس کام میں ہے اور اسی وچار کے مطابق سارا دن کام کرتا ہے وہ دکھوں سے پاک ہو کر ضرور مکتی کو پاتا ہے ۔ کیونکہ ہر روز سچائی کے وچار سے اسکے دل میں سچائی کا پریم گھر کر لیتا ہے ۔ اور پھر وہ سچا پریم اسکے جیون کو پریم مئے بنا دیتا ہے اسی واسطے شاستر کاروں نے سوادھیائے کو دھرم کا مول کارن قرار دیا ہے ۔ جو شخص سوادھیائے یعنی سچائی اور دھیان کی فلاسفی کو جان لیتا ہے ۔ اس کو دھرم بہت جلدی مل جاتا ہے ۔ اس خیال کو لے کر پہلے ہم اس پرچہ میں صرف دھیان فلاسفی کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کرینگے ۔ پھر دوسرے مہینہ میں ستیہ استھنہ کا ترجمہ کرینگے اور بتلاوینگے کہ ایسی کونسی سچائی ہے جسکے ہر روز دھیان کرنے سے یقینی آنند مل سکتا ہے امید ہے کہ پیارے ناظرین اسکو خشک مضمون سمجھ کر بے پرواہ نہیں ہونگے بلکہ اس کو خاص پریم سے سچائی کے جاننے کی خواہش سے سُوادھیائے کرینگے ۔ اور لابھ اٹھاوینگے

(دھرم جگیاسو)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوم

دین و دنیا کی بہتری جو تم کو درکار ہے * علم حاصل کرو پھر پڑھا تمہارا پیارا ہے

مارتنڈ

کام کرو

کام کرنا ہے تو تم اس کو سرانجام کرو — ختم جب تک نہ ہو بھولے سے نہ آرام کرو
تم کو لازم ہے کہ محنت سے کرو جو کام کرو — جیتے جی ان کے زمانے میں بڑا نام کرو

دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

چوٹ پر چوٹ لگے لال ہے جب تک لوہا — یونہی آتی رہے کانوں میں دھمادھم کی صدا
پھر تپاؤ گے جو سستی کرو اور ڈھیل دیا — دیکھنا دیکھنا بس ہونے نہ پائے ٹھنڈا

دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

بارش و باد سے اس کو نہیں نقصان نہ ہو — کھیتی پک کر ہوئی تیار رہے یاد وہ کام تو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے یوں نہ کبھی بیٹھو — وہ رہا کھیت درانتی یہ رہی ہاتھ میں لو

دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

علم کہتے ہیں جسے اس کی کڑی ہے منزل — اس میں چلتا ہے وہی جس کی ہو ہمت شامل
تم کو لازم ہے کہ محنت پہ رہے دل مائل — کہیں ایسا نہ ہو کہلاؤ نکمے تم کاہل

دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آج کا کام ہے جو کل پہ نہ ہرگز جائے۔
آج ہی ختم ہو باقی نہیں رہنے پائے۔
کل کی کل دیکھنا تم وقت جب اسکا آئے
کون اس کل کے بھروسے پہ ہے دھوکا کھائے
دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

زندگانی کا تمہاری یہی انجام رہے
آئے ہو دہر میں تو دہر میں کچھ نام رہے۔
نام ہوتا ہے جبھی کام سے بس کام رہے
مہر کا یاد شب و روز یہ پیغام رہے
دوستو کام کرو کام کرو کام کرو

ہمّت نہ ہارنا

بگڑا ہوا ہے کام تو اس کو سنوارنا
ڈوبا ہوا ہے نام تو اس کو ابھارنا
پیچھے کوئی ہٹے تو نہ اس کو پکارنا
تم آپ بڑھ کے دوستو میدان مارنا
ہمّت نہ ہارنا کبھی ہمّت نہ ہارنا

رستہ ہے زندگی کا کٹھن پر بڑھے چلو
مانا خطر ہے اس میں سنبھل کر بڑھے چلو
منزل نظر کے سامنے ہے گر بڑھے چلو۔
رحمت خدا کی تم پہ مقرر بڑھے چلو۔
ہمّت نہ ہارنا کبھی ہمّت نہ ہارنا

بے شک رکاوٹیں بھی یہاں بیشمار ہیں
بے شبہ مشکلیں بھی جہاں میں ہزار ہیں۔
ہٹتے نہیں ہیں بڑھ کے جو مردانِ کار ہیں
مردانِ کار ہی کے لئے کاروبار ہیں۔
ہمّت نہ ہارنا کبھی ہمّت نہ ہارنا

مشکل اگر ہے کام تو جی توڑ کر کرو
اونچا اگر ہے بام کمر باندھ کر چڑھو
رستا اگر کٹھن ہے تو سیدھے چلے چلو
آساں ہے ایک بات ہے میری اگر سنو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

جھوٹوں کے پاس بھول کے جانا نہ تم کبھی　　اے دوستو بہانے بنانا نہ تم کبھی۔
ہمت کے وقت منہ کو چھپانا نہ تم کبھی　　محنت کے وقت جان چرانا نہ تم کبھی

ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

محنت میں اور کام میں باہم نباہ ہے　　محنت سے کام کیجئے تو واہ واہ ہے
دنیا میں تم کو گر طلب عزّ و جاہ ہے　　ہیرے ہی ہملا ہے عام گدا یا کہ شاہ ہے

ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

آئے ہو تم یہاں تو کرو تندہی سے کام　　اور کام وہ کہ جس سے ہو روشن تمہارا نام
اور نام وہ کہ لیں اسے عزت سے خاص و عام　　ممکن ہے سب تو تو یہی مہر کا کلام

ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

سچی فتح

نام و شہرت اور عز و جاہ نیز　　علم و عقل و دانش و فہم و تمیز
کیا ہوا گر سب میسر ہیں تجھے　　یہ نہیں میری نظر میں کچھ بھی چیز
نفسِ سرکش کو اگر مارا نہیں　　مرد میداں تو نہیں ہے بلکہ حیز
مرد میداں بن کے اپنا نفس مار　　فتح یہ ہے فتح یہ ہے اے عزیز

جب بزرگوں کا نہ دل سے ادب　　جاگزیں ہو دل میں تیرے روز و شب
جب محبوں سے محبت تجھ کو ہو۔　　حسد قدل سے اور بے رنج و تعب
جب ہو خور و دل پر ترے الطافِ خدا　　وہ کہ ہوں بہبود کا ان کی سبب
الغرض جب تو ہوا وروں پر فدا　　فتح یہ ہے فتح یہ ہے اے عزیز

(کلام مہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آتمک اُنتی

گذشتہ سے پیوستہ

زندگی کا آغاز و ترقی کا راز

پیشتر ازیں ہم نے بتلایا ہے کہ پرادھینتا یا دوسروں کی غلامی ہی مہا دُکھ یا موت ہے۔ اور دوسروں کی غلامی کے دُکھ سے چھوٹ کر سوتنترتا یا آزادی حاصل کرنا پرم سُکھ یا آنند ہے۔ اور یہ سوتنترتا یا آزادی صرف سوادھیائے (سلف سٹڈی کے ابھیاس سے Self study) ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

اب ہم آپ کو مفصل طور سے دکھلانا چاہتے ہیں کہ سوادھیائے کیا ہوتا ہے اور اس کے ابھیاس سے کس طرح سے دُکھوں کی غلامی کی زنجیر کٹ کر سوتنترتا کا آنند حاصل ہوتا ہے۔

ہماری زندگی دُکھ سُکھ کا مجموعہ ہے۔ کبھی سُکھ ہے کبھی دُکھ ہے۔ کبھی بندھن ہے کبھی موکش ہے۔ نہ ہمیشہ دُکھ ہماری قسمت میں لکھا ہے۔ اور نہ ہمیشہ سُکھ۔ دُکھ سُکھ باری باری سے کرم انوسار ہم کو ملا کرتے ہیں۔ جب تک یہ دُنیا قایم ہے۔ دُکھ سُکھ کا یہ سلسلہ بھی برابر قائم رہیگا۔ یہ دُکھ سُکھ ہماری زندگی کے کرموں کے ساتھی ہیں۔ جو جیسا کرتا ہے۔ ویسا پھل پاتا ہے۔ جو کوئی ہمیشہ اچھا ہی اچھا کرتا رہیگا۔ اس کو ہمیشہ اچھا ہی اچھا پھل ملتا رہیگا اس کو تمام دُنیا آنندمئے دکھلائی دیگی۔ اور جو کوئی ہمیشہ برا کرتا ہے۔ اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو ہمیشہ بُرائی ہی بُرائی نظر آویگی - اس کو تمام یہ جگت دُکھ سے بھرا دکھائی دیگا - کیونکہ یہ قدرتی اصول ہے - کہ چاہ کنندرا چاہ درپیش -

اِس میں کوئی شک نہیں کہ دُکھ سُکھ دونوں اس سنسار میں موجود ہیں - پھول اور کانٹے کے بغیر دیا اور دنڈ کے بغیر نرمی اور سختی کے سوا اس دُنیا کا کام نہیں چل سکتا ہے - جس طرح سول اور ملٹری قانون کے ذریعہ سے ہمارے مہاراجہ ادھیراج شریمان جارج پنجم صاحب اپنی راجدھانی کی پاپوں سے رکھشا کرتے ہیں - اور اپنے راج کے نرناری کو پاپیوں کے ظلم سے بچا کر ہر طرح سے سُکھ پہونچانے کی سوچتے رہتے ہیں - اِسی طرح سے مہاراجوں کا مہاراج پرماتما جو دیا اور رُدر سروپ ہے اور چراچر جگت کا مالک ہے - وہ اس دُکھ سُکھ قانون کے ذریعہ سنسار بھر کا انتظام کر رہا ہے - اس دُکھ سُکھ کے قانون کا مالک ہونے سے وہ نیائے کاری کہلاتا ہے - لیکن یہ یاد رہے - کہ یہ دُکھ سُکھ یا سول اور ملٹری قانون صرف لڑنے جھگڑنے والوں یا پاپ پُنیہ کرنے والوں کے واسطے بنے ہیں - یا ان کے واسطے ہیں جنہوں نے اِس دُکھ سُکھ کے قانون کو بخوبی نہیں سمجھا - جس نے اس دُکھ سکھ کے قانون کو بخوبی سمجھ لیا ہے - اور جو قانون دان بن کر قانون کے مالک نیائے ادھیش میں مل کر یکجان بنا رہتا ہے اور قانون کے برخلاف کبھی ایک قدم بھی باہر نہیں رکھتا ہے - نیائے کاری پتا کے قانون کو ہمیشہ مد نظر اور آنکھوں پر دھرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کے قانون سے آگاہ کر کے دُکھ سے چھڑاتا رہتا ہے - وہ ہمیشہ آنند رہتا ہوا مُکت جیون بن جاتا ہے - اِس لئے پیچھے آنند کے خواہشمند کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ نیائے کاری پتا کے اُس قانون کو جو دُکھ سُکھ یا بار بار جنم مرن کے مہان دُکھ سے چھوڑا کر پرم آنند موکھش پد سوتنترتا دلاوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاننے کے لئے پرم پرارتھنا کرتے ہیں

دُکھ سُکھ کا قانون شانتی کا مول منتر ہے اور یہ ایشوری قانون یجر وید کے براہمن کا وچن ہے - اس کے روزانہ بار بار سُننے - وچارنے اور اس منتر کو دل میں بخوبی دھارن کر کے ہمیشہ یاد رکھنے سے یقیناً دُکھ کٹ کر سچّا آنند ملتا ہے۔ جو اس قابل تعظیم منتر کو خالی پڑھ سن کر چھوڑ دیتا ہے - اور اس پر بار بار نہیں وچارتا اور اس کو دل میں جگہ نہیں دیتا ہے وہ ہمیشہ سکھوں سے محروم رہ کر دُکھوں کی زندگی کاٹتا ہے اور آنند کے واسطے جلتا اور ترستا رہتا ہے - بار بار جنم مرن کے مہان دُکھ سے چھوڑانے والا یہ شانتی کا مول منتر اسی قابل ہے کہ ہمارے گھروں میں موٹے سنہری اکھشروں میں ہمیشہ لٹکا رہے تاکہ ہمارا دھیان ہمیشہ اس منتر کی طرف لگا رہے۔ ایک چھن بھی یہ منتر ہم کو نہ بھولے۔ تاکہ دُکھ سُکھ کی ویوستھا ہمیشہ ہمارے ذہن نشین رہے اور پھر اسی کے مطابق ہم ہر ایک کام کرتے ہوئے آنند جیون سے موکھش جیون حاصل کریں - دُکھ سُکھ کا گیان کرانے والا شانتی کا مول منتر یہ ہے :-

شانتی کا مول منتر

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति
यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत्
कर्मणा करोति तदभि सम्पद्यते ॥

اس کا مطلب یہ ہے کہ جیو جس کا من سے دھیان کرتا - اس کو بانی سے بولتا جس کو بانی سے بولتا اس کو کرم سے کرتا جس کو کرم سے کرتا - اسی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پراپت ہوتا ہے ۔

جو انسان خالی پڑھ سُن لینے یا واہ واہ کرنے کے عادی ہیں وہ تو اس منتر کو سرسری نظر سے دیکھ کر اس کے وچار سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور اصلی مطلب اور اصلی سچے آنند سے محروم رہتے ہیں۔ لیکن جو وچاروان پُرش ہیں ۔ بال کی کھال اُتارنے والے ہیں۔ ذرا ذرا کام کو وچار پوروک کرنے کے عادی ہیں وہ اِس منتر کی نہیں کھُس کر دِبیہ درشٹی سے اس کو بخوبی دیکھیں گے ۔ اور اِس سے پُورن لابھ اُٹھائے بغیر نہیں رہینگے ۔

ہم بھی مختصراً اور اشارتاً اس کی تھوڑی سی تشریح اپنی الپ بُدھی انوسار کرتے ہیں۔ یہ منتر نیائے کاری پرمیشور کے نیائے کو بخوبی ذہن نشین کرتا ہے یعنی جو جیسا کرم کرتا ہے ۔ ویسا ہی نیائے کاری پرمیشور اُس کو اچھا یا بُرا پھل دیتے ہیں۔ اُسی اچھے یا بُرے پھل کو بھوگنے کے لئے جیؤ کو انسان حیوان دیوتا وغیرہ کا چولا ملتا ہے ۔ اور پھر اُسی چولا میں اُس کو دکھ سکھ یتھا کرم ملتے ہیں ۔ نیائے کاری پرمیشور کا یہ نیائے ہی وچاروان مہاتماؤں کو پاپ سے ڈرتا اور موت سے رہائی دلاتا ہے ۔ اب ہم کو وچارنا چاہیئے کہ نیائے کاری پرمیشر کی نیائے بیوستھا کیسی ہے اور کرموں کی جڑ کہاں ہے ۔ اس نیائے بیوستھا اور کرموں کی جڑ کو سمجھ لینے سے ہی دُکھوں کی جڑ کٹ سکتی ہے ۔

اِس منتر میں نیائے کاری پرمیشور ہم کو اُپدیش کرتے ہیں کہ جو جس کا منوا نتر دھیان کرتا ہے جس کو من سے لگاتار وچارتا رہتا ہے ۔ اُسی کو وہ اپنی بانی سے بولنا شروع کر دیتا ہے ۔ جس کو وہ ہمیشہ بانی سے بولتا رہتا ہے ۔ اسی کے مطابق وہ کرم کرنے لگ جاتا ہے ۔ جس طرح کے کرم کرتا رہتا ہے ۔ اسی طرح کا پھل اچھا یا بُرا دکھ یا سکھ اُس کو ملتا ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسی ویدک سچائی کا پکش ثبوت ہم کو جگت ووہار میں ملتا ہے۔ جو آدمی روزانہ جس دائرہ کے اندر رہتا ہے۔ جس آب و ہوا سے پرورش پاتا ہے۔ جس سوسائیٹی سے تعلیم لیتا ہے۔ جس قسم کے خیالات روزانہ سوچتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اسی صورت شکل۔ رنگ روپ۔ چال ڈھال۔ گفتار رفتار کی مجسم تصویر بن جاتا ہے۔ جن کا دھیان ہر روز دوسروں کی برائی دیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ وہ ضرور برے بن جاتے ہیں۔ جو آدمی ہر روز شرابیوں جواریوں اور بدمعاشوں کی صحبت میں رہتے ہیں۔ ان کی ہر ایک برائی کو دھیان سے وچارتے رہتے ہیں۔ کئی دنوں کے بعد وہ بھی ضرور ان کی طرح شرابی جواری وغیرہ بن کر لعنت کا ٹیکا اپنے ماتھے پر لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح سے جن کے والدین یا بھائی بند دوست یار شرابی کبابی اور وشئی ہیں۔ ان کی اولاد وغیرہ بھی ان کو ہر روز ایسے کرم کرتے دیکھتے دیکھتے ویسی شرابی کبابی اور وشئی بن جاتی ہے۔ اور اپنا اور اپنے والدین وغیرہ کا نام ڈبوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جن کے والدین نیک پارسا ہیں۔ ان کی اولاد بھی ان کو دیکھ کر نیک بنیگی۔ اور جو آدمی ہر روز کام کرنے والے محنتی پرشارتھی تپسوی جتی ستی پرم اپکاری سادھو سنت مہاتماؤں کی صحبت میں رہتے ہیں۔ ان سے ہر روز اچھے اچھے وچار لیا کرتے ہیں۔ ان کی نیکی کی طرف ان کے تپ بل کی طرف ہر روز دھیان دیتے رہتے ہیں۔ وہ ضرور نیک اور تپسوی وغیرہ اعلےٰ اوصاف والے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح سے جب پتی برتا دھرم پرائن دیوی رجسولا دھرم سے شدھ پوتر ہو کر اپنے سوامی پتی کا درشن کرتی ہے۔ اپنے دھیان کو پتی درشن میں لگاتی ہے۔ یا شیشے میں اپنا سروپ دیکھتی ہے۔ اسی طرح سے اپنے پتی کے سروپ والا دھرماتما سداچاری پتر یا اپنے سروپ والی پتری دھارن کرتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیج روپ سے وہی نقش گربھ آشے میں پڑ جاتا ہے۔ اور نو مہینے کے عرصہ میں پختہ ہو کر پھل کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اسی طریقہ سے ماتا پتا جس قسم کا جتنا بلوان جیسا خوبصورت جیسا ہونہار لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا چاہیں۔ ان کے اختیار میں ہے جتنے اچھے جتنے خوبصورت جتنے بلوان جتنے تپسوی جتنے تیجسوی جتنے نندہ پوتر سداچاری اور جتنے سہن شیل ماتا پتا ہونگے۔ ویسے ہی ان کی اولاد ہوگی۔ ویسی ہی چرآیو۔ بہادر اور نیک چلن ہوگی۔ اور گربھ کے وقت جس قسم کے خیالات ماتا وچارتی ہے جس قسم کی تصاویر دیکھتی ہے۔ جس قسم کا آہار وہار کرتی ہے۔ غرضیکہ جس چیز کا لگاتار دھیان کر کے اُس کے سنسکار گربھ وتی اپنے اندر کھینچتی ہے ویسے ہی اولاد بنتی ہے۔ نیپولین بونا پارٹ کو کس نے اتنا بہادر بنایا؟ اس کے ماتا کے گربھ کے وقت میں بہادری کے وچاروں کے لگاتار دھیان نے۔ غرضیکہ لگاتار دھیان کے کئی عجیب و غریب کرشمے ہم کو صاف اس دنیا میں نظر آ رہے ہیں ہمارا تو پورن وشواس ہے۔ جو چاہیں۔ ہم بن سکتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی جس طرح ہم چاہیں۔ ویسا بنا سکتے ہیں۔ اگر اس ویدک سچائی پر ہمارا پورا پورا وشواس ہو۔ اور اسی کے عین مطابق عمل کرنے والے ہوں۔ ہر ایک کام کی بنیاد من میں رکھی ہے۔ دنیا کا جو کام ہم کرتے ہیں۔ پہلے من میں اس کو دھارن کر لیتے ہیں۔ پھر زبان سے اس کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر اس کو عمل میں لاتے ہیں۔ اور پھر اُس عمل سے خوشی یا غمی حاصل کرتے ہیں۔ اس خوشی یا غمی سے ہمارے جسم میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اِس تبدیلی سے پھر ہمارے من پر خوشی یا غم کا اثر پڑتا رہتا ہے۔ اس سلسلہ سے ہماری زندگی میں خوشی یا غم کا دور جاری رہتا ہے۔ اور ہم ترقی یا تنزلی کرتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کا کوئی کام ہو۔ سب سے پہلے من سے شروع ہوتا ہے [illegible] یہی تمام کاموں کا [illegible] ہے۔ چور چوری کرنے سے پہلے من میں چوری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا سنکلپ کر کے چوری کا کرم کرنے کو جاتا ہے۔ انجنیر یا اوورسیر یا مستری سب سے پہلے مکان کا نقشہ دل میں جما کر اسی دل کا عکس کاغذوں میں نقشوں کی صورت میں لا کر ہی پھر مکان بنواتے ہیں۔ اسی طرح حکیم ڈاکٹر بھی سب سے پہلے بیمار کی بیماری کو ذہن نشین کر کے ہی بیمار کو اُسی کے مطابق دوا اور پرہیز بتلاتے ہیں۔ کام سے خیال پہلے ہے۔ اگر خیال ٹھیک ہو جاوے۔ تو باقی کرم اور پھل خود بخود ٹھیک ہو جاوینگے۔ باقی کرم اور پھل کا خیال ہی بالکل چھوڑ دو۔ ان کی جڑ یعنی من کو خوب مضبوط پکڑ لو۔ اُس کو شدھ پوتر بنا دو۔ پھر باقی کرم اور پھل خود بخود شدھ پوتر ہوں گے۔ کسی ملتانی نے کیا اچھا کہا ہے۔ کہ "من کو مار کر منج کر چا گٹھ۔ بھرے خزانے غیب دے جو بھاویں سو لُٹ" یعنی اس من کے اندر تمام خزانے غیب کے بھرے ہوئے ہیں۔ جو اس من کو مار کر سدھا لیوے۔ تو پھر یہ خزانے خود بخود اس کے ہاتھ آ جاوینگے جو اس من کو مارنا نہیں جانتا وہ تمام غیبی خزانوں یا ایشوری نعمتوں سے محروم رہتا ہے۔

گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ من جیتے جگ جیت۔ جو من کو جیت لیتا ہے۔ جو اپنے من پر اپنی خواہشوں پر قابو پا لیتا ہے۔ پھر اس کے واسطے جگت کو جیتنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ سارا جگت اُس سے پریم کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ جگت بھر کا پیارا بن جاتا ہے۔ یہی من ہماری اندرونی آنکھ ہے۔ یہی من گیان اور کرم اندریوں کی باگ ڈور ہے۔ اس باگ ڈور کو قابو کر لو۔ گیان اور کرم اندریاں خود بخود بس میں آ جاوینگی۔ اور دل مانگا سُکھ پہونچاوینگی۔ یہی من ہمارا دھیان ہے۔ دھیان ہی اصلی زندگی ہے۔ دھیان ہی زندگی کا ثبوت ہے۔ جن میں دھیان نہیں ہے وہ مُردہ کہلاتے ہیں۔ وہ کم عقل اور بیوقوف بنتے ہیں۔ دھیان ہی سے زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زندگی کا آغاز

من کی برتیوں کی ایکاگرتا دھیان ہے۔ یوگ کی تمام سدھیاں اسی دھیان کے کارن سے ہوتی ہیں۔ جس کا دھیان ٹھیک نہیں۔ اسکا کچھ ٹھیک نہیں۔ دھیان سے ہی سب کچھ سُدھرتا اور بغیر دھیان کے سب بگاڑ پیدا ہوتے ہیں۔ اسی دھیان کا بڑا بھاری مہاتم ہے جہاں کہیں اسی دھیان پر دھیان دینے کا اپدیش کیا گیا ہے۔ سب سے ضروری بات جو اس دنیا میں سب کو سیکھنی ہے وہ دھیان کی فلاسفی ہے۔ یم۔ نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی یہ اشٹانگ یوگ صرف دھیان کی مضبوطی کے واسطے ہیں۔ رشی مکیوں اور تمام وید آدی ستیہ شاستروں کا اعلےٰ سدھانت اسی دھیان کو شدھ پوتر اور مضبوط بنانے کا ہے۔ یہ دھیان ہمارے آتما کی شکتی ہے۔ آتما اور شکتی دونوں یوگ سے ہی سدھی ہوتی ہے۔ ایک طاقتور پہلوان کی کامیابی کا راز یہی ہے۔ کہ ایک تو اس کے اندر شکتی یا بل ہو۔ دوسرا اُس شکتی کو لگانے کا پیچ جانتا ہو۔ یا شکتی کے استعمال کی طاقت رکھتا ہو۔ دھیان شکتی ہے۔ اور آتما اُس دھیان کو چلانے والی عقل یا گیان ہے۔ آتما گیان روپی اگنی کا سورج ہے اور دھیان اس کے کرنوں کی مجموعی شکتی ہے۔ جس طرح سے آتشی شیشہ کے لنز میں سے گزرتی ہوئی یکسو شدہ سورج کی کرنیں نیلے کپڑے کو جلا دیتی ہیں۔ آگ پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سے آتما کی دھیان شکتی بھی ایک زبردست آگ ہے۔ جن مہاتماؤں نے اس دھیان اگنی کو اپنے

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قابو میں کر لیا ہے - اِس دھیان شکتی کو یوگ بل سے اپنے ادھین بنا لیا ہے۔ وہ دنیا میں بڑے بڑے کام کر رہے ہیں - ان کے اندر اتنا بل ہے - کہ وہ چاہیں تو دھیان اگنی کے تیج سے کسی پاپی کو آناً فاناً میں جلا کر خاک سیاہ کر دیں یا اس دھیان اگنی کے پرکاش سے مردوں میں جان ڈال دیں - واستو میں پرانوں کا پران بھی دھیان اگنی ہی ہے - جو زندگی کے دینے والا ہے - جس چیز جس کام میں دھیان دیدو - وہ چیز یا وہ کام فوراً اچھے سے اچھا بن جاویگا - اور زندگی آجاویگی - جس طرف سے دھیان کو ہٹا لو - وہاں بگاڑ شروع ہو جاویگا - یہاں تک کہ وہاں موت کے دُکھ کے اور اندھیرے کے سامان دکھائی دینگے - جس شخص جس جاتی یا جس مُلک نے اس دھیان فلاسفی کو نہیں سمجھا - اور دھیان یوگ کے انشٹانگ پر عمل کر کے دھیان کو زبردست بنا کر اپنے آدھین نہیں کیا - وہ شخص - وہ جاتی - وہ ملک دن بدن ادھوگتی کو پراپت ہو رہا ہے - اور اس کے واسطے موت یقینی ہے - یقینی ہے یقینی ہے - اس میں کچھ سندیہہ نہیں - سچ مچ یہی دھیان ہی زندگی کا آغاز ہے - جُوں جُوں یہ دھیان شکتی ہمارے اندر آتی جاتی ہے - تُوں تُوں عقل بھی بڑھتی جاتی ہے اور دھن - دولت اور تمام ایشوریہ کے سامان بھی ہمارے اردگرد جمع ہوتے جاتے ہیں - اور ہم سوتنتر یا آزاد بنتے جاتے ہیں - اور ہماری ترشنا مٹتی جاتی ہے - اور دھیانی - گیانی اور ایشوریہ وان ہونے اور ترشنا کے مٹتے جانے سے دوسروں کی غلامی کا دُکھ بھی چھوٹتا جاتا ہے - یہاں تک کہ پورن گیان دھیان سے تمام دُکھ کٹ کر موکھش پد حاصل ہو جاتا ہے - یہی دھیان ہی دُکھ سُکھ کا مُول کارن ہے - جیسا کہ پیشتر ازیں بتلایا گیا ہے - اسی دھیان کی کمی سے دُکھ بڑھتا اور آنند کا ناش ہوتا ہے - اسی دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی اُنتی سے سُکھ بڑھتا اور سچا آنند ملتا ہے۔ نرک۔ سورگ اور موکھش کے دینے والا کیول ہمارا دھیان ہی ہے۔ پرماتما جو پورن گیانی دھیانی ہے وہ سدیو آنند مے ہے۔ سدیو نینہ شدھ مُکت سوبھاؤ ہے۔ لیکن جیوآتما جو الپ گیانی ہے۔ الپ شکیتمان ہے۔ وہ صرف اسی گیان دھیان کی کمی بیشی سے ہے۔ جیوآتما کے اندر بھی جوں جوں یہ گیان دھیان کی شکتی بڑھتی جاتی ہے۔ توں توں وہ بھی اونچے سے اونچے پد کا ادھکاری بنتا جاتا ہے۔ جوں جوں یہ شکتی گھٹتی جاتی ہے توں توں وہ نیچ سے نیچ اوستھا کو پراپت ہوتا چلا جاتا ہے۔ دھیان اوتم مدھیم اور نکرشٹ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ جس کا دھیان سب سے سریشٹ یا اوتم ہے۔ اس کو سُوہ لوک یا سورج لوک میں جگہ ملتی ہے۔ اور دیوتا کا جنم دھارن کرتا ہے۔ وہ آنند پوربک وچرتا ہے۔ اور اپنے پرکاش سے دوسروں کو بھی پرکاشت کرتا ہے۔ جس کا دھیان مدھیم ہے۔ وہ بھوہ لوک یا چندر لوک میں جنم دھارن کرتا ہے۔ اور جس کا دھیان نکرشٹ ہے۔ وہ تامسی برتی کا منش بھور لوک یا پرتھوی لوک پر جنم دھارن کرتا ہے۔ اور اسی طرح سے جن کا دھیان اتنت ہی نکرشٹ ہے۔ وہ پشو پکشی وغیرہ کا جنم دھارن کرتے ہیں اور جنھیں یہ دھیان بالکل ہی نہیں ہے۔ وہ جڑ یا مُردہ کہلاتے ہیں دھیان کے یہ تینوں درجے بھور۔ بھوہ۔ سُوہ تینوں لوکوں میں بھی اکٹھے کام کرتے ہیں۔

اس بھور لوک یا پرتھوی لوک پر جن کا دھیان اوتم ہے وہ دیوتا سمان ہے یا ساتوکی پُرش ہے۔ جن کا دھیان مدھیم ہے۔ وہ راجسی پُرش ہے اور جن کا دھیان نکرشٹ ہے وہ تامسی پُرش اسُر یا پشو پکشی وغیرہ کے سمان ہے۔ جو منش اس پرتھوی پر پیدا ہو کر اپنی دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکتی کو بڑھانا شروع کر دیتے ہیں وہ ترقی کرتے کرتے اس بھور لوک کو چھوڑ کر بھوہ لوک اور پھر سوہ لوک کو درجہ بدرجہ پراپت ہو کر موکھش پد پاتے ہیں ؛

اب آپ نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا کہ دھیان کا کتنا بڑا مہاتم ہے۔ دھیان سے ہی زندگی شروع ہوتی ہے۔ دھیان سے ہم دکھ سکھ محسوس کرتے ہیں۔ بغیر دھیان کے ہم کچھ محسوس نہیں کر سکتے۔ دکھ کی طرف سے دھیان کو ہٹا لو۔ نا امیدی۔ کمزوری۔ گلہ۔ شکایت اور وشے بھوگ کے برے خیالات کی طرف سے من کو پھیر لو۔ پھر آپ کو برا خیال نہیں ستائیگا۔ کوئی دکھ نہیں دکھی کریگا۔ اسی طرح سے دھیان کو اوم سچدانند میں گاڑ دو۔ آنند ہی آنند کے مزے لوٹو گے۔ یہ کیسی اعلےٰ سچائی ہے۔ سچ مچ یہی دھیان ہی زندگی کا آغاز اور ترقی کا راز ہے ؛

ترقی کا راز

یہ تو آپ نے بخوبی ذہن نشین کر لیا ہے۔ کہ اس دھیان کے طفیل انسان دیوتا بنتا ہے اور اس دھیان کی کمی سے پشو پکشی وغیرہ نیچ یونیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ تمام سنسار بھر کی ترقی کا دار و مدار اس دھیان پر ہے۔ جو قومیں یا جو ملک آپ کو ترقی یافتہ نظر آتے ہیں۔ ان کی ترقی کا راز یہی دھیان ہے۔ انہوں نے یہ اچھی طرح سے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دھیان کو کام میں گاڑ دو۔ کام میں زندگی آجاویگی۔ اور آنند کے نظارے دکھائی دینگے اور روشنی پیدا کر دینگے۔ ان کا یہ اصول یا دھرم ہی بن گیا ہے کہ جو کام ہو۔ اسی میں پورن دھیان جان مال اور پران سے اسی میں ہی پہنچی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کامیابی ہے۔ جو شخص یا جو قوم یا ملک اس موٹے دھرم یا اصول کو نہیں سمجھتے۔ اور نہیں عمل کرتے۔ اُن کے واسطے ترقی کا دروازہ۔ کامیابی کا راستہ بالکل بند ہے ٭

اے میرے پیارے پڑھنے والو۔ اگر آپ بھی سچ مچ اصلی زندگی۔ سچی ترقی ہر قسم کی کامیابی اور آزادی اور پُورن آنند چاہتے ہیں۔ تو ترقی کے اس اصُول کی طرف بخوبی دھیان دو۔ نا اتفاقی کی جڑ۔ لڑائی۔ جھگڑائی۔ گلہ شکایت اور جھوٹ کی طرف سے دھیان کو بالکل ہٹا کر دیا۔ پریم۔ بھرا تری بھاؤ۔ اور سچائی کے کاموں میں پورن دھیان۔ جان۔ پران اور مال کو قربان کرنا سیکھو۔ اور ستیہ دھرم کا بیج بوؤ۔ اور آنند پھل کھاؤ اور خالی دوسروں کی ترقی کے رشک سے جی کو ترساتے ہوئے اپنے وقت کو اپنی بیش قیمت زندگی کو مت برباد کرو۔ اس اصول کو عمل میں لاکر کچھ کر دکھاؤ۔ ترقی کے اس سچے اصول سے بہتر اور کوئی ترقی کا اصول نہ کبھی بنا ہے اور نہ کبھی بنیگا۔ جس نے ترقی کی اُس نے اس اصول کی شرن لیکر ہی کی۔ پُورن دھیان سے بڑھ کر ترقی اور آنند جیون کے دینے والی کوئی اور چیز ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اس کو بخوبی ذہن نشین کر رکھو۔

مذکورہ بالا شانتی کے منتر میں جہاں پورن دھیان کا گُڑھ آشے چھپا ہوا ہے۔ وہاں ایک اور راز بھی نہایت ہی قابل غور ہے اور وہ یہہ ہے کہ یہ پورن دھیان ہمارے ہاتھ میں ایک زبردست شکتی ہے۔ دشمن سے رکھشا کرنے والی تیز تلوار ہے۔ اس تلوار سے بجن اور دشمن۔ اپنے اور بیگانے دونوں کا سر کاٹ سکتے ہیں۔ اور دُکھ یا سکھ بھوگ سکتے ہیں۔ اس تلوار کو جو جس طرف لگائے گا۔ اُسی طرف کا یہ صفایا کردیگی۔ اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جائز ناجائز استعمال کی بے سمجھی کے کارن کئی اگیانی اور مورکھ پہلے اپنی دھیان شکتی کو کوششوں سے بڑھا کر مسمریزم یا ہپناٹیزم وغیرہ کھیل تماشوں میں گنوا کر اپنی اصلی طاقت کا صفایا کر کے زار زار رووتے ہیں۔ اسی واسطے اس پرم سدھی اور موکھش آنند کے دینے والے پورن دھیان کے استعمال کرنے کا راز بھی سیکھو۔ تاکہ یہ پوران دھیان ہم کو اور ہمارے سمبندھیوں کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے والا یا بجائے ہماری سہایتا اور رکھشا کرنے کے ہمارا دشمن یا سرکاٹنے والا نہ بن جاوے۔ اور بجائے سورگ کے ہم کو نرگ ہی نہ دھکیلے ٭

مذکورہ بالا شانتی کے منتر میں یہ بخوبی اُپدیش کیا گیا ہے کہ جس چیز کا ہم دھیان کرتے ہیں۔ اسی طرح کا ہمارا دھیان بن جاتا ہے۔ اسی کی بولی بولتے ہیں۔ اُسی کے گُن گاتے ہیں۔ اُسی کے مطابق ہم کرم کرتے ہیں اور وہی چیز ہم بھی بن جاتے ہیں۔ اور ہمارے صفات بھی ویسے ہو جاتے ہیں اور انہیں صفات کے کارن ہم دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں یعنی خلاصہ یہ کہ اگر ہم بُری چیز کا دھیان کرتے ہیں۔ ہمارا دھیان بھی بُرا بن جاتا ہے اور ہمارا کرم دھرم اور جسم سب بُرائی مجسم بن کر ہمارے اور دوسروں کے دُکھ کا باعث بنتا ہے اور برخلاف اس کے اچھی چیز کے دھیان سے دھیان بھی اچھا بنتا اور کرم دھرم اور جسم بھی اچھے ملتے اور نصیب یاور ہوتے ہیں خود بھی آنند بھوگتے اور دوسروں کو بھی آنند بھوگاتے ہیں۔ اسی واسطے سچے آنند کے خواہشمند کے واسطے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ اپنے پورن دھیان کو جس چیز یا جس کام کی طرف لگانے لگے یا جس سے صحبت یا سنگ کرنے لگے۔ پہلے اس کی اصلیت کو اچھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طرح سے دیکھ بھال لیوے۔ اچھی طرح جانچ پڑتال کرکے اپنے دھیان کو اسمیں جوڑے اگر اس قابل غور بات سے ذرا غفلت کی بے وچارے سے جھٹ اپنے دھیان کو اچھی بُری پیئر یا صحبت یا کام میں لگا دیا۔ تو سخت دھوکا کھاویگا۔ جنہوں نے اس اونم و چار کو بھلا کر بے وچارے سے اپنے دھیان شکتی کو بُرے آدمیوں کی صحبت میں یا دکھدائی اور کم فایدہ والے کاموں میں لگا دیا۔ وہ آج زار زار رو رہے ہیں۔ اُن کی بُرائی سے خود بُرے بن کر بُرائی کا پیشہ اختیار کرکے مہاں دُکھی ہو رہے ہیں۔ یا دکھدائی کم فایدہ والے کام میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ نہ تو اس کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ اُس سے کوئی فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مانو نرک کُنڈ میں پڑے تپ رہے ہیں۔ یہ مُسلمہ سچائی ہے کہ جیسا گیان ویسا دھیان اور ویسا پھل۔ اس حقیقت کو آپ اس طرح سے ذہن نشین کریں کہ گیان بیج ہے۔ دھیان درخت ہے۔ اور دُکھ یا سُکھ اس بیج کا پھل ہیں۔ جیسا بیج ہوگا۔ اُسی طرح کا درخت بنیگا۔ اور پھل بھی وہی اسکو لگیگا۔ اب تو گیان یہ نکلا کہ تمام دُکھ سُکھ رُوپی پھلوں کے پیدا کرنے والا کیول گیان رُوپی بیج ہے جو بیج اچھا یا بُرا دو قسم کا ہوتا ہے۔ اسی طرح سے گیان بھی دو قسم کا ہے سچائی کا گیان یا علم یا واقفیت جو سچے ودوانوں ادھماتماؤں سے ہوتی ہے وہ سچا گیان ہے۔ اور دوسرا جھوٹا گیان یا واقفیت جو بُرے آدمیوں کی سنگت سے۔ بُرے کاموں سے یا ناتجربہ کار لوگوں سے ہوتی ہے۔ اسی سچے گیان کو وید آدی ستیہ شاستر ستو د کہتے ہیں۔ جو بھور بھو دیا پران اپان کا بھنڈار ہے اسی [illegible] کو سُکھ سروپ یا آنند سروپ یا اچنتیہ سماتا۔ یا پریم یا اپنا پتا یا پرماتما کہتے ہیں۔ اسی سچ وہ کے دھیان کو ستو دھیائے کہتے ہیں۔ یہی ستو دھیائے دھرم کا مول لیعنی آنند کے دینے والا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

स्वाध्यायो वै ब्रह्मयज्ञः वेदोऽखिलो धर्म्म मूलम् ॥

اوم شانتی شانتی شانتی - باقی آیندہ (دھرم جگیاسو)

دھیان کر

دھیان کر اور تجھ کو مالک کا درشن ملیگا - دھیان کا سبق صرف یوگی، دھیانی اور بھگت ہی نہیں سکھاتے - قدرت کے کاروبار میں قدم قدم پر اس ضروری سبق کے سکھلانے کا اہتمام ہے تونے سنا ہوگا - گھڑیال پانی میں رہتا ہے - ریت میں انڈے دیتا ہے اور پانی میں رہ کر انڈے سیتا ہے انڈے دینے کے بعد پھر وہ باہر نہیں آتا - مگر دھیان کی گرمی سے اس کو سیتا رہتا ہے تونے دیکھا ہوگا - پانی بھرنے والی عورتیں اپنے سر پر تین تین گھڑے رکھ کر اور بغل میں ایک ایک گھڑا دبا کر چلتی ہیں اور راہ میں ہلتی ڈولتی ہوئی بات چیت ہنسی مذاق بھی کرتی جاتی ہیں - مگر ان کا دھیان گھڑوں پر رہتا ہے - گھڑے نہیں گرتے کیونکہ دھیان شکتی سوت کی مالا کی طرح ان میں پروئی رہتی ہے - تونے غالباً یہ بھی سُن رکھا ہوگا کہ منی والا سانپ جب چرنے خواہ اوس چاٹنے جاتا ہے تو من کو باہر نکال کر ایک جگہ رکھ دیتا ہے اور اپنا دھیان اسی پر جما رکھتا ہے - یہ دھیان کی مختلف صورتیں ہیں تو بھی دھیان کرنے کا طریقہ سیکھ لے اور تب دیکھ تو سہی - کسطرح ایشور کا درشن نہیں ہوتا - اس دھیان کے سیکھ لینے کے بعد تو دل پایا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ودوست بہ کار" کا عامل بن جائیگا - اور تیری روح جسم سے ہمیشہ الگ تھلگ نظر آویگی -

کمٹھ درشٹ جلاوے سودھیانی پرمان

سودھیانی پرمان سورت اٹھے سبھوے — آپ ہے جل ماہنہ سو کھ ہیں انڈے دیو
جس پنہاری کلس دھر مارگ میں جاوے — کر چھوڑے مکھ بچن تسرت کلسا میں لاوے
بھنی من دھرے اُتار آپ چرنے کو جاوے — وہ نہیں غافل پڑی سورت من ماہنہ رہاوے
پلٹو کارج سب کرے سرت رہے الگان — کمٹھ درشٹ جلاوے سودھیانی پرمان

حیرت انگیز خیال

گنگوتری سے کس طرح پانی اُبل اُبل کر باہر کی طرف نکلتا ہے - ابتدا میں اس کی کچھ حیثیت نہیں رہتی - مگر دیکھو وہی آگے بڑھ کر بحر عظیم کہلاتا ہے - اور گنگا کے نام سے موسوم ہوتا ہے - اسی کے پانی کی نہریں جاری ہوتی ہیں - بنارس الہ آباد - کانپور کلکتہ کے ایسے زبردست شہر اس کے کنارے آباد ہیں - اور وہی پانی کی دھار خلیج بنگال میں داخل ہوکر کس طرح سمندر سے ہاتھا پائی کرکے اس میں داخل ہو جاتی ہے - کیا کبھی تم نے اس پر غور کیا ہے *

ننھے ننھے بوند ایک ایک کرکے آسمان سے آتے ہیں - ابتدا میں ان کی کچھ بھی حیثیت نہیں رہتی - مگر دیکھو - علی التواتر زمین کی طرف رجوع ہونے سے وہ سیلاب کی شکل میں پہاڑوں کے دامن سے جھومتے ہوئے ہاتھیوں کی طرح نیچے آتے ہیں اور کسی کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہتی - کیا کبھی تم نے اس پر سوچا بھی ہے؟

بھاپ کی کیا حیثیت ہے - دیگچی چولہے پر چڑھی ہے - گرمی پا کر پانی کے بخارات اوپر کی طرف اُٹھتے ہیں - تم جانتے ہو یہ بے حقیقت چیزیں ہیں - ان کی کوئی حقیقت نہیں مگر یہی بھاپ اکٹھا ہو کر ریل کو چلاتا ہے - جہاز کو سمندر کے سینہ پر دوڑاتا ہے - اسی کی مدد سے آٹا پیسا جاتا ہے تیل نکلتا ہے - سینکڑوں کام ہوتے ہیں - کیا اس میں تم کو یہ بھاپ تعجب انگیز نہیں معلوم ہوتا؟

کسان کی کھیتی کیسی ہری بھری ہے - کھیت کچھ نہیں ہیں - صرف ننھی ننھی گھاس ہے جس پر اگر تمہارا پاؤں پڑ جائے تو وہ کچل جائیگی - مگر ایک ساتھ ہونے سے وہی گھاس کیا بہار دکھلا رہی ہے - دل پھڑک جاتا ہے اور اسی سے ہمارے تمہارے سب کے لئے غذا آتی ہے۔

برگد کا دانہ کس قدر باریک اور چھوٹا ہے - یہاں تک کہ تم اپنی انگلیوں سے پکڑ بھی نہیں سکتے - مگر اس کو ذرہ زمین پر گرنے دو - نمی پا کر آہستہ آہستہ وہ اپنا سر اونچے کی طرف اُٹھاتا ہے - اور شاندار درخت بن کر عالم نباتات کا بادشاہ کہلاتا ہے۔

یہ سب عجیب و غریب ہیں - لیکن سب سے عجیب و غریب تمہارا اپنا خیال ہے - اس کی کہیں بھی انتہا نہیں - اس کے فوارے دل کے چشمہ سے امنڈ امنڈ کر نکلتے ہیں اور آخر میں بحر اعظم بن کر سمندر کی طرح لہریں لینے لگتے ہیں اور تمام دنیا کو ڈھک لیتے ہیں - کیا تم نے کبھی اپنے دل کے سنکلپ وکلپ پر بھی وچار کیا ہے؟ یہ سب سے زیادہ حیرت انگیز مضمون ہے - جیسے گنگوتری کے جل سے گنگا کی دھار بہتی ہے - جیسے منی کی ننھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ننھی بوندوں سے سیلاب آتے ہیں۔ جیسے گھاس کے تنکے سبزہ زار کی صورت اختیار کرتے ہیں جیسے برگد کے بیج شاندار درخت بن جاتے ہیں۔ ویسے ہی اے انسان محض تیرے خیال کرنے ہی سے یہ دنیا بنتی اور بگڑتی رہتی ہے۔ کاش تو اپنی اصلیت جانتا۔ کاش تو اپنے خیال کی طاقت کو محسوس کرتا۔ کاش تجھ کو علم ہو جاتا کہ یہ خیال کیا چیز ہے۔ تو تو کبھی ذلت و بیعزتی کے غار میں نہ پڑا رہتا۔

وسوامتر نے محض اپنے سنکلپ سے اپنا علیحدہ برہمانڈ بنا لیا تھا۔ ہم تم سب اپنی اپنی دنیا روز بنایا کرتے ہیں لیکن اصلیت سے بیخبر رہنے کی وجہ سے دکھی ہیں۔ ذرہ اپنی ذات کا تصور کرو۔ اور دیکھو۔ نیچر تمہاری لونڈی بن کر عبودیت کا دم بھرنے لگے گی۔ کیوں روتے چلاتے ہو کیوں اپنی حیثیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیوں اپنی ذات کا علم حاصل نہیں کرتے صرف اپنے سروپ کے پہچاننے کی دیر ہے۔ پھر کوئی تمہارے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی جرات نہ کر سکیگا۔ تم اپنی قیمت نہیں جانتے۔ تم کو اپنی ذات کا علم نہیں ہے۔ اس لئے تم دکھی ہو۔ اور تمہاری اپنی غلطی و نادانی کا کوڑا تمہاری پیٹھ پر پڑ رہا ہے۔ اٹھو اصلیت کو سمجھو۔ کب تک سوتے پڑے رہو گے۔

غنیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست
غنیمت خود ندانی الہٰی ست
جان جملہ علمہا ایں است ایں
کہ ندانی من کیئم در یوم دیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کتابِ دل

On Earth there is nothing but man, in man there is nothing but mind.

اس دنیا میں سوائے انسان کے اشرف المخلوقات اور کوئی نہیں۔
اور اس میں سوائے دل یا ضمیر کے کوئی زبردست شے نہیں ہے۔

یہ کتاب دل جو ہر انسان وحیوان کے سینے میں رکھی ہوئی ہے۔ دستِ قدرت کی بنی ہوئی انوکھی چیز ہے اسی کو پڑھ کر صاحبِ دل کہلاتے ہیں اور اسی سے بیدل۔ اسی سے منچلے بہادر گولی بارود کی موسلا دھار میں بے کھٹکے بڑھے چلے جاتے ہیں۔ اور اسی سے باغِ آفرینش کے رہنے والے ٹوٹے پھوٹے جھونپڑوں اور اُجڑے پُجڑے مکانوں میں خیال کی زندگی بخش فرشتوں کی زیارت کرتے ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ جو دلچسپیاں اس کی ہیں۔ وہ باغِ عالم کی فضا میں نہیں۔ ٹمپرنس گائیڈ کا فاضل و دانشمند اڈیٹر درست تحریر فرماتا ہے کہ یہی دل عیش نصیبوں کے لئے عشرت کدہ اور حسرت منزلوں کے لئے ماتم سرا بنتا ہے یہی دل سراب ہستی میں پیسکر۔ مُدبر اور مصنف کے لئے شمع حکیم کا کام دیتا ہے اور ایک گم گشتہ منزل کے لئے خضر ہدایت کی ڈیوٹی بجا لاتا ہے۔ شعراء کو وسعت آباد دنیا کی تنگی کی عام شکایت ہے۔ مگر اس کی مدد سے وہ گھر بیٹھے فلک الافلاک کی سیر کرتے ہیں۔ کبھی نشیبی گھاٹیوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی ایسی بلندی پر پہنچتے ہیں کہ عوج بن عنق جیسے طویل قامت اور گلیور صاحب چھوٹی سی چڑیا کے برابر دیکھتے ہیں۔ یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی کی برکتیں ہیں ؎

گہے بر عالم اعلےٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نبینم

یہی دل مسرت سوز آہوں کا مخزن ہے - اور نغمہ ہائے دلکش کا مامن ہے۔ حرمان نصیب اسی کے دھندلکے دامن میں جوتی جوت روشنی کی جھلک دیکھتے ہیں - اور چلّہ نشینان گوشہ تنہائی کے لئے حقیقت میں یہی چاندنی چوک ہے۔ سچ ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یہی دل اس ناز آفرینی و نیاز آگینی کی سیرگاہ ہے جس کو معاش و معاد کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی تصویروں کا فوٹو اتارنے والے ڈراما نویسوں کی اصلاح میں ٹریجیڈیسی اور کامیڈی کے لفظوں سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ یہی وہ جامع الاضداد چیز ہے - جو ہجوم آلام کے باعث کبھی بکاولی کی طرح پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور کبھی شیشے سے بھی زیادہ نازک ہونے کی وجہ سے ذرا سی ٹھیس پر رقص بسمل کا تماشا دکھلاتا ہے - اور ایک حسرت نصیب کے عالم میں آہ آتشیں کھینچکر کہتا ہے ؎

دل ہی تو سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ہنسائے کیوں

ابتدائے زمانہ سے لیکے آجتک جتنے اہل قلم گذرے ہیں - یا جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں - ان میں یا تو کسی ستم کش کی سینہ کاویوں میں مدد کرنے والا اسی کو ظاہر کیا ہے - یا کسی کے عالم محویت میں کامیابی و مقصدوری کی دلچسپ باتیں سنانے والا اسی کی ورد اشنا کہتے ہیں کہ دل رشکشہ نہ کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گوہر شکستہ اور اسی کی گنبد میں سرنگوں اعتکاف میں بیٹھنے والے بولتے ہیں ؏

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

جو سچ پوچھو تو یہ سب باتیں استعارہ کے طور پر اس دل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جو جسم کی خوبی کے اندر ہر دم سرنگوں آویزاں رہتا ہے۔ اور اس وقت جب آدمی کے خواب راحت میں ہونے کی وجہ سے آنکھ۔ کان۔ ہاتھ پاؤں زبان۔ دماغ سب بیکار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی حرکت سے نہیں رکتا۔ لاکھ تم اس کی تعریف میں میر شکوہ آبادی کے ہمزبان ہو کر کہو ~

جامع الاضداد ٹھہرا عشق میں اے یار دل

موم دل۔ فولاد دل۔ دیوانہ دل ہشیار دل

یہی دل ہے جس کی طرف ہمارا روئے سخن ہے سو دانایان فرنگ و یونان و ہندوستان نے بنی نوع انسان کی زندگی کو دل۔ جگر اور دماغ کی تثلیث مقدس میں محدود کر رکھا ہے۔ مگر مس ایلیسی پریس نصاوی کی ساری تندگی کا عضو دل پر رکھا ہے کیونکہ عام اعضا کی کمی دور ہو سکتی ہے۔ لکڑی کی ٹانگیں لنگڑا پن دور کر دیتی ہیں۔ ربڑ کے ہاتھ پاؤں پورے چلتے ہیں۔ بلوری آنکھیں کانا نہیں رہنے دیتیں۔ ہڈی کے دانت منہ کے پوپلا پن کا عیب مٹا دیتے ہیں۔ مگر دل کی حرکت میں نہ کوئی مقناطیسی کشش اپنا جوہر دکھلا سکتی ہے۔ نہ کوئی الکٹرسٹی (بجلی) مہاراجہ رنجیت سنگھ سب کو ایک آنکھ سے دیکھتے تھے۔ ٹنڈا لاٹ جی ایک ہی ہاتھ سے کاغذ روک کر قلم چلاتے تھے۔ بس کانا بھی تھا۔ اور ٹنڈا بھی۔ تیمور کا لنگڑا پن اس کی ملک گیری میں مزاحم و مانع نہیں ہوا۔ اس کی تو ایک ٹانگ تھی۔ مگر پاوے کی طرح جس کے دونوں پاؤں ہی نہیں ہوتے۔ انہیں بھی مردم شماری میں لکھا جاتا ہے۔ حافظ احمد الدین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور سردار چند سنگھ باوجود نابینا پن برابر وکالت پیشہ محسوس ہو رہے ہیں۔ جیسے کلدولہ والے دغا غدار کہلاتے ہیں۔ شاہ دولہ کے چوہے بھی آدمیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ مگر اس کے مقابل میں کوئی کہ نہیں سکتا کہ اس نے جیتا جاگتا بندۂ خدا ایسا دیکھا ہو جس کا دل نہ ہو۔ البتہ شیر دل اور بزدل ضرور ہوتے ہیں۔

یہی دل ہے جس میں جیسے خیالات جماؤ گے ویسا ہی پھل پاؤ گے۔ اگر بات بات پر چڑچڑا پن پیش نظر رکھو گے اور بات بات میں دُکھ مانو گے تو دُنیا کے چاروں کونوں میں تمہیں دکھ ہی دکھ محسوس ہوگا۔ پھر کوئل کی خوش الحانی تم کو خوش نہیں کر سکتی۔ نہ سینہ بالا (بنگالی لیڈی مقیمہ امریکہ جو علم موسیقی میں ماہر اور جو خوش گلو مشہور ہے) کا دیپک راگ جس کو سنکر اس انجمن کے پریزیڈنٹ کے سر کی درد رفع ہو گئی۔ تم کو شادان نہیں کر سکیگا۔ رقص و سرود تمہیں خوش کرنے سے معذور ہوگا۔ قدرت کی خوبصورتی آپ کی شگفتگی کے لئے فرحت کا سامان پیدا نہیں کر سکے گی۔ جو رونے دھونے کے لئے پیدا ہوئے ہیں وہ دُکھیا اور ماتم کنان چل بسیں گے۔

"بیٹھ پرائی اوپر چلے جیسے آئے تھے چلے" مگر نہیں جن لوگوں نے دکھوں سے کنارہ کر کے اپنے دل کو سُکھوں کی شرن میں ڈال دیا ہے۔ وہ دُکھوں میں بھی سُکھوں ہی کی جھلک محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے لئے زاغ کی آواز میں بھی روحانی سرور ملتی ہے۔ وہ آپ بھی آنند بھوگتے ہیں۔ اور جہاں تک اُن کا ہاتھ پہنچتا ہے۔ دوسروں کو بھی سکھ ہی پہونچاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ اِس دل کا وصف ہے کہ یہ ہر چیز میں شک کرتا ہے۔ اور پھر یقین بھی یہی کرتا ہے جتنی چیزیں دنیا میں نظر آتی ہیں [illegible] پرماتما کی قدرت سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ظہور میں آتے ہیں - اور ان سب کے تحقیق و باطل ہونے کے طریقے اسی دل نے سرشتی کے آد میں بذریعہ شرتی یا الہام بموجب احکام وید مقدس رقم فرمائے کیونکہ پرماتما سے نزدیک تر آتما ہے اور آتما کے قریب من یعنے دل ہے - اور دل کے عین پاس دھرم کا مقام ہے - اور اس عالم کی ہر ایک چیز دھرم سے وابستہ ہے - اسی دل نے ترکیب تعمیر مکان طعام پرنئے و لباس و انتظام خانہ داری تہذیب اخلاق حکمت نظری و عملی کے اصول و فروغ و ہر ولایت کی زبان کے حروف اسم وفعل و ترکیب تحریر و نظم و نثر و فصاحت و بلاغت و صنعت لفظی و معنوی وریل تار برقی و بے تار اور ہر قسم کی کلیں ہر قسم کے امر و نہی و باجے گراموفون و ہار مونیم وغیرہ ایجاد کئے ہیں - یہی دل کسی کو دوست انتا ہے - اور کسی کو دشمن - یہی خدا کے کسی مذہب سے اقرار و انکار کرتا ہے اس دل نے نیرو جیسے شاہنشاہ روم کو بقول ایک مؤرخ کے "جبکہ اس کے حضور ایک مقدمہ پیش کیا گیا جس میں مجرم کو اپنی جرم سے اقبال تھا اور یوں بھی روئیداد مقدمہ اور معتبر شہادت سے ثابت تھا - یہ دفصاص کا فتوے دینے سے پیشتر سر دربار زار زار رو دیا اور کہا کہ اگر میں جانتا کہ شہنشاہ ہونا قصاب ہونا ہے - تو میں ایسی شہنشاہی سے رہبانیت کو زیادہ پسند کرتا کئی روز کے بعد یا تو خود کچھ سوچ سمجھ کر یا سوجھائے سمجھائے پھر دربار میں آیا اور اس خونی کی نسبت قصاص کے آرڈر پر جس کو وارنٹ بھی کہا جاتا ہے - دستخط کئے - ناظرین یہاں ذرا یاد رکھیں کہ اس کے دل یا کانشنس کی نرمی کس درجہ پر تھی - جیسے پہلے مذکور ہوا - کہ واجب التعذیر کی نسبت حکم نافذ کرنے پر بھی اس کو کسی قدر تامل اور پس و پیش تھا" تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اسی نیرو نے کسی بات پر بگڑ کر اپنے استاد دل کو قتل کرا دیا حتیٰ کہ اپنی والدہ ماجدہ کو بھی مروا ڈالا - اور لوگوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو قتل کروا دیتا تو اس کے نزدیک بازیچۂ طفلاں سے زیادہ نہ تھا۔ آخر کار شہر روم کو اپنے ہاتھوں سے آگ لگا کر جلا دیا۔ اور شہر کے دروازے بند کروا دیئے۔ کہ کوئی نکلنے نہ پاوے۔ آپ اپنی آسمان سا پیلیس جو در حقیقت پیلیس (محل) کیا تھا۔ فلک الافلاک کی چوٹ اور ٹکر لیتا تھا۔ کھڑا ہو کر بانسری بجاتا جاتا تھا۔ اور مشغل آگ کا تماشا دیکھتا جاتا تھا۔ اب پھر وقت ہے کہ ناظرین اس بات کو بھی نوٹ کر لیں۔ کہ رفتہ رفتہ اس کی قساوت قلبی نے کس درجہ ترقی کی۔ اور یہ کہ اس کا نرم دل اور کانشنس کس رتبہ کی سنگین ہو گئی جس کے باعث نیرو نے اپنے شہنشاہی تاج کو آخر تاج خروس کا سا وزن اور اس کی سی وقعت دی:۔

اسی دل کے ہاتھوں مجنوں نے مجنوں کہایا منصور کو دار پر چڑھایا پرسرام سے چھتریوں کا بیج ناس کر دیا۔ سکندر کو عالمگیری کا لقب دلایا گو کہ ایک ڈاکو سے ڈاکو کا خطاب پایا جس کی آج تک دنیا مداح ہے۔ شنکر آچارج نے گورو گوبند کا حکم بجایا اور ویدک دھرم پھر سے چلایا۔ اسی دل کے کرشمہ سے موہت ہو کر سوامی دیا نند نے ناد سنکھ بجایا۔ اور مردہ بھارت کو جگایا۔ یہودیوں نے اسی دل کی الٹی خیالی کی لہر سے بہ کر مسیح کو سولی پر کھینچا۔ محمد صاحب کو پیغمبر آخر الزمان کہلانے پر رجوع کیا۔ اسی دل کی بھی سرشتی جدا ہے۔ جیسے کہ یہ باغ عالم ہے:۔

فوٹو گراف کا شیشہ نو ایجاد (عکس کی تصویر) حقیقت حال کو دکھلاتی ہے۔ ویسے دل بھی فوٹو گراف ہے۔ زنگ آلودہ یا جس کی بناوٹ خراب یا قلعی ناقص ہے یا کسی قسم کی اس میں کمی واقع ہوئی ہے تو منہ دیکھنے والے کھنڈرا بڑا یا چھوٹا پاتا ہے جیسے انگریزی میں مثل گاہ۔ اسور گزشتہ میں ایک شیشہ دکھلایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیا ہے) نظر آتا ہے۔ درست آئینہ اصلیت شکل کو بخوبی دکھلاتا ہے پس شیشۂ قلبی ہر وقت مصفا رکھنا فرض انسانی ہے۔ المختصر بعد از خدا توئی اے دل قصہ مختصر یعنے جان و دل انسان حیوان میں کسی شئے کی صنعت نہیں ہے۔ بلکہ قادر کی قدرت ہے۔ جملہ کتب معقول و منقول کسی ایک مصنف کی تصنیف کسی ایک ملک کی زبان میں کسی ایک وقت کی مصلحت کے موافق ہیں۔ یہ کتاب دل جس کا نام گیان ہے اور وہ اس روز جس روز انسان و حیوان کا قوام بنا۔ اور جب جو جسم موجود ہوا اس کے جسم کے اندر دل میں رکھی گئی ہے۔ اور کتابوں کو خواہ کسی ملک یا زبان میں کیوں نہ لکھی گئی ہوں جب تعلیم معلم اور رہبر کی ترغیب و تحریص و تخویف اور بنوع بنوع کی تدبیر و ترکیب سے سیکھا۔ اور اس کا مضمون ازبر کیا جاتا اور سنایا جاتا ہے۔ جو نہ سیکھے اس پر دست درازی و تعدی کی جاتی ہے۔ دل کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ انسان و حیوان خود بخود بولتا ہے جس طرح کہ علم لدنی کا ماہر بقول آئینہ مذہب ہنود۔ یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب حافظہ کا رکھنے والا ہے۔ اس کی کیفیت کے سمجھنے والے پرم پد کو بلا تکلیف پہونچ جاتے ہیں۔ سنئے جناب حضرت مہر صاحب اس کتاب دل کی نسبت یوں فرماتے ہیں:۔

کتاب دل کی کھلی ہوئی ہے اسی کو پڑھنا یہی پڑھانا
نہیں کتاب اس سے بہتر زمانہ اے دوست میں نے چھانا
کتاب دل کی کھلی ہوئی ہے اسی کا کرنا مطالعہ تم
کہیں نہ ہو جائے رستہ گم ادھر ادھر بھول کر نہ جانا
کتاب دل کی کھلی ہوئی ہے سبق اسی کے ورق سے لینا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی کے نغموں پہ دھیان دینا اسی کے معنے پہ دِل لگانا۔
کتاب دِل کی کھُلی ہوئی ہے پڑھو اسے میرے دوستدارو
اسی سے دنیا و دین سنوارو نہیں ملے گا یہیں ٹھکانا۔
کتاب دِل کی کھُلی ہوئی ہے نگاہ غائر ملی ہوئی ہے۔
اسی کو پڑھنا اسی کو پڑھنا اسی کو پڑھنا جو تم ہو دانا۔
کتاب دِل کی کھُلی ہوئی ہے یہاں ہے دل لگی کا سامان
عجائبات اس میں ہیں ایسے ایسے کہ بھول جاؤ نگار خانہ
کتاب دِل کی کھلی ہوئی ہے یہیں تمہارے لئے ہے سب کچھ
نہ تم مدارس میں ہونا داخل نہ تم مکاتب کی سمت جانا
کتاب دِل کی کھلی ہوئی ہے پڑھو اسے گر ہے ذوق اُلفت
مزے ہیں یاں عشق و عاشقی کی مذاق اسی کا ہے عاشقانہ
کتاب دِل کی کھلی ہوئی ہے پڑھو اسے گر ہے ذوق عرفان
یہی ہے وید اور یہی ہے قرآن کلام حق کا یہی خزانہ
کتاب دِل کی کھلی ہوئی ہے پڑھو اسے چاہو گر ریاضت
اسی میں مخفی ہے سِرّ اکبر اسی میں سُروں کا گانا۔
پڑھیں کتابیں سمجھ نہ آئی تمام بے سود تھی پڑھائی۔
ہم امتحان میں نہ اُترے پورے غلط رہا سیکھنا سکھانا
جو کچھ کتابوں میں راز جوئی تو یوں سمجھ لو کہ عمر کھوئی۔
ہمیں ضرورت نہیں ہے کتب کی یہ شوق ہے محض جاہلانہ
کتب کا اے دوست جو ورق ہے اسے سمجھ قال کا سبق ہے۔
کتب ہیں علم ہے کتابی کتاب دِل حال کا خزانہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کتب میں ہیں لفظ روکھے پھیکے اور انہیں ہیں اسباب گمرہی کے
کتاب دِل علم کا ہے مخزن کلام ہے اِس میں عالمانہ
کتب کی منزل بہت کڑی ہے یہ راہ پُرپیچ اور بڑی ہے۔
تمہیں کتابوں کی کیا پڑی ہے تمہارا دِل ہے کتاب خانہ
کتب میں معنے فسردہ دیکھے کتب میں الفاظ مُردہ دیکھے۔
کتاب زندہ کتاب دل ہے یہ دوست یکتا ہے اور یگانہ
کتاب دِل کی اگر نہ ورزش کی تو بات دنیا میں آگے کیا کی۔
نہ علم کا بھید تم نے پایا نہ عقل کا راز تم نے جانا۔
کتاب دل کھول کر پڑھو تم مدارج علم پر چڑھو تم
اسی میں اقوال معرفت ہیں اسی میں اسرار عارفانہ
اسی میں ہیں علم کے دفینے اسی میں ہیں عقل کے خزینے۔
اسی میں ہیں معرفت کے موتی اسی میں عرفان کا خزانہ
اسی میں ہے عالم صغیرہ اسی میں ہے عالم کبیرہ
رکھو تم اپنا یہی وطیرہ کہ دِل رہے تہے دھیان کا نشانہ

نکات علم و ادب اسی میں رموز حکمت کے سب ہیں اسمیں
امور دقت طلب ہیں اس میں اسے جو سمجھے وہ ہے یگانہ
بیاں ہے خلقت کا اس میں سارا خدا کی قدرت ہے آشکارا۔
انہیں یہ چودہ طبق ہیں روشن جنہوں نے اِس دل کا راز جانا
کتاب دل کا عجب ہے لیکھا نگاہِ غائر سے میں نے دیکھا۔
کرے ذرا بھی اگر پریکھا تو مہر ہو جائے تو بھی دانا - (صلح کُل)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مانسک بل

جگیاسُو - یہ جہان کیونکر پیدا ہُوا - اور کس نے بنایا - اور اس کا صانع کہاں ہے ؟

رِشی - یہ جہان محض تمہارے اپنے خیال سے پیدا ہُوا - تم نے خود بنایا - اور تم ہی اس کے صانع ہو -

جگیاسُو - یہ کیونکر ہو سکتا ہے - میرے میں تو ایک مکھی بنانے کی طاقت نہیں ہے - بھلا جہان کا کارخانہ تو درکنار رہا - سورج - چاند - ستارے ہوا آگ - سمندر - زمین - کوہ - شجر - انسان - حیوان وغیرہ وغیرہ لاکھوں مختلف چیزیں دنیا میں پائی جاتی ہیں - جو اعلےٰ صنعت کا نمونہ ہیں - تو یہ تو یہ میرے میں طاقت کہاں ہے - کہ ایک پتا بھی بنا سکوں *

رِشی - تم اپنی آنکھ موند لو - اور اپنے خیال کو چند منٹ کے لئے روک لو - پھر بتلاؤ تم کو کیا نظر آتا ہے -

جگیاسُو - بینائی آنکھ کو بند کر کے اور من کو سنکلپ وکلپ سے روک کر دیکھا ہے - اس حالت میں مجھ کو کوئی سامان دنیا کا نظر نہیں آیا - عالم سکوت کا ہو گیا تھا - اور اب آنکھ کھولنے اور خیال کو باہر کی طرف لگانے پر پھر دنیا ظاہر ہو گئی *

رِشی - تم خود ثابت کر رہے ہو کہ تمہاری آنکھ و خیال بند کرنے سے دنیا گم ہو گئی تھی - اور آنکھ کھولنے سے جہان ظاہر ہو گیا جس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ تمہارے خیال کے روکنے سے دنیا کی نیستی اور خیال باہر کیطرف اٹھانے سے دنیا کی ہستی ہو جاتی ہے - بس اب اسمیں کیا شک رہا کہ تم اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خیال سے جہان کے بنانے والے اور نابود کرنے والے ہو۔ اور جب تک تمہارا خیال موجود ہے تب تک جہان بھی ہے۔ تمہارے خیال کے بغیر نہ کبھی کوئی جہان ہوا ہے۔ نہ اب ہے اور نہ آئیندہ ہوگا"۔

جگیاسو۔ بیشک میرے لئے میرے خیال سے جہان کی ہستی اور نیستی ضرور پائی جاتی ہے۔ مگر جس وقت میرا خیال نہ رہیگا یا کہ میں مر جاؤنگا تو بعد وفات میری کے جہان پھر بھی قائم و موجود رہیگا۔ جبکہ بیشمار انسان و فرشتہ وغیرہ جہان میں پیدا ہو کر مر گئے۔ لیکن جہان تو اب تک برابر موجود چلا آتا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی اور ہے۔ اور میری کچھ حیثیت نہیں ہے۔

رشی۔ تم کو کسی سے کیا مطلب ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ بقول شاعر ؎

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
پرائی ہے تجھ کو کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

جب تم ہو تو تمہارے لئے جہان بھی ہے۔ اور جب تم نہیں تو تمہارے لئے جہان کہاں ہے اور یہ جگت مثل عالم خواب کے ہے۔ خواب میں جو تم کو زمین و آسمان۔ سورج۔ چاند۔ سمندر۔ انسان حیوان وغیرہ نظر آتے ہیں۔ وہ سب اس قدر مختلف صورتیں کون بنا کر تمہارے سامنے رکھ جاتا ہے۔ اس خواب کے دنیا کے بنانے والے دیکھنے والے۔ اور دنیا کا سامان صرف خود تم ہی ہوتے ہو۔ اس طور پر تمہارے لئے یہ ظاہری جہان بنانے والا بھی تمہارا ہی خیال ہے۔ ورنہ کچھ نہیں۔ اور جو تم نے کہا ہے کہ میرے خیال کے گم ہو جانے یا مر جانے کے بعد پھر بھی سنسار موجود پایا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جہان میں کئی خیالات موجود ہیں۔ گویا جہان نام مجموعہ خیالات کا ہے۔ جیسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ دانوں کا انبار بیشمار دانوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جو ایک دانہ میں ہے وہی ساری انبار میں ہے۔ ایک دانہ کے گیان سے سب دانوں کا گیان ہو جاتا ہے۔ اِسی طور پر تم ایک اپنی ذات کو سمجھ لو اور پھر سب کا حال اس طور پر یقین کر لو۔

جگیاسو۔ جہان میں کروڑہا اقسام کی مختلف صورتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

رشی۔ جس طور کسی کا خیال ہوتا ہے ویسی صورت بھی بن جاتی ہے چونکہ خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے صورت و اشکال میں بھی اختلاف ہونا لازمی ہے۔ بقول دانا

جیسے خیال ویسی مال جیسی رُوح ویسی فرشتہ

جگیاسو۔ میری سمجھ میں یہ آپکا فرمان نہیں آیا میں پوچھتا ہوں۔ ہاتھی یا شیر کا جسم کیونکر بن گیا۔ انسان اور حیوان کے اجسام میں اختلاف کی کیا وجہ ہے؟

رشی۔ خیال ہی جسم بنجاتا ہے۔ جیسے ایک تخم سے شجر کا سب سامان ڈال۔ پھول۔ پات۔ پھل بنجاتا ہے۔ اسی طور شروع سرشٹی میں ایک من یعنی خیال سے کل جہان کے مختلف صورتیں پیدا ہوگئیں۔ وہ ابتدائی خیال جو اس جہان کا تخم ہے۔ یہ سب مسنار ہو رہا ہے۔ ان تمام مختلف اشکال کی تصویریں ابتدائی من کے اندر موجود ہیں جواب ظاہر ہو رہے ہیں۔ جیسے فوٹوگرافر کے کیمرہ میں پہلی بحالت سوکھشم تصویریں ہوتی ہیں۔ بعد ازاں بصورت استھول کاغذ پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اِسی طور پر اس جہان کی تصویریں بھی خدا (یعنی ابتدائی من) کے دل میں پہلی موجود تھیں۔ جو بصورت جہان کے اب ظاہر ہو رہی ہیں اور جو تمہارے خیال میں اب تصویریں ہیں۔ وہ بحالت خواب تم کو استھول صورت میں نظر آجاتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جگیاسُو۔ اب میں نے سمجھا کہ یہ ظاہری سنسار خدا کے خیال سے پیدا ہُوا ہے۔ میرے خیال سے ہرگز نہیں بنا ہے۔ ہاں البتہ عالم خواب کا جہان میرے تخم خیال سا شجر ضروری ہوتا ہے۔ اور خدا نے جس طرح چاہا۔ اس جہان کو ترتیب دیا۔ میرے خیال میں اس جگت کے بنانے کی کچھ شکتی نہیں ہے۔ بلکہ میں خود خدا کی ساخت کردہ جہان کی ایک ناچیز صورت انسان ہوں۔

رشی۔ یہ تمہاری سمجھ غلط ہے۔ کہ تمہارے میں کچھ شکتی نہیں ہے۔ تم میں بہت شکتی ہے۔ جیسے ایک بیج سے درخت مختلف صورتوں میں ظاہر ہو کر پھر اس سے صدہا دیگر بیج بن جاتے ہیں۔ اور ہر ایک بیج میں ویسے درخت ظاہر ہونے کی شکتی موجود ہوتی ہے۔ اسی طور پر جس طرح ابتدائی من میں طاقت تھی۔ ویسی اب تمہارے من میں بھی طاقت موجود ہے اور تمہارا خیال ہی سب جہان تمہارے لئے ہو رہا ہے۔ اگر تمہارا خیال نہیں ہے تو یہ تمہارا جہان بھی نہیں ہے۔

جگیاسُو۔ اس معمّا کے سمجھنے میں پھر میری عقل چکراتی ہے کیا خدا کا خیال اور میرا خیال کبھی یکساں ہو سکتا ہے۔ خدا تو جو کچھ چاہے کرے میں کیا کر سکتا ہوں۔

رشی۔ من اگر کروڑ ہوں تو بھی اور اگر ایک من ہو تو بھی سب یکساں ہیں۔ جو شکتی ابتدائی من میں تھی وہ ہی طاقت اب تمہارے من میں موجود ہے۔ صرف تم کو اپنے اگیان غلط فہمی یا جہالت سے فرق معلوم ہوتا ہے۔

جگیاسُو۔ اگر میرے من میں بھی ابتدائی من یعنے خدا کے من جیسے شکتی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ ایک نئی سرشٹی پیدا کر کے اس کا مالک ہو جاؤں اور سورج چاند۔ ہوا۔ آگ۔ جل۔ زمین سب میرے زیر حکم ہو کر اس سرشٹی کی پیدائش اور فنا میرے اختیار میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جاوے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا پس خدا کے من کی طاقت اور میرے من کی طاقت یکساں نہیں ہے۔

رشی۔ تمہارے من میں بھی ایسی طاقت تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اُس کو تم نے خود زائل کر دیا ہے جیسے نادان نوجوان اپنے ہاتھ سے جلق کر کے اولاد پیدا کرنے کی طاقت کھو بیٹھتا ہے۔ اسی طور پر تمہارا حال ہے۔ تم نے اپنے من کی طاقت کو بیفائدہ اور رائگان وہم و باطل میں لگا کر ضائع کر دیا ہے اور صدہا جنم سے تم ایسا کر رہے ہو۔ اب یک رخ وہ اصلی طاقت تم میں نہیں رہ سکتی اگر تم اب بھی ہمت کرو تو اپنی منتشر شدہ طاقت خیال کو پھر ملا یا جمع کر سکتے ہو۔ اور پھر خدا کی طرح تمہارے من میں بھی شکتی ممکن ہے۔ جسکی خواہش تم نے اوپر ظاہر کی ہے۔

جگیاسو۔ ہائے افسوس۔ کیا میں نے اپنے من کی طاقت کو زائل کر دیا ہوا ہے

رشی۔ بیشک ضرور تم نے ایسا کیا ہوا ہے۔

جگیاسو۔ وہ کس طرح۔

رشی۔ تم نے اپنے خیال کو منتشر یعنی پھیلا دیا ہوا ہے یعنی ہر وقت تمہارا من اس سنسار کی چیزوں کی طرف لگا رہتا ہے یہاں تک کہ خواب میں بھی آرام کرنے نہیں پاتا۔ کبھی کچھ سوچتا ہے۔ کبھی کسی خیال میں لگ جاتا ہے اسی طور ٹکریں مارتا پھرتا ہے۔ مگر ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ ہمیشہ کنگال بنا رہتا ہے۔ پس اس خیال کو یکسو کرنا سیکھو۔ بقول عارف ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است۔
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

اس شعر سے مراد یہ ہے کہ دل کو ان ہی خیالات سے روک کر ایکاگر ہوتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرو۔ تو جلدی مقصودِ خاطر تم کو حاصل ہو جاویگا۔

جگیاسو۔ یہ تو آپ نے سچ فرمایا ہے۔ من درحقیقت ایسا ہی بے لگام ہے اور اس نے واہیات فضول باتوں کو سوچتے رہنے سے اپنی طاقت کو زائل کر دیا ہے۔ یہ تو میرا بھی خود آزمودہ ہے کہ جس بات کو ایک چت اور ایک خیال سے بار بار سوچ کر اس کی خواہش کی جاتی ہے وہ ضرور حاصل ہو جاتی ہے۔ اب آپ بتلائیے کہ من کو راہ راست پر کس طور پر لایا جاوے۔

رشی۔ پہلے تم کل خیالات دنیا کو جو تمہارے من اندر بھرے پڑے ہیں اہنسہ اہنسہ وچار کرکے نکال دو۔ اور ایک چیز کی طرف خیالات جمانے کے مشق اور ابھیاس کیا کرو۔ جس وقت کل دیگر خیالات تمہارے من سے نکل کر صرف ایک چیز کا خیال باقی رہ جاویگا۔ تو تمہارے من کی زائل شدہ طاقت پھر جمع ہو جاویگی۔ اور پھر تم ابتدائی من کی طرح سرشٹی رچنے کو سمرتھ ہو جاؤگے۔ ایشور اور جیو میں من تو یکساں ہے۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ ایشور کی چت برتی اکاگر ہونے سے سروشکتیمان ہے۔ اور جیو کی چت برتی وکھیپت ہونے سے کمزور شکتی والی ہو گئی ہے۔ ہمت کرو۔ اور اپنی طاقت خیال کو جمع کرکے جو کچھ چاہو کرو۔ شکتی تمہارے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑی رہے گی۔

انسان کا دِل

انسان کے دل سے زیادہ پاک کوئی چیز نہیں ہے اور انسان کے دل سے زیادہ ناپاک بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ خوبصورت ہے اور یہ بدصورت بھی ہے۔ یہ بہشت ہے جہاں آبحیات کی نہریں جاری ہیں۔ اور جہاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنی اپنی روشنی میں تمام دنیا جگمگاتے ہوئے نورانی تماشہ دکھاتے ہیں۔ مگر یہ دوزخ بھی ہے۔ جس جگہ خوفناک آگ جل رہی ہے اور سفلی جذبات کے شعلے ہل من مزید کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ہر نیک شے کے جلانے و برباد کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ انسان کا دل ایک خوشنما باغ ہے جس کے رنگ برنگ پھولوں سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ناداں اور نالایق باغبان اُس میں کانٹے دار درخت اور گھاس پھوس کو پیدا ہونے اور بڑھنے کا موقعہ دیتا ہے تو نہ صرف پھول و پھل کے درخت ایک دن مرجھا جائینگے بلکہ جو کوئی اُس باغ سے گزریگا۔ تکلیف دینے والے کانٹے اُس کے دامن سے اُلجھیں گے۔ اُس کے جسم کو مجروح کرینگے پاؤں میں چُبھیں گے اور سخت پریشانی کے باعث ہوں گے۔

کیا یہ غلط ہے کہ کیا انسان کے دل میں دو متضاد اوصاف موجود نہیں ہیں؟ نہیں۔ یہ صحیح ہے۔ اس میں ذرہ بھی غلطی کا اِمکان نہیں ہے۔

جہاں انسانی دل کا روشن پہلو قابلِ تعریف ہے ساتھ ہی اُس کا تاریک پہلو نہایت ہی دلخراش اور ہولناک ہے۔ آؤ۔ اور اِس پر تھوڑی دیر کے لئے سرسری نگاہ ڈالو۔

دنیا کی مصیبتوں کا اصلی سبب انسان کا دل ہے۔ جہاں اس کا رُخ خود غرضی و حسد کی طرف جُھکا۔ پھر ایشور کی پناہ! بُغض حسد اور خود غرضی ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ اِس لئے جہاں ایک ہوگا۔ وہاں دوسرا ضرور موجود رہیگا۔

گھر میں اگر ایک بھائی ہوشیار ہے۔ پڑھا لکھا ہے کماتا ہے صاحب عزت ہے تو دوسرے اُس سے حسد کرتے ہیں۔ اور ناحق بُغض للّٰہی کی وجہ سے ہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وقت دل ہی دل میں نفرت کی آگ میں جلا کرتے ہیں۔ پڑوسی اپنے پڑوسی کا محض اس وجہ سے بدخواہ ہے کہ اُس کو نسبتاً زندگی کی نعمتیں ہمسایہ کے مقابل میں کم عطا ہوئی ہیں۔ ایک شخص دوسرے کی نیکنامی کو سن کر اس قدر پریشان ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا۔ مثل مشہور ہے۔ "لوگ دوسرے کی بدشگونی کے لئے اپنی ناک تک کٹا دیتے ہیں" اور اگر اُن کے جان و مال کے برباد ہو جانے سے رقیب کی عزت۔ آبرو اور جان کا خطرہ ہے۔ تو وہ بخوشی مرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ لفظ بہ لفظ صحیح ہے۔ آجکل مقدمہ بازی کا میدان اس ملک میں خوب گرم رہتا ہے۔ اگر بغور تحقیقات کی جائے تو بہ آسانی پتہ لگ سکیگا کہ زیادہ تر لوگ محض ضد اور باہمی نفسانی کی وجہ سے جعلی اور جھوٹے مقدمے بنا بنا کر اپنی اور اپنے ہمسایوں کی مٹی پلید کیا کرتے ہیں۔ یہاں ہی تک کیوں دل کے سفلی جذبات کو محدود کیا جاوے۔ دو مذہبی ریفارمر دو سوشیل اصلاحوں کے حامی صرف اِس وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں کہ ایک کو ہر دلعزیزی کا زیادہ موقعہ مل گیا۔ اس کو بھی جانے دیجئے۔ اس نئی روشنی کے دعویدار۔ جو قومی کالجوں اور اعلےٰ درسگاہوں کے پرنسپل ہیں اور ظاہرا جنکی کوششوں کی معراج قومی ترقی کہی جاتی ہے ایک دوسرے کے حریف ہیں۔ اور جس وقت وہ پلیٹ فارم پر دندناتے ہوئے لکچر دینے لگتے ہیں۔ اُن کے طعن و تشنیع کے کلمے۔ اور باہمی نوک جھونک سے پتہ لگ جاتا ہے کہ دل میں کس طرح حسد کا کانٹا کھٹک رہا ہے۔ مذہب درسگاہ۔ مندر اور مسجد۔ ہر جگہ کو اسی انسان کا دل ناپاک کر دیتا ہے۔ سوسائٹی میں سچائی نام کو نہیں۔ شہرت و نمود کے طالب اپنی جتھا بڑھانے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے لئے حق و ناحق جا بیجا۔ مناسب و غیر مناسب کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ جدھر دیکھو جس طرف نگاہ کرو۔ دِل کے سفلی جذبات کا سلسلہ عجیب طور پر بڑھتا ہُوا نظر آئیگا۔

یہ کیوں ایسا ہے ؟ تم غالباً کہو گے۔ انسان کے دِل میں قدرتی طور پر اِس قسم کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے اور اس لئے وہ مجبور ہے کہ ایسی مکروہ کارروائیاں کیا کرے۔

تمہارے اعتراض کا ایک پہلو کسی قدر صحیح دوسرا غلط ہے۔ انسان میں چونکہ فطرتاً ترقی کا مادہ موجود ہے اور ہر قسم کی ترقی کا خیال میل، ملاپ۔ مشاہدہ۔ معائنہ۔ مقابلہ اور مشابہت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے عقیل اور دانشمند نیچر نے انسان کے دل میں ایک طاقت پیدا کی ہے جو اُس کو آگے بڑھنے کے لئے کُریدتی رہتی ہے۔ اگر تم کسی ہمسایہ کی ترقی و بہتری دیکھ کر تمہارے دل میں انتشار پیدا ہوتا ہے تو اُس کا مطلب یہ کبھی نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ حسد کرو۔ بلکہ نیچر کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اپنی بہبودی و فلاح کے فکر میں لگو اور اس طرح تم کو بھی زندگی کے مقصد کی تکمیل کا موقع ہاتھ آئے۔ دیکھئے انسان غلط فہمی کی وجہ سے کس طرح قدرت کے ایک قیمتی عطیہ کا بُرا استعمال کرتا ہے۔ مانا تم میں نکتہ چینی کا وصف خود قدرت نے بخشا ہے۔ مگر کیا کبھی تم نے تنہائی کے وقت یہ بھی سوچا ہے کہ ہم میں کیوں یہ عادت ہے ؟ اُس کی بھی غرض یہ نہیں ہے کہ تم عزیزوں کے کھان پان۔ لباس و پوشش میں عیب دیکھ کر پھبتیاں اُڑاؤ۔ بلکہ اُس کی علت غائی یہ ہے کہ اپنے آپ کو اُن عیبوں سے پاک و صاف کر لو۔ جو تمہارے نگاہ میں مکروہ نظر آتے ہیں۔ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حکایت ہے۔ لقمان سے کسی نے پوچھا۔ "تو نے ادب کس سے سیکھا؟" جواب دیا "بے ادبوں سے" سوال کرنے والے نے پھر ایک مرتبہ کہا "دوست لقمان! بے ادبوں نے کس طرح تم کو ادب سکھایا؟" اس نے کہا "ان کی جو حرکت مجھ کو ناپسند آئی۔ میں نے اس کو ترک کر دیا۔ اور اپنی ذات کی اصلاح کر لی"

تم دوسروں کی نکتہ چینی اور حرف گیری سے باز آ جاؤ۔ اس سے کوئی دوسرا فائدہ نہیں۔ ناحق انسان کی دلآزاری ہوتی ہے۔ مگر اتنا ضرور کرو کہ دوسروں کے عیب کو دیکھ کر فوراً اپنی اصلاح کر لو۔ اور یاد رکھو قدرت صرف اتنا ہی تم سے چاہتی ہے۔ تم کہو گے۔ "ہم دوسروں کی بھلائی کی غرض سے عیب دیکھا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کی تنبیہ کر دیں" میرے بھولے بھالے بھائی! جانے دو۔ یہ غلط خیال ہے۔ بھول کر بھی اس کا نام نہ لو۔ سننے میں یہ لفظ خوشگوار ضرور ہیں۔ مگر ان کا نتیجہ ہمیشہ برعکس ہوتا ہے۔ اوروں کو جانے دو۔ جن واعظوں میں جن سوسائیٹیوں میں جن اصلاح کرنے والوں میں یہ عیب دیکھو۔ ذرا ان کے ذاتی حالات پر بھی غور کیا کرو۔ چلے تھے دوسروں کو سنبھالنے۔ مگر اوروں کا عیب دیکھتے دیکھتے یہ حالت ہو گئی۔ کہ خود مجمع العیوب بن گئے۔ اور دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس عادت بد کی وجہ سے۔ انسانیت تک کو کھو بیٹھے ہیں۔ اور کتوں کی طرح ہر وقت بھونکتے رہتے ہیں۔ اوروں کی اصلاح تو کیا ہوئی خود برباد گئے۔

گئے دونوں جہاں کے کام سے ہم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

بھانڈ ایک نقل کیا کرتے ہیں۔ چوبے جی چلے چھبے ہونے کو مگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دو ویسے ہی رہ گئے یہ نقل ان نادان ریفارمروں کی ہو جاتی ہے اور پھر یہ ایسی میں جوتی بیزار۔ اور گالی گلوچ کرتے ہوئے دوسروں کے لئے باعث عبرت بنتے ہیں ہم یہہ نہیں کہتے کہ تم نکتہ چینی کی عادت کو جڑ سے اُڑا دو۔ کبھی نہیں۔ ایشور کی نعمت سے فائدہ نہ اُٹھانا کفران نعمت ہے۔ ہاتھ پاؤں ناک کان اس لئے عطا ہوئے ہیں۔ کہ اُن کو کام میں لاؤ۔ ان کا کام میں لانا ہی ایشور کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر تم اُن سے بُرے کام لے کر اپنے آپ کو برباد کرتے ہو تو تم کو کون شخص دانا کہے گا؟ دیکھو مُصوّر اپنی تصویر میں نقص دیکھ کر اُس کو درست کر لیتا ہے۔ کاتب حرف کو خراب سمجھ کر اصلاح سے کام لیتا ہے معمار ہاتھ میں سوت لئے ہوئے ماپتا رہتا ہے کہ کہیں دیوار میں خمی تو نہیں آگئی۔ اور اُس کو سیدھی بنا لیتا ہے۔ مورتی بنانے والا سنگساز کس طرح ہاتھ میں ہتوڑا لئے ہوئے گڑھ رہا ہے۔ جہاں ذرہ بھدا پن نظر آیا اُس نے فوراً وہاں ہی اس کو درست کر لیا۔ اب دیکھو۔ اگر اس میں عیب دیکھنے کا وصف نہ ہوتا تو وہ کس طرح خوبصورتی اور بدصورتی میں تمیز کر سکتا! تم بھی۔ مصوّر۔ کاتب۔ سنگساز۔ اور معمار کی طرح اس قیمتی قابلیت سے فایدہ حاصل کر کے اِس دُنیاوی سفر میں قدم قدم پر اپنی اصلاح کرتے چلو۔ اپنی ذاتی اصلاح کو سب سے زیادہ مقدم سمجھو۔ اگر تم اکیلے سُدھر گئے تو سمجھو دُنیا سُدھر گئی۔ یہ خود غرضی نہیں ہے۔ بلکہ اصلیت ہے۔ تم آتما ہو اور پرماتما کے گرد اُس کی دُنیا ہر وقت چکر لگاتی رہتی ہے۔ تمہاری نیک مثال کو دیکھ کر ہزاروں خود بخود سُدھر جائینگے۔ لاکھوں زبانی جمع خرچ سنانے والے ریفارمروں سے وہ ایک شخص بدرجہا بہتر ہے جو اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ ایسے ریفارمر دنیا میں کم ہیں۔ اور سچ پوچھو تو دُنیا کو ایسے ہی ریفارمروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی ضرورت ہے جو زبان سے نہیں بلکہ عملی پیرایہ میں ریفارم کی مجسم تصویر کھڑی کر دکھاتے ہیں۔

ہر کسے ناصح برائے دیگراں
ناصح خود یافتم من در جہان

(مولوی روم)

سوچو سنبھلو۔ غفلت میں نہ پڑو۔ وقت چلا جا رہا ہے۔ اس کی قدر کرو جو کچھ تم سے ہو سکتا ہے وہ ابھی کرو۔ کل پر نہ ٹالو۔ کون جانے کل کیا ہوگا۔ ایک پل کی خبر نہیں۔ اور تم کل کا سامان کر رہے ہو!

پاؤ پلک کی سدھ نہیں۔ کرے کال کا ساج
کال اچانک مارسی۔ جیؤں تیتر کو باج
پاؤ پلک تو دور ہے۔ موپے کہا نہ جائے۔
نا جانیں کیا ہوئیگا۔ پل کے چھٹے بھاگ

(کبیر صاحب)

زندگی اسلئے نہیں ملی ہے کہ تم اُس کو حسد اور رشک میں کھو دو۔ بلکہ بہتر ہے کہ اپنے کام میں لگو۔ کال کا چکر جس پر تم بیٹھے ہو زور شور سے گردش کر رہا ہے۔ جتنا وقت دوسروں کے حسد کرنے میں ضائع کر رہے ہو اُس کو اپنے ذاتی فلاح و بہبودی کا ذریعہ بنا لو۔ تمہاری اپنی زندگی کا بھی کچھ مشن ہے۔ قدرت کا معلم ہر وقت تم کو بتانے کے لئے حاضر ہے کہ تم کو کیا کرنا چاہئے اگر تم اُس کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو ابھی یہ راز خود بخود ظاہر ہو جائے اور تم کچھ کے کچھ بن جاؤ۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم غلطی میں پڑے ہوئے حسد کرتے ہو اوروں کا عیب دیکھتے ہو۔ دوسروں کا نام دھرتے ہو۔ مگر جو اصل کام ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ نہیں کرتے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ تم کو اِن سب مزخرفات کا وقت کہاں ہے؟ دیکھو اب بھی سوچو۔ اپنا کام کرو۔ دین کا کام کرو دُنیا کا کام کرو۔ عزیزوں کو اور ہمسایوں کا کام کرو۔ یہ زندگی ہے۔ حسد اور رشک فضول ہے جب کسی کو دیکھ کر۔ کسی کی ترقی کی حالت دیکھ کر کسی کا عروج دیکھ کر۔ خواہ اور کسی وجہ سے دِل میں کدورت آوے تو تنہائی میں بیٹھ کر سوچو کہ آیا اس کے ساتھ حسد کرنے میں فائدہ ہے یا کہ اپنے کام میں لگنے سے۔ اگر مستعدی کے ساتھ کام میں لگو گے تو روز بروز تم میں نئی نئی قابلیتیں پیدا ہونگی۔ اور ایک دن ایسا آجائیگا۔ کہ تمہارے دل میں وحدت کا نور چمکتا ہوا اُس کو ایشور کا سچا مندر بنا دیگا۔ یہ تمام تمہارے ہی کے اختیار میں ہے۔ چاہے اپنے دل کو مسمم کرو۔ یا اس میں آبحیات چھڑک دو۔ چاہے دیونا بنو۔ چاہے راکشس۔ تمہارے دل میں دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہیں۔ وصف بھی ہے اور عیب بھی ہیں یہ تمہارا کام ہو۔ جو جی میں آوے پسند کرو۔

اگر تم اس نصیحت پر عمل کروگے۔ ایشور تمہارا بھلا کریگا اور تم بھی خوش ہوکر ان دوہوں کو پڑھ کر وجد و سرور کی حالت کو حاصل کر سکو گے۔

پہلے یہہ من کاگ تھا ۔ کرتا جیوُن گھات

اب تو من ہنسا بھیا ۔ موتی چُن چُن کھات

کبیر من پربت ہتا ۔ اب میں پایا جان

ٹانکی لاگی پریم کی ۔ نکلی کنچن کھان

پڑھنے والو! اپنے من کو پوتر کرو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بُرائی کا دھیان بیرج کا دشمن جان

بیرج تمام جسم انسانی کا بادشاہ ہے۔ ہمارے جملہ قواء جسمانی۔ دماغی اور روحانی کا اپنے تمام فرائض منصبی کو خوبی اور درستی سے پورا کرنا بیرج پر ہی منحصر ہے۔ آنکھوں کی روشنی چہرہ کی رونق بدن کی چستی و چالاکی۔ رفتار کی سرعت۔ اور آواز کی بیباکانہ جرأت زندہ دلی۔ مزاج کی بشاشت طبیعت کی روانی توجہ کی یکسوئی۔ عقل کی رسائی۔ حافظے کی خوبی۔ ارادہ میں استقلال خیال میں شانتی اور اُمید۔ دل کی صفائی۔ ضمیر کی پاکیزگی۔ ہمت و حوصلہ کی مضبوطی صرف اسی کی بدولت ہیں۔ اگر بیرج کو جسمانی انجن کے لئے سٹیم (بھاپ) اور چراغ زندگی کا تیل اور تندرستی ہزار نعمت کے بکس کی کنجی کہیں تو بجا ہے۔ جسم ایک شجر ہے۔ اور بیرج اُس کا خوشہ یعنی ثمر ہے۔ یہ وہ جوہر ہے۔ جو ہماری جسمانی مشین کے جملہ افعال کا آخری نتیجہ ہمارے تمام اعضاء و ریشہ کی لگاتار کوشش اور حرکت اسی گرانمایہ رتن کے پیدا کرنے میں خرچ ہوتی ہے کیونکہ یہی تمام اعضاء خوراک کو ہضم کر کے ہمارے جسم میں صالح خون بناتی ہے۔ اُسی خون کا عطر بیرج کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے۔ گویا بیرج ہی بذاتِ خاص خون کی رُوح ہے۔

اوّل جو چیز انسان کھاتا ہے۔ وہ معدے میں جا کر رس کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اُس رس سے رگوں کے ذریعہ لطیف مادہ جگر سے ہو کر دل میں جاتا ہے وہاں سے تمام جسم میں گردش کرتا ہے۔ اندر کی حرارت و دیگر جسمانی رطوبتوں سے مِل کر اس کی رنگت سُرخ ہو جاتی ہے۔ جو کہ خون کہلاتا ہے۔ ازاں بعد گوشت اور پوست کی ہیئت میں تبدیل ہو کر چربی بنتا ہے۔ چربی سے ہڈی۔ ہڈی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے پھر ایک نہایت چکنے مواد کی شکل اختیار کرتا ہے جس کو مجا یعنے استخوان انجار کہتے ہیں اس جوہر سے پھر بذریعہ جسم صاف ہوکر سفید رنگ کا موتی سی چمک و بک شہد کی بو جیسا نہ بہت گاڑھا نہ بہت پتلا لیسدار جسم کی تمام دھاتوں کا سردار تمام سنسار کی پیدائش کی بنیاد ظاہر ہوتی ہے۔ یہی ویریہ ہے جو منوں غذا سے صرف قطروں کی مقدار میں پیدا ہوکر نشو ونما جسم کا باعث ہوتا ہے جس کا ایک قطرہ ۸۰ قطرہ خون کے برابر تحقیق ہو چکا ہے۔ بچپن سے پیدا ہوکر چالیس سال عمر تک برابر بڑھتا چلا جاتا ہے یہی قیمتی شے لاانتہا کرشمہ جات کا منبع ہے۔ جس کے ایک قطرے سے انسان جیسا عجیب وغریب اشرف المخلوقات وجود تیار ہوتا ہے۔ اس کی قدر و منزلت کا کوئی اندازہ نہیں۔ صانع حقیقی نے اس سیال جان بخش کی ترکیب میں ایسی حکمت رکھی ہے کہ جس انسان میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تمام جسمانی۔ دماغی اور روحانی خصائل عادات۔ اور قابلیتوں کا عطر کھنچ کر اس ایک ہی قطرہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ گویا یہ ایک قطرہ انسان کے سارے کیرکٹر کا مبتجر ہے۔ یہ اگر جسم سے خارج نہ کیا جاوے تو دوبارہ خون میں جذب ہوکر ہماری جسمانی۔ دماغی روحانی طاقتوں کو بہت زیادہ کر دیتا ہے۔ یہ سرچ تمام جسم میں دودھ میں گھی اور گنے میں شکر کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ لیکن اس کی اصلی جائے رہایش (خزانہ منی) ہر دو خصیتین ہیں یہاں پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ اور بذریعہ دو نالیوں کے ایجکیولیٹری ڈکٹ میں آگرتا ہے۔ وہاں سے بذریعہ احلیل باہر اچھل کر نکلتا ہے۔ شہوانی خیالات دل میں پیدا کرنا۔ مستورات سے گفت و شنید کا ربط رکھنا اس کو متحرک کرنے کے باعث ہیں۔ جس انسان کے جسم میں لعاب اور آنسوؤں کے پیدا کرنے والی گلٹیاں (گلینڈز) ہیں۔ اسی طرح تخم پیدا کرنے کی بھی گلٹی ہے۔ [illegible] کسی فحش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خیال کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ یا کوئی فحش کتاب پڑھتے ہیں یا ننگی تصویر دیکھتے ہیں، یا ناچ رنگ میں جاکر طوائف ایکٹروں کی ناپاک حرکات کو دیکھتے ہیں تو ہماری شہوانی خواہش میں زیادہ اکساہٹ اور بھڑکاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے منی کی گلٹی میں قدرت کی گلٹی میں قُدرت کی منشاء سے زیادہ اور جلدی جلدی منی پیدا ہونے لگتی ہے۔ کیونکہ دماغ اور اس گلٹی میں اعصاب کے ذریعہ سلسلہ قایم ہے اور یہ بات یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ جس طرح ہم املی یا لیموں کے مزا کا خیال کرتے ہیں۔ تو ہمارے مُنہ میں فوراً ہی پانی بھر آتا ہے۔ جب ہم رنج کے خیالات دل میں لائیں تو ہماری آنکھوں سے خودبخود آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح فحش خیالات کو دل میں جگہ دینے سے اعضاء تناسل کو حرکت دیئے بغیر منی خود بخود پیدا ہو کر جریان۔ احتلام کی شکل میں خارج ہونے لگتی ہے بُری صحبت کو خدا غارت کرے یہ سب بد صحبت ہی کا نتیجہ ہوا کرتا ہے ؎

زمانے میں صحبت بُری اک بلا ہے — بچو اس سے بچو یہ قہرِ خدا ہے

بڑی دل کی کھوٹی یہ میٹھی چھُری ہے — یہ اک جو فروش اور گندم نما ہے

مٹھائی کی صورت میں گو جلوہ گر ہو — حقیقت میں یہ زہر ہے سنکھیا ہے

جلا دیتے ہیں مشہور ہے گرچہ بجلی — شلے یا درکھو یہ اُس سے سوا ہے

سمندر میں دُنیا کے بیڑے ڈبوئے — یہ آندھی ہے طوفان ہے کالی گھٹا ہے

خدا کی قسم جن کو اُس نے بگاڑا — نہیں اُن کی تربت پہ جلتا دیا ہے

عمر آدھی بتائے بن کے یہ ہے چھلکتی — یہی نیم مُردے میں رنگِ فنا ہے

نحوست کو گر فرض کشتی کریں ہم — نحوست کی کشتی کی یہ ناخدا ہے

بچائے خدا نوجوانوں کو اس سے — یہی احمد نیم جان کی دعا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بُری صحبت بالخصوص ناتجربہ کار لڑکوں کے حق میں سخت بلائے بے درمان ہے جس طرح بارود سے بھرا ہوا ایک بہت بڑا میگزین آگ کی ایک ہی چنگاری سے بھڑک کر اُس تمام مکان کو بیخ و بُن سے نیست و نابود کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ یوں ہی بُری صحبت عنفوانِ شباب میں نوجوانوں کو جڑ سے غارت کرنیکا وسیلہ ہوتی ہے۔

ہر ایک انسان کو برہمچریہ رکھنے کیلئے اپنے جسم کو پاک و صاف اور اپنے خیالات نہایت اعلےٰ رکھنا ضروری ہیں۔ اگر ایک بھی بُرا خیال دل پر تسلط پا لیتا ہے تو وہی چند یوم میں تیزی سے ہو کر عملی صورت اختیار کرتا ہے جس طرح بیماریوں کے کیڑے خوراک یا سانس کی وساطت سے انسان کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ مگر جو تندرست مضبوط انسان ہے اُس کے اندر جاتے ہی وہ کیڑے فوراً مر جاتے ہیں لیکن کمزور و علیل کو وہ اجرام کیڑے مریض کرنیکا موجب ہوتے ہیں۔ یوں ہی پاکیزہ شخص برہمچاری کے دل میں جب کوئی بُرا خیال ذرا بھی ظاہر ہوتا ہے وہ فوراً ہی بھسم ہو کر رہ جاتا ہے لیکن عیاش اور گرے ہوئے انسان کے دل میں وہی بُرا خیال بیماری کی طرح بدکاریوں کے عمل میں ظاہر ہوتا ہے خیالات تو ہر انسان کے دل میں عموماً بُرے بھلے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جس طرح ہر ایک کھیت میں خود رو گھاس نکمی بھی پیدا ہوا کرتی ہے۔ مگر لائق اور محنتی کاشتکار فوراً ہی اُس کو کھیت سے باہر نکال پھینکتا ہے زیادہ تر اُس کی جڑیں نہیں بڑھنے دیتا۔ یوں ہی عقلمند آدمی بُرے خیال کو طلوع ہوتے ہی دبا دیتا ہے۔ مگر نادان بے سمجھ انسان دل کو خوش کرنے کے لئے دیر تک اس شہوانی خیال کو سوچتا ہے۔ جس سے وہ خیال اُس دل و دماغ پر پورا قبضہ جما لیتا ہے اور اُس کی تباہی کا باعث ہوتا ہے لہٰذا ہر طرح سے بُری صحبت سے بچنا اور بُرے خیالات سے اپنے من کو دور رکھنا لازمی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام دھینو

آج دنیا کیوں حیران و پریشان ہے ؟ کس چیز کی تلاش میں ہے ۔ اور وہ کیوں نہیں ملتی ہے ؟ یہ چند سوال ہیں جو ہر ایک کو ہر روز لغور وچار نے چاہئیں ۔

تمام دنیا آنند کے واسطے حیران و پریشان ہے ۔ کوئی دھن دولت ہاتھی گھوڑے نوکر چاکر وغیرہ راج حاصل کرنے میں سر دھن رہا ہے ۔ کوئی سنتان کے غم میں مارا مارا پھر رہا ہے ۔ کوئی استری بھوگ میں آنند مان رہا ہے ۔ غرضیکہ اسی آنند کی مختلف خواہشوں سے ہر ایک کا آتما بیاکل ہو رہا ہے کسی طرح سے یہ خواہشیں یہ کامنائیں پوری نہیں ہوتی ہیں ۔ بلکہ خواہشوں کی آگ اور زیادہ پرجلت ہوتی جاتی ہے اور آتما کو دکھی کرتی جاتی ہے ۔ ان خواہشوں کی آگ کو بجھانے کے کئی یتن اس سنسار میں ہو رہے ہیں ۔ لیکن کوئی کوشش کارگر نہیں ہوتی ۔ اگر کسی کو دولت مل گئی ہے تو اس کو سنتان کا دکھ ستا رہا ہے ۔ اگر پرمیشر نے سنتان دیدی ہے تو پرورش کے واسطے سامان نہیں ہے ۔ اگر دھن اور سنتان بھی پراپت ہو گئے ہیں ۔ تو ہر وقت لڑائی بھڑائی اور بیماری کے دکھ سے نجات نہیں ہوتی غرضیکہ دنیا کسی ایسے سرب روگ ناشک مجرب نسخہ یا کسی ایسی سنجیونی بوٹی کی تلاش میں ہے جو ان سب تکلیفوں کو دور کر کے سب کامناؤں کو پورا کر دے اور پورن آنند دلا دے ۔ ہم بھی اسی فراق میں سخت حیران و پریشان تھے ۔ لیکن شکر ہے ۔ کہ صاحب کے دربار میں کمی کا ہو کی نا ہیں ۔ جو شئے یا بندہ جو ڈھونڈھتا ہے ۔ اس کو ضرور ملتا ہے ۔ پرماتما کی سرشٹی میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے ۔ ہمارا یہ پورن وشواس ہے ۔ اسی اٹل وشواس سے ہماری بھی کامنا پوری ہوئی ۔ جسکی تلاش تھی ۔ وہ مل گئی ۔ اور اسی کے اقبال سے آہستہ آہستہ ہمارے کرم انوسار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہماری سب کامنائیں پوری ہوتی جاتی ہیں۔ اور جن کو ہماری بات کا اعتبار ہے
اُن کی بھی اسی کے اقبال سے سب کامنائیں بیشک ضرور پوری ہونگی۔ اگر اعتبار
نہیں ہے۔ تو ہم جو کچھ بتلاتے ہیں۔ اس کو بار بار وچاریں۔ اگر سچ ہے۔ تو عمل کریں۔
ورنہ جھوٹ کو تیاگ دیں۔ کیونکہ عقلمندوں کا یہی اعلےٰ وصف ہے کہ سچائی کو
فوراً اختیار کریں۔ اور جھوٹ کو فوراً تیاگ دیں ؞

وید آدی ستیہ شاستروں کے سُوادھیائے سے ہم کو پتہ لگا ہے کہ اِس سنسار
بھر میں اگر تمام خواہشات کے مِٹا دینے والی اور پُورن آنند داتا اگر کوئی چیز ہے
تو وہ کام دھینو یا سنجیونی شکتی ہے۔ اِس کام دھینو کے پا لینے سے سب
کامنائیں پوری ہو سکتی ہیں اور ہم کو سب طاقتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔
اور ہمارے اندر سنجیونی شکتی اور سِدھی ردھی شکتی آ جاتی ہے۔ ہم دیوتا بن
جاتے ہیں۔ اپنے پرکاش سے دوسروں کو پرکاشت کر سکتے ہیں دوسروں پر دیا
اور پرا اپکار کر سکتے ہیں۔ اسی ایک کام دھینو کی لاعلمی سے سنسار بھر
آنند کے واسطے تڑپ رہا ہے۔ اگر جگت بھر کے بچے بچے کو اس کام دھینو کا پتہ لگ
جاوے تو سچ مچ آنند ہی آنند دکھائی دینے لگے۔ جن قوموں یا جن ملکوں کے
داناؤں نے اس کام دھینو کا اپنے اندر پرچار کیا ہے۔ وہ آج آنند سے
نہال اور اَیشوریہ سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ ان کے اندر زندگی آ گئی ہے۔ سچ
مچ یہی کام دھینو سرب روگ ناشک مجرب اکیلا نسخہ ہے۔ اُس پر وشواس اور ایمان
لاؤ۔ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو کچھ پرواہ نہیں۔ آپ سب کچھ والے ہو جاؤ گے۔ شرط صرف
یہی ہے کہ اسکو خالی شبہ سنکلپ دماغ سے مت خارج کرو کیونکہ ترقی کی راہ میں یہ بڑا بھاری نقص ہے
کہ سچائی کو شبہ سنکلپ وچار تک عمل کرنا بلکہ بھلا دینا سچائی کا شتروں میں اور ندھی دھیاسن ہی سچا آنند
دینے والا ہے۔ اب ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ کام دھینو کیا ہے ؞

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگر بغور وچار کیا جاوے تو ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہمارا اس
سنسار بھر میں کچھ نہیں ہے۔ ہمارا ابھیمان مِتھیا ہے۔ جو اس سچائی کو نہ سمجھتا ہوا
جھوٹا ابھیمان کرتا ہے۔ وہ منہ کے بل گرتا ہے۔ ہماری طاقت تو سچ اور جھوٹ یا چیتن
اور جڑ کے یوگ سے سُکھ یا دُکھ ہے۔ اگر جھوٹ یا جڑ سے ہم کو ہمیشہ واسطہ پڑتا ہے
تو ہم بھی جھوٹے تیل اور مُردہ کی طرح بوجھل بن جاتے ہیں۔ اگر ہم ہمیشہ سچائی یا
چیتنتا سے یوگ کرتے رہتے ہیں۔ تو ہم میں سچائی کا بل اور زندگی آجاتی ہے جس
طرح ہوا گرمی سے مل کر گرم اور سردی سے مل کر سرد ہو جاتی ہے۔ ہو بہو اسی
طرح سے ہماری حالت ہے۔ اس سے یہ نتیجہ ہے کہ ہمارا سُکھ یا دکھ سچائی یا جھوٹ
پر نربھر ہے۔ سچائی ہی اس دنیا میں سب ستیہ کو دکھانیوالی ہے۔ اگر آپ ہر دم
ستیہ بولنے کی عادت ڈال لیویں تو پھر آپکے منہ سے ہمیشہ ستیہ ہی نکلیگا۔ اگر آپ جھوٹ
بولنا بھی چاہینگے تو آپ جھوٹ نہیں بول سکیں گے وہ آپ کا جھوٹ بھی ستیہ بن
جاویگا۔ کیونکہ عادت بُری بلا ہے جس کے اندر جو عادت پڑ گئی ہے۔ وہ اسکی
زندگی بن گئی۔ جنکو ہر وقت گالیاں دینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ وہ پھر ہزار کوشش
کریں کہ ماں بہن کے سامنے گندی گالیاں نہ دیں۔ لیکن ان کے سامنے ایسی بیہودگی
کا کام کرنے کے لئے وہ مجبور ہیں اسطرح سچی عادت ہی ہم کو سچ کہنے سچ کرنے کو مجبور
کرتی ہے۔ تمام عادتوں تمام کرموں کا منبع ہمارا من ہے۔ جیسا کہ ہم پیشتر ازیں
بتلا چکے ہیں۔ جیسا آدمی من سے دھیان کرتا ہے۔ وہی منہ سے بولتا ہے۔ اس
کو کرم سے کرتا ہے۔ اور ویسے ہی پھل کو پاتا ہے۔ اگر ہم سچائی کو ہمیشہ من سے
دھیان کرینگے۔ تو پھر کیا ہماری بانی ہمارے کرم سچے نہیں ہونگے۔ کیا ہم سچے
من مانگے پھل کو نہیں پاوینگے ضرور سچا پھل پاوینگے۔ ہم جو چاہینگے کر دکھلا دینگے۔
ہماری قوت ارادی کمال درجہ کی ہوگی۔ سچائی اور من کے دھیان یوگ کو ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قوت ارادی یا اچھا شکتی یا (Will power) یا آتم شکتی یا برہم شکتی یا کام دھینو کہتے ہیں۔ اسی کام دھینو کی برکت سے ہر جگہ فتح ہوتی ہے۔ کیا آپنے نہیں سُنا۔ کہ Where there is will there is way جہاں سچا پختہ ارادہ یا پُورن دھیان ہے وہاں ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ جہاں نا امیدی کے سامان خوف دلاتے ہیں وہاں امید کے سامان دکھلائی دینے لگ جاتے ہیں جہاں موت ہوتی ہے۔ وہاں زندگی آ جاتی ہے۔ کسی فارسی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے کہ

دِل اگر دانا بوُد در ہر سخن اسرار ہست
چشم گر بینا بود یوسف بہر بازار ہست

دنیا میں اگر کوئی ضرورت ہے تو صرف دِل کو سچائی سے شُدھ پوتر اور دانا بنانے کی ہے۔ دِل کی آنکھ کو سچائی سے روشن کرنے کی ہے۔ جس وقت آپ کا دِل سچا اور دانا بن گیا جس وقت آپکا دھیان پختہ ہو کر سچائی میں گڑ گیا۔ تو پھر آپکا ہر ایک کام عجوبہ اور اسرار ہو جائیگا۔ آپکے کام سے ہر ایک کو حیرانی ہوگی۔ جن مہاتماؤں نے اس سچائی پر عمل کیا۔ اُنھوں نے اپنے کاموں سے دنیا بھر کو حیرت میں ڈال دیا۔ سچے دل والا جو خواہش کرتا ہے۔ اسکو وہی ملتا ہے۔ سچے دِل والے کو استری۔ پُتر۔ دھن دولت ایشوریہ کی خواہش نہیں ستاتی۔ یہ چیزیں تو اسکو خود بخود ملتی ہیں اور ان چیزوں سے بڑھ کر وہ برہما نند کے مزے لیتا ہے۔"

۳ سچے دل اور سچے ارادے والے جو بانی سے کہتے ہیں۔ وہی کر دکھاتے ہیں۔ تواریخ اس سچائی کی شاہد ہے۔ سچے دل والے کے سامنے جھوٹے بھی جھوٹ کو بھول جاتے ہیں۔ سچے دل والے اہنسک کے سامنے سانپ بچھو وغیرہ اپنے سوبھاؤ ڈنگ مارنے کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور اسکے پاؤں پہ خوشی اور پریم کے جذبہ سے مست ہو گئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوئے پھرتے ہیں جسکی یہ دھیان روپی آنکھ سچائی سے منوّر ہوگئی ہے۔ اسکو ہر جگہ اپنا محبوب۔ اپنا پیارا یوسف نظر آتا ہے۔ اسکو سوائے سچائی کے آنند کے اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا ہے۔ وہ پرماتما کو ہر جگہ حاضر وناظر دیکھتا ہے اور آنند میں مست ہوا پھرتا ہے۔ اس دنیا میں اگر کوئی اصلیت ہے تو یہی ہے کہ شوادھیائے سے واقفیت حاصل کرو یعنی سچائی کا دھیان کرنا سیکھو۔ مارتنڈ کے اس پرچہ میں ہمنے دھیان شکتی کے مہتو کو جتلانے کی کوشش کی ہے۔ اب آیندہ پرچہ میں ہم یہ بتلانے کی کوشش کرینگے کہ سچائی کیا ہے۔ جس کا ہر روز دھیان کیا جاوے جس سے دھیان کو کام دھینو بنایا جاوے جس میں دھیان کو یکسو کیا جاوے جس سے توجہ یا نگاہ یا نیت نیک بنائی جاوے اور پھر نیک نیت سے نیک مرادیں یا شبھ کامنائیں یا شبھ سنکلپ حاصل کرکے پرم آنند حاصل کیا جاوے۔

کام دھینو کا مول منتر

کبیر جو من بس کرو ایہی بات ہے تنت۔ کاہے کو پر پنچ مارے کوٹن گیان گرنتھ
کبیر کوڑی کوڑی جوڑ کے کیتے لاکھ کروڑ۔ چلتی بیر نہ کچھ ملیو لئی لنگوٹی توڑ
کبیر پیسے نہ کوڑی پاپ کی جیوں آوے تیوں جائے۔ لاکھوں کا دھن پائے کے کفنی سنگ نہ جائے
دیا غریبی دینتا سمتا سہت قرار۔ ایہہ گہنا ہر بھگت کا کہیں کبیر وچار

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔ دھرم جگیاسو

اپنا دھن آسمان پر جمع کرو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی رتن بے بہا کتاب ہے جسکو دیش ہتیشی بابو گنگا رام صاحب روحانی و جسمانی ڈاکٹر نے تصنیف کیا ہے اسکا مطالعہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی بہتری کے خواہشمند کیلئے اشد ضروری ہے ضخامت ۱۰۰ صفحہ سائز ۲۰×۳۰ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ باایں ہمہ قیمت ۸ محصولڈاک ملنے کا پتہ کنہیا لعل منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آئینہ دیکھنا

آئینہ دیکھنے کا شوق ہے وہ — اس کا ہر شخص مبتلا دیکھا
سامنے آئینے کے بن ٹھن کر — ہم نے احباب کو کھڑا دیکھا
کوئی مونچھوں پہ تاؤ دیتا ہے — کوئی ڈاڑھی سنوارتا دیکھا
کوئی کپڑوں کو صاف کرتا ہے — کوئی منہ دیکھتا ہوا دیکھا
شانہ ہے یا برش ہے یا رومال — ہاتھ خالی نہ ایک کا دیکھا
شوق ہے عام جامہ زیبی کا — جس کو دیکھا ہے خودنما دیکھا
دیکھا سب نے ہے اپنا جسم و لباس — لیک یہ طرفہ ماجرا دیکھا۔
دیکھنے سے کبھی نہیں سیری — روز گو چہرہ بارہا دیکھا
اپنی صورت کے سب ہیں شیدائی — سب کو اپنا فریفتہ دیکھا
صورت ظاہری مگر اے دوست — جس نے دیکھی ہے اس نے کیا دیکھا
دیکھنے والا اس کو کہتے ہیں۔ — جس نے باطن بھی برملا دیکھا
دل کا آئینہ پاس ہے سب کے — صاف ایسا کم آئینہ دیکھا
مجھ سے پوچھو تو وہ نیک نصیب — جس نے یہ آئینہ ذرا دیکھا
صورتِ حال سے خبر پائی — اور اپنا برا بھلا دیکھا،
خلق و اطوار، دین اور ایمان — سب کو جیسے ہیں برملا دیکھا
نقص اپنا جسے نظر آیا — عیب جس نے نہیں چھپا دیکھا
اور پھر اس کے سعی کار رہا — نقص جو جو کہ جابجا دیکھا
اس کی اس طرح سے صفائی کی — کہ نہ آنکھوں نے پھر ذرا دیکھا
یہ ہے آئینہ دیکھنا اے دوست — دیکھا اس طرح تو بجا دیکھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے انکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین مہر صاحب بسنتر جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۰۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ لیجاتی ہے۔ بالکل مفت بیجاویگی اور جو صاحب خریداری منظور کرنے کے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو انکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے لکشمی بھنڈار کے موجودہ پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام ۲/ کا وی پی ہوگا اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ۳/ کا وی پی ہوگا۔ یاد رہے کہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کے واسطے نہیں۔ کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں ×

حل طلب معمہ۔ اس دنیا میں نہایت ہی طاقتور ایسی دو رساین ہیں جو آپسمیں نہایت ہی مشابہ ہیں۔ ایک تو ہمارے اپنے اندر ہے۔ جو نہایت ہی چنچل اور طاقتور ہے جسکا بس کرنا نہایت ہی مشکل ہے لیکن جو کوئی ہیر پرش اس کی طاقت کو سمجھ کر اسکو اپنے قابو میں کر لیوے۔ تو وہ ایسا بااخلاق اور طاقتور بنجاتا ہے کہ وہ مُردہ لوں کو آناً فاناً میں زندہ کر دیتا ہے دوسرا رساین اس باہر کے جگت میں ہے جو سفید رنگ کا ہے اور سردی گرمی ماپنے وغیرہ بہت سے کاموں میں استعمال ہوتا ہے نہایت چنچل اور طاقتور ہے اور جو ہاتھ سے پکڑنے سے قابو میں نہیں آتا لیکن جو دانا شخص اسکی میل اور چنچلتا کو سنسکاروں سے دور کر کے اسکو اپنے بس میں کر لیتا ہے وہ مالا مال ہو جاتا ہے اور اسکی طاقت سے وہ جگت بھر کی بیماریوں کو دور کر کے تندرستی اور طاقت پھیلا سکتا ہے بتائیے ایسی زود کھ بھنجی رساین کون سی ہیں۔

مئی کے معمہ کا حل **وید** ہے۔ مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا ہے

(۱) [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداران کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں جو خود مستقل خریدار بن کر دوسروں کو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہایتا کیا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ہم کو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی امید ہے کہ اگر وہ اس کی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔

(آپکا سچا سیوک کنہیالال مینجر)

خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ جون میں ختم ہوتا ہے اور خریداری جولائی سے شروع ہوتی ہے اُن کے نام جولائی کا پرچہ عہ ار کا وی پی کرکے بھیجدیا جاویگا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے۔ جس سے ہم کو بھی نقصان نہو اور اُنکا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ اب پرانے خریداروں کو نکلام مہر دوبارہ نہیں دی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی اور انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے خریداروں کو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے۔ جن کو مارتنڈ سے سچا پریم ہے۔ جن کو شریرک۔ آتمک سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھانی ہے اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ عہ ار خرچ کردینا تشہیل نہیں سمجھتے وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہایتا دینگے اور اوروں کو بھی شامل کرکے نیکی کماوینگے۔

(مینجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کارخانہ رہبر زندگی لاہو اندرون لوہاری دروازہ

کی تیار کردہ ادویات جو ہر مرض کے واسطے نسخ طبیہ اور تیر بہدف ثابت ہو چکی ہوئی ہیں۔ صرف معہ انہری ۱۸ آنہ خرچ ڈاک وغیرہ بھیجنے پر نمونہ ہر ایک مرض کا ۳ یوم کے لئے مفت روانہ کیا جاتا ہے۔ ایک ہفتہ کی دوائی اصلی قیمت سے نصف لیجاویگی اور آپ ایکدفعہ آزما کر دیکھ لیں۔ پارسل بیرنگ بھیجنے کا کوئی قانون نہیں ہے۔ مینجر کارخانہ رہبر زندگی

اُجرت اشتہارات

کیواسطے اُجرت اشتہارات فی صفحہ ماہواری یا فی دفعہ کے واسطے ـ ـ ـ ـ ـ عـ

اُجرت فی صفحہ سہ ماہی اشتہار معہ ـ اُجرت اشتہار سالانہ فی صفحہ مہ عـہ

اُجرت اشتہار فی صفحہ ششماہی ہ عـ ـ (مینجر مارتنڈ لاہور)

استری جیون وٹی

حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے استری جیون وٹی تیر بہدف مجرب دوائی ہے اسکے استعمال سے حیض کا رک رک کر دو سے آنا اور بیقاعدہ آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۸ گولیوں کی جو تین ماہ کے لئے کافی ہیں صرف عہ ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ مینجر آنند بھنڈار لاہور

سودیشی گرم پارچات

شل لوئی پٹو۔ پٹو چارخانہ۔ زنانہ گرم دوپٹہ اور خالص کیسر و ممیائی کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

کشمیری

چارخانہ پٹو کا سلا سلایا سوٹ مطابق ماپ مکمل معہ بٹن صرف سـ روپیہ میں ملتا ہے۔ نہایت سستا سودا کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اول جسمیں گیان بیراگ اور عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچرا ور جذبات دلی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی نصائح وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۲ صفحے قیمت غیر مجلد ۸؎ مجلد سنہری ۱۲؎

کلام مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے کاغذ ریشمی قیمت ۸؎ سنہری مجلد ولایتی ونیز چکنے کاغذ پر جس میں مصنف و بابو شیو برت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ

نغمہ رحمانی شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸؎

گلدستہ نظم جلد اول چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلبا کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جن کے نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۱۳۸ صفحے قیمت ۶؎

گلدستہ نظم جلد دوم بصفات بالا۔ ارباب مذاق وطلبائے مڈل وہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں صفحے ۱۱۰ قیمت ۶؎

چہل درویش گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں دس گیارہ سادھو میں ذکر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیو برت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ... صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔

المشتہر برج نراین ایم اے روشن پورہ دہلی

تو صاحب ولپا ر **قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے**۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں۔ روتا ہوا تو اسکو پڑھ کر کھل کھلا اٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مردہ دلوں کو لوٹن بنا دیتی ہے اور راتمی صورت والوں کو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے اسمیں تقریباً ۲۰ نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اسکو نہ پڑھینگے پچھتائینگے۔ من چلے کا سودا ہے لیا نہ لو قیمت ۱۲؎ مع محصولڈاک

المشتہر کے۔ پی ورما اسسٹنٹ مینجر تارا ایجنسی دہلی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

رامائن بالمیکی اردو ۱۰۳۴۴ صفحوں پر مجلد قیمت ۶/
ٹاڈ راجستان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۶۸ صفحوں پر ۶/
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۶ صفحوں پر مجلد ۶/

اگر آپ کو پرانے بزرگوں کی عظمت پرانے بزرگوں کی شان و شوکت پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے

پرانے لوگوں کے گن کرم سبھاؤ غرضیکہ پرانے بزرگوں کی اصلیت کو جاننے اور ان کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے ۔ اور بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا چاہتے ہیں تو ان تینوں کتب کو ضرور ہی منگوا کر ملاحظہ فرمایئے ۔ اور پھر دیکھیے کہ کیسا مزہ آتا ہے ۔

قانون کرم قیمت ۸/ پنجاب ہندو سبھا کی رائے میں ہندو تہذیب حصہ اول اور قانون ہندو تہذیب حصہ اول ۱۲/ کرم مصنفہ پنڈت لبھنداس بی اے گورنمنٹ سکول فیروزپور نہایت ہی مفید کتابیں ہیں ۔ اور یہ کمیٹی انکی خاطر ہندو جاتی کے سامنے خاص سفارش کرتی ہے لائق اور فایق مصنف نے انکی تیاری میں اعلےٰ درجہ کی لیاقت اور خاص تحقیقات کا اظہار کیا ہے اور اس وجہ سے وہ تمام اہل ہنود کیطرف خاص طور پر حوصلہ افزائی کا مستحق ہے ۔

سمرت شبد یوگ کلپدرم ۔ مہاتما شیوبرت لال ورمن ایم اے کی تازہ تصنیف ہے ضخامت ۵۰۸ صفحے قیمت ۲/ علاوہ محصول ۔ اسمیں بتایا گیا ہے کہ گورو نانک صاحب نے کیا تعلیم دی ہے ۔ کبیر صاحب نے کیا بتایا ہے ۔ رادھا سوامی صاحب کا کیا مت ہے ۔ لوگ ناحق غلط فہمی پھیلا رہے ہیں ۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے بڑی محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے ۔ عامل و شاغل ضرور منگا دیں ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویدانت کلپدرم ایڈیٹر صاحب سادھو کی ویدانت کے مضمون پر آخری دلچسپ کتاب ضخامت ۱۸۰ صفحہ قیمت ۱۲؍ فی جلد۔ جنہوں نے ایکدفعہ بھی اپنشدوں کو پڑھا ہے وہ اسکو ضرور پڑھیں قند مکرر کا مزا آئیگا۔

جیسا خیال ویسا مال۔ یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو حکیم درگا پرشاد صاحب دہلوی نے کیا ہے یہ کتاب اسرار غیب سکھ و شانتی عروج اور تندرستی خوشحالی فارغ البالی رحم و انصاف عقل و سرور اور آنند کامیابی اور کامرانی غرض ہر قسم کی شادمانی کے خزانے کی کنجی ہے جسکے ہاتھ آنیسے ہر طرح کے رنج و الم دور اور ہر ایک ذلت اور بدبختی کافور ہو جاتی ہے۔ انگریزی کتاب کی قیمت تو ۵؍ ہے لیکن اس اردو ترجمہ کی قیمت صرف ۱۰؍ رعایتی ہے

کامل سنیاسی۔ اس کتاب کے ایک دفعہ کے مطالعہ سے انسان حکیموں اور ڈاکٹروں اور دوا فروشوں کی منت خوشامد سے بچ جاتا ہے۔ قیمت مجلد ۲؍ روپیہ علاوہ محصول

برہم یگیہ قیمت ۶؍ اگر آپ سندھیا کی خوبیوں سے ناواقف ہیں اگر آپکو سندھیا کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ اگر سندھیا پر آپ کا پورن وشواس نہیں ہے اگر آپ سندھیا کو تمام برائیوں سے بچنے کا اور تمام پاپوں سے چھوٹنے کا ذریعہ نہیں مانتے تو اس کتاب کو ضرور پڑھیئے۔ آپکی خاطر جمع ہوگی۔

معیار صداقت۔ یہ کتاب واقعی سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کی کسوٹی ہے۔ سچائی کا سچا معیار ہے۔ اگر واقعی آپ نے اس دنیا کی اصلیت کو سمجھنا ہے تو اس کو ضرور بالضرور منگا کر مطالعہ فرمائیے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

نوٹ۔ علاوہ ان کتب کے اگر اور کوئی دھارمک کتاب آپکو منگانیکی خواہش ہے تو فوراً لکھ دیجیئے۔ رعایت سے خرید کر بھیجدی جائیگی۔ دغا فریب ہرگز نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ گنھیا لال مینجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بابو شیو برت لال صاحب ورمن ایم اے کی نایاب کتابیں

سرت شبد یوگ کلپدرم سرت شبد یوگ کی کنجی عامل و شاغل ضرور اسکا مطالعہ کریں قیمت ۶ر

بویک کلپدرم۔ علم تجربہ و عقل و تمیز کی بڑھانیوالی ہر شخص کی لائبریری میں ہونی چاہیئے ۱۰ر

۳۔ وچار کلپدرم۔ (ویدانت و ادویت واد) وچار ساگر کے ڈھنگ پر ۲ حصہ مارتنڈ کے خریداروں سے ۸ر

۴۔ چرتر کلپدرم۔ رشی منی۔ راجہ۔ مہاراجہ سورہیر جودہاؤں کے حالات قیمت ۱۰ر

۵۔ برہم وچار کلپدرم۔ اپنشدوں کا عطر۔ ویدانت کا انمول رتن ۱۲ر

۶۔ کتھا کلپدرم۔ بھگتوں کے دلچسپ حالات پڑھئے اور رو نہ دیجئے تو ہمارا ذمہ ۶ر

۷۔ آتم وچار کلپدرم۔ آتما کا برتن۔ آتما کی صراحت و وضاحت۔ ۶ر

۸۔ جین برتانت۔ دل ہی تو ہے } ایک جلدوں میں ۸ر

۹۔ رشی برتانت کلپدرم۔ شیو کی کتھائیں روحانی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی دلچسپ ہے ۶ر

۱۰۔ گیتا منظوم۔ (نغمہ رحمانی) مکمل و مترجمہ حضرت مہر ۸ر

۱۱۔ وشنو پوران۔ جلد اول۔ پرانوں میں سب سے بہتر ۱۲ر (۱۲) کلگی پوران مکمل ۱۰ر

۱۳۔ الحیات بعد الممات۔ موت کے بعد کے حالات ضرور پڑھئے ۱۰ر

۱۴۔ عجیب و غریب قصے (سبق آموز دلچسپ قصے) جنکو قصوں کا شوق ہو ضرور دیکھیں ۱۰ر

۱۵۔ کلام اختر۔ (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر منیجر ساد ہو) دلچسپ نظموں کا مجموعہ ۴ر

۱۶۔ دیوار قہقہہ حصہ اول (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر) ہنسی دل لگی کے نایاب چٹکلے ۳ر

۱۷۔ " " دوم " " مزے مزے کی باتیں مزے مزے کی کہانیاں

۱۸۔ عملی ویدانت۔ (سوامی وویکانند جی کے لکچر) مترجمہ منشی سورج نراین جی۔ ۱۰ر

۱۹۔ برہم گیان پر لکچر۔ ویدانت کے مضمون پر برگاشی باوا نگینہ سنگہ آتم درشی کی لاثانی کتاب ۸ر

ویدانت کلپدرم۔ ویدانت کے مضمون پر مہاتما شیو برت لال جی ایم اے کی آخری کتاب ۱۸۶ صفحہ ۱۲ر

ہیمبرسٹ۔ ایک لاثانی کتاب۔ اس قصہ کو شروع کیجئے جب تک ختم نہ کر لینگے چھوڑنے کو دل نہ چاہیگا۔ ضرور مطالعہ کیجئے۔ ضخامت ۴۶ صفحہ قیمت ۲ر

۲۱۔ معیار المکاشفہ۔ باوا نگینہ سنگہ آتم درشی کی تصنیف نایاب کتاب ضخامت ۱۵ صفحہ قیمت ۱۰ر

المشتہر

گنیشا لال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خریداران مارتنڈ کو مژدہ

۱- دانتوں کا مفید منجن | اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے نہ کا رنگ اچھا ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اسکے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فایدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اٹھنا۔ دانتوں سے بدبو دار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا ہے۔ الغرض بڑے فایدہ کا منجن ہے قیمت ۱۰/۔

۲- پیٹ کے درد کا پُر تاثیر چورن | اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جائیے صبح صاف پاخانہ آجاویگا۔ اور طبیعت صاف ہو جاویگی۔ پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہو جاویگی کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اسمیں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا فی ڈبیہ ۱۰/ نمونہ ۲/۔

۳- داد کی لاثانی گولی | یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کیگئی ہے۔ اسمیں ۱۲ دوائیں ڈالکر تیار کیگئی ہے۔ ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کیطرح اُڑ جاویگا صفت یہ ہے کہ اسکے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے۔ آزمایش شرط ہے قیمت ۶ گولی ۱۲/ جو صاحب آزمایش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگالیں۔

۴- سورج مکھی ہیر آئیل | اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے لگا لیجئے۔ دن رات خوشبو سے تر رہیگی۔ بال ملائم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا۔ شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے۔ ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگائیے۔ پھر یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کے لئے مجبور کریگا۔ قیمت فی شیشی ۱۵/۔

۵- پیچش کا لاثانی سفوف" اس سفوف کی چار خوراک کھانے سے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہو دور ہو جاویگی دہی کے ساتھ اگر استعمال کیجاوے تو خونی پیچش بھی دفعہ ہو جاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ قیمت چار خوراک ۸/ ایک خوراک ۳/۔

بال اُڑانے کا بے ضرر پوڈر | اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہوگا دیجئے۔ پانچ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑ جاوینگے۔ نہ کسی قسم کی جلن ہوگی نہ خارش جلد صاف اور شفاف ہو کر ... کی مانند نکل آویگی۔ ایک دفعہ ضرور منگا کر آزمایش کیجئے فی ڈبی ۸/۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۷۔ خوشبودار سپاری" اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے ۔ مگر آپ اس کو کھا کر دیکھئے ۔ کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے رکھانا کھانے کے بعد ذرا سا کھا لیجئے طبیعت خوش ہو جاوے گی ۔ پان کھانیکی ضرورت نہ رہیگی ۔ پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں ۔ اسکے کھانیسے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا ۔ ایکدفعہ منگا دیکھئے پھر آپ دوسروں کو منگانے کی ترغیب دینگے قیمت فی ڈبہ ۸/ چھوٹی ڈبیا ۳/ ۔

۸۔ سکھدایک" اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھول کر کلی کر ڈالئے منہ کے تمام امراض جاتے رہینگے ۔ چھالے پڑ گئے ہوں ۔ چھوٹا زخم ہو گیا ہو ۔ ذرا سا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی ۔ قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کے لئے کافی ہے ۔ ۳/

شاید بعد میں ایسا موقع نہ ہاتھ آوے

آب حیات" ۱۲۔ مفید دواؤں کا مجموعہ ۔ یہ ضروری نہیں کہ جس کو کوئی شکایت ہو وہ ہی اس کو منگاوے ۔ بلکہ اس کا ہر ایک گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے ۔ درد سر ۔ پیٹ کا درد ۔ خارش داڑھ کا درد ۔ کان ۔ بدہضمی ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ پھوڑا ۔ پھنسی ۔ زکام ۔ چکرانا ۔ متلی ہونا بدن میں درد ہونا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ غرضیکہ کہاں تک طول دیا جاوے اس کے استعمال سے دم کے دم فایدہ نظر آتا ہے ۔ قیمت بھی صرف پرچار کے خیال سے آخیر جون تک ۸/ معہ محصول رکھی گئی ہے ۔ ایک ماہ بعد پھر یہ اس قیمت پر ہرگز نہ ملے گی۔

المشتہر —————— ساتھی

سکرٹری دیال اوشدھالیہ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آخری اور سب سے آخری رعایت فوراً منگوالو فوراً

[illegible]

غیر ممالک کیلئے یہ رعایت آخر جولائی تک ہے

تحفہ

ماہوار

جسنے تحفہ کو دیکھا دل وجان سے گرویدہ ہو گیا یہ کیونکہ اسلئے کہ تحفہ ہر مذاق کے اشخاص کے حسب پسند ہے نظم چاہنے والونکے نظم اور نثر چاہنے والونکے لئے چلبلی نثر موجود ہے مندرجہ ذیل کتب تحفہ میں نکل رہی ہیں۔

۱۔ ناول کملا دیوی اپنی قسم کا نرالا اور بالکل نیا سبق آموز
۲۔ مثنوی معرفت بالکل نئی اور چلبلی داستان بالتصویر (۳) تیسوین پچیس (۴) لطیفے (۵) معمے (۶) چیستان (۷) بہار رنگا تحفہ غزلیات نظم ٹھمریاں ترانے وغیرہ (۸) سراج حکمت طبی و علمی مضامین ۹۔ مجربات کل یعنی بخط نسخے (۱۰) صنعت و حرفت روپیہ کمانیکے گر (۱۱) کشتہ جات وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ عہ محصولڈاک علاوہ لیکن ماہ جون میں صرف عہ سالانہ میں ملیگا بعد ماہ جون عہ سے کم میں ہرگز نہ ملیگا۔ اور سے تحفہ کا نمونہ ۲ سکے ٹکٹ آنے پر یا ۴ کے وی پی پر

مفت

تحفہ کو گھر گھر پہنچانیکے لئے ہم اپنی جیبی رامائن جو چوپائی کے دلکش پیرایہ میں ہے اور موقع موقعہ دلچسپ غزلیات راگ و راگنی نے اسکی خوبی کو اور بھی بڑھا دیا ہے کل بالمیکی رامائن کا عطر کھینچا ہے۔ ماہ حال میں ہونیوالے جملہ خریداران کو مفت نذر ہوگی۔ جسکی بابت بیوڑھی اشیشنکہ رئیس چوکانواں لکھتے ہیں اگر عہ روپیہ قیمت ہوتی وہ بھی کم تھی۔ اسیطرح بابو لچھو رام اکونٹنٹ تحفہ تو بانکا رام حامسن کالج رڑکی وغیرہ بہت سے صاحبان لکھتے ہیں۔ یہ تحفہ جیبی رامائن مفت قابل قدر ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ رسیلی ڈی گل مصنف تحفہ نرائن گڑھ ضلع انبالہ پنجاب

زمانہ کا حوالہ ضرور دیں ورنہ رعایت نہ ملیگی اپنا پتہ صاف لکھیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ! مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار!!

پنجم ہزار ایڈیشن

انگلش ٹیچر

قیمت عہ

بلا مدد اُستاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب اکیلی کتاب میں اتنے مضامین کا مجموعہ

گرامر حروف کا ملانا تلفظ لفظوں کی گردان جمع۔ تذکیر و تانیث۔ ماضی صفت وغیرہ کے فرق۔

ترجمہ کے قواعد اور مثالیں سہل تر اُردو سے انگریزی اور انگریزی سے اُردو میں۔ قابل دید۔

محاورے پانچسو الفاظ محاورے کے جو خاص موقعہ کیواسطے مخصوص ہیں محاوروں کے استعمال کا طریقہ فقرے ضرب المثل وغیرہ جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت نادر۔

بول چال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمہ کے اور ہر موقعہ کے گفتگو بازار کچہری سفر مدرسہ بیماری کھانا وغیرہ چھوٹے جملے بات چیت میں کارآمد۔

ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف ہم معنی۔ قومیں۔ مذہب۔ سواری ہتھیار بیماری۔ اوزار۔ علوم۔ پیشے۔ جسم۔ مکان زیور۔ درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ

خط و کتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب القاب۔ تار بھیجنا۔ اسکول و ملازمت تجارت وغیرہ۔ عرضی کے نمونے ہر قسم۔

انگلش ٹیچر میں ہر ایک لفظ کے معنی و تلفظ اُردو زبان میں دئیے ہیں اور آسان طریقہ سے سمجھائے ہیں۔ اسمیں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور صدہا ایسے الفاظ جو استادوں کو بھی معلوم نہوں جتنے زیادہ اور عجیب محاورے اس کتاب میں ہیں اتنے دس بیس کتابوں میں بھی مشکل ہی ملینگے۔ باوجود خوبی قیمت مجلد صرف ایک روپیہ تین آنہ (عہ) معہ محصولڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر قیصر ایجنسی سہارنپور

خلاصہ چند خطوط کا

جناب الہداد خان صاحب [illegible]

[illegible]

انگلش ٹیچر [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تندرستی کا راز

ہمیشہ تندرست و توانا رہنے کا یہ راز ہے کہ اپنے قوت ہاضمہ کو ہمیشہ برقرار رکھو ہاضمہ کا بگاڑ ہی بیماری کا آغاز اور موت کی پہلی نشانی ہے ہاضمہ کے بگاڑ کا مول کارن قبض ہے۔ پاخانہ کا ٹھیک قاعدہ کم ہو جائے اور اپنے اصلی رنگ روپ اور وقت میں نہ آنا قبض کہلاتا ہے اسلئے دانا آدمی کا یہ سرلشت کلام ہے کہ اپنی تندرستی و بل اور زندگی کی قائمی کے واسطے قبض سے بچنے کا ہمیشہ خیال رکھئے۔ اس مبارک خیال کو مدنظر رکھ کر ہم نے قبض کشا گولیوں کا پرچار شروع کیا ہے یہ گولیاں ایسی خوبصورت ہیں جنکو کھانے دیکھنے سے ہی آدھی قبض تو پہلے دور ہو جاتی ہے۔ اور بچے سے بوڑھے تک سب آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں اسواسطے اسپر کھانڈ بھی چڑھی ہوئی ہے معمولی قبض فقط ایک ہی گولی سے بغیر کسی قسم کی تکلیف کے دور ہو جاتی ہے تجربہ ہماری سچائی کی اعلیٰ کسوٹی ہے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگوا کر پرکھو لو پرکھا لو دیکھو لو دکھا لو قیمت فی بکس جسمیں ۵۰ گولیاں ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ان گولیوں کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے جس وقت جسم میں کوئی تکلیف معلوم ہو قبض کی شکایات معلوم ہونے لگے۔ فوراً اسی دن رات کو سوتے وقت ایک گولی گرم دودھ کے ساتھ نگل جائے۔ اگر زیادہ قبض ہو تو دو گولی نگل جائے۔ صبح کو پاخانہ با فراغت کھل کر آجاویگا۔ بھوک پیاس اصلی معلوم ہوگی۔ اور اسی طرح سے ہمیشہ ڈاکٹروں اور ویدوں کی فیس اور غلامی اور آیندہ آنیوالے کھانسی بخار وغیرہ مہان روگوں سے بچ جاؤ گے فرمایئے کیا یہ سچی نیک صلاح ہے یا کوئی دھوکا بازی ہے ❖

ملنے کا پتہ

منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گنجینہ طبیب ۸ نسخہ

علم طب کی نادر کتاب جو ساتویں مرتبہ چھپی ہے ۳۳ باب ہر امراض کا مکمل علاج مجلد عہ

مجربات دار الشفا عہ

جسمیں تقریباً اُن تمام امراض کے آزمودہ نیز بہدف نسخہ جات جن کی عام بنی نوع انسان کو ضرورت پڑتی ہے

جریان کی مکمل حقیقت ۸

و علاج جسمیں ہر قسم کے مرض جریان کی مکمل حقیقت پیدا ہونیکے اسباب اور نیز بہدف علاج

کھرکا شاہی ۱۲

انمول رتن ۱۲

انگلش گرامر معہ ترجمہ اردو ۲۰

اصلی کوکھ شاستر با تصویر

مصنفہ کوکہ پنڈت وزیر اعظم شنبھو سنگھ مہاراجہ کشمیر

اسمیں کوکہ پنڈت جی کی مکمل تالیف موجود ہے دیگر یہ کتاب اُنکے اپنے قلمی نسخہ کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے اگر کوک کے شائقین اسی اصلی کتاب کا ترجمہ ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں تو جلد درخواست کریں اگر آپ عورتوں کی قسمیں ۔ انکی شناخت حیض و حمل کے امراض کی پوری تفسیر اور نیز بہدف علاج ۔ جماع کے طریقے آسنوں کا بیان جسین بے عیب اولاد پیدا کرنا ۔ عورتوں کو تمام عمر خوبصورت تندرست بنائے رکھنا ۔ چاند کی تاریخوں سے فرقہ اناث کے بیرج کا تعلق معلوم کرنا سو سال زندگی کا حظ اُٹھانا وغیرہ وغیرہ عورتوں کے اور بہت سے پوشیدہ راز اس کتاب میں درج ہیں جو یہاں لکھنے مناسب نہیں اسمیں آپکے مطلب کی پوری ۶۴ تصویریں بنی ہوئی ہیں ایڈیشن ۲ بہت خوبصورت چھپا ہے قیمت مجلد معہ محصول صرف عہ بعوض ندر دو کتب مفت (۱) چھوٹا خاوند بڑی بیوی (۲) کام کی جنتری خریدار کتاب

جنرل منیجر چندر گپت وناک ادویات دہلی ریلوے

طبیب خلوت مجلد عہ

نوکیشور

بارہ وفانی معلم عہ

مجربات گپتا مجلد ۱۲

علم طب کی نادر کتاب جو صرف دو سال میں نو ہزار بک چکی ہے

فیض کرشنا لطیفے ۲ انمول رتن ۲

پتہ جنرل منیجر چندر گپت وناک ادویات لطیفہ اینڈ فارماسیوٹ

گدھے کے سینگ

کیوں نہیں عورتیں ہر دو دن زیادہ خواہش رکھتی ہیں ۔ غرضیکہ ۵ سو سوالا جواب ۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

بارتنڈ

آئینہ جہاں نما سچائی ... کا

مکمّل قانون وگیان شکتی

جلد ۹ | بابت ماہ جولائی ۱۹۱۲ء | نمبر ۱

ایڈیٹر دہرم جگیاسو

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
سچائی کا سورج	۲	ویدوں کا سار گیان	۴۸
سنتیہ دہرم کا منگلا چرن	۳	مکمل انسان بنانیکا مکمل قانون	۵۵
سچائی کے قانون کی اعلےٰ عظمت	۵	خلاصہ وگیان شکتی	۵۷
آئینہ جہاں نما سچائی کا مکمل قانون	۷	رسید و ریویو کتب	۶
ابھیاس	۱۶	نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ	۵۹
یوگ	۲۶	شکریہ داپسی	۶۰
ویراگ	۳۴	اشتہارات	۶۱
ستیہ شاستروں کا سچا آدرش	۴۶		

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سیوک تعلیم پریس لاہور کے پرنٹر شام داس نے گمنام پبلشر کے لئے چھاپا

سچائی کا سورج

راستی موجبِ رضائے خداست　　　کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

سچ سے بڑھکر کوئی دھرم ایمان نہیں ہے۔ سچ سے بڑھکر کوئی سُکھ نہیں ہے۔ سچ سے بڑھکر کوئی سچا دوست نہیں ہے۔ سچ جیسا کوئی ہتکاری اور پراُپکاری نہیں ہے۔ جہاں کہیں سچائی کی مانگ ہے سچائی کا سورج غروب ہو جانے اور اصلیت کی ناواقفیت سے ہیضہ طاعون قحط بے روزگاری لاچاری و ناداری یتیم بچوں و بیواؤں کی گریہ زاری آپس میں کشش اور بھائی بھائی کا آپس میں سچا پریم نہ ہونا۔ بے وقت بے موقع جنم مرن اور بے وقت بے موسم سردی گرمی اور برسات ہے ہر ایک چیز کا مزہ اور بے سواد ہونا اور اپنی اصلیت پر قائم نہ رہنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں دکھ پیدا ہو گئے ہیں اور اندھکار چھا گیا ہے اور ازحد ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ جلدی سچائی کے سورج کا پرکاش ہو اور یہ گھور اندھیرا دور ہو کر شانتی اور آنند حاصل ہو اسی اُتم وچار کو مدِ نظر رکھکر ہم نے گذشتہ کے ماہ رتنوں میں سوادھیا یعنی سچائی کے دھیان کو ہی سچائی کا سورج قرار دیا تھا اور دھیان شکتی کی عظمت بتلائی تھی۔ اب آئینہ جہاں نما سچائی کے مکمل قانون و گیان شکتی پر چھاپتے نکلتے ہیں اور آشا کرتے ہیں کہ سچائی کے پریمی سجن شروع سے اخیر تک سلسلہ وار غور سے پڑھکر خود لابھ اٹھاوینگے اور دوسروں کو بھی اس سے فیض پہنچاتے ہوئے اسے چشمہ فیضِ عام بنا کر مشکور کرینگے اور ہمارا اس ستیہ پرچار میں جو ہی ان سدا جاری رہتا اگر کہیں ہم کوئی کسی غلطی دیکھیں گے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر ازحد ممنون بناوینگے۔ تاکہ دوبارہ چھاپنے میں ہم اس کو زیادہ مفید بنا سکیں۔

سچائی کو رکھو ہمیشہ عزیز　　　کہ سچ کے برابر نہیں کوئی چیز

(دیوک ... دھرم جگیاسو)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ओ३म्

دین و دنیا کی بھلائی گر تمہیں درکار ہے
علم حاصل کرو پھر یہ تمہارا یار ہے

مارتنڈ

ستیہ دھرم کا منگلا چرن

چھوڑو نہ ستیہ دھرم کو تم چاہے جان تن سے نکلے
سچا سخن ہو لیکن شیریں دہن سے نکلے

جل اگنی وایو پرتھوی کل دھرم کے سہارے
سورج و چاند تارے سارے فلک سے نکلے

اگنی کا دھرم داہک جب تک ہے اس میں قائم
نہیں شیر کی یہ طاقت ہو پاس اس کے نکلے

پھر اگنی کا دھرم جب اس میں نہیں ہے رہتا
چیونٹی بھی اس کے اوپر بے خوف ہو کے نکلے

سُت مات پت بندھو نہیں ساتھ کوئی جاتا
استری بھی روتی در تک باہر قدم نہ نکلے

مرنے کے بعد بھی ہے اک دھرم ساتھ جاتا
پس دھیان دل سے ہرگز اس کا کبھی نہ نکلے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برہما سے جیمنی تک جتنے ہوئے ہیں فاضل
اپدیش دھرم ہی کے ان کے دہن سے نکلے
دشرتھ کے رام لکشمن اک دھرم ہی کی خاطر
پرتھوی کا راج تج کر جنگل کو گھر سے نکلے
گوبند سنگھ کے بچے دیوار میں چنے جب
الفاظ آخری یہ "چھوڑوں نہ دھرم" نکلے
اسلام کے مقابل سر دھرم پہ کٹایا
صد آفرین حقیقت۔ ورلا ہی تجھ سے نکلے
زندہ مثال ہے۔ پنڈت لیکھرام صاحب
چھرا شکم کو اپنے کھتے دھرم بہیر نکلے
دیانند جی نے دیکھا ہے دھرم شل مردہ
دے جان اس کو اپنی کھتے دھرم بہیر نکلے
جس نے زمین اور زرہت مارے حقیقی بھائی
رونا رتا وقت رحلت چشموں سے اشک نکلے
جس نے تھا کل زمین پر گاڑا نشان شاہی
دونوں کھتے ہاتھ خالی ارتھی پہ جب وہ نکلے
جتنے ہیں جڑ و چیتن پابند دھرم کے ہیں
انسان کہلانے والے منکر وہ دھرم سے نکلے
داؤ ہا شرن دھرم کی نہما نہیں کیا سناؤں
عقل سلیم کا تو قاصر ہی اس سے نکلے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سچائی کے قانون کی اعلےٰ عظمت

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन
पन्था विततो देवयानः ॥

Truth is the source of all virtue, of all good, of all happiness. It is the foundation of all the worlds

ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ کو شکست۔ سچائی ہی تمام خوبیوں تمام نیکیوں اور تمام سُکھوں کا بنیع ہے۔ سنسار بھر کے تمام سُکھ سچّے موتی ہیں۔ اور یہ سچائی کے دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں۔ اس سچّے دھاگے کو حاصل کر لو۔ تمام سُکھ خود بخود آ جائینگے۔ اسی طرح سے سنسار بھر کے تمام دُکھ جھوٹ کے دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں۔ اس جھوٹے دھاگے کو توڑ دو۔ تمام دُکھ بکھر کر ناش ہو جائینگے۔ اسی سچائی ہی نے لوک لوکانتر تمام برہمانڈ کو قائم کر رکھا ہے۔ سچائی ہی سب کا سہارا ہے۔ سچی چیز کو دیکھکر سب کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ سچائی خوبصورتی ہے۔ تمام جہان خوبصورتی کا عاشق ہے۔ ہر ایک کو خوبصورتی سے خاص پریم ہے۔ سچائی تندرستی ہے۔ بل ہے۔ اصلی دھن ہے۔ سچّے آدمی کے پاس ہی یہ بیش قیمت چیزیں خود بخود دوڑ کر آتی ہیں۔ سچّے آدمی پر ہی سب کوئی اعتبار کرتا ہے۔ سچّے آدمی کو ہی سب کوئی اپنے پاس بیٹھنے دیتا ہے۔ تمام کاموں میں تمام دفتروں میں سب سے پہلے **Good conduct** ہی کو پوچھتے ہیں۔ سچّے اور کام دیتے ہیں

اس دنیا میں سب کوئی عزت مان اور بڑائی کا بھوکا ہے۔ اور یہ سچے آدمی کو ہی ہر جگہ بہ آسانی خود بخود ملتے ہیں۔ جھوٹے اور مکار کی کوئی عزت نہیں کرتا ہے۔ اور کوئی اس کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا۔ سچائی ہی ایک کارآمد چیز ہے۔ جسکی ہر جگہ مانگ ہے۔ سچے آدمی کی سب کوئی مدد کرتا ہے۔ سچے آدمی کے پاس بیٹھنے کو وچاروبن پرش اچھا سمجھتے ہیں۔ ایک سچائی اور ہزاروں سچائیوں کو اپنے پاس کھینچ لاتی ہے۔ ایک سچ بولنے والا ہزاروں پاپوں کو چھوڑنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک جھوٹ ایک پاپ ہے اور ہزاروں جھوٹ بنانے اور پاپ کرنے پڑتے ہیں۔ سچے آدمی میں اتنی مضبوطی ہوتی ہے۔ کہ سورج چاند ستارے اپنے دھرم سے چاہے گر جاویں۔ مگر سچا آدمی اپنے قول اپنے کرتبیہ سے نہیں گرتا۔ چاہے جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ ہمارے اس قول کی تواریخ شاہد ہے۔ سچا آدمی جو چاہتا ہے۔ کر دکھاتا ہے۔ سچے آدمی کا من بانی اور کرم ایک ہوتا ہے۔ جو وہ اندر ہے۔ سو باہر ہے جھوٹے آدمیوں کی طرح کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور نہیں رکھتا ہے۔ سچ سچ ہے۔ جھوٹ جھوٹ ہے۔ سچے سونے کو جتنا آگ میں ڈال کر پرکھو۔ اتنا ہی چمک دمک زیادہ دیگا۔ جھوٹے کے کوئی پیر نہیں ہوتے۔ جھوٹے کی کوئی بنیاد نہیں۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔ جھوٹ نے آخر نشٹ ہونا ہے سچائی نے ہی آخر فتح پانی ہے۔ سو دن چور کے ایک دن سادھ کا۔ چور ہزار چوری کرے۔ آخر ایک دن اس نے پکڑا ہی جانا ہے۔ سچے آدمی کو ہزار دکھوں کی آگ میں تڑپنا پڑے۔ آخر اس کو سکھ ہی نصیب ہوتا ہے۔ جس آدمی نے جھوٹ روپی کچی بنیاد پر اپنے مکان کو کھڑا کیا ہے۔ وقت آویگا۔ کہ وہ مکان اس کی جان لے لیویگا۔ جس آدمی کی شروع زندگی کی بنیاد بنیر بیچہ کے رکھی گئی ہے۔ اس نے ضرور جلدی سفید ... بنا ہے ... جلدی کے منہ میں جانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ جس آدمی نے پہلے ہی سوچ سمجھ کر اپنے مکان کو سچائی کی بنیاد پر کھڑا
کر دیا ہے۔ پھر اس کو کیا خطرہ ہے۔ چاہے ہزار بارشیں ہوں۔ اولے پڑیں آندھیاں
آویں۔ بھونچال آویں۔ اس کو کچھ پرواہ نہیں۔ آنسرا کہ حساب پاک است از
محاسبہ چہ باک۔ ڈر تو اس کو رہتا ہے۔ جان تو ہمیشہ اس کی قبض رہتی ہے۔
جو باقاعدہ حساب کتاب نہیں رکھتا۔ اندھا دھند کام کرتا ہے۔ اور جس نے بے
ایمانی۔ چوری۔ دغابازی۔ حرامکاری۔ جوا بازی۔ شراب اور مانس خوری۔
اور رشوت خوری کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔

اصلیت تو یوں ہے کہ سچے آدمی کو اس جہاں میں کسی کا ڈر نہیں ہے
نہ راجا کا نہ پرجا اور نہ پرمیشور کا۔ کیونکہ راجا کے یا ایشور کے قانون کے شکنجے میں
تو وہ آتا ہے جو راجا کے قانون یا سچائی کے قانون یا قانون قدرت کو نہیں سمجھتا
ہے۔ اور نہ اس کا خود عمل کرتا ہے۔ اور نہ دوسروں کو عمل کراتا ہے۔ سچائی کا قانون
راجا کا قانون بڑا زبردست قانون ہے۔ اس کو سمجھنا ہر ایک کا فرض اعلےٰ ہے قانون
ہی یا نیائے ہی ہر ایک چیز کو ٹھیک حالت میں رکھنے والا ہے۔ ہر ایک کام کی بنیاد
سچے قانون سے شروع ہوتی ہے۔ راجہ راج کرنے سے پیشتر اپنا قانون بناتا ہے
پرمیشور بھی اس جگت کو رچنے سے پہلے اپنے قانون کو ہی بناتا ہے۔ دیکھئے آپ
ہر روز سندھیا میں پڑھتے ہیں۔

ओ३म् ऋतं च सत्यं
चाभीद्धात्तपसोऽध्यजायत ।

یعنی پہلے سرشٹی نیم وید اور پرکرتی اس پرمیشور کے تپ سے پیدا ہوئے۔ پھر باقی
ساری دنیا یتھا نیم بنی۔ اسی طرح سے جو قانون قدرت کو اپنا جان پران سمجھتے
ہیں۔ وہ ہر ایک کام کو کرنے سے پہلے قانون یا اصول بنا کر بنیاد کو قائم کر لیتے ہیں
ریلوے والوں کے اپنے قانون ہیں۔ بارک ماسٹری اور نہر کے جدا قانون ہیں۔ ہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک دُوراندیش سوسائٹی کام شروع کرنے سے پہلے اپنے اصول ضرور بنالیتی ہے۔ جو بدھی مان مہان پرش ہیں۔ وہ کام کا بجٹ پہلے تیار کر لیتے ہیں۔ ٹائم ٹیبل پہلے بنا لیتے ہیں۔ جو شخص پہلے اپنے آپ کو اس قانون کا اس اصول کا اس نیت سے کا پابند نہیں بناتا ہے۔ جسکا کوئی اصول نہیں ہے۔ جو بے اصول ہے۔ بے اصولے پن سے کام کرتا ہے۔ جس کا کوئی ادرش نہیں ہے۔ جس کا کوئی آدرش سامنے نہیں ہے۔ جو نشانہ سامنے دکھکر تیر نہیں چلاتا ہے۔ اسکو کبھی کامیابی نہیں نصیب ہوتی ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں کرتا ہے۔ اس کی اس جہان میں مٹی خوار ہوتی ہے۔ سچائی کا قانون یا اصول یا ادرش مانند ایک پہاڑ کی چوٹی کے ہے۔ جو ایک دفعہ اصول سے گرتا ہے۔ پھر وہ گرتا گرتا ایسا گرتا ہے۔ ایسے گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ کہ اس کی زندگی ملیا میٹ ہو جاتی ہے۔ اس کا چکنا چور ہو جاتا ہے۔ اس بھیانک آدرش کو سامنے رکھکر مہا پرش ہر ایک کام با اصول کرتے ہیں۔ ہر ایک کام شروع کرنے سے پہلے قانون بنا لیتے ہیں۔ ان کی زندگی با اصول زندگی ہوتی ہے۔ سچائی کا قانون یا اصول یا آدرش ہی سار وستو ہے۔ تتو گیان ہے۔ آنند بھنڈار ہے۔ آئینہ جہاں نما ہے۔ آپ ہر روز نقلی آئینہ میں اپنے منہ کو دیکھتے ہیں۔ اپنی خوبصورتی بدصورتی کی شناخت کرتے ہیں۔ اپنے منہ کو دھوتے حجامت بنواتے اور بال سنوارتے ہیں۔ اور اپنے چہرہ کو خوبصورت بنا کر دنیا کو اپنی خوبصورتی دکھانے کے بڑے لائق فائق اور شائق ہیں۔ لیکن اگر آپ آئینہ جہاں نما سچائی کے قانون میں ہر روز اپنا منہ دیکھنے کا شوق پیدا کر لیویں۔ اور اسی کے مطابق اپنا جیون بنا لیویں۔ اسی شیشہ میں چہرہ دیکھکر اپنے نقصوں کو ہر روز دور کرتے رہیں۔ تو ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آپ جیسا خوبصورت دنیا میں کوئی نہیں ہوگا کیونکہ آپ با خلیقہ ہوگی دور دور کے لوگ آپ کی خوبصورتی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دخوب سیرتی کے دیکھنے کے خواہش مند ہوکر آپ کے پاس آوینگے۔ آپ کی خوبصورتی کمال درجہ کی ہوگی۔ کسب کمال کن۔ کہ عزیز جہاں شوی۔ اس کمال سے آپ جہاں بھر میں عزیز ہو جاوینگے۔ جن لوگوں نے جن قوموں نے اس آئینہ جہاں نما سچائی کے قانون میں ہر روز اپنا منہ دیکھنا اپنا ادویش اپنا اصول بنا لیا ہے۔ آج اُن کی شہرت و اقبال کا ڈنکہ چار وانگ بج رہا ہے۔

آئینہ جہان نما سچائی کا قانون تمام جہاں کا قانون ہے۔ ایشوری قانون ہے۔ قانون قدرت ہے۔ اس قانون کے نیچے سب قانون کام کرتے ہیں۔ جو اس قانون کو جان لیتا ہے۔ وہ سب قانون کو جان لیتا ہے۔ اس کو اور کسی قانون کے جاننے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو اس قانون کو جان کر اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ ایشور کا پیارا ہو جاتا ہے۔ اپنے راجہ کا پیارا ہو جاتا ہے۔ سارے جہاں کا ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔ جہاں بھر کے ہر کام کی بنیاد اس قانون پر زیر ہے اسی واسطے ہر ایک آدمی کو کام شروع کرنے سے پہلے اس قانون کا آسرا لینا چاہیئے۔

اے میرے پیارے ناظرین۔ کیا کبھی آپ نے وچارا۔ کہ ہم نے جو زندگی کا کام شروع کیا ہے۔ وہ کبھی کسی ادویش یا سچائی یا اصول پر شروع کیا ہے۔ یا اندھا دھند بے اصولے پن سے زندگی گذار رہے ہیں۔ کیا ہمارا کھانا پینا سونا جاگنا سیر کرنا وغیرہ ہر ایک آہار دہار کسی اصول پر یا مقررہ سمے یا مقررہ اُودیش پر ہو رہا ہے۔ یا نہیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ سو میں سے ننانوے آدمی تو بے اصولے ہونگے۔ کوئی ایک با اصول ہو۔ جب یہ معاملہ ہے۔ تو پھر کیا ہمارے واسطے یہ نہایت ہی بدشگونی نہیں ہے۔ کیا ہم خطرے میں نہیں جا رہے ہیں۔ کیا ہم جھوٹ کے سہارے چند روزہ نہیں جی رہے ہیں۔ کیا ہم اُمید کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارا تیر نشانہ پر جاویگا۔ اور ہم کو کامیابی اور خوشقسمتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نصیب ہوگی۔ جب ہم کو اصلیت کا پتہ نہیں ہے۔ جب ہماری زندگی ہی بے اصول ہے۔ جب ہم نے زندگی شروع کرنے سے پہلے زندگی کا کوئی قانون نہیں بنایا نہیں جانا۔ تو پھر ہمارا بیڑا کیسے پار ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ ہم زندگی شروع کریں۔ کوئی کام کریں۔ ہمارے واسطے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم بھی کوئی نہ کوئی اودلیش بنا کر زندگی گذاریں۔ زندگی کا کوئی قانون بنا دیں۔ تاکہ ہماری زندگی ہمارا جیون سپھل ہو۔ اس دنیا میں اگر مفید ثابت ہو۔ پشوؤں کی طرح بے اصولے سے کھا پی اور وشے بھوگ کر کے بار بار جنم مرن کے جھگڑے میں پڑے رہیں۔

آئینہ جہاں نما سچائی کا قانون ہی اصلی زندگی کا قانون ہے۔ ہمکو چاہیئے۔ کہ ہم اس قانون سے رشتہ جوڑ دیں۔ اس قانون میں اپنے آپکو ملا لیویں۔ اس قانون سے ایک قدم بھی باہر نہ رکھیں۔ اس آئینہ کو دیکھے بغیر کوئی کام نہ کریں۔ ہمارا اٹل وشواس ہے۔ کہ اس طرح سے سچائی کے قانون سے اپنے آپکو جوڑنے سے ہم میں بھی سچائی کا خون دورہ کرنے لگ جاویگا۔ ہم میں جان آجاویگی۔ ہم میں زندگی اور بشاشت کے آثار دکھائی دینے لگینگے۔ ہماری ہر جگہ عزت۔ مان اور بڑائی ہوگی۔ راجہ پرجا سب کوئی ہماری طرف پریم بھری نگاہوں سے دیکھینگے۔

سچ مچ سچائی ہی ایک اعلےٰ زیور ہے۔ جو ہر انسان کو پہننا چاہیئے۔ سچا آدمی ساکشات پرمیشور سروپ بنجاتا ہے۔

سچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جاکے ہردے سانچ ہے تاکے ہردے آپ

سچائی کے قانون کے گیان سے بڑھکر کوئی دھرم نہیں ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

**नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परं।
नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत्॥**

اس واسطے ہم کو ستیہ گرہن کرنا اور سچائی کے قانون کو جاننا چاہیئے۔ اس میں ہماری مکتی ہے۔ سچائی خود مکمل ہے۔ سچائی کے دھارن کرنے سے ہم پرش کہلانے کے حقدار ہیں۔ سچا پرش بننے سے ہی ہم کو سچا سکھ سچا آنند حاصل ہو سکتا ہے۔

آئینہ جہاں نما سچائی کا مکمل قانون

**विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते॥**

ودیا اور اودیا دونوں کو جو ایک ساتھ جانتا ہے۔ اودیا سے موت کو پار کر کے ودیا سے امرت کو پالیتا ہے۔

سچائی کی تشریح

سچائی ایک ایسی لازوال ہستی ہے۔ جس کا تینوں کال میں ناش نہیں ہوتا خود سکھ سروپ ہے۔ خود پرکاش سروپ ہے۔ خود تیج سروپ ہے۔ اور دوسروں کو بھی سکھ تیج اور پرکاش دینے والی ہے۔ سچائی اچھے اور برے۔ دانا اور بیوقوف دونوں کو یکساں فایدہ پہونچانیوالی ہے۔ مثلاً آگ ایک سچائی ہے۔ اس کا دھرم ہے جلانا اور پرکاش کرنا۔ دانا اور بیوقوف دونوں کے پاس جاکر اس نے اپنے اسی دھرم کو ہی پالن کرنا ہے۔ جلانے اور پرکاش کرنے سے یہ رہ نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سکتی۔ سچائی زندگی ہے گیانیوں اور اگیانیوں کی سچائی سہارا ہے پرکاش اور اندھیرے کا جہاں سچائی رہیگی۔ وہاں پرکاش اور اندھیرے کی ہستی بھی ضرور رہیگی مثلاً سورج ایک سچی ہستی ہے۔ جو خود تیج اور پرکاش سروپ ہے۔ اور اس تیج اور پرکاش سے سنسار بھر کا کلیان کرنیوالا ہے۔ کوئی شخص اس کی ہستی سے انکار نہیں کر سکتا۔ پرکاش اور اندھیرا اسی کے سہارے قایم ہیں۔ دن اور رات کا سلسلہ کبھی برابر جاری رہیگا۔ سورج زندگی ہے دن اور رات کی۔

اس حساب سے تین ہستیاں ہیں۔ ایک سچائی جو سار وستو ہے۔ دو اور ہستیاں جو اس سچائی کی نقل ہیں۔ جو اس سچائی کے آشرے رہنے والی ہیں۔ سورج سار وستو ہے۔ دن اور رات اس کے آشرے رہنے والی باقی دو نقلی ہستیاں ہیں۔ اسی طرح سے پرمیشور جو سورجوں کا سورج ہے پرم تتو سچائی ہے۔ جیو اور پرکرتی جو دو نقلی ہستیاں ہیں۔ اس کے سہارے قایم ہیں۔ جب تک پرمیشور قایم ہے جیو اور پرکرتی کبھی ضرور قایم ہیں۔ پرمیشور جو سروگیہ سروانتریامی ہے۔ اس جیو اور پرکرتی کے ذریعہ سنسار بھر کا کلیان کر رہا ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی دانا آدمی ان تین ہستیوں سے کبھی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

سچائی ایک سار وستو ہے۔ جلال و جمال اس کے دو گن ہیں۔ دیا اور نیائے اس کے دو اعلےٰ اوصاف ہیں۔ سچائی ان دو اعلےٰ اوصاف کے ذریعہ سے ہی جگت بھر میں شدھی اور باقاعدگی پھیلا رہی ہے۔ سدا چہ ایک سچائی ہے۔ وہ سول اور ملٹری قانون کے ذریعہ سے ہی اپنے راج میں سکھ اور آنند پھیلا رہا ہے۔ تندرستی بل درازعمری اور تمام الغیوریہ کا مخزن شدھی اور باقاعدگی ہے۔ جہاں شدھی باقاعدگی ہوگی وہاں ہی تندرستی بل

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دراز عمری اور ایشوریہ کا دیوتا نواس کریگا۔ سنسار بھر کے تمام سکھوں کا
بیج شدھی اور باقاعدگی ہے۔ یہ شدھی اور باقاعدگی پھیلانے کا مہان
کام سچائی کے سپرد ہے۔ سچائی کا یہ سوبھاؤ گن ہے کہ وہ چراچر جگت
میں شدھی اور باقاعدگی پھیلا کر کے آنند جیون بخشے۔ اسی واسطے ہمارے
خیال میں سچائی جہان بھر کا داروغہ صفائی ہے۔ اور وہ دن اور رات یا
جیو اور پرکرتی سے ماشکیوں اور بھنگیوں کا کام لے رہا ہے۔ جو مٹی کی طرح
بالکل میلے کچیلے اور غلیظ رہتے ہیں۔ اور جو پاپ کا مال کھا کر جیتے ہیں۔ ان
سے داروغہ صفائی بھنگیوں کا کام لیتا ہے۔ مثلاً کتا۔ سور۔ چیل۔ کوا۔ گدھ
سانپ۔ بچھو۔ شیر وغیرہ مل مانس کھانے والے خونخوار جانور۔ اور رشوت کھانے
جھوٹ بولنے۔ چوری اور ڈاکہ مارنے۔ پرائی استری پر بری نظر رکھنے والے
اور دوسروں کی برائی اور ظلم سے دوسروں کا گلہ کاٹ کر کھانے والے
انسان اور تمام مادی چیزیں یہ سب اسی سچے داروغہ صفائی کے ماتحت
بھنگیوں کا کام کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا کام دوسروں کا مل مانس و برائی کو کھا کر
جگت بھر میں فوراً صفائی کرنا ہے۔ اگر یہ سور کتا وغیرہ صفائی کرنے والے حیوان
اور انسان وغیرہ نہ ہوتے۔ تو تمام جگت میں گندگی پھیل جاتی۔ ان کی زندگی
مبارک ہے۔ مگر یہ ایک سب سے ادنےٰ ہستی ہے۔ دوسرے وہ انسان
اور حیوان ہیں۔ جو درمیانہ درجہ کے ہیں۔ ماشکیوں کی طرح درمیانہ کام
کرتے ہیں۔ یہ درمیانہ ہستی میں شامل ہیں۔ تیسرے وہ پرالبکاری جیو ہیں
جو اس دنیا میں ان دونوں پر حکومت کرنے والے داروغہ صفائی بنکر آتے ہیں
مثلاً گائے۔ براہمن۔ رشی۔ مہرشی۔ اور راجا وغیرہ یہ سب سے اُتم ہستی ہیں
ان اُتم مدھیم اور نکرشٹ ہستیوں یعنی ایشور جیو پرکرتی یا دیوتا منش اور اسر تین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہستیوں کے سہارے جہاں قایم ہے۔ شدھی اور باقاعدگی پھیلتی اور آنند جیون ملتا ہے۔ سورج بمعہ دن اور رات کے۔ ایشور بمعہ جیو اور پرکرتی کے سچائی کا مکمل قانون ہے۔

سچائی کا مکمل قانون لازوال زندگی کا قانون ہے۔ جس نے اس زندگی کے قانون کے ایک تاریک پہلو رات یا پرکرتی یا اودیا کو سمجھ لیا ہے۔ وہ موت سے پار ہو جاتا ہے۔ دکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ لازوال زندگی کا ایک حصہ سکھ بھوگتا ہے۔ اور جس نے اس لازوال زندگی کے خالی روشن پہلو دن یا جیو یا الپ ودیا کو سمجھ لیا ہے وہ موت اور زندگی یعنی بار بار کے جنم مرن کے جہاں دکھ سے چھوٹ کر امرت دھام لازوال زندگی کے سوکش آنند کو پا لیتا ہے۔ اور مکمل سکھ بھوگتا ہے۔ اس واسطے ہر سچائی کے خواہشمند دہرم جگیاسو کا اعلےٰ فرض ہے کہ وہ سچائی کے تینوں پہلوؤں تینوں ہستیوں کو ہی سچائی سمجھے۔ ان تینوں ہستیوں کے مکمل گیان کو حاصل کر کے پرم آنند پاوے۔

مزا یا سواد یا سکھ یا آنند اُتم پھل میں ہوتا ہے۔ جو سواد اُتم پھل میں ہوتا ہے۔ وہ نہ تو بیج میں ہوتا ہے اور نہ زمین میں۔ لیکن اُتم بیج اور اُتم زمین ہی اُتم پھل کا کارن ہیں۔ سچائی ایک اُتم بیج ہے۔ بیج کی صورت میں پہلے یہ بالکل سواد نہیں دیتی۔ کڑوی لگتی ہے۔ لیکن اس کا امرت پھل بہت ہی سواد شٹ ہوتا ہے۔ اور اجرامر کرنے والا ہوتا ہے۔ جن مہاتماؤں نے اس امرت پھل کا مزا چکھا ہے۔ وہ بار بار اس سچائی کے بیج کو بوتے ہیں۔ وہ پہلے بونے اور حفاظت کرنے کی تکالیف سے نہیں ڈرتے ہیں۔ ان کو پورن وشواس ہے کہ گنج بے رنج میسر نہ شود۔ سچائی سے آخر سچا پھل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملتا ہے۔ ایشور سچا امرت پھل ہے جیو آتما اس میں انیک امرت پتر بیج ہیں۔ پرکرتی امرت بھومی ہے۔ دنیا بھر کا تمام منزل اس بیج زمین اور پھل میں رکھا ہے۔ بیج زمین اور پھل تین ہستیاں ہیں۔ ان تینوں کے مجموعہ کا نام سچائی کا مکمل قانون ہے۔ جو اس کو مکمل طور سے سمجھ لیتا ہے۔ وہ یقینی سچے آنند کو پاتا ہے۔

ہم اس پرکرتی جیو اور ایشور کو ابھیاس یوگ اور ویراگ کے نام سے پکارتے ہیں۔ یوگ بیج ہے۔ ابھیاس زمین ہے۔ اور ویراگ پھل ہے۔ اس یوگ ابھیاس اور ویراگ کے مجموعہ کو مکمل سچائی کہتے ہیں۔ جو شخص اس آئینہ جہاں نما سچائی کے مکمل قانون کا ہر روز دھیان کرتا ہے۔ اس میں اپنا چہرہ دیکھکر اپنے آپ کو دن بدن خوبصورت و خوب سیرت بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ضرور سچے سکھ کو پاکر دوسروں کے واسطے سکھ کا باعث بنتا ہے۔ اسی ابھیاس اور یوگ اور ویراگ کو من آتما اور پرماتما بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں ہستیاں ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ ....

... ایک کے بغیر دوسری نہیں رہ سکتی۔ یہ تینوں لازم ملزوم ہیں۔ ابھیاس یا من یا کرم بھومی کا جیون کرموں کا بھنڈار امرت پتر آتما ہے۔ اور اس آتما کا جیون یا بیجوں کا مخزن امرت پھل پرماتما ہے۔ پرماتما سچائی کل ہے آتما اور من اس سچائی کے اظہار کے دو سادھن ہیں۔ پرماتما سچائی کا سورج ہے۔ آتما دن اور من رات ہے۔ ان کا آپس میں بڑا گہرا سمبندھ ہے۔ ان تینوں کا گہرا سمبندھ ہی سچائی کا لازوال زندگی کا مکمل قانون کہلاتا ہے اب ہم اس ابھیاس۔ یوگ اور ویراگ یا من آتما، پرماتما یا پرکرتی۔ جیو اور ایشور کی علیحدہ علیحدہ مفصل تشریح کرتے ہیں۔ تاکہ سچائی کے تینوں پہلو بخوبی ذہن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نشیں ہوجاویں۔

ابھیاس

ابھیاس کہتے ہیں۔کوشش۔ہمت۔پُرشارتھ۔کرم بھومی اور پاچک شکتی کو دُنیا کی اچھی یا بُری کوئی چیز بغیر ابھیاس کے سواد نہیں دیتی۔جس چیز یا جس کام کا آپ نے ابھیاس نہیں کیا۔وہ نہ تو آپ کو پورا پورا سواد دینگے اور نہ ان کو آپ زیادہ دیر زیادہ مقدار میں استعمال کر سکینگے۔مثلاً شراب کا ابھیاس جب پہلے پہلے آپ شروع کرتے ہیں۔اس کے دو چار قطرے پی کر آپکا منہ کڑوا ہوجاتا ہے۔اور آپکو کچھ سواد نہیں دیتا لیکن جب لگاتار اس کا ابھیاس جاری رکھتے ہیں۔وہی کڑوی شراب میٹھی معلوم ہوتی ہے۔بوتلوں کی بوتلیں آپ پی جاتے ہیں۔اور اسکے چھوڑنے کو آپ کا دل نہیں چاہتا۔رات دن آپ کو شراب کا خیال لگا رہتا ہے۔شراب ہی آپ کی جان پران بنجاتا ہے۔شراب بغیر آپ کوئی کام نہیں کر سکتے۔کیا واسنو میں شراب میٹھی تھی؟کیا آپ کی پیاری جان تھی؟ ہرگز نہیں۔شراب کو میٹھا اور پیارا بنانیوالا ابھیاس ہے۔

اسی طرح سے جب آپ پہلے پہلے ورزش کرنیکا ابھیاس شروع کرتے ہیں۔تو آپ کی طبیعت بڑی گھبراتی ہے۔آپ کا جسم بڑا ٹوٹتا ہے۔آپ کو بار بار مایوسی ہوتی ہے۔آپ کا دل ورزش کرنے کو نہیں چاہتا۔لیکن جب آپ اس کا لگاتار ابھیاس جاری رکھتے ہیں۔وہی ورزش آپ کو بڑا آنند دیتی ہے۔آپ کے جسم و رگ و پٹھے کو لوہے کی لٹھ بنا دیتی ہے۔آپ کا دم پختہ ہوجاتا ہے۔آپ کی عمر بڑھ جاتی ہے۔آپ خوب اچھی طرح سے کھالی اور آنند سے زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گذار سکتے ہیں۔ یہ سب ابھیاس کی برکت سے ہے۔

اگر آپ کو لکھنا نہیں آتا۔ تو بار بار لکھنے کا ابھیاس کیجئے۔ آپ خوشخط ہو جاوینگے۔ اگر آپ وچاروان نہیں ہیں۔ بار بار وچارنے کا ابھیاس کیجیے۔ آپ وچاروان ہو جاوینگے۔ اگر کسی چیز کی سمجھ نہیں آتی۔ یا کوئی مشکل یا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بار بار سمجھنے اور حل کرنیکا ابھیاس کیجئے۔ ضرور سمجھ آویگی۔ اور حل ہوگا۔ دنیا بھر کی تمام چیزیں اچھی یا بُری تب معلوم دیتی ہیں جب اُن کا ابھیاس کیا جاوے مثلاً ویدوں کا گیان سچا گیان ہے۔ لیکن یہ اُن کے واسطے جو ویدوں کا ابھیاس کرتے ہیں۔ مگر جو وید وید کہتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کا ابھیاس نہیں کرتے ہیں۔ وہ ناستک ہیں۔ ان کو وید وید کہنے یا مصری مصری کہنے سے کبھی سواد نہ آویگا اصلی سواد تو تب آویگا۔ جب ویدوں کی عظمت کو سُنکر ویدونکا ابھیاس فوراً شروع کر دینگے۔ ویدوں کے منتروں میں وہ شکتی ہے۔ جو مُردوں کو زندہ کر دیتی ہے جن لوگوں کو ویدوں کا ابھیاس ہے۔ ان کے سامنے ایک وید منتر سیجھی سُور سے بول دیجیے۔ وہ سوئے ہوئے جاگ پڑینگے۔ اُن کے رگ و ریشہ میں خون دورہ کرنے لگ جاویگا۔ ویدوں کا گیان امرت ہے۔ اور وہ ابھیاس سے پل کر ہی امرت پھل کھلانیوالا ہے۔

ابھیاس ایک زندہ شکتی ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے والی ہے۔ آپ کا اگر کوئی انگ ناکارہ ہو گیا ہو۔ بے حس و حرکت ہو گیا ہو۔ اس کو ہر روز آہستہ آہستہ ہلانے کا ابھیاس کرائیں۔ تھوڑے دنوں میں اس میں جان آنے لگ جاویگی۔ اگر آپ کی چھاتی کمزور ہے۔ ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ پرانایام۔ ویایام اور کھلی ہوا میں۔ گہرے سانس لینے کا ابھیاس شروع کر دیجیے۔ چھاتی چوڑی ہو جائیگی۔ تندرست ہو کر خون آپ کے اندر دورہ کرنے لگ جاویگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگر آپ کو زندگی درکار نہیں ہے۔ مُردہ ہونا چاہتے ہیں۔ یا کسی بُری عادت کی غلامی سے آزادی چاہتے ہیں۔ تو ابھیاس نہ کیجئے۔ بیٹھ جائیے۔ تھوڑے دنوں میں آپ کا جسم ناکارہ ہو کر سڑ جاویگا۔ یا بُری عادت بغیر ابھیاس کے مُردہ ہو جائیگی۔ مثلاً اگر آپ حقہ کی بُری عادت چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اور وہ حقہ آپ سے نہیں چھوٹتا۔ آپ حقہ نہ پینے کا ابھیاس شروع کر دیجئے۔ پہلے اگر دن میں دس دفعہ پیتے ہیں۔ نو دفعہ پیا کیجئے۔ آٹھ دفعہ پیجئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ گھٹاتے گھٹاتے بالکل چھوڑ دیجئے۔ اور حقہ والوں کی صحبت سے علیحدہ ہو جائیے۔ اس طرح سے حقہ کی موت ہو جاویگی۔

دنیا میں سب چیزیں اچھی ہیں۔ کوئی بُری نہیں ہے۔ بُرا وہی ہے جو ابھیاس نہیں کرتا۔ اگر ہمارا ابھیاس زندہ ہے۔ تو ہم زندہ ہیں۔ نہیں تو ہم مُردہ ہیں۔ تمام جہان ہمارے واسطے تب زندہ جہان ہو سکتا ہے۔ جب ہم تمام جہان کی چیزوں کا ابھیاس کرتے ہیں۔ جس چیز کا ابھیاس ہم نے نہیں کیا وہ ہمارے واسطے مُردہ ہے۔ ہم اس کے واسطے مُردہ ہیں۔ اس واسطے تمام جہان کو زندہ بنانے اور تمام جہان کی چیزوں کو سُوادشٹ بنانے والا ایک ہمارا ابھیاس ہے۔ ابھیاس وہ طاقت ہے جس کی بدولت ہم آسمان پر چڑھ سکتے ہیں۔ ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں۔

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

شریمان رام مورتی جی کی طاقت کا ڈنکہ آج چار وانگ بج رہا ہے۔ کیوں کس لیئے؟ صرف ابھیاس کی وجہ سے۔ ابھیاس کرتے کرتے اس نے اپنے شریر اور چھاتی کو ایسا لوہا بنا لیا ہے کہ [illegible] من پتھر اس کی چھاتی پر رکھکر توڑے [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زبردست ہتھوڑے سے توڑتے رہو۔ لیکن اس کی چھاتی کو ذرا پرواہ نہیں
لیکن اگر ہمارے جسموں کی چھاتی کو ایک ٹھکا لگ جاوے۔ تو سالوں دور
سے ہی پیٹتے رہینگے۔ یہ صرف ہماری ابھیاس سے بے پرواہی کا ثبوت ہے
دنیا بھر کا ایسا کون سا کام ہے۔ جو لگاتار ابھیاس سے نہ سدھ ہو۔ اور
مزانہ دے۔ ابھیاس ہی ردھی سدھی کے دینے والا ہے۔ اگر ہم سچ مچ دنیا کا
کوئی منتر لوٹنا چاہتے ہیں۔ تو اس ابھیاس کی عظمت کو خوب ذہن نشین کر
رکھیں۔ اس ابھیاس کو اپنا ساتھی بنا دیں اس کو ہرگز مت بھولیں یہ سچائی کا
سچا رنگ ہے۔ سچا بھیو ہے۔ یہی ہستی ہے۔ جو اس ہستی سے انکار کرتا ہے۔
وہ جاہل اور بیوقوف ہے۔ وہ اس جہاں میں زندگی کے واسطے نہیں آیا بلکہ
جلد موت کا شکار ہونیکے لئے آیا ہے۔ ابھیاس عجب کرامات ہے۔ ہاتھوں پر
سرسوں جمانے والی ہے۔ چند دنوں میں کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ سنجیونی رسائن
یہی ابھیاس ہے۔ یہ مکتی کا پہلا سادھن ہے۔ ابھیاس ہی انسان کو مکمل بناتا
ہے۔

Practice makes the man perfect

اسی ابھیاس کو کرم کھوج بھی کہتے ہیں۔ تمام جہاں کرم کے سہارے قائم
ہے۔ اگر جہاں میں سب لوگ کام کرنا چھوڑ دیں۔ تو دنیا فوراً تباہ ہو جاوے
کرم کرنے سے ہی ایک دوسرے کو مدد مل رہی ہے۔ آپ ہمارے واسطے
کام کر رہے ہیں۔ ہم آپ کے واسطے کام کر رہے ہیں۔ دونوں مل جل کر کام کرنے
سے زندگی کو شاندار بنا رہے ہیں۔ گوسائیں تلسی داس جی نے اسی کرم کو بہت
پردھان مانا ہے۔ وید آدی سند شاستر سب ہی اپدیش کرتے ہیں۔ کہ جبکہ
جیو۔ ہمیشہ [illegible] کام کرتے رہو۔ [illegible] آپ [illegible]

دبا دیگا۔ بُرے خیالات۔ بُرے جذبات۔ گھیر کر آپ کو اپنا شکار بنا لینگے۔ اگر آپ بُرے خیالات بُرے جذبات کی موت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو کبھی نکمّے بغیر کام کے نہ بیٹھیے۔ بیکار مباحث کچھ کیا کرو۔ اور نہیں تو کپڑے ادھیڑ کر سیا کرو۔ بیکاری بہت بُری بلا ہے۔ بیکاری سے تمام پاپ ہوتے ہیں۔ بیکاری کی عادت ہی چوری۔ دغابازی۔ قماربازی (جوابازی)، رشوت خوری وغیرہ بُری عادتوں کی بنیاد ڈالتی ہے۔ اگر آپ تندرست رہنا اور موت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو کام کو کبھی نہ چھوڑیں کام تمام میل۔ غلاظت اور پاپوں کو کھانے والا ہے۔ اور کام کرنے والے کو بہت سُکھ پہونچانے والا ہے۔ کام کو کام ہی سکھاتا ہے۔ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ دُکھ کو دُکھ دور کرتا ہے۔ تپ کو اور زیادہ تپ چڑھا دینے سے ہی پسینہ آکر شانتی ہوتی ہے۔ جس کام میں آپکا دل نہیں لگتا۔ اس کام کو بار بار کرو مت گھبراؤ۔ وقت آویگا کہ وہ کام آپ کے آدھین ہو کر پھر آپ کے سُکھ کا باعث بنیگا۔ جو لوگ کام سے دُکھ سے گھبراتے ہیں۔ کام اور دُکھ سایہ کی طرح اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتے لیکن جو بہادر شخص کام اور دُکھ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ کام اور دُکھ کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور پھر اس کام سے تمام کام نکال لیتے ہیں۔ بیشک کام ہی اصلی زندگی ہے۔ سچائی ہے۔ کام سے ہی سب کچھ ملتا ہے آرام سے زندگی گذرتی ہے۔ اس واسطے اس کام کو کبھی بھی نہ چھوڑو۔ اپنے وقت کی تقسیم کرکے کسی نہ کسی کام میں کسی نہ کسی شغل میں اپنے کو مشغول کر دو۔ نکمّا نہ بیٹھنے دو۔ ہر ایک کام کو ایک کر دو۔ کام میں ایسے محو ہو جاؤ کہ اور سب سُدھ بُدھ بھلا دو۔ پھر دیکھو کہ کیسے مزا آتا ہے۔ طبیعت تو تب گھبرائیگی۔ جب کام نہیں کرو گے۔ بیکار بیٹھ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے دل بدل نہ کرو گے۔ کام اور من کی ایکاگرتا ہی تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اصلی آنند ہے - اور آنند کیا چیز ہے ؟

کام کرنے والا کبھی بیمار نہیں ہوتا - بیمار وہ ہوتا ہے - جو نکما رہتا ہے - یا بے طریقہ کام کرتا ہے ، بے اصول پن سے کام کرتا ہے - کام ہی سچی تندرستی کا منبع ہے - کام کی زندگی مبارک زندگی ہے - زیادہ مبارک زندگی وہ ہے - جو مبارک کام ہی کرتی ہے - کام دیو کے سر پر سارا جہاں کھڑا ہے - کام دیو نے ہی زمین و آسمان سنبھالے ہوئے ہیں - جس کے اندر کام دیو کا بل نہیں ہے وہ مردہ کہلاتا ہے - کام دیو ہی ایک زبردست طاقت ہے - جو اس کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے - اس جیسا بلوان ہی کوئی نہیں ہے - جو کام دیو کو قابو نہیں کرتا ہے - کام دیو ہی اس کو قابو کر کے اس کا گلا گھونٹ کر اس کی جان لے لیتا ہے - کام دیو اصلی طاقت اصلی بل اصلی زندگی اس وقت ہے - جب وہ ہمارے بس میں رہے - کام دیو زندہ طاقت ہے - اس کا سکہ ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے لیکن جو کام دیو زندہ طاقت کو قابو کر لیتا ہے - اس کا سکہ بھی ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے - اس کام دیو کی عظمت کو خوب ذہن نشین کرو - اور اس کو اپنی زندگی کا جزو بنا کر اس سے کام لینے کا ڈھنگ سیکھو - اور سچا آنند پاؤ -

اسی احساس کو پاچک شکتی بھی کہتے ہیں - پاچک شکتی یا قوت ہاضمہ پر ہی ساری زندگی کا دارومدار ہے - قوت ہاضمہ نے ہی تندرستی ، بل اور زندگی کو قائم رکھا ہے - جب تک آپکا قوت ہاضمہ ٹھیک ہے - آپ یقین رکھئے - کہ آپ کی عمر بڑھ رہی ہے - آپ کا شریر بڑھ رہا ہے - جب قوت ہاضمہ میں فرق آیا - بھوک بند ہوئی - تب سے سمجھ لو کہ موت کے دن نزدیک آنے لگ گئے ہیں - زندگی اور موت - تندرستی اور بیماری کی کسوٹی قوت ہاضمہ ہے - قوت ہاضمہ کا اتار چڑھاؤ زندگی کا اتار چڑھاؤ ہے - اگر آپ کا قوت ہاضمہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ٹھیک نہیں ہے۔ کیسا ہی اعلیٰ سے اعلیٰ بھوجن آپ کے سامنے رکھا جاوے آپکو نفرت آویگی۔ لیکن اگر قوت ہاضمہ بڑے زور پر ہے۔ کیسی ہی ثقیل غذا ہو۔ آپ اسکو فوراً پچا جاوینگے۔ پیشتر اس کے کہ آپ اچھی خوراک کی تلاش کریں۔ آپ قوت ہاضمہ کے قایم رکھنے کا یتن کریں۔ جبتک قوت ہاضمہ برقرار ہے۔ زندگی قایم ہے۔ اس واسطے قوت ہاضمہ ہی سچائی کا پہلا پہلو ہے۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اس سے بھول کر بھی غافل نہ ہو جاویں۔ سنسار بھر کی جتنی بیماریاں ہیں۔ وہ قوت ہاضمہ کے بگڑنے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جس بیماری میں قوت ہاضمہ نہیں بگڑا۔ وہ بیماری ہی نہیں ہے۔ بیماری سے بچنے اور تندرستی حاصل کرنے کا راز یہی ہے۔ کہ قوت ہاضمہ کو خوب بڑھاؤ۔ اور تندرستی بل دیرگھ عمر کی حاصل کرو۔

ابھیاس یا کرم بھوگی یا پاچک شکتی یا اچھا شکتی کا مخزن من ہے دنیا بھر کی تمام خواہشات من سے نکلتی ہیں۔ خواہشات ہی ابھیاس یا کرم کرنے کو مجبور کرتی ہیں۔ ان خواہشات کے سبب سے ہی سارے جہان کے لوگ کام کر رہے ہیں۔ اگر خواہشات نہ رہیں۔ جہاں نہ رہے۔ ان خواہشات کا منبع من ایک زبردست طاقت ہے۔ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔ ایک منٹ میں لاکھوں میل سفر کر آتا ہے۔ تمام حرکات اس من سے ہوتی ہیں۔ جو اس کو قابو کر لیتا ہے۔ وہ بھی زیادہ بلوان بن جاتا ہے۔ اس واسطے ابھیاس یا کرم یا اچھا شکتی کے بھنڈار من کو ہی سچائی کا ایک پہلو سمجھیں۔ اس سے ہرگز غافل نہ ہوویں۔ اس کو بس میں کرنے کا ابھیاس کریں۔ یہ سب سے اعلیٰ ابھیاس ہے۔

اب ... ... کرم ... ... ذات کو جو ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ذہن نشین کر لیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ نہایت ضروری سمجھنے کے قابل
ایک اور بات یہ ہے۔ کہ خالی ابھیاس یا من کو سواد ہی سواد فایدہ ہی
فایدہ نہ سمجھیں۔ ابھیاس کو خالی امرت ہی نہ سمجھ بیٹھیں۔ ابھیاس جہاں
امرت ہے۔ وہاں زہر بھی ہے۔ ابھیاس مانند ایک چیز وستو کے ہے مانند
آگ کے ہے۔ جو دانا آدمی اس ابھیاس کو کسی یُکتی سے استعمال کرتا ہے
تب تو یہ امرت بنا رہتا ہے۔ تیج اور پرکاش دیتا ہے۔ اور ہر طرح سے
سکھ پہونچاتا ہے۔ لیکن جو اس ابھیاس کو بے سمجھے سے استعمال کرتا ہے
یہ اس کو خاک سیاہ کر کے اس کی ہستی کو بھی ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ اور جہاں
دُکھ کا باعث بنتا ہے۔ اس واسطے اس ابھیاس سے سنبھل کر کے کام لینے کا
بھی ڈھنگ سیکھیں۔ بجائے زندگی کے موت کو نہ خرید بیٹھیں۔ اس ابھیاس
کے روشن اور تاریک دونوں پہلوؤں کو ہمیشہ نگاہ کے سامنے رکھیں ابھیاس
ہو تو اچھی چیز کا ہو۔ جس سے کہ ابھیاس کا پھل ہمیشہ بنا رہے۔ کسی ایسی بُری
چیز کا ابھیاس نہ کریں۔ جو آخیر میں جا کر آپ کی زندگی کو تلخ بنا دے۔ اور آپ
کو جلا کر خود بھی بھسم ہو جاوے۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ شراب کا ابھیاس۔ حقہ تمباکو
چرس کا ابھیاس۔ ٹھٹھے تخول اور جھوٹ بولنے کا ابھیاس بُرا ہے۔ لیکن آپ
اس کو ذرا وچار کر کے ابھیاس کریں۔ اگر یہ واقعی آپ کے ابھیاس کو ہمیشہ کے
قایم رکھنے والے ہیں۔ تو بے شک اُن کا ابھیاس کیجئے۔ ورنہ اس کو فوراً چھوڑنے
کا ابھیاس کیجئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بُری چیزوں کا ابھیاس کرتے کرتے ایسے بُرے
بن جاویں۔ کہ سچائی کو بھی نہ گرہن کر سکیں۔ اور ہمیشہ کے واسطے بُرائی کا
سواد خرید بیٹھیں۔ جنکو ایک دفعہ بُرائی کے ابھیاس سے بُرائی کا سواد پڑ گیا
ہے۔ وہ ہمیشہ بُرائی کو ہی بہت خوشی سے کھاتے ہیں۔ اچھی چیزیں ان کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بُری لگتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بُرا سواد جسم میں زہر جمع کرتے کرتے سارے جسم کو زہریلہ کر کے تباہ کر دیتا ہے۔ اسی واسطے پیشتر اس کے کہ آپ کسی چیز یا کسی کام کا ابھیاس شروع کریں۔ پیشتر اس کے کہ آپ کسی چیز کو کھانے لگیں اُس چیز یا کام کو اچھی طرح سے پڑتال کر لیویں۔ کہ آیا یہ چیز یا کام اصلیت کا بیج ہے۔ یا جھوٹ کا بیج۔ اصلیت کے بیج کے ابھیاس سے ہی سچا پھل ملیگا۔ امرت جیون پراپت ہوگا۔ خوب بھوک لگنے پر ساتوک بھوجن کھانے سے ہی اصلی ترقی ہوگی۔ اور قوت ہاضمہ زیادہ بڑھیگی۔ خراب بھوجن نے آخر قوت ہاضمہ کا تباہ ہی کرنا ہے۔ اسی واسطے آپ بخوبی یاد رکھیں۔ کہ ہاضمہ تیز ہونے پر خوراک کھائیں تو اچھی کھائیں۔ ابھیاس کریں۔ تو اچھی چیز کا کریں۔ کام کریں۔ تو کوئی اچھا کام کریں۔ برت ہو۔ تو شیو برت ہو۔ سنکلپ ہو تو شیو سنکلپ ہو۔ استری ہو تو پتی برتا ہو۔ پاربتی شیو کے ادھین اچھی لگتی ہے۔ من ہو تو آتما کا حکم بجالانے والا ہو۔ آتما ہو تو ایشور پرائن ہو۔ پتر ہو تو راجہ رامچندر جیسا ہو بھائی ہو تو لچھمن جیسا ہو۔ استری ہو تو سیتا جیسی ہو۔ سیوک ہو تو ہنومان جیسا ہو۔ جس طرح آتما بغیر پرماتما کے مُردہ ہے۔ من بغیر آتما کے بے جان ہے استری بغیر پتی کے خراب وخوار ہے۔ سنکلپ بغیر شیو کے دکھدائی ہے۔ اسی طرح سے ابھیاس یا کرم بغیر سچائی کے بیج کے اور قوت ہاضمہ بغیر ساتوک بھوجن کے ناکارہ ہے۔ اگر بیج بونا ہو۔ تو اچھا بیج بویا جائے۔ تاکہ اچھا پھل ملے۔ ابھیاس روپی کرم بھومی میں بُرائی کا بیج بو کر بُرے پھل کھانے سے کیا فایدہ۔

ابھیاس کا جیون سچائی کا بیج لوگ ہے بغیر لوگ کے ابھیاس رہ نہیں سکتا اسی واسطے کوئی ابھیاس بغیر لوگ کے ہرگز ہرگز نہ کریں۔ جو شخص بغیر لوگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے کوئی ابھیاس کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خطا کھاتا ہے۔ جس طرح استری اپنے پیارے پتی کے ساتھ ملکر اُتم سنتان پیدا کر سکتی ہے۔ اور اپنے سوہاگ کے ساتھ سوہاگنی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے ابھیاس بھی یوگ کے ساتھ امرت پھل دینے کے یوگیہ بنتا ہے۔ اور شوبھا دیتا ہے۔ جس طرح سے قوت ہاضمہ اچھی خوراک سے بنتی ہے۔ اسی طرح سے ابھیاس یوگ سے بنتا ہے۔

ابھیاس سچائی کا پہلا رنگ ہے۔ یوگ جو ابھیاس کا روح ہے۔ سچائی کا دوسرا پہلو ہے۔ اس کا سمجھنا بھی نہایت ہی ضروری ہے۔

ابھیاس کا مقصد: ابھیاس کا کام صرف یہ ہے۔ کہ وہ سچائی کو گرہن کرنے کے قابل بنا دے۔ ایک ضرب المثل ہے۔ کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ جب تک کوئی ضرورت محسوس نہ ہو۔ کوئی ایجاد نہیں ہوتی۔ جبتک کوئی بیماری یا دکھ نہ آوے۔ اس کا علاج معلوم نہیں ہوتا۔ جب تک طاعون ہیضہ اس دیش میں نہیں آئے تھے۔ ان کا علاج بھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ لیکن اب ان کے علاج کے جاننے والے سینکڑوں ہیں۔ ضرورت یا دکھ ہی اصلیت کے حاصل کرنے کو مجبور کرتا ہے۔ اسی طرح سے جب آدمی کسی قسم کا ابھیاس کرتا ہے تو پہلے اس کو دکھ ہوتا ہے۔ پھر وہ اس دکھ کا علاج سوچ کر سکھ بھوگتا ہے۔ اور اسی طرح لگاتار ابھیاس سے دکھ سے پار ہو کر آنند پا لیتا ہے۔ ابھیاس واستو میں دکھ ہے۔ لیکن یہ دکھ ہی سکھ کا راستہ بتاتا ہے جبتک ابھیاس نہ کیا جاوے۔ سکھ کبھی مل ہی نہیں سکتا۔

سکھ پراپتی کے واسطے ابھیاس کی نہایت ضرورت ہے۔ اور یہ ابھیاس کسی جگتی یا یوگ انوسار کرنے سے ہی سچا پھل دینے والا ہوتا ہے۔ اب ہم آپکو بتاتے ہیں۔ کہ وہ یوگ یا جگتی کیا ہے۔ جس سے ابھیاس کیا جاوے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یوگ

युक्ताहार विहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु।
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा॥

شری کرشن جی مہاراج گیتا میں فرماتے ہیں۔ کہ کھانا پینا۔ چلنا پھرنا سونا جاگنا وغیرہ تمام کام یکتی سے ہوں۔ کسی نیم سے ہوں۔ مقررہ ہوں۔ کوئی کام نیم کے برخلاف بے قاعدگی سے نہ ہو۔ یکتی سے جو کام کیا جاتا ہے۔ اس کو یوگ کہتے ہیں۔ یہی یوگ ہی دُکھ کے ناش کرنے اور سکھ کے دینے والا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس میں یوگی کو اپدیش کیا گیا ہے کہ نیم انوسار کام کرنے سے ہی یوگ کی سپھلتا ہوتی ہے۔ اور دُکھ کا ناش ہوتا ہے۔ آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ بچے سے بوڑھے تک ہر ایک آدمی اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ ہمارا من تبدیلی پسند ہے۔ ایک چیز پر کبھی سنتشٹ نہیں ہوتا۔ نت نئے سے نئی چیزیں مانگتا ہے۔ کبھی ایک خوراک ایک پوشاک کو پسند نہیں کرتا من کے اس تبدیلی پسند سُبھاؤ کے کارن سے ہی دنیا میں نت نئی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بُدھی مان پرش پبلک کے من کو بغور مطالعہ کیا کرتے ہیں۔ جلد عوام کے من کا رجوع دیکھتے ہیں۔ اور فوراً جھک جاتے ہیں۔ اور ان کے مذاق کے مطابق نت نئی سے نئی ایجادیں کرتے رہتے ہیں۔ اور فایدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ تبدیلی قدرت کی جان ہے۔ اور من قدرت کا بچہ [illegible] من نے اپنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قدرت کا

دھرم تبدیلی بنا رکھا ہے۔ تبدیلی ہی من کی جان ہے۔ تبدیلی ہی پران ہے۔ تبدیلی ہی من کی اصلی خوراک ہے۔ جو شخص من کو اپنے سبھاؤ کے مطابق خوراک نہیں دیتا ہے۔ وہ خطا کھاتا ہے۔ من اس کے قابو سے نکل جاتا ہے اور وہ بے طاقت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ساری طاقت من ہی میں ہے۔ جب من ہی نہ رہا۔ تو پھر طاقت کہاں سے آویگی۔ اسی واسطے بدھیمان کا کام ہے کہ من کو اصلی خوراک کھلا کر راضی رکھے۔ تندرست رکھے۔ بلوان بنائے رکھے تاکہ اس کا بل بنا رہے۔ دیکھیے۔ قدرت نے بھی دن رات اسی مطلب کے لئے بنائے ہیں۔ من چونکہ قدرت کا ہونہار بچہ ہے۔ اس واسطے وہ دن رات کے ذریعہ اس کی پرورش کر رہی ہے۔ اگر قدرت من کے سوبھاؤ کا کچھ خیال نہ کرتی۔ اور ہمیشہ دن یا ہمیشہ رات بنائے رکھتی۔ اور اس کو ایک چیز سے باندھ دیتی۔ تو اس کی آزادی کھوئی جاتی۔ وہ کبھی آزادی پسند نہ بنتا لیکن قدرت کو یہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ وہ اپنے پیارے پتر کو قیدی نہیں بنانا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ چاہتی ہے۔ کہ میرا پتر آزاد مطلق بنا رہے۔ اور آزادی سے ہر ایک چیز کے مزے چکھتا ہو۔ میری عظمت کو سمجھے۔ اور میرا ناشکر گذار نالائق بچہ نہ بنا رہے۔

ہمیں اپنی قدرت ماتا کا از حد شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ اس نے ہمارے من کے سوبھاؤ کے مطابق زندگی بھوگ۔ دکھ سکھ۔ دن رات۔ خوشی غمی۔ دھوپ۔ چھاؤں۔ ریم نیم۔ اپنا۔ بیگانہ۔ پھل پھول۔ سبزی ترکاری وغیرہ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات۔ مختلف قسم کی متضاد چیزیں پیدا کیں۔ اور ہر ایک چیز کا رنگ روپ سواد علیحدہ علیحدہ بنایا۔ کسی آدمی کا رنگ روپ اور کسی چیز کا سواد ایک دوسرے سے نہیں ملتا۔ ہر ایک کا مزاج علیحدہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علیحدہ ہے۔ اگر قدرت کو ہماری غلامی ہماری قید مطلوب ہوتی۔ تو وہ کبھی بھی اس جہاں کو گوناگوں کا نہ بناتی۔ ہمیشہ ایک حالت کے اندر ہم کو قید ہی میں رکھتی۔ لیکن قدرت بڑی مہربان ہے۔ اس نے ہمارے اچھیا انوسار اس نے ہمارے من کے عین مطابق ہر ایک چیز کو رنگ برنگی بنا کر اپنی عالیشان کا اعلےٰ ثبوت دیا۔

مہربان قدرت ماتا نے تو ہر طرح سے ہم کو خوش اور آزاد رکھنے کی کوشش کی۔ اور اسی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ اس کا سبھاؤ ہی ہم کو خوش اور آزاد بنانے کا ہے۔ اگر ہم اپنی پیاری ماتا کے منشا کو نہ سمجھیں۔ اور غفلت کی نیند میں اپنے عزیز وقت کو گنوا دیں۔ اور ہر وقت اس کی نندیا کرتے پھریں۔ دُکھ دُکھ کہتے پھریں۔ اس کے حکم کے مطابق سُکھ کو بھوگنے کی کوشش نہ کریں۔ تو یہ قصور ہمارا ہے۔ نہ کہ قدرت کا۔ یاد رکھیں۔ جہاں قدرت ماتا بڑی مہربان ہے۔ وہاں ظالم بھی از حد ہے۔ اگر ماتا ظلم اور سختی نہ کرے اور اپنے نالایق بچوں کو نالایقی کی بنکم تدولی کی سخت سزا نہ دے۔ تو آوے کا آوا ہی بگڑ جاوے۔ قدرت ماتا نہیں چاہتی۔ کہ کوئی اس کے انتظام میں دخل اندازی کرے۔ اسی واسطے قدرت ماتا اپنے آگیا کاری پتروں کی رکھشا کے واسطے دیا کے ساتھ ڈنڈ بھی رکھتی ہے۔ جو اس کی دیا کو نہ مانینگے۔ اس کی دیا سے فایدہ نہ اٹھاوینگے۔ وہ ڈنڈ سے اُن کو دیا کی طرف لاویگی۔ سختی سے راہ راست پر لا کر سُکھ پہنچاویگی۔ دیا اور ڈنڈ قدرت کا اصلی سبھاؤ ہے۔ یہی تبدیلی کا باعث ہے۔ اس سے دنیا میں امن امان کا راجیہ ہو سکتا ہے۔ راجہ کا بھی یہی دھرم ہے۔ کہ دیا اور ڈنڈ سے اپنے راجیہ کو لازوال زمانہ تک قائم رکھے یوگیراج کرشن جی مہاراج [illegible] تبدیلی پسند ہو گئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی ایکتا کو سمجھتے ہوئے اپنے پیارے بھگتوں کے کلیان کے لیے تبدیلی پسند آہار وِہار کا اپدیش کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ کبھی ایک قسم کے کھانے کو مت کھاؤ۔ کبھی ایک قسم کے سواد میں مگن ہو کر اپنی اصلیت کو نہ کھو دو۔ ایک چیز کے غلام کبھی نہ بنو۔ ہمیشہ ایک کام میں نہ لگے رہو۔ کام کو ادل بدل کر کرتے ہوئے کام میں خوبصورتی پیدا کرو۔ سونے کے وقت سوؤ۔ جاگنے کے وقت جاگو۔ کھانا پینا۔ اٹھنا۔ سب ایکتی سے رکھو۔ مِلا جُلا رکھو۔ سب مِل جُلکر پریم پریتی سے اپنی ترقی کئے جاؤ۔ اس ایکتی کو اس سمتا کو اس نِربھر استری کے بھاؤ کو کبھی نہ چھوڑو۔ ایک ایک دو گیارہ۔ ایک کے ساتھ جب دوسرا ایک مل جاتا ہے۔ تو ان دونوں آدمیوں کے اکٹھے مل جانے کے سبب سے ان کی طاقت گیارہ گنا ہو جاتی ہے۔ یوگ بڑی اعلےٰ چیز ہے۔ پُرش کا سبھاؤ اور ہے۔ استری کا سبھاؤ اس کے عین برخلاف ہے لیکن جب استری اور پرش کا یوگ ہوتا ہے۔ تو ہزاروں استری پرش ہو جاتے ہیں۔ یہ سارا جہاں بھی تو پرش اور پرکرتی کے یوگ سے بنا ہوا ہے۔ دنیا کا سارا مزا اسی یوگ میں ہے۔ بغیر سبزی کے خالی روٹی اچھی نہیں لگتی۔ بغیر نمک کے یوگ کے سبزی کبھی سواد ہی نہ دیگی۔ دو متضاد چیزوں کا یوگ ہی اعتدال پیدا کرتا ہے۔ نہ گرمی اچھی نہ سردی۔ بلکہ گرمی سردی کا یوگ ہی سُکھ کے دینے والا ہے۔ ایک قسم کا موسم ایک قسم کی حالت کوئی بھی نہیں پسند کرتا۔ ہر کوئی یہی چاہتا ہے۔ کہ جدا جدا موسم میں جدا جدا حالت میں گوناگون کے پھل پھول سبزی ترکاریاں کھاتے رہیں۔ اور آنند بھوگتے رہیں۔ جب ہماری پرکرتی ہی جب ہمارا سوبھاؤ ہی تبدیل پسند ہے۔ اور وہ دو متضاد چیزوں کے یوگ میں ہی ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ تو پھر ہماری اصلیت یہی ہے۔ کہ ہم یوگ کا ابھیاس کریں ایکتی سے کام کریں۔ کسی ایک وشے بھوگ میں پھنس کر باقی تمام وشے بھوگوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کو نہ گنوا دیں۔ مثلاً جو شخص ہمیشہ استری بھوگ میں یا زبان کے سواد میں لگا رہتا ہے۔ وہ دنیا بھر کے باقی سب سوادوں کو کھو بیٹھتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو دانا شخص کسی ایک وشئے بھوگ کو سارا سکھ نہ مانتا ہوا دنیا کے سب کاموں کو سب بھوگوں کو یُکتی سے بھوگتا رہتا ہے۔ وہ پرم سکھی بنا ہوا آزادی سے سنسار کے سب آنند خود لوٹتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی آنندت کرتا ہے۔ اگر ہم یوگ کی عظمت کو بخوبی سمجھ لیں۔ اور اسی یوگ کے مطابق اپنے جیون کو بنا لیں۔ تو ہم کو کوئی دُکھ کبھی نہ ہو۔ مثلاً اوم سچد آنند ہمارے سامنے سچائی کا ایک اعلےٰ آدرش ہے۔ یعنی آنند دنیا میں اگر ہے۔ تو وہ ست چت کے یوگ میں ہے۔ ست کہتے ہیں کام کرنے کو عمل کو۔ اور چت کہتے ہیں۔ وچار یا گیان کو۔ وچار یا گیان پورنک کرم کرنے میں ہی سچا آنند ہے۔ گیان اور کرم کا یوگ ہی اصلی آنند ہے۔ گیان اور کرم آنند کے دو متضاد سادھن ہیں دو مختلف کام ہیں۔ دماغ کا کام ہے۔ وچارنا اور گیان دینا۔ اور باقی جسم کا کام ہے۔ اسی گیان کے مطابق عمل کرنا اور اس سچائی کو اس گیان کو پرکاش کرنا۔ جو شخص پہلے وچارتا ہے۔ پھر عمل کرتا ہے۔ اس وچار اور عمل کے یوگ سے ہمیشہ سکھی بنا رہتا ہے۔ دیکھئے ذرا غور فرمائیے۔ پرم سکھی وہی ہوگا۔ جو وچار اور کرم دونوں کا ساتھ ساتھ ابھیاس کرتا ہے۔ جو شخص خالی وچارتا رہتا ہے۔ لیکن عمل نہیں کرتا ہے۔ اس کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ پاگل یا نیم سودائی بنجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سوچنے اور وچارنے کے وقت دماغ تھک جاتا ہے۔ اس کو تفریح کی یا وچارنے کے برخلاف دماغ کو تر و تازہ خوراک مل جاویگی اور دماغ تر و تازہ ہو جاویگا۔ اور دماغ کا تھکان اور دُکھ دور ہوگا۔ اور اس سے دماغ کی تندرستی بنی رہیگی۔ اور دماغی کام کرنا ہمیشہ کا کام ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب براہمن دماغی کام کر کے گیان کشتری ویش اور شودر کو دیتے ہیں۔ تو وہ اس گیان کے بدلے اچھے کھانے پینے کے سامان اُن سے لیتے ہیں جس سے کہ براہمنوں کا دماغ تر و تازہ بنا رہتا ہے۔ اگر دماغ خالی وچارتا ہے۔ اور کرم نہ کرے۔ یعنی گیان باقی جسم کو نہ دے۔ تو دماغ کی یقینی موت ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ خالی وچارنے والے کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ خود غرضی یا ممتا یا انگ وشے بھوگ میں غرق ہونا موت کھاتی ہے۔ قید کھاتی ہے۔ اسی طرح سے جو شخص رات دن جسمانی محنت میں لگا رہتا ہے۔ وچار کا کام نہیں کرتا ہے اس کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ دماغی اور جسمانی دونوں متضاد کاموں کے یوگ سے اعتدال اور تندرستی بنی رہتی ہے۔ اور درازعمری حاصل ہوتی ہے جو شخص جسم کی پرواہ کرتے ہیں۔ دماغ سے غافل رہتے ہیں۔ یا جو دماغ کی پرواہ کرتے ہیں۔ جسم سے غافل رہتے ہیں۔ دونوں خطرہ میں ہیں۔ خطرہ سے وہ خالی ہے جو ہر روز وچار اور کرم یا دماغی اور جسمانی کاموں کے یوگ کا خیال جمائے رکھتا ہے۔ اسی طرح سے جو شخص دو متضاد چیزوں کے یوگ کا مکمل گیان رکھتا ہے۔ وہ پہلے تو کبھی دکھی یا بیمار ہوتا ہی نہیں ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی طرح سے وہ بیمار ہو بھی جاوے۔ تو وہ فوراً بیماری کے برخلاف تندرستی کے سامانوں کا یوگ کر دینے سے تندرست ہو جاتا ہے۔ جو شخص سانپ اور سانپ کی زہر کا علاج جانتا ہے۔ اس کو پھر سانپ سے کیا ڈر۔ جو شخص دُکھ اور دُکھ کا علاج سُکھ جانتا ہے۔ وہ دُکھ کے ساتھ سُکھ کا یوگ کر دینے سے دُکھ کی ہستی کو مٹا دیگا۔ اور اس دُکھ کو سُکھ کی حالت میں تبدیل کر دیگا۔ اسی طرح سے وہ ہمیشہ سُکھی رہتا رہیگا۔

اس حالت میں دو پرش زمین دیگر اثر ... ہم وینا ... تو ہم ... ہے۔

کہ در حقیقت اگر آنند ہے۔ تو یوگ ہی میں ہے۔ ایک آدمی دہوپ سے تپا ہوا آتا ہے۔ اور وہ درخت کی چھاؤں تلے بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کو کیسے آنند معلوم دیتا ہے۔ ایک آدمی کو خوب بھوک لگی ہوئی ہے۔ اور اس کو اچھا بھوجن ملجاتا ہے۔ تو کیسے شانتی آجاتی ہے۔ اسی طرح سے جب پُرش اُٹھتالیس برس کا پورن برہمچاری ہنکر جب ۴۸ برس کی پوری برہمچاری کنیا سے وواہ کرتا ہے۔ تو ذرا غور فرمایئے کہ اُن کے آنند کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ایک شخص کو سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ جب اس کو شیتل جل مجاتا ہے۔ اس کا دل کیسے ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کو دیکھکر وچار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا آنند دھوپ میں ہے۔ یا چھاؤں میں بھوک میں ہے یا خوراک میں۔ پیاس میں ہے یا پانی میں پُرش میں ہے۔ یا استری میں۔ اصلیت تو یوں ہے۔ کہ آنند نہ کیول دہوپ میں ہے نہ کیول چھاؤں میں نہ کیول بھوک میں ہے۔ نہ خوراک میں نہ کیول پیاس میں ہے۔ نہ پانی میں نہ کیول پرش میں ہے۔ نہ کیول استری میں۔ بلکہ سچا آنند تب ہوتا ہے۔ جب دو اشد ضرورت مندوں کا مناسب یوگ ہوتا ہے۔ یہی ست چت یا استری پرش یا جڑ چیتن کا یوگ کہاتا ہے۔ اس یوگ میں ہی پرم آنند رکھا ہے۔ یہی ہماری اصلیت ہے۔ جو اس اصلیت کو چھوڑتا ہے۔ جو اس یوگ کا ابھیاس نہیں کرتا ہے۔ اور یوگیراج کرشن جی مہاراج کے منوہر اپدیش پر دھیان نہیں دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ دکھی رہتا ہے۔

سنسار بھر میں جتنے دُکھ ہم کو ہوتے ہیں۔ وہ اس یوگ کی بے سمجھی سے ہوتے ہیں۔ اگر ہم بیمار ہوتے ہیں۔ تو اس یوگ کی لاعلمی سے۔ جو شخص ہمیشہ گرم چیزیں کھاتے رہتے ہیں۔ سرد چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ گرمی ان کو ازحد ستاتی ہے اسی طرح سے جو ہمیشہ سرد چیزیں کھاتے رہتے ہیں۔ سردی کے غلام بن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاتے ہیں۔ سردی ان کو دکھ دیتی ہے۔ لیکن جو شخص گرم سرد یا گرم تر خوراک ہمیشہ کھاتے ہیں۔ جو شخص تازے پکے ہوئے گرم تر پھلوں کو اپنا اہار بنا لیتے ہیں ان کو نہ گرمی ستاتی ہے۔ نہ سردی۔ دکھ سکھ ان کے واسطے ایک سمان ہیں دکھ سکھ کو ایک کر دینا۔ یا پرم سکھ آنند میں دکھوں کی ہستی کو گم کر دینا یوگ کا اعلےٰ مقصد ہے۔ جو اس اعلےٰ راز کو جانتے ہیں۔ اور اس سے کام لیتے ہیں۔ دکھ سکھ ان کے واسطے ایک ہو جاتے ہیں۔ دکھوں سے وہ ہرگز نہیں گھبراتے۔

جب راجہ اور رعیت۔ پرش اور استری۔ دولتمند اور غریب بھائی دونوں آپس میں بلکہ ایک دوسرے کی صلاح سے ایک دوسرے کی مدد سے ایک دوسرے کا دکھ مٹانے کی غرض سے کام کرتے ہیں۔ تو پھر اس راجیہ میں دکھ دکھائی نہیں دیتا بلکہ آنند ہی آنند کا راجیہ بن جاتا ہے۔ یہ یوگ کی سب سے سبترک اور اعلےٰ تعلیم ہے۔ اس تعلیم سے ابھیاس کرنے کا ڈھنگ سیکھوگے۔ تب تو کچھ فایدہ ہوگا۔ نہیں تو دکھ ہی دکھ ہے۔ خودغرضی جہاں دکھ موت ہے۔ اور یوگ جہاں سکھ سمپا آنند ہے۔ جب راجہ اپنی رعیت کے دکھوں کا خیال نہیں کرتا۔ یا پرش اپنی استری کو یوگیہ نہیں بناتا۔ یا دولتمند بھائی اپنے غریب بھائی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی اس خودغرضی سے اپنی بھی موت ہے۔ اصلی زندگی تو تب ہے۔ جب دونوں ملکر کام کرینگے۔ اور سکھ پاوینگے۔

پیشتر ازیں ہم بتلا آئے ہیں۔ کہ دن رات اور سورج یا پرکرتی جیو ایشور یا من آتما اور پرماتما یا ابھیاس یوگ اور ویراگ سچائی کے تین پہلو ہیں۔ ان تین پہلوؤں میں سے پہلے دو پہلوؤں ابھیاس یعنی پاچک شکتی اور یوگ یعنی اصلی خوراک کی عظمت کو بخوبی ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ اب سب سے ضروری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور سب سے سرشٹ اور سب کے جیون سچائی کے تیسرے پہلو ویراگ کی طرف آپکو دھیان دیگر سچائی کے مکمل آدرش کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

ویراگ

ہم نے بتلایا ہے۔ کہ پاچک شکتی بہت اچھی چیز ہے۔ اس پر ساری زندگی کا دارومدار ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا ہے۔ کہ پاچک شکتی کا جیون یوگ یعنی اصلی خوراک ہے۔ لیکن خوب بھوک لگنے پر اصلی خوراک تب فائدہ کرتی ہے جب وہ اندازہ سے کھائی جاوے۔ جو شخص پاچک شکتی اور اصلی خوراک کی بزرگی کو سنکر اندھا دھند اصلی خوراک کا استعمال کرتا ہے۔ وہ بھی سخت غلطی کرتا ہے وہ بھی ابھی تک مکمل سچائی کے پار نہیں پہونچا۔ بالکل سچا آدمی وہ ہے۔ تندرستی خوبصورتی۔ بل اور دراز عمری کا حقدار وہ ہوتا ہے۔ جو خوب بھوک لگنے پر اصلی خوراک اندازہ سے کھاتا ہے۔ اور اپنی عمر کو دن بدن بڑھاتا جاتا ہے۔

پاچک شکتی اور اصلی خوراک کا جیون اندازہ ہے۔ بغیر اندازہ کے کوئی چیز کھانے سے قوت ہاضمہ بھی خراب اور ضایع ہوجاتی ہے۔ اور اصلی خوراک بھی بے ہضم دست اور قے کے ذریعہ باہر خارج ہوجاتی ہے۔ اور ساتھ ہی پہلی طاقت بھی زائل ہوکر سخت کمزوری اور موت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کا کوئی کام بغیر اندازہ کے اچھا نہیں ہے۔ اندھا دھند بغیر اندازہ کے کام کرنے والا سخت نقصان اٹھاتا ہے۔ سب کا جیون آدھار اصلی خوراک اور قوت ہاضمہ ہے لیکن یہ دونوں اندازہ کے ماتحت ہیں۔ اس واسطے سب سے بڑھکر سب کا جیون آدھار اندازہ ہے۔ جن کا دھیان ہر وقت اندازہ کی طرف لگا رہتا ہے بغیر اندازہ کے کوئی کام نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ سکھی رہتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اصلی خوراک اور پاچک شکتی آمد و خرچ ہیں۔ اور اندازہ آمد و خرچ کا حساب ہے۔ جو شخص باقاعدہ حساب نہیں جانتے۔ ان کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ اور وہ ہمیشہ غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے سرمایہ کو دوسروں کو لٹاتے رہتے ہیں۔ اور خود کنگال بنے رہتے ہیں۔ ہم ان اکونٹنٹوں کی۔ ان حساب دانوں کی از حد عزت کرتے ہیں۔ جو خالی حساب کو دفتر تک محدود نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنے ہر ایک کام میں حساب سے کام لیتے ہیں۔ کسی کی کوڑی بغیر حساب کے بغیر انصاف کے نہ خود لیتے ہیں۔ اور نہ دیتے ہیں۔ بلکہ تمام لین دین حساب سے رکھتے ہیں۔ اور پورے ایماندار بنے رہتے ہیں۔ ان کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ کیونکہ آمدہ کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ سننے کیجئے۔ اور بیچارہ شکار ہمیشہ وہ آدمی بنے رہتے ہیں جنکا کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ جس کے راج میں اندھیر نگری ہے۔ معلوم نہیں کیا آیا۔ کیا گیا کھایا۔ کیا باقی ہے۔ ایسا بے حساب آدمی جس کو آمد و خرچ کا کوئی پتہ نہیں۔ اور بے اندازہ خرچ کرتا رہتا ہے۔ وقت آتا ہے۔ کہ آمد ختم ہو کر خرچ کے واسطے روتا ہے۔ پچھتاتا ہے۔ لیکن اس وقت کچھ نہیں بنتا۔ پھر پچھتائے کیا ہوت ہے۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اس واسطے دانا آدمی کا کام ہے۔ کہ اپنی اصلی آمد کو اندازہ سے خرچ کرے۔ اور اسی طرح سے اپنے اصلی سرمایہ کو ضائع نہ ہونے دے۔ کیونکہ اصلی سرمایہ ہی مایۂ حیات ہے۔ اگر یہ بے اندازہ خرچ کرنے سے ہاتھ سے چلا گیا۔ تو زندگی کا خاتمہ ہے۔ بیج بیج اگر زندگی ہے۔ تو اسی اندازہ یا حساب کتاب میں ہے۔ تو گیان یہی اندازہ ہے۔ جو شخص بے اندازہ ورزش کرتا ہے۔ بے اندازہ کھاتا پیتا ہے۔ بے اندازہ کمبھکرن کی نیند سوتا ہے۔ بے اندازہ جاگتا ہے۔ غرضیکہ بے اندازہ آہار وہار کرتا ہے۔ وہ جہاں دکھی بیمار۔ کمزور اور تباہ بنا رہتا ہے۔ خود موت کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

منہ میں جاتا ہے۔ اور دوسروں کی موت کا باعث بنتا ہے۔ نہ وہ اپنا بھلا کرتا ہے۔ اور نہ دوسروں کی کوئی بھلائی کر سکتا ہے۔ پس اپنا اور دوسروں کا بھلا کرنے والی کوئی چیز اگر ہے۔ تو اندازہ ہی ہے۔ اندازہ سے سب کام درست ہو جاتے ہیں۔ یہی اندازہ ہی اس جہان کبیر کا منتظم ہے۔ اس کے انتظام سے اس کے حکم سے سورج چاند ستارے چمکتے ہیں۔ اور زمین گردش کرتی ہے سنسار بھر کی حرکت اور زندگی کا تعزن یہی اندازہ ہے۔

اب وچار یہ ہے۔ کہ ایسی کونسی اعلےٰ سے اعلےٰ ترکیب ہے جس سے کہ ہم ہر ایک کام میں اس اندازہ کو قائم رکھ سکیں۔ اور پورن آنند اٹھا سکیں جہانتک ہم نے سوچا اور وچارا ہے۔ اندازہ کال بھگوان کا پیغمبر ہے۔ جہاں کال بھگوان ہوگا۔ وہاں اندازہ ضرور ہوگا۔ کال کو وبھاگ کردو۔ تقسیم اوقات کر لو اندازہ خود بخود پیدا ہو جائیگا۔ جو شخص اپنے وقت کو تقسیم کرکے ہر ایک کام باقاعدہ انوسار کرتا ہے۔ اس کا اندازہ ہمیشہ قائم رہتا ہے بغیر تقسیم اوقات کے اندازہ کا قائم رہنا کبھی ممکن ہی نہیں ہے۔ جن لوگوں نے آج دنیا میں ترقی کی ہے۔ اور ترقی کر رہے ہیں۔ وہ اس تقسیم اوقات ہی کا دان سے ہے۔

تمام سنسار اس کال کے چکر میں گھوم رہا ہے۔ ساری دنیا اس کال سے بندھی ہے۔ بغیر کال کے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ ہماری زندگی بھی اسی کال کا ایک حصہ ہے۔ اگر ہم اس کال کی قدر کرتے ہیں۔ تو ہماری زندگی بھی قابل قدر بن جاتی ہے۔ اور شاندار ہو جاتی ہے۔ اگر ہم اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ تو یہ کال بھگوان ہم کو کھا جاتا ہے۔ اور ہم کو سنسار بھر کی نعمتوں سے محروم رکھتا ہے۔ اس کال دیوتا کا ڈنڈ ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے۔ جو اس کال بھگوان کی عظمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو سمجھ لیتا ہے۔ اس کو کال نہیں ستاتا۔ اس کو موت نہیں آتی۔ اس کو لازوال
آنند جیون موکھش حاصل ہو جاتا ہے۔ کال یا وقت یا زندگی ایک لازوال
دولت ہے۔ جو اس بیش قیمت دولت کو بے پرواہی سے کھو بیٹھتا ہے۔ وہ سخت
پچھتاتا ہے۔ وقت کا ایک ایک لمحہ ایک ایک روپیہ ہے۔ ایک ایک پران ہے
جو روپیہ اور پران کو کھو بیٹھتا ہے۔ اس کو پھر آنند کہاں؟ جو لوگ وقت کے
ایک ایک سکنڈ کی قدر جانتے ہیں۔ اور اس کو ضایع نہیں گنواتے۔ اور اس
کو کسی اچھے کام میں لگاتے ہیں۔ وہ چند دنوں میں دولت۔ عزت۔ اقبال تندرستی
اور درازعمری کے مالک بن جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے جو مورکھ لوگ اپنے
پیارے وقت کو بے فایدہ گپ مارنے۔ دوسروں کی برائی اور لڑائی بھڑائی
یا وشے بھوگ کے برے خیالات میں ضایع کر دیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دکھوں کے
شاکی ہوتے ہیں۔ دنیا کو دکھ روپ کہتے پھرتے ہیں۔ ان کو اس دنیا میں کوئی
سکھ ہی نظر نہیں آتا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پرمیشر نے تمام دکھ ہی دکھ ہمارے
واسطے پیدا کر دیئے۔ لیکن ان کو یہ سمجھ نہیں آتا۔ کہ ہم نے ہی اپنی بیوقوفی
سے تمام سکھوں کے بھنڈار وقت کے ایک ایک لمحہ کو کھو دینے سے ایک ایک
سکھ کو کھو دیا۔ اور آج ہماری یہ حالت ہو رہی ہے۔ کاش کہ دنیا اگر اس راز
کو جان لے۔ اور دکھوں کا رونا مٹ جاوے۔ تو پھر آنند ہی آنند ہر سو دکھائی
دینے لگ پڑے۔ اور ہمارے بھاگ کھل جاویں۔ اس دنیا میں اعتبار سب سے
بڑھیا چیز ہے۔ اس دنیا میں جس کا اعتبار جم جاوے۔ بس پھر تو اس کی چاندی
ہی چاندی ہے۔ سونا ہی سونا ہے۔ تمام ان بڑائی کے دینے والا کیول اعتبار
ہے۔ اور یہ اعتبار وہاں ہوتا ہے۔ جہاں وقت کی پابندی ہے۔ جس کا کوئی
وقت مقررہ نہیں ہے۔ وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ جھوٹے اور مکار کا کوئی اعتبار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں کرتا۔ کوئی عزت نہیں کرتا ہے۔ اس کا کوئی کام سپھل نہیں ہوتا ہے۔ وہ پبلک کو دھوکھے میں رکھنے والا ہے۔ اس پر ہر کوئی غصہ کرتا ہے۔ بے اعتباری کی موت ہے۔ زندگی زہر سمان ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں میرا اعتبار قایم ہو جاوے میں بڑا آدمی بن جاؤں وہ وقت کی پابندی شروع کر دے۔ تقسیم اوقات کر کے خود وقت مقررہ پر ہر ایک کام کرے۔ اور اپنے اصول کا پکا بن جاوے۔ کبھی بھی اپنے اصول سے نہ گرے۔ چاہے زمین اور آسمان اور سورج چاند ستارے اپنا دھرم چھوڑ دیں۔ لیکن وہ اپنا دھرم مقررہ وقت کے کام کو نہ چھوڑے۔ اس طرح سے دوسرے لوگ جب اس کو اپنے وقت کا پابند۔ اصول کا پکا پاوینگے۔ تو وہ بھی اس کے ساتھ ویسا سلوک کرینگے۔ اس کا ثبوت ہم آجکل کی سوسائٹیوں میں عام دیکھتے ہیں کارروائی کا وقت کچھ مقرر کرتے ہیں۔ تو پھر کارروائی کسی اور وقت کرتے ہیں۔ ایسی سوسائٹیوں کی بے انتظامیوں کو دیکھ لوگ بھی تاڑ جاتے ہیں کہ ان کا اصول پکا نہیں ہے۔ وہ بھی وقت ٹال کر بے وقت آتے ہیں۔ اسی بے انتظامی سے اس بے اصولے پنے سے دونوں کا وقت ضایع ہوتا ہے۔ دونوں دوکھے رہتے ہیں۔ دونوں وقت کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ سچ تو یوں ہے کہ جو شخص دوسروں کو وقت کا پابند بنانا چاہتا ہے پہلے وہ خود وقت کا پابند بن جاوے۔ اس کے اس پختہ عادت کو دیکھکر مجبوراً دوسرے آدمیوں کو بھی اس کے پیچھے چلنا پڑیگا۔ جو شخص سورج سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو شخص سچائی سے کچھ لابھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سورج اور سچائی کے اٹل قانون کو بغور مطالعہ کریں۔ اور اس کے مطابق اپنے جیون کو بنا دیں وہ بھی سورج اور سچائی بن جاوینگے۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاہے آپ ہماری بات کو مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن ہم آپ کو وید آدمی ستیہ شاستروں کے حوالہ دیکر وقت کی پابندی کا قائل کرنا چاہتے ہیں۔ اور بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ ذرا غور سے سوچیئے۔ کہ کس طرح سے انہوں نے وقت اور اس کی تقسیم کو تمام سکھوں کا منبع مانا ہے۔

اتھروید کانڈ ۱۹۔ انوواک ۶ ورگ ۵۳ منتر ۲

پابندی وقت اور اس کے فوائد انسان کا سن وقت کے چکر میں لگا رہتا ہے۔ سانسوں کی رفتار بھی وقت کی پابند ہے۔ انسان کی شہرت بھی وقت پر ہی ہوتی ہے۔ اور وقت پر ہی سبکو راحت ملتی ہے مطلب یہ کہ جو شخص وچار کر وقت پر کام کرتا ہے۔ وہی راحت اور تعریف حاصل کرتا ہے۔ اس لیئے وید بھگوان بتاتے ہیں۔ کہ وقت کو بیفایدہ کبھی نہ خرچ کرنا چاہیئے۔ جو وقت کو بے فایدہ کھوتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو ضایع کرتے ہیں۔ سب کاموں کے لیئے وقت کی ضرورت ہونے سے اول وقت کی قدر معلوم ہونی ضروری ہے۔ دنیا میں جتنے نامی شخص گذرے ہیں۔ وہ سب کے سب وقت کی بڑی قدر کرنیوالے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے وقت کی بزرگی و عظمت جانکر اس کی قدر کی ہے۔ وہی دنیا میں کامیاب ہوئے ہیں انسان کا کوئی بھی کام مناسب وقت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ قانون قدرت ہم کو بتا رہا ہے۔ کہ سورج وغیرہ گرہوں کے طلوع وغروب میں اور درخت کی پیدائیش۔ بڑھی اور پھل پھول لگنے میں جتنا وقت چاہیئے۔ اس سے کم وقت میں سورج وغیرہ گرہوں کا طلوع و غروب اور درخت کے پھل پھول کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ہمارے ہر ایک طرح کے کاموں میں جتنے وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی ضرورت ہے۔ اس سے کم میں کبھی کوئی کام ٹھیک طور پر نہیں ہو سکتا۔ یہ قدرت کا قانون ہے۔ کہ جس شے کے بننے میں جتنی جگہ۔ وقت اور سامان کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر وہ شے ہرگز نہیں بن سکتی۔ اس ناقابل ترمیم و تنسیخ قانون کے نہ جاننے والے مقررہ وقت پر کام نہیں کرتے۔ جس سے ان کے کئی کام اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ جلدی کرتے ہیں۔ جس سے بہت سے کام ادھورے رہ جاتے ہیں۔ اور بگڑ بھی جاتے ہیں۔ جس سے ان کو بڑا بھاری رنج و تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ تب پچھتانا پڑتا ہے۔ اس پچھتانے سے ان کی طاقت۔ عقل قوت۔ و ہمت۔ زائل ہو جاتے ہیں۔ ساری حالت بگڑ جاتی ہے۔ مثلاً ایک بابو کو دس بجے دفتر میں پہونچنا چاہیئے۔ اگر وہ سوا دس بجے پہونچے۔ تو غیر حاضری کی سزا ملتی ہے۔ اگر پھر بھی وہ ایسی ہی غفلت سے وقت پر دفتر میں نہ پہونچے۔ تو افسر اسے دفتر سے نکال دیتا ہے۔ غرضیکہ وقت پر کام نہ کرنے سے ایسے کئی برے نتائج نکلتے ہیں۔ ان تکلیفات سے بچنے کے لئے ویدمیں قانون قدرت کی مثال سے انسانوں کو پرماتمانے ہدایت کی ہے۔ کہ

رگوید ادھیائے انوواک ۲ ورگ ۱۲ منتر ۵

جیسے دن رات سلسلہ وار ہوتے ہیں۔ یعنی دن کے بعد رات ہوکر پھر دن ہوتا ہے۔ ایسے ہی رتوئیں بھی باترتیب گرمی کے بعد برسات۔ سردی وغیرہ آتی ہیں۔ جیسے دنیا کے تمام کام ٹھیک ٹھیک مقررہ وقت پر ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انسان کو بھی اپنی زندگی کے تمام کام مقررہ وقت پر کرنے لازم ہیں۔ جو شخص بموجب حکم مندرجہ بالا پابندی وقت کریگا۔ وہی کامیاب ہوگا۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ مقررہ وقت پر کام نہ کیا جائیگا۔ تو پھر تمام دنیا کی سلطنت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی دینی منظور کرے۔ تب بھی وہ وقت ہاتھ نہیں آسکتا۔ جیسے کسی بادشاہ کو اپنی آیندہ بہبودی کے لئے کوئی عمدہ کام کرنا تھا۔ مگر غفلت یا تساہل سے نہ کیا۔ اور یہی سمجھتا رہا۔ کہ یہ کام آجکل میں کرلونگا۔ مگر روح قبض ہونے تک نہ کرسکا۔ اور مرتے وقت کہنے لگا۔ کہ اگر اب ایک لمحہ مزید کے لئے مجھے کوئی زندہ رکھے تو اس کو اپنی نصف سلطنت دیدونگا۔ بھلا یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ موت سے کوئی ایک لمحہ بھی بچا سکے۔ اس لئے آخر وقت میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ اور من کی من میں رہ جاتی ہے۔ لہذا وقت کو کبھی ضایع نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کھیتی خشک ہوجانے پر بارش۔ انسان کے ڈوب جانے پر ناؤ۔ بیماری سے مرجانے پر دوا۔ اور گھر میں آگ لگ جانے پر کنوان کھودنا وغیرہ وغیرہ ذرایع سب فضول ہی ہوتے ہیں یہی حال دیگر سب کاموں کا ہے۔ جیسے اپنے وقت میں گورنر جنرل صاحب بہادر سے لیکر چپراسی تک اپنے اختیارات کی حد تک کام کرسکتے ہیں۔ مگر وقت نکل جانے کے بعد پھر کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ جیسا بھرتری ہری نے کہا ہے۔

بھرتری ویراگ شتک شلوک ۷۶

جب تک جسم تندرست ہے۔ بڑھاپا دور ہے۔ جسم میں طاقت بنی ہوئی ہے۔ اور زندگی کا تنزل شروع نہیں ہوا۔ تبھی تک انسان کو روحانی بہبودی کے ذرایع استعمال کرلینے چاہیئے۔ کیونکہ گھر میں آگ لگ جانے پر کنوان کھود کر کوئی اسے بجھا نہیں سکتا۔ بس موافق وقت نکل جانے پر انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ جیسے ریل گاڑی کا وقت چوک جانے پر پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی وقت مقررہ پر کام نہ کرنے والا بھی سب کاموں میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ جو لمحہ انسان کا ہر وقت گذرتا ہے۔ وہ واپس نہیں آسکتا۔ جو اسے ضایع کرتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ سب سے زیادہ بیوقوف ہے۔ کیونکہ وقت انسان کی نہایت عمدہ زمین (جاگیر) ہے۔ اس میں ہر قسم کی چیز پیدا کر سکتا ہے۔ اس وقت کی زمین پر کوشش وتدبیر کا ہل نہ چلانے سے بنجر زمین میں درخت خاردار کی مانند انسانوں میں بھی بدعادات کے خاردار درخت اُگ آتے ہیں۔ اگر روپیہ وغیرہ اشیاء ضایع ہو جائیں۔ تو کوشش وتدبیر سے پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر گیا ہوا وقت پھر کبھی نہیں آسکتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو وقت کے سوائے زندگی اور کچھ بھی نہیں جو شخص وقت ضایع کر رہا ہے۔ وہ زندگی کھو رہا ہے۔ جس طرح کہ چراغ میں تیل ہر لحظہ جلتا جاتا ہے۔ جب سب جل چکتا ہے۔ تو چراغ گل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی لمحہ بہ لمحہ عمر کم ہوتی جاتی ہے۔ جب سب ختم ہو چکتی ہے۔ تو موت آجاتی ہے۔ اس لئے وقت کو ہرگز ضایع نہ کرنا چاہیئے۔ اور جو فرض ہے۔ وہ ادا کرنا چاہیئے۔ بہت سے لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ وقت جاتا ہے۔ مگر یہ بات ایسی ہے۔ کہ جیسے ریل گاڑی پر بیٹھکر نیچے دیکھنے سے معلوم ہوا کرتا ہے۔ کہ زمین دوڑی جارہی ہے۔ مگر زمین نہیں دوڑتی۔ بلکہ انسان سمیت گاڑی دوڑتی ہے۔ ایسے ہی گھنٹہ ایکرس ہونے کے باعث وقت نہیں جاتا۔ بلکہ عمر کے ساتھ انسان ہی جارہا ہے اس امر کو سب لوگ بخوبی محسوس نہیں کر سکتے۔ مگر تعجب یہ ہے۔ کہ اکثر طلبمین اس مفلس و فاقہ دار بھارت ورش کے ہزاروں روپیہ دیگر ممالک میں پہونچا کر اونٹ اور ہاتھی کے گلے میں گھونگروؤں کی طرح گھڑی لٹکائے پھرتے ہیں۔ لیکن جس مطلب کے لئے گھڑی رکھی جاتی ہے۔ اس مطلب کو نہیں جانتے۔ بلکہ صرف شوبھا اور خوبصورتی کے لئے لٹکائے پھرتے ہیں۔ لیکن گھڑی نمایش یا خوبصورتی کے لئے نہیں۔ بلکہ وقت کا اندازہ بتانیوالہ آلہ ہے۔ جو شخص وقت مقررہ پر کام کرتا ہے۔ اور اپنا وقت ضایع نہیں کرتا۔ اس کو گھڑی رکھنی مناسب ہے۔ مگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسروں کا کوئی حق نہیں۔ الغرض جو شخص نکما بیٹھا رہتا ہے۔ وہی بدچلن سُست اور گنہگار ہوتا ہے۔ اور جو ہمیشہ تقسیم اوقات کرکے اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ وہی صاحب ہمت اور تدبیر۔ نیک چلن۔ صاحب علم۔ بااخلاق۔ دوسروں کی بہبودی کرنیوالے۔ فراخدل۔ سخی۔ رحیم۔ فاضل اور عقلمند ہوتے ہیں پس ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ وقت کی تقسیم کرکے ہر ایک کام مقررہ وقت پر کرے۔ دنیا کی ہر ایک چیز سمے پر ہی سواد دیتی ہے۔ وقت پر لپکا ہوا پھل وقت پر کھانے سے ہی مزا آتا ہے۔ ہر ایک چیز کی زندگی اور موت وقت پر ہی اچھی لگتی ہے۔ بے موقع و محل کوئی کام ہی اچھا نہیں ہے۔ بھوکے کو بھوجن پیاسے کو پانی۔ محتاج کو دان وقت پر دینے سے ہی فایدہ ہوتا ہے۔ یہی وقت ہی وقت پر سب کچھ کر دکھاتا ہے۔ اسی وقت کی قدر کرنے اور اس کو تقسیم کرکے ہر ایک کام کو پورا کرنے میں ہی پرم آنند ہے۔

تقسیم اوقات کا سب سے بڑا فایدہ ویراگ ہے۔ کیونکہ جب ہم ہر ایک کام کو باموقع وقت کی تقسیم کرکے کرتے ہیں۔ تو اس طرح سے کسی ایک کام میں ہم نہیں پھنسے رہتے۔ بلکہ باری باری سے ہر ایک کام کو بھگتاتے ہوئے آزاد بنے رہتے ہیں۔ اور کسی ایک کام کی غلامی سے دُکھی نہیں ہوتے۔ بلکہ نشکام کرم کرتے ہوئے خوش رہتے ہیں۔ یہی اصلی ویراگ ہے۔ اسی ویراگ کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔ اور یہی سب سے ضروری اعلےٰ سچائی ہے۔ جو لوگ بغیر کسی اچھل یا بغیر کسی طمع کے نشکام کرم کرتے ہیں۔ دوسروں کو فیض پہونچاتے ہیں۔ ان کو کوئی دکھ نہیں ستاتا۔ دکھ تو ان کو ستاتا ہے جو کسی کے ساتھ تھوڑی سی نیکی کرتے ہیں۔ اور اس سے بہت سی نیکی کی امید رکھ بیٹھتے ہیں۔ اور امید اس سچائی پر وشواش نہیں کرتے۔ کہ نیکی کا پھل خود بخود ملتا ہے۔ کسی کے ساتھ بھلائی کرکے ایشور ارپن کردینا اصلی ویراگ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

. . . . ہماری زندگی کا سارا دارومدار قوت ہاضمہ پر ہے۔ اور اس کی کمزوری کے تین کارن ہیں۔ اول قوت ہاضمہ کے کمزور ہونے پر زیادہ خوراک سے اس کو اور کمزور بنانا۔ دوسرا قوت ہاضمہ کی قوت کو اچھی خوراک سے نہ بڑھانا۔ بلکہ بُری خوراک سے اس کو کمزور بنا دینا۔ تیسرا قوت ہاضمہ کی موجودگی میں اچھی خوراک لگاتار یا بار بار کھائے جانا۔ اور اس کو ذرا بھی آرام دیکر اپنی قوت کو بحال کرنے کا موقع نہ دینا۔ اور اس کو کمزور بنا دینا۔ اسی طرح سے ہماری زندگی کا انحصار کام کرنے یا ابھیاس کرنے پر ہے۔ اور اس کرم شکتی یا ابھیاس شکتی کی کمزوری کے بھی تین باعث ہیں اول اپنی شکتی سے بڑھکر کام کرکے ابھیاس شکتی کو کمزور بنانا۔ دوسرا اس ابھیاس شکتی کو اچھی خوراک یوگ سے نہ ترقی دینا بلکہ بُری خوراک سے کمزور بنا دینا۔ تیسرا ابھیاس شکتی کی موجودگی میں اچھی خوراک یوگ کو لگاتار کھائے جانا اور ویراگ سے اس کی طاقت کو بحال رکھنے کا خیال بھول جانا۔

عام طور سے کچھ سمجھدار لوگ خوب بھوک لگنے پر اچھی خوراک کھاتے ہیں۔ یا یتھا شکتی اچھا کام کرتے ہیں۔ یعنی کمزوری کے پہلے دو پہلوؤں پر تو دھیان دیتے ہیں۔ لیکن تیسرے پہلو کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی واسطے وہ شاذ و نادر بیمار بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر سچائی کے تینوں پہلوؤں پر پورن دھیان دیں۔ تو کبھی بھی بیمار نہ ہوں۔ سچائی کے تیسرے پہلو کا تقاضا ہے۔ کہ اچھی خوراک کو بھی لگاتار نہ کھائے جاویں۔ بلکہ قوت ہاضمہ کی بہتری کے واسطے اس کو کچھ عرصہ چھوڑ دیا جاوے۔ یعنی اصلی خوراک سے ویراگ پیدا کیا جاوے اس سے دو فایدے ہیں۔ ایک تو قوت ہاضمہ کی طاقت بحال ہو جاویگی۔ اور دوسرے اپنا کام اچھی طرح سے کرنے کے قابل ہو جاویگا۔ دوسرا ہمیشہ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی چیز کھانے کے غلام نہ بنے رہینگے۔ کیونکہ کسی ایک چیز کے دام محبت میں پھنسنا ہی تمہاں دُکھ ہے۔ اسی سچائی اسی ویراگ کی ہو سکتا قایم رکھنے کی خاطر ہی ہمارے پراچین بزرگوں نے برت کی رسم قایم کی ہے۔ جو شخص ہر روز خوب بھوک لگنے پر اچھی خوراک اندازہ سے کھاتا ہوا کبھی کبھی بلکہ برت رکھ لیتا ہے یا ہلکی غذا پھل آہار سے قوت ہاضمہ کی طاقت کو قایم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی تندرستی بل اور آیو بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ آنند کی زندگی گذارتا ہے۔ کبھی کبھی اصلی خوراک کو چھوڑ کر بھوکا رہنے کا تپ کرنا یا برت رکھنا اور اپنی اصلی خوراک موہ و محبت کو علیحدہ رکھنے کا پرم پرشارتھ کرنا سچا ویراگ کہلاتا ہے۔ ایسے ویراگی مہاتما ہی ۔ نشکام بھاؤ سے سنسار کے کلیان کے واسطے شدھی اور باقاعدگی کا کام کر سکتے ہیں۔

جو تھوڑی عقل والے ہیں۔ وہ تو ویراگ کی بزرگی کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ اور اخیر میں دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن پرماتما نے جنکو عقل دی ہے۔ راجیہ دیا ہے۔ حکومت دی ہے۔ وہ خود بھی اس ویراگ سے کام لیتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اس ویراگ سے سُکھ پہونچاتے ہیں۔ مثلاً اپنی مہربان دانا گورنمنٹ کے انتظام کی طرف ذرا نظر ڈالیئے۔ کہ کس طرح سے شدھی اور باقاعدگی سے کام ہو رہا ہے۔ ہر ایک کام کا وقت مقرر ہے تمام دفاتر وقت پر کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ اور ویراگ کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ ہماری مہربان گورنمنٹ اپنے ملازموں سے ہفتہ میں چھ دن تو کام لیتی ہے۔ اور ہر ہفتہ ایک دن رخصت دیتی ہے۔ اور پھر سال بھر کے بارہ مہینوں میں سے بھی علاوہ اور ضروری رخصتوں کے ایک مہینہ کا اور آرام دیتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے کچھ مقررہ وقت ملازمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرنے کے بعد نشین دیگر ہماری طاقت کو قایم رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ کیا کبھی آپ نے یہ سوچا کہ یہ کیوں ایسا کرتی ہے؟ ان کا ایسا کرنا کس بات پر منحصر ہے؟ اگر آپ بغور وچارینگے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ لگاتار اچھی محنت بھی انسان کو جلدی بیمار کمزور اور بوڑھا کردیتی ہے۔ ہماری مادر مہربان گورنمنٹ نہیں چاہتی۔ کہ ان کے پیارے پتر لگاتار محنت سے کمزور بیمار اور بوڑھے ہو جاویں۔ اور ان کے کام کو بھی اچھی طرح سے تازہ روح سے بڑے شوق و محبت کے ساتھ جلدی پورا نہ کرسکیں۔ یہی وجہ رخصتوں کے مقرر کرنے کی ہے۔ کیونکہ کچھ دن کام کرکے کام کو تھوڑی دیر کے واسطے چھوڑ دینا اور اپنی طاقت کو بحال کرکے دوسرے دن کے کام کے واسطے تازہ روح بن جانا اور اپنی اور دوسروں کی بہتری کے واسطے اپنی جیون شکتی کو قایم رکھنا اصلی ویراگ ہے۔ پیارے ناظرین! ہم نے سچا شکتی آئینہ جہاں نما سچائی کے مکمل قانون ابھیاس یوگ اور ویراگ کی عظمت کو آپ کی سیوا میں عرض کردیا۔ اب ہم وید آدی ستیہ شاستروں کے مت سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں کہ آیا یہ سچائی کہانتک مکمل سچائی ہے۔ یہ سچائی صرف ان لوگوں کو لابھ پہنچاویگی جو اس کو ہر روز بار بار وچارینگے۔ ہر روز اسی سچائی کا دھیان کرینگے۔ اور بانی اور کرم دوارا اسی سچائی کو عمل میں لاکر سچا امرت پھل کھائینگے۔

ستیہ شاستروں کا سچا آدرش

ادھیاتمک، ادھی بھوتک اور آدھی دیوک تین پرکار کے دکھوں کی نیورتی اور آنند جیون کی پراپتی کے لئے تمام ستیہ شاستر ایک مت ہو کر یہ اپدیش کر رہے ہیں۔ یہ پرم پرشارتھ بتلا رہے ہیں۔ یہ سچا آدرش سامنے رکھ رہے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ کہ دیش وستو اور کال کا وچار کیئے بغیر کوئی کام ہرگز ہرگز نہ کرو۔ اگر اس وچار یا مکمل گیان کے بغیر کوئی کام کروگے۔ تو مہاں دکھ اٹھاؤگے۔ یعنی پوتر بھومی میں سچا بیج سمے انکول بونے سے ہی امرت پھل کا آنند حاصل ہوگا۔ جو شخص زمین۔ بیج اور سمے کی خوبی دیکھے بغیر اندھا دھند اپوتر بھومی میں اپوتر بیج بے وقت بے موسم بو دیتا ہے۔ وہ ناکامیاب ہی رہتا ہے۔ اول تو وہ پھل کھا ہی نہیں سکتا۔ اگر پھل پیدا ہوتا ہے۔ تو بالکل ناقص کمزور اور بے مزہ۔ مہاں دکھ دینے والا۔ اگر آپ اس سچائی کو بغور وچارینگے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا۔ کہ آج ہم کو جو دکھ ہو رہے ہیں۔ وہ اس سچائی کے برخلاف چلنے کا صریحی ثبوت ہیں۔ استری زمین ہے۔ پرش بیج ہے۔ اور سنتان پھل ہے۔ اس پھل کے بیمار۔ کمزور اور نکما ہونے اور بے موسم بے وقت برباد ہونے کا بڑا بھاری کارن یہی ہے۔ کہ استری پرش کا گن کرم سبھاؤ دیکھے بغیر یوگ ہوتا ہے۔ اور پھر ان کے ملنے کا کوئی مقررہ سمے نہیں ہے۔ ان کو یہ گیان ہی نہیں ہے۔ کہ اتم سمے پر اتم زمین میں اتم بیج بونے سے ہی اتم پھل پیدا ہوتا ہے۔ اس اگیانتا اس لاعلمی کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ اول تو سنتان پیدا ہی نہیں ہوتی۔ اگر پیدا ہوتی ہے۔ تو بیمار کمزور اور سڑیل اور مہاں دکھ دینے والی اور اپنے ماں باپ کے آگے مرنے والی۔ اس ظالم دکھ اور موت کے پنجہ سے بچانے کے لیئے ہی رشی مہرشی بار بار اپدیش کرتے ہیں۔ کہ زمین۔ بیج اور سمے یا دیش وستو کال کا گیان حاصل کرکے ہر ایک کام کو کرو۔ اور پریم سکھی بنے رہو۔ اور دوسروں کے واسطے بھی سکھ کا باعث بنو۔

ہم نے جو مکمل سچائی کا آدرش آپ کے سامنے رکھا ہے۔ وہ بھی یہی آدرش ہے۔ یعنی ابھیاس روپی پوتر بھومی میں پوتر دیش میں یوگ روپی پوتر بیج پوتر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وستو۔ ویراگ بھگوان۔ کال کا خیال کرکے یوئ۔ اور امرت پھل کا مزا چکھو۔ کام کرو۔ تو نشکام بھاؤ سے اچھا کام کرو۔ اور باموقعہ عمل کرو تب سچی کامیابی ہوگی اور سچا آنند حاصل ہوگا۔ ورنہ دلیش وستو۔ کال یا ابھیاس یوگ ویراگ کا وچار کیئے بغیر ہر ایک کام دکھدائی ہوگا۔ اور ظالم موت کے پنجہ میں ڈالنے والا ہوگا۔ اور مکتی دھام سے پرے رکھنے والا ہوگا۔ یہ تمام ستیہ شاستروں کا نشچیت پکا سدھانت ہے۔ اس سچے سدھانت کی جو شخص شرن لیگا۔ وہی سچے سکھ کا بھاگی بنیگا۔

ویدوں کا سار گیان

अग्नि मीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्।
होतारं रत्न धातमम्॥ ऋ. १।१।१॥

یہ رگوید کا سب سے پہلا منتر ہے۔ یہی چراچر جگت کا اعلےٰ آدرش ہے۔ اسی ایک منتر پر جیتنا وچارا جاوے۔ فایدہ ہی فایدہ ہے۔ یہ رتنوں کا خزانہ ہے۔ امرت کا گیان ہے۔ برہم کا سروپ ہے۔ جیون کا آدھار ہے۔ اور سچائی کا بھنڈار ہے۔ اس کی مفصل تشریح پڑھنے کا جنکو شوق ہو۔ وہ مارتنڈ اپریل ۱۹۱۲ء سے دیکھ لیویں۔ یہاں مختصر اور اشارۃً اس اگنی دیو منتر کا مطلب لکھا جاتا ہے۔

اگنی ہی سچائی ہے

اس سنسار میں اگنی ہی سب سے سریشٹ ہے۔ اگنی ہی پرم تتو سچائی ہے۔ جس کا اظہار ہر سو ہو رہا ہے۔ تمام تیج اور پرکاش اگنی کا ہی ہے۔ اگنی ہی جیون ہے۔ یہ اگنی تعریف کے قابل ہے۔ اگنی ہی دھرم اور دھارن کرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے یگیہ ہے۔ اگنی ہی سب سے پہلے سدپ کا نشکام بھاؤ سے ہت کرنے والی ہے۔ تمام جگت کا یہ جو جہاں کام ہو رہا ہے۔ جہاں یگیہ رچا ہوا ہے۔ اس کا دیوتا بھی اگنی ہی ہے۔ اگنی کے ذریعہ سے سردی گرمی برسات وغیرہ موسم پیدا ہوتے ہیں۔ اور موسم موسم میں قسم قسم کے پھل پھول اناج پیدا ہو کر ہم کو آنند دیتے ہیں۔ تمام تبدیلی کا منبع اگنی ہی ہے۔ اسی تبدیلی ہی سے تمام سکھ نکلتے ہیں۔ اسی واسطے اگنی تمام سکھوں کا منبع ہے۔ سونا۔ چاندی لوہا وغیرہ تمام دھاتوں کے پیدا کرنے والا اور ہر قسم کے الیشوریہ کا داتا بھی اگنی دیوتا ہے۔ یہ اگنی قابل پرستش ہے۔

اگنی کا دھرم جلانا اور پرکاش کرنا ہے۔ جو اس اگنی کے گن کرم سبھاؤ کو اچھی طرح سے جانکر اس سے یتھارتھ کام لیتا ہے۔ وہ تو اس سے زندگی بل تندرستی اور خوبصورتی و خوب سیرتی حاصل کرتا ہے۔ جو اس کو بے سمجھے سے استعمال کرتا ہے۔ جو اس کے سبھاؤ سے بالکل ناواقف ہے۔ اس کو یہ اگنی جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور اس کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔ اسی واسطے اگنی جہاں سکھ سروپ ہے۔ وہاں دکھ سروپ بھی ہے۔ جہاں دیا سروپ ہے وہاں بھیانک سروپ بھی ہے۔ جہاں اپنے پیارے بھگتوں کا ہت کرنے والی ہے۔ وہاں پاپیوں کا ناش کرنے والی بھی یہی ہے۔ اور ان کو دکھوں کی بھٹی میں تپانا بھی اس کا دھرم ہے۔ ادھیاتمک آدھی بھوتک ادھی دیوک تین قسم کے تاپ اس اگنی کے سبب سے ہیں۔ بغیر اگنی کے تاپ چڑھ نہیں سکتا۔ اس تاپ سے اگنی سے ناواقف اگیانی لوگ تپ رہے ہیں۔ ان کے آتما کو شانتی نہیں آتی۔ ان تاپوں سے مکتی تب ہوگی۔ جب اس تاپ سروپ اگنی کے گن کرم سبھاؤ کے گیان میں تپینگے۔ اور اس اگنی کو اپنا سروپ بنا لیونگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیونکہ دُکھ بیگانگی میں ہے۔ اور سُکھ یکسانیت۔ سمانتا۔ پریم اور اپنا بنانے میں ہے۔ جب اگنی جو تاپوں کا مول کارن ہے۔ ہماری اپنی بن جاویگی۔ پھر ہم کو تاپ کیسے ستائینگے؟ اسی واسطے تاپوں سے بچانے والی اور سُکھوں کے دینے والی اگنی ہی ہے۔ اس کو ہمارا بار بار نمسکار ہے۔

سُوکھشم اور سھتول کے بھید سے اگنی دو پرکار کی ہے۔ سھتول اگنی سے سورج چاند ستارے۔ اور یہ تمام لکشمی سروپ جگت بنا ہوا ہے۔ اور سوکھشم اگنی وہ ہے۔ جو ان سورج چاند ستاروں اور تمام چراچر جگت کا انتریامی ہرنیہ گربھ پرما ہے۔ سھتول اگنی جسم ہے۔ اور سوکھشم اگنی روح ہے۔ جسم اور روح یا جڑ اور چیتن کی گرنتھی یہ برہمانڈ ہے۔ پرکرتی سھتول اگنی ہے۔ اور پرکرتی کا گیان ودیا سچائی کا قانون سُوکھشم اگنی ہے۔ پنڈے سو برہمانڈے جو کچھ سنسار بھر میں موجود ہے۔ اس کا بیج ہمارے اندر موجود ہے۔ ہم اس برہمانڈ کے خلاصہ ہیں۔ ہمارا جسم پرکرتی کا ہے۔ ہمارا آتما پرماتما کا ہے۔ پرکرتی کے تمام سامانوں سے ہم سھتول اگنی کو کھاتے ہوئے اور سچائی کے قانون ویدک گیان سے سوکھشم اگنی کو دھارن کرتے ہوئے ہم زندہ رہ سکتے ہیں۔ یہ سھتول اور سوکھشم دونوں پرکار کی اگنی ہی آنند جیون کا بھنڈار ہے۔ جن مہاتماؤں نے اس اگنی کی بزرگی کو سمجھکر اپنے آپ کو اگنی سروپ بنا لیا ہے۔ ان کی من بانی اور شریر میں تیج اور پرکاش کا ایسا زبردست بل ہوتا ہے۔ کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ ناامیدی سے پژمردہ دل ایسے سدھ مہاتماؤں کے ست سنگ سے اتساہ پریم اور آنند سے زندہ ہو جاتے ہیں اور ان میں کرم شکتی پیدا ہو جاتی ہے۔ مردوں کو زندہ کر کے کرم شکتی پیدا کرنا ان دو پرکار کی اگنیوں کا کام ہے۔ ان کو ہماری بار بار نمستے ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان سوکھشم اور ستھول دو پرکار کی اگنیوں میں سے سوکھشم اگنی سرشٹ ہے۔ستھول اگنی حرکت یا کرم شکتی ہے۔اور تمام حرکتوں یا کریاؤں کا منبع سوکھشم اگنی گیان شکتی ہے۔ان میں سے کرم شکتی نکرشٹ اور گیان شکتی اُتم شکتی ہے۔اسی کرم اور گیان کے یوگ سے تیسری شکتی پیدا ہوتی ہے۔جسکو اُپاسنا شکتی کہتے ہیں۔یہ مدھیم شکتی ہے۔اسی طرح سے یہ کرم اُپاسنا گیان اُتم مدھیم اور نکرشٹ کے بھید سے تین شکتیاں ہیں۔یعنی ایک سچائی کے تین پہلو ہیں۔ان تین شکتیوں کو اگنی وایو آدتیہ، برہما، وشنو مہیش یا ایشور جیو پرکرتی بھی کہتے ہیں۔سچائی ایک بل ہے۔اور وہ کرم اپاسنا گیان تین شکتیوں کے یوگ سے پیدا ہوتا ہے۔اس ستیہ بل کو ہمارا بار بار نمسکار ہے۔

ویدوں کا سار گیان ستیہ بل سورج ہے۔اور وید منتر اس مہان سورج کی کرنیں ہیں۔اور یہ کرنیں کرم اپاسنا گیان تین کانڈوں میں منقسم ہیں اور سنسار بھر میں بیج، پرکاش اور بل پیدا کر کے زندگی بخشتی ہیں اور آنند پراپت کراتی ہیں۔ان وید منتروں کو جو ہماری جان پران ہیں۔ہمارا بار بار پرنام ہے

ہم مدھیم شرینی کے جیو آتما ہیں۔ہماری طاقت محدود ہے۔ہمارا گیان ادھورا ہے۔ہم الپ شکتی ہیں۔ہم ایک طرف دیکھتے ہیں۔دوسری طرف سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔اور اصلیت کو بھول جاتے ہیں۔یہی بھول جانا ہی مہان روگ ہم کو لگا ہوا ہے۔اسی سے اپنی طاقت اپنے بل کو کھو کر بالکل اندھے ہو جاتے ہیں۔ہمارا گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔اور ہم بار بار دکھ اٹھاتے ہیں۔اسی دکھ کی نبرتی اور پورن سکھ کی پراپتی کے واسطے وید بھگوان سورج کا کام گیان و چکشو دیکر گیان بل پیدا کرنا ہے۔اور وید انوکول سمرتیوں کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کام بھی بھولے ہوئے کو یاد کرانا۔ اپنی اصلیت بتا کر سچا بل پیدا کرنا اور سمرن شکتی بڑھانا ہے۔ جو شخص وید سمرتی آدی ستیہ شاستروں کے پٹھن پاٹھن سے اپنے سمرن شکتی یا گیان بل یا گیان چکھشو یا پورن دھیان شکتی بنانے کا یتن نہیں کرتا ہے۔ یا اپنی الپ شکتی کو مہاں شکتی کے یوگ سے پرم شکتی بنانے کا پرم پرشارتھ نہیں کرتا ہے۔ وہ اسی طرح سے الپ شکتی بنا ہوا ہمیشہ دکھی بنا رہتا ہے۔ اور بار بار جنم مرن کے جھگڑے سے مکتی نہیں پاتا ہے۔ وید سمرتی آدی ستیہ شاستروں کا گیان اصلی سچائی ہے۔ سچا بل ہے ہماری زندگی ہے۔ ہمارا آنند ہے۔ اور یہی وید آدی ستیہ شاستر ہمارا سچا دھرم ہیں۔ اس سچے دھرم کو دھارن کرنا ہمارا پرم دھرم ہے۔

ہمارا گیان۔ ہماری یادداشت ہماری سمرن شکتی۔ ہماری خوبصورتی ہمارا بل ہماری زندگی اور ہمارے سے آنند نشٹ ہونے کے تین مول کارن مل وکھشیپ اور آورن ہیں۔ اور ان سے ادھیاتمک۔ آدھی بھوتک آدھی دیوک تین قسم کے مہاں دکھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا علاج بھی تین مہاں شکتیاں۔ کرم۔ اپاسنا۔ گیان ہیں۔ مثلاً ہمارا آتما مانند سمندر کے جل کے ہے اس جل کی طاقت کے گھٹنے کے بھی تین مول کارن ہیں۔ اول سب سے بھاری کارن یہ ہے۔ کہ جب یہ جل سمندر کے جل سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرا جب یہ علیحدہ شدہ جل ادھر ادھر بکھر کر منقسم ہو جاتا ہے۔ تیسرا کارن یہ ہے کہ جب اس جل میں فارن میٹر یا مٹی بھر جاتی ہے۔ تو اس کی رفتار بالکل بند ہو جاتی ہے اور اس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ بالکل لاچار ہو جاتا ہے دوسرے کا غلام بن جاتا ہے۔ اور اس کی ہستی معدوم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے جب ہمارا من ہمارا آتما ویدک گیان کے سمندر کا امرت بنا رہتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو اس کی طاقت اس کی زندگی اس کا آنند بحال رہتا ہے۔ مگر جب یہ اس سے علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کی طاقت گھٹنی شروع ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس پر اگیانتا کا آورن آجاتا ہے۔ یعنی سمندر سے یا اصلیت سے جدائی آورن ہے۔ پھر اس میں چنچلتا اور وکھشیپ پیدا ہو جاتا ہے۔ برتیاں بکھر جاتی ہیں۔ من ٹھکانے نہیں رہتا۔ کسی چیز میں شانتی نہیں پراپت ہوتی۔ من کی ڈانواڈول حالت ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح سے گھبرا جاتا ہے جس طرح کہ اپنی پیاری ماتا کی گود سے نکل کر گم ہوا ہوا اگیانی بچہ۔ اس پرکار من میں آورن اور وکھشیپ پیدا ہو جانے کے بعد مل یعنی فارن میٹر پیدا ہو جاتا ہے۔ من بالکل مورکھ بن جاتا ہے۔ یعنی اپنے دھرم ماتا سے بھولا ہوا اگیانی بچہ جب گھبرا جاتا ہے۔ اور بھوکھ اور پیاس سے بیاکل ہوتا ہے۔ تو دوسرے دھرم والے دوسرے مذہب والے اس بچہ کو اٹھا لے جاتے ہیں۔ اور اس کو اپنے مذہب میں ملا لیتے ہیں۔ اور بیگانگی یا فارن میٹر کے زہریلے مواد سے اس کے بل اور اس کی ہستی کو معدوم کر کے اپنی ہستی بنا لیتے ہیں۔ اس طرح سے من مورکھ ہو کر مردہ بنجاتا ہے۔ اور اس کی طاقت کا نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اپنی ہستی کھو کر دوسروں کا غلام اور محتاج ہو جاتا ہے۔ اور دوسروں کے ادھین بن جانے سے پھر دوسرے جس طرح چاہتے ہیں اُن کی ناک میں باگ ڈور ڈال کر جدھر گھمانا چاہتے ہیں۔ اس کو گھماتے ہیں۔ اس کو مارتے پیٹتے اور دُکھ دیتے ہیں۔ اور پھر اس کی کچھ پیش نہیں چلتی اسی طرح سے اس کی رہی سہی طاقت بھی نشٹ ہو کر موت آجاتی ہے۔

یہ مل وکھشیپ اور آورن سے ہمارے من کی طاقت ہمارے دھیان کی طاقت کے زائل ہونے کا پرتکش ثبوت ہے۔ اس سے بڑھکر پرتکش ثبوت ہماری مجبوری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حالت ہے۔ جب سے آریہ سناتن ویدک دہرم ماتا سے ہماری جدائی ہوئی ہے ہمارے درمیان اگیانتا کا آورن آیا ہے۔ تب سے سب بھائی جو ویدک سمندر کی یکساں امرت بوندیں تھیں۔ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے۔ ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ جُدا جُدا نام سے بنگئے۔ اصلی طاقت تقسیم ہوگئی۔ بھائی بھائی کا دشمن بنگیا۔ راجہ پرجا میں پریم نہ رہا۔ استری پُرش کی اصلی محبت جاتی رہی چنچلتا وکھشیپ اور جہاں دُکھ پیدا ہوگیا۔ اور اس طرح سے بیگانگی پیدا ہو کر ہماری طاقت زایل ہوگئی۔ اور کمزور اور پاگل بیمار کی طرح ایک دوسرے کو کاٹنے لگ گئے۔ ایک دوسرے کا گلہ کاٹ کر کھانے سے اپنی طاقت بحال کرنے کا خیال پیدا کرلیا۔ اور اس وہم سے اصلیت کو بالکل بھول گئے۔ اور اس بھول بھلیاں سے تباہ ہوگئے۔ اور تباہ ہو رہے ہیں۔

میرے پیارے ناظرین! آپ اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ ہماری طاقت ہماری زندگی ہمارا آنند۔ ہماری خوبصورتی، ہمارا سچا پریم۔ زندہ نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم آئینہ جہاں نما سچائی کے مکمل قانون کی شرن نہیں لیتے۔ جب تک ہم ویدک گیان کے شروستی اگنی دیوتا کے تیج اور پرکاش سے من کے مل وکشیپ اور آورن کو دور نہیں کرتے۔ جب تک ہم سچائی کے امرت جل میں یکجان نہیں ہو جاتے۔ اور امرت بوندوں کو من ذبح کر ہم۔ سے پی کر شانتی نہیں پراپت کرتے۔ تب تک ہمارے من میں ستیہ بل ہرگز نہیں آسکتا۔ جب تک ہم من کے مل وکشیپ اور آورن کو اگنی دیوتا کی تین جہاں شکتیوں کرم اپاسنا اور گیان سے دور کرنے کے واسطے پرم پرشارتھ اپنا دھرم نہیں بنا لیتے۔ جب تک ہم کرم ابھیاس نہیں کرتے۔ تب تک من کا مل دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اُپاسنا یا سچائی کا یوگ نہیں کرتے۔ تب تک من کی چنچلتا دور نہیں ہو سکتی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چت برتیوں کو نرودھ کر کے چنچلتا کو دور کرنا یوگ یا اُپاسنا کا کام ہے۔ جب تک ہم میں پُورا یوگ یعنی گیان یا ویراگ نہیں آتا۔ تب تک آورن دور نہیں ہو سکتا۔ الپ شکتی بنی رہیگی۔ جب شدھ پوتر الپ جل جہاں پوتر جل کے سمندر میں ملیگا۔ تب برہم بل پیدا ہوگا۔ جب ہم میں سے ہر ایک بھائی کے من کی میل اور چنچلتا اور بیگانگی دور ہوگی۔ اور پھر اسی طرح سے شدھ پوتر دل والے بن کر ایک دوسرے سے گلے ملینگے۔ تب ہی اگیانتا کا آورن دور ہوگا اور ہم میں سچائی اور سچی زندگی اور سچا آنند آویگا۔ اور پریم۔ ایکتا اور سمانتا کا راجیہ ہوگا۔ یہ ویدوں کا سار گیان ہے۔ یہ ویدوں کی سب سے اُتم سکھشا ہے۔ یہی آئینہ جہاں نما سچائی کا مکمل قانون ابھیاس۔ یوگ اور ویراگ ہے۔ اس امرت پھل کے کھلانے والی ویدک سچائی میں اپنے آپ کو قربان کر دینا اس میں ملکر یکجان ہو جانا ہمارا پرم کرتیہ ہے۔

ویدوں کے شرومنی تین شکتیوں والے تری گُن آتمک اگنی دیوتا کا دھیان ہی پرم سچائی ہے۔ سن ذبح کرم سے پورن دھیان کے ساتھ اس ستیہ اگنی کو دھارن کرنے سے ہی ہم میں تیج۔ ویریہ بل۔ اوج۔ سینو۔ اور سہن شیلتا پیدا ہونگے۔ اور ہمارے تینوں تہاں دُکھ کٹ کر امرت پد مکتی ملیگی۔ اور پریم شکتی سے برہمانند پراپت ہوگا۔

مکمل انسان بنانیکا مکمل قانون

मातृमान् पितृमानाचार्यवान् पुरुषो वेद ॥

یہ شت پتھ براہمن کا وچن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مکمل انسان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یا پوشش کے تین اُتم گورو ہیں۔ اول ماتا۔ دویم پتا۔ سویم آچاریہ۔ سب سے زیادہ بل گیان میں ہے۔ اور یہ گیان بل ماتا پتا آچاریہ سے حاصل ہوتا ہے اصلی گیان، اصلی بل، اصلی خوبصورتی اور اصلی آنند جیون کے داتا یہ تین گورو ہیں۔ بغیر ان کے ہماری سوت ہے۔ ہم کو ان تین مہان گوروؤں کا از حد احسانمند ہونا چاہیئے۔ اور ان کی نشکام بھاؤ سے سیوا میں اپنے تن من دھن کو قربان کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس جہان میں ان سے بڑھکر سچا پریم کرنے والا اور ہماری خاطر نانا پرکار کے دُکھ اٹھانے والا کوئی نہیں ہے۔ جنہوں نے دیو رن پتری رن اور آچاریہ رن قرض کو نہیں اتارا۔ وہ مہان پاپی ہے۔

ہماری پیاری ماتا ہم کو اپنی پریم بھری گود میں رکھکر ہم میں ابھیاس یا کرم شکتی پیدا کرتی ہے۔ اور اپنے گھٹنوں چلنا سکھاتی ہے۔ اور پیارا پتا ہماری انگلی پکڑ کر کے ہم کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اور یوگ بل سے ہمارے اندر زندگی پیدا کر کے اس دنیا کو دیکھنے یوگیہ بناتا ہے۔ اور ہمارے سچا پر اپکاری آچاریہ ہم میں ویراگ شکتی پیدا کر کے ہم کو اس دنیا کے نشیب و فراز سے بخوبی آگاہ کر دیتا ہے۔ اور پرم پتا پرمیشور کی عجیب و غریب رچنا کو پریم بھری نگاہ سے دیکھنے کے لئے اور گدگد پرسن ہونے کے لئے ہماری آنکھوں کو سچے گیان کے نور اور سرور سے بھر دیتا ہے۔ اور ہم کو مکمل انسان بنا دیتا ہے۔ اس واسطے آئیے مہان ہم سچائی کے مکمل قانون ابھیاس یوگ اور ویراگ کے دینے والے اور مکمل انسان بنانے والے تین گوروؤں ماتا پتا اور آچاریہ کی تن من دھن سے سیوا کرنا ہمارا پرم دھرم ہے۔ یہی تین گورو ویدوں کے سچے رکشک ہیں۔ اور کرم اپاسنا گیان کے داتا ہیں۔ ان کو ہمارا بار بار نمسکار ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خلاصہ وگیان شکتی

ابھیاس ۔ یوگ ۔ ویراگ ۔ یاکرم ۔ اُپاسنا ۔ اور گیان ہی آئینہ جہاں نما ویدک سچائی کا مکمل قانون وگیان شکتی ہے ۔ اور اس مکمل ویدک سچائی کو ماتا پتا اور آچاریہ تین مہان گوروؤں کے ذریعہ شرون ۔ منن اور ندھی دھیاسن سے اپنے دھیان کو سچا اور پختہ بنا کر پورن دھیان پوربک ہر ایک کام کرنے میں ہی پورن گیان اور پورن آنند حاصل ہوتا ہے ۔ اور پورن انسان یا پُرش کہلانے کے حقدار ہو سکتے ہیں ۔ یہ پرم تتو سچائی ہے ۔ اس سچائی کو دھارن کر کے پرم آنند حاصل کرنا ہم سب کا پرم دھرم ہے ۔ اوم شانتی ۔ شانتی ۔ شانتی ۔

رسید و ریویو کتب

(۱) بھرتری ہری شتک اردو ترجمہ لالہ لال چند صاحب فلک ۔ یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے ۔ اس میں پہلے یوگیراج بھرتری ہری کا مختصر جیون چرتر دیکر پھر نیتی ۔ ویراگ اور شرنگار شتک کا عام فہم سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔ اسکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ اچھا ہے ۔ لالہ شبد اس تاجر کتب لاہور سے بہ قیمت ۱ر فی جلد مجلد ملسکتی ہے ۔

۲ ۔ ناول جی کمر عصمت المعروف بہ سرمایہ عفت یہ ایک بنگالی ناول مدھو ملتی کا اردو ترجمہ ہے جسکو پنڈت لک راج شرما ایڈیٹر ناولسٹ لاہور نے کیا ہے ۔ یہ ناول اس قابل نہیں ۔ کہ ردی کے ٹوکرے میں پھینکدی جاوے ۔ بلکہ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی پُر اخلاق تصنیف ہے ۔ ... خاص کر کے استری جاتی میں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پتی ورت دھرم کا اعلےٰ بھاؤ پیدا کرنے میں نہایت ہی مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کا کاغذ بڑھیا۔ قیمت فی جلد ۴؍ منیجر ناولسٹ ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے۔

۳۔ امریکہ دِگ درشن سندری۔ مصنفہ شریمان ستیہ دیو جی۔ اس کتاب میں امریکہ کی ترقی کے عجیب و غریب حالات درج ہیں۔ جو مصنف نے کئی سال تک وہاں گھوم کر اور تکلیف اٹھا کر دریافت کئے ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ بچہ بچہ اسکو پڑھکر اپنی ترقی کے وسائل سوچے۔ مصنف نے اس کتاب کو بنا کر ملک پر بڑا احسان کیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ ہے۔ منیجر ستیہ گرنتھ مالا آفس بنارس سٹی سے ملسکتی ہے

۴۔ کارونیشن جنتری سنہ ۱۹۱۲ء۔ اسمیں چند ضروری حکمت کی باتیں وغیرہ بمعہ مختصر جنتری اور اشتہارات کے درج ہیں۔ این بی سنہا اینڈ کمپنی متھرا سے ار ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتی ہے۔ خالصہ مت پرکاش گورمکھی مصنفہ مہاشہ بشمبر دت جی۔ اس کتاب میں ستیہ شاستروں کے حوالجات اور خالصہ دھرم کے اپنے پرمانک پستکوں کے ذریعہ یہ ثابت کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ کہ وید الہامی ہیں۔ گرنتھ صاحب الہامی نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی اس میں یہ بھی بخوبی دکھلایا گیا ہے۔ کہ سکھ جو اپنے آپکو ہندوؤں سے علیحدہ مان رہے ہیں۔ علیحدہ نہیں ہیں۔ بلکہ پراچین ہندوؤں میں سے ہیں۔ یہ کتاب ہندوؤں اور سکھوں کے مت بھید کو دور کرنے اور آپسمیں پریم بڑھانے کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ اور قیمت ۶؍ فی جلد ہے۔ مہرشی چرتر گورمکھی۔ مصنفہ بھگت سوتی رام صاحب۔ مہرشی سوامی دیانند ۔۔۔ مہرسوامی جی مہاراج کے جیون چرتر کو پنجابی بیتوں میں بہت ہی دلچسپ پیرایہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ پنجابی لڑکے بجائے برے اور گندے بیتوں کے پڑھنے کے ان بیتوں کو گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں گاتے پھریں۔ تو بہت ہی لابھ ہو۔ قیمت ۶؍ فی جلد۔ یہ ہر دو گورمکھی کتب وید راج دھرم دیو کوی بھوشن وید رتن مالک آیورویدک راجبندرا وشدھالیہ لاہور نے پبلک کے فائدہ کیلئے چھپوائی ہیں۔ اور وہ انسے ملسکتی ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعائت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے۔ انکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نرائن مہر صاحب پنشنر جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۱۰ر لیجاتی ہے۔ بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو صاحب خریداری منظور کرنے کے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے۔ تو انکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام ۲؍ کا وی پی ہوگا۔ اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ۲؍ کا وی پی ہوگا۔ یاد رہے۔ کہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کیواسطے نہیں۔ کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں

حل طلب معمہ۔ اس دنیا میں ایک ایسی عجیب و غریب لازوال زندہ ہستی ہے کہ جسکا نہ کوئی ہاتھ پیر۔ نہ آنکھ و کان نہ کوئی جسم ہے۔ اور کبھی کوان ظاہرا آنکھوں سے دکھائی دیتی ہے لیکن تعجب ہے۔ کہ اسمیں اتنا بل اتنا پرشار کوہ ہے۔ کہ وہ رات دن لگاتار چپکے چپکے شانتی سے کام کرتی رہتی ہے۔ ہر ایک بات کو بڑے غور سے سنتی۔ سب جگہ کی خبر رکھتی۔ اور سب کو بغور دیکھتی ہے۔ اسکے اس حیرت انگیز کام سے دنیا حیران ہے۔ اور جو کوئی اسی کی عظمت کو سمجھکر اس کے حکم کے مطابق قدم بہ قدم چلتا ہے۔ اسکو بھی وہ مہان بلوان بنا دیتی ہے۔ اور اسکے کام سے بھی دنیا کو حیرت ہوتی ہے۔ بتایئے ایسی عجیب و غریب ہستی کونسی ہے۔

جون کے معمہ کا حل "من" دو پارہ ہے۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا۔

(۱) سوامی دویکا نند ساد ہو گنگا رباغ پٹنہ۔ ۲۔ لالہ بانکے لال چند دلال صراف کمالپور۔ ۳۔ لالہ حقیقت رائے سود جالندھر شہر۔ ۴۔ لالہ رام کشن سود جالندھر شہر۔ ۵۔ شریمان لکشمی کانت بائی صاحب۔ چند لال حیدرآباد دکن۔ شری... سنگو... حیدرآباد دکن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شکریہ اور اپیل

ہم اپنے اُن معزز خریداران کا از حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو خود مستقل خریدار بنکر دوسرونکو بھی خریدار بنانے میں ہماری سہایتا کیا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہمکو دیگر معزز ناظرین سے بھی ایسی ہی امید ہے۔ کہ اگر وہ اُسکی سچی خدمت سے سچا پریم رکھتے ہیں۔ تو کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا کر ہمارا ہاتھ بٹانے میں خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔

{ آپکا سچا سیوک کنہیا لال مینیجر }

خریداران مارتنڈ سے سچی سچی باتیں

جن اصحاب کا چندہ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری اگست سے شروع ہوتی ہے انکے نام اگست کا پرچہ عہ کا وی پی کر کے بھیجدیا جاویگا جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ مہربانی کر کے اپنے چِٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں۔ تاکہ انکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہمکو بھی نقصان نہو۔ اور انکا بھی بھلا ہو۔ دیگر یاد رہے کہ آپ پرانے خریدارونکو کلام مہر دوبارہ نہیں دیجاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی انعامی کتاب بھیجی جاتی ہے کیونکہ ہم اپنے پیارے خریدارونکو بھاڑے کا ٹٹو نہیں بنانا چاہتے جنکو مارتنڈ سے سچا پریم ہے۔ جنکو شریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی سے دھرم کی پیاس بجھانی ہے اور جو دھرم کے مقابلہ میں سالانہ عہ خرچ کر دینا مشکل نہیں سمجھتے۔ وہ ضرور اس دھرم کاریہ میں سہایتا دینگے۔ اور اوروں کو بھی شامل کر کے نیکی کماوینگے۔

اُجرت اشتہارات کیواسطے کم اُجرت اشتہارات فی صفحہ ماہواری یا فی دفعہ کے واسطے سے ہے ؛ اُجرت فی صفحہ سہ ماہی اشتہار عہ ؛ اُجرت اشتہار سالانہ فی صفحہ ہے ؛ اُجرت اشتہار فی صفحہ ششماہی عہ

{ مینیجر }

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خریداران مارتنڈ کو مژدہ

۱- دانتوں کا مفید منجن کم اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے۔ نہ کاربالک پوڈر ہے۔ بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے۔ اسکے لگا لینے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔ اور دانت کے ہر قسم درد کو فایدہ کرتا ہے۔ خون جانا۔ درد اُٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہوجاتا ہے۔ الغرض بڑے فایدہ کا منجن ہے۔ ڈبی ۶ر (۲) پیٹ کے درد کا پرتاثیر چورن اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جایئے۔ صبح صاف پاخانہ آجا دیگا۔ اور طبیعت صاف ہوجاویگی پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا کبھی ڈکاریں آتی ہیں۔ ذرا سا کھا لیجیے! طبیعت صاف ہوجاویگی کھانے میں بڑا خوش ذایقہ ہے اسمیں ۲۳ دوائی ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا۔ فی ڈبیہ ۱۰ر نمونہ ۳ر (۳) داد کی لاثانی گولی یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کیگئی ہے۔ اسمیں ۱۲ دوائی ڈالکر تیار کیگئی ہے۔ ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے۔ صرف چھ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پورانا داد ہو۔ تین روز میں ہوا کیطرح اُڑ جاویگا۔ صفت یہ ہے کہ اسکے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۶ گولی ۱۲ر جو صاحب آزمائش کے طور پر منگانا چاہیں۔ وہ ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگالیں۔ (۴) سورج مکھی ہیر آئیل کم اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کردیتی ہے۔ نہانے کے بعد ایک دفعہ لگا لیجیے۔ دن رات خوشبو بدستور رہیگی بال ملایم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا۔ شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاویگی بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے۔ ایکدفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگایئے۔ پھر یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کے لیے مجبور کریگا۔ قیمت فی شیشی ۵ر (۵) پیچش کا لاثانی سفوف۔ اس سفوف کی چار خوراک کھانے سے کیسی ہی پرانی پیچش کیوں نہو۔ دور ہو جائیگی۔ دہی کیساتھ اگر استعمال کیا جاوے۔ تو خونی پیچش بھی دور ہو جاتی ہے۔ دوا کھانے میں خوش ذایقہ ہے۔ قیمت چار خوراک ۸ر ایک خوراک ۳ر

المشتہر: سکریٹری دیال اوشدھالیہ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

رامائن بالمیکی اردو ۱۰۳ صفحوں پر مجلد قیمت ۸؍
ٹاڈ راجستھان دو جلدوں میں مجلد ۲۰۶ صفحوں پر ۶/
مہابھارت اردو نظم ۱۶۳۶ صفحوں پر مجلد ۶/

اگر آپکو پرانے بزرگوں کی عظمت پرانے بزرگوں کی شان و شوکت پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے پرانے لوگوں کے گن کرم سبھاؤ غرضیکہ پرانے بزرگوں کی اصلیت کو جاننے اور انکے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے۔ اور بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سنکر خود دلیر اور شیر مرد بننا چاہتے ہیں۔ تو ان تین کتب کو ضرور ہی منگاکر ملاحظہ فرمایئے۔ اور پھر دیکھئے۔ کہ کیسا مزہ آتا ہے۔

قانون کرم قیمت ۴؍
ہندو تہذیب حصہ اول ۱۲ } پنجاب ہندو سبھا کی رائے میں ہندو تہذیب حصہ اول اور قانون کرم مصنفہ پنڈت بشنداس بی اے گورنمنٹ سکول فیروزپور نہایت ہی مفید کتابیں ہیں۔ اور یہ کمیٹی ان کی خاطر ہندو جاتی کے سامنے خاص سفارش کرتی ہے۔ لائق اور فائق مصنف نے ان کی تیاری میں اعلےٰ درجہ کی لیاقت اور خاص تحقیقات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ تمام اہل ہنود کیطرف سے خاص طور پر حوصلہ افزائی کا مستحق ہے۔

اپنا دھن آسمان پر جمع کرو ۴؍ یہ ایک اعلےٰ درجہ کی رتن بے بہا کتاب ہے۔ جسکو دیش ہتیشی بابو گنگا رام صاحب روحانی و جسمانی ڈاکٹر نے تصنیف کیا ہے۔ اس کا مطالعہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی بہتری کے خواہشمند کیلئے اشد ضروری ہے۔ ضخامت ۲۴۰ صفحہ سائز ۲۲×۳۰ لکھائی چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ۔ باین ہمہ قیمت ۴ مع محصول ڈاک

ویدانت کلپدرم - ایڈیٹر صاحب سادھو کی ویدانت کے مضمون پر آخری دلچسپ کتاب ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت ۲؍ غیر مجلد۔ جنہوں نے ایک دفعہ بھی آپ کے نسخہ دوں کو پڑھا ہے۔ وہ اس کو ضرور پڑھیں۔ قند مکرر کا مزہ آئیگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیسا خیال ویسا مال کہ یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو حکیم درگا پرشاد دہلوی نے کیا ہے یہ کتاب اسرار غیب شگوہ اور شانتی۔ عروج اور تندرستی خوشحالی و فارغ البالی۔ رحم و انصاف۔ عقل اور سرور اور آنند کامیابی اور کامرانی غرض ہر قسم کی دانائی کے خزانے کی کنجی ہے جسکے ہاتھ آنیسے ہر طرح کے رنج و الم دور اور ہر ایک ذلت اور بدبختی کافور ہو جاتی ہے۔ انگریزی کتاب کی قیمت تو ۵؍ لیکن اس اردو ترجمہ کی قیمت صرف ۱۰؍ رعایتی ہے۔

کامل سنیاسی۔ اس کتاب کے ایک دفعہ کے مطالعہ سے انسان حکیموں اور ڈاکٹروں اور دوا فروشوں کی منت خوشامد سے بچ جاتا ہے۔ قیمت مجلد ۲؍ روپیہ علاوہ محصول

برہم یگیہ قیمت ۸؍ اگر آپ سندھیا کی خوبیوں سے ناواقف ہیں۔ اگر آپکو سندھیا کرنیکا ڈھنگ نہیں آتا۔ اگر سندھیا پر آپ کا پورن وشواس نہیں ہے۔ اگر آپ سندھیا کو تمام برائیوں سے بچنے کا اور تمام پاپوں سے چھٹنے کا ذریعہ نہیں مانتے۔ تو اس کتاب کو ضرور پڑھیئے۔ آپ کی خاطر جمع ہوگی۔

معیار صداقت کہ یہ کتاب واقعی سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کی کسوٹی ہے سچائی کا سچا معیار ہے۔ اگر واقعی آپ نے اس دنیا کی اصلیت کو سمجھنا ہے۔ تو اس کو ضرور بضرور منگا کر مطالعہ فرمائیے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عمر

نوٹ۔ علاوہ ان کتب کے اگر اور کوئی دھارمک کتاب آپ کو منگانے کی خواہش ہے۔ تو فوراً لکھ دیجئے۔ رعایت سے خرید کر بھیج دیجائیگی۔ دغا فریب ہرگز نہ ہوگا

ملنے کا پتہ۔ **گھنیا لال منیجر مارتنڈ لاہور**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گنجینہ طبیب ۳۰۰ صفحہ
علم طب کی نادر کتاب جو
ساتویں مرتبہ چھپی ہے ۳۰۰ سو بات
ہر امراض کا مکمل علاج عہ مجلد

تجربات دار الشفا ۴ر
جس میں تقریباً ان تمام امراض
کے آزمودہ تیر بہدف نسخہ جات جنکی
عام بنی نوع انسان کو ضرورت پڑتی ہے

جریان کی مکمل حقیقت ۸ر
و علاج جسمیں ہر قسم کے مرض
جریان کی مکمل حقیقت پیدا ہونیکے
اسباب اور تیر بہدف علاج ۸ر

گھر کا فناسی ۱۲ر
انمول رتن ۱۲ر
زچہ و بچہ
عہ

انگلش گرامر مع ترجمہ
اردو ۱۲ر
زچہ بچہ
عہ

اصلی کوک شاستر باتصویر

عہ

مصنفہ کوک پنڈت وزیر اعظم شمبھو سنگھ مہاراجہ کشمیر

اسمیں کوک پنڈت جنکی مکمل تالیف موجود ہے۔ دیگر یہ کتاب ان کے اپنے قلمی نسخہ کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ اگر کوک شاستر بقین اسی اصلی کتاب کا ترجمہ ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں تو جلد درخواست کریں۔ اگر آپ عورتوں کی قسمیں انکی شناخت حیض و حمل کے امراض کی پوری تفسیر اور تیر بہدف علاج جماع کے طریقے آسنوں کا بیان حسین بے عیب اولاد پیدا کرنا عورتونکو تمام عمر خوبصورت تندرست بنائے رکھنا چاند کی تاریخوں سے وقت و نات کے ہر نج کا تعلق معلوم کرنا سو سال زندگی کا لطف اٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ عورتونکے ودیگر بہت سے پوشیدہ راز کتاب میں درج ہیں جو یہاں لکھنے مناسب نہیں اسمیں آٹھ علم کی پوری ۳۶ تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ ایڈیشن دوم بہت خوبصورت چھپا ہے قیمت فی جلد ۴ محصول عہ بطور تحفہ دولت مغلت چھوٹا خاوند بڑی بیوی کام کی جنتری کتاب

جلوت طبیب مجلد عہ

یوگیشور
یارو جانی
معلم
صرف عہ

جنرل مینیجر چندر گپت لوہانہ ایس پی ریلوے

تجربات گیتا مجلد ۱۲ر
علم طب کی نادر کتاب جو
صرف ہکیال میں دو ہزار بک
چکی ہے۔

فیض کشف لطیفہ ۴ر انمول رتن ۲ر
پتہ۔ جنرل مینیجر چندر گپت
لوہانہ ایس پی ریلوے

گدھے کے سینگ۔ کیوں عورتیں
عورتیں مردوں سے زیادہ خوبصورت
کیوں غرضیکہ ۲۵ سوالات کے
جوابات ۸ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مسمریزم کی کنجی

آنکھ سے برقی لہریں جو کہ ہر وقت آنکھ سے نکل کر دوسرے پر اثر ڈالتی ہیں جبتک باقاعدہ طور پر قابو میں لا کر ایک چیز پر یکساں طور پر نہ ڈالی جاویں مسمریزم و ہپنوٹزم کا عقدہ حل نہیں ہوتا۔ بہت سے شائقین بغیر اپنی آنکھ کی طاقت معلوم کئے جلد اس علم کی مشاقی شروع کر دیتے ہیں نتیجہ برعکس نکلتا ہے بجائے علم سیکھنے کے نور بصر گنوا بیٹھتے ہیں۔ دوسرا نقطہ اس ضمن میں قابل غور یہ ہے۔

کہ بیمار آنکھ برقی لہر دنکا اجتماع نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی بجلی کی لہروں کو منتقل کر سکتی ہے۔ اسلئے لازمی و ضروری ہے۔ کہ آنکھ کی حفاظت کیجاوے۔ اسکو گرمی و سردی کے اثر سے بچایا جاوے۔ اسکو دکھنے نہ دیا جاوے۔ اگر خدانخواستہ یہ بیمار ہو جاوے۔ تو فوراً علاج کرا کر آرام حاصل کیا جاوے۔ آنکھ کا آزار خدا دشمن کو بھی نہ دے۔ اسلئے نہیں کہ تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ اسلئے کہ انسان کے اندر کی بجلی نما طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

اگر آپ امراض چشم ککرے۔ دھند۔ جالا۔ آشوب چشم خارش پڑوال وغیرہ سے بیمار و لاچار ہیں۔ اگر آپ مشق کرتے کرتے نظر کمزور کر بیٹھے ہیں۔ یا آنکھوں کی حفاظت درکار ہے۔ تو فوراً راحی سرمہ کا استعمال شروع کریں۔ اس سے امراض چشم کافور ہو جاتی ہیں نظر حالت اعتدال پر رہتی ہے۔ تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ خواہ چار گھنٹہ تک سادھن کئے جاویں۔ عینک اسکے لگاتار استعمال سے چھوٹ جاتی ہے آنکھ برقی لہر ہائیکے اجتماع سے مقدر چمک و دمک رکھتی ہے کہ دوسرا شخص نظر ملا نہیں سکتا۔ راحی سرمہ کیا ہے تحفہ ہے ایکبار ضرور آزمائش کریں۔ نظر کو لگاتار استعمال کرنیوالوں کیلئے بیحد معاون و مددگار ہے۔ قیمت فی تولہ عہ بذریعہ وی پی ایکروپیہ چار آنہ ارسال کا ٹکٹ آنے پر رسالہ چشم مع نمونہ راحی سرمہ ارسال کیا جاتا ہے

([illegible] راحی سرمہ ڈپو محمد اسمعیل خان [illegible])

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دنیا بھر میں اپنی قسم کا نرالا اور لاثانی سلسلہ کتب باتصویر موسوم

تحفۂ سمر بالتصویر

چھپ گئے ہیں

ہر چہار طرف سے دھڑا دھڑ درخواستیں آ رہی ہیں۔ آپ بھی فوراً خریدار بنیں
اس سے ہر مذاق کے اشخاص فایدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب نکل رہی ہیں۔ بغور دیکھیں
ناول کملا دیوی بالکل نیا اور دلچسپ۔ مثنوی سحر شہنشاہ پشپ راج و رانی چندر رتن کی بالتصویر نظمیہ
داستان مضمون بھجن بہار گل۔ دلپذیر غزلیات ٹھمریاں ترانے وغیرہ۔ ایڈیشن دوم چھپ کر جا بجا تحفۂ عام نصیحتیں۔ چیستان
ومعجزول ہنسانے اور عقل بڑھانے کیلئے عسرانِ حکمت طبی مضامین تجربات اکثر النافع نسخہ جات اور انتہادی
ادویات جن سے ہزاروں روپیہ کما سکتے ہیں۔ صنعت و حرفت۔ صابون وغیرہ قیمتی ہنر۔ وغیرہ وغیرہ دریا بدریا کوزہ میں بند ہے
قیمت کتب سلسلہ تصویر ... تحفہ کی بابت ملک کے نامی اخبارات و رسالہ جات مثلاً مارتنڈ۔ رہنما کے تعلیم
وغیرہ نے عمدہ ریویو کئے۔ اور روزانہ تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں
... قیمتی ہر ایک کی بابت سردار اشر سنگھ صاحب چوکانوان لکھتے ہیں
... روپیہ قیمت بھی ... اس ماہ میں خریدار ... مفت۔

ملنے کا پتہ مصنف تحفہ نراین گڑھ ضلع انبالہ پنجاب

... ہرگز نہیں۔ اپنا پتہ صاف لکھیں ... وی پی سے بھیجا جائیگا۔

ورنہ ڈھاکی ... کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاویگا۔ مفت نہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنند بھنڈار کے پانچ اعلیٰ تحفے

(۱) بلراج بٹی۔ یہ اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ مصفی خون اور دافع قبض رساین ہے، اس کے استعمال سے ویریہ دوش احتلام اور امراض ذیابیطس وغیرہ رفع ہوتی ہیں پیشاب کی جلن وغیرہ ہر قسم کی شکائتیں دور ہوتی ہیں۔ ریحی بلغمی ہر قسم کے درد کو آرام کرکے دماغ اور جسم کو کام کے لایق بلوان بنانا اس اعلیٰ رساین کی اعلیٰ خوبی ہے قیمت ۳۰ گولی عہ محصول ڈاک ۴ر

(۲) قبض کشا گولیاں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دائمی قبض دور ہوتی ہے۔ نہ کسی قسم کی تکلیف نہ جلاب لگتا ہے بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سو جاؤ۔ صبح با فراغت ہو گی قیمت ۳۲ گولیوں کی ۸ر محصول ڈاک ۴ر

(۳) استری جیون وٹی۔ حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ ہو جاتا ہے قیمت ۴۸ گولیوں کی عہ معہ محصول ڈاک۔

(۴) آزمودہ دانت منجن۔ اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں خون جانا بند ہو جاتا ہے اور ہلتے دانتوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ قیمت ۸ر فی ڈبیہ معہ محصول ڈاک۔

(۵) بال اڑانے کا پوڈر۔ اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت ۸ر فی ڈبیہ معہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار

نہایت آسان

انگلش ٹیچر

قیمت عمہ

بلا اُستاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب ایسی کتاب میں اتنے مضامین کا مجموعہ

گرامر حروف کا میلان تلفظ لفظوں کی گردان جمع تذکیر و تانیث ماضی صفت وغیرہ کے فرق۔	بولچال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمے اور ہر موقع کے گفتگو۔ بازار کچہری سفر۔ مدرسہ بیماری کھانا وغیرہ چھوٹے جملے۔ بات چیت میں کارآمد۔
ترجمہ کے قواعد اور مثالیں سہل ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں قابل دید۔	ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف ہم معنی ذو معنی۔ مذہب۔ سواری ہتھیار بیماری اوزار علوم پیشے جسم مکان زیور درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ
محاورے۔ پانچو الفاظ محاورے کے جو خاص موقعہ کیواسطے مخصوص ہیں محاوروں کے استعمال کا طریقہ فقرے ضرب المثل وغیرہ جو عام بولچال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت کارآمد۔	خط و کتابت۔ چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب القاب۔ تار بھیجنا سکول ملازمت تجارت وغیرہ عرضی کے نمونے ہر قسم۔

انگلش ٹیچر میں ہر ایک لفظ کے معنی و تلفظ اردو زبان میں دیئے ہیں اور آسان طریقے سے سمجھائے ہیں اس میں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور بہت سے الفاظ جو استادوں کو بھی معلوم نہ ہوں جتنے زیادہ عجیب محاورے اس کتاب میں ہیں اتنے دس بیس کتابوں میں بھی مشکل سے ملیں گے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت مجلد عمہ محصولڈاک ۴؎ ہے۔

ملنے کا پتہ ۔ منیجر قیصر ہند ایجنسی لاہور

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۴۳

...वेदोऽखिलो धर्ममूलम्

مارتنڈ

فی پرچہ ۱۸ | ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے | قیمت سالانہ پیشگی عہ

نمبر ۲	بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۲ء	جلد ۹

ایڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں	۲	واہ ری قدرت تیرے رنگ	۵۱
چھوڑ دو	۳	کبیر کی کیاری	۵۲
سچائی کا مخزن ... راز عمری علم عزت اور	۵	یوگ ودیا کی تبرک تعلیم	۵۵
ایشوری قانون کی شرن لو	۱۳	رہنمائے تعلیم لاہور کی قدردانی حل طلب مسئلہ	"
سب قانونوں کا سرتاج ایشوری قانون "وید"	۲۰	نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور	۵۶
اچھی بات کی نقل کا اچھا پھل	۲۲	نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنے کا اونم ذریعہ	۵۷
نرک سورگ	۲۴	رامائن سے سنہری بچن	۵۸
مہارانی پدمنی	۲۸	سچا خزانہ	"
علاج بے دوا	۴۲	رسید و ریویو کتب	"
بازاری عورتوں کے خطرناک کرتوت	۴۸		
دلش... [illegible] ...لت	۴۹	اشتہارات	۶۰

[illegible] ... لاہور کے پرنٹر شام داس نے کنہیا ... پبلشر کے لئے چھاپا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگریزی سیکھنے والونکو مژدہ مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار

نیا تیسرا ایڈیشن انگلش ٹیچر قیمت عہ

بلا اُستاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب کیونکہ کتاب میں اتنے مضامین کا مجموعہ

گرامر حروف کا میلان تلفظ لفظوں کی گردان جمع۔ مذکیر و تانیث ماضی صفت وغیرہ کے فرق۔

ترجمہ کے قواعد اور مثالیں سہل ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں قابل دید۔

محاورے۔ پانچسو الفاظ کا ورسے کے جو خاص موقعہ کیواسطے مخصوص ہیں محاوروں کے استعمال کا طریقہ فقرے ضرب المثل وغیرہ جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت کار آمد۔

بولچال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمے اور ہر موقع کے گفتگو۔ بازار کچہری سفر۔ مدرسہ۔ بیماری۔ کھانا وغیرہ چھوٹے چھوٹے جملے۔ بات چیت میں کار آمد۔

ڈکشنری ہم معنی الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف الفاظ ہم معنی خود معنی۔ مذہب۔ سواری ہتھیار بیماری اوزار علوم پیشے جسم مکان زیور درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ

خط و کتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب القاب۔ تار بھیجنا سکول ملازمت تجارت وغیرہ عرضی کے نمونے ہر قسم۔

انگلش ٹیچر میں ہر ایک لفظ کے معنی و تلفظ اردو زبان میں دیئے ہیں اور آسان طریقے سے سمجھائے ہیں۔ اس میں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور صدہا ایسے الفاظ جو اُستادوں کو بھی معلوم نہ ہونگے جتنے زیادہ طبع ہو کر تیار ہوئی ہیں اتنے دس بیس کتابوں میں بمشکل سے ملیں گے باوجود ان خوبیوں کے قیمت مجلد (عہ) معہ محصولڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر قیصر ہند ایجنسی سہارنپور

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۳

وید و کھلو دھرم مولم

वेदोऽखिलो धर्ममूलम्

سورج سورج کا اُنّتی سورج آرتھک سورج تاریخ

مارتنڈ

فی پرچہ ۱؍ ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ پیشگی عہ

نمبر ۲	بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۲ء	جلد ۹

ایڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں	۲	واہ ری قدرت تیرے رنگ	۵۱
چھوڑ دو	۳	کیسر کی کیاری	۵۲
سچائی کا مخزن راز عمری، علم عزت اور	۵	یوگ ودیا کی متبرک تعلیم	۵۵
ایشوری قانون کی شرن لو	۱۳	رہنمائے تعلیم لاہور کی قدردانی حل مطالب مجید	〃
سب قانونوں کا سرتاج ایشوری قانون "وید"	۲۰	نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور	۵۶
اچھی بات کی نقل کا اچھا پھل	۲۲	نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنے کا اوتم ذریعہ	۵۷
نرک سورگ	۲۴	راماین سے سنہری بچن	۵۸
مہارانی پدمنی	۲۸	سچا خزانہ	〃
علاج بے دوا	۴۲	رسید و ریویو کتب	〃
بازاری عورتوں کے خطرناک کرتوت	۴۵	اشتہارات	۶۰
دیش کی موجو[illegible]لت	۴۹		

[illegible] کے پرنٹر شام داس نے کہنیا [illegible] پبلشر کے لئے چھاپا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

(۱) جن اصحاب کا چندہ اگست میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری ستمبر سے شروع ہوتی ہے۔ اُن کے نام ستمبر کا پرچہ عصہ اِ کا وی پی کرکے بھیجدیا جاویگا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری مارتنڈ سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی ہمیں مطلع فرماویں تاکہ انکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو اور اُن کا بھی بھلا ہو۔

بار بار سوچو
دوسروں کی بھلائی سے اپنا بھلا

اگر ہمارے پیارے موجودہ خریدار مارتنڈ کو اپنا پیارا سمجھ کر کم از کم ایک اور نیا خریدار بنانے کی کوشش کریں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ سجنوں کی تھوڑی سی ہمت اور محبت سے ہماری محبت کا دائرہ وسیع ہو جاویگا اور ہم دن بدن آپکی سیوا اچھی طرح کر سکینگے اور دلچسپ سے دلچسپ مفید عام مضامین سے آپکی روح کو خوش کرینگے ہمیں جلدی کامیابی حاصل کرینگے ہماری اس بھلائی سے آپکا بھی بھلا ہوگا۔

(ایڈیٹر)

(۲) تبدیلی پتہ اور خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں گے۔

(۳) جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری بڑھانے میں ہماری تن من سے مدد کرینگے ہم انکے بہت ہی مشکور ہونگے۔

(۴) جو اصحاب مارتنڈ کے پانچ خریدار بنائینگے۔ ان کو ایک سال تک مارتنڈ بالکل مفت دیا جاویگا۔ اگر اُن کی خواہش ہوگی اور جو دس خریدار بنایئں گے اُن کو سال بھر کا مارتنڈ اور پچھلے سالوں کے تمام موجودہ پرچے مفت ملیں گے۔ ایسا نادر موقعہ ہاتھ سے نہ کھوویں [illegible] کوشش کریں۔

(منیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ओ३म्

دین و دنیا کی بھلائی تم اگر چاہو رسالہ پڑھو

علم حاصل کرو پھر عمل بتا تمہارا پیارا ہے

مارتنڈ

بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۲ء

No: 686

چھوڑ دو

چھوڑ دو رنج تم اے بیخبر و کیوں ہو حزیں ‎ ‎ رنج وہ چیز ہے کچھ اس کا نتیجہ ہی نہیں
دل خوشی کا ہے مکاں اسمیں نہ ہو رنج مکیں ‎ ‎ زندگی تلخ اس شخص کی جو ہے غمگیں

گر سنو میری تو تم رنج سے آزاد رہو
اپنا رکھو یہ عمل خوش رہو آباد رہو

چھوڑ دو غم کہ یہ غم چیز ہے اک لاحاصل ‎ ‎ غم ہے کس بات کا چھوڑو بھی خیال باطل
بھول کر بھی نہ رہو غم کی طرف تم مائل ‎ ‎ بھول کر بھی نہ تمہارا کبھی مغموم ہو دل

یاد اللہ کی خاطر سے نہ جانے پائے
دل خدا کا ہے گھر غم اسمیں نہ آنے پائے

چھوڑ دو فکر تمہیں فکر سے لینا ہے کیا ‎ ‎ کام بگڑا ہے اگر آپ سنور جائیگا
فکر ناحق نہ کرو روز و شب و صبح و مسا ‎ ‎ فکر کا نام برا فکر کا ہر کام برا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمی فکر میں کیوں رنج والم سہتا ہے
فکر رب کا ہے جسے اللہ سمجھے رہتا ہے

چھوڑ دو اپنے دل صاف میں رکھنا کینہ
زنگ سے ہو نہ مکدر کبھی یہ آئینہ
ہاں منور رہے یوں صدق و صفا سے سینہ
کہ اُسے دیکھ کے ہر اک کہے ہے گنجینہ
جائے کینہ رہیں انوار صفا کے دل میں
جلوے یہ دیکھ نظر آئیں خدا کے دل میں

چھوڑ دو غیظ و غضب تم نہ ہو غصے کے شکار
دل میں غصہ ہے تو روشن ہے جہنم کی نار
مہربانی کو کرو جائے غضب اپنا شعار
مہرباں ہو جو طبیعت تو نہیں کچھ درکار
دل میں غصہ نہ کبھی بھول کے آنے دینا
اور جو آجائے تو رکنا نہیں جانے دینا

چھوڑ دو تم حسد و رشک کا ہر ایک خیال
یہ خیال ایسا ہے سمجھو اسے شیطان کا جال
یہ خیال ایسا ہے ہوتا ہے دل و جاں کو وبال
یہ خیال ایسا ہے اچھا نہیں کچھ اس کا مآل
رشک کرنا نہ کسی سے نہ حسد تم کرنا
بلکہ حاسد کی نہ بھولے سے مدد تم کرنا

چھوڑ دو بغض نہ تم اس سے سروکار رکھو
دل میں بیہودہ خیالات نہ زنہار رکھو
کام تم مہر و محبت ہی سے اے یار رکھو
دل کو شگفتہ مثال گل و گلزار رکھو
کام جو لطف و محبت سے نکلتے دیکھا
وہ کبھی بغض سے اور کیں سے نہ چلتے دیکھا

چھوڑ دو اپنے پرائے کو برا کہنا تم
عیب سے دور رہو اک سبھے ہو کیوں گہنا تم
ایسے ذکروں میں نہ مصروف کبھی رہنا تم
ایسی غفلت کی اذیت نہ کبھی سہنا تم
خیر کیساتھ کرو جس کا کرو ذکر کبھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عیب جوئی کا کرو دل میں نہ تم فکر کبھی

چھوڑ دو جلد ذرا ان سے طمع کو کہ اسے — جو ہیں اچھے نہیں اچھا کبھی ہرگز کہتے
لالچی دہر میں ہیں قابل نفرت سارے — تم نہ لالچ سے سر و کار رکھو کیا لوگے

جس نے لالچ کیا اس شخص نے دھوکا کھایا
نفع کیا کہ وہ کھو بیٹھتا ہے سرمایا

چھوڑ دو ہٹ کہ بری چیز ہے ہٹ کی عادت — ہٹ کیا کرتے ہیں جو انکی بری بنتی ہے گت
لوگ کرتے ہیں ہٹیلے سے ہمیشہ نفرت — ہٹ کا دنیا میں ہے انجام ہمیشہ خفت

غلطی مان لو سرزد ہو کوئی گر تم سے
یاد رکھو کہ بہت لوگ ہیں بہتر تم سے

چھوڑ دو تنگدلی تنگدلی شے ہے بری — سنو میری کہ نہیں تنگ خیالی اچھی
کب کسی شخص نے تنگی میں فراخی دیکھی — لو صداقت کو جہاں سے لے کیا بات اسکی

ہر اس تنگ خیالی کو بھلا رکھنا تم
صدق کے واسطے دل اپنا کھلا رکھنا تم (کلام مہر)

سچائی کا مخزن اور دراز عمری علم عزت و طاقت حاصل کرنیکا راز

ماہ گذشتہ میں آئینہ جہاں نما سچائی کا مکمل قانون ۔ ۔ ا کہ سچائی کی زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہم نے بتلائی تھی۔ سچائی کا جیون ہی آنند جیون بتلایا تھا۔ اب ہم آپ کو یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ سچائی کہاں رہتی ہے۔ سچائی کا مخزن کونسا ہے۔ اور اس سچے مخزن سے انسانی ضروریات کے پورا کرنے والے چار اُتم پھل درازعمری۔ علم۔ عزت اور طاقت کس طرح سے ملتے ہیں۔ منوجی مہاراج فرماتے ہیں:۔

अभिवादनशीलस्य नित्यं वृद्धोपसेविनः।
चत्वारि तस्य वर्द्धन्ते आयुर्विद्या यशो बलम्॥
मनु० २।१२१॥

جو شخص ابھمان یا غرور چھوڑ کر نمر سوبھاؤ بنا ہوا۔ بڑا بھائی پر اپکاری مہاتماؤں ودوانوں یا رشی منیوں اور بزرگوں کا ست سنگ ہمیشہ ہر روز بلا ناغہ کرتا رہتا ہے۔ اس کی عمر و دیا یش اور بل بڑھ جاتے ہیں۔

منوجی مہاراج کے اس مہاواکیہ میں سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہے اس مہاواکیہ کو جو بار بار وچارتا ہے۔ بار بار سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہی شخص سچائی کے چار اُتم پھل کھانے کا بھی حقدار بنتا ہے۔ جو شخص نہ اس کو بار بار وچارتا ہے۔ نہ اس کو سمجھتا ہے۔ نہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ نہ ان اُتم پھلوں کو کھا سکتا ہے۔ اور نہ کوئی زندگی کا آنند بھوگ سکتا ہے۔ آنند تو اس کو ملتا ہے جو بڑوں کے پیچھے پر چلتا ہے۔ بزرگوں کا راستہ اختیار کرتا ہے جس نے بڑوں کی سڑک چھوڑ کر کجروی اختیار کر لی ہے وہ خاک سکھ بھوگے گا۔ خاک عزت آبرو اور بل حاصل کرے گا۔ بڑوں کا سنگ چھوڑنے والوں کے واسطے تو موت کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دروازہ کھلا ہے۔

اس دنیا میں سُکھ ہی پرم تتو سچائی ہے۔ کیونکہ ہر کوئی سُکھ کا بھوکا ہے سُکھ کا خواہشمند ہے۔ سُکھ کے واسطے ہی سب کوششیں کرتا ہے اگر یہ پرم تتو سچائی سُکھ نہ رہے تو دنیا میں کوئی کوشش ہی نہ رہے یہ دنیا ہی اجڑ جاوے۔ اس دنیا کو قائم رکھنے والی سچائی سُکھ ہی ہے ہر کوئی سُکھ کے واسطے زندہ رہنا چاہتا ہے۔ دکھوں کی زندگی کوئی نہیں مانگتا۔ سُکھ سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی سچائی ہی نہیں ہے۔

اس سُکھ کو منشا یا مرضی یا اچھیا بھی کہتے ہیں۔ یا دل کا راز یا دل کا بھید پکارتے ہیں۔ اگر ہم میں ایک دوسرے کے دل کا بھید یا ایک دوسرے کی منشا سمجھنے کی طاقت پیدا ہو جائے تو پھر کوئی دکھ ہی نہ رہے ہمارے دکھوں کا مول کارن یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دل کا حال نہیں جانتے۔ ایک دوسرے کی منشا کو نہیں سمجھتے۔ اندھا دھند کام کرتے ہیں۔ ہم سب کا منشا ایک نہیں ہے۔ ہمارا راستہ ایک نہیں ہے ہمارا مذہب ایک نہیں ہے۔ ہمارا دھرم کرم ایک نہیں ہے۔ ہمارے دل کے ارادے۔ ہمارے اُدیش ایک نہیں ہیں۔ ہم سب ایک منشا کے نہ ہونے سے جدا جدا کھچڑی پکا رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے نفرت کر رہے ہیں۔ دویش اگنی بھڑکا رہے ہیں۔ دغا۔ فریب بغض اور حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو خاک سیاہ کر رہے ہیں۔ ایک منشا کے نہ ہونے سے دل بھی ایک نہیں رہا دل کی ایکتا۔ دل کی سماتا اور ایک دوسرے کے دل کا پریم جاتا رہا۔ بھائی بھائی۔ بہن بہن۔ استری پرش۔ پتا پتر۔ مالک نوکر۔ اور راجا پرجا میں سچا پریم نہ ہونے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور دو ویش اگنی میں چھپنے کا مول کارن یہی ہے۔ کہ ایک دوسرے کا منشا ایک نہیں ہے۔ ایک دوسرے کا دل سمان نہیں ہے۔ دونوں کا نشانہ ادویش ایک نہیں ہے۔ دونوں نے آپس میں پریم سے مل کر ایک راہ راست اختیار نہیں کیا ہے۔ ایک منشا نہیں رکھا ہے۔ اور اسی منشا کے مطابق پریم سے کام شروع نہیں کیا ہے۔ بڑا بھائی چاہتا ہے کہ میرا چھوٹا بھائی سکھ بھوگے۔ لیکن چھوٹے بھائی کا دماغ ہی چڑھا ہوا ہے وہ اس کی سنتا ہی نہیں ہے۔ وہ بڑے بھائی کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے وہ بڑے بھائی کی بزرگی کو بھی خاک میں ملانا چاہتا ہے۔ بڑا بھائی کرے تو کیا کرے۔ پُرش چاہتا ہے کہ میری استری میرے ادھین رہے۔ میری آگیا کا پالن کرے۔ میرے ساتھ ایک مت ہو کر میرے منشا کے مطابق کام کرے۔ اور میرے ساتھ مل کر سکھ بھوگے۔ مثلاً پرش کا سچا منشا ہے۔ یعنی پرش نے سمجھ رکھا ہے کہ برہمچریہ بڑی اچھی چیز ہے۔ برہمچریہ زندگی ہے۔ برہمچریہ خوبصورتی و خوب سیرتی ہے۔ برہمچریہ اصلی جوبن اور جوانی ہے۔ برہمچریہ کا جیون آنند جیون ہے بغیر برہمچریہ جیون کے موت ہے۔ اس منشا اور اس سمجھ کے مطابق اپنی استری کو چلانا چاہتا ہے۔ لیکن استری مورکھ ہے۔ مورکھ استریوں کے دائرہ میں سارا دن کاٹتی ہے۔ مورکھ استریوں کی بُری عادات کا سارا دن مطالعہ کرتی ہے۔ ان کی بُری عادات کو سیکھتی ہے۔ برہمچریہ کی خوبیوں کو کبھی سُنا تک نہیں ہے۔ سارا دن ہار سنگار میں رہتی ہے۔ ہار سنگار ہی اس کا دھرم ہے۔ ہار سنگار ہی اس کا منشا ہے اور اپنے پیارے پتی سے بھی اپنے منشا کے مطابق کام لینا چاہتی ہے۔ وہ اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس منشا کو پورا کرنے کے لئے پتی سے لڑنے کو بھی تیار ہے۔ غرضیکہ جہاں
استری نے اپنے پتی کے سچے منشا کو نہیں سمجھا ہے۔ برہمچریہ کی بزرگی کو
ذہن نشین نہیں کیا ہے۔ بلکہ برہمچریہ اور اپنے پتی کے سچے منشا کو توڑنا جیکا
کام ہے۔ وہاں استری پرش کا سچا پریم اور سچا سدہار کہاں؟ وہاں تو
بگاڑ ہی بگاڑ دکھ ہی دکھ برپھور رہا ہے۔ موت نزدیک آرہی ہے۔ جوبن اور
جوانی دور بھاگ رہے ہیں۔ اصلی سکھ تو تب ہی ہوگا۔ جب دونوں استری
پرش کا ایک سچا منشاء ہوگا۔ اور اس کے مطابق عمل ہوگا۔ اسی طرح سے
والدین چاہتے ہیں کہ ہماری سنتان نیک ہو۔ پارسا ہو۔ آگیا کا پالن کرنے
اور ہمارے منشا کے مطابق سچے راستہ پر چل کر سکھ بھوگے۔ لیکن
سنتان ایسی نالایق ہے کہ اپنے والدین کی ذرا بھی نہیں سنتی۔ بلکہ انکے
برخلاف چل کر اس کو بدنام کرتی ہے۔ پتا کا منشا ہے کہ میرا پیارا اپتر
بُروں کا سنگ نہ کرے۔ حقہ۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ برائیوں سے بچے
لیکن پتر اپنے باپ کو بیوقوف سمجھتا ہے۔ اور اپنے بڑے یا دوستوں
کو اپنا خیر خواہ مانتا ہے۔ اور اپنے باپ کے حکم کے برخلاف چلنا اور
اس کے منشا کو خاک میں ملانا ہی اس نے اپنا دہرم بنا رکھا ہے جب
پتا پتر کے منشا کا یہ حال ہو تو وہاں سکھ کیسے؟ راجہ چاہتا ہے کہ کوئی
جرم نہ کرے۔ کوئی قانون کے شکنجے میں نہ آوے۔ کسی کو ہمارے راج
میں دکھ نہ پہنچے۔ سچے پتروں کی طرح رعایا ہمارے حکم کو مانے۔ ہمارا
راج شانتی۔ پریم ایکتا اور آنند کا راجیہ ہو۔ لیکن رعایا راجہ کے منشا
کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتی۔ دن بدن جرم بڑھ رہے ہیں نت نئے
قانون ان جرموں کے واسطے تیار ہو رہے ہیں۔ جبتک راجا اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پرجا کا ایک منشا نہ ہو شانتی کا راجیہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح سے پرم اپکاری مہاتما رشی مہرشی چاہتے ہیں کہ سنسار بھر میں آنند کی لہریں چلیں۔ ایک دوسرے میں سچا پریم بڑھے۔ سنسار بھر کا ایک مت ایک منشا اور ایک دل ہو۔ لیکن مورکھ لوگ پتھر اینٹ۔ بندوق۔ تلوار اور لیتے ہوئے اچار سے ان کی ہستی کو ناش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے منشاء کے عین برخلاف چلکر پریم اور پریتی کی جڑ میں کلہاڑا مار رہے ہیں۔ اور ان کی طاقت کو زائل کرنے کے پیچھے پڑے ہیں۔ اس دُردشا میں ایسی بُری حالت میں سنسار کا کلیان ہو تو کیسے ہو۔ کلیان کی امید تو تب ہو سکتی ہے جب لوگ سچائی کو سمجھیں۔ اصلی سکھ کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کی منشاء کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کے دل کو ٹٹولنے کا ہنر حاصل کریں ایک دل ہونے کا قانون مطالعہ کریں۔ ایک دل ہونے کی ودیا سیکھیں اور ایک دل ہونے کا پرم پرشارتھ کریں۔ ایک دوسرے کا سچا ایک منشا ہو۔ کوئی کسی کے منشا کے برخلاف کام نہ کرے۔ کیونکہ اصلی منشاء کے برخلاف کام کرنا ہی جرم اور پاپ ہے۔ دکھ اور موت ہے۔ اور دوسرے کے سچے منشاء کے مطابق سچا کام کرنا ہی سچائی سکھ زندگی اور آنند ہے جو اس کے برخلاف سچائی اور سکھ مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جھوٹے ہیں دھوکے میں ہیں۔ وہ اخیر میں خطا کھائیں گے۔

بزرگوں کا منشا سچائی ہے

یہی منشا یا مرضی یا پرم تو سچائی ہے۔ اس سچائی کا مخزن ہمارے بزرگ ہیں۔ سچائی ہمیشہ بزرگی یعنی بڑائی میں رہتی ہے۔ جو ہم سے بڑا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ ہم سے سچا ہے۔ اس کے مقابل میں ہم جھوٹے ہیں۔ مالک سچا ہے نوکر جھوٹا ہے۔ کیونکہ سچ ہی جھوٹ پر سرداری کرتا ہے۔ اور جھوٹ دھکے کھاتا ہے۔ اور جھوٹے آدمی ہی دوسروں کی غلامی کا طوق پہنتے ہیں۔ اور سچے آدمی آزاد مطلق بنے ہوئے بے خوفی کی زندگی کاٹتے ہیں۔ راجا سچ ہے۔ رعایا جھوٹ ہے۔ اسی سچائی کے سبب سے ہی پرمیشر نے راجا کو حکومت دی ہے۔ اور رعایا کو ادھین بنایا ہے۔ اور راجا کو رعایا پر حکومت کر کے سکھ بھوگنے کے حقوق عطا کئے ہیں۔ نیچتا پاپ ہے اور بڑائی پن ہے پُن کرموں کے سبب سے تو راجہ کو راجیہ ملتا ہے۔ بڑائی ملتی ہے۔ عزت آبرو اور ہر قسم کا ایشوریہ ملتا ہے۔ جو ہمارے ماتا پتا اور آچاریہ ہیں۔ جو ہم سے علم اور عقل۔ تندرستی اور بل۔ ہنر۔ فن۔ عزت آبرو اور ایشوریہ میں بڑھے ہیں اور نرابھمانی بن کر سچائی اور پراپکار کا جیون رکھتے ہیں۔ شدھی اور باقاعدگی ایکتا پریم اور آنند کا پرچار کرتے ہیں وہی ہمارے بزرگ ہیں۔ وہی ہمارے بڑے ہیں۔ وہی ہمارے اولیا اور پیغمبر ہیں۔ وہی سچے ہیں۔ ایسے سچے بزرگوں کا منشا پرم تتو سچائی ہے۔ ان کے حکم کے مطابق ان کے اس سچے منشا کے مطابق چلنا ہمارا دھرم ہے۔ اور ایسے مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا اور ان کے منشا کو سمجھنا اور ان کے منشا کے مطابق اپنا منشا بنانا ہمارا اہم کرتیہ ہے۔ ایسے رشی مہرشی یوگی اور تپسوی جتی اور ستی ستیہ دھاریوں کی درشن سیوا سے ہی ہم کو دراز عمری۔ علم۔ نیکی اور طاقت چار اُتم پھل ملیں گے اور پرم آنند حاصل ہوگا۔

ایسے بزرگوں کا کام۔ ایسے بزرگوں کی بنی ہوئی کتابیں۔ اخبار اور رسالے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وغیرہ ہمارے لئے فائدہ مند ہیں۔ ایسے مہاتماؤں کی بنی ہوئی کتابوں کا ہر روز مطالعہ یعنی سوادھیائے ہمارا دھرم ہے۔ اور اس کے برخلاف جو کتابیں یا اخبار یا رسالے ایک دوسرے میں دویش پھیلانے ایکدوسرے کی عقل مارنے۔ ایک دوسرے میں دنگا فساد بڑھانے اور برائی کا بیج بونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان کو فوراً بائیکاٹ کر دینا چاہئے ان کا دیکھنا بھی مہاپاپ ہے بیش قیمت وقت کا ضایع کرنا ہے۔ اور دکھ خریدنا ہے اور اپنی عمر اور عقل وصن اور بل کو مفت میں گنوانا ہے۔

سب سے بڑا بزرگ سب سے پراچین پرم پتا پرمیشر ہے اس کے منشا کو جو سمجھتا ہے۔ اس کے منشا کے مطابق اپنے منشا کو جو شخص بنالیتا ہے۔ وہ تو کبھی دکھ پا ہی نہیں سکتا۔ وہ کبھی غلطی اور دکھ میں پڑ ہی نہیں سکتا۔ انسانوں کے منشا کے مطابق اپنا منشا بنانے میں اکثر انسان غلطی بھی کھا جاتے ہیں۔ اور دکھ میں پڑ جاتے ہیں۔ لیکن پرمیشور کا منشا لازوال سچائی کا سچا منشا ہے۔ اس کے منشا کے ساتھ اپنے منشا کو ایک کر دینے میں اس کی مرضی میں اپنی مرضی بنا دینے میں اس کی اچھیا کو اپنی اچھیا بنا لینے میں آنند ہے۔ دکھ کا نام و نشان نہیں ہے۔ دکھ تو وہاں ہوگا۔ جہاں پرمیشور کے منشا کے برخلاف ارادہ ہوگا۔ خودی اور الجھان ہوگا۔ ایسے سب سے بڑے پرم پتا ماتا اور آچاریہ پرمیشر کے منشا کا پالن ہی لازوال دولت۔ بل اقبال اور موکش بخشے گا۔ ایسے بڑے پرمیشر کی سب سے پراچین کتاب وید کا روزانہ سوادھیائے ہی ہم کو ہر قسم کے دکھوں سے چھڑا کر آنند پد دلائیگا۔ اور یہی متبرک وید ہی ہماری اصلی دھرم پستک ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسی منشاء کو قانون بھی کہتے ہیں۔ بڑے آدمیوں کا جو منشاء ہے۔ اس کو بزرگوں کا قانون "سداچار" کہتے ہیں۔ اور ایشور کا جو منشاء ہے وہ ایشور کا قانون "وید" کہا جاتا ہے۔ اس ایشوری قانون اور ویدانوکول چلنے والے بزرگوں کے قانون پر چلنا ہمارا اعلےٰ فرض ہے۔ قانونی زندگی بنانے اور قانون کے مطابق ہر ایک کام کرنے میں ہی ہر قسم کے سُکھ ملتے ہیں۔ اور دکھ دور ہوتے ہیں۔

ایشوری قانون کی شرن لو

قانون ہی ہر ایک چیز کی جان ہے۔ قانون ہی ہر ایک کا سہارا ہے۔ قانون ہی سب کی رکھشا کرنے والا ہے۔ پاپیوں کو پاپ سے بچانے والا اور دھرم آتماؤں کا سچا مِتر قانون ہی ہے۔ بغیر قانون کے ایشور کی رچنا میں ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ دیا دھرم کا پرچارک قانون ہے۔ جہاں قانون ہوگا۔ وہاں ہی دیا ہوگی۔ دیا اور نیائے کا آپس میں بڑا گہرا سمبندھ ہے۔ ایک کے بغیر دوسرا نہیں رہ سکتا۔ دیا اصلیت ہے اور نیائے یا قانون اس سچائی کے اظہار کا سب سے اُتم ذریعہ ہے۔ دیا گیان ہے اور نیائے کرم ہے۔

ایشوری گیان ایشوری دیا ہے۔ اور ایشوری دیا کا اظہار ایشوری قانون سے ہو رہا ہے۔ بغیر ایشوری قانون کے ہم ایشوری دیا کو محسوس نہیں کر سکتے۔ ایشور اور اس کی دیا کا ساکھشات کرانے والا ایک ماتر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایشوری قانون ہے۔ جو شخص راجا کے قانون کو جان لیتا ہے۔ اور اس قانون کے عین مطابق خود عمل کرتا ہے۔ اور دوسروں کو عمل کراتا ہے خود سکھ بھوگتا اور دوسروں کو سکھ بھوگاتا ہے۔ غرضیکہ راجا کے قانون کو سمجھ کر اس کے ساتھ یک جان ہو جاتا ہے۔ وہ راجا کا پیارا بن جاتا ہے۔ راجا کا تمام ایشوریہ اس کے واسطے حاضر ہے۔ اور وہ بیخوف ہو کر آنند سے آزادی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اسی طرح سے جو شخص راجاؤں کے بھی مہاراجہ ایشور کے قانون کو بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ اسکے مطابق اپنا جیون بنا لیتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے فیض پہنچاتا ہے۔ غرضیکہ ایشوری قانون میں ملکر یک ذات ہو جاتا ہے۔ اس کی آزادی اور آنند کا کیا کہنا۔ وہ آزاد مطلق بنا ہوا سنسار بھر میں بیخوف ہو کر وچرتا ہے۔ سنسار بھر کی ہر ایک چیز اس کی سیوا کا دم بھرتی ہے۔ اور اس کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔

ایشور کا ہر ایک کام باقاعدہ ہے۔ ایشور کے کام میں بے قاعدگی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ باقاعدگی قدرت کی جان ہے۔ ایشور کی ہستی کا اظہار ذرہ ذرہ کی باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ ایشور کی باقاعدگی کو تو وہ لوگ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ جو ہمیشہ خود باقاعدہ رہتے ہیں۔ اور اس باقاعدگی کا ہمیشہ مطالعہ کیا کرتے ہیں جن کو ایشور کی باقاعدگی سمجھنے اور باقاعدہ بن کر آنند بھوگنے کا شوق ہو۔ وہ انسانی مشین کے ایک ایک پرزہ کی باقاعدہ بناوٹ اور اس کے باقاعدہ کام کا ہر روز بغور مطالعہ کیا کریں۔ اور اسی طرح سے ایشوری مشین برہمانڈ کی ہر ایک چیز کی باقاعدہ بناوٹ اور باقاعدہ کام کو ہر روز پورے دھیان سے وچارا کریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس مطالعہ اور وچار سے بڑا بھاری فائدہ ہوگا۔ اپنی اور ایشور کی اصلیت کا پتہ لگ جاوے گا۔ اور گیان چکشو کھل جاویں گے۔ اور ہر جگہ ہر وقت باقاعدگی کے درشن ہوں گے۔ بھوک پیاس۔ دکھ سکھ۔ دن رات سورج چاند ستارے۔ سردی گرمی برسات ہر ایک چیز کی ترقی تنزلی زندگی موت۔ غرضیکہ جہان بھر کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کا ٹھیک ٹھیک وقت اور قاعدہ معلوم ہو جاوے گا۔ اس وقت اور قاعدہ کو بخوبی ذہن نشین کر لینے سے بار بار کے جنم مرن سے رہائی ہو کر مکتی حاصل ہوگی اور آنند جیون ملے گا۔

ہمارے تمام دکھوں کا مول کارن یہ ہے کہ ہم ایشوری قانون کی شرن نہیں لیتے۔ ہم ایشوری قانون کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اس سے دور دور بھاگتے ہیں۔ جتنی جتنی دوری ہم کو ایشوری قانون سے ہوتی ہے۔ اتنی اتنی تکلیف بڑھتی جاتی ہے۔ ایشوری قانون سے ہم جتنا نزدیک ہونگے اتنا آنند ہوگا۔ ایشوری قانون سے جتنا دور بھاگیں گے اتنا بیقاعدہ ہم بنیں گے۔ باقاعدگی سے بڑھ کر کوئی سکھ نہیں ہے۔ بے قاعدگی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے۔ آج جتنے دکھ ہم کو ہو رہے ہیں سب ہماری اپنی بیقاعدگی کا نتیجہ ہیں۔ ہماری اپنی بے قاعدگی ہماری اپنی موت کا باعث بن رہی ہے۔ ہمارے کسی کام کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ بے قاعدہ کھاتے پیتے اور سوتے۔ بے قاعدہ چلتے پھرتے اور ورزش کرتے ہیں۔ کسی کام کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ اگر ہمارے اندر کوئی تھوڑی بہت باقاعدگی یا وقت کی پابندی ہے تو دوسروں کی مجبوری سے [illegible] کے ڈر [illegible] اگر [illegible] اپنے زور سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنی حکومت سے ہم کو راہ راست پر نہ چلاویں تو ہم یقینی دوزخ کا دروازہ دیکھیں۔ ہم کو اپنے اوپر حکومت کرنے والوں کا ازحد شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ وہ ہم کو مار پیٹ کر دوزخ سے نکالنے اور بہشت میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر اس دوزخ اور بہشت کو نہ سمجھیں تو پھر ہمارے جیسا بدقسمت کون ہوگا۔

ایشوری قانون کی خلاف ورزی قہر الٰہی ہے۔ اٹل دکھ اور موت ہے راجا کا قانون اتنا سخت نہیں ہے جتنا کہ ایشور کا قانون ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کوئی جرم کرکے راجہ کی سزا سے بالکل بری ہو جاویں۔ لیکن ایشور کے راج میں ایشور کے حکم کی خلاف ورزی کرکے آپ کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ ایشور کے راج میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں آپ پاپ کرکے اپنے آپ کو چھپا لیویں۔ بلکہ ذرا سا قصور بھی آپ کا معاف نہیں ہو سکتا یہاں تو معافی کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ جنہوں نے ایشور کو خالی دیالو مان رکھا ہے۔ لیکن اس کی دوسری صفت نیاکاری کو نہیں سمجھا وہ سخت غلطی میں ہیں۔ ایشور کبھی کسی کے گناہ معاف نہیں کیا کرتا۔ جو ایشور کو گناہ معاف کرنے والا مانتے ہیں وہ ایشور پر الزام لگاتے ہیں۔ اور اس کے گنہگار بنتے ہیں۔ ایشور کو گناہ معاف کرنے والا کہنا بڑا بھاری ایشوری جرم ہے۔ اور اس کی بڑی بھاری سزا ہے۔ کیونکہ جو یہ کہتا ہے کہ ایشور گناہ معاف کر دیتا ہے وہ اس کے راج میں برائی کا بیج بو کر برائی پھیلاتا ہے اور دوسروں کو برا بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح سے برخلاف اس کے جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایشور گناہ کسی صورت میں نہیں بخشتا۔ بلکہ ذرا ذرا قصور کی اور سخت سے سخت سزا بھی دیتا ہے وہ اس کا سچا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیارا پتر ہے۔ کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں میں سچائی کا بیج بوتا ہے۔ اور انکو ذہن نشین کراتا ہے کہ جب ہمارے گناہ کبھی کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتے۔ ہم کو اُن گناہوں کی سزا ضرور بالضرور بھوگنی پڑیگی۔ دکھ اُٹھانا پڑے گا۔ تب وہ پاپوں سے کنارہ کرتے ہیں۔ پاپوں سے از حد خوف کھاتے ہیں۔ اور پاپ جیون سے بچکر آنند جیون بھوگتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے گناہ کی معافی کا پرچار کرنے والا لوگوں کو ہمت دلاتا ہے کہ گناہ کرو اور گنگا جمنا میں نہانے یا کلمہ شریف کے پڑھ لینے سے تمہاری گناہوں سے مکتی ہوجاویگی جو شخص ساری عمر پاپ کرکے کاشی میں جاکر یا مکہ مدینہ کی سیر کرکے تمام پاپوں سے مکت ہو سکتا ہے اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایمانداری سے نیک کمائی کھاوے۔ اور دوسروں کو سکھ پہنچاوے اور شبھ کرم کرے جسکو جھوٹ کھانے میں مزہ آجاوے۔ اس کو پھر کیا ضرورت ہے کہ وہ سچائی کی تلاش میں مارا مارا پھرے۔

پیارے ناظرین! ذرا سوچو وچارو اور سنبھلو۔ گناہ کی معافی کی تعلیم بڑی زہریلی تعلیم ہے۔ اس زہریلی تعلیم سے اپنے آپ کو بچانے کا کچھ خیال کرو۔ اس زہریلی تعلیم نے چاروں طرف سے آپ کو دبا رکھا ہے۔ اور یہ آپ کے خون میں سرایت کر رہی ہے۔ اور آپ کو موت کی طرف لے جارہی ہے۔ اس موت اور اس زہریلی تعلیم سے آپ کبھی نہیں بچ سکتے۔ جبتک آپ ایشوری دیا کے ساتھ ایشوری قانون کو نہیں سمجھتے۔ ایشوری دیا میٹھی کھیر ہے۔ اور اس میٹھی کھیر کو آپ نہیں ہضم کرسکتے۔ جبتک آپ پاچک شکتی بنانے کا خیال نہیں کرتے۔ کھیر کھلانے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ قوت ہاضمہ ایشوری قانون کو سمجھا جاوے۔ ایشوری قانون خالی رحم کا قانون نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ بلکہ سختی اور سنگین سے سنگین اٹل سزاؤں کا قانون ہے۔ اس قانون کا بھیانک نظارہ بچہ بچہ کے دل میں ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہے

نیک صحبت میں بیٹھنا اور بد صحبت سے پرہیز کرنا ایشوری قانون کا سب سے اعلےٰ منشا ہے۔ اس منشا کے برخلاف جو شخص چلتا ہے وہ سخت سے سخت سزائیں بھوگتا اور بہاں دکھ اٹھاتا ہے۔ مثلاً آپ ایک آتشک کے مریض کا حال دیکھ لیجئے۔ ذرا سی بد صحبت سے ایک ایسا بھیانک روگ اس نے خرید لیا ہے کہ گرمی سے جسم جل بھن کر سیاہ ہو گیا ہے۔ خون گندہ اور خراب ہو جانے سے اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں جسم کا چمڑا گل گل کر ہڈیاں نکل رہی ہیں۔ کھجلاتے کھجلاتے جان عذاب میں آ گئی ہے۔ نہ رات کو آرام نہ دن کو آرام۔ کوئی آدمی پاس بیٹھنے نہیں دیتا۔ کھانے پینے اور سونے کا کوئی مزا نہیں رہا۔ رشتہ دار علیحدہ نفرت کرتے ہیں۔ کسی کام کاج کے لائق نہ رہنے سے زندگی سے بیزار ہوا ہوا بیچارہ قسمت کا مارا موت کے دن گن رہا ہے۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ آتشک کے مریض کی اس ناقابل بیان حالت کو دیکھ کر ایشوری قانون کی اٹل سختی سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اس دردناک حالت کو دیکھ کر بد صحبت کے پاپ سے بچنے کو کس کا دل نہیں چاہتا؟ اسی طرح سے آپ ایک مخلوق کی حالت کا دردناک نظارہ آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایشوری قانون کی اٹل سزا کا اندازہ لگائیے اور آپ کو پتہ لگے گا کہ کس طرح سے تھوڑی دیر بد صحبت میں بیٹھ کر ایک بھاری روگ اس نے مول لیا ہے۔ بدخلق کی بد عادت اپنے اندر ڈال کر اپنی حالت زار پر زار زار رو رہا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہے۔ کچھ کھایا پیا نہیں جاتا۔ دن بدن جسم کمزور اور لاغر ہو رہا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خون سفید ہو گیا ہے۔ چہرہ کی چمک دمک جاتی رہی ہے۔ آنکھوں میں نور اور دل میں سرور نہیں رہا۔ دل جگر اور دماغ جواب دے بیٹھے ہیں۔ ذرا سا پڑھنے اور سوچنے میں دماغ چکر کھانے لگ جاتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیری آجاتی ہے۔ ہر وقت سر اور پیٹ میں درد ہے۔ چلنے پھرنے کو جی نہیں چاہتا۔ منہ سے بات نہیں نکل سکتی۔ دل ہر وقت دھڑکتا اور ڈرتا رہتا ہے۔ مغموم اور ڈراؤنی صورت بن گئی ہے۔ کسی کام میں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ کسی امتحان کے قابل نہیں رہا۔ عورت بیچاری علیحدہ اُس کے دُکھ سے دُکھی ہو رہی ہے۔ اور اُس کے سنگ سے اپنے کرموں کو پیٹ رہی ہے۔ اور رشتہ دار علیحدہ تنگ آگئے ہیں۔ جریان۔ سوزاک۔ نامردی اور ذیابیطس وغیرہ بیماریوں نے زور پکڑ لیا ہے۔ اور ناک میں دم کر دیا ہے۔ جلق کے مریض کی اس ناگفتہ بہ دردناک حالت کو دیکھ کر کس کو رونا نہیں آجاتا۔ اور ایسی مصیبت زدہ حالت کو دیکھ کر کون مورکھ ہے۔ جو یا جیتے کے جنم میں پھنس کر جلق کے سنگین جیل خانہ میں بند ہونا اور قسم قسم کے مہان دُکھ بھوگنا پسند کرے؟ ایشوری قانون کی ذرا ذرا خلاف ورزی کرنے والے جلق اور آتشک کے مریضوں کی سزائیں تو معمولی سزائیں ہیں۔ ایشوری قانون کو اگر بغور مطالعہ کیا جاوے تو پتہ لگیگا کہ ایشوری قانون کے مجرموں کو ان سے بھی بڑھ کر سزائیں ملتی ہیں۔ اور دوسروں کے سامنے بھیانک نظارے پیش کر کے اُن کو پاپ سے بچانے کا تدارک کرتی ہیں؟

ہمارا سب سے اعلےٰ اور مقدم دھرم یہی ہے کہ ہم اپنے دھیان کو ایشوری قانون یا ایشور کے باقاعدہ انتظام میں لگانے کا ابھیاس شروع کریں۔ ہر ایک چیز کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کریں۔ اور پوراں دھیان گیان سے قدرت کے خفیہ منشا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اُس کی منشا کے مطابق اپنی منشاء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنادیں۔ اپنی خودی اور ابھیمان کو چھوڑیں۔ اور پرم سُکھ بھوگیں ٭

جب تک ہم ایشور کی باقاعدگی کو مدنظر رکھ کر دھیان شکتی کو نہیں بڑھاتے ایشوری قانون کی شرن لیکر اس کے مطابق جیون نہیں ڈھالتے۔ تب تک ہمارا کوئی کام شُدھ نہیں سکتا۔ ہم کو کسی کام میں کامیابی کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ اور اصلی خوشی نہیں نصیب ہوتی۔ ایشوری باقاعدگی کے پُورن دھیان اور وچار سے ہمارے من بانی اور کرم ہر روز باقاعدہ بنتے جاوینگے۔ اور ہم کو آنند پھل کھلائینگے۔ ایشوری قانون ہی پرم تتو سچائی ہے۔ اور ہمارا جان پران ہے۔ اس کے زیرسایہ آنے میں ہی ہمارا کلیان ہے ٭

سب قانونوں کا سرتاج ایشوری قانون "وید" اور اُس کا سچّا منشاء

اس سنسار میں سینکڑوں۔ ہزاروں اور لاکھوں قانون ہیں۔ ہر ایک کام ہر ایک محکمہ کے علیحدہ علیحدہ قانون ہیں۔ ان میں سے کوئی قانون تو خاص ہیں۔ اور کوئی مفید عام ہیں۔ خاص خاص قانُونوں کی تو خاص خاص موقعوں پر ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مفید عام قانونوں کی ہر ایک کو جاننے کی اشد ضرورت ہے۔ مثلاً شُدھی اور باقاعدگی کا قانون۔ تندرستی اور بل کا قانُون کشش اور دُوری کا قانون۔ محبت اور نفرت کا قانون۔ خوبصورتی و خوش[illegible]ی کا قانون۔ کھان پان اور ساتوک بھوجن کا قانون چلنے پھرنے اور ورزش کا قانُون۔ بیماری اور پرہیز کا قانون۔ سنتان اُتپتی اور سنتان رکھشا کا مکمل قانون۔ انسان کی بہتری اور کامیابی کا قانون۔ دُکھ سُکھ کا قانون۔ موت۔ اور زندگی اور آنند کا قانون۔ تعلیم و تربیت کا مکمل قانون وغیرہ وغیرہ کئی قانون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں جن کا مطالعہ کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ اِن سب قانونوں کا مخزن اور سرتاج ایشوری قانون "وید" ہے۔ دُنیا بھر کے تمام قانون وید سے نکلے ہیں تمام قانونوں کی ماتا وید ہے۔ جن کو دُنیا بھر کے قانون اور سنسار بھر کا مکمل گیان جاننے اور پُورن آنند بھوگنے کی زبردست خواہش ہو۔ وہ ویدوں کا ہر روز بلاناغہ سُوادھیائے کیا کریں۔

اِس دُنیا میں سب سے اوتم اور سب سے بہتر جو عزت آبرو اور ایشوریہ بل کے دینے والا اگر کوئی کام ہے تو وہ یہ ہے۔ کہ ویدوں کو پُورن دھیان اور ودچار سے پڑھ کر ہر ایک مفید عام قانون کے مختلف وید منتروں کو یکجا جمع کر کے ویدانوکول سمرتی آدی کے حوالہ جات دیگر آسان عبارت میں اُن کی تشریح کی جاوے اور لوگوں کو فیض پہونچایا جاوے۔ یہ رشی۔ مہرشی۔ جنی منی اور پرُاپکاری مہاتماؤں کا سب سے اوتم اور متبرک کام ہے۔ ہمارا بھی یہی دھرم ہے۔ کہ ہم بھی رشی منیوں کی سنتان کہلاتے ہوئے اُن کے پیچھے چلیں اور اُن کے متبرک کام کو ہاتھ میں لے کر خود سُکھ بھوگیں اور دوسروں کو سُکھ بھوگاویں۔

اِس دُنیا میں سب سے اعلیٰ اور زبردست مشترکہ خواہش ہر ایک انسان کی یہ ہے۔ کہ کسی طرح سے دُکھ اور موت سے چھٹکارا ہو۔ لازوال زندگی کے ساتھ لازوال آنند حاصل ہو۔ موت زندگی اور آنند کا مکمل گیان حاصل کرنا منشیہ کا اعلیٰ اودیش ہے۔ یہی کامیابی اور آنند جیون کا مکمل قانون ہے۔ چونکہ انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اُس کے سدھار کے ساتھ سب کا سدھار ہے۔ اِس کے بگاڑ کے ساتھ سب کا بگاڑ ہے۔ اِس واسطے انسان کا سدھار سب سے متبرک سُدھار ہے۔ اور یہ سُدھار تب ہو سکتا ہے جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انسان کو موت زندگی اور آنند کا مکمل قانون معلوم ہو - انسان کے دلی منشا کو پورا کرنا اور سچا آنند پہونچانا وید کا سب سے اعلےٰ منشا ہے - کرم اُپاسنا گیان کے مکمل گیان سے موت - زندگی اور آنند کا راز بتانا وید بھگوان کا سب سے اعلےٰ مقصد ہے - یہی ہمارا جیون اُدیش ہے - اس اوتم اُودیش کو بغور سمجھنا - سمجھانا ہمارا پرم دھرم ہے ؂

موت زندگی اور آنند کا مکمل گیان یا آنند جیون کا قانون ہی سب سے اعلےٰ قانون ہے - اس ایک اعلےٰ قانون کے سمجھ لینے سے باقی سب قانونوں کی جلدی سمجھ آجاویگی - سب قانونوں کا منبع اور سرتاج یہی آنند جیون کا قانون ہے ؂ اس اوتم قانون کی طرف دھیان دینا اور اُس کو سمجھنے سمجھانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا سب کا اعلےٰ فرض ہے - ہم بھی اس متبرک قانون کی شرن لیتے ہیں - ا . . سمتھا شکتی [illegible] کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں ؂

باقی آئندہ - اوم - شانتی ! شانتی !! شانتی !!!

اچھی بات کی نقل کا اچھا پھل

ایک چور آدھی رات کے وقت ایک راجہ کے مکان میں چوری کرنے گیا - اور اُس نے راجا کو اپنی رانی سے یہ کہتے سُنا - کہ میں اپنی لڑکی کی شادی کسی سادھو سے کردونگا - چور یہ سُن کر سوچنے لگا - کہ یہ موقع بہت اچھا ہے - اگر میرا بھی بھیس کل سے سادھوؤں کا سا ہو جاوے - اور میں ان لوگوں کے ساتھ رہوں تو شاید راجہ اپنی لڑکی کو مجھ سے شادی کردے - دوسرے دن صبح اُٹھکر اُس نے [illegible] بنا لیا - اتنے میں راجہ کے نوکر سادھوؤں کے پاس آئے - اور بولے کہ راجہ اپنی لڑکی کا بیاہ ایک سادھو سے کرنا چاہتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگر آپ لوگوں میں سے کوئی راضی ہے تو ہم راجہ سے کہیں۔ سادھوؤں میں سے وِواہ کرنے کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہُوا۔ آخر وہ لوگ اس بات کو کہنے کے لئے اُس چور کے پاس گئے جو سادھو کے بھیس میں تھا۔ چور چپ چاپ رہا۔ کچھ نہ بولا۔ راجہ کے نوکروں نے راجہ کے پاس جا کر کہا کہ کوئی سادھو وِواہ کرنے میں راضی نہیں ہے۔ لیکن ایک جوان سادھو ہے۔ شاید وہ آپ کے کہنے میں آ جاوے۔ اور آپ کی لڑکی سے شادی کر لے۔ راجہ لاچار ہو کر اُس کے پاس گیا۔ اور اُس سے کہنے لگا آپ میری لڑکی سے شادی کر لیویں۔ تو بہت ہی مہربانی ہوگی۔ راجہ کو اپنے پاس آنے دیکھ کر اُس چور کا من بدل گیا اور وہ یہ سوچنے لگا۔ کہ میں جھوٹا سادھو ہوں۔ مگر راجہ صرف میرے جھوٹے بھیس کو دیکھ کر میری اتنی عزت کرتا ہے۔ اور مجھ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ اگر میں سچا سادھو ہو جاؤں۔ تو معلوم نہیں۔ پھر میرا کتنا بڑا بھلا ہوگا۔ اور کتنے اچھے سے اچھے سامان مجھے ملیں گے۔ اور کتنا آنند بھوگوں گا۔

اس اوتم وچار کا یہ پھل ہُوا۔ کہ جھوٹے بہانے سے شادی کرنے کے بدلے وہ اپنے من کی برتیوں کو سُدھارنے لگا اور سچا سادھو بننے کا پُرشارتھ کرنے لگا۔ اس نے اپنا وِواہ کبھی نہ کیا۔ اور آخر وہ کچھ عرصہ کے بعد بہت ہی اچھا سادھو بن گیا۔ سب کو پریم بھری نگاہ سے دیکھنے لگا۔ ماں بہن کی طرح استریوں کی عزت کرنے لگ گیا۔ اِسی طرح سے اُس چور کی طرح اگر ہر ایک آدمی اپنی بُرائی کے دُور کرنے اور سادھو سوبھاؤ بننے کا وچار کرے اور بڑے آدمیوں کے سنگ سے اپنی بُرائی کو دُور کرنے کا پرم پُرشارتھ کرے تو چوری دغا بازی وغیرہ ہر قسم کی بُرائیاں فوراً دور ہو جاویں۔ بزرگوں کی صحبت آبِ حیات ہے۔ بزرگوں کا درشن ماتر ہی بُرائی چھوڑنے کو مجبور کرتا ہے۔ اور سنسار امرت پلاتا ہے ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نرک ۔ سورگ

پورانوں کی اکثر کتھائیں نرک سے بھری ہوئی ہیں - اور آہا ہا یہ کتھائیں کتنی اچھی ہیں - اور اِن سے کیسے اچھے سبق ملتے ہیں اور پورانوں پر کیا مخصوص ہے - ہندو گھرانوں کی سرل سوبھاؤ والی مانائیں اکثر اِس قسم کے نصیحت آموز کہانیاں سُناتی ہیں جن کو سُنکر خیال کے رگ کو خاص قسم کی حرکت ملتی ہے ؛

ایک قصّہ ہے - کوئی ہیشیا (بازاری عورت) کہیں کو جا رہی تھی ۔ سفر دریا کا تھا - اس کے ساتھ یار آشنا بیٹھے ہوئے تھے - گنگا تیزی پر تھی - ایک آدمی نے اُس عورت کو ایک خوبصورت ہار پہنانا چاہا - عورت نے ہار کو لے لیا - کہنے لگی - میں نے زندگی میں کبھی پوجا پاٹ سے تعلق نہیں رکھا - آؤ - آج یہ خوشنما ہار جو تم میرے لئے لائے ہو - گنگا مائی کی بھینٹ چڑھاویں - اور اس نے خوش ہو کر پرسن چت سے ہار گنگا میں پھینک دیا اور اس کی اُستتی کی - چونکہ برسات کا دن تھا - کشتی وندھیا پہاڑ کے کسی چٹان سے لگ کر پاش پاش ہو گئی - اور سب ڈوب گئے - اُسی وقت جم کے دُوت آئے سب کو پکڑ لے گئے - جمراج نے اِس بازاری عورت سے پوچھا - کیا تو نے کبھی اچھا کام بھی کیا ہے ؟ اس نے کہا - نہیں - میں بدچلن بدمعاش اور بدکار رہی ہوں - مجھ کو نرک میں دھکیل دو - یہی میری سزا ہے - جم پھر بولا ذرہ یاد کرو - شاید تو نے کبھی کچھ اچھے کرم بھی کئے ہوں - عورت نے کہا میں نے ایک مرتبہ گنگا جی کو پھول کا ہار چڑھایا تھا - اگر اس کو تم اچھا کرم کہتے ہو تو ہو سکتا ہے - ورنہ میں پاپنی ہوں - جم بولا - جا - اس ہار کے عوض تجھ کو سورگ کے باغ میں چند برسوں کے لئے جگہ ملتی ہے - اِس کے بعد نرک میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آنا ہوگا۔ اور اُسی وقت جم کے دُوت اس کو اس خوبصورت باغ میں لائے۔ مگر جب وہ باغ کے پھاٹک پر پہونچی۔ اس کے دل میں طرح طرح کے خیال پیدا ہوئے۔ وہ اُسی وقت ہاتھ باندھ کر وشنو بھگوان کی اُستتی کرنے لگی۔ مہا پربھو! میں چند دنوں کے لئے سورگ کے باغ میں کیا رہوں مجھ کو تو نرک میں جانا ہی ہے۔ بھگون! میں سچے دل سے یہ باغ جو مجھ کو رہنے کے لئے ملا ہے۔ آپ کو بھینٹ چڑھاتی ہوں۔ یہ آپ کے کام آئے اور میں نرک کو واپس چلی جاؤں۔ اے میری آنکھ! تو نے سوا بدی کے کبھی کچھ نہیں دیکھا۔ اب چل کر سزا بھوگ۔ اے میرے ہاتھ تو نے سوا بُرائی کے اور کچھ نہیں کیا۔ اب نرک میں تجھ کو سڑنا۔ گلنا پڑیگا۔ اے پاپی من! تو نے زندگی بھر بُرائی سوچی ہے۔ اب اس کا پھل چکھ۔ اے میری زبان! تو نے بھُول کر بھی کبھی رام کا نام نہیں لیا۔ دیکھ تجھ کو کیا کیا دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ مہا پربھو وشنو! تم کو نیک و دھرماتما لوگ بہت کچھ بھینٹ چڑھاتے ہیں اس پاپنی سے اس کو بھینٹ لے لو۔

اور دیکھو جس وقت وہ سچّے دل سے اُستتی کر رہی تھی نڑاقے کی آواز ہو گئی۔ اور وہ وشنو لوک میں بجلی کی دھار پر چڑھ کر پہونچ گئی۔ اور اس کا پرم کلیان ہوُا۔

دوسرا قِصّہ یہ ہے:۔

کانہہ دت ایک ٹھگ تھا۔ جس نے ہزاروں آدمیوں کو مارا تھا۔ لوٹ مار۔ قتل و خون اس کا پیشہ تھا۔ جس پر اس نے ہاتھ اُٹھایا۔ وہ اپنی جان سلامت نہیں لے گیا۔ جب یہہ ٹھگ مرا تو جم کے دُوت حسب معمول اس کو جم لوک میں لے گئے۔ اور دھرم راج کے سامنے پیش کیا۔ ٹھگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوف کے مارے کانپنے لگا - دھرم راج بولے - کیا کبھی تو نے دھرم کا بھی
کام کیا ہے؟ اُس نے کہا نہیں - مگر ایک مرتبہ کا ذکر ہے - میں لُوٹ پاٹ
کر کے گھر کو جا رہا تھا - راہ میں مکڑی نظر آگئی - میں نے اپنے آپ کو روکا
اور اس خیال سے کہ کہیں مکڑی پاؤں کے تلے آ کر نہ مر جائے رستہ سے
کترا کر چلا - یہ ایک دھرم کا کام میں نے اپنی زندگی میں کیا ہے -
دھرم راج نے کہا بہت اچھا - جاؤ - اسی ایک کام کی وجہ سے تم
کو سورگ میں جگہ دی جاتی ہے - اور اسی وقت ایک مکڑی کا تار اوپر
سے نیچے تک لٹکتا ہوا نظر آیا - دھرم راج نے کہا اس کو پکڑ کر اوپر
چلے جاؤ - سورگ میں استھان ملے گا - ٹھگ نے تار کو پکڑ لیا - اور اوپر چڑھنے
لگا - وہ حیران تھا کہ اس تار میں کتنی طاقت ہے وہ بہت دُور چڑھ
گیا - دل میں سوچتا جاتا تھا کہ اچھا ہوا - نرک سے بچے - بہت سے نیچے چھوٹے
اتنے میں اس کی نگاہ نیچے کی طرف گئی - اور کئی آدمی اُسی مکڑی کی تار کو
پکڑ کر چڑھتے آ رہے تھے - ٹھگ کو غصہ آ گیا - ہاتھ پاؤں کانپنے لگے - اُس
نے چلا کر کہا - نادانو! چلے جاؤ - یہ تار میرا ہے - کچھ تمہارا نہیں ہے -
تم کو کیا استحقاق ہے کہ اس کو پکڑ کر چلے آ رہے ہو - یہ تو میرا ہے -
اس لئے تم فوراً اُتر جاؤ - میں نہیں چاہتا کہ تم اس پر چڑھ کر سورگ
کو چلو - ابھی مشکل سے آخری لفظ زبان سے نکلے تھے کہ تار کھٹ سے
ٹوٹ گیا - اور ٹھگ نرک کنڈ میں گر گیا - جس میں سانپ بچھو تھے -
خون اور پیپ بھری تھی - ہڈیوں اور کھوپڑیوں کا انبار تھا - اور وہ دُکھ
اور درد سے اس وقت کراہنے لگا -

یہ دو قصے اس وقت میں نے تم کو سنائے ہیں - کیا تم نے اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے کچھ سمجھا بھی ہے - یا نہیں - یہ محض قصہ ہیں - اور کچھ نہیں - لیکن اگر ان کہانیوں کو ایک مرتبہ انسان اچھی طرح سمجھ لے تو وہ بہ آسانی جان جائے کہ نرک کیا ہے - اور سورگ کیا ہے - کس سے نرک ملتا ہے - اور کس کام سے سورگ نصیب ہوتا ہے ؛

یہ قصہ صاف صاف بیان کرتا ہے کہ اپیثار نفسی سورگ ہے - خود غرضی نرک ہے ؛

ھور نور کی جیوری بٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے جا کے نام آدھار

جو دنیا میں اوروں کے لئے جیتے ہیں اوروں کے کام آتے ہیں - اُن کو جیتے جی سورگ ہے - جو اپنے لئے جیتے ہیں اور اپنا ہی کام کرتے ہیں - ان کو نرک ہے - بغیر ضانہ پاک زندگی بسر کرنا بہشت ہے - غرض اور نفسانیت کی زندگی دوزخ ہے - یہ قصے ہم کو اور تم کو یہ سبق سکھاتے ہیں - نرک اور سورگ دونوں تمہارے دل کے میلان کی حالتوں پر منحصر ہیں - جی تو چاہتا تھا کہ اس کو بہت کچھ کھول کر لکھ دیا جائے - مگر نہیں - ساتھ ہی یہ بھی منظور ہے کہ تم اپنے لئے بھی کچھ سوچو - تاکہ اصلیت کا پتہ ملے - دوسروں ہی کے سوچ وچار سے تعلق نہ رکھو کبیر صاحب کہتے ہیں ؛

کبیر کا گایا گاوے تین لوک سے جاوے
کبیر کا بوجھا بوجھے تین لوک سوجھے

اگر آپکو کسی مرض سے تکلیف ہے تو فوراً ۶ کے ٹکٹ یا وی پی کا آرڈر بھیجکر نمونہ ۳ یوم کا منگوالیں فائدہ معلوم ہو تو باقی بلحاظ ضرورت منگوالیں - ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ رہبر زندگی لاہور لوہاری دروازہ -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہارانی پدمنی

۱۲۷۵ء میں نابالغ لکشمی میواڑ کی گدّی پر رونق افروز ہوا۔ چتوڑ راجپوتوں کی نگاہ میں ایک مقدس مقام ہے۔ کسی زمانہ میں میواڑ کی راجدھانی تھا۔ اور ہندوؤں کے بڑے بڑے کاریگروں نے اُس کو بہشت بنا رکھا تھا۔

لکشمی کے ایام طفولیت کے زمانہ میں اُس کی طرف سے اُس کا چچا "بھیمسی" نامی راج کرتا تھا۔ بھیمسی ایسا تیز طبع اور ہوشیار تھا۔ کہ اُس کے راج کے زمانہ میں ہر طرح کے جھگڑوں سے یہ ریاست پاک و صاف تھی۔ دُکھ درد کا تو نام ہی نہیں تھا بلکہ ہر طرف مسرت اور خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

جس کا حُسن و جمال چتوڑ کی بربادی کا باعث ہوا۔ اِسی بہادر کی رانی تھی۔ اور سنگلدیپ کی راجکماری تھی۔ اِس کے باپ کا نام ہمیر سنگھ تھا۔ اس کے ابتدائی حالات کا تواریخ سے پتہ نہیں چلتا۔ اگر دہلی کے ظالم بادشاہ علاؤالدین خلجی نے اس کے ساتھ ظلم نہ کیا ہوتا تو شاید ہمیں اِس کے حالات کے جاننے اور سُنانے کا موقع ہی نہ ملتا۔

پدمنی اسم بامسمےٰ نہایت خوبصورت اور شکیل تھی۔ اِس سراپا حُسن کی جس قدر بھی تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ زمانہ کے مشہور شعرا خواہ وہ ہندو تھے یا مسلمان اس سے بحث نہیں۔ اُس کی زندگی ہی میں اُس کے جلال و جمال کا گیت گاتے تھے۔ مگر کوئی نہیں جانتا۔ دم کے دم میں کیا ہوگا۔ زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ خیالات بدلتے رہتے ہیں۔ لڑکا جوان ہوتا ہے۔ جوان ضعیفی کے شکار ہوتے ہیں۔

چتوڑ کی بدقسمتی سے علاؤالدین خلجی کو اس کے حسن کی شہرت کا پتہ لگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُس کے دل میں طرح طرح کے خیالات چکر لگا رہے تھے۔ وہ دل سے چاہتا تھا کہ کسی طرح پدمنی ہاتھ آوے۔ اور اُس سے اپنے محل کی زینت کو دوبالا کرے۔ اس ناپاک اور بیہودہ خیال کو لیکر اُس نے ہزاروں کی تعداد میں سپاہیوں کو اکٹھا کر کے چتوڑ پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ کئی مہینہ بعد جنگلوں اور ریگستانوں سے گزرتا ہوا قلعہ کے پاس پہونچا۔ اور اِس طرح سے محاصرہ کیا جیسے برسات کے بادل چاند کو گھیر لیتے ہیں۔ علاؤالدین نے قلعہ کے محاصرہ میں کوئی کسر نہیں رکھی تھی۔ مگر بھیمسی کی بہادری اور شجاعت نے اُس کو نیچا دکھایا۔

وہ ناامید ہو کر دہلی واپس چلنے ہی کو تھا کہ اس کے چند بزدل دغاباز منسٹروں نے یہ صلاح دی۔ کہ راجپوتوں کو شکست دینا بالکل غیر ممکن ہے۔ البتہ وہ سیدھے سادے ہونے کی وجہ سے جلد دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ اِس لئے ان کو دھوکہ دینا چاہئے۔ تا کہ کسی طرح پدمنی آپ کے ہاتھ آجاوے۔

علاؤالدین کو یہ رائے پسند آئی۔ اُس نے فوراً ایک سپاہی کو بھیمسی کے پاس بھیجا۔ اور کہا کہ اگر ایک دفعہ بھی مجھے پدمنی کے درشن کرا دو۔ تو دم کے دم میں فوج کو واپس دہلی لیجاؤنگا۔ اور پھر کبھی چتوڑ سے لڑنے کا نام تک نہ لونگا۔ بھیمسی نے پولیٹکل حالات سے مجبور ہو کر اِس بیعزتی کو دو شرطوں پر منظور کیا۔ پہلی شرط یہ تھی کہ بادشاہ کے ساتھ قلعہ میں بہت آدمی نہ آویں۔ دوسری شرط یہ تھی کہ اس کو شیشے میں پدمنی کا عکس دِکھلایا جاویگا۔ علاؤالدین نے سوچا سانپ سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے۔ غنیمت سمجھ کر دونوں شرطیں منظور کر لیں۔

پہلی اپریل کو علاؤالدین شہر میں داخل ہوا۔ بھیمسی نے ایفائے وعدہ کے خیال سے پدمنی کا عکس شیشے میں دکھلایا۔ چونکہ ہندوؤں میں اُس وقت پردہ کا رواج بالکل نہیں تھا۔ بھیمسی نے اس قسم کی کارروائی میں اپنی کسی قسم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی بے عزتی نہیں سمجھی۔ بانکے اور منچلے راجپوت سب اِس حرکت کے خلاف تھے۔ مگر سنگِ آمد سخت آمد کا مضمون تھا۔ چار و ناچار سب نے منظور کیا۔

علاؤالدین نے پدمنی کا عکس دیکھا۔ دیکھتے ہی باچھیں کھل گئیں۔ شوق دوبالا ہوگیا۔ کلیجہ پر پتھر رکھ کر وہاں سے رخصت ہوا۔ وہ صرف تھوڑے سے سپاہیوں کے ساتھ شیر کی مانند میں داخل ہوا تھا۔ اگر راجپوت چاہتے تو دم کے دم میں اس کا فیصلہ کر دیتے۔ اور پدمنی کے درشن کا مزہ ان کو مل جاتا۔ لیکن بہادروں کو یہ منظور نہیں تھا کہ دھوکہ دیکر ان کو نیچا دکھایا جاوے۔ علاؤالدین کو بھی پورا یقین تھا۔ کہ راجپوت کچھ سختی نہیں کریں گے۔ کیونکہ وعدہ کر لیا تھا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو دوسروں پر اتنا بھروسہ رکھتا ہے وہ خود سچائی اور ایمانداری کو جواب دے بیٹھا۔ جس کام کو وہ جوانمردی اور دلیری سے نہ کر سکا۔ اُس کو فریب اور مکر سے کرنا چاہتا تھا۔ مہارانا بھیمسی سے کہنے لگا کہ آپ بہت لایق اور بہادر ہیں۔ میں نے سخت غلطی کی۔ جو فوج لے کر چڑھائی کی۔ خیر جو ہو گیا۔ اُس کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ آئندہ سے کبھی ایسا نہ ہوگا۔ اور موقع بہ موقع میں آپ کی مدد کرتا رہوں گا۔ راجپوت میں چال اور فریب کہاں۔ یہ باتیں تو اُن میں ہوتی ہیں جو کمزور اور بزدل ہوتے ہیں۔ رانا نے سمجھا۔ جب علاؤالدین میرے محل میں اس بیخوفی کے ساتھ معہ چند سپاہیوں کے چلا آیا تو مجھے کسی بات کا پس و پیش اور اندیشہ نہ ہونا چاہئے۔ اور اُس نے یہ شرط منظور کر لی۔ کہ میں پہاڑی کے دامن تک تمہیں پہونچا دونگا۔ چنانچہ چل پڑا۔ بے ایمان علاؤالدین کا اشارہ پاکر سپاہیوں نے مہارانا کو قید کر لیا۔ اور اپنے لشکر میں لے گئے۔

جس وقت یہ خبر چتوڑ میں پہونچی۔ وہ لوگ سخت پریشان ہوئے۔ مہارانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پدمنی کا حال خراب تھا۔ اتنے میں اس بدکردار نے یہ کہلا بھیجا۔ کہ "پدمنی کو ہمارے خیمہ میں پہونچا جاؤ۔ ورنہ بھیمسی کا قید سے رہا ہونا بالکل غیر ممکن ہے" اس خبر کے سُننے سے راجپوتوں میں ایک آگ سی لگ گئی۔ رانی کو جس قدر دُکھ پہونچا وہ ہماری تحریر سے باہر ہے۔ چہرہ کا رنگ ہوا کی طرح اُڑ گیا۔ آنکھوں کی چمک جاتی رہی۔ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ کہاں وہ اِس قدر حسین تھی۔ کہاں یہ حال

یہ حُسن وجوانی اور اُس پر یہہ غم
سِتم ہے سِتم ہے سِتم ہے سِتم

رانی کا محل ماتم کدہ بنا ہُوا تھا۔ ایک ہفتہ تک واویلا مچا رہا۔ کوئی کسی کا پوچھنے والا نہیں تھا۔ سب نے اس رنج کو محسوس کیا۔ بچّہ بچّہ کی زبان پر علاؤالدین کے اس مکر کا ذکر رہتا تھا۔ راجپوت یہی کہتے تھے۔ کہ جب تک جان میں جان باقی ہے۔ ہم کبھی یہ گوارا نہ کرینگے۔ کہ ہماری رانی پدمنی علاؤالدین کے حوالہ کیجاوے۔ لیکن اُس کے ساتھ بھیمسی کے قید ہوجانے کا بھی نہایت ہی رنج تھا۔ کیونکہ میواڑ میں اُس وقت بھیمسی کے عقل وشجاعت اور دلیری کو کوئی راجپوت نہیں پہونچ سکتا تھا ؛

سب پریشان تھے کوئی تدبیر ایسی نظر نہیں آتی تھی "جس سے سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" آخر پدمنی نے سب سرداروں کو اکٹھا کیا دو تین گھنٹہ تک صلاح ومشورہ ہوتا رہا۔ سب اپنی اپنی رائے دیتے تھے۔ لیکن کوئی رائے ایسی قایم نہیں ہوئی جس سے بھیمسی کی رہائی ہو ؛

پدمنی کہنے لگی۔ بہادرو! ہر جگہ سچائی کام نہیں کرتی۔ موقعہ ومحل دیکھ کر کام کرنے سے کامیابی ہوتی ہے۔ "انگلی جب تک ٹیڑھی نہ کروگے گھی نہیں نکلیگا"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہتر ہے جو میں کہوں اُس پر عمل کرو۔ جہاں مردوں کی عقل کام نہیں کرتی۔ اکثر عورتوں کو وہاں کامیابی ہوتی ہے ٭

جتنے راجپوت موجود تھے۔ سب نے اس رائے پر اتفاق ظاہر کیا علاؤالدین کا ایلچی بھی وہاں موجود تھا۔ رانی نے اُس سے کہا۔ علاؤالدین سے جا کر کہو۔ کہ پدمنی آپ کے پاس آنے پر تیار ہے۔ مگر وہ کہتی ہے کہ جب میں آؤنگی تو اپنی سکھی سہیلیوں کو بھی ساتھ لاؤنگی۔ اگر وہ مجھے اجازت دیں تو میں چلوں ٭

ایلچی کے ساتھ ایک راجپوت بھی گیا۔ جونہی علاؤالدین نے سنا کہ پدمنی آنے پر تیار ہے۔ اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ مُنہ مانگی مراد مل گئی۔ خوش کیوں نہ ہوتا۔ جس کے لئے وہ اپنی سلطنت تک کو خاک میں ملانے کے لئے تیار تھا وہ صرف بھیمسی کے قید ہونے سے خود بخود آ رہی ہے۔ اب نہ خوش ہوتا تو کب ہوتا

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی ہے قدرت
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔

خوشی میں آکر کہنے لگا قاصد! جاؤ جس قدر جلد ممکن ہو۔ پدمنی کو لے آؤ۔ لمحہ لمحہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ جو وہ کہے سر اور آنکھوں پر اُسے بجا لاؤ۔ کیونکہ آج سے وہ نہ صرف میری سلطنت کی مالک ہے۔ بلکہ میرے دل و جان کی مالک ہے۔ اتنا سُننا تھا کہ راجپوت بول اُٹھا۔ خداوند! مہارانی کے ساتھ کچھ مُسلح راجپوت بھی آوینگے۔ علاؤالدین نے مسکرا کر کہا۔ سردار! تم مطمئن رہو۔ رانی کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میرا حکم آسمانی حکم سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ کسی کی کیا مجال کہ میرے سامنے اُف تک کرے ٭

راجپوت نے چتوڑ پہونچکر سارا حال مہارانی کو من و عن سنایا۔ آخر رانی نے تیاری شروع کر دی۔ اور وقت مقررہ پر کوچ کیا گیا۔ ساتھ سات سو ڈولیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی تھیں۔ اُن کی حفاظت و انتظام کے لئے "بادل" نامی بارہ برس کا لڑکا ہتھیاروں سے سر سے پاؤں تک آراستہ ہو کر آیا۔ یہ مہارانی کا بھتیجا تھا۔ بعض بعض کتابوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہارانی پدمنی کا چچا گورا سنگھ بھی ساتھ آیا تھا۔ ان سات سو ڈولیوں کے اندر بہت سے راجپوت ہتھیار اور ضروری سامان سے آراستہ ہو کر عورتوں کے بھیس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ڈولی کو چھ جوان اُٹھائے تھے۔ اس طرح تقریباً ۵۰۰۰ سوار علاؤالدین کے لشکر میں پہونچے۔

جب ڈولیاں لشکر میں پہونچ گئیں۔ تو گورا یا بادل نے علاؤالدین سے کہا کہ اب ہمارے سردار کو چھوڑ دو۔ رانی تمہارے حوالہ کی گئی۔ علاؤالدین کہنے لگا۔ ابھی نہیں۔ ذرا صبر کرو۔ آدمی قاضی صاحب کو بلانے گیا ہوا ہے جس وقت قاضی صاحب آجاوینگے اور نکاح ہو جاویگا۔ میں حکم دیدوں گا۔ کہ بھیمسی کو رہا کر دیا جائے۔ اور تمہیں زر و جواہر سے مالا مال کر کے شوق سے رخصت کرونگا۔ ابھی ان باتوں کو مشکل سے علاؤالدین ادا کرنے پایا تھا کہ راجپوت کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔ مگر سنبھل کر بولا کہ پدمنی چاہتی ہے۔ شادی کی رسم ادا ہونے سے پہلے میں راجہ سے ایک دفعہ مل کر دو دو باتیں کر لوں۔

علاؤالدین عشق میں دیوانہ ہو رہا تھا۔ تن بدن تک کا خیال نہیں رہا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اب رانی یہاں سے کہاں جا سکتی ہے۔ آدھ گھنٹہ کے لئے راجہ کو رہا کرا دیا۔ اور مصنوعی رانی جو ایک پالکی میں بیٹھی ہوئی تھی۔ راجہ کے پاس گئی۔ علاؤالدین بہت بے صبری کے ساتھ پدمنی کے آنے کا دروازہ پر انتظار کر رہا تھا۔ نوکروں کو یہ حکم دیا تھا کہ شادی کے لئے ایک خوشنما خیمہ اسی آدھ گھنٹے کے اندر تیار کر دو جب آدھا گھنٹہ گذرا اور رانی نہیں آئی تو اُس کا غصہ حد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے تجاوز کر گیا۔ اور وہ بیدھڑک اُس کمرہ میں چلا گیا۔ جہاں رانا قید تھا۔ مگر وہاں کوئی نہیں ملا۔ ایک راجپوت ہتھیاروں سے مُسلّح کھڑا تھا جوں ہی بہادر راجپوت نے علاؤ الدین کو دیکھا۔ للکار کرنا شروع کر دیا۔ علاؤ الدین خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اور زور سے چلّا اُٹھا۔ رانی نے دھوکہ دیا۔ سپاہی خیمہ کی طرف دوڑ پڑے۔ وقت بہت خراب تھا۔ بھیمسی نے للکار کر کہا۔ بہادر راجپوتو! وقت آگیا۔ یہ مکّار مسلمان بھاگنے نہ پاویں۔ یہ آواز سنتے ہی راجپوتانہ کے بہادر راجپوت جو ڈولیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔ فوراً نکل آئے۔ چاروں طرف سے تلواروں کی آگ برسنے لگی۔ بارہ برس کا لڑکا بادل علاؤ الدین پر ٹوٹ پڑا۔ اور اگر بہت سے مسلمان راہ میں نہ آجاتے تو اس میں کسی طرح کا بھی شک نہیں تھا کہ علاؤ الدین کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتا۔

لوہے سے لوہا بجنے لگا۔ چاروں طرف خون کی دھاریں بہ نکلیں راجپوتوں کے اس لڑائی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ چاروں طرف سے مسلمان راجپوتوں سے لڑنے کے لئے دوڑ آئے۔ لیکن شیر دل راجپوتوں نے اپنا کام کر لیا تھا۔ خیمہ کے باہر ایک نہایت ہی تیز رفتار اور ہوشیار گھوڑا پہلے ہی سے کھڑا کر رکھا تھا۔ اُس پر بھیمسی کو بٹھا کر میواڑ کی طرف روانہ کر دیا۔ میواڑ کی رکھشا کے لئے اُس نے فرار ہو کر اپنی جان بچائی۔ راجپوت خود موت کا انتظار کرنے لگے۔ جب تک رانا چتوڑ کے محل میں داخل نہیں ہوا۔ راجپوت شیر مردی سے میدان میں ڈٹے رہے۔ صبح پانچ ہزار راجپوت چتوڑ سے آئے تھے۔ شام کو دس بیس واپس چتوڑ گئے۔ یہ شیر مردوں کی شیر مردی اور بہادروں کی بہادری کا حال تھا۔

یوں تو سب راجپوت دل کھول کر لڑے تھے۔ مگر جس [illegible] خاص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طور سے کرنا چاہتا ہوں - وہ بہادر گورا سنگھ تھا جس کی موت پر چتوڑ والوں کو بھی سخت صدمہ ہوا - لیکن چونکہ وہ میدان میں مرا تھا - اور اپنے سردار کی مدد میں کام آیا تھا - اس لئے اس کی موت باعث فخر ثابت ہوئی جس وقت اس کی دھرم پتنی نے سُنا وہ فوراً اُس کے ساتھ ستی ہونے کے لئے تیار ہو گئی - اور اپنے سوامی کا سر لیکر چتا پر بیٹھ گئی - بہت سے راجپوت اِس مقدس بزرگ کے درشنوں کو آئے - اُسی گروہ میں ستی کا اکلوتا نور نظر "بادل" بھی تھا - ستی نے اپنے لڑکے سے مخاطب ہو کر پوچھا:

بادل! تیرے باپ نے کس طرح کشتری دھرم کو پالن کیا تھا؟ کمسن لڑکے نے جواب دیا -

اے اماں! پتاجی نے اس طرح غنیموں کو مارا کاٹا جس طرح کسان اپنے کھیت کو ایک طرف سے کاٹتا ہے - میں قدم بہ قدم اُن کے ساتھ چل کر اُن کی بہادری کے کرشموں کو اپنے دل پر نقش کرتا تھا - ہزاروں خون کے دریا میں غرق ہوتے تھے - جب آخری وقت آگیا تو وہ آرام سے لاشوں پر لیٹ گئے - اور ایک لاش کا تکیہ بنا کر رن میں سو رہے -

اُس سچی اور دھرماتما ستی نے ایک دفعہ پھر مسکرا کر پوچھا بیٹا بادل! اپنے پتا کے ویرتا کا حال ایک دفعہ پھر بیان کر - میرے پران پتی نے کس طرح رن میں کشتری دھرم کا پالن کیا؟ دوسری دفعہ بادل نے اس طرح بیان کیا - جب دشمنوں کی فوج میں کوئی نظر نہیں آیا - جو اُن کا مقابلہ کرتا تو وہ تھک کر آرام سے لیٹ رہے اور خوشی کے ساتھ سورگ دھام کا رستہ لیا - ستی اِس دفعہ کا حال سُن کر ہنسی اور سب کو آشیرباد دیکر کہا تم بھی اسی طرح سے

قومی عزت کا دھیان رکھنا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور اپنے پتا کے قدم بہ قدم چل کر ویر پدوی کو حاصل کرنا میری کوکھ کو پوتر بنانا۔ لے اب میں جاتی ہوں پران پتی میرے دیر کرنے سے گھبراتے ہونگے۔

چتا کا انتظام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ ستی نے شوہر کی لاش کو گود میں لے کر کلیجہ سے لگایا۔ تمام مرد و عورت اُس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ چتا کو آگ دیدی گئی۔ آگ کے شعلے نکل نکل کر ہوا سے باتیں کرنے لگے۔ لاش کے ساتھ بادل کی ماتا کا بھی جسم جلنے لگا۔ وہ استقلال اور ہمت سے برابر جلتی رہی۔ جب آگ کی لپک سے سر کے بال بھی جلنے لگے۔ تو گردن نیچے کو لٹک گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے ایک راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

گو مہارانی پدمنی کو سرداروں اور خاص کر گورا سنگھ کی موت کا رنج بہت ہی ہوا لیکن پتی کے رہا ہونے کی خوشی بھی کم نہیں ہوئی۔ اتنا وقت کہاں تھا کہ محل میں اس خوشی کا جشن مناسب طور پر منایا جاتا۔ اور پرماتما کی اپار دیا کا شکریہ ادا کیا جاتا۔ کیونکہ ظالم علاؤ الدین بمعہ فوج کے قلعہ کے پھاٹک پر آ گیا تھا۔ راجپوتوں کا غصہ ابھی کم نہیں ہوا تھا۔ فوج کی آمد نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ سارے بہادر جوش میں آ گئے۔ گو یہ تعداد میں اتنے نہیں تھے تاہم ان کی جوانمردی نے وہ جوہر دکھائے کہ علاؤ الدین کو جان بچا کر بھاگنے ہی میں مصلحت معلوم ہوئی۔

علاؤ الدین کو شکست ملی تھی۔ چاہیئے یہ تھا کہ وہ خاموش ہو کر اپنے ارادہ سے باز آ جاتا۔ لیکن دن بدن اُس کا یہ خیال ترقی کرتا گیا۔ اور اس دفعہ اُس نے یہ ارادہ کیا۔ کہ جب تک میرا یا راجپوتوں کا فیصلہ نہ ہو جاویگا ہرگز دہلی واپس نہ ہوں گا۔ یہ واقعہ چودھویں صدی [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علاؤالدین کے حملہ کرنے کی خبر چتوڑ میں پہونچی۔ اس وقت "کشور لکشمی" مر چکا تھا۔ اس جگہ پر چتوڑ والوں کے بہت اصرار سے مہارانا بھیمسی تخت پر رونق افروز تھے۔ لیکن مسلمانوں کے حملہ کرنے کی وجہ سے چتوڑ کی حالت کچھ ایسی خراب ہو گئی تھی کہ وہ سر دست لڑنے کے لیئے تیار نہیں تھے۔ کچھ دنوں خاموشی اور سکوت کے ساتھ آرام کرنے کے طلبگار تھے۔ اِس خبر کو سُن کر وہ گھبرا گئے تھے۔ مگر مہارانی پدمنی نے سب کو ڈھارس دیکر کہا۔ بہادرو! ہمت مرداں مدد خدا۔ پست ہمت نہ بنو۔ کشتری کے لیئے لڑائی سے جی چرانا شایان شان کشتری نہیں۔ لڑو۔ خوب لڑو۔ اتنا سُننا تھا۔ کہ سب کے سب بہادر جوش میں آکر بول اُٹھے:۔

"اَن داتا! ہم سب لوگ اِس قصور کی معافی مانگتے ہیں۔ واقعی کشتری کو ہر وقت لڑنے مرنے کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہم مرتے مرتے مر جاوینگے۔ لیکن کبھی علاؤالدین کی اطاعت قبول نہ کرینگے۔ اور نہ جیتے جی قیدی بنینگے"۔

علاؤالدین کے چتوڑ پہونچنے پر بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ تیر پر تیر گولے پر گولے برسنے لگے۔ بہادر راجپوتوں نے ہزاروں کو تہ تیغ کیا۔ مگر مخالف کی فوج بہت زیادہ تھی۔ بیچارے کہاں تک لڑتے۔ ایک لیئے دو بہت ہوتے ہیں۔ قلعہ میں سُرنگ لگ جانے کی وجہ سے راجپوت بالکل نا امید ہو گئے تھے۔ مہارانی پدمنی اور بھیمسی دونوں دریائے فکر میں غوطہ زن تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ قلعہ کے فتح ہونے پر ہی نابکار علاؤالدین شہر کے برباد ہونے کا حکم دیدیگا۔ اور ایک بچہ بھی اس کے پاپی ہاتھوں سے نہ بچ پائیگا +

اُس وقت کے تواریخ کا لکھنے والا اس حملہ کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے۔ اِس واقعہ سے ہندوؤں کی ضعیف الاعتقادی کا ثبوت ملتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن اگر نگاہ غائر سے دیکھا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ کسی کم فہم آدمی نے اُس وقت کے دھارمک سدھانتوں سے فائدہ اُٹھا کر بھیمسی کو اس بات کے لئے آگاہ کیا تھا کہ وہ اپنی اولاد کو مرنے کے لئے تیار کرے ۔

دن کی لڑائی ختم ہونے پر بھیمسی کھاٹ پر سو رہا تھا کہ اتنے میں اُسے یہ بات سُنائی دی۔ "میں بھوکی ہوں"، اتنا سُنتے ہی بھیمسی بیدار ہُوا۔ دیکھا کہ سامنے کھڑی ہوئی ایک عورت اس طرح کے مکروہ الفاظ کہہ رہی ہے۔ رانا نے اُس سے مخاطب ہوکر سہوایت کے ساتھ کہا "اے چتوڑ کی دیوی! میرے آج تو ہزار سردار تو مارے گئے۔ کیا اب بھی تجھ کو سیری نہیں ہوئی۔ عورت بولی۔ میں راجسی بلدان چاہتی ہوں۔ اگر تیرے بارہ بیٹے راجسی مُکٹ پہنے ہوئے رن میں لڑکر جان نہ دیں گے۔ تو چتوڑ کے تخت پر وہ راج کریگا۔ جو صاحب اولاد نہ ہوگا۔

اس واقعہ کا یہ بھی مطلب معلوم ہوتا ہے کہ بھیمسی کے بارہ لڑکے بھی لڑنے کے لئے تیار ہو جاویں۔ تاکہ راجپوتوں کی ڈھارس بندھی رہے ۔

علے الصباح ہی مہارانا نے اس واقعہ کا حال سب سے کہا۔ لیکن کسی کو یقین نہ آیا۔ سب نے ہنس کر کہا۔ مہاراج! آپ کو دھوکہ ہوا ہوگا۔ اس پر رانا نے کہا آج سب لوگ آدھی رات کے وقت میرے خوابگاہ میں موجود رہیں۔ تعمیل حکم میں کس کو انکار ہوسکتا تھا۔ جب آدھی رات کا وقت ہُوا تو وہی سب کو یہ کہتی ہوئی دکھائی دی۔ کہ اپنے لڑکوں کو ایک ایک کرکے راجسی مکٹ پہنا۔ اور اُن کو رن میں برابر بھیجتا جا۔ ایسا کرنے سے چتوڑ تیرے خاندان کے قبضہ میں رہیگا۔ جب سب راجپوتوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور اُس کی باتوں کو اپنے کانوں سے سُن لیا۔ تو سب کو تسلی حق ہوئی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جانے لگے۔ لوگوں میں تکرار شروع ہو گئی۔ ایک کہتا تھا سب سے پہلے میں بلدان میں جاؤنگا۔ دوسرا کہتا تھا۔ میں جاؤنگا۔ آخر سب سے بڑے لڑکے نے آکر کہا۔ نہ تم جاؤ اور نہ یہ جائیں۔ سب سے بڑا میں ہوں۔ راج کا میں مستحق ہوں۔ میری موجودگی میں کوئی مستحق نہیں ہو سکتا۔ آخر بھیمی نے بڑے لڑکے کو تخت پر بٹھایا۔ اور تاج شاہی اُس کے سر پر رکھ کر میدان جنگ میں لڑنے کے لئے بھیجا۔ راجکمار بڑی بہادری کے ساتھ لڑا۔ جدھر جھکتا تھا پرے کے پرے صاف کر دیتا تھا۔ ہزاروں کے مُنہ پھیر دیئے۔ لیکن پھر بھی لکھنا پڑتا ہے کہ علاؤالدین کی فوج بہت زیادہ تھی۔ جہاں تک اُس سے ہو سکا۔ اُس نے کوئی کسر نہیں رکھی۔ آخر وہ بھی موت کا شکار ہوا۔ دوسرے دن دوسرا بھائی تاج شاہی زیب کئے ہوئے رن میں شیر کی طرح پہونچا۔ اور کھشتری دھرم کا پالن کرتا ہؤا سینکڑوں کو مار کر آپ بھی راہی عالم بقا ہؤا۔ اسی طرح جب سب لڑکے ختم ہو گئے۔ اور سب سے چھوٹے کی باری آئی۔ وہ بھی راجہ کے پاس جا کر کہنے لگا۔

پتا جی میں بھی راجہ ہونے اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے جلد حکم دیجئے۔ راجہ کا دِل بھر آیا۔ لڑکے کی عمر صرف پانچ برس کی تھی۔ اُس نے حکم دیا کہ اس کو لڑنے مرنے کے لئے نہ بھیجو تاکہ خاندان کا نام قایم رہے۔

جب یہ قیمتی بلدان ہو چکے اور کوئی اُمید بچنے کی دکھائی نہ دی۔ تو راجہ نے جوہر کا حکم دیا۔ جوہر اُس وقت کیا جاتا تھا۔ جب کوئی اُمید باقی نہ رہتی تھی۔ بہادر راجپوت مرنے جینے کی اُمید کو چھوڑ کر ننگی تلواریں لے کر کود پڑتے تھے۔ اور مرنے مٹنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ راجپوتنی اپنا پتی ورت دھرم قایم رکھنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور رشتہ داروں کی ہمت بڑھانے کے لیئے چتا پر بیٹھ کر خاک ہو جاتی تھیں ؛

اس موقع پر بھی ایسی ہی بہادری کی گئی - ایک بہت بڑی چتا تیار کی گئی - جس پر کئی ہزار نوجوان دیویاں خاموشی اور سکوت کے ساتھ بیٹھ گئیں - ان میں زیادہ تر راجپوتنیاں تھیں - جب سب دیویاں بیٹھ گئیں - تو مہارانی پدمنی جس کو میواڑ کی خلقت سب سے زیادہ پیار کرتی تھی - مسکراتی ہوئی سب کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئی - اور چتا کے جلانے کا حکم دیا - چاروں طرف سے دروازے بند کر دیئے گئے نہ کہیں شور غل تھا - نہ کسی نے مرنے کا فکر کیا - سب عورتیں جانتی تھیں کہ یہہ بلدان ہے اور بلدان اچھا پھل دکھائے بغیر نہیں رہتا ؛

چتا میں آگ دیگئی - اور دیکھتے دیکھتے اس دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ہر کس و ناکس کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا - مہارانا بھیمسی نے چھوٹے لڑکے کی طرف اشارہ کیا - ہوشیار راجپوت سمجھ گئے - اور اٹھا کر اس کو اپنے درمیان کر لیا - اور وہاں سے چل کر قلعہ کے پھاٹک پر آئے - دروازہ کھول دیا گیا - تھوڑے سے راجپوتوں نے مل کر رانا ہونیوالے لڑکے کو لڑ کر بچایا - وہ کچھ دنوں تک ایک پوشیدہ مقام پر چھپا رہا - کچھ دنوں بعد راج گدی کا سامان ہوا ؛

بھیمسی نے کیسری لباس اختیار کیا - راجپوتوں نے دیکھا کہ مہارانا نے اپنے لڑکوں اور مہارانی کے مرنے کا ذرا بھی رنج نہیں کیا - وہ بھی موت کا خیال چھوڑ کر جوش میں آ گئے - بہادر راجپوت اسی جوش میں آ کر قلعہ سے باہر آئے - سب کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں تھیں - آنکھیں انگارہ کی طرح سرخ تھیں ابرو کمان کی طرح چڑھے ہوئے تھے - جی میں مرنے مارنے کی دھن لگی ہوئی تھی - اب ان کے لیئے دنیا کے عیش و عشرت کانٹے کی طرح کھٹکنے لگے -

فریق مخالف پر شیر کی طرح گرجتے ہوئے ٹوٹ پڑے - بیشمار لشکر مغلوں کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راجپوتوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئی۔ ان کو مرے سینکڑوں برس گذر گئے۔ مگر ان کی ہمت اور بہادری کا راگ چتوڑ کے چوپائے تک گا رہے ہیں۔ اور اس وقت کے اپنچی راجپوت جب کبھی اُن کے تذکرے کو سن لیتے ہیں۔ تو ایک بار اُن کی بھی آنکھیں کھل جاتی ہیں +

جب سارے بہادر موت کے شکار ہوئے۔ تو علاؤالدین قلعہ میں داخل ہوا۔ شہر کے گلی کوچے لاشوں سے بھرے پڑے تھے۔ چھوٹے چھوٹے گڑھے خون سے لبریز تھے۔ ایک آدمی بھی نہیں بچا تھا۔ کیونکہ جن کو رن میں لڑنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ وہ خودکشی کر کے مر گئے۔ دیوی کی چتا کا دھواں اور شعلے اب تک نکل رہے تھے۔ علاؤالدین مہارانی پدمنی کے لینے کی غرض سے محل میں گیا۔ لیکن وہاں اُس کا سایہ تک بھی نہ تھا۔ وہ دیوی اس موذی کے آنے سے پہلے اگنی ماتا کی پوتر گود میں جگہ لے چکی تھی۔ بدکار نے اپنا سر پیٹ ڈالا۔ اور اپنے اس بدکرداری پر افسوس کرتا ہوا دریائے خجالت میں ڈوب گیا۔

یہ اُن بہادروں کی بہادری کا سچا تواریخی واقعہ ہے۔ جن میں قومی زندگی اور قومی خدمت کا خیال کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

پیارے ناظرین! اگر تم اُن میں یا اُن کی محبت یا ان کی اولادوں میں سے ہو تو تمہیں اِس گُن سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ تم کو یہ کہنا چاہیئے۔

سدا نہ پھولے کیتکی سدا نہ ساون ہوئے
سدا نہ ماتا جنمئی سدا نہ جیو ہے کوئے۔
کرنی ایسی کیجئے نام امر ہو جائے۔
راجپوت رن میں مرے یا ہر بھگتی کمائے۔

(لالہ گوردھن لال اختر)

علاج بے دوا

جہاں تک ہو سکے۔ انسان کو بغیر دوائی کے علاج کرنا چاہئے۔ کیونکہ بد پرہیزی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور باقاعدہ پرہیز سے بیماریاں ہٹ سکتی ہیں۔ دوائی سے پرہیز بہتر ہے۔ بغیر دوائی کے خالی پرہیز سے تو بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن بغیر پرہیز کے خالی دوائی کچھ نہیں کر سکتی۔ دوائی کو بھی با اثر بنانے والا ایک ماتر باقاعدہ پرہیز ہے ؞

زیادہ تر جسمانی تندرستی و بیماری کا منبع دِل ہے جیسی حالت دل کی ہوتی ہے۔ ویسی جسم کی بن جاتی ہے۔ دل اگر بیمار رہے۔ جسم بھی دن بدن بیمار ہوتا جاتا ہے۔ اور صورت شکل بدلتی جاتی ہے۔ دِل اگر تندرست ہے۔ جسم بھی دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور چہرہ پر رونق آتی جاتی ہے۔ دل میں اگر غصہ بھر گیا ہے۔ تو چہرہ پر بھی غصہ کے آثار نمایاں ہونگے۔ دل میں اگر پریم ہے۔ تو چہرہ بھی پریم کا اظہار کریگا۔ دل میں اگر کینہ بغض اور حسد نے جگہ کر لی ہے تو مُنہ اور زبان سے بھی کینہ بغض سے بھرے سڑے کلمات نکلیں گے۔ غرضیکہ دِل اگر خوشی سے بھرا ہوا ہے تو جسم بھی خوشی کا اظہار کریگا۔ اگر غم سے بھرا ہے تو جسم سے بھی غم اور رنج کے آثار دکھائی دینگے۔ جیسا خیال ویسا مال۔ جیسا دِل ویسا شریر ؞

روح جسم کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ جسم روح کی تابع ہے۔ اور بغیر اس کے وہ قایم نہیں رہ سکتا۔ روح خوش ہے۔ تو جسم بھی خوش اور زندہ ہے روح غمزدہ ہے۔ یا نکل جاتا ہے۔ تو جسم بھی دُکھی ہو جاتا ہے۔ یا گل سڑ کر مُردہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی تندرستی و بیماری یا خوشی و غمی کا دارومدار دِل یا رُوح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر ہے۔ دل کی حالت کو ٹھیک رکھنے کا راز جان لو۔ بغیر دوائی کے بیماری دُور کرنے کی کیفیت خود بخود کھل جاویگی ❊

خوشی غمی یا دکھ سُکھ کی سمانتا دِل کی حالت کا اعتدال ہے۔ جب یہہ اعتدال قایم رہتا ہے۔ تب دِل میں شانتی ہونے سے جسم بھی شانت رہتا ہے۔ جب اس اعتدال میں فرق آتا ہے۔ خوشی یا غمی حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں تب جسم کی حالت میں بھی اعتدال قایم نہیں رہتا۔ اور شانتی میں فرق آجاتا ہے۔ جسمانی تندرستی کا راز یہ ہے کہ دِل کو با اعتدال اور شانت رکھا جاوے برخلاف اِسکے دل کی بے اعتدال حالت یا خوشی غمی کی کمی بیشی بیماری کہلاتی ہے ❊

کسی بیمار کو بے دوا اچھا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل کو بغور مطالعہ کیا جاوے اگر دل میں از حد غم بڑھ گیا ہے اور اُس غم سے جسم سُوکھ کر کانٹا ہونے لگا ہے۔ تو دل کو گیان و براگ۔ تسلی و تشفی۔ ہمت و حوصلہ و خوشی کے خیالات سے بھر کر بڑھی ہوئی غم کی مقدار کو گھٹا کر با اعتدال بنا دو۔ اسی طرح سے اگر دل میں کوئی بڑی خوشی آجانے سے کوئی پاگل سا بن گیا ہے تو اس کو غم و رنج اور موت کا بھے دِلا کر اس کی خوشی کو اعتدال پر لاؤ۔ اسی طرح سے اگر بیمار کے دل کو ٹھیک رکھنے کا یتن کیا جاوے۔ تو بیمار بہت جلدی اچھا ہو جاوے۔ اور اس کو زیادہ دوائی بھی نہ کھانی پڑے اور بیماری کے جیل خانے میں زیادہ دیر تک پڑے رہنے سے اور زیادہ بیمار بھی نہ ہو جاوے۔ زیادہ تر امورات کا یہ باعث ہوتا ہے کہ بیمار ہوتے ہی بیمار کا دل نا اُمید ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر اپنے اوپر سے اُٹھ جاتی ہے۔ اس کو سخت فکر و انگیز ہو جاتی ہے۔ بیماری کا خیال اس کو ذہن بدن بستر مرگ پر ڈالتا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر بیمار ہوتے ہی اپنے دل میں یہ یقین بٹھا دے کہ میں فوراً اچھا ہو جاؤنگا۔ اپنے اوپر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور البشود پروشو اس جماکر اپنے دل میں بار بار تندرستی کے دھیان سے تندرستی کے خیال کو ذہن نشین کرلے۔ تو وہ ضرور بے دوا کے اچھا ہوجاویگا اور بہت جلدی بیماری سے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ تندرستی اور زندگی کا کامل یقین ہی ہمیشہ تندرست اور زندہ بنائے رکھتا ہے اور درازی عمر دیتا ہے۔ جو دانا اور خدا رسیدہ حکیم ہوتے ہیں۔ وہ اس بے دوا علاج سے ہی بیماروں کو شفا بخشا کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بے دوا علاج کا سچا واقعہ آپ کی خدمت میں ہم پیش کرتے ہیں جس سے آپ کو بے دوا علاج کا پورا یقین ایک حکیم حاذق کے طرز علاج سے آجاوے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ

محمد شاہی طبیب حکیم علوی خان اکثر طبعی علاج کیا کرتے تھے جس سے فی الفور افاقہ ہوجاتا تھا۔ نادر شاہ جس زمانہ میں دہلی میں آیا تھا۔ تو ایک روز درد سر میں مبتلا ہوا۔ جو برابر بڑھتا جاتا تھا۔ ہمراہی طبیب نے ہر چند معالجہ کیا لیکن سودمند نہ ہوا۔ آخرکار حکیم علوی خان کو طلب کیا۔ حکیم صاحب نے بعد دریافت حقیقت حاضری میں تساہل کیا۔ یہاں حکم پر حکم جاری ہونے شروع ہوگئے اور ہرکاروں کی ڈاک بیٹھ گئی۔ جب نادر شاہ کا غضبناک حکم پہونچا اور حکیم موصوف داخل دربار ہوئے تو نادر نے جھلا کر کہا۔ تو نہایت متمرد اور سرکش معلوم ہوتا ہے۔ ایں جانب کے دربار سے ایسی طلب اور تیری طرف سے ایسی غفلت۔ علوی خان نے دست بستہ عرض کی کہ حضور ہی کے علاج میں مشغول تھا۔ اس جملہ سے نادر کو اور بھی طیش آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ علاج کا یہ نیا طریقہ ہے کہ نہ تو مریض کا سامنا ہوا اور نہ تشخیص مرض کی اور نہ کوئی دوائی پھر علاج میں مشغول ہونا چہ معنے دارد۔ حکیم نے دریافت کیا کہ حضور کو کیا شکایت تھی۔ کہا درد سر۔ پوچھا کہ اب بھی وہ درد باقی ہے۔ تھوڑی دیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غور کر کے کہا کہ اب تو نہیں ہے۔ عرض کی کہ یہی علاج تھا۔ اس وقت نادر بہت خوش ہوا۔ اور اس کا سبب اور علاج دریافت کیا۔ علوی خان نے کہا کہ بعد فتح دہلی حضور کے دماغ میں خوشی اور مسرت کے انجرات صعود کر گئے تھے۔ ایسی مرض کا علاج دوا کے ذریعہ سے غیر ممکن تھا۔ لہذا ضروری تھا کہ مزاج اقدس میں پھر کسی قسم کا ہیجان پیدا کیا جاوے۔ وہ غلام کے بدیر پہنچنے سے حاصل ہو گیا۔ اس پر نادر شاہ محظوظ ہو کر حکیم علوی خان کو اپنے ہمراہ ایران میں لے گیا جو بعد حج ہندوستان کو پھر واپس آئے۔ اور دہلی میں انتقال کیا۔

اسی طرح سے بے دوا علاج کے کئی طریقے ہیں۔ اگر انسان بے دوا علاج کے قانون کو جاننے کی کوشش کرے۔ اور بے دوا علاج پر ایمان لا کر بے دوا اچھا ہونے کی سعی کرے تو کئی قسم کی کڑوی اور زہریلی دواؤں کی بوتلیں کھانے سے بچ کر ہمیشہ تندرست اور توانا بنا رہے۔ اور حکیموں اور ڈاکٹروں کی غلامی اور محتاجی سے آزاد ہو جاوے۔

بازاری عورتوں کے خطرناک کرتوت

انسان اپنے مطلب کے واسطے کیا کچھ نہیں کرتا۔ لیکن آہ! جس وقت کسی انسان کا دل پاپ سے بھر جاتا ہے۔ اس وقت جو جو شرمناک کرتوت جو وہ اپنے مطلب کے واسطے کرتا ہے۔ ان کو دیکھ کر سخت حیرانی ہوتی ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے کہ پاپی کا ساتھ نہایت ہی پاپی بنا دیتا ہے۔ اور جادو ضلالت و علالت میں ڈال کر موت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور کسی کرم دھرم کا نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھتا ہے ۔

بازاری عورتوں کی بد صحبت کے خطرناک نتائج سے کون ناواقف ہے ؟ ہر ایک عقلمند انسان کا فرض ہے کہ وہ ان کے زہریلے اثر سے اپنی جان و مال کو خطرے میں نہ ڈالے ۔ اور اُنکی صحبت بد سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچائے رکھے ۔ بھول کر بھی ان کی طرف نہ تاکے ۔ جو اشخاص ان فاحشہ عورتوں کی بد صحبت سے پرہیز نہیں کرتے ان کو یہ بخوبی ذہن نشین کر رکھنا چاہیئے کہ کس طرح سے وہ اُن کو اپنے دام محبت میں پھنسا کر ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور اُن کو اپنا دائمی غلام بنائے رکھنے کے لئے کیا کیا تجاویز وہ سوچتی رہتی ہیں ۔ اور کیا کیا غلاظتیں ان کو کھلا کر ان کا دھرم کرم بھرشٹ کرتی اور کس طرح تندرستی بگاڑتی ہیں ۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتے بلکہ ایک لائق تجربہ کار ڈاکٹر مرزا محمد جان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سانگانیر کی مفید کتاب انیس الحیات سے ان بازاری فاحشہ عورتوں کے خطرناک کرتوت دکھانا چاہتے ہیں ۔ ان کو بغور پڑھیئے اور ہوشیار ہو جائیے ۔ وھو ہذا

رنڈی بازی کرنے سے علاوہ امراض آتشک اور سوزاک ہونے اور مفلسی آنے کے ایمان میں بھی خلل آجاتا ہے

جو لوگ رنڈی کے مکان پر جاتے ہیں ۔ وہ اُن کو خاطر آپان ضرور کھلایا کرتی ہیں اُس پان میں لوگوں کو مطیع کرنے کے واسطے ایک دانہ ایسی چھالیہ کا ڈال دیا کرتی ہیں جو کہ نجس ہوتا ہے یعنے جس روز چاند گرہن پڑنے والا ہوتا ہے اُس روز ایک یا دو ہتی لبنی چھالیہ جس کو عوام سواسپاری کہتے ہیں ۔ اپنی اندام نہانی میں رکھ لیا کرتی ہیں اور جس وقت گرہن شروع ہو جاتا ہے اور آدھے سے زیادہ پڑ چکتا ہے ۔ اُس وقت اُن سب کو نکال لیا کرتی ہیں اور اُن کو باریک کتر کر رکھ چھوڑتی ہیں ۔ اور نمیں کا ایک دانہ پان میں ڈال کر اپنے یہاں کے آنیوالوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو کھلایا کرتی ہیں۔ اِس لاگ کی وجہ سے لوگ اُن کے مکان کا جانا نہیں چھوڑتے ہیں۔ جس کو عوام لوگ آپس میں ذکر کیا کرتے ہیں کہ فلاں آدمی کو فلاں رنڈی نے اُلّو کا گوشت کھلا دیا ہے۔ اور سُننے والے بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت اس کو اُلّو کا گوشت کھلا دیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اُس رنڈی کے گھر جانا نہیں چھوڑتا۔ دراصل اُلّو کا گوشت نہیں کھلایا جاتا ہے۔ یہ نجاست کھلائی جاتی ہے۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ رنڈی بازی کرنا کس قدر بدترین فعل ہے کہ رنڈیوں کی اندام نہانی کی رطوبت سے تر کی ہوئی چھالیا کھانی پڑتی ہے۔ **لاحول ولا قوۃ** اس فعل سے ڈوب مرنا بہتر ہے۔ افسوس ہے کہ کھانے والوں کو ذرا بھی شرم و حیا نہیں آتی جن سے اُن کو زیادہ یافت کی اُمید ہوتی ہے۔ اُن کو ہمیشہ ہر کھانے کی چیز میں یہ نجاست ہر طرح پر رنڈیاں کھلاتی رہا کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنی خوبصورت بیبیوں کو چھوڑ دیا کرتے ہیں اور رنڈیوں کے مکان پر رات دن پڑے رہنا اپنے واسطے فلاح دارین سمجھتے ہیں۔ کوئی سمجھاوے کوئی منع کرے ایک نہیں مانتے۔ اُس کی وجہ یہی ہے جو کہ اوپر بیان ہوئی جس کو یہ رطوبت بکثرت کھلائی جاتی ہے وہی اُس رنڈی کا زیادہ تر مطیع ہو جاتا ہے۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ جس روز اُن کو حیض شروع ہوتا ہے اس روز وہ چھالیہ اپنی اندام نہانی میں رکھا کرتی ہیں۔ اور جب تک حیض جاری رہے برابر وہ رکھے رہتی ہیں جب گرہن کی چھالیہ ختم ہو جاتی ہے۔ تب یہ چھالیہ اپنے طالبوں کو کھلایا کرتی ہیں۔ جس سے وہ بیچارے مجبور غلام ہو جاتے ہیں اور اُن سے جدا ہی نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ سے اپنے ماں باپ چچا تایا بھائی ماموں عشیرہ ایک بزرگ کی لعنت ملامت برابر سہتے ہیں اور بعض مار بھی کھاتے ہیں۔ لیکن ایک کا اُن پر اثر نہیں ہوتا۔ اثر کس طرح سے ہو جس وقت اُس رنڈی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے حیض کا خون اور اندام نہانی کی غلیظ رطوبت جو کہ اس کے پیٹ میں موجود ہے دور کرتی ہے فوراً کھینچ لیتی ہے بس وہ غریب گھر چھوڑ کر اُس کے پاس آن موجود ہوتا ہے میری رائے میں رنڈی باز کے ہاتھ کا پانی بھی نہ پینا چاہیئے۔ اُس سے بھنگی سو درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ وہ کسی عورت کی اندام نہانی کی رطوبت یا خون حیض نہیں کھاتا صرف اُس غلاظت کو پھینک دیتا ہے۔ جس پر وہ اس قدر ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اُس کو شوق کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ وہ کیوں ناپاک و نجس العین نہ سمجھے جاویں:

تیسرا نسخہ یہ ہے کہ کسی مقررہ روز ایک سو اسپاری نگل جاتی ہیں اور جب وہ پاخانہ میں نکل آتی ہے۔ تب اُس کو دھو ڈالتی ہیں اور سکھا کر اسی طرح اپنے طالبوں کو کھلاتی رہتی ہیں۔ یہ تینوں نسخے میں نے اپنے ایک استاد جناب پنڈت جوالا پرشاد صاحب مرحوم سے سُنے تھے اور پھر ایک مرتبہ ایک ادھیڑ عمر کی رنڈی جسکا میں نے علاج کیا تھا اُس سے نہایت درجہ عاجزی کے ساتھ ان کو دریافت کیا تو اُس نے بھی یہ تینوں نسخے بتلائے اور میرے بیان کی تصدیق کر دی بلکہ ایک اور بات بیان کی کہ اُن پر کچھ افسوں بھی پڑھا جاتا ہے پھر وہ افسوں بہت ہی بڑی منت اور عاجزی کے بعد اُس نے بتلایا وہ یہ ہے:۔

افسوں ۔چندن کاٹوں کروں میں پیر جسمیں بیٹھے باون بیر باون بیر دلویں او چاٹ ہووے گھر نہ سووے گھاٹ آن کو چالوں نلھیلی پڑے ہووے دہلی دہلی یا موند ایر یا موند ایر جو میرا کہنا نہ کرے تو دھوبی کی ناند کمہار کے چاک اور تیلی کے دروازے پڑے۔ یہ افسوں رات کے وقت گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر اوسپر دم کیا جاتا ہے بعد میں کے لائی جاتی ہے بعض رنڈیاں اُن سپاریوں کو دھو ڈالتی ہیں بعض نہیں دھوتیں ہیں جو نہیں دھوتی ہیں مگر اُنکی چھالیا میں زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیش کی موجودہ حالت

خدا کی مار ایک درجن بدمعاشوں نے ایک شریف عورت کی عصمت دری کی

پچھلے زمانے میں ایسے آدمیوں کی اندریاں کاٹ ڈالی جاتی تھیں۔ جو کبھی عورت سے زبردستی بدفعلی کرتے تھے۔ مگر اب وہ حالت نہیں رہی۔ اب معمولی سزا پر اکتفا کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بدمعاش لوگ اسی جرم کے زیادہ تر مرتکب ہوتے جاتے ہیں۔ ابھی ابھی تھانہ مرزاپور بنگال سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک عورت مسماۃ چنتامنی کو جو اپنے پتی پریم میں مست رہتی تھی اور دوسرے مرد کی طرف دیکھنا بھی پاپ سمجھتی تھی۔ درجن بھر بدمعاشوں نے سوئے ہوئے اٹھا لیا۔ اور جنگل میں جا کر اس کی عصمت دری کی۔ عورت کی حالت قابل رحم ہو رہی ہے۔ اس کا بچنا مشکل نظر آتا ہے۔ مقامی پولیس کی نسبت شکایت ہے کہ اس نے اس معاملہ میں اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام نہیں دیا۔ عزت ہر کس کی ساجھی ہے۔ اور پولیس کو لازم نہیں تھا کہ وہ بدمعاشوں کی گرفتاری میں کسی قسم کا دریغ کرتی۔ عورتیں ہر ایک گھر میں ہیں۔ اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جسکے ہاں ماں بہن یا عورت نہ ہو۔ پھر یہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ایسے بدمعاشوں کا جنہوں نے اس قسم کا ایسا بیجا جرم کیا ہے۔ پولیس کی طرف سے ایسا نوٹس نہیں لیا گیا جیسا کہ لینا چاہئیے تھا۔ (جھنگ سیال)

اپنی استری کے بال کاٹنے والا ظالم پتی

بمبئی سے ایک دردناک حادثہ کی خبر آئی ہے جو کہ انسانی زندگی اور ہماری سوسائٹی کا ایک تاریک پہلو ظاہر کرتا ہے :-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملزم ایک چوکیدار ہے۔ اُس نے اپنی پہلی استری کو چند سالوں سے ترک کردیا تھا۔ اس کے بعد اس نے چند گذرے پر اپنی برادری کی ایک نوجوان لڑکی سے شادی کرلی۔ شادی کے بعد جب وہ اپنی نئی دُلہن کو گھر میں لایا۔ تو اس کو لاگ میں چار پیسے تپانے کو کہا اور خود اپنی پہلی بیوی کے تمام بال کاٹ کر اس کو زمین پر گرا کر تپتے ہوئے پیسوں کو اس کے رخساروں اور جسم کے دوسرے حصوں کو داغ دیا۔ اور اس قدر سختی اور ظلم کے بعد اس کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ استری کے عدالت میں چارہ جوئی کرنے پر ظالم خاوند کو صرف دو سال قید سخت کی سزا ہوئی اور استری جاتی پر ہم کس طرح اس قسم کے اپنا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہ سکتے ہیں + (برہمن گزٹ راولپنڈی)

نابالغ بیوی سے بلا رضامندی صحبت کرنے میں سزا +

ڈھاکہ کے ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مسلمان پر نالش کی گئی تھی کہ اس نے اپنی نابالغ بیوی سے اس کی رضامندی کے بغیر صحبت کی چونکہ یہ فعل جرم ہے۔ اس لئے مجسٹریٹ نے ملزم کو گرفتار کرایا اور تحقیقات اور مقدمہ کی کارروائی سے جرم ثابت ہوگیا تو عدالت نے ملزم کو ایک سال کی قید کی سخت سزا دی + (لائل گزٹ)

بُوڑھے کی غیرت عورت اور اُس کے آشنا کا ناک کاٹ لیا +

لائل پور سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک بوڑھے نے ایک نوجوان عورت سے شادی کرلی۔ عورت بدمعاش تھی۔ بوڑھے نے لاکھ منع کیا۔ مگر وہ اپنے دوست سے قطع تعلق کرنے پر رضامند نہ ہوئی۔ اس پر بوڑھے کو سخت طیش آیا۔ اور اُس نے موقع پاکر عورت اور اس کے آشنا کا ناک کاٹ لیا۔ مقدمہ عدالت لائل پور میں چل رہا ہے۔ بوڑھا اقبالی ہے۔ عورت اور اس کا آشنا شرم سے مونھ چھپائے پھرتے ہیں۔ مگر کون ہے جو ان نکٹوں کو دیکھنے اور ان سے مذاق [illegible] کی کوشش نہیں کرتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

استریوںکی جہالت اور پریم کا نمونہ کلکتہ کے محلہ ملیا گھاٹ میں ایک استری اپنے پتی کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کی عمر تقریباً ۲۲ سال ہوگی۔ اُس نے اپنے پتی سے آم کھانے کو کہا۔ لیکن اُس نے انکار کردیا۔ اس سے استری کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ اور اُس نے افیون کھاکر خودکشی کرلی۔ اسے جہالت کہیں یا کیا۔ (پرکاش لاہور)

ایک عورت کی خودکشی ایک خاندانی ہندہی عورت اپنی ساس سے کسی وجہ سے لڑپڑی۔ اور غصے میں وہ ایک کمرہ کے اندر داخل ہوگئی۔ اور اپنے کپڑوں میں مٹی کا تیل ڈال کر اپنے آپ کو آگ لگادی۔ اس کی گریہ زاری سنکر آس پاس کے لوگ آن موجود ہوئے۔ مگر بے سود کیونکہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ کوئی آدمی مدد نہ کرسکا۔ (براہمن گزٹ)

سچا پریم ہو تو ایسا ہو اخبار رنگ پور دک پرکاش لکھتا ہے کہ بابو سنیندرناتھ چیٹرجی بی اے سخت بیماری میں مبتلا تھے۔ اُن کی دھرم پتنی دن رات اُن کی چارپائی کے پاس بیٹھی اُن کی سیوا کرتی تھی۔ آخرکار زبردستی سے سنیندر کی بیوی کو آرام کے لئے دوسری جگہ بھیجا گیا۔ لیکن دوسرے ہی دن اُس نے پران تیاگ دیئے۔ کیونکہ وہ اپنے پتی سے ایک لمحہ کی جدائی بھی برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ ستی ایک دن پہلے ہی چل بسی اور اُس کا پتی دوسرے دن۔ (پرکاش لاہور)

واہ ری قدرت تیرے رنگ

سنہ ۱۹۰۷ء کو موضع پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان میں ایک گھمار کے گھر میں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی۔ دو سر اور چار آنکھیں سر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی رونے لگیں۔ مگر ان کی زبان کچھ سمجھ نہیں آتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھی صرف کلمہ سمجھ میں آتا تھا۔ لوگ جوق درجوق انہیں دیکھنے کے لئے آئے تو لڑکی نے انبوہ دیکھکر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھی مگر ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئی جسکی لاش غائب ہو گئی +

۱۹۰۹ء کو حیدر آباد دکن کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو مُنہ چار ہاتھ اور چار پاؤں۔ چار ٹانگیں تھیں +

۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جسکی جائے براز بند تھی۔ ڈاکٹروں نے نشگاف دیا کامیابی نہ ہوئی۔

کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ روڈ بیسور میں زندہ مکڑی لایا جس کا سر انسان کا تھا اور حرکت کر سکتا تھا۔

۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکری کا سا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا +

کیسری کیاری

ایک روز میں نے اپنے ملازم کو خط دیا کہ اس کو لیٹر بکس میں چھوڑ آ۔ آپ نے ڈاکخانہ کے نزدیک پہنچ کر شور مچانا شروع کیا۔ ارے میاں لیٹر بکس ہو۔ او میاں لیٹر بکس ہو۔ اِدھر سے ایک شخص آرہے تھے۔ فرماتے کیا ہیں۔ اجی صاحبزادے لیٹر بکس کی تو ڈاکخانہ سے تبدیلی ہو گئی ہے۔ مجھے غصہ آیا اور دو چار چانٹے رسید کئے اور کہا ارے بیوقوف عقل کے دشمن لیٹر بکس اس صندوق کو کہتے ہیں جس میں خطوط ڈالے جاتے ہیں۔ بیوقوف مُنہ پھیر کر کہتا کیا ہے کہ سرکار ہمیں کیا معلوم تھا کہ امام بکس۔ کادر بکس۔ کھدا بکس کی طرح اب چیزوں کے نام پر بھی بکس آنے لگا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک آقا نے اپنے نوکر کو بازار سے بادام لینے بھیجا۔ وہ مغز تو نکال کھا گیا۔ اور خالی چھلکے آقا کے سامنے آ رکھے۔ آقا نے کہا ارے مغز کہاں ہیں نوکر بولا حضور بے فایدہ سمجھ کر پھینک آیا۔ آقا نے کہا بیوقوف مغز ہی تو کام کی چیز ہوا کرتی ہے۔ آیندہ یاد رکھو حسب ضرورت دوسرے روز مالک نے چھوہارے منگوائے۔ اس نے اوپر سے چھلکے کھا کر گٹھلیاں آقا کے آگے جا رکھیں۔ امیر نے کہا۔ یہ کیا۔ اس نے جواب دیا حضور چھوہاروں کا مغز تو حاضر ہے ۔

ایک گنوار کسی شہر میں ایک حکیم سے مسہل کا خواہاں ہوا۔ حکیم نے کھچڑی کھانے کو بتائی۔ اس نے کبھی یہ نام نہیں سنا تھا۔ اس لئے اس کو کھچڑی کا نام حفظ کرنا پڑا۔ کھچڑی کھچڑی کہتا ہوا اپنے گاؤں کو روانہ ہوا۔ لیکن کھچڑی کہتے کہتے کھاچڑی کھاچڑی کہنے لگ گیا۔ راستے میں کسان اپنے کھیت سے چڑیاں ہانک رہا تھا۔ اس نے ایسا کہنے سے روکا۔ مگر یہ باز نہیں آیا۔ کیونکہ یہ اپنی دانست میں اپنے کھانے کا نام یاد کر رہا تھا۔ آخر کسان نے کہا کہو اُڑتے جاؤ اُڑتے جاؤ۔ یہ بیچارہ یہی کہتا ہوا آگے بڑھا۔ مگر اس کی شامت سے آگے ایک شکاری پھندا ڈالے بیٹھا تھا۔ اس کو بھی غصہ آیا۔ اپنے دل کا بخار نکال کر کہنے لگا۔ مجھے صبح سے بیٹھے بیٹھے دوپہر آ گئی ہے۔ تو کہتا ہے کہ اُڑتے جاؤ۔ خبردار آیندہ ایسا نہ کہو بلکہ کہو کہ آتے جاؤ۔ پھنستے جاؤ۔ گنوار نے اسی پر عمل کیا۔ آگے گیا تو چور کہیں نقب لگا رہے تھے۔ اُنہیں بھی غصہ آ گیا۔ خوب ڈانٹ بتلائی۔ اور سمجھا دیا کہ یہ کہو کہ لیتے جاؤ۔ رکھ رکھ جاؤ۔ گنوار بیچارے نے اُن کا کہنا بھی مانا۔ مگر آگے بیچارے کی کمبختی سے ایک جنازہ لئے آ رہے تھے۔ اُنھوں نے بھی سُن کر خوب پیٹا اور سمجھایا کہ کمبخت یہ کہو کہ یہ دن خدا کسی کو نصیب نہ کرے۔ اس کو اس پر بھی عمل کرنا پڑا۔ مگر بیچارے

کی شامت سے آگے شادی کی برات آرہی تھی اور یہ اپنی نئی غذا کا گویا نام یاد
کر رہا تھا۔ مگر برات والے یہ الفاظ سُننے گوارا نہ کر سکے۔ اُنھوں نے اس کو
بالکل نیم مُردہ کر دیا۔ آخر جب اس کو ہوش آیا۔ تو کہنے لگے کہ آئندہ یہ کہنا کہ یہ دن
خدا سب کو دکھائے۔ مگر اب گنوار نے توبہ کی کہ اس غذا کے کھانے سے پہلے ہی
میرا یہ حال ہوا۔ کھاؤں گا تو شاید کیا حال ہوگا۔

متھرا میں ایک ساٹھ برس کے چوبے نے ایک بارہ برس کی لڑکی سے شادی
کی۔ لڑکی کے رخصت کے وقت اس کے باپ نے اپنے کمسن داماد سے کہا کہ آپ
کے والد تو بقید حیات ہیں۔ اس لئے تمہیں سے کہتا ہوں کہ اس لڑکی کو اپنی
لونڈی سمجھنا۔ اور پرورش کرنا۔ داماد نے کہا آپ لالہ صاحب یہ کیا ارشاد کرتے
ہیں جیسی آپ کی لڑکی ویسی میری لڑکی۔

ایک چمار بیمار تھا۔ ڈاکٹر نے کہا پانی زیادہ پیا کرو۔ چمار نے متعجب ہو کر جواب دیا
کہ پانی تو جوتے کے تلوں کو گال دیتا ہے۔ اگر پیٹ میں زیادہ گیا تو اس کا کیا حال ہوگا

ایک خوشنویس کا قاعدہ تھا کہ جو کچھ لکھتا اسمیں اپنی طرف سے لفظ بڑھا دیتا۔ ایک
دفعہ کسی شخص نے قرآن شریف لکھنے کے واسطے دیا اور اول ہدایت کر دی کہ مہربانی سے اسمیں
کوئی لفظ اپنی طرف سے زاید نہ کیجیئگا۔ کاتب نے کہا ہرگز نہیں۔ کلام خدا میں کیا ایزاد کرونگا۔
جب کلام مجید لکھ کر لائے تو اسنے پوچھا کیوں صاحب کچھ اصلاح تو نہیں کی کاتب نے جواب دیا کہ اور
تو کوئی اصلاح نہیں کی۔ لیکن جہاں جہاں ابلیس اور شیطان کا نام آتا رہا میں نے
اس جگہ اس متبرک کتاب میں یہ ناپاک نام لکھنا مناسب نہ سمجھا اور ابلیس اور شیطان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی بجائے اپنے والد بزرگوار اور آپ کے والد ماجد کا نام لکھ دیا ہے ؂

یوگ وِدّیا کی سب سے اعلےٰ اُتّمبرک تعلیم

تمام دُکھوں کا مُول کارن خیالات کا منتشر ہونا ہے۔ اور تمام سُکھوں کا مُول کارن خیالات کی یکسوئی ہے جب تک دھیان یا خیال ایکاگر نہ ہو۔ دُنیا کا کوئی کام سِدّھ نہیں ہوتا۔ ہر پرکار کے دُکھوں کو دُور کرنے اور ہر قسم کی ردّھی سِدّھی اور آنند کا مخزن خیال کی ایکاگرتا ہے اور خیال کی ایکاگرتا کا سب سے اُتم سادھن یوگ ابھیاس ہے۔ یوگ ابھیاس کی تعلیم سب سے متبرک اور اعلےٰ تعلیم ہے اس مفید عام تعلیم کی ہر ایک انسان کو نہایت ضرورت ہے جب تک اس متبرک تعلیم کا سلسلہ جگہ بہ جگہ قایم نہیں ہوتا۔ کامیابی اور آنند کی اُمید مشکل ہے۔ آج ہم آپکو یہ خوشخبری سُناتے ہیں کہ آپ کی اس سچی اُمید کو پورا کرنیکے لئے گوسائیں سوامی وِیال الیس وِ ائی یوگ آشرم شملہ نے یوگ ودیا کی متبرک تعلیم کا کام شروع کر دیا ہے۔ جہاں تک ہمنے اُنکے طریقہ تعلیم۔ قواعد۔ ہدایات اور سیکھنے والے شاگردوں کی سندات کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمکو اُن کے کام میں سچائی معلوم ہوتی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ بھارت ورش کا بچہ بچہ اُن کی اس سچائی کو پرکھ کر اُن سے یوگ ودّیا کی تعلیم حاصل کر کے اپنے اور دوسروں کے لئے بھلائی اور خوشی کا موجب بنے چونکہ ہم یوگ ودیا کی اشد ضرورت کو سچے دل سے محسوس کرتے ہیں۔ اور اس متبرک کام کو ہاتھ میں لینے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا اپنا فرض اعلےٰ سمجھتے ہیں۔ اسلئے ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ ہر ایک سُکھ کے خواہشمند کو ضرور اس طرف دھیان دینا چاہیئے ؂ (ایڈیٹر)

رہنمائے تعلیم لاہور کی قدردانی رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کا دربار نمبر جو گذشتہ دربار دہلی کی خوشی میں ۲۱۴ صفحہ کی ضخامت کا با تصویر شائع کیا گیا تھا۔ پنجاب ٹیکسٹ بُک کمیٹی نے ازراہ قدردانی اسکی ایک ہزار جلدیں پرائمری سکولوں میں تقسیم کرنیکے لئے بقیمت ایک روپیہ فی جلد خرید فرما کر کارپردازان رسالہ کو نہایت ممنون احسان فرمایا ہے۔ یہ سرکاری سرپرستی عین مناسب اور نہایت قابل

(حاشیہ میں دستی تحریر: ... ؂)

کشمیری فاحانیو کا سلسلا ناسو ... ... سلطنا سودا
کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔
CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے۔ انکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین مہر صاحب پنشنر جو ایک اعلے درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۰۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ر لیجاتی ہے۔ بالکل مفت دیجاویگی اور جو صاحب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو انکو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے نئے خریداروں کے نام عہ۲ر کا وی پی ہوگا اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام عہ۱۲ر کا وی پی ہوگا یاد رہے کہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے پرانے خریداروں کے واسطے نہیں کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں۔

حل طلب معمہ مفصلہ ذیل دائرہ کے اندر آنند جن حرفوں سے گھرا ہوا ہے انکے با ترتیب کر دینے سے البنور کا سر لشٹ نام بن جاتا ہے۔ جسکی بھگتی سے آنند ملتا ہے۔ بتائیے وہ سر لشٹ نام کیا ہے۔

جولائی کے معمے کا حل "امینور" ہے مفصلہ ذیل اصحاب نے حل کیا۔

۱۔ لالہ ... صاحب پال صاحب کھنہ امرتسر (۲) لالہ متھراداس سکینڈ مڈل کلاس گورودت سکول کانگڑہ (۳) لالہ ہیرا لعل صاحب دنکور ضلع بلند شہر۔ لالہ درگاداس صاحب امرتسر۔

سودیشی گرم پارچا مثل لوئی۔ پٹو۔ پٹو چارخانہ۔ زنانہ گرم دوپٹہ اور خالص کیسر وغیرہ کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اوتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھر ان متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپ کو اپنے پُرانے بزرگوں کی اعلےٰ عظمت و شان و شوکت۔ پُرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گُن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پُرانے مہاتماؤں کے جیون کو سمجھنے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور اپنے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریاں اور بہادریاں کو سُن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا اور اُن کی اوتم سنتان کہلانا چاہتے ہیں تو مفصلہ ذیل تین کتب کو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ ان کے مطالعہ سے آپ کے اندر دن بدن نیا خون پیدا ہوگا اور زندہ دلی حاصل ہوگی۔

ٹاڈ راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۲۰۶۸ صفحہ نمبر قیمت ۶ے

مہابھارت اُردو مکمل ۱۸۴۲ صفحوں پر مجلد قیمت ۶ے

رامائن بالمیکی اُردو ۱۰۲۴ صفحہ نمبر مجلد قیمت عـہ

ان ہر سہ کتب کے یکجا خریدنے والوں کو ۱۲ روپیہ میں سب کتب دی جاوینگی۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

المشتہر

کنہیا لعل منیجر راشٹر پستکالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رامائن سے سنہری بچن

دنیا میں بڑی بڑی مصیبتیں ہیں لیکن سب سے بڑی مصیبت قومی بیجرمتی ہے +

جو شخص اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر مخالفوں کی صف میں شامل ہوتے ہیں وہ اپنے ساتھیوں کے تباہ ہونے کے پیچھے خود بھی تباہ ہو جاتے ہیں +

آگ اور تلوار ہاتھی کے پکڑنے کے لئے کافی نہیں۔ سب سے بڑا خطرہ اُن ساتھیوں سے ہے جو خود غلام ہیں۔ اور اُسے آزاد دیکھ نہیں سکتے۔

سچائی پر دنیا کا انحصار ہے۔ دیوتا اور رشی سچائی کی عزت کرتے ہیں نیکی میں سچائی سب سے پہلا اور مقدم اصول ہے۔ سچائی ہر ایک چیز کی بنیاد کہلاتی ہے اور کچھ بھی اس سے برتر نہیں +

سچا خزانہ

لوگ جس زر و مال کو خزانہ سمجھتے ہیں وہ زمین میں دفن کیا ہوا کسی کام نہیں آتا سچا خزانہ وہ ہے، جو انسان انسانوں مسافروں ماں باپ بھائی بہنوں کے دلوں میں جمع کرتا ہے یہ قیمتی خزانہ دان۔ پرہیزگاری اعتدال و ضبط سے جمع ہو سکتا ہے ایسا خزانہ محفوظ رہتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہو سکتا۔ جس دنیا کی ناپایدار دولت پیچھے رہ جاتی ہے لیکن یہ دولت انسان کے ساتھ جاتی ہے ڈاکو اور چور اس کو لوٹ نہیں سکتے۔ سمجھدار آدمی کو نیک کام کرنے چاہئیں یہ خزانہ خود بخود اسے مل جائیگا +

رسید و ریویو کتب

امریکہ کے نردھن ودیارتھیوں سے پرپریم ہندی مصنفہ شری مان مہاشے سنت دیو جی

اس مفید کتاب میں امریکہ کے غریب نردھن طالبعلموں کی محنت کی داد دیتے ہوئے بھارت ورش کے بچہ بچہ کے دل میں یہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کیگئی ہے کہ ایک مفلس طالبعلم بغیر کسی سرمایہ کے کسطرح سے اپنی ہمت اور پرشارتھ سے ترقی کر سکتا ہے۔ اور خاص کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان ترقی تب کر سکتا ہے جب وہ دوسروں کی مدد کا محتاج نہ بنا رہے۔ بلکہ اپنے باہو بل پر پورن وشواس رکھتا ہوا اپنے لئے آپ اپنا راستہ نکالے یہہ نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ ہر ایک طالب علم کے ہاتھ میں ضرور ہونی چاہئے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلٰے قیمت چار آنہ فی جلد ملنے کا پتہ۔ مینجر ستیہ گرنتھ مالا بنارس سٹی۔

جاتیہ شکشا ہندی مصنفہ شریمان مہاشے ستیدیو جی۔ اس کتاب میں بہت اچھے طریقے سے بتلایا گیا ہے کہ جاتیہ سکشا کی از حد ضرورت ہے۔ جاتیہ سکشا کسکو کہتے ہیں۔ اور ایک جاتی ہو جانے میں کتنے بڑے فائدے ہیں۔ اپنی جاتی کی بھلائی چاہنے والے ہر ایک انسان کے ہاتھ میں ایسی اتم کتابوں کا ہونا بہت مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلٰے۔ قیمت ۱/۔ ملنے کا پتہ مینجر ستیہ گرنتھ مالا۔ بنارس سٹی۔

کامل سنیاسی یا اسرار سیہت مولفہ بھائی نار چند چھبر صاحب مینجر کارخانہ زیبر زندگی لاہور۔ اس کتاب کو مولف نے مہنت اشٹھے گر سنیاسی کتاس راج سے بہت پرانے اصلی ہندی نسخہ کو بڑی مشکل سے حاصل کر کے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں تندرستی و بیماری کے لکھشن۔ تشخیص اور ہر ایک مرض کی جدا جدا علامات و علاج بہت عمدہ طریقے سے کھلائے گئے ہیں۔ سینہ لبینہ ویدک اور سنیاسی نیز ہدف مجرب نسخوں کا نچوڑ ہے۔ خاصکر ویدوں اور حکیموں کے واسطے تو نہایت ہی مفید ہے لکھائی چھپائی عمدہ اور ساتھ ہی مجلد ہے قیمت عہ۱۲ معہ محصولڈاک مولف سے مل سکتی ہے۔

آئینہ عظمت ہند حصہ اول مولفہ پنڈت ملک راج شرما اڈیٹر ناولسٹ لاہور یہہ کتاب یونانی سیاح میگستھنیز پلائینی اور ایرین کے سفر ناموں کا خلاصہ ہے۔ اسمیں پراچین بھارت ورش کے عجیب و غریب دلچسپ حالات درج ہیں جنکو پڑھ کر پراچین بھارت کی عظمت کا نقشہ دل میں جم جاتا ہے اور نیا خون پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت ہی مفید کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ بہت ہی اعلٰے قیمت فی جلد ۱/۔ مینجر ناولسٹ ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

یہ کتابیں کیا ہیں۔ انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جو ان کو پڑھ لیوے۔ کیا مجال کہ مردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے۔ اگر آپ نے زندگی کا کچھ مزا اٹھانا ہے تو ان کتب کو شروع سے اخیر تک بغور مطالعہ فرمائیے اور عمل کیجیے اور ان کے مصنفوں کو دعا دیجیے۔

نام کتاب	قیمت رعایتی
رامائن بالمیکی اردو ۱۰۳۴ صفحہ مجلد	۶ عا
ٹاڈ راجستان دو جلدوں میں مجلد ۱۰۶۰ صفحوں پر	۶ ے
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۰ مجلد	ے
قانون کرم	۸/
ہندو تہذیب حصہ اول	۱۲/
جیسا خیال ویسا مال	۱۰/
کامل سنیاسی ...	[illegible]
اپنا وطن آسمان پر چرچ کر دو	۶/
برہم یگیہ	۶/
معیار صداقت ...	عہ/
قدرتی علاج ...	۱۰/
سنسکرت واکیہ بھانو	۵/
جیوگرافیکل چارٹ	۱۲/
گلدستہ مضامین	۴/
مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴/

نام کتاب	قیمت رعایتی
مہرشی دیبندر ناتھ ٹھاکر	۴/
گلدستہ اخلاق حصہ اول	۳/
خوشخبری	عہ/
رسالہ بواسیر ...	۲/
لکچر صحت جسمانی و روحانی	۳/
ہیضہ کا دفعیہ	۴/
کاشتیں	۲/
تربیہ بدوی	۲/
تندرست و توانا اولاد پیدا کرنے کا طریقہ	۲/
دُرِ بےبہا	۱/
بچوں کے والدین کو قیمتی ہدایات	۲
برہمچاری رہنما کی قیمتی ہدایات	۲/
تقدیر و توکل	۰۲/
پنچ تنتر کا پہلا حصہ دوم سوم بخط صحت	۴/

نام کتاب	قیمت رعایتی
چاند سورج گرہن	۰/
فلسفہ نجات	۴/
انسانی زندگی کا پہلا اُتار	۱/
مجموعہ دانش	۲/
ایشور کا ملاپ	عہ/
سورگ کی سیڑھی	۰۳/
آریہ جیون	۰۴/
جگیاسو	۲/
مکتی کا سنکشیپ گیان	[illegible]
ہندی	۶/
یوگی	۰۴/
بھوجن ودھی	۴/
بھلائی کا رہنما	۳/
اپدیش منجری	۷/
شبھ اپدیش	[illegible]
دھرم پرکاش	۰/
اُنتی کا کیندر	۸/

کنھیالال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خریداران مارتنڈ کو مژدہ

مفید دانتوں کا منجن | اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے نہ کاریاک یا کوئلہ ہے
بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اسکے لگانیسے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم
کے درد کو فایدہ کرتا ہے۔ خون بہجانا۔ درد اٹھنا۔ دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا
ہے۔ الغرض بڑے فایدہ کا منجن ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۶/-

پیٹ کے درد کا پُرتاثیر چورن۔ اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جائیے
صبح صاف پاخانہ آجاویگا۔ اور طبیعت صاف ہو جاویگی پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے بدہضمی کو
پاس نہیں آنے دیتا کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہو جاویگی کھانے میں
بڑا خوش ذائقہ ہے۔ اسمیں ۲۳ دوائیں ڈاکٹر کے بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا فی ڈبیہ ار نمونہ ۲/-

۳۔ **داد کی لاثانی گولی**۔ یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں ۱۲ دوائیں
ڈال کر تیار کی گئی ہے ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے۔ صرف ۲ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی
پرانا داد ہو تین روز میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا صفت یہ ہے کہ اسکے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا
جلن نہیں پیدا ہوتی بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے آزمایش شرط ہے قیمت
۱۲ گولی ۱/ ار جو صاحب نمونہ آزمایش کے طور پر منگانا چاہیں وہ ۲ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ایک گولی منگا لیں۔

سورج مکھی ہیر آئیل اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے نہانے کے بعد ایک
دفعہ لگا لیجئے دن رات خوشبو سے معطر رہیگی۔ بال ملایم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا شیشی دیکھ لیتے
ہی طبیعت خوش ہو جاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی
منگائیے پھر یہ تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کے لئے مجبور کریگا قیمت فی شیشی ۱۵ ا ر

پیچش کا لاثانی سفوف اس سفوف کی ۲ خوراک کھانیسے ہی کیسی پرانی پیچش کیوں نہ ہو
دور ہو جاویگی دہی کیساتھ استعمال کیجائے تو خونی پیچش بھی دور ہو جاتی ہے دوا کھانے میں خوش ذائقہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے قیمت ۴ خوراک ۸ ر ایک خوراک ۳ ر

بال اُڑانے کا بے ضرر پوڈر - اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجیئے ۵ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑ جاوینگے۔ کسی قسم کی جلن ہوگی نہ خارش۔ جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی۔ ایک دفعہ ضرور منگا کر آزمائش کیجئے قیمت فی ڈبی ۸

خوشبودار سپاری - اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اسکو کھا کر دیکھئے۔ کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے کھانا کھانیکے بعد ذرا سا بھی کھا لیجئے طبیعت خوش ہو جاویگی پان کھانے کی ضرورت نہ رہیگی۔ پان کھانیسے دانت خراب ہو جاتے ہیں اسکے کھانیسے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا ایکدفعہ منگا دیکھیئے پھر آپ دوسروں کو منگانیکی ترغیب دینگے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ ر چھوٹی ڈبیا ۳ ر

سکھ دایک - اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھول کر کلی کر ڈالئے منہ کے تمام امراض جاتے رہینگے۔ چھالے پڑ گئے ہوں۔ چھوٹا سا زخم ہو گیا ہو۔ دوا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی۔ قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کے لئے کافی ہے - ۳ ر

شاید بعد میں ایسا موقع نہ ہاتھ آوے

آب حیات - ۱۲ مفید دواؤں کا مجموعہ۔ یہ ضروری نہیں کہ جس کو کوئی شکایت ہو وہ ہی اس کو منگاوے۔ بلکہ اس کا ہر ایک گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ درد سر پیٹ کا درد۔ خارش۔ داڑھ کا درد۔ کان۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بچھو ڈنک۔ پھنسی۔ زکام چکرانا۔ متلی ہونا۔ بدن میں درد ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کہاں تک طول دیا جاوے۔ اس کے استعمال سے دم کے دم فایدہ نظر آتا ہے۔ قیمت بھی صرف پرچار کے خیال سے آخیر اگست تک عہ معہ محصول رکھی گئی ہے۔ ایک ماہ بعد پھر یہ اس قیمت پر ہرگز نہ ملے گی۔

المشتہر

سیکرٹری دیال اوشدھالیہ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بابو شیوبرت لال صاحب ورمن ایم۔ اے کی نایاب کتابیں

سرت شبد یوگ کلید رم۔ سرت شبد یوگ کی کنجی عامل و شاغل ضرور اس کا مطالعہ کریں قیمت ۶/
یوگ کلید رم۔ علم تجربہ و عقل و تمیز کی ٹربا بیدالی۔ ہر شخص کی لائبریری میں ہونی چاہیئے ۱۰/
وچار کلید رم (ویدانت ادویت واد) وچار ساگر کے ڈھنگ پر ۲ عہ سادھو مارتنڈ کے خریداروں سے ۸/
چترتر کلید رم۔ رشی منی۔ راجہ۔ مہاراجہ سوریہ چندر وںشی کے حالات قیمت . . . ۱۰/
پنچ رتن کلید رم۔ اپنشدوں کا عطر۔ ویدانت کا انمول رتن ۱۲/
گرنتھا کلید رم۔ بھگتوں کے دلچسپ حالات پڑھیئے اور دیکھیئے تو ہمارا ذمہ ۶/
آتم وچار کلید رم۔ آتما کا برتن۔ آتما کی صراحت و وضاحت ۶/
جین پربھاننت۔ دل ہی تو ہے۔ ایک جلدوں میں ۸/
شیو پربھاننت کلید رم۔ شیو کی کتھائیں۔ روحانی نقطۂ نگاہ سے نہایت ہی دلچسپ ہے ۶/
گیتا منظوم۔ زمزمۂ رحمانی) مکمل (مترجمہ حضرت مہر ۸/
وشنو پران۔ جلد اول۔ پرانوں میں سب سے بہتر ۱۲ ارب بھگتی پوران مکمل ۱۰/
الحیات بعد الممات۔ موت کے بعد کے حالات ضرور پڑھیئے ۱۰/
عجیب و غریب قصے (سبق آموز دلچسپ قصے) جنکو قصوں کا شوق ہو ضرور منگاویں۔ ۱۰/
کلام اختر (مصنفہ منشی گوری شنکر لال اختر منیجر سادھو) دلچسپ نظموں کا مجموعہ ۴/
دیوار قہقہہ حصہ اوّل (منشی گوری شنکر لال اختر) ہنسی دل لگی کے نایاب چٹکلے ۳/
" " " دوم " " " مزے مزے کی باتیں مزے مزے کی کہانیاں ۳/
عملی ویدانت (سوامی وویکانند جی کے لکچر) مرتبہ منشی سورج نراین جی ۱۰/
برہمہ گیان پر لکچر ویدانت کے مضمون پر گیانی باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی لاثانی کتاب ۸/
ویدانت کلید رم سو ویدانت کے مضمون پر مہاتما شیوبرت لال جی ایم اے کی آخری کتاب ۲۸۰ صفحہ ۱۲/
ہیمر ہٹ۔ ایک لاثانی کتاب۔ اس قصہ کو شروع کیجئے جبتک ختم نہ کر لینگے چھوڑنیکو دل نہ چاہیگا۔ ضرور مطالعہ کیجئے۔ ضخامت ۱۴۰ صفحہ قیمت ۲ معیار المکاشفہ۔ باوا نگینہ سنگھ آتم درشی کی تصنیف نایاب کتاب ضخامت ۱۵۰ صفحہ قیمت ۱۰/

المشتہر کنہیا لال منیجر مارتنڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہرؔ دہلوی

کلامِ مہر جلد اول جسمیں گیان بیراگ اور عشق معرفت کے ولولہ انگیز مضامین بیچرا اور جذبات الٰہی کی دلکش تصاویر۔ نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۲ صفحے قیمت فی جلد عہ مجلد سنہری ۶؎

کلامِ مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے کاغذ رسمی قیمت ۸ر سنہری مجلد ولایتی و نیز چکنے کاغذ پر بمع مصنف و بابو شیو برت لال صاحب ڈپٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ

نغمۂ رحمانی - شریمد بھگوت گیتا کا شلوک دار رباعیات میں اردو ترجمہ۔ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸ر

گلدستۂ نظم جلد اول چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلبا کے واسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جن کے نمونے کلامِ مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۱۳۸ صفحے قیمت ۶

گلدستۂ نظم جلد دوم بصفات بالا ارباب مذاق و طلباء مڈل و ہائی سکولوں کیواسطے دلچسپ نظمیں صفحے ۱۶۰ قیمت ۶

چہل درویش گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جنمیں دس گیارہ سادھو میں نکل کر مقبول عام ہو چکی ہیں مع تصاویر مصنف و بابو شیو برت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ۷۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔

المشتہر برج نراین ایم اے روشن پورہ - دہلی۔

لو صاحب دیوارِ قہقہہ کے دونوں حصے چھپ گئے - یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحے الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئے نہیں۔ روتا ہوتا اسکو پڑھ کر کھلکھلا اٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مردہ دلوں کو زندہ بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والوں کو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے اسمیں تقریباً ۳۰ نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو جتنا اسکو پڑھینگے پچھتائینگے من پٹے کا سودا ہے لو یا نہ لو قیمت ۱۲؍ مجموعہ للعہ

المشتہر ہے کے - پی ورما اسسٹنٹ مینجر تار ایجنسی دہلی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ۔ مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار

پنجم ایڈیشن

انگلش ٹیچر

قیمت ۱۲

بلا اُستاد کے انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب کیلئے کتاب میں تیرے مضامین کا مجموعہ

گرامر حروف کا میلان تلفظ لفظوں کی گردان جمع۔ تذکیر و تانیث۔ ماضی صفت وغیرہ کے فرق

ترجمہ کے قواعد اور مثالیں سہل تر اُردو سے انگریزی اور انگریزی سے اُردو میں قابل دید۔

محاورے پانچسو الفاظ محاورے کے جو خاص موقعہ کیواسطے مخصوص ہیں۔ محاوروں کے استعمال کا طریقہ۔ فقرے ضرب المثل وغیرہ جو عام بولچال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت کار آمد۔

بولچال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمہ کے اور ہر موقع کے گفتگو۔ بازار کچہری سفر۔ مدرسہ۔ بیماری۔ کھانا وغیرہ دیگر چھوٹے جملے۔ بات چیت میں کار آمد

ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف ہم معنی ذو معنی۔ مذہب۔ سواری۔ ہتھیار بیماری۔ اوزار۔ علوم۔ پیشے۔ جسم۔ مکان زیور۔ درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ

خط و کتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب و القاب۔ تار بھیجنا۔ اسکول و ملازمت تجارت وغیرہ۔ عرضی کے نمونے ہر قسم

انگلش ٹیچر میں ہر ایک لفظ کے معنے و تلفظ اُردو زبان میں دیئے ہیں۔ اور آسان طریقہ سے سمجھائے ہیں۔ اسمیں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور صدہا ایسے الفاظ جو اُستادوں کو بھی معلوم نہوں جتنے زیادہ اور عجیب محاورے اس کتاب میں ہیں اتنے دس بیس کتابوں میں بھی مشکل سے ملینگے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت مجلد صرف (۱۲) محصولڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر قیصر ہند۔ ایجنسی سہارنپور

خلاصہ [illegible]
جناب [illegible]
۱- ڈاکٹر [illegible] انگریزی
[illegible]
۲- نور حسین [illegible]
لالہ [illegible] طلبا اور [illegible]
نہایت عمدہ ہے [illegible]
فن تعلیم کیلئے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
سر [illegible]
[illegible] قابل تعریف ہے
۳- لالہ [illegible]
[illegible]
[illegible] احسان [illegible]
[illegible] طلبا [illegible]
۵- بابو [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible]
[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۲ء تک جتنی درخواستیں آوینگی اُن کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا

استری سکشا کے پستک ہندی | عمدہ اور مفید اردو کتب

نام کتاب	اصلی	رعایتی
(۱) پہاڑے مکمل	۱ر	۰ر
(۲) چھند بواہ کے سمے کیلئے	۱ر	۰ر
(۳) دس مہاودیالیا اور استری دہرم	۴ر	۳ر
(۴) مہارانی چرتر	۴ر	۳ر
(۵) گرہستا درزی	۴ر	۳ر
(۶) استری گیان پرکاش	۲ر	۲ر
(۷) استری گیان گجرہ	۱ر	۰ر
(۸) بھارت کی ہیرا اور پودشی استریاں مجلد	۱۲ر	۱۰ر
(۹) استری گیان مالا بھجن پستک	۹ر	۸ر
(۱۰) استری اردگنا عمدہ کتاب ہے	۱۰ر	۸ر
(۱۱) بھوجن دیپکا - کھانہ بنانا	۶ر	۳ر
(۱۲) گنگا کی نیند رام چندر کا درشن وغیرہ	۱ر	۰ر
(۱۳) سیتا چرتر کامل	۴ عہ	۴ عہ
(۱۴) پترمالا چٹھی لکھنے کی کتاب	۳ر	۲ر
(۱۵) سچی ماتائیں	۱۰ر	۸ر

نام کتاب	اصلی	رعایتی
(۱) مہابھارت مؤلفہ افق مجلد	۱ ے	۸ صہ
(۲) راماین مؤلفہ افق مجلد	۱ ے	۱ عا
(۳) ٹاڈ راجستھان مؤلفہ افق مجلد دو جلدوں میں	۱ ے	۸ صہ
(۴) آرین عظمت	۱۲ر	۱۱ر
(۵) بہرتری ہری ہر سہ شتک مجلد	۶ر	۵ر
(۶) عورت کی زندگی بچوں کی تربیت	۹ر	۸ر
(۷) آرین علم طب بہت مفید کتاب	۸ر	۸ر
(۸) یجروید اردو ترجمہ	عا	صہ
(۹) راماین بطرز ناول	۱ عہ	۱۴ر
(۱۰) ستیارتھ پرکاش پرتی ندھی والا	۲ عہ	عہ
(۱۱) کلید تصوف (مسمریزم کی کتب)	صہ	۸ر
(۱۲) بحر در قطرہ (مسمریزم کی کتب)	۸ر	۴ر
(۱۳) زندہ کرامات (مسمریزم کی کتب)	عہ	۸ر
(۱۴) طریق الحکمت حکمت کی اعلیٰ کتاب	۱ ے	عہ
(۱۵) شریمتی ودیاوتی دیوی ہر دو حصہ	صہ	عہ

دیگر ہر ایک قسم کی کتب آریہ سماجک برائے فروخت موجود ہیں۔

شبد اسی تاجر کتب لوہاری دروازہ کوچہ منشی گلاب لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کتب خانہ رامداس اینڈ براودر لاہور

باہت ماہ اگست ۱۹۱۲ء

مارتنڈ

یہ رعایتی اعلان یکم اگست تا ۳۱ اگست ۱۹۱۲ء تک رہیگا۔ جنکی درخواستیں ۳۱ اگست ۱۹۱۲ء کے بعد کی لکھی ہوئی پہنچینگی انکو رعایت نہیں دیجاویگی

رعایتی اعلان اور خوشخبری

شائقینان مسمریزم کو اطلاع دیجاتی ہے - کہ ہم نے نہایت جانفشانی اور زر کثیر خرچ کرکے کتب مسمریزم کا ایک بڑا بھاری ذخیرہ مہیا کیا ہے جن کے مطالعہ سے چند ہی یوم میں آدمی مسمریزم سے بخوبی واقفیت حاصل کرسکتا ہے اپنے دوستوں بزرگوں کی ارواح کو بلا سکتا ہے - اور ان سے بات چیت کرسکتا ہے - ایک جگہ سے دوسری جگہ جو ہزاروں کوس دور ہو ایک سکنڈ میں پہنچ سکتا ہے ؛

حیات ابدی - جس میں قدرتی نظارہ - عمل خیمہ - یوگ ابھیاس کے طریقے - مرنے کے بعد انسان کی روح کہاں جاتی ہے - اس سے کس طرح بات چیت ہوسکتی ہے چھپی ہوئی باتیں - گم شدہ خزانے - موت کے خوفناک نظارے وغیرہ

رامداس اینڈ براودر تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بلا امداد استاد ہر شخص یہ کام سیکھ اور کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۸/

زندہ کرامات ۔ یہ کتاب ہندوستان میں اس درجہ مشہور ہے کہ اس کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یورپ کے مسمریزم جاننے والے بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کتاب سے ہزاروں آدمیوں نے مسمریزم سیکھا ہے۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۸/ ؎

بحر در قطرہ ۔ علم مسمریزم یعنی آکرشن۔ بکرشن۔ یارن اوچاٹن ودویا کا دستور العمل حب لبسی کرن۔ نظر بندی۔ روشن ضمیری کا استاد۔ مختلف قسم کے کرشموں کا صحیح منتر۔ غرضیکہ قطرہ میں سمندر بند کیا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۴/ ؎

لوح محفوظ ۔ انسان کے علاوہ تمام انیشی مخلوق کی کیفیت۔ جو یوگیوں کو سمادھی کی حالت میں وق کرتی ہیں۔ عالموں اور ساحروں کے تابع ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ عجیب و غریب کام کرتے ہیں یعنی جن۔ بھوت۔ پشاچ۔ گندھرپ۔ **اپسرا** وغیرہ ان کے تابع کرنے یا ان سے بچنے کی ترکیب ؎ اصلی قیمت ۸/ رعایتی ۴/

تیر بہدف ۔ یہ مسمریزم کی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس میں جنتر منتر وغیرہ کا حال ہے۔ اصلی قیمت ۸/ رعایتی ۴/

آئینہ یوگ ۔ جس میں یوگ کے کل اصول اور طریقے۔ خوراک اور لباس رہائش اور خیالات وغیرہ جو کہ دوران یوگ ضروری ہیں۔ نہایت ہی آسان طریقے سے بتائے گئے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے آدمی ایک جگہ بیٹھ کر سینکڑوں

رام داس اینڈ برادر تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوس دور کی سیر کر سکتا ہے اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور دوستوں سے بات چیت کر سکتا ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق اپنا جسم چھوڑ اور دھارن کر سکتا ہے۔ غرضیکہ وہ خوبیاں یوگ میں بھری ہیں۔ جن کو ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی سیاہی اور کاغذ کافی نہیں اور نہ انسانی طاقت ہے جو بیان کر سکے۔ اہل ہنود کو یوگ کا سیکھنا از حد ضروری اور لازمی۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۴ ار۔

علمی اور اخلاقی کُتب

علمی مضامین۔ جس میں قوم اور قومیت کی اصلیت یعنی ان کے معانی کی مسلسل تشریح۔ قومی بہبودی اور آسائش کن امور میں شامل اور قومی عروج اور ترقی کن شرائط پر منحصر ہے۔ اور نیز کہ کسی قوم سے تنزل اور بربادی کے اکثر اور عموماً کیا اسباب ہوا کرتے ہیں۔ انسانیت کسے کہتے ہیں۔ اور سچی بڑائی کسے حاصل ہے مقصد زندگانی قیمت عہ رعایتی ۸ر

ویدانو وچن۔ جس میں کل اپنشدوں کے مضامین کا مجموعہ زبان اردو میں نہایت خوش اسلوبی سے درج ہے۔ حجم ۴۶۰ صفحہ قیمت صرف عہ ۸ر

معیار المکاشفہ:۔ یعنی ترجمہ چھاندوگ اپنشد بزبان اردو مکمل قیمت صرف ۲ ار

اصول ہندو دھرم:۔ یہ ہندو مذہب کی نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے اس میں ہندو مذہب کے کل اصول باترتیب لکھے ہوئے ہیں۔ حجم ۱۷۲ صفحہ قیمت ۱۰ ار

معیار صداقت یا دھرم کسوٹی مصنفہ مہاتما ست دھاکر جی۔ یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

واقعی دھرم کا سچا اور اصلی راستہ بتانے والی کتاب ہے - اس کتاب
کے پاس ہونے سے دنیا کی تمام تکلیف دور ہو جاتی ہیں - ہر لکھے پڑھے
ہوئے آدمی کا اس کا پڑھنا لازمی اور ضروری ہے اصلی قیمت عمر رعایتی ۱۲ار

مذہبی دنیا میں امن کی تلاش مصنفہ مہاتما ست دھاری جی یہ
کتاب تواریخی ہے - اس کو لکھ کر واقعی سوامی ست دھاری جی نے ہندو
پبلک پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۷ر

کتب باجہ ہارمونیم

آئینہ ہارمونیم - جس کو مشہور پروفیسر شام سندر کے شاگرد دیو بیداس
نے نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھا ہے جس کی مشق سے بغیر استاد
کے ایک ماہ میں کامل ہارمونیم ماسٹر بن سکتا ہے - پروفیسر صاحب کا دعویٰ
ہے کہ اس سے بڑھکر عمدہ کوئی کتاب اس مضمون کی اب تک شائع نہیں
ہوئی - اور نا ہی اُمید ہے - قیمت صرف عمر

گریمر ہونیم - ہارمونیم کی گریمر اب تک کسی نے نہیں لکھی لیکن ہمارے
مہربان پروفیسر شام سندر نے نہایت محنت کے بعد اس کو تیار کیا ہے -
واقعی ہارمونیم باجہ کے شائقین کے لئے ایک عجیب تحفہ ہے اول
چھپتی ہی لگی ہوتی ہے - قیمت صرف ۸ر

ہارمونیم درپن ہر دو حصہ کامل اصلی قیمت عمر - رعایتی ۸ر
ہارمونیم استاد کامل - اصلی قیمت عمر " ۸ر
معلم ستار کامل - ستار بجانے والے اس کتاب کا ضرور ملاحظہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فرمادیں داقعی اس کتاب کے مطالعہ سے بخوبی ستار بجانی آ جاتی ہے قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ر :

حکمت کی نایاب کتابیں

جوہر طبابت :- دربارہ طب انگریزی یعنی علم تشریح ۔ علم افعال الحیات مخزن ادویہ ۔ علم نباتات جراحی ۔ فن مقابلہ امراض المستورات و امراض اطفال وحفظ صحت و امراض العین وغیرہ ۔ قیمت صرف ۱؍ ر :: رعایتی ۶ر ::

ڈاکٹر بنو :- اس کتاب کے چند روزہ مطالعہ سے آدمی بخوبی ڈاکٹر بن سکتا ہے یہ فن دواسازی کی لاثانی کتاب ہے ۔ قیمت ۸ ر :: رعایتی ۶ر ::

آئینہ حیات :- اس میں ہر قسم کے کشتہ جات بنانے کی آسان ترکیبیں درج ہیں جو کہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ۔ قیمت ۸ ر :: رعایتی ۴ر ::

طربوز الحکمت :- اس میں ہر قسم کی بیماری کے کئی طرح کے نسخہ جات آزمودہ اور سہل طریق سے درج کئے ہوئے ہیں ۔ جن سے ہر ایک آدمی خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے ۔ اس کتاب کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے قیمت فی جلد صرف عہ :: رعایتی ۸ر ::

انتخاب الحکمت :- جس میں آنکھ ۔ سر کا آدھا درد ۔ بخار ۔ امراض شکم قوت باہ ۔ دانتوں کی ہر قسم کی بیماری ۔ آتشک اور سوزاک کے سہل طریقے عورتوں کے ہر قسم کے امراض ۔ کھانسی دمہ ۔ کان کی ہر قسم کی بیماری وغیرہ کے نہایت ہی آسان نسخہ جات درج ہیں ۔ قیمت اصلی ۴ر رعایتی ۳ر ::

امرت ساگر :- وید ک کی نہایت ہی پرانی کتاب ہے ۔ جس میں نبض

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی آزمائش کا بیان۔ نبض کی پہچان اور علاج۔ خوبصورت بننے کے نسخہ جات
غرضیکہ ہر قسم کی بیماری کی پہچان اور علاج وغیرہ بتائے گئے ہیں۔ قیمت
اصلی صہ رعایتی عہ ۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی حکمت کی کتب موجود ہیں ۔

علاج بذریعہ پانی اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر ۔ علاج بے دوا اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر
علاج اطفال ،، ۱۲ ،، ۸ر ۔ علاج مارگزیدہ ،، ۴ر ،، ۳ر
رسالہ علم قیافہ ،، ۶ر ،، ۴ر ۔ رسالہ ہمیوپیتھک ،، ۶ر ،، ۴ر

کتب مصنفہ ٹھاکر اچھر چند

اردو زبان میں اخلاقی کتب کے سلسلہ میں اِن کتابوں کا نام کافی سے زیادہ مشہور ہے۔ اِن کی تعریف یہی ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یہ سات آٹھ مرتبہ چھپ چکی ہیں ۔

راج کماری ۶ر ۔ ساوتری دیوی ۳ر ۔ سکنتلا ۳ر
درگاوتی ۳ر ۔ راما بائی ۳ر ۔ دروپدی ۲ر
کرشن کماری ۳ر ۔ تارا بائی ۳ر ۔ ہریش چندر ۳ر
پورن جتی ۳ر ۔ مہارانی پدمنی

کتب مصنفہ مہاشہ شہزادہ رام جی

یہ پستکیں نوجوانوں میں اخلاقی و مذہبی روح پھونکنے کیلئے نہایت اعلےٰ اور ہر دلعزیز ہیں
مکتی کا ستیہ گیان اردو ۳ر ۔ آریہ جیون ۴ر ۔ پنڈتی سدھار ۴ر ۔ ایشور طابع ۲ر
،، ،، ہندی ۲ر ۔ گرہست سدھار ۱ر ۔ بگیاسو ۲ر ۔ یوگی ۲ر
ایشور پوجا ۴ر ۔ سورگ کی سیڑھی ۳ر ۔ ششو شکھشا ہندی ۵ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لاہور لاہوری دروازہ

کتب مصنفہ ٹھاکر سکھرام وِس جی

کیا درو پدی کے پانچ خاوند تھے اردو ۳ر ٭ سوامی بے سنگھ ۱ر ٭
رر رر ہندی ۴ر ٭ رانا پرتاب باتصویر ۴ر ٭
تاریخ ہردواز اردو ۲ر ٭ چنچل کماری ۲ر ٭ امر سنگھ ۲ر چندر گپت ۲ر ٭
راجپوتوں کی زندگی ۲ر ٭ کھشتری بیر ۱ر ٭ جسونت سنگھ ۱ر ٭

کتب مصنفہ لالہ دولت رائے جی

سوانحمری گورو گوبند سنگھ جی ۱۵ر ٭ مجھے ضرور پڑھو ۳ر ٭ لطف زندگی ۳ر
رر کوشلیا ۳ر ٭ سوانحمری گرو گوبند سنگھ گورمکھی عہ
رر رانا پرتاب ۱۲ر ٭ روتی کیوں ہو ۱۲ر ٭
رر گنتا ۱۰ر ٭ مہاراجہ یدہشٹر اوّل دوم سوم عہ
رر بابا بندا ۳ر ٭ گورو نانک دیو ۱۲ر ٭
رر بھیشم پتامہ ۹ر ٭ سچّا یاتری ۹ر ٭

رتن بے بہا کا مجموعہ پانچواں حصّہ :- جس میں شائستہ زبان۔ شائستہ خیالات سچّی محبت حسن وعشق کا سچّا افسانہ۔ عاشق ومعشوق کے جذبات دل کا آئینہ۔ رقیبوں کی رخنہ اندازی جانبین کے ہجر میں بیتابی غرضیکہ یہ ایک نہایت ہی دلچسپ نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز ناول ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک لکھے پڑھے آدمی کے لئے ضروری اور فائدہ مند ہے۔ ناول پشیمانی :- ایک نہایت ہی پُر درد نصیحت آمیز اخلاقی ناول ہے۔ اصلی قیمت ۱ر رعایتی ۵ر ٭

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تواریخی کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
مکمل مہابھارت مجلد	ہے ۸/	تے	دچار ساگر	عہ	عہ
؍؍ ٹاڈ راجستان ؍؍	؍؍	؍؍	کتھا ست نارائن کامل	۸/	۶/
؍؍ رامائن بالمیکی ؍؍	ہے	عہ	نازک خیالات، ترجمہ انم بلاس	۴/	۳/
شری مد بھاگوت ؍؍	ہے	عہ			
بھگوت گیتا ؍؍	۴/	۳/	جنم ساکھی گورو نانک کامل	عہ	عہ
پنج گرنتھی مجلد	۶/	۴/	؍؍ ؍؍ مکمل	ہے	عہ
دھرم بیروں کے درشن	۳/	۲/	؍؍ ؍؍ خورد	۸/	۴/
جتنی جاگتی مورتیں	۴/	۳/	منوسمرتی کلاں	۸/	۴/
جیمل فتا کی شہادت	۲/	۱/	؍؍ ؍؍ خورد	عہ	عہ
رشی جیون درشن	۲/	۱/	رامائن مصنفہ ٹھاکر اچھر چند	۱۰/	۶/
				عہ	۱۲/

قابل دید کتب

جیون چرتر سوامی وویکانند جی:۔ کون بھارت باشی ہے جو آپکے نام نامی سے واقف ہو آپ نے امریکہ دیش میں جسطرح عظمت ہند کا سکہ بٹھایا اور جس جانفشانی سے تمام عمر اپنی جاتی اور دیش کے لئے کام کیا ہے وہ کبھی صفحہ تاریخ سے بھولنے کی نہیں مشہور اہل قلم رائزادہ شانتی نارائن صاحب نے حال ہی میں آپکی بہت سی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تقاریر خطوط اور حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھ کر اردو دان پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ قیمت ۸/ ٭ بنگال کے مشہور انشاء پرداز اور ریاست بڑودہ کے سابق وزیر اعظم بابو رمیش چندر دت مرحوم کی علمی قابلیت مسلمہ ہے ان کے ایک مشہور بنگالی ناول **پشپ کماری عرف راجپوت جیون سندھیا** کا سلیس اور با محاورہ دلچسپ اردو جو لالہ ہیرا لعل ناظر لاہور کیطرف سے شائع ہوئی ہے اس زبردست کتاب میں بابو صاحب موصوف نے نہایت موثر اور عمدہ طریقہ سے بھارت ورش کے مخر مہارانا پرتاپ اور دیگر مشہور راجپوت خاندانوں کی طرز زندگی پر روشنی ڈالی ہے ہر ایک بھارت باشی کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے دھرم پر بزرگوں کی زندگی سے عملی طور پر مستفید ہو۔ قیمت ۱۰/ ٭ **گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے** ۔ اردو۔ اس میں کئی سو پرمانوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچا دی گئی ہے۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے ٭ قیمت ۲/ **عورت کی بزرگی**:۔ یہ کتاب ڈاکٹر گوکل چندجی ایم اے بیرسٹر ایٹ لا ہور کی دماغی محنت کا نتیجہ ہے۔ جس میں تقریباً تمام دنیا کے مشہور ترین مصنفین اور اہل الرائے کی رائیوں کا اقتباس کر کے استریوں کی بزرگی اور اوتمتا کو ثابت کیا ہے جو لوگ استری جاتی کو حقیر اور قابل نفرت سمجھے بیٹھے ہیں۔ ذرا آنکھیں کھول کر اس قیمتی کتاب کا مطالعہ فرمادیں ٭ قیمت ۳/ ٭ **بچوں کی تربیت** لالہ گوکل چندجی ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لا سابق پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور مسلمہ قابلیت کے ودوان ہیں آپ نے اس چھوٹی سی نادر اور لاثانی کتاب میں بچوں کی تربیت اور پرورش وغیرہ کے متعلق جسقدر قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے کوئی گرہستی اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے آپ نے دریا کو

[illegible] کتب [illegible] لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور تقریباً تمام مغربی فلاسفر اور مشرقی
ودوانوں کے حوالجات سے اس کتاب کو اسقدر قیمتی بنا دیا ہے۔ کہ اس کی
جسقدر تعریف کی جاوے کم ہے انگریزی خوان اعلےٰ کتب کے شعر اور
پرانے سنسکرت لٹریچر کا مطالعہ کرنے والوں کو بھی اس اردو پشتک کا
مطالعہ ضروری کرنا چاہئے۔ قیمت صرف ۴ر۔

ہندو عظمت کا آخری نظارہ:۔ اس تازہ ترین کتاب میں ان تمام باتوں کو واضح کیا گیا ہے
جن کے باعث ہندؤں کی عظمت ملیامیٹ ہوئی آخری ہندو شہنشاہ
پرتھی راج مہارانی سنجوگتا اور دھرم دیر ویش بھگت رانا سمر سنگھ کی سچی راجپوتی
سپرٹ کا ہوبہو فوٹو لیا گیا ہے۔ ہندو تواریخ کے طالب علم کے لئے ان اوراق
کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ قیمت ۳ر۔

لڑکا یا لڑکی:۔ ہر ایک تعلیمیافتہ گرہستی کے لئے ضروری ہے وہ اس
کتاب کا مطالعہ کرے اور اپنے ناخواندہ گرہستی ہمسایہ کو کتاب سے مستفید ہونے
کے قابل بنائے اس میں مغرب اور مشرق کے تمام علما اور بڑے بڑے
حکیموں اور فلاسفروں کے تجربات اور رائیں بیان کرکے وہ تمام سادھن بتلائے
گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان جیسی خوبصورت اور باوصف اولاد
چاہے یہاں تک کہ اپنی مرضی سے لڑکی یا لڑکا پیدا کر سکتا ہے صرف مغربی
سائنس پر ہی اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ آرش گرنتھوں کے مشہور ترین عالم
سوامی دیانند جی سرسوتی کی زبردست رائے اور وید گرنتھوں کے حوالجات سے
وہ تمام اصول بیان کئے گئے ہیں جو ہر ایک استری پرش کے لئے بلالحاظ مذہب
وملت حسب خواہش نیک اور اعلےٰ اولاد پیدا کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ خوبی مضمون
پر ہم کو اسقدر بھروسہ ہے کہ آپ صرف ۵ر میں مجلد کتاب بذریعہ وی۔ پی منگوالیں گے

ملنے کا پتہ:۔ ... لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب سے سستی کتابوں کے ملنے کا پتہ: رام داس اینڈ برادر لاہور۔ لوہاری دروازہ ﷺ

دنیا کے نوجوان پرش دنیا کے نوجوان پرش لالہ دیوان چند جی ایم اے پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور کی نہایت مقبول تصنیف ہے آپ نے تمام دنیا کے مہاپرشوں میں سے ان نوجوان پرشوں کے حالات زندگی بہاو بہ پہلو رکھ کر نہایت موثر طریقہ میں درج کئے ہیں سقراط - ایپک ٹیٹس - فرینکلن - گارفیلڈ - راجندر جی مہاراجہ بدھشٹر - بدھ - گورو گوبند سنگھ اور سوامی دیانند - ایسی کتابیں ہمارے بچوں اور بوڑھوں نوجوانوں ہر ایک کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں ایسی کتابوں کو قومی سکولوں کا کورس بنا کر ہر ایک بھارتی بچہ کو مجبور کرنا چاہئے - کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے مدت کے بعد ابھی اس کی تازہ تیسری ایڈیشن چھپی ہے قیمت صرف ۵ر **بھگوت گیتا** - یہی کرشن مہاراج کا مقدس ترین سنہری اپدیش ہے - جس نے دنیا میں قوموں کو ادائیگی فرائض کا سبق سکھلایا جس نے کائروں کو دلیر اور اشانت آتماؤں کو شانتی عطا کی اس اپدیش کی اصلی عظمت آج معلوم ہو رہی ہے جرمن کے مشہور فلاسفر شوپن ہار فرماتے تھے کہ دنیا میں اگر منش کو کوئی چیز شانتی دے سکتی ہے تو وہ گیتا ہے اردو زبان کے ماہر صوفی انبا پرشاد جی اس کے مترجم ہیں - قیمت ۲ر **آرین عظمت**:- پروفیسر میکس مولر کی مشہور ترین کتاب انڈیا واٹ کین اٹ ٹیچ اس کا مکمل اردو ترجمہ - اس کتاب کو قدیم آریہ (ہندو) قوم کی عظمت کی ایک زبردست تاریخ سمجھنا چاہئے - قابل مصنف نے جس محنت اور کوشش سے تحقیقات کی ہے یہ اس ہی کا حصہ تھا - ایک بدیشی سکالر کی زبانی اپنے قدیم علوم و فنون کی ترقی - بے نظیر راست پسندی و صداقت شعاری اور اعلے تہذیب کے سچے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حالات سُن کر کون بھارت باشی ہے جس کے دل میں خوشی اور آنند کی لہریں موجزن نہ ہوں قیمت ۱۲ ار ٭ ہندو قوم مر رہی ہے ٭ بنگال کے پرسدھ ڈاکٹر یو۔ این مکرجی کی مشہور کتاب کا اُردو ترجمہ جس میں اعداد و شمار کی بنا پر ہندو قوم کی نسبت بتایا گیا ہے کہ وہ تعداد میں اعداد میں دن بدن گھٹ رہی ہے اس لئے اس کی زندگی سخت خطرہ میں ہر ایک ہندو جاتی کے سچے بہی خواہ کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور خرید کر مفت تقسیم کرے قیمت ۲؍ مفت تقسیم کرنیوالوں کو بہت رعایت کیجاوے گی ٭ جیون چرتر سوامی رام تیرتھ جی۔ آپ کا نام نامی کون بھارت باشی ہے جو کمال عزت سے نہ لیتا ہو آج تک اردو زبان میں ان کی مکمل سوانحعمری معہ تقاریر خطوط و تصنیفات کے شائع نہیں ہوئی تھی۔ پنڈت رام چندر جی پشاوری حال مقیم چین نے نہایت محنت سے اس ضخیم کتاب کو تیار کیا ہے۔ ہر ایک بھارتی نوجوانوں کے لئے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ قیمت صرف عہ ٭ مکمل کلیات سوامی رام تیرتھ اصلی قیمت ہے رعایتی ٭

ہندو مذہب کے نہایت ہی پاکیزہ اخلاقی اور نصیحت آمیز

قطعہ جات یعنی موٹوز

جو نہایت ہی خوشخط رنگ رنگوں میں چھپے ہوئے ہیں مکان کی آرائش کو دوبالا کرنے میں جادو کا کام دیتے ہیں فی سٹ ۱؍ جو تعداد میں چودہ ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر میں ایک روپیہ کی کتب یعنی ایکروپیہ کے ہر لئے جاوینگے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب و قیمت
الف لیلا	۵ر	آسمان کی سیر	ہر	جانکی	۱۲ر	عجوبہ لندن ۸ر
بوستان خیال	۷ر	مجموعہ کائنات	۶ر	پردہ راز	عہ ہر	انوکھی جوگن ۱۲ر
راتی سیوگتا	ہر	عقلی مناظرے	۵ر	یوسف دل آرام	۱۲ر	جذبۂ الفت ۱۲ر
درگاوتی	ہر	مذہب	۶ر	پرانا چنڈول	عہ ۸ر	پرارمان لڑکی عہ ر
گورو انگد	۵ر	حیات دیانند	۸ر	اسلم اور جمیلہ	عہ	مہارانی دیمتی ۸ر
״ رامداس	۳ر	توبۃ النصوح	عہ	اٹھتی جوانی	۱۰ر	پارس کا ٹکڑا ۶ر
״ ارجن	۸ر	انور سلطانہ	۷ر	منصور جوانی	عہ ہر	عیاروں کا عیار عہ ر
״ ہرگوبند	۸ر	بہار تھیٹر	۳ر	ایران کی شہزادی	۸ر	طلسم تاریخ عہ ۸ر
״ امرداس	۵ر	میوہ شیریں	ہر	״ کا شاہزادہ	۱۲ر	نواب صاحب عہ ر
״ ہرکشن	ہر	مٹھا چرتر	۱ر	قتل حسرت	عہ ر	بنگالی جمنا عہ ر
״ ہررائے	ہر	یادگار ذوق	۶ر	نازنین	۸ر	راز عشق عہ ر
״ آئینہ تمدن	۱۲ر	مشاہیر عالم	عہ ۸ر	دغاباز	۱۲ر	چمن بے نظیر عہ ر
اکبر جود وسخائی	۶ر	آسمانی عجائبات	ہر	خار غم	۶ر	شمع سحر عہ ر
قدیم جدید شاعری	۱ہر	خواجہ معین الدین	۱۲ر	امید وصال	۸ر	وفادار معشوقہ عہ ہر
صداقت اسلام	ہر	قطب الدین	عہ ر	مالن کی بیٹی	۸ر	ہیرے کی کنی عہ ر
آئینہ طاعون	۸ر	تب دق	۸ر	وفائے دلبر	عہ ہر	دوشیزہ لڑکی عہ ر
دوست محمد خاں	۶ر	سیر دہلی	۶ر	چراغ سحری	۶ر	توران کا پھول ۸ر
نیرنگ خیال		نیک مشورہ	ہر	جلسانہ	عہ	نئی دلہن ۸ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رامداس اینڈ برادر تاجران کتب لاہور لوہاری دروازہ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب وقیمت
حسن اتفاق	۸/	شباب	۱۲/	میوا تلخ	۸/	طوطیا کی بلام ‏} ۶/
شرح حرف	۸/	ارمان کا عاشق	۸/	دو جورو کا شوہر	۸/	ہندر کے سر
داستان امیر حمزہ	لعے	مسٹریز اوف پنجاب	۶/	شہید ناز	۸/	کرشمہ شباب ۸/
فسانہ عجائب	للعہ	حجاب النسا	۶/	ظالم عشاق	۱۲/	بوالہوس ۴/
سروش سخن	ے	عیاشی	۴/	نیم یورپین لیڈی	۱۲/	بزم فانی ۶/
حاتم طائی	عہ/	لاڈلی بیٹی	۳/	آفتاب ختن	عہ/	ثمرہ دیانت عہ/
باغ و بہار	عہ/	سلطان	۸/	یوسف و	۸/	خون وفا ۱۲/
طوطا مینا کامل	عگ	فردوس کا نجراکا	عہ/	آتیشل	۶/	عزیز عاشق ۸/
انجام	عہ/	بدرالنسا	۶/	ہم خرما و ہم ثواب	۱۴/	خون حسرت ۶/
نیک مشورہ	۶/	کان جواہر	۸/	جلوہ	عہ	انگلستان کے احکام ‏} عہ/
دفتر معرفت	۴/	مرقع عبرت	عہ/	ملک العزیز ورجنا	عہ	کچا چیٹھا
عصمت کا اہم	عہ	بہشت بریں	۱۲/	کرشمہ الفت	۸/	خیر جیا ۸/
سہاگ بیگ کا ہل	عہ/	فر کا	۱۲/	سرمہ بصیرت	۱۲/	

کتب خانہ رامداس اینڈ برادر لاہور سے ہر قسم کی کتب بکفایت ملسکتی ہیں فہرست مکمل طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ربڑ کی مُہریں اور انگریونگ کا کام

ہر ایک زبان میں عمدہ بکفایت اور وقت مقررہ پر تیار ہو سکتی ہیں۔ کام حسب منشا نہ ہو تو ایک پائی نہیں لی جاوے گی۔ دیگر ہر قسم کا سامان مُہر سازی مثلاً ربڑ کے چھاپے کئی قسم پیڈ۔ سیاہی ہر رنگ۔ اعزکش ہنڈل۔ ربڑ۔ نمبرنگ مشین گیٹر ربیاک ڈبڑ۔ قلم اور گھڑی کی مُہر کمپوزیش وغیرہ مل سکتا ہے

انگریونگ کا کام ہر قسم کے ہاف ٹون۔ زنک۔ الکٹرو سٹیریو بلاک۔ پیتل کی چپڑاسیں لاکھ پر لگانے کی پیتل کی مُہریں۔ صابن کے ٹھپے۔ منُدری چھڑی۔ گھڑی وغیرہ پر نام لکھنا ہمارے کارخانہ میں عمدہ اور بکفایت ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آرڈر دے کر ہمارے یہاں کی تصدیق فرما سکتے ہیں؛

المشتہران

رامداس اینڈ برادرز ربڑ سٹمپ میکرز۔ انگریورز

لوہاری گیٹ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھارت دوائی خانہ لاہور کی مینظر اکسیر اور آزمودہ دوائیں

جو عرصہ سات سال سے بوجہ اپنے فوائد کے شہرۂ آفاق ہو چکی ہیں جن کی اب زیادہ تعریف لکھنا گویا ان کی ہتک کرنا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آپ بھی منگاکر ان کی تصداقت کو جانچ لیں ؛

اصلی نمک سلیمانی: معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے بھوک لگانا اور ماہواری مستورات کو باقاعدہ کرنا اس کا معمولی کام ہے۔ تقریباً ایک یا دو ماشہ کھانا کھانیکے بعد کھانا چاہیئے۔ یا موافق مزاج کم و بیش کر لینا ضروری ہے قیمت ۵ تولہ عہ نمونہ ۱؎ ؛ **بال اڑانیکا بے ضرر پوڈر**:۔ زمانہ حال میں بہت سی قسم کے پوڈر فروخت ہو رہے ہیں۔ جن کی نسبت اکثر شکایات سُنی جاتی ہیں۔ اس لئے سب شکایات کو رفع کرنیکی غرض سے یہ پوڈر تیار کیا گیا ہے یہ پوڈر سب سے نرالا اور بے نظیر ہے قیمت فی پیکٹ کلاں ۱۲؎ خ ۸؎

محافظ مستورات:۔ صبح ایک چاول آم کے اچار پر رکھ کر کھلادیں۔ جس عورت کو ہر وقت سفید رطوبت سی آتی ہو اور اُس کے خارج ہو جانے سے بانجھ ہونے کا اندیشہ رہتا ہو صرف دو ہفتہ میں صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ ؛ **سرمہ سفید**:۔ رات کو سوتے وقت ایک ایک سلائی لگاکر سو رہے۔ اس سے دھُندھ۔ جالا۔ غباری۔ پلکوں کے بال گر گئے ہوں۔ از سر نو تندرست کر دیتا ہے۔ لال مرچ۔ اور تیل کی بنی ہوئی گرم اشیاء کا استعمال منع ہے۔ فی تولہ عہ ؛ **میجکل آیل**۔ جوڑوں کا درد۔ درد ریح کو ایکدن میں آرام کرتا ہے۔ قیمت فیشیشی کلاں عہ خورد ۲؎ ان

الیھم منیجر بھارت دوائی خانہ لوہاری دروازہ لاہور سے ملے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فوراً منگوالو ! پھر وہی رعایت ! ورنہ پچھتاؤ گے

دُنیا بھر میں اپنی قسم کا نرالا مفید عام عجیب و غریب اور بالتصویر سلسلہ کتابی ماہوار معروف بہ

تحفہ ماہوار کیا ہے۔ یہ جاننے کے لئے مارتنڈ بابت اپریل سنہ ۱۹۱۲ء ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ اڈیٹر صاحب مارتنڈ کیا لکھتے ہیں اِسی طرح سے دیگر اخبارات و رسالجات مثلاً ہندو شانتی آریہ گزٹ۔ پنجاب۔ تفریح لکھنؤ۔ رہنمائے تعلیم۔ اڈوکیٹ۔ ناولسٹ وغیرہ وغیرہ نے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ خریداروں کی طرف سے جو روزانہ تعریفی خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں وہ الگ رہے۔ اگر سب کو ایک کتابی صورت میں جمع کیا جاوے۔ تو ایک اچھی کتاب بنجاوے

اشتہار دینے والے صاحبان کے لئے تحفہ خاص رعایت ...

پھر آپ ہی سوچئے کہ ایسی چیز کے لئے عہ سالانہ کیا بڑی بات ہے پہلے ہم نے رعایتی قیمت کا اعلان کیا تھا مگر بعض صاحبان نے اسوقت تو توجہ نفرمائی بعد میں لکھنے لگے کہ ہمیں اس اشتہار کا پتہ نہ لگا اسلئے ہمیں بھی اس رعایت سے فائدہ اُٹھانیکا موقعہ دیا جاوے

خیر صاحب یونہیں سہی اب پھر وہی رعایت لیجئے یعنی عہ قیمت سالانہ اور حوالہ دینے پر جیبی (ماہانہ) قیمتی سہ مُفت مگر یہ یاد رہے کہ یہ رعایت صرف ۳۱ - اگست تک ہے۔ بعد میں ہرگز ہرگز یہ رعایت نہیں ہوگی یہ محض آپکے لئے آخری رعایت ہے۔ تحفہ کے ایک نسخہ کے لئے بھی عہ قیمت بہت کم ہے اور تو اور پھر لطیفے معمے ناول غزلیں۔ بھجن۔ چیستاں مثنوی و دیگر مضامین تو الگ رہے خیر اگر ضرورت ہو تو اب فوراً **پی۔ ڈی۔ گل مصنف تحفہ نراین گڑھ ضلع انبالہ پنجاب سے طلب فرماویں**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آنند بھنڈار کے پانچ اعلےٰ تحفے

۱) **بلراج بٹی** ۔ یہ اعلےٰ درجہ کی مقوی دماغ مصفی خون اور دافع قبض رساین ہے، اس کے استعمال سے ویریہ دوش ۔ احتلام اور امراض ذیابیطس وغیرہ رفع ہوتی ہیں پیشاب کی جلن وغیرہ ہر قسم کی شکائتیں دور ہوتی ہیں ۔ ریحی و بلغمی ہر قسم کے درد کو آرام کر کے دماغ اور جسم کو کام کے لائق بلوان بنانا اس اعلےٰ رساین کی اعلےٰ خوبی ہے ۔ قیمت ۳۰ گولی عہ محصول ڈاک ۴؎

۲) **قبض کشا گولیاں** ۔ ان گولیوں کے استعمال سے دائمی قبض دور ہوتی ہے نہ کسی قسم کی تکلیف نہ جلاب لگتا ہے بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سو جاؤ ۔ صبح بافراغت ہوگی ۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ۸؎ محصولڈاک ۴؎

۳) **استری جیون وٹی** ۔ حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رنگ ٹھیک درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ ہو جاتا ہے ۔ قیمت ۴۲ گولیوں کی عہ معہ محصولڈاک ۔

۴) **سنجیرے دانت منجن** ۔ اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں ۔ خون جانا بند ہو جاتا ہے ۔ اور ہلنے دانتوں کو بہت فایدہ پہنچتا ہے قیمت ۸؎ فی ڈبیہ معہ محصولڈاک ۔

۵) **بال اُڑانے کا پوڈر** ۔ اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت ۸؎ فی ڈبیہ معہ محصولڈاک ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

سورج

مارتنڈ

نمونہ فی پرچہ — ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے — سالانہ پیشگی

جلد ۹ | بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۳

ایڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں	۴۲	سنسار بھر کا پیارا قانون
۳	ماں باپ کی خدمت	۴۶	حیرت انگیز مفید ایجادیں
۴	ہمت نہ ہارو	۴۹	نہایت ہی دلچسپ مفید معلومات
۵	بدھ دھرم پر لیکچر۔ از بابو شیوبرت لال ورمن ایم اے	۵۱	دیش کی دردناک حالت
۵	بدھ دھرم کا عملی پہلو	۵۴	پیری
۲۱	بدھ دھرم کا فلسفانہ پہلو	۵۵	کیسر کی کیاری
۲۵	بدھ دیو کی اخلاقی تعلیم سب سے بڑی برکت	۵۷	اشتہار سفر نامہ
۳۶	دھرم کی راہ	۵۸	نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب
۳۷	دیا بھارت سے سنہری بچن	۵۹	رسید ریویو کتب
[illegible]	عقلمند اہلکاریوں کی سچی قربانی	۶۱	اشتہارات

سیوک سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ... پرنٹر
شائع اور منشی ... پبلشر کیلئے چھاپا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

(۱) جن اصحاب کا چندہ ستمبر میں ختم ہوتا ہے اور خریداری اکتوبر سے شروع ہوتی ہے تو اُن کے نام اکتوبر کا پرچہ ۱۲؍ عہ کا وی پی کرکے بھیجدیا جاویگا جن جنوں کو کسی سبب سے خریداری مارتنڈ سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں تاکہ انکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو اور ان کا بھی بھلا ہو +

(۲) تبدیلی پتہ اور خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

(۳) جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری بڑھانے میں ہماری تن من سے مدد کرینگے ہم ان کے بہت ہی مشکور ہونگے +

(۴) جو اصحاب مارتنڈ کے پانچ خریدار بنائینگے۔ ان کو ایک سال تک مارتنڈ بالکل مفت دیا جاویگا۔ اگر اُن کی خواہش ہوگی اور جو دس خریدار بنائیں گے اُن کو سال بھر کا مارتنڈ اور پچھلے سالوں کے تمام موجودہ پرچے مُفت ملیں گے۔ ایسا نادر موقع ہاتھ سے نہ کھوویں۔ کوشش کریں +

(مینیجر)

بار بار سوچو

دوسروں کی بھلائی سے اپنا بھلا

اگر ہمارے پیارے موجودہ خریدار مارتنڈ کو اپنا پیارا سمجھکر کم از کم ایک اور نیا خریدار بنانے کی کوشش کریں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ جنوں کی تھوڑی سی ہمت اور محبت سے ہماری مہمت کا دائرہ وسیع ہو جاویگا اور ہم دن بدن آپکی سیوا اچھی طرح کر سکینگے اور دلچسپ سے دلچسپ مفید عام مضامین سے آپکی روح کو خوش کرینگے جلدی کامیابی حاصل کرینگے۔ اس بھلائی سے آپ کا بھی بھلا ہوگا (ایڈیٹر) +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ओ३म्

دین و دنیا کی بھلائی تم کو گر درکار ہے علم حاصل کرو پھر پڑھنا بیکار ہے

مارتنڈ

بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء

ماں باپ کی خدمت

سب سے بڑی سعادت ماں باپ کی ہے خدمت — سب سے بڑی عبادت ماں باپ کی ہے خدمت
پالا انہوں نے ہم کو سو آفتیں اُٹھا کر — لازم ہمیں نہایت ماں باپ کی ہے خدمت
ہو جس کو یہ سعادت بس خوش نصیب وہ ہے — دنیا میں لاکھ نعمت ماں باپ کی ہے خدمت
تکلیف اس میں کیسی کہنا نہ بات ایسی — اے دوست عین راحت ماں باپ کی ہے خدمت
دنیا میں نام پائے عقبےٰ میں سرخرو ہو — دیکھو تو کیا کرامت ماں باپ کی ہے خدمت
منہ پر کبھی نہ لانا ہاتھوں سے کر دکھانا — سچی دلی محبت ماں باپ کی ہے خدمت
خدمت سے ہے شرافت خدمت سے ہے سعادت — اور وہ شریف خدمت ماں باپ کی ہے خدمت
جس کو غرض ہے اس کا محتاج ہے وہ کس کا — سچی جو چاہو عزت ماں باپ کی ہے خدمت
اچھے وہی ہیں بچے ماں باپ کو جو مانیں — سرمایہ شرافت ماں باپ کی ہے خدمت
بچوں کا فرض کیا ہے اُس کا جواب یہ ہے — ماں باپ کی ہے ماں باپ کی ہے خدمت
سب سے بھلی کمائی مانے جسے خدائی — اے مہر تجھ کو رحمت ماں باپ کی ہے خدمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہمّت نہ ہارو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو کیا سوچ ہے ہاں اُٹھو۔ اُٹھکے بڑھو۔ بڑھکے کرو کام بڑے
وہ ہُوا کرتا ہے نامرد ہٹے۔ جو پیچھے مرد میدان بنو آؤ اکڑ کر آگے
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

زندگی کہتے ہیں جس کو وہ ہے اک جنگ عظیم فتحمند اس میں وہی شخص ہُوا ہے تسلیم
جو بڑھا چلتا ہے لاتا نہیں خاطر میں بیم دوستو یاد رکھو یاد رکھو قولِ حکیم
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

صبحِ طفلی ہو کہ دوپہر جوانی کی یہاں یا کہ پیری و ضعیفی کی ہو شامِ حرماں
ہو مقولہ یہی منزل ہو کٹھن یا آساں ہم بڑھے جائینگے بڑھکر نہیں ہٹنا شایاں
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

مشکلیں پیش ہمیں آئیں گی مانا اکثر دقتیں مُنہ کو دکھائیں گی مقابل ہو کر
کیا ہُوا مرد ہیں ہم باندھکے ہمّت کی کمر جیت لینگے انہیں اپنا تو عمل ہے اس پر
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

رہے طرارِ زباں اور نظر چوکنّی دل میں بھولے سے بھی ہو فکر کا کھٹکا نہ کبھی
تم بھی جیتو گے جو وقت بھی کبھی آگے پڑ ہی سمجھو پتھر کی لکیر اس کو نہیں بات مری
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

بعض کام ایسا ہے دولت سے نہیں ہو سکتا بعض ایسا ہے کہ حشمت سے نہیں ہو سکتا
نہیں کوئی بھی کہ محنت سے نہیں ہو سکتا کیا ہے وہ پھر جو ہمّت سے نہیں ہو سکتا
بھُول کر بھی نہ خیال آئے کہ ہم ہار گئے

(کلام مہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بُدھ دھرم پر لیکچرز

(جو مختلف موقعوں پر۔ جاپان بُدھسٹ مشن (امریکا) موقوعہ سین فرانسیسکو ۱۶۱۹ اگف سٹریٹ میں دیئے گئے) +

نمبر ۱

ازبابو شیوبرت لال ورمن۔ ایم۔ اے۔ امریکہ

بُدھ دھرم کا عملی پہلو

سسٹرز اینڈ برادرن!

قابل تعظیم بُدھسٹ مشنری مسٹر اُچیتا نے درخواست کی ہے۔ کہ آج میں آپ کے سامنے بُدھ دھرم کی اُن خوبیوں کو بیان کروں جو عملی طور پر ہمارے ملک میں اثر انداز ہو چکی ہیں۔ اور گو غیر ملک والے کہتے ہیں۔ کہ بُدھ دھرم ہندوستان سے جلاوطن ہو چکا ہے۔ مگر ہم اس بات کو اس طرح کبھی ماننے کے لیئے تیار نہیں ہیں۔ ہمارے دانست میں اب تک موجود ہے۔ اور اُس کی تعلیم کے اثرات کچھ اس طرح ہندو قوم کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے ہیں۔ کہ جب تک ایک ہندو بھی اپنی قدیم نسل کے نایاب کی شکل میں موجود ہے ہم کو اس بات کے کہنے کا بالکل مجاز نہیں ہے۔ کہ بُدھ کی تعلیم ہمارے یہاں سے معدوم و مفقود ہو گئی۔ بُدھ دھرم دراصل کیا ہے؟ کیا بالکل نیا مذہب تھا جس کا پہلی مرتبہ ہندوستان میں رواج ہوا۔ ان سوالوں کا جواب ہمیشہ نفی میں ہوگا۔ بُدھ بھگوان خود ہندو تھے۔ ہندوؤں کی طرح زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بسر کی۔ اور ہندوؤں کی طرح وفات پائی۔ اُنہوں نے اپنی تقریروں کے درمیان بارہا فرمایا ہے۔ کہ "میں اس سلسلہ کا پہلا اور اکیلا معلم نہیں ہوں۔ اس کلپ میں مجھ سے پہلے تیئیس ۲۳ بُدھ ادھ ہو چکے ہیں۔ میں چوبیسواں ۲۴ ہوں۔ میرے بعد اور بھی بُدھ پیدا ہوں گے۔ جو نوع انسان اور زندہ مخلوق کی فلاح کے خیال سے اپنے تعلیمی چکر کو گردش دیں گے۔ اور دنیا کو روشن ضمیر بنا کر نروان پد کی طرف رجوع کریں گے"۔ یہ میرے اپنے کلام نہیں ہیں۔ بھگوان نے خود وقتاً فوقتاً اپنی زبان سے اُن کا اظہار کیا ہے۔ اس کے سوا جو لوگ اس طریق کو بُدھ دھرم یا بُدھزم کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ بھگوان نے جس نام سے اس طریق کو نامزد کیا ہے وہ "آریہ دھرم" یعنی آریوں کا مذہب ہے [illegible] نام سے اُس کو مشہور کرنا چاہئے۔ سنسکرت میں آریہ لفظ کے معنے ہیں شریف اور افضل۔ یہ ہمیشہ سے ہندو قوم کا نام رہا ہے۔ ہندو لفظ نیا ہے۔ ہماری زبان کے کسی قدیم لغت میں اُس کا پتہ نہیں ملتا۔ جس طرح غلطی اور غلط فہمی نے آریہ دھرم کو بُدھزم کہا گیا اُسی طرح غلطی اور غلط فہمی سے غیر ملک والوں نے سندھ ندی کے اس پار رہنے والے آریوں کو ہندو مشہور کیا۔ اور چونکہ عرصہ تک ان غیر ملک والوں نے ہم پر حکومت کی تھی۔ اُن کی دیکھا دیکھی ہم خود اپنے آپ کو ہندو کہنے لگے۔ اس لئے اگر آپ بُدھ دھرم کے عوض اگر اس مذہب کا نام آریہ دھرم رکھیں تو آپ بہ آسانی سمجھ سکیں گے کہ وہ ہندوستان سے جلاوطن نہیں ہوا اور کسی نہ کسی شکل میں جزوی اور خفیف رد و بدل کے ساتھ وہ اب بھی ہمارے ملک میں موجود ہے۔

اور وہ ہندوؤں یعنی آریوں کا دھرم کہا جا سکتا ہے۔ اوروں کو چھوڑ دیجئے اگر آپ ویشنوؤں کی سمپردائین اور سنتوں کے پنتھوں کو بغور مطالعہ کریں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو آپ کو ان سب میں وہی تعلیم قریب قریب نظر آئے گی جو بدھ بھگوان سے مخصوص کی جاتی ہے۔ اس کو بھی جانے دیجئے۔ لوگ ویدانت کو ہندو مذہب کا عطر اور جوہر سمجھتے ہیں۔ جو تمام مذہبی فرقوں کی تعلیم میں محیط کُل ہوا ہے۔ یہ ویدانت کیا ہے؟ یہ دراصل بُدھ دھرم کی ایک شکل ہے۔ اس میں اور بُدھ دھرم میں اگر کسی قسم کا فرق ہے تو وہ صرف لفظوں کا گورکھ دھندا ہے۔ ورنہ معنے و مراد میں ذرہ بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ ہندو اس بات کو جانتے بھی ہیں۔ دیوی بھاگوت نامی سنسکرت کی کتاب میں ایک موقع پر شیوجی کی زبان سے اس طرح کہلایا گیا ہے۔ "اے پاروتی! میں شنکر کے نام سے اوتار لے کر بُدھ مذہب کا اور طرح سے پرچار کروں گا"۔ ویدانت اودیت واد ہے۔ اور بُدھ مذہب بھی فلسفانہ نقطۂ نگاہ سے ادویت واد ہی ہے۔ گو وہ زیادہ تر اخلاقی تعلیم اور اخلاقی طرز معاشرت کی اصلاح وغیرہ جیسے سادھن کے ساتھ معراج مقصود کی طرف ترقی کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور فلسفہ کے تراش و خراش سے معمولی دل و دماغ والوں کو بچاتا ہوا منزل کی طرف لیجاتا ہے۔ اس وقت ہندو مذہب کی صرف دو شاخیں عام طور پر ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک شیو سمپردا اور دوسری وشنو سمپردا۔ شیو سمپردا زیادہ فلسفانہ ہے۔ جس میں عقلی تحلیل اور منطقی تراش و خراش پر زیادہ زور ہے اور بُدھ دھرم سے اُس کی مطابقت کا حال تم نے سُن لیا۔ وشنو سمپردا میں پریم اور بھگتی پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طریق کے تمام مقدس نوشتہ جات میں بُدھ بھگوان کو وشنو کا اوتار تسلیم کیا گیا ہے۔ اور جہاں وجب کبھی وشنو کے دس اوتاروں کا ذکر آیا ہے وہاں اس حیثیت میں بُدھ اوتار کی بیحد و حساب رحمدلی کی تعریف میں غزلیں گائی گئی ہیں۔ جو لوگ ان سب حالات سے واقفیت رکھتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں اُن کو شاید کبھی کہنے کی جرأت نہ ہونی چاہیئے۔ کہ بُدھ دھرم ہندوستان سے جلاوطن ہوگیا۔ کیونکہ بھگوان کی ساری تعلیم کا عطروجوہر اب تک ہمارے مقدس نوشتہ جات اور مذہبی رسم ورواج میں موجود ہے۔ کیا ہوا۔ اگر کوئی اپنے آپ کو بُدھ نہیں کہتا۔ اس اقرار کی ضرورت کب ہے۔ خود بودھوں کی کتابوں میں مذکور ہے۔ کہ ایک مرتبہ کسی شاگرد نے بُدھ سے پوچھا "آپ کے شاگرد کس جگہ زیادہ تر ہیں"؟ اُنھوں نے جواب دیا "جس جگہ چاہے اس کرّہ میں یا دوسرے سیاروں اور ستاروں میں جو لوگ بدھی کو اپنا رہبر بنا کر پاکانہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ سب میرے شاگرد ہیں۔ خواہ وہ میرے نام سے واقف ہوں یا ناواقف" +

اس قدر باتیں میں نے بطور تمہید اس لئے کہی ہیں۔ تاکہ جن کو دنیا کے اس بڑے طریق سے طالبعلموں کی طرح وسیع واقفیت بہم پہنچانے کا خیال ہو اُن کو ذہن نشین رہے۔ کہ اب بھی بُدھ دھرم کی اصلی تعلیم کا خزانہ اگر کہیں میسر آسکتا ہے تو وہ زیادہ تر ہندوستان ہی کی سرزمین ہے۔ اور بھگوان کی عملی تعلیم کا پہلو اور اس کے زبردست اثرات صرف ہندوستان میں مطالعہ کئے جا سکتے ہیں +

اب میں نفس مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں :-

یہ کہا جاتا ہے۔ کہ بدھ دھرم کی اخلاقی تعلیم نہ صرف دنیا کے تمام موجودہ مذاہب سے بہتر ہے بلکہ وہ نسبتاً اس قدر مکمل ہے۔ جس قدر کہ انسان کے سمجھ میں آسکتی ہے۔ مسیحی یا دوسرے مذاہب کا اُس کے ساتھ اس معاملہ میں کوئی نسبت نہیں ہے۔ اور یہ تعلیم اس قدر سادہ اور دلچسپ ہے۔ کہ بے ساختہ انسان کا دل اُس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ مغربی ملکوں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس وقت بُدھ دھرم کے واعظ اپنا مذہبی وعظ کرنے نہیں جاتے۔ اور نہ اب تک ادھر اُن کا خیال متوجہ ہے۔ مگر موجودہ مہذب اور شایستہ قوموں میں بُدھ کا آئین بڑی سہولیت اور آسانی کے ساتھ اپنا گھر بناتا جارہا ہے۔ اس کا اور کوئی سبب اس کے سوا نہیں ہے۔ کہ وہ ہر طرح کے فضول توہمات سے آزاد ہونے کی وجہ سے سمجھدار طبیعتوں کو خود بخود اپنی طرف مایل کرتا جاتا ہے اور وہ دل سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ اس خصوصیت کے لحاظ سے بُدھ مذہب ساری دنیا میں لاثانی ہے۔ ابھی کل کا دن ہے۔ میں اپنے ہموطن دوست مسٹر ہردیال کے ساتھ ایک لکچر میں گیا تھا وہاں اُنہوں نے بولیٹن اخبار کے ایڈیٹر کی لیڈی کے ساتھ میری ملاقات کرائی۔ یہ لیڈی بڑی سمجھدار اور خوش تقریر ہے۔ اُس کا بھی وہاں لکچر تھا۔ دوران گفتگو میں اُس نے کہا۔ کہ دنیا میں گوتم بدھ سے زیادہ پاک۔ شان دار۔ اور بہتر اثر ڈالنے والی شخصیت کوئی نہیں گزری۔ میرے دوست نے مسیح کی مثال پیش کی۔ مگر لیڈی نے معاً جواب دیا۔ کہ نہیں بُدھ مسیح سے زیادہ پاک اور شاندار ہوا ہے۔ اس میں کلام نہیں۔ اس قسم کے مقابلہ و مشابہت سے کام لینا اچھا نہیں ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ عقیل طبیعتوں کے دلوں کو بُدھ کی مثال زیادہ اپیل کرتی ہے۔ اور وہ اُس کے پاک زندگی اور عملی زندگی کے حالات پڑھ کر اس قدر مفتون ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر اُس سے بہتر کوئی بھی شخصیت اُن کی نظر میں نہیں جنچتی۔ اور وہ حق بجانب بھی ہیں +

میں بطور خود مسیح کی بہت تعظیم کرتا ہوں۔ مگر جب مسیحی تعلیم اور بُدھی تعلیم کے عملی اثرات کو دیکھتا ہوں۔ تو آناً فاناً میں زمین و آسمان کا فرق نظر آ جاتا ہے۔ مسیح کی تعلیم گو بلا مبالغہ بہت اچھی ہے۔ مگر اُس کا عملی پہلو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شروع سے لیکر آج تک ناقص رہا ہے۔ اُس کے شاگرد اُستاد کے سبق کے اتنے عامل نہیں ہوئے جتنے گوتم بُدھ کے شاگرد ہوئے ہیں۔ دنیا کے اِن دونوں معلمین نے عالمگیر اخوت کا وعظ سُنایا۔ خونریزی کے برخلاف فتوے دیا۔ مگر آپ دیکھئے۔ کیا مسیحی مذہب کے اشاعت کی تواریخ خون وخرابہ کی تواریخ نہیں ہے۔ شروع ہی سے عیسائی مذہب والے آسمانی بادشاہت کے فتح کرنے کے برعکس زمینی سلطنتوں کے وارث بننے کے لئے جنگ وجدل کرتے رہے۔ نہ صرف غیروں کا بلکہ اپنے ہی آدمیوں کا خون ناحق کیا۔ اور وہ سلسلہ کم وبیش ہر جگہ موجود ہے۔ آج لوگ ہندؤں کو محض اُن کی گمدہ ذات پانت کے لئے مطعون کرتے ہیں۔ مگر اس ناقص تمیز کا زیادہ نمایاں پہلو مسیحیوں میں نظر آتا ہے۔ مسیحی مذہب نے آج تک اُن لوگوں کو سوشیل اور مجلسی حقوق نہیں دیئے جن کو چکنی چپڑی باتوں سے مسیحی دین کی دعوت دی گئی۔ یوروپین مسیحی کسی حالت میں ایشیائی مسیحی کے ساتھ مذہبی بھائی کی طرح ملنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ اُن کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرتے ہیں جو ہمارے یہاں کے اعلےٰ قوموں کے ہندو شودروں کے ساتھ روا نہیں رکھتے۔ خود امریکا میں جو انسانی آزادی کا آئیڈیل ملک ہے۔ سفید وسیاہ رنگ والوں کے درمیان یہ ناخوش گوار تمیز بُری طرح پر موجود ہے۔ زمین کو سمندر بنا دینا آسان ہے۔ مگر سفید رنگ والوں کے دلوں میں جو تعصب سیاہ فام قوموں کے برخلاف موجود ہے اُس کا دور کرنا غیر ممکن ہے۔ باہمی جنگ وجدل غیر مذہبوں کے ساتھ لڑائی بھڑائی۔ قوموں کے برخلاف تنگدلی اور تعصّب کا سلوک یہ ہمیشہ سے لیکر آج تک مسیحی مذہب کا خاصہ رہا ہے۔ یہ صرف میرا اپنا خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہے بلکہ خود مسیحی تواریخوں کے قلمبند واقعات ہیں۔ کیا ان کو پڑھ کر ہم اس نتیجہ پر نہیں پہنچتے۔ کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اَور اور دکھانے کے اور ہیں۔ اور اس نظر سے مسیح کے تعلیم کا عملی پہلو ہمیشہ سے کمزور رہا ہے اور شاید اُس کی یہ کمزوری کبھی دور نہ ہوگی۔ مگر بُدھ مذہب کا حال اس کے بالکل برعکس رہا ہے۔ آپ شروع سے لے کر آخر وقت تک کے حالات پڑھو ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا۔ جس میں کسی بُدھ مذہب والے نے مذہبی اختلافات کی وجہ سے کسی حریف کو ذلیل یا سنگسار کیا ہو۔ بُدھ دھرم کے فتوحات بہت بڑے شاندار ہوئے ہیں۔ اس نے دنیا کو صرف پریم اور محبت سے فتح کیا۔ چین میں بارہا بودھوں کا قتل عام تک ہوا۔ مگر اس مذہب کے آدمیوں نے کبھی بھی اُس کا بدلہ خونریزی سے نہیں لیا۔ اِن کا ہتھیار ہمیشہ سے پریم رہا ہے۔ اور تکلیف و مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے اِن سچے بزرگ بدھ آدمیوں نے محض اپنے مذہبی پریم کے جذبات سے کام لیتے ہوئے دشمنوں کو اپنا بنا لیا۔ اور آج دیکھو کہ کس طرح بودھ ملک اُس بزرگ کا نام عزت کے ساتھ لیتے ہوئے اُس کی غیر معمولی نیک دلی کا اقرار کرتے ہیں +

واقعہ ہے۔ جس دن بُدھ بھگوان نے بنارس میں دھرم چکر کو گردش دیا بہت سے لوگ اُن کے اُپدیش سے متاثر ہو کر کہنے لگے۔ تو ضرور بُدھ ہے گورو ہے۔ جو دھرم لوگ بھول گئے تھے تو اُسی کی یاد دہانی کرنے اور اُس کا وعظ سنانے آیا ہے۔ ہم تیری شرن لیتے ہیں۔ بُدھ نے جواب دیا۔ اگر تم نے سچ مچ دھرم کی روح کو جذب کر لیا ہے اور سمجھتے ہو کہ اِس سے اُپکار ہوگا تو اِس دھرم کو اپنے ہی تک محدود نہ رکھو۔ انسان کی بہتری کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خیال ہے ۔ ۔ ذرہ مخلوق کے فلاح کی نیت سے اور ساری کائنات کی بھلائی کے ارادہ سے اے بھکشوؤ! ہر جگہ منتشر ہو جاؤ۔ سب کو گورو کا پیغام سناؤ۔ دھرم ابتدا۔ وسط اور انتہا میں پاک اور برکت والا ہے۔ جن کو اس کی خواہش ہو اُن تک اِسے پہنچا دو۔ دنیا میں تعصب اور تنگ خیالی ضرور ہے۔ مگر ایسے آدمی بھی ملیں گے جن کی آنکھیں تعصب کے غبار سے اندھی نہیں ہیں۔ وہ تمہاری سنیں گے۔ اور راہ راست پر سچائی کو اپنا مقدم بنا دیں گے"۔ اور یہ شاگرد اُسی وقت ہر چہار طرف چلے گئے۔ کوئی کہیں کوئی کہیں۔ نہ ہاتھ میں عصا لیا نہ ایک دن تک کی خوراک کا خیال کیا۔ اور تن تنہا خوفناک جنگل و بیابان ۔ دشوار گذار پہاڑ ۔ اور گہری ندیوں کو پار کر کے غیر ملکوں کو گئے۔ وہاں رہے اور اپنی پاکانہ مثال سے اُن کو گورو کی شاگردی کا فخر بخشا۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے کابل۔ سمرقند۔ بخارا۔ وغیرہ ملکوں میں بُدھ مذہب کی بنیاد ڈالی ۔ رفتہ رفتہ اُسی سلسلہ کے دوسرے پیرو یکے بعد دیگرے چین ۔ جاپان ۔ سیام ۔ انام ۔ کمبوڈیا۔ منگولیا۔ اور ایشیائی روس تک جا کر دھرم کا پرچار کیا۔ بعد ازاں جس وقت شاہنشاہ اشوک کے زمانہ میں بدھ مذہب ہندوستان کا راج دھرم قرار پایا۔ اُس نے غیر ملکوں کو مذہبی سفیر روانہ کئے۔ اور یونان ۔ پالسطاین۔ میسیڈونیا۔ اور مصر تک میں جا بجا بُدھ مذہب کے پرچارک پھیل گئے۔ دیکھو۔ مقابلہ کرو۔ کیا دنیا کا کوئی مذہب اِس طرح محبت اور پریم کے ساتھ مذہبی دعوت دینے کا دعویدار ہو سکتا ہے؟ آپ شاید کہو گے کہ نہیں ۔ یہ بُدھ دھرم کی اصلی خوبی ہے *

بہت آدمیوں کا خیال ہے ۔ کہ بُدھ مذہب غیر عملی طریق ہے دنیاوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کاروبار کے لئے وہ موزوں نہیں ہے۔ مانا اُس کی اخلاقی تعلیم مکمل اور آیڈیل ہے۔ مگر وہ عمل میں نہیں آسکتی۔ یہ خیال بالکل غلط اور بیہودہ ہے بُدھ مذہب کتابی مذہب نہیں ہے۔ نہ وہ عقاید و توہمات کا مجموعہ ہے اُس کی بنیاد انسانی عالمگیر تجربوں پر ہے۔ اور جو بات کسی ایک شخص کے تجربہ میں آجائے اور وہ دوسروں کے لئے بھی صحیح ثابت ہو۔ اُس کے بارے میں غیر عملی ہونے کا فتوے دینا انصاف کا خون کرنا ہے دنیا کی موجودہ تہذیب کا رُخ ایک خاص سمت کی طرف ہے۔ اُس کو ابھی تک اس طرف توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ مگر ہندوستان میں ایک ایسا زمانہ آچکا ہے جس میں بُدھ بھگوان کی عملی تعلیم نے خاص قسم کے نتیجے دکھائے ہیں۔ اور وہ زمانہ نہ صرف ہندوستان کا طلائی عہد ہے بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انسانی تواریخ کا طلائی ورق کہا جاتا ہے۔ خود بدھ کی زندگی میں ہزاروں شاگردوں نے عامۂ خلائق کے بہتری کے خیال سے بغیر ضانہ اور نفس کشی کی زندگی بسر کرنے کا عہد کیا۔ اور حد درجہ کی محنت شاقہ سے کام لیتے ہوئے مجلسی حالت کو خوش گوار تبدیلی عطا کی۔ جو ذاتی غرض اور خود نفسی کے مکروہ مفاد کے رنگوں سے پاک تھی۔ یہ سلسلہ دو سو برس تک برابر جاری رہا۔ میگاستھنیز یونانی سفیر جو ہمارے قدیم شاہنشاہ چندر گپت کا ایلچی بنکر برسوں ہندوستان میں رہا ہے۔ بہ آواز بلند شہادت دیتا ہے۔ کہ اُس نے ہندوؤں کو حد درجہ کا ایماندار سچے۔ سرگرم محنتی اور دلیر پایا۔ عام آدمیوں کی ایمانداری کا یہ حال تھا۔ کہ کسی کو اپنے دروازوں پر قفل لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اور سب خوشی سے زندگیاں بسر کرتے تھے۔ چندر گپت کے کچھ دنوں بعد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مہاراجہ اشوک تخت پر بیٹھا۔ یہ پہلے بدھ کا شاگرد نہیں تھا۔ مگر ایک واقعہ نے اس کی زندگی کو پلٹ دیا۔ اور اُس نے خوشی سے بدھ دھرم کی شرن لی۔ یہ واقعہ آپ کے سننے کے لائق ہے۔ اشوک کا معمول تھا۔ کہ وہ تن تنہا تبدیل لباس کر کے سیر و شکار کے لئے دار الخلافت سے باہر نکل جایا کرتا تھا۔ ایک دن قریب کے جنگل میں اُس نے ایک ہرن بچہ کو تیر مارا۔ ہرن زخمی ہو کر بھاگ نکلا اور نظر سے اوجھل ہو گیا۔ بادشاہ اُس کی تلاش میں دور تک گیا۔ کیونکہ اُس کو یقین تھا۔ تیر کا زخم کھا کر ہرن بہت دور نہیں جا سکتا تھا۔ جب وہ ابھی کچھ دور گیا تھا۔ کہ اُس کو ایک ارغوانی لباس پہنے ہوئے فقیر نظر آیا۔ جو زخم رسیدہ ہرن کے زخم کو اپنے رومال سے صاف کر رہا تھا۔ بادشاہ نے اُس سے کہا۔ کہ ہرن میرے حوالہ کر دے۔ مگر رحم دل سادھو نے انکار کیا۔ اسوک کو غصّہ تو آیا مگر ضبط کر کے اُس نے پوچھا۔ تو اس کو کیا کرے گا۔ فقیر نے کہا۔ میں اس کے زخموں کا علاج کر کے پھر جنگل میں آزاد کر دوں گا۔ بادشاہ کو یقین نہیں آیا۔ فقیر نے ہرن کو اپنی پیٹھ پر لاد لیا۔ اور شکاری کے غصّہ کی پرواہ نہ کر کے اُس کو خانقاہ میں لایا۔ جہاں ان بھکشوؤں کی بڑی تعداد رہتی تھی۔ خانقاہ کے لئے بدھ لٹریچر میں وِہار کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں آکر اسوک کی آنکھیں کھل گئیں۔ اُس نے دیکھا کہ بھکشوؤں کی کثیر تعداد مختلف قسم کے نیک کاموں میں مصروف ہے۔ کوئی آدمیوں کا علاج کر رہا ہے کوئی مریض جانوروں کی تیمارداری میں مصروف ہے۔ کہیں لڑکے پڑھ رہے ہیں۔ کہیں دھرم کا وعظ سنایا جا رہا ہے۔ وِہار لنبا چوڑا تھا۔ اُس نے بہت رقبہ گھیر رکھا تھا۔ جس میں جانور بے خوفی سے چر رہے تھے۔ اور بھکشوؤں سے اس طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مانوس نظر آتے تھے جیسے انسان کے بچے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہاں ہرن کو لا کر فقیر نے مرہم پٹی کی۔ اور اُس کو وہاں ہی آزاد چھوڑ دیا +

جو لوگ محبت کے عجیب و غریب اثرات اور اہنسا کے تعجب انگیز کرشموں سے واقفیت نہیں رکھتے۔ اُن کے لئے اس قسم کے واقعے کرامات ہیں مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ محض معمولی باتیں ہیں۔ اگر انسان کے دل سے دوسروں کے گزند پہنچانے کا بھاؤ یک قلم دور ہو جائے تو تمام زندہ مخلوق اُس کے ساتھ محبت سے پیش آنے لگے۔ ہم روز اپنے شہر و گانوؤں کے گلی کوچوں میں دیکھتے ہیں۔ کہ چڑیمار یا قصائیوں کو دیکھکر کتّے کس طرح بھونکنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب بھی کسی نیک آدمی کا یا بھکشو کا گذر ہوتا ہے۔ تو وہی جانور دم ہلاتے ہوئے خوشی سے اُس کی ٹانگوں سے لپٹنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اہنسا بودھوں کا پہلا اور سب سے زبردست اعلےٰ اصول ہے۔ ہماری کتابیں ویدوں سے لیکر پورانوں تک اُس کی خوبیوں سے مالا مال ہیں۔ اُن کے مقدس نوشتہ جات میں سوال آتا ہے۔ دھرم اور ادھرم کیا ہیں۔ اور جواب دیا جاتا ہے۔ اہنسا دھرم ہے۔ اس بات کو ایک ایک ہندو بچہ جانتا ہے۔ الغرض جب بادشاہ نے یہ حالت دیکھی اُس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ اور اُس بھکشو نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا۔ آریہ! میں جانتا ہوں تم کون ہو۔ تم ہماری قوم کے سردار اور ملک کے بادشاہ ہو۔ میں نے کوئی کام ایسا نہیں کیا جو تمہارے خفگی یا ناراضگی کا باعث ہو۔ میں نے صرف اپنے گورو کے حکم کی تعمیل کی ہے جو دو سو برس گذرے ہم سب کو کہہ گیا ہے۔ کہ جان بچانا پنیہ اور جان مارنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاپ ہے - یہ کام ہم لوگ کسی دنیاوی مفاد سے نہیں کرتے - ہم نے اپنی زمینی زندگی اوروں کی بھلائی کے لئے وقف کردی ہے - ہم میں آتما کا اہم بھاو نہیں ہے - جو لوگ آتما کو بطور خود شئے مُسلّمہ اور قدیم سمجھتے ہیں - اُن میں یہ بھاو نہیں آسکتے - آتما صرف حواس اور خودی کے سنسکاروں کا مجموعہ ہے - اُس کی ہستی وہم باطلہ ہے - اُس کا خیال جس وقت بالکل دور ہو جاتا ہے - نروان کا پد پراپت ہوتا ہے - اور یہ سب کام جو بھکشو کرتے ہیں صرف اسی وجہ سے اور اسی خیال سے ہے - آتما تعلق اور حجاب ہے - جس وقت اُس کا رشتہ کٹ جاتا ہے پھر مایا کے جنجال نہیں رہتے - پانی برستا ہے اوروں کے لئے - ہوا چلتی ہے اوروں کے لئے سورج چمکتا ہے اوروں کے لئے - آگ جلتی ہے اوروں کے لئے - اُن کو کوئی باندھ نہیں سکتا - پھر کیا وجہ ہے - کہ ہم بھی یہ سبق قدرت سے نہ سیکھیں اور ناحق فرضی اور موہوم خودی کے بندھن میں گرفتار ہیں - اے راجن ! یہ ہمارے معزز اور مفتخر بھگوان کے اُپدیش کا لب لباب ہے - تم دیکھو - وہار میں رہنے والے سادھو تمہارے ہی کام کو کس بے غرضی کے ساتھ کرتے ہیں - وہ مریضوں کو دوا دیتے ہیں معاوضہ نہیں لیتے - راج کے لڑکے اور لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں - اور اُس کے صلہ میں کچھ نہیں چاہتے جو لڑنے والے فریق وہار میں فیصلہ کے لئے آتے ہیں - بھکشو انصاف کرکے اُن کو راضی کر دیتے ہیں - دھرم کے پیاسوں کی پیاس خوشی اور محبت کے ساتھ بجھائی جاتی ہے - جو گمراہ ہیں اُن کو رستہ دکھایا جاتا ہے - جو بد اخلاق ہیں اُن کو وہار میں اخلاق کا سبق سکھایا جاتا ہے یہ کیوں ایسا کیا جاتا ہے ؟ کیونکہ صلح اور امن و امان کا بادشاہ جس نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نوعِ انسان کی بھلائی کے لیئے تاج و تخت کو چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح ہم کو اُپدیش دے گیا ہے۔ ہم اُسی راستہ پر چلتے ہیں اور انسانی کمزوریوں اور اخلاقی لغزشوں سے بچنے کے لیئے کوشش کرتے ہوئے دنیا میں دھرم کا راج قائم کرنے کی نیت رکھتے ہیں تاکہ مجلسی حالت خوش گوار کیفیّت میں قایم رہے اور لوگوں کو زندگی کے ماحصل کے حاصل کرنے میں آسانی و سہولیت ہو۔ میں نے جان بوجھ کر ضد سے ہرن کا بچّہ تم کو نہیں دیا۔ اس میں اگر غلطی سے تم مجھ کو ہلاک کر دیتے تو میں بُرا نہ مانتا۔ کیونکہ یہ زندگی پہلے ہی سے کسی اور کے لیئے وقف ہو چکی ہے۔ یہاں موت و زندگی کے بحث بے مسئلہ کی گنجایش باقی نہیں ہے۔ ہم اپنے دشمنوں کے ہمدرد اور حریفوں کے خیر خواہ ہیں۔ نہ کسی کو اس کے ایذا رسانی کے لیئے بددُعا دیتے ہیں نہ بُرا بھلا کہتے ہیں۔ یہ تمام بُدھوں کا قدیم سے اصول رہا ہے اور یہی ہمارا آئین ہے۔ تم اب کہو۔ یہ بُرا ہے یا بھلا ہے؟" بادشاہ کا دل اس مختصر تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ وہ راج محل کی طرف چلا گیا۔ دن رات اس دھرم کی خوبیوں پر غور کرتا رہا۔ صبح اُٹھ کر وہار میں آیا۔ اور بدھ دھرم کا پیرو کار بن گیا بھکشوؤں نے اُس کو دیکشا دی اور اس طرح بُدھ مذہب ہندوستان کا پہلی مرتبہ راج دھرم بن گیا اور سارے ملک میں جو بطور خود ایک برِّاعظم ہے سب جگہ دھرم کی زور شور کے ساتھ منادی ہو گئی۔ اُس نے جا بجا مذہبی مناد بھیجے۔ اور اس بادشاہ کی قربانی دنیا میں اپنے وضع کی لاثانی ہے۔ کیونکہ اُس نے نہ صرف اپنے دوستوں۔ وزیروں اور رشتہ داروں کو دھرم کے پرچار کے لیئے ترغیب دی۔ اور اُن میں سے بہتیرے بھکشو ہو گئے۔ بلکہ جس وقت لنکا میں ادھرم اور بد اخلاقی کے واقعات سنے گئے۔ اُس نے اپنے بیٹے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہندر اور اپنی لڑکی کو فقیروں کا ارغوانی لباس پہنا کر دھرم کی خاطر سیلون بھیجدیا۔ جہاں سے وہ دونوں پھر جیتے جی وطن کو واپس نہیں آئے۔ اور ساری عمر بُودھ دھرم کا وعظ سناتے رہے۔ یہ فرضی کہانیاں نہیں ہیں۔ تواریخ کے قلمبند واقعات ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ ہماری قومی تواریخ بھی اصلی معنے میں صرف اس مبارک عہد سے شروع ہوتی ہے +

جس بات کے لئے آج امریکہ میں سوشلزم کے حامی لڑ جھگڑ رہے ہیں اُس کا اظہار ہندوستان کی تواریخ کے بُودھ عہد میں ہو چکا ہے۔ گو عملی پیرایہ کے لحاظ سے اُس کی صورت مختلف تھی۔ بادشاہ تھا۔ سوسائٹی اعلےٰ درجہ کی تھی۔ بُودھ گرہستی روپیہ اور مال دولت کے خیال سے فکرمند نہیں رہتے تھے۔ کمایا۔ ضرورت کے موافق خرچ کیا۔ باقی دھاروں کے حوالہ کیا۔ جو اُن کے اولاد کی تربیت و تعلیم کے ذمہ وار تھے۔ گرہستیوں کو اُس وقت لڑکے بالوں تک کی فکر نہیں رہا کرتی تھی۔ اور بُودھوں میں چونکہ مرد و عورتوں میں قومیت و رنگ کی تمیز نہیں تھی۔ اور نہ وہ ذات پات کے موجودہ مکروہ بندھنوں سے پھنسے تھے سب خوشی۔ آزادی اور مساوات کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور بادشاہ وقت ان سب باتوں کا حامی تھا۔ یہ حالت مدتوں تک رہی۔ کئی بادشاہ دھرم کے سچے پیرو کار تھے۔ اور ملک آباد و رعیت شاد تھی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اُس وقت بھی خال خال ہندوستان میں اور قسم کے مذہبی خیالات موجود تھے۔ مگر بودھ بادشاہوں کا قطعی حکم تھا کہ کوئی کسی کے عقائد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔ برہمن اور شرمن ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ بھکشو ہر جگہ پرچار کے لئے سفر کرتے رہتے تھے اور اپنی امرت بانی سے سب کو سیرابی بخشتے تھے۔ وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دنیا کا سب سے زیادہ مبارک عہد تھا۔ اور یہ صرف بدھ دھرم کا عملی نتیجہ تھا۔

بہت سے امریکن سیاح جو آج کل برہما۔ سیام وغیرہ ملکوں میں جا کر بھکشوؤں کی حالت کو دیکھ کر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آج کل کے بودھوں کی حالت وہ نہیں رہی ہے جو پہلے تھی۔ زمانہ بدل گیا۔ جب تک سورج چمکتا تھا روز روشن تھا۔ اُس کے غروب ہوتے ہی شب تاریک کا دور آ گیا۔ غیر ملکی سیاحوں کو کون کہے۔ خود ہمارے ملک کے اپنے آدمی غلطی سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ بُدھ دھرم اُن کے زوال کا باعث ہؤا۔ یہ حد درجہ کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ چین وغیرہ ملکوں سے مابعد زمانہ میں ہاین تسانگ۔ فاہیان وغیرہ مسافر بھی ہندوستان میں گئے تھے۔ اُن کے نوشتہ جات اب تک موجود ہیں۔ اُن میں خرابی کے حالات کا پتہ نہیں ہے۔ حالانکہ اُن میں سے اکثر ایسے وقتوں میں گئے تھے جب بُدھ دھرم کو زوال پہنچ چکا تھا۔ جب تک بودھوں کا راج تھا۔ ہمیشہ مذہبی پارلیمنٹ منعقد ہوتے رہے۔ مذہبی کتابوں کو موجود اور فضول عقاید سے پاک وصاف رکھنے کا اہتمام تھا۔ جب یہ حالت نہیں رہی۔ جہالت نے زور پکڑ لیا اور بدھ دھرم کی کچھ اور ہی صورت بن گئی۔ اور جیسے جیسے نادان آدمی اس میں شریک ہوتے گئے۔ اُنہوں نے اپنے خیالی رنگ و روغن دینے سے کام لیا۔ اور یہ مذہب جو اپنی مذہبی سرگرمی کے لئے مشہور تھا۔ نکمے اور اپاہج بھکشوؤں کے رزق و معاش کا ذریعہ بنا۔ جو اصلیت اور سچائی سے بے خبر تھے۔ لیکن سمجھنے والے اب بھی بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ جس دھرم کی انسان کے عقلی تجربات و مشاہدات پر بنیاد ہے۔ اور جو کسی الہام کا معتقد نہیں ہے وہ کبھی اس طرح کا نہیں ہو سکتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جیسی اُس کی تصویر دکھانے کی کوشش کی جا سکتی ہے - بدھ بطور خود مصنف نہیں تھے - اُنہوں نے کوئی کتاب نہیں لکھی - کتابیں اُن کے شاگردوں کی محنتوں کے نتیجہ ہیں - یہ سچائی کے نقطہ نگاہ سے لکھی گئی تھیں - بعد کو اوروں نے اپنے اپنے عقاید کا اضافہ کر دیا - تب بھی اُن میں سے سچائی معدوم نہیں ہو گئی - اور آپ دیکھیں گے کہ یہ کتاب (گاسپل آف بُدھ) جو ایک امریکن مصنف کے انصافانہ تحقیقات اور مطالعہ کی شاہد ہے - کس قدر اُس طریق کے تعلیم پر روشنی ڈالتی ہے - جو لوگ بُدھ دھرم سے دلچسپی لیتے ہیں ان کو صرف بدھ بھگوان کے اکٹھا کئے ہوئے اُپدیش تک اپنے آپ کو محدود رکھنا چاہیئے - اُس وقت وہ سمجھ سکیں گے کہ بدھ دھرم کیا ہے +

کیسے اندھیر کی بات ہے - کہ جس مذہب میں بیکار رہنا مذہبی گناہ سمجھا جاتا ہو وہ کیسے اپاہج بھکشوؤں کی جائے پناہ بن سکتا ہے - میں نے جہاں تک بطور خود بُدھ دھرم کا مطالعہ کیا ہے اُس میں صرف دو باتیں پائی ہیں - ایک تو یہ ہے کہ کبھی بیکار نہ ہو - دوسری یہ ہے - کہ ہر کام میں اہنسا کے اصول کو پیش نظر رکھو اس مفید سبق میں ایک اور اضافہ کیا جا سکتا ہے - جس پر بھگوان نے ہمیشہ زور دیا ہے - وہ یہ ہے - کہ انتہائی حالتوں سے بچتے ہوئے درمیانی راستہ اختیار کرو +

آپ میں سے اگر کسی کو ہندوستان جانے کا موقع ہاتھ آوے تو آپ وہاں کے قدیمی صنادید اور عمارتوں کو دیکھ کر بھکشوؤں کے کام کا اندازہ لگا سکو گے - جزایر الیفنٹا - رانچی - آبو - کاٹھیاواڑ - بنارس وغیرہ میں اب تک بہت کچھ عمارتیں دیکھنے کے لئے باقی رہ گئی ہیں - یہ سب بھکشوؤں کے کام ہیں - وہ کبھی سُست نہیں رہتے تھے - جب پنجاب کے ضلع گوجرانوالہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اٹک اور پشاور۔ اور قندھار۔ کابل وغیرہ میں یہ عمارتیں بکثرت موجود تھیں مگر حملہ آوروں کے مذہبی تعصب نے اِن سب کو ڈھادیا۔ اِن کے کھنڈرات کا اب بھی کہیں کہیں پتہ ملتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے آدمی اُن کے محفوظ رکھنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ کلکتہ۔ لاہور۔ بمبئی اور لکھنؤ کے عجائب خانجات میں اُس زمانہ کے یادگار بکثرت فراہم کئے گئے ہیں جو ان بھکشوؤں کے محنت شاقہ کی شاہد ہیں۔ اگر سچ کہا جاوے تو سوا بودھوں کی عمارتوں کے اب ہمارے ملک میں اور کہیں کوئی قدیم عمارت کا پتہ نہیں ملتا۔ بودھوں نے خاص قسم کی عمارت کا نقشہ ایجاد کیا تھا۔ جو بُدھ گیا کے مشہور مندر۔ اور جگناتھ پوری کے وشنو مندر میں دیکھا جا سکتا ہے +

الغرض اگر کوئی شخص بُدھ مذہب کے عملی پہلو کو دیکھنا چاہے۔ تو اُس کو اسوک۔ کنشک۔ پال۔ گپت اور دوسرے بادشاہوں کے عہد کی سوشیل پولیٹکل اور مذہبی حالت کو مطالعہ کرنا چاہیئے جس سے اُس کو پتہ لگ جائے گا کہ بودھوں نے کیا کام کئے تھے +

آج میں صرف اتنے ہی تک اکتفا کرتا ہوں۔ دوسرے اتوار کو بدھ دھرم کے فلسفانہ پہلو پر نظر ڈالنے کی کوشش کروں گا +

نمبر ۲

بُدھ دھرم کا فلسفانہ پہلو

ہندو مذہب کی یہ خوبی ہے۔ کہ اُس میں دھرم کرم اور فلسفہ کے مضمون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ دنیا کے اور مذاہب اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ
مذہبی معاملات میں عقل کو دخل نہیں ہے۔ وہ صرف عقیدہ کا مضمون ہے
جس نے جس طرح مان لیا مان لیا۔ اور اسی ماننے اور مان لینے کا نام مذہب
ہے۔ مگر ہندو مذہب کا حال اس کے برعکس ہے۔ اس میں بھی وشواش اور
عقیدہ پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ مگر ان کے بنیاد میں ہمیشہ عقلی تجربہ اور مشاہدہ
کی سطح چھپی رہتی ہے۔ اور بسا اوقات بلکہ ہمیشہ ہر شاگرد اور متلاشی حقیقت کو
موقع دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسرار نہفتہ کے بخئے ٹانکے ادھیڑنے کی کوشش کرے
اور اپنے گورو سے پوچھ لے کہ مذہب کیوں خاص قسم کی تعلیم دیتا ہے۔ ہندو مذہب
کبھی نہیں کہتا کہ تم خواہ مخواہ کسی بات کو مان لو۔ اس میں ہمیشہ سے ہر متنفس
کو مذہبی آزادی کا حق عطا ہوتا رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں
ہزاروں مذہبی فرقے موجود ہیں۔ اور وہ آپس میں میل جول سے ساتھ رہتے
ہیں۔ شاذ ان کے درمیان تفرقہ پردازی و لڑائی کے واقعات بنے گئے ہیں
اور اگر بالفرض ایسے جھگڑے برپا بھی ہو جاتے ہیں تو وہ غیر ملکی مذاہب کے اثرات
کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جو اندھ وشواش پر قائم کئے گئے ہیں اور اپنے مقلدین
کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر زبردستی کسی خاص اصول یا ارکان مذہب پر ایمان
لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس قسم کی مذہبی تعلیم تعصب اور کٹڑپن پیدا کرتی ہے
اور اندھا دھند تنگ خیالی کے غار میں لے جا کر گرا دیتی ہے جس کی وجہ سے
مذہب کا اصلی مقصد فوت اور مفقود ہو جاتا ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ
ہندو مذہب کے کبھی غلام نہیں تھے۔ ہاں وہ سوسائٹی کے غلام ضرور چلے
آتے ہیں۔ اس کے اقرار کرنے میں ہم کو شرم نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص خدا
کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ ہم اس سے تکرار نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مشکل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسروں کے لئے اس کا سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہے" +

نروان زمینی زندگی میں رہتے ہوئے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد پرنروان کا درجہ آتا ہے۔ جس کو ویدانتی کیولیہ۔ اور سنت پرم پد کہتے ہیں۔ اس میں شخصیت دور ہوکر تمام وکمال ہی کے ہورہنے کی اُمید کی جاسکتی ہے قطرہ سمندر میں داخل ہوکر سمندر ہورہتا ہے۔ وہ ہی سبب ہے۔ وہ دائمی زندگی ہے۔ یا ایسی حالت ہے جو زندگی اور موت سے پرے ہے۔ نادان اس کو زندگی کی معدومیت کہتے ہیں۔ یہ اُن کی سخت غلطی ہے۔ زندگی معدوم نہیں ہوتی بلکہ جو ہمیشہ تھا ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا وہ ہو رہتی ہے اُس کے لئے ہورہنے کا بھی اطلاق نہیں ہے۔ افسوس الفاظ اصلی مطلب کا خون کر دیتے ہیں۔ اُن سے وہ بات نہیں سمجھائی جاسکتی۔ جو کچھ ذہن میں آسکتی ہے۔ جن کو دل دماغ ہے وہ سمجھیں۔ جن کو عقل ہے وہ سوچیں جن کو آنکھیں ملی ہیں وہ دیکھیں۔ اس کے سوا اور کیا کہا جائے۔ اور یہی سبب ہے کہ بُدھ نے بارہا موقعوں پر خاموشی اور سکوت کو سوالوں کا بہتر جواب سمجھا +

بُدھ کا فلسفہ بڑا شاندار ہے۔ ہمارے ملک میں گو اُس کو بُدھ دھرم نہیں کہتے۔ مگر اُس کی مراد ومفہوم کا اظہار شنکر اچاریہ کے زبردست فلسفہ میں موجود ہے۔ جو دراصل اُسی خزانہ سے عاریت لی ہوئی اور طرح کی دولت ہے۔ جو سچے ویدانتی ہیں وہ بدھسٹ ہیں۔ یہ میں صرف نہیں کہتا بلکہ تمام ہندو کہتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے +

ویدانت کے گیان کانڈ کی شاخ کی بُدھ کے فلسفہ میں تکمیل ہوئی۔ اسی طرح ویدانت کے کرم کانڈ کی پوری تکمیل بودھوں ہی نے کی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دونوں سکول بدھزم سے پورانے ہیں۔ بیج ہندوستان میں قدامت سے موجود تھا۔ ویدوں کی رچائیں اُس سے بھری ہوئی ہیں۔ مگر درخت اور پھول پھل بدھزم میں آکر اپنا تماشہ دکھاتے ہیں۔ افسوس کے ساتھ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ جس طرح ہمارے یہاں غلطی میں پڑ کر گیانی ویدانتی اپا ہج بن کر اور سوا برہم آسمی کہنے کے اُن کو اور کچھ نہیں آتا۔ ویسے ہی کرم کانڈی بھی تنگ خیال اور ضعف الاعتقاد ہو کر بطلان میں پھنس گئے۔ اور عملاً اُس کا مقصد فوت ہو گیا۔ کرم دراصل سبب اور نتیجہ کا قانون ہے۔ بدھ کہتے ہیں۔ من بچن کرم سے جو کچھ کیا جاتا ہے۔ اُسی سے موجودہ اور آیندہ زندگی بنتی بگڑتی ہے۔ بات صرف اتنی ہے۔ اُس کا تبگڑا بنا کر اس بنیاد پر جو عمارت کھڑی کر دی گئی ہے۔ وہ بھدی۔ نکمی اور باطل پرستی کی موجد ہو گئی۔ کاش اگر ہندو بودھوں کے نگاہ اور طرز عمل کے موافق کرم کے مسئلہ کے سمجھنے کی کوشش کرتے تو یہ غلطی نہ ہوتی۔ بار بار جنم و مرن اسی کرم کانڈ کا اثر ہے۔ جو آدمی کرتا ہے ویسا ہوتا ہے۔ کرم کا مسئلہ بدھ دھرم کی جڑ ہے یا بیج ہے۔ درمیانی کاروبار اُس کے درخت ہیں۔ اور نردان اُس کا پھل ہے۔ بودھوں کے من بچن۔ اور کرم کی تعلیم کی غلط سمجھ نے ہندوستان میں کئی مدرسے پیدا کر دیئے۔ چونکہ بودھ واقف تھے۔ کہ انسان محض اپنے خیالی طاقت سے بہت کچھ دنیا میں ہنداز ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں نے اس پر تانترک دھرم کی عمارت بنائی۔ جس کا سایہ آج کل کثرت سے مغربی مذاہب پر پڑ رہا ہے۔ مسمرزم۔ ہپنوٹزم ٹیلیپتھی کرشچن سائنس۔ منٹلزم اور دوسرے بہت سے ازم اسی سے نکلے ہیں۔ اور وہ مختلف طریقوں پر اُس سے مادی مفاد حاصل کرنے کے دُھن میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لگے ہوئے ہیں۔ اب اسی طرح کا امریکہ میں ایک نیا اسکول بنا ہے۔ جس کو کرشچن یوگ بولتے ہیں۔ آپ لوگ بُرا نہ مانیں۔ یہ سب ہندوؤں کے مذہبی خیالات کے پرچار کا ذریعہ ہے۔ ہندو مذہب یا کہ بدھ دھرم مغربی ملکوں پر زور کے ساتھ حملہ کر رہا ہے۔ اور اُس کے فتوحات کے جھنڈے انہیں شکلوں میں یہاں نظر آ رہے ہیں۔ آگے چلکر ان کا کیا نتیجہ ہوگا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ گو میں دل سے چاہتا ہوں۔ کہ لوگ بالعوض شعبدہ بازیوں میں پڑنے کے بدھ دھرم کے اصلی مراد کو سمجھتے +

ان سب طریق کا پیش امام آپ کے یہاں تھیاسوفیکل سوسائٹی ہے جس کے بانی کرنل الکاٹ اور میڈم بلیوسکی دونوں بدھسٹ تھے۔ اسی خیال کا اظہار شوپنہار اور ہرٹ مین کے وِل پاور میں ہے۔ صرف یہاں ہی تک کیوں موجودہ زمانہ کا مشہور فلاسفر ہربرٹ سپنسر اسی رنگ سے رنگا ہوا نظر آتا ہے۔ اور یورپ و امریکا کے بہت سے فلسفوں کی بنا اسی پر ہے۔ اور چونکہ بدھ دھرم سائنٹفک مذہب ہے۔ سائنس کے مقلد بھی آہستہ آہستہ اُسی زینہ پر چڑھتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ اور کون جانے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جب دوبارہ ہندو دھرم یا بدھ مذہب کا بول بچھالا ہوگا۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ آپ اُس کو ان ناموں سے موسوم نہ کریں۔ ہندوؤں کو یا بودھوں کو نام سے غرض بھی نہیں ہے۔ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ لوگ تتو کو سمجھیں اور باطل پرستی کے جنجال سے نجات پا جائیں +

کرم کے تعلیم کی ایک شکل تنتر شاستر ہیں جو خیالی طاقتوں اور دلی جذبات کے حکمتوں کے قائل نہیں۔ تدبیر کی کثرت سے ان کا ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پر بحث و مباحثہ اور غور و فکر کی تعلیم ہے۔ جو زبانی جمع خرچ کرنے والے ویدانتی اور ان کے مغربی شاگردوں میں نظر آتی ہے۔ تیسری معمولی مذاہب کے اراکین ہیں۔ جو ہندوستان میں موجود ہیں۔ گویا اُس کی اصلیت کا پردہ اُٹھانے والے ہمارے ملک میں نہیں رہے۔ اور اس لئے وہ بھدی ہو گئی۔ تقریروں کا اثر ناقص تھا۔ ہندو اُن کو بھولتے جاتے ہیں۔ مگر امریکا اور اُسی چبائے ہوئے لقمہ کو دوبارہ نمک مرچ ملا کر چبا رہے ہیں +

میں پھر کہتا ہوں۔ ان باتوں پر نہ جایئے۔ دھرم کی اصلیت پر غور کیجئے۔ تاکہ آپ کا اور سب کا کلیان ہو۔ بدھ دھرم کیا ہے۔ اس سوال کا جواب مشہور مصنف میکسمولر نے اس طرح دیا ہے:۔ "بلا تمیز قومیت بلا تمیز رنگ و روپ۔ بلا تمیز ورن وچار کے بُدھ نے سب کو مخاطب کیا۔ اُس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ نروان پر ہر شخص کا حق ہے۔ اور اس لئے اپنے شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ اس اصول کا اعلان ہر ملک اور ہر قوموں میں جا کر کرو۔ دھرم کے خیال کو مکان کی چار دیواری۔ گاؤں کے محدود رقبہ اور ملکوں کے حد فاصل سے نکال کر تمام آدمیوں میں عام کر دو۔ سارے انسان بھائی بھائی ہیں۔ بنی نوع ایک خاندان ہے جس کے افراد مختلف اور متعدد ہیں۔ یہ کلام انسان کی تواریخ میں سب سے پہلے بُدھ کی زبان سے برآمد ہوئے تھے" +

میں چاہتا تھا۔ کہ اس خاص مضمون پر زیادہ تقریر کروں۔ مگر وقت کم ہے۔ اگر مسٹر اُچتا نے پھر کبھی مجھ کو موقع دیا۔ تو میں پھر کسی وقت اس شاندار مذہب کے متعلق پھر تقریر کروں گا۔ جس طرح میں نے اُس کو مطالعہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیا اور سمجھا ہے۔ اس وقت اتنا ہی کافی ہے +

بُدھ کی اخلاقی تعلیم

سب سے بڑی برکت

جاہلوں کی خدمت کرنا نہیں۔ داناؤں کی خدمت کرنا نہیں بلکہ ان کی عزت کرنا جو عزت کے مستحق ہیں۔ سب سے بڑی برکت ہے +

سمجھ اور تعلیم ضبط اور دل پسند گفتگو یہ سب سے بڑی برکتیں ہیں +

ماں باپ کی رکشا کرنا۔ بیوی اور بچوں کو پیار کرنا کسی اچھے پیشہ کو اختیار کرنا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

دان دینا اور نیک چلن رہنا۔ رشتہ داروں کی مدد کرنا۔ ایسے کام کرنا جو معیوب نہ ہوں یہ سب سے بڑی برکت ہے +

پاپ کو ترک کرنا اور پاپ سے نفرت کرنا۔ نشہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا نیکی کرنے سے نہ تھکنا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

عزت اور حلم۔ قناعت اور شکر گزاری مناسب اوقات پر شاستروں کا سننا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

تکالیف سہتے ہوئے بھی ہمت نہ ہارنا۔ صابر لوگوں کی صحبت میں رہنا مناسب اوقات پر مذہبی بات چیت کرنا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

خود ضبطی اور پاکیزگی۔ سچائی کا گیان اور نروان کا حاصل کرنا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

زندگی کی تبدیلیوں سے ہراساں نہ ہونا۔ نہ غم کھانا نہ گھبرانا بلکہ شانت چت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنا یہ سب سے بڑی برکت ہے +

وہ شخص جو ایسی زندگی بسر کرتے ہیں ہر طرف سے اجیت ہیں ہر طرف وہ محفوظ پھرتے ہیں۔ سب سے بڑی برکت ان کی ہے +

دھرم کی راہ

اس دنیا میں نفرت نفرت سے دور نہیں ہو سکتی بلکہ پیار سے دور ہوتی ہے۔ مکھی پھول کو یا اس کے رنگ و بُو کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ لیکن شہد کو لیکر اُڑ جاتی ہے۔ ایسا ہی سمجھدار انسان کو دنیا میں رہنا چاہیئے +

دانا آدمی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ اور لوگ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے وہ یہ دیکھے کہ خود اس نے کیا کیا ہے اور کیا نہیں کیا +

جو شخص کہتا ہے لیکن اپنے کہنے پر عمل نہیں کرتا اس کے الفاظ ایسے ہی نشپھل ہیں جیسے کہ ایک خوبصورت پھول کہ اس میں رنگ تو ہے لیکن بُو نہیں وہ شخص جو اپنے اقوال پر عمل بھی کرتا ہے ایسے پھول کی طرح ہے کہ جس میں رنگ و بُو دونوں ہیں +

ایک شخص میدان جنگ میں ہزاروں مخالفوں پر فتح پا سکتا ہے لیکن حقیقت میں فتحمند وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس پر قابو پالیا ہے +

شہوت نفرت اور جہالت کی آگ بھڑک رہی ہے ہنسی کا کیا محل ہے؟ خوشی کس طرح ہو سکتی ہے اگیان سے گھرے ہوئے لوگو! تم روشنی کی تلاش کیوں نہیں کرتے؟

وہ شخص جو پہلے بے پرواہ تھا۔ اور اب صدق دل سے کوشش کرتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا کو روشن کرتا ہے۔ جس طرح چاند جبکہ وہ بادلوں کے پیچھے سے نکل جاتا ہے۔ جو شخص دھرم شاستر کے حکموں کو توڑتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ اور آئندہ زندگی پر تمسخر کرتا ہے۔ اس سے ہر ایک بُرائی ہو سکتی ہے +

آؤ ہم آنند سے زندگی گذاریں۔ جو شخص ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ اُن سے نفرت نہ کریں۔ نفرت کرنے والوں کے درمیان ہم نفرت سے آزاد رہیں۔ آؤ ہم آنند سے زندگی گذاریں۔ بیماروں میں بیماری سے آزاد رہیں۔ مصیبت زدوں میں رہکر مصیبت سے آزاد رہیں۔ آؤ ہم آنند سے زندگی بسر کریں۔ ٹنٹوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کے درمیان رہکر خواہشات سے آزاد رہیں +

انسان کو چاہیئے کہ سچ بولے کرودھ کا غلام نہ ہو اس کے پاس تھوڑا ہو تو بھی مانگنے پر دوسرے کو کچھ دیدے۔ ان تین کاموں سے انسان کو دیوتاؤں کی حضوری کا شرف ملتا ہے +

جنم سے انسان شودر نہیں بنتا۔ نہ ہی جنم سے برہمن بنتا ہے۔ کرم سے ہی شودر بنتا ہے اور کرم سے ہی برہمن بنتا ہے +

اُٹھو جاگو۔ سوئے رہنے میں کیا نفع ہے۔ بیماروں کیلئے جنکے جسم میں تیر چُبھے ہوئے ہوں۔ خواب کہاں؟ سستی روحانی غلاظت ہے ہمیشہ بے پروا رہنا روحانی غلاظت ہے۔ ہمت اور دانائی سے دیکھ کے تیروں کو نکال کر پھینک دو +

مہابھارت سے سنہری بچن

جو ہونا تھا سو ہو گیا ۔ [illegible] جو پانی بہ گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے ۔ اور تم اب بندھ باندھنے کی فکر کرتے ہو ۔ تمہارے مکان کو آگ لگ گئی ہے ۔ اور تم اب پانی کے لئے کنواں کھودنے لگے ہو +

عقلمند کون ہے ؟ وہ شخص جو شیخ چلی کے ارادے نہیں کرتا ۔ جو پچھلے نقصانوں کو یاد کر کے نہیں روتا ۔ جو مصیبتوں کے نیچے گر کر مر نہیں جاتا +

جنگل کاٹے جائیں تو شیروں کو شکاری فوراً مار سکتے ہیں ۔ شیر مارے جائیں تو جنگلوں کو لوگ کاٹ لیتے ہیں جنگلوں کو چاہئے ۔ شیروں کو پناہ دیں ۔ اور شیر اُن کی رکھشا کریں گے +

چھوٹا دشمن بھی حقیر نہیں ۔ ذرا سی آگ سارے شہر کو خاک سیاہ کر دیتی ہے

کشتری کا فرض ہے ۔ کہ مشکلات کے سامنے سیدھا رہے ۔ اگر طاقت نہ ہو ٹوٹ جائے لیکن جھکے نہیں +

دو عقلمند راجکماریوں کی سچی قربانی

خلیفہ ولید کی فوجیں ہندوستان میں خون خرابہ کر رہی ہیں ۔ ابو القاسم سپہ سالار (سیناپتی) جدھر باز کی طرح ٹوٹ پڑتا ہے گھاس سی کٹ جاتی ہے ۔ اور میدان صاف بہت سے ہندو راج الٹ پلٹ ہو گئے ۶۰۵ء سے لیکر ۶۱۵ء تک ۱۰ برس میں اس کے گنگا جی تک ڈنکے بجے خوب لوٹ مار کے بعد اس مسلمان سینا پتی نے سندھ پر حملہ کیا ۔ یہاں کا راجہ داہر بہت سی گھمسان لڑائیوں کے بعد بڑی بیرتا سے رن بھومی میں کام آیا ۔ سندھ ۔ ... ارکی ... آفت ٹوٹ پڑی ۔ اسی پکڑ دھکڑ میں راجہ داہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی دو راجکماریاں دشمنوں کے ہاتھ پڑ گئیں - ابو القاسم نے انہیں بھی خلیفہ ولید کے لئے ایک تحفہ سمجھ کر لوٹ کے اسباب کے ساتھ روانہ کر دیا - راجکماریاں پریس بند ہو رہی تھیں - اُن کا قابو ہی کیا تھا - وہ ایشر کا دھیان کرتی ہوئیں بغداد میں پہنچیں - تو خلیفہ پھڑک اُٹھا - سمجھا کہ خدا نے بہشت کی حوریں اُس کے لئے بھیجیں - وہ جامے میں پھولا نہ سماتا تھا - ہوس میں چادر سے باہر پانوں پھیلانے لگیں - راجکماریاں جانتی تھیں - کہ خلیفہ کی نیت کیا ہے - وہ ایشر کے بھروسہ پر بیٹھی ہوئیں اُس کی قدرت کا تماشہ دیکھنے کی منتظر تھیں - اور اُنہوں نے اپنے دل میں بیڑا اُٹھا رکھا تھا - کہ اگر مسلمانوں سے بدلا نہ لیا تو کچھ کام ہی نہ کیا ✤

راجکماریاں جانتی تھیں - کہ بے بسی میں خلیفہ کی جو مرضی ہوگی وہی ہوگا اُس کا کون ہاتھ پکڑ سکتا ہے - بس اُنہوں نے بڑے استقلال سے ایشر کا پلہ پکڑا اُسی کے آسرے پر نیکی بدی اچھائی بُرائی کا فیصلہ چھوڑ کر عصمت بچانے کی فکر میں ہوگئیں - دونوں بہنیں بڑی عقلمند تھیں - اُنہوں نے چہرے سے اوداسی ظاہر نہ کی اور ملنساری کے ڈھنگ دکھانے - جب خلیفہ خوشی میں مست ان کے پاس آیا - یہ اُٹھ کھڑی ہوئیں - آؤ بھگت کی اور جس وقت خلیفہ کی نیت اور کچھ دیکھی تو ہاتھ جوڑ کر عرض کی - کہ

جب ہم آپ کے بس ہی میں ہیں تو ہمیں عذر کرنے کی مجال کہاں - لیکن ایک بات صاف صاف کہدینے کو جی چاہتا ہے - حکم ہو - تو عرض کردیں ✤

خلیفہ نے بڑی خوشی سے اجازت دی - تو دونوں راجکماریوں نے کہا - ابو القاسم نے ہمیں آپ کی خدمت میں تحفہ بنا کر بھیجا ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مگر اُس کی بے ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے ہم کو شرم آتی ہے۔ اُس نے ہمیں اپنے پنجے میں پھانس کر آپ کے قابل نہیں رکھا۔ اُس کی بدنیتی بیان نہیں کی جا سکتی۔ ہم عورت ذات کیا کل کی چھوکریاں۔ ابوالقاسم زبردست۔ خیر جو کچھ گذری اُس کا رونا فضول۔ مگر ہاں آپ کے ساتھ بے ایمانی پر تعجب ہوتا ہے۔ ایسا ڈھیٹھ۔ ایسا نڈر۔ خلیفہ کے دل میں راجکماریوں کی باتوں نے غصہ کی آگ بھڑکا دی۔ اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اُنہیں بیروں وہاں سے لوٹا اور حکم دیدیا۔ کہ "ابوالقاسم کی کھال کھینچکر بھوسہ بھرا جائے اور بغداد میں حاضر کی جائے +

ابوالقاسم اِن دنوں شہر کے شہر لوٹتا۔ ہندوؤں کو مارتا کاٹتا قنوج تک پہنچ چکا تھا۔ حملے پر حملے ہو رہے تھے۔ کہ خلیفہ کا یہ حکم پہنچا۔ ابوالقاسم کی بڑی بے رحمی سے کھال کھینچی گئی۔ کھال میں بھوسہ بھرا گیا۔ اور لاش بغداد میں پہنچائی گئی +

خلیفہ دل میں خوش ہو گیا۔ کہ نمک حرام کو خوب سزا مل گئی۔ مالک سے بے ایمانی کرنے کا انعام یہی چاہیے۔ خلیفہ دونوں راجکماریوں کو ساتھ لیے ہوئے پہنچا تو راجکماریوں سے بولا۔

پہچانو۔ یہی ہے نا ابوالقاسم

یہ کہتے ہی اُس نے میان سے تلوار نکال کر ابوالقاسم کی لاش کا سر جدا کیا۔ اور عین اُسی وقت اُس نے کانوں سے یہہ آواز سُنی۔ کہ

ہمت تیری کی میں نہ کہتی تھی۔ سارا راج پاٹ غارت کر دیا۔ باپ کی جان لی۔ ہم کو یہاں پکڑ کر بھیجا۔ ہماری عزت میں بٹہ لگانے کی فکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی۔ لاکھوں ہندؤں پر آفت توڑی۔ دیکھ بدلہ لینے والے یوں بدلہ لیتے ہیں +

یہ آواز سنتے ہی خلیفہ ولید چونک پڑا۔ راجکماریوں کی صورت دیکھی۔ تو اُن کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ اوچھل رہی تھیں۔ کہ

وہ مارا دشمن کو۔ وہ عوض لیا مردود سے

کچھ لوگوں کا بیان ہے۔ کہ عین اُسی وقت ایک راجکماری نے خلیفہ پر تلوار کا ہاتھ مار کر اُس کی جان بھی لے لی ہوتی۔ لیکن اُس کے ساتھیوں نے راجکماری کا ہاتھ پکڑ لیا۔ خلیفہ بچ نکلا۔ اُسے راجکماریوں پر سخت غصہ آیا۔ ذرا بھی دیر نہ ہونے پائی۔ کہ دونوں راجکماریوں پر تلواریں برس گئیں۔ راجکماریوں نے بڑی خوشی سے جان دی۔ اپنے چھتری خون کا نام روشن کیا۔ عقلمندی وہ کی کہ ہمیشہ یادگار رہے گی۔ دشمن سے ایسا بدلا لیا کہ خلیفہ کے چھکے چھوٹ گئے۔ اُس کے فتح کئے ہوئے ملکوں سے اُس کا رُعب اُٹھ گیا۔ جو مصیبت کا طوفان قنّوج تک بربادی ڈھا رہا تھا۔ اُس سے ہندوؤں کو بہت کچھ نجات ملی۔ خلیفہ منہ پیٹ کر رہ گیا۔ کہ ہائے کیا غلطی کی! ابوالقاسم کا خون مُفت میں سر ہؤا اور اُمیدوں کی کمر الگ ٹوٹ گئی +

کیا کسی اور دیش کی ماتاؤں نے ایسی کنیاؤں کو جنم دیا ہے۔ جن کے پئے ہوئے دودھ میں چھترتا۔ بیرتا۔ دھیرج۔ دیش کی بھکتی۔ دھرم اور مرجادا کی رکھشا کا وہ اثر ہو۔ جس سے ایسے بادشاہ کے پنجے میں پھنس جانے پر بھی ان راجکماریوں نے اُس کے سالہا سال کے منصوبے ایک دم خاک میں ملا دیئے۔ اور ہندو راجاؤں کو موقع دیا۔ کہ وہ پھر سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنے اُجڑے ہوئے راج کو استھاپت کر کے اُن دشمنوں کے قدم اکھاڑ دیں جن کے ہاتھوں سے ہندوستان میں تراہ تراہ مچی تھی وہ چھتریہ راجکماریاں جنہوں نے بڑے بھاری اندھکار میں قومی دشمن کے ہاتھ سے اپنی عزت بچا کر اپنے ماتا پتا کو بیکنٹھ میں اپنا متھا اُجالا کر کے دکھایا۔ وہ ہنستی کھیلتیں دم توڑ گئیں۔ اتنے بڑے بادشاہ کے اتنے بڑے راج پاٹ کے تمام سُکھوں پر لات مارنے والی دیویاں صرف ایشر نے ہندوستان ہی میں پیدا کی ہیں۔ اگر ایسی ایسی بھگوتی کی زندہ مورتیاں نہ ہوتیں۔ تو ہندوستان کبھی قایم نہ رہ سکتا۔ انہیں کے پرتاپ سے یہاں کی زمین تھمی ہوئی ہے وہ گود بڑی ہی پوتر تھی۔ جس میں یہ راجکماریاں پلی تھیں۔ اُنہوں نے وہ کام کیا۔ جو ہزاروں سپوت بہادروں سے ممکن نہ ہوا۔ حالانکہ دشمن بغداد سے قنوج تک جا پہنچے تھے۔ اور جب یہ حال تھا۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کس کی وجہ ہوگی۔ مگر ان راجکماریوں نے اپنے چھتری دھرم کا نباہ کر کے دیش کی رکشیا کی۔ اور اپنی جان کو قوم پر نچھاور کر دیا*

سنسار بھر کا پیارا قانون

اس دنیا میں قانون ہی اصلیت ہے۔ قانون ہی زندگی ہے۔ قانونی جیون ہی آنند جیون ہے۔ لیکن سب سے متبرک اور سنسار بھر کا پیارا مکمل قانون وہ ہے جو ہر ایک چیز کی حالت ٹھیک رکھنا سکھلا دے۔ اور پورن آنند دیوے۔ ایسے سب سے اُتم قانون کے سمجھنے سمجھانے کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہر ایک کو اشد ضرورت ہے۔ جب تک اس نہایت ہی سریشٹ قانون کی تعلیم سنسار بھر کے بچہ بچہ کو نہیں دی جاتی۔ سنسار بھر میں آنند کی لہریں نہیں چل سکتیں۔ اور نہ ہی رشی مہرشیوں کی اٹھائی ہوئی پرم سکھ دایک آواز دُور دُور اور لا زوال زمانہ تک قایم رہ سکتی ہے۔ اگر ہم ہیں پراچین رشی منیوں کا پوتر خون موجود ہے۔ اگر ہم پرم پتا پرمیشور کا امرت پُتر کہلانے کا فخر رکھتے ہیں۔ تو ہمارا یہ پرم دھرم ہے۔ کہ ہم سنسار بھر کا پیارا قانون ضرور جاننے کی کوشش کریں۔ اسی میں ہمارا اور سب کا بھلا ہے۔ بغیر اس کے ہماری اور سب کی موت ہے +

سنسار بھر کا پیارا قانون موت۔ زندگی اور آنند کا قانون ہے۔ جب تک اس قانون کے جاننے کی زبردست خواہش نہیں پیدا ہوتی تب تک ہم اصلیت سے بہت پرے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ ہم اس متبرک قانون کی تعلیم کو جذب کرنے کی زبردست قوت ہاضمہ پیدا کریں۔ اچھی خوراک تب ہی فائدہ کرتی ہے۔ جب قوت ہاضمہ قائم ہو۔ قانون آنند جیون کا سندیسہ تب ہی مفید ہوگا۔ جب اس کی عظمت کو سمجھنے والے اس کی طرف دھیان دینگے۔ کسی متبرک کام کو کرنے سے پہلے پُورن دھیان کا ہونا امر ضروری ہے +

پورن آنند کا حقدار یا جیون مکت وہ شخص ہے۔ جو موت اور زندگی کا گیان رکھتا ہے۔ ہر ایک چیز کے تاریک اور روشن پہلو کو بخوبی جانتا ہے اور ودیا یوگیہ برتاؤ کرتا رہتا ہے۔ اصلی زندگی اسی مہاتما کی ہے۔ جو موت اور زندگی کے راز کو سمجھ کر موت پر قابو پاکر سچے آنند کا امرت رس پان کرتا ہے۔ خود سُکھ بھوگتا اور دوسروں کو سکھ بھوگاتا ہے۔ اپنے سہارے آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیتا ہے اور ساتھ ہی دوسروں کی بھی سہائتا کا دم بھرتا ہے +

آنند جیون کی خواہشمند روح کا یہ اصلی گُن ہے ۔ کہ شُدّھی اور باقاعدگی کو تو فوراً اندر کھینچے ۔ اور غلاظت اور بےقاعدگی کو فوراً باہر پھینکے ۔ یعنی پران اور اپاں کے لگاتار کام سے سمانتا پیدا کرے ۔ اصلیت کو جذب کرے ۔ میل کو خارج کرے ۔ قدرت کا یہ خاصّہ ہے ۔ کہ وہ گندے کاموں کو گندے لوگوں کے سپرد کرتی ہے ۔ اور اچھّے کاموں کو اچھّے لوگوں کے سپرد ۔ قدرت کے پاس اچھے اور برے دونوں قسم کے ملازم موجود ہیں ۔ برے آدمیوں سے تو گندگی اور بُرائی کو صاف کراتی ہے ۔ اور اچھّے آدمیوں سے شدّھی اور خوشبو پھیلاتی ہے ۔ قدرت کے راز کو سمجھنے والے دانا آدمی بھی بدمعاش اور بھلا مانس دونوں قسم کے لوگوں کو اپنے قابو میں رکھتے ہیں ۔ اور اُن سے یتھا یوگیہ کام لیتے ہوئے ہمیشہ ہر ایک سے بےخطرہ رہتے ہیں ۔ لیکن جو آدمی قدرت کے منشار کو بخوبی نہیں سمجھتے ۔ بالکل سیدھے سادے بھلا مانس بنے رہتے ہیں ۔ اور خالی بھلا مانسوں کو تو اپنا پیارا بناتے ہیں ۔ اور بدمعاشوں سے نفرت کرتے اور ہمیشہ اُن سے دشمنی بنائے رکھتے ہیں ۔ وہ کسی موقع پر ضرور خطا کھاتے ہیں ۔ سب سے زیادہ عقلمند شخص وہ ہے ۔ جو دوست اور دشمن سب سے پیار کرتا ہے ۔ اور اُن سے برموقع کام نکالتا ہے ۔ بدمعاش اور اشراف ۔ دشمن و دوست ۔ رات اور دن ۔ دکھ اور سکھ ۔ موت اور زندگی قدرت کے دونوں پیارے ہیں ۔ شُدّھی اور باقاعدگی پھیلانے کے خاص کارکن ہیں ۔ قدرت کی پیاری اور آنند جیون کی خواہشمند روح اپنے اصلی گُن کو تب قائم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھ سکتی ہے۔ جب وہ موت اور زندگی کو قابو کرکے اپنے اندر کی غلاظت کو فوراً موت سے باہر نکلواتی ہے۔ اور شُدّھی اور باقاعدگی کو فوراً زندگی سے اپنے اندر داخل کرتی ہے۔ غرضیکہ موت اور زندگی سے یتھا یوگیہ کام لیتی ہوئی خود آنند بنی رہتی ہے۔ اور اپنی اصلیت سمانتا ایکتا اور پریم کو ہمیشہ قائم رکھتی ہے +

ہم بھی اپنی اصلیّت سچّے پریم۔ ایکتا اور سمانتا کو تب قائم رکھ سکتے ہیں جب ہم کو موت اور زندگی کا پورا گیان ہو۔ اور اُن پر ہمارا پورا قابو ہو۔ اور اُن سے ہم یتھا یوگیہ کام لیتے ہوئے شُدّھی باقاعدگی اور آنند پھیلا سکیں۔ اور جیون مکتی کے یوگیہ بن سکیں۔ ہمارے دھرم کرم اور اصلیّت کے قائم رکھنے والا ایک ماتر موت۔ زندگی اور آنند کا قانون ہے +

موت زندگی اور آنند کا مول کارن دوش۔ گُن اور گیان ہے۔ اسی واسطے دوش۔ گُن اور گیان کو بڑے پریم اور اتساہ سے سمجھنا سمجھانا۔ خود سکھ بھوگنا اور دوسروں کو سکھ بھوگانا ہمارا پرم دھرم ہے دوش۔ گُن اور گیان کا علم ہی آنند جیون کا قانون ہے۔ یہی سنسار بھر کا پیارا قانون کہاتا ہے +

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

(باقی آئندہ)

اچھی باتوں اچھی کتابوں اور اچھے رسالوں کو خود پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ خود خریدار بنو اور دوسروں کو خریدار بناؤ۔ مُفت کا ثواب حاصل کرو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حیرت انگیز مفید ایجادیں وغیرہ

(۱)۔ کل کا آدمی۔ علم سائینس کی بدولت مغربی ممالک کے علما رنت نئی ایجادیں کرتے رہتے ہیں۔ جن میں سے کل کا ایک آدمی بھی انہوں نے بناڈالا ہے اگرچہ یہ غیر جاندار ہے لیکن جانداروں کی مانند نقل و حرکت کرتا ہے لنڈن میں بطور تماشہ اس آدمی کو دکھاتے ہیں۔ اس کے اندر سینکڑوں پرزے لگے ہوئے ہیں۔ اور برقی تار کی مدد سے یہ آدمی چلتا پھرتا بھی دکھائی دیتا ہے۔ اس کا نام "یانگ ریلی" رکھا ہوا ہے۔ موجد نے کمال یہ کیا ہے۔ کہ وہ کل کا آدمی اپنا نام خود بورڈ پر لکھ سکتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بائیسکل کی سواری بھی کرسکتا ہے اس کا قد چھ فٹ بلند ہے۔ اور وزن ڈھائی من کے قریب ہے۔ پاؤں آہنی ہیں۔ کمر کا زیرین حصہ آہنی اور چوبی ہے۔ اس مصنوعی آدمی میں کل ۳۶۵ پرزے لگے ہوئے ہیں۔ ہاتھ فولاد اور تانبے کے ہیں۔ سر موم کا ہے۔ اور تمام تاروں سے جکڑا ہوا ہے۔ لیکن تار دکھائی نہیں دیتے یہ بالکل زندہ معلوم دیتا ہے۔ امریکہ کے ایک سائینٹفک اخبار نے اس کا حال لکھ کر اس کے کئی فوٹو بھی چھاپے ہیں +

(۲)۔ بائسکل کے ذریعہ سے دنیا بھر کا سفر۔ اس ۱۷ سالہ امریکن لڑکے کی ہمت قابل تعریف ہے۔ جس نے پانچ ہزار ڈالر یعنی ۱۵ ہزار روپیہ کا انعام جیتنے کے لئے بائسکل کے ذریعہ سے روئے زمین کے ملکوں میں ۶۶ ہزار میل کا سفر طے کیا ہے۔ یہ بہادر لڑکا ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو امریکہ کے شہر شکاگو سے روانہ ہوا۔ انعام جیتنے کے لئے یہ شرط قرار دی گئی تھی کہ وہ تاریخ روانگی سے ۱۸ ماہ کے اندر افریقہ کے شہر ٹیونس میں پہنچ جائے۔ وہ اپنے ہمراہ ایک بائسکل رکھے۔ اسکے علاوہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ ایک بندوق اپنی جان کی حفاظت کے لئے اور ایک چھوٹا سا خیمہ جو دھوپ اور بارش سے بچائے اور ان دونوں چیزوں کو بائسکل سے باندھ کر سفر کیا کرے وہ گھر سے ایک پیسہ لئے بغیر روانہ ہو۔ قرض نہ لے۔ اگر کوئی شخص مفت کچھ دیدے تو کھا لے۔ اگر وہ کسی موقع پر بیمار ہو جائے تو جس قدر عرصہ اسے صحت حاصل ہونے میں لگے گا وہ بھی اس کے سفر کے مقررہ زمانہ میں شمار کیا جائیگا۔ وہ اپنے ہمراہ صرف وہی جوڑا کپڑوں کا رکھے جو اس کے بدن پر روانگی کے وقت ہو۔ جبکہ وہ امریکہ کے شہر چارسٹن میں تھا تو وہ بیمار ہو گیا۔ اور اسے اپنے جسم پر عمل جراحی کرانا پڑا۔ اسے ۱۸ دن میں صحت حاصل ہوئی۔ اور یہ زمانہ اسکے زمانہ سفر میں شمار کیا گیا۔ سوائے اس ایک موقع کے اس کی صحت شکاگو سے روانگی کے وقت سے لیکر اب تک بہت اچھی رہی ہے +

(۳)۔ بٹن دبا کر ریل کو بیس میل کے فاصلہ پر ٹھیرا دینا۔ اہل یورپ جو ایجادکرتے ہیں۔ ایک سے ایک بڑھکر کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ایک کل ایجاد کی گئی تھی۔ جسے "ریلوفون" کہتے ہیں۔ اس کل کی مدد سے چلتی ہوئی ریل کے ساتھ تام و پیام کرنے کا تجربہ آج سے ایک سال پیشتر بڑی کامیابی سے کیا گیا تھا۔ اس عرصہ میں اس کل کے موجد نے اس کل کی فائدہ مندی میں عجیب و غریب اضافہ کیا ہے۔ اب یہ کل بجلی کی طاقت کی اُن دھیمی لہروں کو جو ریل کے حرکت کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ محسوس اور اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ اور ان کو اس قدر زوردار لہروں کی شکل میں لے آتی ہے۔ کہ ان کے ذریعہ سے بیس میل کے فاصلہ تک گھنٹیاں بجنے لگتی ہیں۔ اور اگر چاہو تو چلتی ٹرین کے بریک جکڑ جاتے ہیں۔ اس طرح اس کل کی مدد سے چلتی گاڑیاں یکدم ٹھیرائی جا سکتی ہیں۔ ... ایجاد کا عملی تجربہ شروع کیا گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ریلوں کی ٹکر تقریباً معدوم ہو جائے گی۔ سائنس نے بنی نوع انسان کی جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان سے کون انکار کر سکتا ہے +

(۴)۔ **کان سے دیکھنا**۔ جنوبی کینسنگٹن میں جو نمائشی اشیاء متعلقہ آنکھ کھلی ہے۔ اس میں سب سے عجیب و غریب مسٹر ٹماور یزڈی البی کا ایجاد کردہ آلہ "اوپٹوفون" ہے۔ جس کا حیرت انگیز استعمال یہ ہے۔ کہ اگر اس آلہ کو ایک بالکل اندھا آدمی کان میں لگائے۔ تو وہ بجائے آنکھوں کے کان سے دیکھنے کی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی اس آلہ کو لگا کر ایک مادرزاد اندھا دھوپ سایہ سڑک وغیرہ بڑی بڑی چیزوں کو کانوں کے ذریعہ ٹھیک دیکھ سکتا ہے۔ لیکن اب صرف اندھوں ہی پر منحصر نہیں ہے۔ آنکھوں والے بھی اس آلہ کو لگا کر کان کے ذریعہ دیکھ سکتے ہیں۔ سچ مچ سائنس نے کمال ہی کر دیا +

(۵)۔ **اندھی۔ گونگی اور بہری لڑکی بی۔ اے پاس**۔ مغربی دنیا نے علوم و فنون کی ترقی میں جو کمال دکھایا ہے۔ اس کو ایک عالم چشم حیرت سے دیکھ رہا ہے۔ امریکہ کے لوگ دن بدن کامیابی کے میدان میں قدم بڑھا رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے۔ کہ ان کی قوم کا کوئی جزو فضول اور نکما نہیں رہنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اندھوں۔ گنگوں اور بہروں کی تعلیم کے لئے جابجا درسگاہیں کھولی ہوئی ہیں۔ وہاں ایک لڑکی ہیلن کیلر نے بی۔ اے پاس کیا ہے۔ جس کی قوت باصرہ و سامعہ ۱۹ سال کی عمر میں ضائع ہو چکی تھی۔ اور قوت گویائی سے بھی بالکل محروم تھی۔ یہ لڑکی نہ صرف گریجویٹ ہی ہے بلکہ اس کی بہت سی تصانیف بھی نہایت مقبول عام ہیں۔ واقعی یہ اپنی قسم کی پہلی مثال ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۶) - تصویر کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک بذریعہ تار بھیجنا - کر چند سال ہوئے - اخباروں میں ایک نو ایجاد آلہ کے حالات بیان کیئے گئے تھے - کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک تصویر کا روانہ کرنا محض بجلی کی لہروں سے کیونکر ممکن ہے - اب وہ فن تکمیل کو پہنچ گیا ہے - اور اس کی بدولت یہ ممکن ہو گیا ہے - کہ نقشے - دستاویز - چٹھیاں - ٹائپ کی لکھی ہوئی تحریریں اور تصویریں بجنسہ لنڈن سے نیا یارک کو بھیجی جا سکیں - اس آلہ کا نام ٹیکٹوگراف ہے - بدمعاشوں اور مجرموں کی سراغرسانی میں اس سے بڑی مدد ملے گی - کیونکہ ان کے جسم یا انگوٹھے وغیرہ کے نشان چشم زدن میں دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچائے جا سکیں گے - اور ان کے فوٹو آناً فاناً سب جگہ بھیجے جا سکیں گے - دیگر مجرم بھی جلد جہازوں میں بیٹھکر روپوش نہ ہو سکیں گے +

نہایت ہی دلچسپ مفید معلومات

(۱) - آسمان کا نقشہ - ہارورڈ یونیورسٹی کے منجموں نے تمام آسمان کا ایک طول طویل فوٹوگرافک نقشہ طیار کیا ہے جس میں کہ قریب ۱۵ - لاکھ ستارے آسمان پر دکھلائے گئے ہیں - تمام نقشہ ۵ - ایکڑ زمین سے زیادہ جگہ گھیرتا ہے - یہ نقشہ ہاتھ سے طیار نہیں کیا گیا - بلکہ ستاروں کا فوٹو لیا گیا ہے +

(۲) - گوشت سے ریشم - جرمنی کے چند سائنس دانوں نے مردہ جانوروں کے گوشت سے مصنوعی ریشم بنانے کا تمام طریقہ دریافت کر لیا ہے جو کہ بیان کیا جاتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ کہ انہیں اس میں خاص کامیابی ہوئی ہے۔ خصوصاً گھوڑے کے گوشت سے عمدہ ریشم تیار کیا گیا ہے۔ گوشت کو پہلے تیزاب میں بھگو کر ریشہ ریشہ کر لیتے ہیں۔ پھر اسے تین چار روز تک بوجھ کے نیچے پانی میں دباتے ہیں۔ اور جب گوشت کے ریشے مثل ریشم الگ ہو جاتے ہیں۔ تو انہیں چلا دیکر مثل ریشم کام میں لاتے ہیں ✤

(۳)۔ **ایک نرالا ٹیکس**۔ ریوس (Reuss) ملک جرمنی کی میونسپل کمیٹی نے تمام کنواروں پر جو کہ ایک خاص عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اور کسی رشتہ دار یا دوسرے کی پرورش کا بوجھ ان پر نہیں ہے۔ ایک ٹیکس لگا رکھا ہے۔ گویا میونسپل کمیٹی مجبور کرتی ہے۔ کہ ہر ایک کنوارا شادی کر کے ملک کی آمدنی بڑھاوے ✤

(۴)۔ **ایک ہندو لڑکے کی بہادری**۔ ۴۔ اگست ۱۹۱۲ء بروز ایت وار ایک چھوٹی بچھیا ایک سانڈ نے سینگوں پر اٹھا کر لاہور کے ایک کنوئیں میں پھینک دی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور مسلمان ٹوبھوں کو بلا لائے۔ مسلمان ٹوبھوں نے نہ صرف یہ کہ ناز نخرہ کیا۔ بلکہ صاف الفاظ میں کہدیا۔ کہ وہ تو بچھیا کی نکلوائی پانچ روپیہ سے ہرگز کم نہیں لیں گے۔ اس پر ایک ہندو لڑکے کو جس کی عمر بمشکل پندرہ سال ہو گی سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کپڑے اتار کر کنوئیں میں کود پڑا۔ اور لوگوں کو رسے پھینکنے کی تحریک کی لوگوں نے رسے پھینکے اس نے بچھیا کو باندھا اور بچھیا اوپر کو کھینچ لی گئی۔ ایک پندرہ سالہ ہندو لڑکے کی یہ بہادری اور جوش دیکھ کر ایک ہندو نے اسے ایک روپیہ دیا۔ جس کو لیکر لڑکے نے گھاس لیا اور گئوؤں کو کھلا دیا۔ یہ بات بظاہر معمولی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس لڑکے میں جو سپرٹ پائی جاتی ہے وہ نہایت ہی قابل قدر ہے ✤

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵)۔ پاگلوں کا شہر۔ یورپ والوں کو بھی جو بات سوجھتی ہے۔ نئی سوجھتی ہے۔ چنانچہ خبر ملی ہے۔ کہ گورنمنٹ جرمنی نے ایک نیا قدم اُٹھایا ہے۔ یہ کہ پاگلوں کا ایک شہر آباد کیا ہے۔ جہاں صرف پاگل ہی پاگل رہا کریں گے۔ یہ شہر قریباً ۸۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔ ایک وسیع باغ میں ۳۶ مکان بنائے گئے ہیں جن میں ہر مکان میں ۸ سے ۱۰ تک پاگل رہ سکیں گے۔ اس شہر میں کھیت۔ مویشی۔ تنور۔ برف کا کارخانہ گرجا گھر۔ تھیٹر اور چھوٹی ریل بنائی گئی ہے۔ پاگلوں کو اس شہر میں آباد کر کے ان کو ایسے کاموں میں لگایا جائے گا جن سے وہ اپنے سابقہ حالات کو بالکل بھول جائیں ✤

دیش کی دردناک حالت

(۱)۔ ساس اور بہو کی لڑائی۔ آج کل گرہست آشرم میں بہو اور ساس کی لڑائی نے عجیب قسم کی بے چینی پھیلا رکھی ہے۔ عورتوں میں تعلیم کی کمی ہونے سے بہو اور ساس کا جھگڑا نہایت زور پر ہے۔ پچانویں فیصدی گھر اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور اس لئے مشترکہ خاندان کے سسٹم کو نہایت ہی بُری نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ملتان کی خبر ہے۔ کہ ۲۱ جولائی کو ایک عورت اپنی ساس سے لڑ کر کنوئیں میں کود پڑی۔ ایک آدمی نے دیکھا اور اُسے پکڑنا چاہا۔ مگر اُس کے ہاتھ میں صرف اُس کی اوڑھنی آ سکی۔ عورت گر گئی۔ اور دوسرا آدمی کنوئیں میں اُتار اگیا۔ عورت صحیح وسالم کنوئیں سے باہر آئی۔ کوئی چوٹ نہیں لگی۔ ہاں اُس وقت [illegible] خودکشی کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جرم میں پھانسی گئی ہے۔ اس قسم کی خبریں عام طور پر ملتی ہیں۔ اور ضروری ہے۔ تو اس جھگڑے کا جس نے گرہست آشرم کو ایک دوزخ بنا رکھا ہے۔ کوئی خاص انسداد کیا جاوے ٭

(۲)۔ **عورت کا شوہر پر حملہ**۔ شیوراج پور ضلع کانپور میں ایک دھوبی نے اپنی عورت کو اس کی بدفعلیوں کی وجہ سے کچھ ڈانٹ ڈپٹ کی۔ اس وقت تو وہ خاموشی سے کام لے گئی۔ اور اپنے خاوند کے پنکھا جھلنے لگی۔ لیکن دھوبی مذکور جو تھکا ہوا تھا۔ لیٹ کر سو گیا۔ تو اُس ڈائن عورت نے ایک چھُرا جو اُس دھوبی کی جیب میں پڑا رہا کرتا تھا نکال کر پہلے شوہر کی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ بعدہٗ گلے پر وار کیا۔ یکایک دھوبی کی آنکھ کھل گئی۔ اور یہ حالت دیکھ کر اس نے عورت کو کسی طرح پر دھکیل دیا اور محلہ کے لوگوں کو آواز دی۔ گرد و نواح کے لوگ پہنچ گئے اور اُس کی جان بچ گئی۔ یہ زخمی دھوبی ہسپتال بھیجا گیا۔ اور عورت کا چالان کیا گیا ہے ٭

(۳)۔ **کلجگ کا جوڑہ**۔ تحصیل فاضلکا میں دو ملزم ایک چوہڑا اور ایک چمار گرفتار ہو کر آئے ہیں۔ یہ دونوں ایک اچارج کے حصہ دار تھے۔ اچارج مر گیا تو چوہڑا اچارج کی عورت سے ناجائز تعلق پیدا کر بیٹھا۔ خبر ہو جانے پر چوہڑہ عورت کو لیکر بھاگ نکلا۔ راستے میں دوسرے چوہڑے عورت کو چھیننا چاہتے تھے۔ گھمسان کا رن پڑا۔ ایک چوہڑا مارا بھی گیا۔ عورت بھاگ نکلی اور چوہڑہ اور اُس کا ساتھی چمار بھی ایک چوہڑے کے مارے جانے پر بھاگ گئے۔ اب گرفتار ہو آئے ہیں۔ عورت بھی آ گئی ہے اور ضمانت پر ہے ٭

(۴)۔ **بھارت ورش کی دُردشا**۔ چند ماہ ہوئے ایک شخص بنام پوّن اپنے ماموں کی سات۔۔۔ لڑکی کو بیکر بھاگ گیا تھا اور دہلی میں کھاری باولی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۲

مارتنڈ

ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شایع ہوتا ہے

نمبر ۴	بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء	جلد ۹

ایڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں	۲
اصلی شرافت	۳
یاد حق	۴
مشرقی سرچشمہ (از بابو شیو برت لال ورمن ایم اے ایڈیٹر)	۵
موت زندگی اور آنند کے قانون کا ادھیپر آدرش	۱۶
سوادھیائے ارتھات اپنے آپکو آپ پہچانو	۱۷
سوادھیائے کا اصلی مطلب اور فائدہ	۲۲
برہمچریہ	۲۷
وید وکت سچائی اور اس کا پھل	۲۹
آئینہ خود شناسی	۳۰
اپنے آپکو پرماتم وشواس سے پختہ کرو کمزور دل نہ بنو	۳۳
بالی دیو ورسکے تاپاک دل کو ہلا دینے والی پوتر دیوی کی نصیحت	۳۷
ہیٹ کے کیڑے	۴۰
بھارت ادھارک بھگوان کرشن	۴۲
بانسری والے کی تعریف میں	۴۳
کھانے کی اشیاء کو بدبو سے بچانے کا طریقہ	۴۴
قدرت کے عجیب و غریب کھیل	۴۵
حیرت انگیز مفید ایجادیں	۴۸
نہایت ہی دلچسپ مفید معلومات	۵۱
کیسر کی کیاری	۵۴
نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور خاص علیحدہ نعم	۵۶
بیلنس شیٹ وسہ سالہ رپورٹ دی بھارت کمرشل کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی	۵۷
تبصرہ و ریویو کتب	۵۸
اشتہارات	۵۹

سیوک سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر و پبلشر لالہ کنھیا لال نے چھپوایا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

(۱)۔ جن اصحاب کا چندہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ اور خریداری نومبر سے شروع ہوتی ہے۔ اُنکے نام نومبر کا پرچہ عیسیم کا وی پی کرکے بھیجا جاویگا جن صاحبوں کو کسی سبب خریداری مارتنڈ سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کرکے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہ ہو۔ اور اُن کا بھی بھلا ہو +

بار بار سوچو

دوسروں کی بھلائی سے اپنا بھلا

اگر ہمارے پیارے موجودہ خریدار مارتنڈ کو اپنا پیارا سمجھ کر کم از کم ایک اور نیا خریدار بنانے کی کوشش کریں تو کوئی مشکل نہیں ہے آپ بہنوں کی تھوڑی سی ہمت اور محبت سے ہماری محبت کا دائرہ وسیع ہو جاویگا اور ہم تن من آپکی سیوا اچھی طرح کر سکینگے اور دلچسپ سے دلچسپ مفید عام مضامین سے آپکی روح کو خوش کرنے میں جلدی کامیابی حاصل کرینگے اس بھلائی سے آپکا بھی بھلا ہوگا (ایڈیٹر)

(۲)۔ تبدیلی پتہ اور خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

(۳)۔ جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری بڑھانے میں ہماری تن من سے مدد کرینگے ہم ان کے بہت ہی مشکور ہونگے +

(۴)۔ جو اصحاب مارتنڈ کے پانچ خریدار بنائینگے۔ ان کو ایک سال تک مارتنڈ بالکل مفت دیا جاویگا۔ اگر اُن کی خواہش ہوگی اور جو دس خریدار بنائینگے اُن کو سال بھر کا مارتنڈ اور پچھلے سالوں کے تمام موجودہ پرچے مفت ملیں گے۔ ایسا نادر موقع ہاتھ سے نہ کھوویں۔ کوشش کریں +

(مینیجر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ओ३म्

دین و دنیا کی بھلائی تم اگر ہو چاہتے علم حاصل کرو پھر یہ تمہارا پاس ہے

مارتنڈ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء

اصلی شرافت

بہت سنا کہ ترا خاندان ہے عالی — بہت سنا کہ گھرانے میں تیرے عزت تھی
بزرگی ساتھ بزرگوں کے لے عزیز گئی — روا نہیں ہے تجھے اس پہ فخر و ناز کبھی
بتا مجھے کہ ہاں ہے خود تجھ میں قابلیت بھی

یہ میں نے مان لیا تیرے پاس ہے زر و مال — تجھے سمجھتے ہیں چھوٹے بڑے بہت خوشحال
خوشی و عیش میں تیرے گذرتے ہیں مہ و سال — مجھے غرض نہیں دولت سے ہاں ہے فقط یہ سوال
بتا کہ تجھ میں ہے کچھ جوہر سخاوت بھی

یہ میں نے مان لیا ہے وسیع تیرا مکان — ہے اس کا صحن فراخ اور بڑے بڑے دالان
مکان اس کو نہ کہئے محل ہے عالیشان — مگر ہوئی کبھی تیری طرف سے واں نادان
بتا مسافر و مہمان کی ضیافت بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ میں نے مان لیا کسرتی ہے تیرا بدن بہت ہی ڈنڑ ہیں توانا بہت قوی گردن
اٹھا کے چاہے تو لیجائے بوجھ دو دو من سن ایجوان ذرا کان دیکے میرا سخن
بتا کہ رکھتا ہے کچھ حوصلہ و ہمت بھی

یہ میں نے مان لیا تو بہت ہے خوش تقریر کلام اور زباں میں ہے سحر کی تاثیر
تری زبان سے دل شاد بھی ہوئے دلگیر؟ ترے کلام سے خوش خوش گئے غریب و فقیر؟
بتا مریض کی تو نے ہے کی عیادت بھی

یہ میں نے مان لیا تو نے علم خوب پڑھا بہت بڑا ہے پڑھائی کا تیری سرمایہ
بڑا ہے اس سے بھی گھر میں ترے کتبخانہ مگر پڑھا ہے جو اس پر کبھی عمل بھی کیا
بتا کہ تجھ میں ہے کچھ خلق اور لیاقت بھی

یہ میں نے مان لیا شکل میں ہے تو انساں ہر ایک عضو ہے سالم ہر ایک کام آساں
خدا کی تجھ پہ ہے رحمت خدا کا ہے احساں جواب دے میں ہوں اتنی سی بات کا خواہاں
بتا کہ تجھ میں ہے اے مہر آدمیت بھی

یاد حق

اچھی وہ زبان جو کرے ذکرِ خدا اچھا وہ کان جو سنے ذکر خدا
اچھا ہے وہ دل کہ فکر حق ہے جس میں اچھا ہے وہ گھر جہاں رہے ذکر خدا

تحصیل علوم اور تحصیل معاش دنیا کا خیال فکر دنیا کی خراش
ہر بات کو جس طرح سے ملتا ہے وقت یاد حق کو بھی مہر ملتا اے کاش

(کلام مہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مشرقی سرچشمہ

(از بابو شیو برت لال صاحب ورمن - ایم - اے - امریکہ)

ایک امریکن کتاب کے ایک باب کا ترجمہ

ہر ایک طالب علم جو مغربی خیالات کے تبدیلی کے واقعہ کو بغور مطالعہ کرتا ہے بخوبی جانتا ہے - کہ اس تبدیلی کے پردہ میں جو شے کہ روح محرک بن کر کام کر رہی ہے - وہ ہندوستان و دوسرے مشرقی ملکوں کی صدہا برس کی پرانی فلاسفی ہے - یہ قابل غور معاملہ ہے - کہ پچاس ساٹھ برس کے پہلے کسی ہندو فلسفہ کی کتاب کا ترجمہ ہاتھ آنا عملاً غیر ممکن تھا - یہی کیفیت اور دوسرے مشرقی ملکوں کی نسبت تھی جب وقت مسٹر شوپنہار (مشہور جرمن فلاسفر) کو اپنشدوں کے مطالعہ کا شوق ہوا - اُن کو انگریزی یا جرمنی زبان میں کوئی ترجمہ ہاتھ نہ آیا - بیچارے نے اِدھر اُدھر سے بہت سے منتخب ٹکڑے اکٹھے کئے - اور اُن کو جرمن میں شایع کیا مگر میکسمولر و دوسرے مشرقی علموں کے محققوں کی محنت شاقہ کی بدولت آج دن مشرقی مذاہب کی مقدس کتابوں کا سلسلہ موجود ہے جس نے ہمارے فلسفہ - میٹافزکس اور مذہب کے درمیان عجیب و غریب طرح کا اثر ڈال دیا ہے - اس معاملہ میں تھیاسوفیکل سوسائٹی کی خدمات بہت ہی قیمتی ہیں - اُس نے بہت سے مشرقی خیالات کو مغربی دنیا میں ہر دلعزیز بنایا - اس کے سوا شکاگو کے مشہور مذہبی پارلیمنٹ نے مغرب کی توجہ کو خاص طور پر مشرقی خیال کے مدفون خزانہ کے کھودنے کی طرف مایل کر دیا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس وقت کوئی طالب علم ہند و خیالات کے پیچدار راستہ کو طے کرنے لگتا ہے۔ اُس کو متعجّب ہونا پڑتا ہے۔ کہ جن خیالات کی آواز یونان میں دو ہزار برسوں سے زیادہ گونج رہی تھی۔ اور جو بعد ازاں آج کل کے مغربی اہل خیال کے دماغ دماغ میں جگہ پا رہی ہے۔ وہ ہزار ہا برسوں پیشتر ہندوستان میں موجود تھی۔ خیال کا غیر منقطع رشتہ ان سب کے درمیان برابر دوڑتا آیا ہے۔ اور جس طرح تسبیح کے دانے ایک ڈورے میں گندھے رہتے ہیں۔ اُسی طرح وہ خیال مختلف فلسفہ اور مذاہب کی روح اور روان بنا ہوا ہے۔ مسٹر اڈورڈ کارپنٹر نے کیا اچھا کہا ہے:۔

"اب وقت آرہا ہے۔ جب کہ کرّہ ارض کا محیط کل علم تمام انسانی معلومات میں تار و پود بن کر پیدایش خلقت کے قدیم اور اہم مسئلہ پر عجیب شکل میں روشنی ڈالتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اُپ نشدوں کا سب سے قدیم گیان۔ آتما کے متعلق گہرے اور سچے علم کی ادراک کو شامل کئے ہوئے۔ بُدھ یا لاوتزے کی تعلیم۔ فلاطون کی شاعرانہ باریک بینی۔ مسیح اور پال کے الہامی کلام۔ پلاطینس یا گناسٹک کے غور و فکر کے نتایج۔ یوروپین خیالات کا ذخیرہ۔ چودہ صدیوں کے عجیب تصوّف کی روان لہر۔ سنپوزا۔ برکلے۔ کنٹ۔ ہیگل۔ شوپنہار۔ فیر یہ وغیرہ کے تجسس و تحقیقات نے۔ یہ سب مل ملا کر موجودہ زمانہ کے علم ہیئت۔ سائینس۔ علم الروح کی پیدایش کے سامان اکٹھے کر رہے ہیں۔ اور اس ملاپ کے جس فلسفہ کے پیدا ہونے کا امکان اور گمان ہے۔ وہ عرصہ تک انسانی خیال کو متاثر کئے بغیر نہ رہیگا یہ مشکل سے نیا فلسفہ کہا جائیگا۔ مشکل سے ہم نئے فلسفہ کی خواہش کرینگے۔ کیونکہ ویدک مصنّفین کے اصلی خیالات تواریخی عہد تک شوپنہار اور وہٹ من کے زندگی میں اُتر کر مختلف قسم کے فلسفہ اور مذاہب کی بنیاد بن رہے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہندوؤں کے فلسفانہ خیالات نے آبشار بن کر فلسفہ اور تصوّف اور مذہب کے زرخیز زمین کو ہزاروں برسوں سے سیرابی اور شادابی بخشی ہے۔ میکسمولر اور پال ڈیوسن کے وید اور اُپ نشدوں کے ترجموں میں ہر قسم کے بلند خیالی نیچ موجود ہیں جواب تک مغربی علما اور فلاسفروں کے دلوں میں متمکن ہوئے ہیں ایک مستند مصنّف کہتا ہے۔ ہزاروں برسوں پہلے ہندو فلاسفر نے ہر قسم کے ممکن الخیال فلسفہ کے مسائل پیش کئے ہیں۔ ہندو فلسفانہ دل ایک قسم کا نفیس اور لطیف مخزن بنا ہوا ہے۔ جس سے ہر اہم اور باریک خیال ضخیم اور تعدد کی شکل میں برآمد ہو کر انسان کے علمی و عقلی جذبات کو حرکت دیتا رہا ہے۔ کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی جس کو ہندوستان میں کسی نہ کسی شخص نے کسی نہ کسی وقت میں عملی صورت نہ دی ہو +

وکٹر کازن کہتا ہے:۔ "جب ہم مشرق کے شاعرانہ اور فلسفانہ یادگار کو مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص سب سے زبردست ہندوستان نظر آتا ہے۔ جو اب یورپ میں سنئے سرے سے اپنا عمل دخل کر رہا ہے۔ جب کبھی کسی سچائی کا اعلان یا تحقیقات کرتے اور ہندوستان کے قدیم تجسس اور تفحص کے سامان سے اُس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہماری تحقیقات اس کے سامنے حقیر۔ ادنےٰ اور بچوں کا کھیل نظر آتی ہے۔ اور مجبوراً ہم کو مشرقی فلاسفی کے سامنے گھٹنا ٹیکنا اور اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ مشرق فی البدیہہ بلا مبالغہ نوع انسان کا مہد اور اعلےٰ سے اعلےٰ فلسفہ کا موجد ہوا ہے .... ہندوستان میں بہ حیثیت مجموعی مختصر شکل میں تمام فلاسفی کی تواریخ موجود ہے" +

سر مونیر ولیمز کہتا ہے:۔ "اگر مجھ کو اس بات کے اقرار کرنے کا مجاز ہو تو میں بلا خوف تردید کہوں گا۔ کہ سپنوزا کے دو ہزار برس پہلے ہندو سپنوزا ایسٹ تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈارون ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ ہندو اُس کی تحقیقات کے ہزاروں برس پہلے سے وارث ہو رہے تھے۔ وہ ایولیوشن کے مسائل کو جس کی سمجھ ہمارے سائنس کو اب آئی ہے۔ پہلے ہی سے سمجھتے تھے۔ ابھی ایولیوشن کا لفظ لغت کے ٹکسال میں داخل بھی نہیں کیا گیا تھا۔ کہ وہ دنیا کے زبان میں موجود تھا +

پروفیسر ہاپ سکن کہتا ہے:۔ "فلاطون سانکھیہ فلسفہ کا مقلد تھا جو اُس نے فیثاغورث کے شاگردوں سے سیکھا تھا مسیحی صدی کے چھ سو برس پہلے فیثاغورث کے تمام تعلیم و تلقین کے مسائل ہندوستان میں موجود تھے۔ اگر دو ایک واقعات ہوں تو کسی کو کہنے کا دعوے اور مجاز ہو۔ کہ یہ اتفاقیہ طور پر یونان میں بھی پیدا ہو گئے تھے مگر یہاں تو ساری باتیں اپنے ہندوستانی پیدائش کا اعلان کر رہی ہیں۔ یہ اتفاق کا واقعہ نہیں کہا جا سکتا +

ڈیویز کہتا ہے:۔ "کپل کا فلسفہ دنیا میں سب سے پورانا ہے۔ اس سے پہلے اور کسی نے اس خیال کو قلمبند نہیں کیا۔ ہر بات کا عقلی پتہ دینا۔ اور ہر پیدا سوال کی گتھی عقل سے سلجھانا اُس کی پہلی کوشش ہے۔ قدرت۔ دنیا کی پیدائش انسانی تعلقات۔ انسان کے آیندہ ممکنات کی اُمیدیں یہ سب اُس میں موجود ہیں .... دو ہزار برس پہلے جس راہ پر لوگ چل چکے ہیں۔ انسانی عقل اب پھر اُنہیں کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے" +

ہاپ کنس کا کلام ہے:۔ "ونجیل اور پرمینڈیز ہزاروں برس پہلے ہندو سنتوں میں موجود تھے۔ وہ ان کے تمام خیال اور خیالات کے پہلو سے واقف تھے۔ ایلیٹک کیا ہے۔ وہ اُپنشدوں کی تعلیم کی عکسی صورت ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شلیگل کا قول ہے " یوروپین کا اعلےٰ سے اعلےٰ فلسفہ جس کی تعلیم کا سلسلہ یونانیوں سے آیا ہے۔ مشرقی فلسفہ کے ساتھ مقابلہ کئے جانے پر اُس کی وہ حیثیت ہوتی ہے جو جگنو کی دوپہر کے چمکتے ہوئے سورج کے سامنے ہوتی ہے۔ کمزور۔ کانپتی ہوئی روشنی جو بجھنے کے بالکل قریب ہے"+

مشرق۔ اور اُس میں ہندوستان بالخصوص آیڈیلسٹک فلاسفی کا گھر ہے۔ اور اب اُس سے مغربی خیالات متاثر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کی اعلےٰ فلاسفی اس قدر مکمل ہے۔ کہ جس کی وجہ سے تمام ہندو فلاسفی قریب قریب آیڈیلسٹک ہوگئی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہندوستان صرف آیڈیلسٹک فلسفہ کا گھر ہے بالکل غلط ہوگا۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ وہ ہندوستان میں بہت لطیف بن گئی ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ ہندوستان ہر قسم کے فلسفانہ خیالات کا جو انسانی دماغ سے برآمد ہو سکتے تھے یا ہو سکتے ہیں گھر ہے۔ بدھ کے زمانہ تک صدیوں پہلے سے مختلف قسم کے فلسفہ کی شاخیں وہاں موجود تھیں جن کی تحقیقات اب مغربی اہل خیال کر رہے ہیں۔ بدھ مذہب کے مصنفین اکثر ان کے خیالات کی تردید میں گرمجوشی اور سرگرمی دکھاتے ہیں۔ ڈاکٹر جے۔ ای۔ کارپنٹر کا مقولہ جو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ بہتیروں کے استعجاب کا باعث ہوگا +

آتما کے اقرار کے مسئلہ کے متعلق بُدھ کی رائے میں ساٹھ قسم کی غلطیاں اور دھوکے موجود ہیں۔ اس کے سوا اور بہت سے جرأت والے معلم گذرے ہیں۔ جنہوں نے برہمنوں کے اصولی تعلیم کی غلطی دکھائی ہے۔ یہ کرم کے مسئلہ کے متعلق ہے۔ ان میں سے ایک سنجے گذرا ہے جو بُدھ کا ہمعصر تھا یہ اگناسٹک تھا۔ اجیت عونی لباس پہننے والا مادہ پرست ہے۔ جو آیندہ زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا منکر اور اعلیٰ گیان کا مخالف ہے۔ وہ کہتا ہے انسان چار تتوں کے میل ملاپ سے پیدا ہوا ہے۔ جو اُس کے مرنے پر اپنے اپنے ذخیروں میں ملجاتے ہیں۔ پھر نہ کہیں جنم ہے نہ مرن ہے۔ پورن کشیپ کسی اخلاقی تمیز کو اہمیّت نہیں دیتا۔ نہ اُس کے دانست میں کسی کرم کی جزا ہے نہ سزا ہے۔ گوسالہ کا نکھالی گو سنسار کو مانتا ہے۔ مگر کرم کو نہیں مانتا۔ وہ کہتا ہے۔ قدرتی قانون کے موافق سارا کام خود بخود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایک قانون ہے جو اپنے راہ پر ہے۔ جو ہے وہ ہے۔ اس کے سوا وہ اور کچھ نہیں"+

ان فلسفہ کی شاخوں کے علاوہ مادہ پرستی کا ایک مدرسہ اور ہے جس کا بانی چارواک تھا۔ اس کو لوکا بت بھی کہتے ہیں۔ کٹر ہندو ہمیشہ سے اس کی تحقیر اور تذلیل کرتے آئے ہیں۔ مگر کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا جب اُس کے شاگرد ہندوستان میں نہ رہے ہوں۔ چارواک دنیا کے صرف مادّی پہلو کی طرف نگاہ رکھتے ہیں۔ اُن کی رائے میں مرنے کے بعد شخصی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آتما نہیں ہے۔ وہ بہ آواز بلند کہتے ہیں "خوب کھاؤ۔ پیو۔ چین کرو۔ کیونکہ کل مر جانا ہوگا" وہ براہمنوں کو دھوکے باز اور مذہب کو فریب دینے والا ڈھکوسلہ اور سادہ لوحوں کے لوٹنے کا ذریعہ بتاتے ہیں۔ ویدوں کی توہین کرتے ہیں۔ اور جھوٹ و غلطی سے ما مور سمجھتے ہیں۔ جو اصل میں لوگوں کے قابو میں رکھنے کے لئے گڈھی گئی ہیں۔ آج کل یورپ کے لوگ اکثر اسی طرح کہتے رہتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں مسیح سے پانچ سو یا ایک ہزار برس پہلے اس خیال کے آدمی کثرت سے موجود تھے +

فلسفہ اور مذہب کے تعلق میں ہندوستان نے اعلےٰ سے اعلےٰ اور ادنےٰ سے ادنےٰ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کوئی ایسی اونچائی نظر نہیں آتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس پر چڑھنے سے ہندو دماغ نے کبھی خوف ظاہر کیا ہو۔ اور نہ ایسی گہرائی کا پتہ ملتا ہے۔ جس میں وہ نہ اُترا ہو۔ ایک طرف اچھے سے اچھے لطیف معراجی خیالات ہیں دوسری طرف ستھول سے ستھول سوچ وچار کے سامان ہیں اس دماغی اور روحانیت کی سرزمین کا یہ خاصہ ہے۔ اُس نے خوبصورت فلسفوں کے شاندار اور خوشنما درخت و پودے پیدا کئے۔ جن میں رنگ برنگ کے سہاونے پھول اور لذیذ پھل آے۔ اس سرزمین نے بے شمار زہریلے پودے اور کٹیلی گھاسوں کو پیدا کیا۔ جو دماغی اور روحانی معاملات کے سے زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ مشرقی خیال کے باغیچہ میں جو لوگ نایاب و خوبصورت پھول اور لذیذ و خوشگوار پھلوں کی تلاش کرتے ہیں وہ اُن کو ملتے ضرور ہیں لیکن اُن کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اُس میں خوفناک زہریلی سایہ دار درختوں کے تہ میں ایسے کالے ناگ بھی موجود ہیں جنہوں نے راہ کو روک رکھا ہے۔ ہندو خیال انتہائی درجہ کی طرف مائل رہتا ہے۔ یہ روحانی نصف النہار کی سرزمین ہے *

یہ سچ ہے کہ کٹر ہندو خیال کے فلسفوں میں ظاہرا ایک دوسرے کے ساتھ اختلافی مضامین موجود ہیں۔ وہ باہم متفق اور موافق نہیں نظر آتے۔ مگر یاد رہے کہ یہ اختلافات صرف ایک سچائی کے دکھانے کے مختلف پہلو ہیں۔ جو معلم جس پہلو کو زیر نگاہ رکھتا ہے۔ اُسی پر زور دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان اختلافات کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ شے مفہود کس طرح ظہور پذیر ہوئی اس کا مطلب یہ کبھی نہیں ہے۔ کہ اصولی بنیاد کے معاملہ میں اُن میں اختلاف ہیں۔ کسی ہندو فلسفہ کو لے لو۔ یہ اصول سب میں عام ہے۔ ایک زندگی ہے ایک آتما ہے۔ سارے سچے ہندو فلسفے ایک سچائی اور ایک اصلیت کا اظہار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرتے ہیں۔ اختلافات صرف فروعاتی معاملات ہیں جو اُس ایک کے اظہار یا منعکس کرنے کی بابت سوچے گئے ہیں۔ یونانی فلاسفر اسی ایک کو عالمگیر روح یا دنیا کی روح کہتا ہے۔ چاہے اُس کو ذات مطلق کہو۔ چاہے برہمہ کہو۔ کرشن کہو یا تت ست کہو۔ بات ایک ہے کہنے کے لفظ مختلف ہیں +

ہندو فلاسفی خاص کر ادویت ہے وہ کہتی ہے۔ ہمہ اوست وہمہ ازوست اُس ایک کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس اونچے فلسفہ کو ادویت کیا بلکہ اعلےٰ ادویت سمجھنا چاہیئے +

سوامی ویویکانند جو ویدانت فلاسفی کا رسول بنکر اس ملک میں چند سال گذرے آئے ہوئے تھے۔ اور جن کی طرف ہماری سرزمین کے نہایت عقیل آدمیوں کی توجہ منعطف ہوئی۔ اُنہوں نے اپنے ایک لکچر کے درمیان ہندو فلاسفی کے بابت اس طرح کہا تھا۔

جو شخص کائنات میں احدیت دیکھتا ہے۔ واحد زندگی اور وحدانیت اُس کی نگاہ میں ہے۔ وہ کب دُکھی ہو سکتا ہے؟ .... مرد مرد کے درمیان علیحدگی۔ مرد عورت کے درمیان تفرقہ۔ مرد اور لڑکے کے درمیان جدائی۔ قوم قوم کے درمیان اختلافات۔ زمین کی چاند سے۔ چاند کی سورج سے ذرہ ذرہ کے درمیان علیحدگی۔ دراصل یہ سبب مصائب کے ہیں۔ ویدانت میں یہ علیحدگی نہیں ہے۔ علیحدگی کبھی نہیں ہوتی۔ یہ اصلی نہیں ہے۔ یہ صرف نظر آتی ہے بالا سطح ہے۔ اشیا کے دلوں میں اب بھی اتصال ہے۔ اگر تم اپنے اندر داخل ہو کر دیکھو تو مرد مرد۔ عورت مرد۔ مرد و لڑکے۔ قوم نسل۔ اعلےٰ ادنےٰ۔ امیر غریب۔ انسان۔ دیوتا سب ایک ہیں۔ اور یہ جانور بھی ایسے ہیں بشرطیکہ تم ذرہ گہرا غوطہ لگاؤ۔ اور جس شخص نے اندر دھنس کر اس نظارے کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھا ہے اُس کے لئے دھوکا نہیں ہے۔ دھوکا کیوں ہو؟ اُس کو کیا شے دھوکا دے؟ وہ اصلیت کو جانتا ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں ہے اس کے لئے اب دُکھ کہاں ہے؟ اُس کو کس بات کی خواہش ہو؟ اُس نے اصلیت کا پتہ پالیا۔ وہ اصلیت بھگوان میں ہے۔ جو ہر شے کا مرکز ہے۔ ہر شے اُس میں پروئی ہوئی ہے۔ اور وہ دائمی ست ہے۔ دائمی چت ہے۔ دائمی آنند ہے۔ نہ اُس میں موت ہے نہ بیماری ہے۔ نہ رنج ہے نہ بداطمینانی ہے۔ .... مرکز میں۔ اصلیت میں۔ سچائی میں نہ کسی کا ماتم ہوتا ہے نہ کوئی دُکھی ہوتا ہے۔ اُس نے ہر شے کے پردوں کو اُدھیڑ دیا۔ شُدھ اروپ۔ ادیہ اگُن اس کو نظر آگیا۔ وہ گیانی ہے وہ شاعر ہے۔ وہ آپ زندگی ہے۔ وہی سب کو اُن کے استحقاق کے موافق دیتا رہتا ہے۔.......

جب انسان نے اپنے آپ کو دیکھ لیا۔ جب اُس نے سمجھ لیا۔ کہ وہ کائنات میں لامحدود وجود ہے۔ جب ساری علیحدگیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ جب تمام مرد۔ تمام عورتیں۔ تمام فرشتے۔ تمام دیوتا۔ تمام حیوانات۔ تمام پودھے۔ تمام کائنات ایک ہو رہی ہے اُسی وقت خوف کا خاتمہ ہوگیا۔ کس سے خوف کیا جائے کیا میں اپنے آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہوں؟ کیا میں اپنے آپ کو قتل کر سکتا ہوں؟ کیا میں اپنے آپ کو ایذا دے سکتا ہوں؟ کیا تم اپنے آپ سے ڈرتے ہو؟ تب تمام خوف دور ہو جاتا ہے۔ مجھ کو کس بات کا رنج ہو؟ میں کائنات کی ایک اکیلی زندگی ہوں۔ تب تمام حسد۔ رشک اور بغض دور ہو گئے۔ کون کس سے حسد کرے۔ کیا میں خود اپنے ساتھ حسد کروں؟ بداندیشی نہیں رہی۔ کس کے ساتھ بداندیشی کی جائے۔ اپنے ساتھ؟ سوا میرے اب کائنات میں کون ہے؟......... اس تفرقہ کو مار دو۔ بیہودہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تنگ خیالی کی جڑ کاٹ دو۔ جو علیحدگی پیدا کرتا ہے۔ اُس کو دور کر دو۔" جو اس اختلاف کے دنیا میں صرف ایک دیکھتا ہے۔ جس کو تمام موجودات میں صرف ایک وجود نظر آتا ہے، جس کو سایہ کی دنیا میں صرف اصلیت پر نگاہ ہے۔ اُس کے لئے دائمی شانتی ہے۔ اس کے سوا شانتی کسی کو نہیں ملتی۔ ہاں کسی کو نہیں ملتی"۔

ہم کو اس ہندوادویت واد میں وہ کنجی ہاتھ آجاتی ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے زبردست فلاسفر، اہل مذہب اور علم الروح کے عالموں کے تلاش مقصد ہے۔ جس کو آج کل کے فیلسوف اعلان کر رہے ہیں۔ اس کا اعلان بڑے زور کے ساتھ بڑے شدومد کے ساتھ ہندوسنت پہلے سے کر گئے ہیں۔ ویدانت کے قدیم آواز کو جو سوامی وویکانند کی زبان سے برآمد ہوئی ہے۔ آج کلیہ کے مشتہرہ اعلان سے مقابلہ کرو۔ کرسچن سائنس کی کتاب "سائنس آف ہلتھ" میں میری بیکر ایڈی نے کہیں کہیں اس طرح لکھا ہے:-

میں - میں - میں - میں - میں خود
بھیتر - باہر - سوال - جواب - کیوں - کس طرح -
کہاں - کب - اونچے - نیچے - سب میں
میں - میں - میں - میں - خود (ہوں)

اُسی کتاب میں اس طرح لکھا ہے:-

مادہ میں زندگی - سچائی - تمیز اور اصلیت نہیں ہے - ول لامحدود محیط کل ہے - کیونکہ خدا محیط کل اور تمام و کمال ہے - روح لافانی سچائی ہے - مادہ ہے - آدمی اُس کا عکس ہے - اس لئے آدمی روحانی ہے مادّی نہیں ہے"۔

ایمرسن اس طرح کہتا ہے:-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"سچائی - و خوبصورتی اُسی ایک تمام و کمال کے مختلف پہلو ہیں خدا ہے اور ساری چیزیں اُس کے عکس ہیں .... محیط کل کے اصول کا یہ مطلب ہے - کہ یہ خدا ہی ہے - جو اپنے تمام حصّوں میں نظر آرہا ہے - وہ ہر شے میں ہے - اور ہر شے میں اپنا اظہار کر رہا ہے +

کیا یہ خیالات ہندوؤں کے باطنی تعلیم کے عکس نہیں ہیں ؟

محیط کل وجود کا خیال آج کل کے تمام فلسفوں میں موجود ہے - کاسما پولٹن میگزین میں ہرلڈ پوس نے ایک جگہ یوں لکھا ہے :-

"صرف مذہبی تقریروں میں نہیں بلکہ آج کل کے مدرسوں کے معلّم مان رہے ہیں - کہ انسان خدا کا اوتار ہے - وہ کہتے ہیں یہ ناستک پنا نہیں ہے بلکہ سچی آستکتا ہے" +

نیو تھاٹ کے مقلد اپنے شاگردوں کو یوں سکھاتے رہتے ہیں :-

(تم کہو) "میں خدا ہوں ! خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے - اس لئے چونکہ میں ہوں - اس لئے میں خدا ہوں - ورنہ میں کچھ بھی نہیں ہوں" +

"ایڈوانسڈ تھاٹ" کے متعلق کسی وقت ایک نظم شایع ہوئی تھی - جو اس طرح اسی خیال کا اظہار کرتی ہے" :-

"تو عظیم - لامحدود - دائمی تمام و کمال ہے - کائنات تیرا جسم ہے - تیری روح اس کی جان ہے" +

اگر تو سب میں ہے اور سب کچھ ہے - اگر تو مجھ سے پہلے تھا - تو پھر میں کون اور کہاں تھا +

میں تجھ سے علیحدہ کب رہ سکتا ہوں - پھر میرے لئے تو کوئی جگہ نظر نہیں آتی - تو کیا زمین اور ہوا میں بھر رہا ہے - پھر یقیناً میرے لئے جگہ نہیں ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگر تو خدا ہے۔ اور تمام خلا و وسعت میں محیط ہے تو میں خدا ہوں۔ جس طرح چاہے اس کو سمجھ لے۔ ورنہ میرے لئے کہاں جگہ ہے +

اور اگر میرے لئے جگہ نہیں ہے یا میں کہیں نہیں ہوں۔ میں خارج تو کیا نہیں جا سکتا۔ کہیں نہ کہیں ضرور رہوں گا +

تب ضروری ہے۔ کہ میں تیرا ہی حصّہ ٹھہروں۔ کہ وہ حصّہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر میں تیرا حصّہ نہیں ہوں تو پھر کوئی خدا بھی نہیں ہے +

اس اوپر کے حوالہ میں ہندو خیال موجود ہے +

تبدیلی پتہ کے وقت چِٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں +

موت زندگی اور آنند کے قانون کا اوچیہ آدرش

پیشتر اس کے کہ ہم موت زندگی اور آنند کے قانون کی تشریح کریں ۔ اس کے اوچیہ آدرش کو آپ کے آگے رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ گو یہ اوچیہ آدرش مارتنڈ کا اپنا اعلےٰ ادویش ہے۔ اور اس کے سہارے یہ کام کر رہا ہے۔ اور ہر مہینے اپنے اس ادویش کو اپنے سرورق پر باتری بھاشا کے اکھشروں میں پیش کرتا ہے۔ لیکن ناظرین مارتنڈ میں سے بہت تھوڑے اصحاب ہونگے ۔ جن کی نگاہ اس اوتم ادویش کی طرف جاتی ہو گی۔ اور بہت ہی تھوڑے ہونگے جو اس کی طرف دھیان دیکر بغور وچارتے اور عمل کرتے ہونگے +

یہ اوچیہ آدرش آنند جیون کا خلاصہ ہے۔ ہر پرکار کے سکھوں کا مرکز ہے۔ اس مرکز کے سہارے موت زندگی اور آنند کا قانون پَرچار کر رہا ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو اصحاب اس مرکز کی طرف بخوبی دھیان دیکر اس کے سمجھنے کی کوشش کرینگے اُن کو موت۔ زندگی اور آنند کے قانون کی بخوبی بہ آسانی سمجھ آجاوے گی۔ جو اس سے بے پرواہی کریں گے وہ اصلیت سے محروم رہیں گے۔ جو شخص لکچرار کے بنیادی اصول کو بخوبی یاد نہیں رکھتا۔ وہ اس کے منشاء سے بخوبی لطف نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ اوچیہ آدرش بنیاد ہے۔ اسی کے سہارے موت زندگی اور آنند کی عالیشان عمارت کھڑی ہے۔ اس بنیاد کو پکڑ لو۔ عالیشان محل ہیں خود بخود درسائی ہو جاوے گی۔ اور وہ آنند کا بنیادی اصول اوچیہ آدرش یہ ہے:-

स्वाध्यायो वै ब्रह्म यज्ञः वेदोऽखिलो धर्म्म मूलम॥

سُوادھیائے اور برہم یگیہ ہی اصلیت ہیں۔ یہ دھرم کے دو انگ ہیں۔ دھرم کا مکمل سروپ ہیں۔ ساکھشات دھرم مورتی ہیں۔ ان کا مکمل گیان دھرم کا مکمل گیان ہے۔ ان کا بھلا دینا موت ہے۔ ان کے واسطے کش مکش یا لڑائی کرنا زندگی ہے۔ اور ان کو پراپت کر لینا سچا آنند ہے۔ یہ ویدوکت سچائی ہے ٭

سُوادھیائے ارتھات اپنے آپکو آپ پہچانو

سُوادھیائے کیا ہوتا ہے۔ اس سنسار میں آنند ہی صرف ایک سچائی کُل ہے۔ جس کے واسطے ہر ایک کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ سچے دھرم کے پالن کرنے سے بہ آسانی مل جاتا ہے۔ سچے دھرم کا بُھلا دینا دکھ اور موت ہے۔ سچے دھرم کی پراپتی کے واسطے ہاتھ پیر ہلانا زندگی کا ثبوت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور سچے دھرم میں یک جان یک ذات ہوجانا آنند ہے۔ جڑتا موت ہے چیتنتا زندگی ہے۔ جڑ اور چیتن کا گیان آنند ہے۔ جڑتا دوش ہے چیتنتا گن ہے۔ دوش اور گن کا گیان آنند ہے۔ جڑتا اودیا ہے۔ چیتنتا ودیا ہے ودیا اور اودیا کا گیان امرت ہے۔ جڑ اس کو کہتے ہیں۔ جس میں اپنے آپ حرکت کرنے کی شکتی نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کی حرکت سے حرکت کرے۔ اور دوسروں کے ٹھیرانے سے ٹھیر جاوے۔ غرضیکہ دوسروں کے بالکل ادھین ہو۔ اور اپنے آپ کو نہ سمجھے۔ برخلاف اس کے چیتن وہ ہے۔ جو اپنے آپ حرکت کرے اور دوسروں کو بھی حرکت دے۔ اپنے آپ سکھ بھوگے اور دوسروں کو بھی سکھ بھوگاوے۔ غرضیکہ اپنے آپ اور اپنے کرتبیہ کو اچھی طرح سے سمجھے۔ جو شخص اپنے کرتبیہ کا دھیان نہیں کرتا جس کو یہ پتہ نہیں کہ میں اس جہان میں کیوں اور کس کام کے واسطے آیا ہوں۔ میرا کیا اودیش ہے میرے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ میں کیوں اور کس واسطے کھا پی سو رہا ہوں۔ اخیر میں میرا کیا انجام ہوگا۔ ایسے اگیانی کو مورکھ یا جڑ کہتے ہیں۔ یا زندہ درگور پکارتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو شخص اپنے ہر ایک کرتبیہ کو پورن گیان دھیان سے کرتا ہے۔ چاروں طرف کی خبر رکھتا ہے۔ وہ گیانی یا چیتن کہاتا ہے۔ اور وہ اس سنسار میں جیون مکت کی پدوی پاتا ہے۔ جڑ اور چیتن یا اندھیرے اور روشنی کا مکمل گیان آنند ہے۔ یہی اصلی دھرم ہے اسی کا دھیان کرنا شوادھیائے کہاتا ہے*

اس اصلی دھرم کا دوسرا نام اپنا آپ ہے۔ اپنے آپ کا بھلا دینا موت ہے۔ اپنے آپ کو یاد کرنا زندگی ہے۔ اپنے آپ میں قایم رہنا آنند ہے۔ سنسار بھر کا دکھ سکھ اور آنند اپنے آپ میں ہے۔ اسی واسطے اپنے آپ کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دھیان سُوادھیائے یا گیان دھیان کہاتا ہے +

اپنا آپ ہی اپنا گورو ہے ۔ کوئی کسی کے سمجھانے سے ہرگز نہیں سمجھتا جب تک اس کو اپنی آپ سمجھ نہ ہو ۔ جڑ کو کوئی زندہ نہیں کر سکتا ۔ کوئی شکشا نہیں دے سکتا ۔ جڑ کو شکشا دینی لاحاصل ہے ۔ تعلیم وہاں فائدہ کرے گی جہاں تھوڑی بہت اپنی آپ ہوش یا چیتنتا ہو ۔ جب تک ہم خود سمجھنے والے نہ ہونگے ۔ ہزار کوئی کوشش کرے ہم ہرگز نہیں سمجھ سکیں گے ۔ ہماری اپنی سمجھ کے ساتھ دوسروں کی شکشا فائدہ کرے گی ۔ ہم خود مختار ہیں ۔ ہم اپنے آپ ہی گورو ہیں ۔ اپنے آپ ہی ہم سمجھتے ہیں ۔ اپنے آپ کا نہ ہونا موت ہے ۔ اپنے آپ کی سمجھ زندگی ہے ۔ اسی اپنے آپ کو سمجھنے سے ہم موت : زندگی اور آنند کو سمجھ سکتے ہیں ۔ اسی واسطے دھرم کی سہل سمجھ اپنا آپ ہی ہے اس اپنے آپ کا سمجھنا دھرم کا سمجھنا کہلاتا ہے ۔ یہی سُوادھیائے ہے +

موت دکھ سکھ اور آنند سب کچھ اپنے آپ میں ہے ۔ جاہل اور بے وقوف لوگ دوسروں کو بُرا بھلا کہتے ہیں ۔ دوسروں کی عیب جوئی میں خوش ہوتے ہیں ۔ بدی اور نیکی کی اُمید دوسروں سے رکھتے ہیں ۔ کیول دوسروں کی بھلائی کو اپنی بھلائی سمجھ لیا ہے ۔ لیکن اصلیت کی طرف سے بالکل غافل ہیں ۔ اپنے آپ سے بالکل بے پرواہ ہیں ۔ بُرائی بھلائی ۔ نیکی بدی ۔ دُکھ سُکھ سب کچھ دوسروں کو مان رکھا ہے +

اپنی حیثیت ۔ اپنی عزت ۔ اپنی بڑائی کا ذرا بھی خیال نہیں ہے ۔ جڑ کی طرح دوسروں کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں ۔ اور دوسروں کے بھروسے جیتے ہیں ۔ دوسروں کی زندگی سے زندہ ہیں ۔ اور دوسروں کی موت سے مُردہ ہیں ۔ جہالت اور بیوقوفی سراسر جھوٹ ۔ دکھ اور موت ہے ۔ لیکن کم سمجھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمی اس جہالت کے آتش کدہ میں اپنے آپ کو تباہ کر کے زندگی سے محروم ہو رہے ہیں +

اپنے آپ میں ہی آنند ہے۔ اپنے آپ سے باہر ہو جانے میں دُکھ درد اور موت ہے۔ یہ جگت پر سدھ سچائی ہے۔ جب تک ہم اپنے آپ میں قایم ہیں۔ جب تک ہمارے ہوش قائم ہیں۔ ہم جھوٹ سچ کی بخوبی پہچان کر سکتے ہیں۔ نیکی بدی کو سمجھ سکتے ہیں۔ خود سکھ بھوگ سکتے ہیں۔ پاپ اور دُکھ سے دور بھاگ سکتے ہیں۔ خود زندہ کہلاتے ہیں۔ دوسروں کو زندہ اور دوسروں کی بھلائی کر سکتے ہیں۔ دوسروں کا دُکھ بٹا سکتے ہیں۔ ہم دوسروں کی عزّت کرتے ہیں۔ دوسرے ہماری عزّت کرتے ہیں۔ ہم اپنے دوشوں کو خود دیکھتے ہیں اور دور کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی دوسروں کے دوشوں کو بھی دیکھ کر اُن کا بھی سدھار کر سکتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے جب ہم بھنگ۔ چرس۔ شراب وغیرہ نشیلی چیزوں کا استعمال کر کے۔ یا گندی سڑی باسی ماس مچھلی وغیرہ چیزوں کو کھا کر یا کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یا لڑائی بھڑائی۔ دنگہ فساد اور دوشے بھوگ کے جذبات سے دماغ کو خراب یا زنگ آلودہ کر کے اپنے آپ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اپنے ہوش کو قایم نہیں رکھتے۔ حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ تو لوگ ہم کو پاگل بنا دیتے ہیں۔ کوئی ہماری عزّت نہیں کرتا۔ کوئی ہم کو اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتا۔ کوئی ہمارا اعتبار نہیں کرتا۔ ہم جگہ بہ جگہ خراب و خوار اور ذلیل ہوتے ہیں۔ یہ سب بُرے نتایج اپنے آپکو نہ سمجھنے کے کارن ہیں۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ مفید۔ زیادہ کارآمد زیادہ پراپکاری۔ زیادہ آنند دائک۔ زیادہ دُکھ وناشک۔ زیادہ بیش بل کے دینے والا۔ زیادہ کامیاب بنانے والا اگر کوئی علم ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو پہچاننے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا علم ہے۔ اس متبرک علم سے کوئی بہتر علم نہیں ہے۔ جس نے اس پوتر علم کو سیکھ لیا۔ اس کو اور کسی علم کے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس علم کے گیان سے باقی سب علموں کا گیان خود بخود ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کا علم۔ اپنے آپ کا دھیان یا سُوادھیائے پرم موکش داتا ہے +

سنسار بھر کا بچہ بچہ اگر دوسروں کی بہتری کا خیال چھوڑ دے۔ صرف اپنی بہتری کا خیال رکھے۔ بجائے دوسروں کی بہتری کے خیال میں اپنی طاقت کو صرف کرنے کے۔ بجائے دوسروں کو بُرا کہنے کے اپنے آپ کو بُرا کہے۔ اپنے دوشوں کو خود بخود دیکھنا سیکھ لے۔ اپنے ہی عیب۔ اپنے ہی دوش نکالنے کی کوشش میں اپنی طاقت کو لگا دے۔ اپنی بہتری کا خیال سب سے مقدم رکھے۔ اپنے سداچار کے جیون کو دوسروں کی بہتری کا آدرش جان لے باقی سب وہمی خیالات کو ترک کر دے۔ تو یقیناً آناً فاناً بغیر کسی قسم کی تکلیف کے سنسار بھر میں آنند کا راج پھیل جاوے۔ اور منگلاچار ہونے لگے +

ہمارے خیال میں اپنے آپ کا علم۔ اپنے آپ کا خیال۔ اپنے آپ کی بہتری کی دُھن۔ اپنے آپ ہوش رکھنے کی ودیا۔ اپنے آپ موت سے بچنے اپنے آپ زندہ رہنے اور اپنے آپ میں آنند تلاش کرنے کے قانون۔ غرضیکہ اپنے آپ کے دھیان یا آتم وچار سے بڑھکر کوئی دھرم نہیں ہے۔ کوئی آنند نہیں ہے۔ اس دھرم کا دھیان۔ اس اپنے آپ کا دھیان۔ اس آنند کا دھیان سُوادھیائے کہلاتا ہے۔ یہی آنند جیون کا سچا راز ہے۔ جتنا ہم باہر کی طرف دوڑتے ہیں۔ جتنا ہم باہر کی دلکش چیزوں میں آنند تلاش کرتے ہیں اُتنا ہی ہم آنند سے دُور رہتے ہیں۔ اور آنند سے محروم رہتے۔ دھوکھا کھاتے اور دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ بیرونی اشیاء میں آنند تلاش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرنا بیوقوفی کی نشانی ہے - سراسر جھوٹ اور فریب ہے - آنند اصل میں اپنا آپ ہے - جتنا ہم اپنے آپ کی طرف جُھکینگے - اپنے آپ میں غوطہ لگاویں گے - اپنے آپ کو سمجھیں گے - اتنا ہی ہم کو زیادہ مزا آوے گا - اور اپنے آپ میں ہی وِشوپتی کو پا کر تمام ایشوریہ کے سوامی بنینگے - اور سوتنترتا حاصل کریں گے - اپنے آپ کو سمجھ کر اپنی بے فکری حاصل کر کے اپنے آپ نشکام بن کر سوتنترتا حاصل کرنا اور دوسروں کی سیوا کے یوگیہ بننا سُوادھیائے ہے *

انسانیت کی شناخت - اس سنسار میں بہت ہی کم لوگ ہیں - جن کو انسانیت کی شناخت ہے - جن کو انسانیت کی سمجھ ہے - جو انسان کہلانے کے حقدار ہیں - سب سے اعلےٰ اور آسان انسانیت کی شناخت یہ ہے - کہ وہ اپنے آپ میں اور دوسرے لوگوں میں انسانیت کے اعلےٰ جوہر کی طرف نگاہ رکھے - اور دیکھے کہ آیا وہ اپنے آپ خود اُس اصلی جوہر کا خیال رکھتا ہے یا نہیں - اور اسی طرح سے دوسرے لوگ بھی اُس سے آگاہ ہیں یا غافل ہیں جس جگہ انسانیت کا جوہر دیکھے - وہاں انسانیت کی اُمید رکھے - سچائی کی اُمید رکھے - پریم اور آنند کی خواہش کرے - جہاں انسانیت کا جوہر نظر نہ آوے - وہاں جھوٹ فریب اور مکر سمجھے - دکھ اور موت کا گھر جانے - اصلیت سے گمراہی سمجھے - وہاں سنبھل کر اعتبار قائم کرے - انسانیت کا اعلےٰ جوہر" اپنا آپ یا اپنے ستیہ ادویش کا من و بچ کرم سے ایک کر دکھانا ہے - اپنے سچے ارادہ کو اپنے ستیہ وچار اور ستیہ بانی کو عمل دوارا ستیہ ہی کر دکھانا ہے" جس شخص کا ستیہ ادویش اور کرم ایک نہیں ہے - ارادہ کچھ کرتا ہے - اور کرتا کچھ ہے - یا جس کا کوئی ادویش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہی نہیں ہے۔ وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ اس کی بات میں کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ اس کا ہر ایک کام نشچل اور ناکارہ اور دُکھدائی ہوتا ہے۔ آپ نے اکثر لکچرار ایسے دیکھے ہوں گے۔ جو لکچر دیتے دیتے کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ اپنے اصلی مطلب کو بھول جاتے ہیں۔ خود گھبرا جاتے ہیں۔ اور دوسروں کا بھی بے مطلب بات سے وقت اور دل خراب کرتے ہیں۔ اس طرح سے آپ نے کئی بحث مباحثے سُنے ہونگے۔ جہاں مباحثہ کا مضمون کچھ ہوتا ہے۔ اور اصلی بحث کو کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔ اصلی مطلب ذرا بھی حل نہیں ہوتا۔ مفت میں وقت ضایع کر کے فریقین بے مزہ ہو کر چلے جاتے ہیں اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے بُدھی مان لکچرار ہمیشہ اپنے ادویش کا یعنی نفس مضمون کا خیال رکھتے ہیں۔ اور درجہ بدرجہ سیڑھی بہ سیڑھی اُسی ادویش کو ذہن نشین کراتے ہوئے اپنے آپ کو قائم رکھتے ہیں۔ ہر گز نہیں گھبراتے۔ خود فائدہ اُٹھاتے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور اسی طرح سے تجربہ کار بحث کنندہ بھی اپنے اصلیت کو ہمیشہ قایم رکھتا ہے اور اپنے مخالف کو اصلی ادویش سے اِدھر اُدھر نہیں ہونے دیتا۔ اور جب تک ایک بات کا فیصلہ نہ کرلے دوسری بات کی طرف نہ تو خود جاتا ہے۔ اور نہ دوسرے کو جانے دیتا ہے۔ اس سے طرفین کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور کچھ نہ کچھ نتیجہ نکلتا ہے۔ اس دنیا میں اگر کوئی سچائی ہے۔ تو یہی ہے۔ کہ اپنے کام کا کوئی نہ کوئی سچّا ادویش یا ستیہ آدرش قایم کرو۔ اور اسی کے گرد چکر لگاؤ۔ اسی کو من وچ کرم سے مکمل کر دکھاؤ یہی اپنا آپ ہے۔ یعنی اپنی ہستی کو لازوال زمانہ تک قائم رکھنا ہے۔ ستیہ آدرش کے گرد اپنے آپ کو گھما کر خود زندہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنا اور ساتھ ہی اپنے سہارے دوسروں کو گھماتے ہوئے دوسروں کو بھی زندہ رکھنا اصلیّت ہے" اس اصلیّت کا دھیان سوادھیائے ہے۔ جس کام کو نہ کرنا ہو اس کی طرف دھیان ہی نہ دو لیکن جس اُتم کام کو من وچ کرم سے مکمل کر دکھانا ہو۔ اس کو ہاتھ لگا کر بغیر ختم کئے کم ہمتی سے ہرگز مت چھوڑو۔ اس میں کمال کر دکھاؤ۔ اپنے تن من دھن کو اُسی پر وار دو۔ یہی سچی قربانی ہے۔ یہی کامیابی کا سچا راز ہے۔ اور یہی انسانیت کی اصلی نشانی ہے۔ اور یہی سچا سُوادھیائے ہے +

سُوادھیائے کا اصلی مطلب اور فائدہ

ترقی کا سچّا ذریعہ سوادھیائے ہے۔ ہمارے خیال میں بہت ہی کم لوگ ہیں۔ جو سوادھیائے کے اصلی مطلب کو اصلی راز کو جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوادھیائے پر لوگوں کا بہت کم وشواس ہے۔ اس کی طرف طبیعت ہی رجوع نہیں کرتی۔ اگر کرتی ہے۔ تو خالی دکھلا دے گی۔ جس سے کوئی سچّا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ ہر ایک چیز میں فائدہ اور آنند کے دینے والا اور طبیعت کو رجوع کرنے والا سچا وشواس یا پریم ہے۔ جس چیز پر ہمارا پکّا وشواس ہے۔ اسی میں ہمارا پریم ہے۔ اُسی کی طرف ہمارا من کھچا جاویگا اور وہیں سے ہم کو آنند آوے گا۔ اور اصلی فائدہ ہوگا۔ بغیر پریم اور وشواس کے کسی سے فائدہ کی اُمید رکھنی جہالت اور جھوٹ ہے۔ اسی طرح سے جب تک ہم سُوادھیائے کے اصلی مطلب کو نہ سمجھیں گے۔ سُوادھیائے پر وشواس اور ایمان نہ لاوینگے سوادھیائے سے سچا پریم نہیں لگاویں گے۔ سُوادھیائے کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روزانہ ساتوک بھوجن کی طرح زندگی کے قائم رکھنے کا سچا ذریعہ نہیں مانینگے۔ تب تک ہم کو سوادھیائے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہماری اوستھا دن بدن گرتی جاوے گی۔ ہم اُٹھنے کے قابل نہیں بنینگے۔ ہم ہرگز ترقی نہیں کر سکیں گے۔ جڑ پرکرتی کی طرح فٹ بال کی مانند ہر ایک سے دھکے کھاتے رہیں گے۔ ہر ایک کے غلام بنے رہیں گے۔ ہماری ہستی کا کوئی نام و نشان نہ رہیگا۔ سب سے ضروری اور مفید بات یہی ہے۔ کہ سب سے پہلے سوادھیائے پر وشواس لاؤ۔ اور ترقی کا سچا راز جانو*

اس دنیا میں ہر کوئی ترقی کا خواہاں ہے۔ اسی ترقی کے واسطے جہاں کہیں لڑائی جھگڑے اور دنگے فساد ہو رہے ہیں۔ کوئی کسی سے نیچ نہیں بننا چاہتا ہے۔ ہر ایک کو اونچا بیٹھنے کی خواہش ہے۔ لیکن اس خواہش کو بہت بری طرح سے پورا کیا جا رہا ہے۔ لڑائی جھگڑائی اور دنگہ فساد سے یہ خواہش ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ ترقی کی اس خواہش کو پورا کرنیوالا ایک ماتر سچا ذریعہ سوادھیائے ہے*

سوادھیائے کا اصلی مطلب ہر روز نقل کو اصل سے مقابلہ کر کے اصلیت کا سروپ بنانا یا کرم اور گیان کو ایک رس بنانا ہے یا اپنے آپ کو اصل سے مقابلہ کر کے اپنے آپ کو ستیہ سروپ بنانا ہے اپنے سے بڑے مہاں پرش کے اوتم گن کرم سوبھاو کا اپنے نیچ گن کرم سوبھاؤ کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنے آپ کی کمزوریوں اور کمیوں کو ہر روز دور کرنے کی کوشش کرنا اور اپنے آپ کو مہاں پرش کے اوتم گن کرم سوبھاو والا بنانا سوادھیائے ہے۔ تمام برہمانڈ کے سوامی اوم سچدانند کے وید وکت گن کرم سوبھاو کے مہتو کو اپنے آپ کے الپتو کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی الپ شکتیوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہاں شکتیوں کے دھیان سے مہاں بنانا یا برہم شکتی بنانا سچا سُواد ھیائے
ہے۔ یہی ترقی کا سچا ذریعہ ہے۔ اسی ایک ذریعہ سے ہی بغیر دویش بھاو
کے ہم جلدی ترقی کر سکتے ہیں۔ دن بدن ہمارے جیون پلٹا کھا سکتے ہیں۔
اور ہم سچائی مجسم بن سکتے ہیں۔ جو شخص دوسرے سے لڑائی جھگڑا کر کے
دوسرے کا مال زبردستی لوٹ کر یا چھین کر یا چوری کر کے ظلم سے لیکر یا
حسد ورشک کی آگ سے تپ کر بڑا بننا اور ترقی کرنا چاہتا ہے۔ وہ مہاں پاپی
ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ دن بدن اس کا زوال ہوگا۔ ترقی کا پہلا
اصول یہ ہے۔ کہ چھوٹے اور بڑوں سے پریم کا برتاؤ کیا جاوے۔ بڑوں
کی بڑائی کو دیکھکر حسد کی آگ میں اپنے آپ کو جلا کر نیست و نابود نہ کیا جاوے
یا خود بڑے بن کر دوسروں پر ظلم نہ کیا جاوے۔ بلکہ چھوٹوں کی محتاجوں کی مدد
کر کے اُن کو بڑا بنایا جاوے۔ کیونکہ جو بڑوں سے رشک وعداوت کرتا ہے
اور اُن کی بڑائی دیکھکر اپنے آپ کو بڑا نہیں بناتا۔ اپنے سے بڑوں کو ترقی
کا منبع نہیں سمجھتا۔ بلکہ اُن کی بے عزّتی کرتا ہے۔ وہ بڑا بننے سے رہ جاتا ہے
اور اسی طرح سے بڑا آدمی بن کر جو چھوٹوں کو نہیں اُٹھاتا۔ وہ بھی گر جاتا ہے
اس کی بھی کوئی عزّت نہیں کرتا۔ بڑے آدمیوں کی بڑائی چھوٹوں کی موجودگی
میں ہے۔ چھوٹوں کی رکھشا میں ہے۔ راجا کی بڑائی اپنی رعیّت کی طفیل
ہے۔ اگر راجا رعیّت کا خیال نہ کرے۔ تو راجا کا راج تو کبھی نہیں رہ سکیگا۔
خلاصہ یہ کہ چھوٹے اور بڑے یا الپ اور مہاں کا دھیان اصلی سواد ھیائے
ہے۔ یہی ترقی کا اصلی ذریعہ ہے۔ اسی سے اپنا آپ یا اپنی ہستی یا اپنا دھرم
قائم رہ سکتا ہے۔ اور اسی اپنے آپ یا اپنے دھرم میں ہی سچا آنند ہے۔
اصلی فائدہ ہے۔ اسی سے ہمارے اپنے ہوش وحواس قائم رہ سکتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور ہم دوسروں کے بھی ہوش و حواس قائم رکھ سکتے ہیں +

سُوادھیائے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان پاپ سے بچ سکتا ہے۔ اپنے آپ کو دھرماتما بنا سکتا ہے۔ اپنے آپ کو دوسروں کی سیوا کے یوگیہ بنا سکتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے آپ کی نیکی اور بدی کو ہر روز دھیان کرتا رہتا ہے۔ اپنی بُرائیوں کو اپنی کمزوریوں کو دوسرے مہاں پُرشوں یا پرم گورو پرمیشور کی نیکی اور بھلائی اور طاقت سے ہر روز مقابلہ کرتا رہتا ہے۔ اور نیکی اور پراوپکار کے ستو کو سمجھتا رہتا ہے۔ بھلا وہ بھی کبھی پاپ کر سکتا ہے؟ وہ بھی کبھی کمزور ہو سکتا ہے؟ جو شخص اپنی الپ اچھیا کو پرماتما کی مہاں اچھیا سے ہر روز جوڑے رہتا ہے ور اسی کی اچھیا میں اپنی اچھیا ماننا ہے اُسی کی اچّھیا کے مطابق اپنی اچھیا کو بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھلا اُس سے بھی کبھی پاپ کی اُمید ہو سکتی ہے؟ سچ مچ جو شخص اپنے آپ کو پاپ اور گناہ سے بچانا اور دکھوں اور موت سے بچنا چاہتا ہے۔ وہ ہر روز وید سمرتی سداچار دوارا ایشور کے گُن کرم سوبھاو کو اپنے کرتبیہ سے مقابلہ کیا کرے۔ اور اپنے اصلی کرتبیہ میں جوں جوں کمی دیکھتا جاوے توں توں اُس کمی کو دور کرنے کی کوشش کرتا جاوے۔ اس سُوادھیائے سے ضرور اُس کے پاپ ڈھلکر اُس کا جیون پوتر بن جاوے گا۔ اور دوسروں کی بھی نشکام سیوا کے یوگیہ بنے گا۔ برہم شکتی کے دھیان سے اپنے آپ کو دوسروں کی نشکام سیوا کے یوگیہ بڑا بنانا سُوادھیائے کا اصلی مطلب ہے اور یہی بڑا فائدہ ہے +

برہم یگیہ

برہم یگیہ ایک مہاں کام کو کہتے ہیں۔ جو شخص اس دنیا میں مہاں کام کر سکتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ اسی کی ہی بڑی عزّت آبرو ہوتی ہے۔ وہی اس دنیا میں نیک نام ہوکر مرتا ہے۔ اور اُسی کا اس جہان میں نام و نشان باقی رہ جاتا ہے۔ شری رامچندر جی۔ شری کرشن جی مہاراج۔ راجہ ہرلیش چندر ستیہ وادی۔ سوامی شنکراچارج جی۔ بُدھ دیو جی۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج مہاں پرشوں کا نام مہاں کاموں کے سبب سے ابھی تک اس جہان میں سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ اور تا ابد روشن رہیگا۔ ایک ماتر برہم یگیہ ہی ہے جو سب سُکھوں کا بھنڈار ہے + ...

... نتیجہ شُدھ مکت سوبھاو بخشتا ہے۔ دونوں جہان میں آنند دیتا ہے یہی ایک سچائی ہے۔ جو اس سچائی کو نہیں جانتا۔ اس کی موت ہے۔ وہ ہمیشہ دکھی رہتا ہے۔ اور دُکھ دُکھ پکارتا ہے۔ برہم یگیہ کا کرتا کبھی نہیں گھبراتا۔ وہ سدیو دُکھ سُکھ میں ایک رس رہتا ہے۔ برہم یگیہ کی مہاہم سے ورنن نہیں ہوسکتی۔ برہم یگیہ کی بزرگی برہم یگیہ کے کرنے والے ہی جانتے ہیں +

برہم یگیہ کا پہلا ذریعہ سُوادھیائے ہے۔ جو شخص برہم شکتی حاصل نہیں کرلیتا۔ اپنے آپ سے نشچنت نہیں ہوجاتا۔ اپنی فکر کو نہیں مٹا لیتا۔ اپنی کمزوریوں کو اپنے عیبوں کو دور نہیں کرلیتا۔ دنیاوی ضرورتوں سے فارغ ہوکر اپنے آپ کو نشکام بڑا نہیں بنالیتا۔ وہ کبھی بھی برہم یگیہ یا بڑا کام نہیں کرسکتا۔ اور مہاں پرش نہیں بن سکتا +

ہر روز برہم مہورت میں اپنی اوستھا کو وچارنا۔ اپنی ترقی کے اُپائے سوچنا۔ اور وید آدی ستیہ شاستروں کے سوادھیائے سے چت کو ایکاگر کرکے اصلیت کو سمجھ کر اصلیت کے مطابق شدھی اور باقاعدگی کا نشکام کرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرنا برہم یگیہ کا اصلی ذریعہ ہے۔ اسی طرح سے ہر روز لگاتار نشکام کرم کرتے جانے سے برہم شکتی پیدا کرکے ہم مہاں کام کرنے کے قابل بن جاویں گے اور ہم مہاں پرش کہلانے کے حقدار ہوں گے۔ اور اپنے آپ کو اپنے نام ونشان کو پیچھے چھوڑ کر تا ابد قائم رہیں گے۔ اور برہمانند پاویں گے۔ یہی برہم یگیہ کا سچا ادویش ہے +

ویدوکت سچائی اور اُس کا پھل

اس سنسار میں پراوپکار یا چراچر جگت کی نشکام (بے غرض) سیوا ہی اصلیت ہے۔ سیوہ سے میوہ ملتا ہے۔ اور دکھ دینے والی خواہشوں کی ترپتی ہوتی ہے۔ اور دل میں سچی خوشی۔ اُتساہ اور بل بڑھتا ہے۔ اور پریم سے دل بھرپور ہو جاتا ہے۔ اور جسم کا رنگ و روغن نکھرتا ہے۔ چہرہ پر جلال وجمال آتا ہے۔ شنکا۔ لجا اور بھے کا ناش ہوتا ہے۔ بے فکری سے زندگی کٹتی ہے۔ اور درازعمری حاصل ہوتی ہے۔ اور مکتی کا آنند ملتا ہے۔ اسی واسطے پراوپکار ہی پرم دھرم ہے۔ پراوپکار جیون ہی اصلی آنند جیون ہے۔ یہ ویدوکت سچائی اور اُس کا پھل ہے +

پراوپکار کے دو اصلی سادھن سُوادھیائے اور برہم یگیہ ہیں۔ ان دونوں کے یوگ سے ہی ہم سچے پراُپکاری بن سکتے ہیں۔ خود حرکت کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو حرکت دے سکتے ہیں۔ خود خوش رہ سکتے ہیں اور دوسرو کو خوش رکھ سکتے ہیں۔ استری اور پُرش۔ بھائی بھائی اور بہن بہن۔ راجہ اور پرجا۔ مالک اور نوکر۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی وغیرہ سب کے درمیان ایکتا۔ پریم اور آنند کا رشتہ قائم کرنے والے یہی دو اعلےٰ سادھن سُوادھیائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور برہم یگیہ ہیں - ان کی عظمت دنیا کو ذہن نشین کرادو - خود بخود پریم اور آنند کا راج پھیل جاوے گا - یہی ویدوں کی سچی شکشا ہے - یہی ویدوں کا سار گیان ہے - یہی موت - زندگی اور آنند کا اوچیہ آدرش ہے - اس اوچیہ آدرش کو اپنا ستیہ آدرش بنا کر اسی کے گرد گھومنے سے اسی کے مطابق کام کرنے میں ہی سچا آنند ہے - یہی آنند جیون کا سچا راز ہے - اس آنند وایک سندیسہ کو ذہن نشین کرانے کے لئے مارتنڈ نے جیون دھارن کیا ہوا ہے - اور اسی کو یاد کرانے کے لئے مارتنڈ کے سرورق پر ماتری بھاشا میں اس ستیہ آدرش کو ہر مہینے پیش کیا جاتا ہے +

پیارے ناظرین بار بار اس ستیہ آدرش کو پڑھو اور وچارو - اسی کے اندر سے آپ کو قسم قسم کے ہیرے - لال اور جواہرات ملینگے - اور اصلی دھن کو پا کر مالا مال ہو جاویں گے - آپ کی سب بیرونی خواہشیں مٹ جاویں گی - اور آپ اپنے آپ میں ہی مگن ہو کر برہمانند کے مزے لیں گے - اوم شانتی - شانتی شانتی + (باقی آیندہ)

آئینۂ خود شناسی

(مثنوی مولانا روم کی ایک حکایت سے چند نکتے)

اے نفس اللہ کے مقبول بندوں کے خیالات و معاملات کو اپنی طرح نہ سمجھ - لکھنے میں شیر اور شیر (بمعنے دودھ) ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں - لیکن خواص و صفات اُن کے الگ الگ ہیں - یہ مت کہُ - کہ وہ بھی ہماری طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کھاتے اور سوتے۔ اور بیٹھتے اور اُٹھتے ہیں۔ ہم میں اور اُن میں زمین و آسمان کا فرق ہے +

اے دل کے اندھے برابری کے دعوے کو تو خوب مستعد ہے۔ لیکن کبھی یہ بھی سوچا۔ کہ مکھی سے نیش بھی ہے۔ اور نوش بھی۔ آخر اس کی وجہ۔ اور یہ دیکھ! ہرن گوبر بھی دیتا ہے اور مشک خالص بھی۔ جس کی قدر و قیمت تمام جہان میں مشہور ہے۔ ایک ہی قسم کا ہرن اور ایک ہی قسم کی مکھی سے کیسے مختلف نتائج ظہور میں آتے ہیں۔ اہل دنیا ایک چیز کھاتے ہیں اُس سے بخل و حسد پیدا ہوتا ہے۔ وہی چیز پاک لوگوں کے لئے خدا کا نور بن جاتی ہے ظاہر ہے۔ کہ جیسی زمین ہوگی ویسا ہی وہ پھل دے گی +

اے لذّات دنیوی کے بھوکے اور آب نمود کے پیاسے! تیری قوت ذائقہ ٹھکانے پر ہوتی۔ تو نے ہر شے کا مزا چکھا ہوتا۔ تو شہد اور موم میں تمیز کرتا۔ اور جادو اور معجزہ میں نمایاں فرق محسوس کرتا۔ تو نے دونوں کو مکر اور فریب پر محمول سمجھا۔ اور موسےٰ کے عصا کو بھی ساحروں کا عصا سمجھا۔ جو کچھ آدمی کرتا ہے۔ بندر بھی وہی کرسکتا ہے۔ لیکن غور سے دیکھ۔ کہ کیا بندر آدمی کی برابری کا دعوےٰ کرسکتا ہے؟ اور اگر کرسکتا ہے تو کیا وہ زیبا اور برمحل ہے؟

اے ظاہر داری کے دیوانے! دیکھ اُن دو شخصوں کو جو خانۂ خدا میں سربسجود ہیں۔ دونوں نماز پڑھتے ہیں۔ دونوں دعا مانگتے ہیں۔ دونوں نے وضو کیا ہے۔ اور دونوں اس وقت خدا کے برگزیدہ بندے نظر آتے ہیں لیکن اُن میں ایک منافق ہے۔ جس کا حج زکوٰۃ روزہ سب کچھ نمائش کے لئے ہے۔ ایک مومن ہے جس کی دین اور دنیا دونوں جگہ میں سرخروئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ مومن کے چار حرف ہیں۔ میم۔ واو۔ میم۔ نون۔ مومن اگر نیک کام کرتا ہے۔ تو ان لفظوں میں کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اور اگر منافق کوئی بُرا کام کرتا ہے۔ تو اس کے پانچ حرفوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اپنے اعمال ہیں جو ساتھ جاتے ہیں۔ اور جن کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔ مومن اللہ کی رحمت ہے۔ ایک پھول ہے۔ کہ جس کے کھلنے سے ایک عالم معطّر ہو جاتا ہے منافق دوزخ کے درخت کی ایک کونپل ہے۔ کہ جب پھوٹتی ہے تو چاروں طرف تفرقہ اور پھوٹ پیدا کر دیتی ہے +

اے حسد و تعصّب کے پتلے! اوروں کو دیکھ کے جلتا ہے مگر بے فائدہ شکائتیں کرتا ہے۔ مگر بے سود۔ آدمی بن وہ آدمی جس کو صابر و شاکر کہتے ہیں۔ اور جو اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو پہچان۔ جس قدر عیوب و نقائص تجھے اوروں میں نظر آ رہے ہیں۔ جب خودی کا پردہ اُٹھ جائیگا تو تمام جہان کے گناہ اور عیوب تجھے اپنے آپ میں نظر آئینگے اور پھر تو کہیگا۔ ع۔

پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

یہ شکایتوں کے دفتر اور شکووں کی داستانیں بند کر اور وہ کام کر جن کی وجہ سے شکوہ شکائتوں سے تجھے لب آشنا ہی نہ کرنے پڑیں۔ افعال ٹھیک رکھ۔ اقوال درست بنا۔ عیب جوئی ترک کر۔ اور اعمال۔ اعمال حسنہ کا بہترین نمونہ بنا دے۔ پھر دیکھ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ اور کس شوق اور بیتابی سے اللہ کی رحمت تجھ سے بغلگیر ہونے کو دوڑتی ہے۔ ؎

عام ہیں اُن کے تو الطاف شہید ہی لیکن
تجھ سے کیا ضد تھی جو تو کسی قابل ہوتا

(کشمیری میگزین)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنے آپ کو پرماتم وشواس سے پختہ کرو بزدل نہ بنو

یہ دنیا کسی کی ہے وہ اُس کا مالک ہے۔ جس طرح باغبان کو اپنے باغ کے ایک ایک پودے کا خیال رہتا ہے۔ اُسی طرح اس کو تمہارا خیال ہے۔ ایسی حالت میں تم کو کیوں مایوس ہونا چاہیئے۔ سنو۔ اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

تم خود نہ تو پیدا ہوئے نہ خود مر سکتے ہو۔ اس میں بھی کسی کا ہاتھ ہے۔ وہ جانتا ہے کب تک تم کو زندہ رہنا چاہیئے۔ اور اُس وقت تک تم زندہ رہو گے۔ ہزار کوشش کرو۔ تم اپنی خواہش سے نہ مر سکتے ہو۔ نہ جی سکتے ہو۔ اس لئے اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

جب تم پیدا ہوئے تھے۔ تمہارے دنیا میں آنے سے پہلے۔ ماں کی چھاتی میں دودھ موجود کر دیا گیا تھا۔ اب بھی قدرت میں تمہارے رزق کا سامان بکھیرا ہوا ہے۔ تم دیکھتے نہیں۔ ناحق گھبراتے ہو۔ کوئی شخص بے رزق نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اس پر وشواس رکھو۔ اور بزدل نہ بنو +

دنیا میں کوئی وجود بے فائدہ نہیں پیدا کیا گیا۔ یہ قدرت بڑی زبردست منتظم ہے۔ یہاں ایک سوکھا پتا بھی فضول نہیں پڑا رہنے پاتا۔ نظام آفرینش میں جس کی ضرورت ہے۔ اُسی کو زندگی کا استحقاق بخشا جاتا ہے۔ جس کی ضرورت نہیں ہے وہ نظر سے چھپا دیا جاتا ہے۔ اور قدرت کی طاقتیں اُس پر اپنا کام کرنے لگتی ہیں۔ تم ابھی ہٹے کٹے ہو۔ قدرت تم کو زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ اسلئے اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جاہل کہتا ہے - میں زہر کھا کر مر جاؤں گا - زندگی کا خاتمہ کر لوں گا - لیکن اگر ایسا سرنوشت نہیں ہے تو اس کا کہنا فضول ہے - اس نادان سے کہو - اپنے آتما کے پاکی کی طرف دھیان دے - مایوس نہ بنے اور تم بھی اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

تم کہتے ہو "ہائے - میں نے موقع کھو دیئے" - لیکن بتاؤ تو صحیح - دنیا میں کس نے موقعے نہیں کھوئے - تم کہتے ہو - زندگی کے مزے کم ہو گئے - وہ خوشی نصیب نہیں - مگر کون ہے جو ایسی بات نہیں کہتا - ان شکائتوں کو چھوڑ دو - موجودہ وقت میں سرگرمی سے کام کرو - اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

گزرے ہوئے وقت کو بھول جاؤ - عزیزوں کی بیوفائی کا خیال دل میں نہ لاؤ - سوچو - وقت کیا ہے - اور مقتضاوقت کیا ہے - زندگی شکایت کے لئے نہیں بنی - کام کے لئے ملی ہے - اس لئے موجودہ زمانہ میں کام کے دھن میں لگو - اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

آگے کی طرف دیکھو - عورتوں کے قصہ کہانیوں میں اکثر تذکرے آئے ہیں - ایک مایوس شاہزادے کو کوئی سادھو مل جاتا ہے - اور ہدایت کرتا ہے تو مڑ کر نہ دیکھ - کوئی تجھ پر غالب نہ آویگا - تم بھی ایسا ہی کرو - اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

جو زمانہ گزر گیا - ہاتھ سے چلا گیا - جو آوے گا - اُس کی نسبت پیشینگوئی نہیں کی جا سکتی - صرف موجودہ وقت میں موقع ہے - رنج کے آنسو پونچھ لو - صرف کام میں لگو - اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

اگر تم بیمار ہو - تم کو صحت ملے گی - اگر تم مفلس ہو - دولتمند بنو گے - اگر کمزور ہو - طاقت نصیب ہو گی - صرف اپنے آتما کی چھپی ہوئی طاقتوں کا تصور کرو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام لگو۔ اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ حاسد تم کو رنج نہیں دے سکتا۔ رقیب تم کو دانوں پیچ کے رشتہ میں نہیں پھنسا سکتا۔ بشرطیکہ تم اس کی طرف توجہ نہ دو۔ صرف اپنا کام کئے جاؤ۔ اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

اگر روپیہ نہیں کچھ ہرج نہیں۔ اگر نوکری نہیں کچھ مضائقہ نہیں۔ سوچو موقع آرہا ہے۔ کوئی بھی بے رزق نہیں رہ سکتا۔ تلاش شرط ہے۔ اس لیے اس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

تم آتما ہو۔ تم ایشور کے پتر ہو۔ تم میں الوہیت کے اوصاف موجود ہیں۔ تم میں طاقت ہے۔ تم میں زور ہے۔ موت و فکر کے خیال کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دو۔ "آتما" موت و فکر دونوں سے آزاد ہے۔ اس لئے اس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

کون کس کا دوست۔ کون کس کا دشمن۔ تم اپنے آپ دوست۔ تم آپ اپنے دشمن۔ غلط فہمی۔ جہالت اور نادانی نے تم کو مصیبت کے دام میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر ایک مرتبہ یہ خیال دل میں آجائے۔ کہ آتما سب کچھ کر سکتا ہے تو ابھی دکھوں کا ستیاناس لگ جائے۔ اس لئے اپنی ذات کا تصور کرو۔ اُس پر وشواس رکھو۔ اور بزدل نہ بنو +

کتنے آدمی رنج کے مارے پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرنے چلے۔ کتنے دریا میں ڈوبنے کو آمادہ ہوئے۔ کتنوں نے زہر سے اپنا خاتمہ کرنا چاہا۔ مگر کسی آدمی نے اُن کو باز رکھا۔ وہ کام کرنے لگ گئے۔ آج وہ خوشحال ہیں۔ نوکر چاکر ہیں۔ عزت و آبرو والے ہیں۔ اس لئے تم بھی ایسا ہی کرو۔ اُس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ سچ ہے دنیا میں طرح طرح کی مصیبتوں کے جھکولے آتے ہیں۔ مگر یہ حالتیں صرف امتحانی ہیں۔ جس طرح کھڑے ہونے سے پہلے بچے کو بار بار گرنا پڑتا ہے۔ آخر وہ سب پر غالب آ کر پھر کھڑا ہو کر اپنے پاؤں چلنے لگتا ہے اسی طرح تم بھی ان پر غالب آنے کی خواہش و کوشش کرو۔ اس پر وشواس رکھو اور بزدل نہ بنو÷

پاپی دیور کے ناپاک دل کو ہلا دینے والی پوتر دیوی

راج متی

راج متی۔ سوٹھ دیش کے رہنے والے ایک جینی سیٹھ کی لڑکی تھی۔ کُل کی اونچی۔ خاندان کی شریف۔ ارد گرد کے رہنے والے اس گھرانے کی بڑی عزت کرتے تھے۔ راج متی بہت نیک اور دھرماتما لڑکی تھی۔ جیسا جینیوں میں اکثر دستور ہے۔ اُس کو معمولی قسم کی تعلیم بھی دی گئی تھی۔ ماں باپ نے اُس کی شادی کر دی۔ اسکے شوہر کا نام نیمی ناتھ تھا۔ اور چونکہ اُس میں وہ سب اوصاف موجود تھے۔ جو جین دھرم سے مخصوص ہیں۔ اس شادی کے موقع پر بہت خوشی منائی گئی ÷

جب شادی کا رسم ادا ہو چکا۔ اور دولہہ دولہن کے رخصت کا وقت آیا۔ اتفاق وقت نیمی ناتھ شادی کے کپڑے پہنے ہوئے اپنے سسر کے مکان کے پچھلے حصے کی طرف سے گذرا۔ وہاں بہت سے مویشی بندھے تھے۔ جو بھوک پیاس کی شدت سے سخت تکلیف میں تھے اُس نے پوچھا ان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جانوروں کی حالت بتا رہی ہے۔ ان کو گھاس چارہ نہیں دیا گیا۔ آخر ایسا کیوں ہوا؟ اور اتنے جانور ایک جگہ کیوں بندھے ہیں؟

جس شخص کے سپرد مویشیوں کے رکھوالی کا کام تھا۔ اُس نے جواب دیا "مہاراج جی! یہ سب مویشی دور سے منگوائے گئے ہیں۔ سب آپ کو جہیز میں دیئے جائینگے۔ چونکہ شادی کے کام کاج میں سب مصروف تھے۔ کسی کو اِنکے چارہ پانی کا خیال نہیں ہوا۔ یہ بھوکے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ آپ کے سُسر سے کہا۔ اُنہوں نے اب کی مرتبہ روپے دیئے ہیں۔ میں جاتا ہوں۔ جلد انتظام کرونگا بات تو کچھ بھی نہیں تھی۔ مگر اس نے نیمی ناتھ کے دل پر سخت اثر پیدا کیا۔ بالعوض اس کے کہ وہ جنواسے میں جاوے۔ اُس نے چرواہے سے متوجہ ہو کر کہا۔ "مترا! میرے شادی کے آنند اُتسو میں ایسے انرتھ کا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ شادی مبارک نہ ہوگی۔ میری زندگی اور میرے تعلقات پر لعنت ہے جس کی وجہ سے اتنے جانداروں کو ناحق کی تکلیف دی گئی۔ اور لعنت ہے اُن آدمیوں کی سمجھ بوجھ پر جو شادی کے ترنگ میں مست ہو کر اس طرح اپنے دھرم کو بھول جاتے ہیں۔ میری زندگی کی ابتدائی منزل میں یہ خرابی واقع ہوئی۔ آیندہ کیا جانے کیا کیا مصیبت پیش آئیگی۔ اس لئے مجھ کو خوف معلوم ہو رہا ہے۔ تو مہربانی کر کے ان سب کو ابھی آزاد کر دے تاکہ یہ گھاس چر کر اپنی بھوک رفع کریں۔ اُس نے چرواہے کے جواب کا انتظار نہیں کیا۔ اور خود اپنے ہاتھ سے گائے اور بیلوں کے رستے کھول دیئے۔ چرواہے نے بھی مدد کی؟

جب سب مویشی یکے بعد دیگرے چرنے لگے اور نیمی ناتھ کے طرف احسانمند ہی کی نظر سے دیکھنے لگے۔ وہ جنواسے میں واپس آیا۔ اور شادی کے لباس اُتار کر معمولی کپڑے پہن لئے۔ اور اپنے ماں باپ سے سادھو ہونے کی درخواست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی ماں باپ نے رو رو کر بہت کچھ سمجھایا بجھایا۔ مگر اُس نے کسی کی نہیں سنی اور سب کو روتا ہوا چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا۔ اور اپنے دھرم کے موافق کسی تنہائی کی جگہ میں جپ تپ کرنے لگا +

نیمی ناتھ کے سادھو ہونے کی خبر نے راج متی کے گھر میں بھی کُہرام مچادیا۔ نیمی ناتھ کا چھوٹا بھائی بھی اُسی وقت سادھو ہو گیا۔ راج متی نے بھی اب باپ کے گھر میں رہنا مصلحت نہیں سمجھا۔ اُس نے اپنے دیور یعنی نیمی ناتھ کے چھوٹے بھائی کے ساتھ گرنار پربت کی چوٹی پر آ کر یوگینوں کا بھیس دھارن کیا۔ اور وہاں ہی رہنے لگی +

راج متی کی جوانی اور اُس کی تپسیا کا واقعہ شہر والوں کے لئے نہایت قابل رحم مضمون تھا۔ وہ ستی بڑی سختی سے ریاضت شاق کرنے لگی +

ایک دن وہ بستی سے بھیک مانگ کر اپنے کوہستانی گپھا کی طرف واپس آ رہی تھی۔ برسات کا زمانہ تھا۔ پانی خوب چھم چھم برس رہا تھا۔ آتے وقت اُس کی باریک دھوتی بالکل پانی سے تر ہو کر جسم سے سمٹ گئی تھی۔ اُس کا دیور دوسری گپھا میں بیٹھا ہوا اُس کو نظر غور سے دیکھتا رہا۔ راج متی نہایت حسین تھی۔ اُس کے دل میں ناقص خیال پیدا ہوئے۔ وہ اُس کے قریب آیا۔ راج متی نے اُس کی صورت دیکھی۔ سمجھ گئی۔ مگر دل کو ضبط کر کے اُس کو اُپدیش دیا۔ سوا اس اُپدیش کے اُس ستی کا اور کچھ حال ہم کو نہیں معلوم ہے۔ اُس کا اُپدیش نظم میں ہے۔ ایک گجراتی شاعر نے پراکرت زبان سے ترجمہ کیا ہے۔ نظم کا ترجمہ نظم میں نہیں ہو سکتا۔ شاعر کے پرسوز کلام کو دوسری زبان میں ادا کرنا ہی مشکل ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں اس کا لُبّ لُباب پیش کرتے ہیں +

"برسات کے دن ہیں کوئل چہک رہی ہے چپا کے پھول

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کھلے ہوئے ہیں۔ زمین نے ہری چادر اوڑھ لی ہے۔ سنسار کے بیوہار کرنے والے کام کے بس ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس ان کے لئے ہے جنھوں نے کوئی خاص برت دھارن کیا ہے" +

"نیمی ناتھ نے اپنے مثال سے ہم کو درڑھتا وسچے برت دھارن کرنے کی ہدایت کی جو پربت کی چوٹی پر بستا ہے۔ اگر وہ نیچے گر جائے تو پھر اُس کی ہڈی تک کا پتہ نہ ملیگا۔ تن کے چھوٹنے کا غم نہیں۔ لیکن ورت کا بھنگ ہونا افسوس کی بات ہے" +

"جس کام نے وسوامتر سے جتی کو مار گرایا جس نے شرنگی رشی کو ناچ نچایا۔ اُس سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یہ وہ دشمن ہے جس نے راون کے سونے کی لنکا مٹی کرادی۔ اُس کے اولاد میں ایک شخص ابھی زندہ نہ رہا۔ جو گھر میں چراغ بتی جلاتا۔ افسوس ہے اگر آدمی ان کتھاؤں کو پڑھ کر محتاط نہیں بنتا" +

"تیل ہے بتی ہے۔ چراغ جل رہا ہے۔ اگر کام کی تیز ہوا اُس کو نہ لگے۔ تو وہ کتنے بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاوے گا۔ اپنی روشنی کا اظہار کرے گا۔ افسوس کام کی ہوا کا جھونکا اُس کو جلنے بجھا دیتا ہے" +

"گھر چھوڑا۔ باہر چھوڑا۔ دھن چھوڑا۔ دولت چھوڑا۔ مگر کس حیلے؟ اگر آدمی کو سنسار پیارا تھا۔ تو پھر اُس کو سوانگ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ سچے آدمی دنیا میں کم ہیں افسوس ہے اُن پر جو سچائی کا دامن نہیں پکڑتے" +

"یہ حسن چند روزہ ہے۔ یہ جوبن چھن بھنگی ہے۔ بھونرا گھوم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر کر کنول کے گرد منڈلاتا ہے۔ دو دن بعد پنکھڑیاں گر جائیں گی
سُرخ رنگ سیاہ ہو جائے گا۔ جن پھولوں میں رس ہے وہاں
خشکی اور بدبو آئے گی۔ نادان بھونرا! تیرے عقل پر افسوس
ہے"۔

"کام کرودھ لوبھ موہ سب دُکھدائی ہیں۔ جو ان کے پھندے
میں آگیا۔ وہ بُری طرح مارا گیا۔ اُس کی جڑ کٹ گئی۔ کون ہے۔ جو
اُس کی مصیبت سے بچا سکتا ہے۔ افسوس! آدمی خود ہی پھنستا ہے
اور بدھاتا کو دوش دیتا ہے"۔

"دیور! تو اپنے ورست کو یاد کر۔ کل کی لاج کر۔ سچے جینی کی طرح
اپنے دشمن کو جیت لے۔ کیونکہ جو ان کو جیت لیتے ہیں۔ وہی جن
ہیں وہی جینی ہیں۔ وہی بھوساگر کے پار جاتے ہیں۔ اور مُکت
شلا پر آسن جماتے ہیں"۔

اس ہدایت نے اپنا اثر پیدا کیا۔ اُس کے دیور نے شرم سے گردن نیچی کر لی۔ راج متی کے پاؤں پر گر کر روتے ہوئے لہجہ میں معافی مانگی۔ کہتے ہیں محض راج متی کے صحبت اور اُس کی مفید تعلیم سے یہ شخص مہاتما بن گیا۔ زندگی بھر پھر اپنے دھرم سے نہیں گرا۔ اور آخر میں نروان پد کو پراپت ہوا۔

پیٹ کے کیڑے

جب آدمی اس قدر معدہ اور انتوں کو خراب کر دیتا ہے۔ کہ معدہ میں فضلہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جمع رہنے لگتا ہے۔ اس وقت اس فضلہ کے سڑنے سے معدہ میں اور آنتوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ کیڑے اگر محدود سے چند ہوں تو کچھ نقصان نہیں ہے۔ بلکہ فائدہ ہے۔ مگر جب زاید ہو جاویں۔ تو نقصان پہنچتا ہے اور وہ اصلی اعضاء کو چاٹنے لگتے ہیں۔ جس سے منہ سے پانی آنے لگتا ہے اور رات کو دانت رگڑنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ جب اس سے زاید ہو جاویں تو رنگت سفیدی مائل ہو جاتی ہے۔ اور بدن میں کمزوری ہونے لگتی ہے۔ اور آخری آنت میں ان کے کاٹنے سے ایک قسم کی خراش دار جلن ہوتی ہے جس سے انسان کو تشنج کی مرض ہو جایا کرتی ہے۔ ان کے دور کرنے کا نہایت آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ نہ تو یہ کیڑے رہیں اور نہ نقصان پہنچاویں۔ مگر رفتہ رفتہ شکم سے دور ہوتے جاویں۔ اور آخر کار بالکل نہ رہیں +

بچوں کو یہ کیڑے زیادہ ستاتے ہیں۔ اور بواسیر بادی والے کو بھی اکثر بوجہ نفخ اور بادی بلغم کے بڑھنے کے زیادہ تکلیف دیتے ہیں۔ اس لئے بچوں کے واسطے تو یہ دوائی مفید ہے:۔

اجوائن ۱ تولہ۔ گودہ گھیکوار ۱ تولہ۔ ان کو ملاکر خوب باریک پیسکر خشک کریں۔ اور ہر روز ½ رتی دیدیا کریں۔ دو ہفتہ میں کرم بالکل دور ہو جاوینگے +

نوجوانوں کے واسطے یہ دوائی مفید ہے:۔

گندھک آنولہ سار ۲ تولہ۔ گودہ گھیکوار ۴ تولہ۔ کیلہ ۵ تولہ۔ ان کو باریک پیسکر چنے کے برابر گولیاں بناویں۔ ایک یا دو گولی صبح اور اسی قدر شام بعد غذا پانی سے کھایا کریں +

پارہ مصفی ۱ تولہ۔ گندھک ۵ تولہ۔ ان کو ملاکر آگ پر پگھلا دیں۔ جب ہر دو ملجاویں تو اتار کر باریک پیسیں۔ بقدر ½ رتی مکھن سے ملاکر ہر روز کھلا دیں۔ تو کرم وغیرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی دور ہو جاوینگے - اور قوت بھی بیحد بڑھے گی +

اطلاع - جو آدمی زیادہ دیر تک ایک ہی جگہ بیٹھے رہیں - یا سرد اور تر اغذیہ زیادہ کھاویں - مثلاً بھنڈی - ککڑی - توری وغیرہ اور ورزش یا محنت کا کام نہ کریں - ان کے بدن میں کرم بڑھجاتے ہیں - اور سخت نقصان پہنچاتے ہیں - ان کے واسطے نسخہ نمبر ۲ - استعمال کرنا ضرور ہی فائدہ مند ہوگا +

(سورج پرکاش امرتسر)

بھارت اُدھارک بھگوان کرشن

کون ہے جو کرشن پیارے نام کا سایل نہیں — دل نہیں وہ دل جو چرنوں پہ ترے مائل نہیں
فلسفے کا کونسا عالم ترے قایل نہیں — مجھ سے پوچھو تو کہوں اس بحر کا ساحل نہیں

جس جگہ تک پہنچتا ہے یہ خیال نقطہ رس
تو ہی تو آتا نظر ہے ایک عالم میں و بس

سُن رہا ہے کون کانوں سے وہ بنسی کی صدا — یاد آتے ہیں کسے گروہ ترے ناز و ادا
ہیں اگر مور و مکٹ اور تلک پر لاکھوں فدا — ڈھونڈتے ہیں نٹ چھبا کے ہزاروں نقش پا

ہو نشاں گر خاکِ پا کا بھی کہیں سنبھال لیں
چوم لیں سر پہ رکھیں آنکھوں میں اُس کو ڈال لیں

ڈھونڈتے ہیں کوئی تجھ کو گوپیوں کے درمیاں — دیکھتے ہیں کوئی بن میں گئے بچھڑوں کے نشاں
کھوجتے ہیں کوئی برندابن و متھرا کے مکاں — دیکھتا ہے کوئی آنکھیں بھر کے سوئے آسماں

چل بسے جنگل میں لاکھوں چھوڑ کر اسرار سب
یاد میں تیری کنھیا بھولے ہیں گھر بار سب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آفتوں پر آفتیں اس قوم پر آتی رہیں | خون کی ندیاں بھی اسکے سر سے بہ جاتی رہیں
اس کی کشتی سے چٹانیں لاکھوں ٹکراتی رہیں | چرخ گردوں کی بھی موجیں لاکھ بل کھاتی رہیں

چھوڑ کر اپنے بھی اپنا ساتھ جبکہ ہٹ گئے
چھوڑا نہ تیری یاد کو گو سر ہزاروں کٹ گئے

اِک زمانہ تھا ہماری قوم تھی فخرِ جہاں | صنعت و حرفت و علم زر کی تھی گویا یہ کان
ادم کا تھا آسماں پر ایک لہراتا نشاں | کرشن تیرا نام تھا ہر ایک کے ورد زباں

یک بیک سیلاب آیا اور سب کچھ بہہ گیا
بھول کر سب کچھ تمہارا آسرا اک رہ گیا

دھرم پر چاروں طرف سے اک گھٹا چھائی ہوئی | کشتیٔ اُمید قوم ہے جبکہ چکرائی ہوئی
علم و دولت کی جگہ حسرت جہاں آئی ہوئی | آج دیکھیں کس طرح واں ترم آرائی ہوئی

جنم اُتسب کرشن بھگوان آپ کا منتا رہے
ہاتھ جوڑے تجھ کو وعدہ یاد ہیں دلوا رہے

جو صا بھارت میں ارجن سے کئے قول و قرار | جب کبھی بھارت میں ہوگا دھرم کا کچھ حال زار
میں کرونگا اُسکی رکھشا آ کے یاں پر بار بار | آچکا وہ وقت اب تو پہنچ جلدی لے قرار

اپنے بھارت کو بچالو کرشن اپنے ہاتھ سے
جس طرح پانڈو بچے تھے کرشن تیرے ہاتھ سے

بانسری والے کی تعریف میں

تھا شکل وہ البشری کرشنو کا تھا اوتار | تھا کوئی پیمبر یا کہ ولی۔ یا تھا فسونکار
اس بحث سے جھگڑے سے نہیں ہمکو سروکار | دنیا میں ہے کس شخص کو اس بات سے انکار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایشور کو بھلا سکتے ہیں ہندو تو بھلا دیں
لیکن نہیں ممکن کہ کنھیّا کو بھلا دیں

اُس ذات مقدس میں عجب جذب واثر تھا
اُن پیارے کنول نینوں میں اعجاز نظر تھا

وہ مور و مُکٹ مرکزِ خورشید و قمر تھا
اُس بنسی کا دلبستہ ہر اک فرد بشر تھا

اِک دم بھی سُنا جس نے کہ مرلی کی صدا کو
بے خود ہوا اور بھول گیا ماؤ د شما کو

وہ جذب تھا گوپال کی مُرلی کی صدا میں
پاؤ گے نظیر اُس کی نہ تم ارض وسما میں

دل اس سے لگے جو۔ نہ پھنسے حرص وہوا میں
طاقت یہ کہاں تیرہیں چکر میں۔ گدا میں

ہر مُنکر و فاسق نکے اُنھوں نے جو اُتارے
بگڑے ہوئے دل اُس نے خلائق کے سنوارے

(ہندو)

کھانیکی اشیاء کو بدبو سے بچانے کا طریقہ

سوہاگہ سفید اعلےٰ قسم کا اس قدر مفید ہے۔ کہ اشیاء کے اندر بدبو دار ہوا کو داخل نہیں ہونے دیتا ہے۔ ولایت سے جس قدر اشیاء خوردنی آتی ہیں ان میں قریباً سوہاگہ تیزابی ہوتا ہے۔ سوہاگہ تیزابی بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ سوہاگہ سفید باریک پیسکر پانی میں جوش دو۔ کہ حل ہوجاوے۔ پھر ٹھہرنے دو۔ کہ میل کچیل نیچے بیٹھ جاوے۔ اب اس سوہاگہ کے صاف شفاف پانی میں سوہاگہ سفید کے وزن کے برابر گندھک یا شورہ کا تیزاب ڈالدیں۔ اور آگ پر رکھکر پانی اُڑائیں۔ اب سوہاگہ سفید قلمدار سفید برف کی مانند ہوجائیگا۔ اس کو بوتل میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند کریں۔ اس کا نام نیزابی سہاگہ ہے۔ اس کی مقدار دو رتی تک ہر ایک کھانے کی ایک خوراک کے ہمراہ آجاوے تو مضائقہ نہیں ہے۔ پس ہر ایک کھانے میں جو دور و دراز ملک میں بطور مٹھائی کے بھیجنا ہو۔ اس میں خوراک کی مقدار کے حساب سے فی روز فی خوراک کے واسطے ۲ رتی تک ڈال دینا چاہیئے۔ مثلاً ایک آدمی مٹھائی کو آدھ سیر کھانا چاہے تو اس کے اندر ۲ رتی سے زاید سوہاگہ کا جوہر نہ جانا چاہیئے +

اس شے سے کوئی مٹھائی یا مرطوبی شے عرصہ تک خراب نہیں ہوا کرتی ہے

(سورج پرکاش امرتسر)

قدرت کے عجیب و غریب کھیل

لڑکی ہے یا بھونچال۔ کوہ قاف میں ولیڈ کا وُگر کی رہنے والی ایک لڑکی ہے۔ جس کا نام لوبا ہے۔ اس لڑکی میں یہ کمال ہے کہ جہاں کہیں وہ جائے آس پاس کی تمام چیزیں اِدھر اُدھر اڑی پر پیچھے کو حرکت کرنے لگتی ہیں۔ مثلاً اگر کمرہ میں بیٹھی ہو تو میز کی تمام چیزیں جو اُس کے نزدیک ہوں ہوا میں اُڑ کر ناچنا شروع کر دیں گی۔ چلتے وقت زمین پر پڑے ہوئے کنکر پتھر زمین کی سطح سے اوپر کو اُچھلنے لگتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ فزیکل سائنس کے تمام ڈاکٹر اور پروفیسر حیران ہیں کہ اس عجیب و غریب طاقت کی بابت کس طرح تشریح کیجا سکتی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا +

(۲)۔ **ہنسنے کا مرض**۔ نارمنڈی کی ایک نوجوان لیڈی کی بینائی اس قدر تیز ہے کہ وہ چیزیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے وہ دیکھ سکتی ہے۔ مثلاً پانی کے مادے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دن کو تارے۔ علاوہ اس کے یہ لیڈی محض برہنہ آنکھ سے انسان کے جسم کی اندرونی کیفیت بخوبی ملاحظہ کرسکتی ہے۔ جو کئی مرتبہ ڈاکٹروں اور سرجنوں کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فیرول اور ڈاکٹر کریلیٹ دونوں مشہور ڈاکٹر متفق ہیں۔ کہ وہ تمام غیرشفاف مجسم چیزوں میں سے شیشے کی طرح دیکھ سکتی ہے۔ "صوبہ ہندان (اضلاع متحدہ امریکہ) میں دریائے دلاوری پر ایک کسان رہتا ہے جس کا تمام خاندان اس مرض میں مبتلا ہے۔ کہ وہ دن رات تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بغیر کسی وجہ کے ہنستے رہتے ہیں یہ مرض اول کسان سے شروع ہوا۔ جس نے ایک دن کھانا کھاتے وقت بغیر کسی وجہ کے قہقہہ مار کر ہنسنا شروع کیا اور گھنٹوں ہنستا رہا۔ ڈاکٹر بلائے گئے لیکن وہ تشخیص نہ کرسکے۔ چند روز بعد سب سے چھوٹی لڑکی نے اسی طرح ہنسنا شروع کیا اور ہوتے ہوتے یکے بعد دیگرے گھر کے تمام چھوٹے بڑے اسی مرض میں مبتلا ہوگئے۔ یہاں تک کہ اس کے پوتوں اور نواسوں تک یہ مرض اسی طرح سے قائم ہے۔ ہنستے ہنستے آواز بھی ایسی ہوگئی۔ کہ جس وقت دو چار گھنٹے کے لئے اُن کو اس مرض کا دورہ بھی چھوڑ دیتا ہے۔ یا ختم ہوجاتا ہے۔ اُس وقت بھی ان کی گفتگو ایسی ہی معلوم ہوتی ہے گویا ابھی تک اسی طرح ہنس رہے ہیں +

(۳)۔ کھڑیا کا آدمی۔ سینٹ لوئس میں ایک شخص کا جسم تقریباً بالکل کھڑیا مٹی کا سا ہے۔ چنانچہ سلیٹ یا تختہ سیاہ یعنی بلیک بورڈ پر اس کی انگلیاں ہی کام دے سکتی ہیں جو ایک چاک کا قلم دے سکتا ہے +

(۴)۔ بارش کا درخت۔ ملک پیرو میں ایک موٹا اور گھنے پتوں کا درخت ہے جسے بارش کا درخت کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ کرۂ باد میں سے انجروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو اپنی ڈالیوں اور پتوں پر منجمد کر لیتا ہے۔ اور جب شدّت کی گرمی پڑتی ہے اور موسم خشک ہوتا ہے۔ تو ان منجمہ انجرات کو پانی کی شکل میں زمین پر برساتا ہے۔ جس سے چھوٹے چھوٹے چشمے یہ نکلتے ہیں۔ ایک ایکڑ زمین میں دس ہزار ایسے درخت بوئے جاتے ہیں۔ جس سے روزانہ پچاس ہزار گیلن پانی مل سکتا ہے۔ جس میں سے ⅓ حصہ زمین میں جذب ہو جاتے اور انجرات کی شکل میں ہو کر اُڑ جانے کے بعد تیس ہزار گیلن پانی آبپاشی یا دیگر کاموں کے لئے مل سکتا ہے + (د-ا) +

(۵)۔ **عجیب پرندہ**۔ برٹش گائنا میں ایک پرندہ پایا جاتا ہے جسے ہوا کنڈان کہتے ہیں۔ اس کے انڈوں میں سے بچہ بھی چار پاؤں والا ہی نکلتا ہے۔ اور پیدا ہوتے ہی چار پاؤں کی طرح چلنے لگتا ہے۔ جب وہ کچھ بڑا ہوتا ہے تو اسکے پاؤں گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ پر نکل آتے ہیں۔ اُس وقت وہ ایک پرندہ بن جاتا ہے۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ اُڑنے لگتا ہے۔ اور اسکے پر یورپین عورتوں کی ٹوپیوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اور بڑے قیمتی ہوتے ہیں (د-ا) +

(۶)۔ **عجیب دانت**۔ ادبر بلینک کے نزدیک بالوک ویٹر میں ایک عجیب و غریب دانت دستیاب ہوا ہے جو تین گز لمبا اور آدھ گز موٹا ہے۔ وزن میں بھی من بھر سے کم نہیں ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ دانت زمانہ قدیم کے کسی جانور کا ہوگا +

(۷)۔ **۲۶۔ انچ لمبی عورت**۔ یورپ میں ایک ۲۶۔ انچہ لمبی عورت موجود ہے جو پیدائش کے وقت ۶۔ انچہ لمبی تھی۔ اور اُس کا والد اس کو ایک سگرٹ کی ڈبیا میں سلا دیتا تھا۔ بائیسکل پر چڑھنے کے وقت وہ ایک فٹ قد کی معلوم ہوتی ہے وہ انگریزی۔ فرانسیسی۔ روسی۔ آسٹروی زبانیں جانتی ہے۔ وہ دنیا میں ایک دفعہ سفر طے کر چکی ہے۔ اب اُس کی شادی بھی ایک قدآور شخص سے قرار پائی ہے +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۸) - ۳۸ - انچ لمبا آدمی - شہر الہ آباد میں آج کل ایک بغداد کا رہنے والا مسلمان آیا ہوا ہے - جس کی عمر اس وقت ۴۲ سال ہے - مگر قد لمبائی میں کل ۳۸ - انچ ہے - یہ فارسی - عربی - ترکی زبان بولتا ہے - اور دن رات میں صرف پانچ چھ سیر دودھ پر گذارہ کرتا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اتنے چھوٹے قد کا آدمی آج تک الہ آباد والوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا +

حیرت انگیز مفید ایجادیں

(۱) - علم سکھانے کی مشینیں - اہل امریکہ عرصہ سے اس امر پر غور کر رہے تھے - کہ کس طرح انسان کے دماغ میں تمام باتیں جو پڑھتا ہے یا سنتا ہے محفوظ ہو جاتی ہیں - اور وہ کون ایسی طاقت ہے - جو تمام دنیا کے علوم کو جذب رکھتی ہے - اس کا حال امریکہ والوں نے معلوم کر لیا ہے - ایک ایسے شخص کو جو بالکل ہی جاہل مطلق ہوتا ہے - لا کر ایک کمرہ میں بٹھلا دیتے ہیں اور ایک برقی ٹوپی جو انگریزی ٹوپی سے بہت مشابہ ہے - سر پر رکھ دی جاتی ہے - اور ایک خاص قسم کا بنا ہوا کپڑا ٹوپی سے لگا کر کمر تک لٹکا دیا جاتا ہے - اور بائیں ہاتھ کی جانب گراموفون رکھ کر بجاتے ہیں جن میں مختلف علوم کی کتابی عبارتیں معمولی گانے والے ریکارڈوں کی طرح محفوظ ہیں - معمول غور سے کرسی پر بیٹھا ہوا لفظ بلفظ سنتا ہے - اور سر کی برقی ٹوپی میں حرکت ہوتی رہتی ہے - جونہی ریکارڈ ختم ہوا - معمول پر بیہوشی طاری ہو گئی - تھوڑے عرصہ تک اس کے اوسان بجا نہیں رہتے - مگر بعد ازاں وہ اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک حرف بحرف سنا دیتا ہے - اور پھر کبھی نہیں بھولتا - گورنمنٹ امریکہ نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے - کہ آئندہ یونہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تعلیم دیجائے گی۔ چنانچہ مقررہ کورس کے ریکارڈ کی طیاری کے لئے پانچ لاکھ پونڈ کی منظوری دی گئی ہے۔ حساب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی درجہ سکول کی تعلیم سے لیکر کالج کی آخری تعلیم تک صرف چھ ماہ کا زمانہ صرف ہوگا۔ اور یوں امریکہ کی تمام آبادی ۲ سال کے اندر پوری لکھی پڑھی ہو جاویگی +

(۲)۔ **آبی جوتا** ۔ جرمنی کے ایک باشندے نے ایک عجیب وغریب آبی جوتا ایجاد کیا ہے۔ جس میں وصف یہ ہے۔ کہ اس جوتے کے جوڑے کو پہنکر انسان پانی کی سطح پر اسی آسانی سے چل پھر سکتا ہے جس سے کہ معمولی جوتے کے ساتھ خشک زمین پر چلتا ہے۔ موجد نے حال ہی میں اپنے ایجاد کردہ جوتہ کو پہن کر ملک بویریا کی جھیل ایمر نامی کو جو ۱۲۰۰۰ فٹ لمبی ہے عبور کیا ہے۔ اور پانی اس کے ٹخنوں تک نہیں چھو سکا ہے۔ بلا کپڑے پہنے اس جوتہ کی بدولت موجد اسی آسانی کے ساتھ جھیل کے پانی پر چلتا رہا ہے۔ جیسے کہ معمولی زمین پر انسان چلتا ہے۔ یہ جوتہ چیڑ کی ہلکی لکڑی کا بنا ہوا ہے +

(۳)۔ **عجیب کشتی** ۔ دن بدن لڑائی کے سامانوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ خبر ملی ہے۔ کہ امریکہ والوں نے ایک ایسی کشتی تیار کی ہے۔ جو پانی کے اندر ہی اندر چلا کرے گی۔ سان فرانسیسکو میں اس کشتی نے پانی میں ۲۸۳ فٹ نیچے چلنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے +

(۴)۔ **قوت شمسی** ۔ بعض عالم اس امر پر بحث کر رہے ہیں۔ کہ جب کوئلہ ختم ہو جائیگا۔ تو کارخانے اور دیگر کاروبار کس طرح چلیں گے۔ اس کے جواب میں بعض برقی قوت بعض ریڈیم بعض کیروسین تیل بعض دیگر وسائل قوت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ کوئلہ چند صدیو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے بعد ختم ہو جائے گا۔ اس اثناء میں سائنسدان کوئی نیا وسیلہ قوت دریافت کرنے کی اُمید لگا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک وسیلہ کی دریافت کی خبر امریکہ سے آئی ہے۔ جس کے ذریعہ سے دھوپ سے بھاپ پیدا کرکے کام میں آ سکتی ہے۔ یہ ایک قسم کا انجن ہے جس کے اوپر اور اندر شیشے لگے ہوتے ہیں۔ اور ایک حوض سا ہے جس کے اندر پانی بھرا رہتا ہے۔ ایک نالی سے پانی اسکے اندر آکر گرتا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک نالی لگی ہوئی ہے۔ جس کے راستہ سے بھاپ نکل کر ایک آہنی صندوق کے اندر جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس انجن کی بناوٹ بہت پیچدار نہیں ہے۔ اس کے وسیلہ سے سارا پانی بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور ذرا بھی ضایع نہیں ہونے پاتا۔ پروفیسر آر سی کارپنٹر متعلقہ کورنل یونیورسٹی واقع ریاست نیویارک نے کئی طرح سے اس انجن کا امتحان کیا اور اسے ہر طرح سے تسلی بخش پایا۔ اس میں ہوا کے دباؤ کو بہت ہلکا کرنے کا انتظام بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ جس سے پانی بہت جلد گرم ہو کر بھاپ بن جاتا ہے۔ اس اختراع سے ایک بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی *

دیوار ہم گوش دارد۔ امریکہ میں ایک عجیب وغریب آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جو انسانی آواز کو جذب کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ اگر اس آلہ کو کمرہ میں کسی مقام پر رکھدیا جائے۔ اور وہ انسانی نظروں سے غائب ہو۔ تاہم اس آلہ میں یہ طاقت مخفی رکھی گئی ہے۔ کہ وہ انسانی آواز کو جذب کرکے دوہرا سکتا ہے۔ اس آلہ سے خفیہ بات چیت کرنے والے اتنے خائف ہیں۔ کہ لوگوں نے تمام خفیہ باتیں ترک کردی ہیں۔ اس آلہ سے مقدمات کے فیصل کرنے میں بڑی سہولیت ہوگی۔ اس آلہ کی ایجاد نے اس پرانی ضرب المثل پر کہ دو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیوار ہم گوش دارد"۔ جو اس وقت تک محض ضرب المثل ہی تھی۔ صداقت کی مہر لگا دی ہے ٭

نہایت ہی دلچسپ مفید معلومات

(۱)۔لنڈن میں مردہ کو زندہ کرنے کا دعوےٰ۔ } سائنس بڑے لمبے لمبے قدم مار رہی ہے۔ اور ایسے ایسے دعوے کر رہی ہے۔ جو حیرت انگیز ہیں۔ لنڈن میں ۵ ستمبر کو ایک انگریز پروفیسر نے ایک جلسہ میں دعوےٰ کیا۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ جب ایک مردہ انسان زندہ کیا جا سکیگا۔ یہ جلسہ برٹش ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ تھا۔ اور اس میں کئی جواب مضمون پڑھے گئے تھے۔ پروفیسر مذکور نے بیان کیا کہ تحقیقات سے ثابت ہوگیا ہے کہ مردہ اور جاندار مادہ میں اتنا بڑا فرق نہیں ہے جتنا انسان اپنی کم علمی سے اب تک سمجھتا رہا ہے۔ اس لئے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ انسان بہت جلد مردہ کو زندہ بنا لینے پر قادر ہو جائے گا ٭

اسی سلسلہ میں وہ مضمون بھی خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ جو انسانی بناوٹ کے متعلق ایک سائنس دان نے لنڈن کے رائل میگزین میں لکھا ہے اس کا لب لباب یہ ہے :-

"انسانی جسم کے اجزاء کی کیمیائی پڑتال سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ جن عناصر سے مرغی کا انڈا مرکب ہے۔ ٹھیک انہی عناصر سے انسانی جسم بنتا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ ایک متوسط قد و قامت کا آدمی وزن میں ہزار انڈے کے برابر ہوتا ہے۔ ایک آدمی کے اندر کاربانک۔ ہائڈروجن اور آکسیجن گاسوں کی اتنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مقدار ہوتی ہے۔ کہ ان سے ایک ایسا غبارہ بھرا جا سکتا ہے۔ جو انسان کو ہوا میں اُڑا سکے۔ گاسوں کی یہ مقدار تین فرلانگ لمبی سڑک پر ساری رات گاس کے لیمپوں کو روشن رکھ سکتی ہے۔ ایک معمولی آدمی کے جسم میں بھی اتنی گاس ضرور ہوتی ہے۔ کہ خریدنے پر کم از کم چودہ پندرہ روپیہ کو آئے۔ لوہا جو انسانی خون کو سُرخ بناتا ہے۔ ایک معمولی آدمی کے اندر اس مقدار میں ہوتا ہے۔ کہ اس کو جما کر گھوڑے کے پاؤں کی سات نعلین بنائی جا سکتی ہیں۔ انسانی جسم کی فاسفورس سے دیا سلائی کی سوا آٹھ لاکھ تیلیوں پر مسالہ چڑھایا جا سکتا ہے۔ اور اگر چاہیں تو اس مسالے سے پانسو آدمی کو زہر دیکر جان سے بھی مار سکتے ہیں۔ گویا ایک تندرست انسان کے اندر اس قدر زہر ہوتا ہے جس سے پانسو آدمی مر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کی چربی سے ۶۰ اعلےٰ درجہ کی موم بتیاں بن سکتی ہیں۔ اور انسانی جسم کے کاربن کو اگر گریفائٹ میں تبدیل کیا جائے۔ تو اس سے ۶۵ پنسلوں کے قالب تیار ہو سکتے ہیں +

(۲)۔ نئی دنیا کی دریافت پر کیا خرچ آیا۔ امریکہ کولمبس نے دریافت کیا۔ کولمبس سپین کا رہنے والا تھا۔ حال ہی میں سپین کے پالس نامی مقام پر کولمبس کے دستخطی کاغذات برآمد ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ امریکہ کے دریافت کرنے پر کولمبس نے کیا خرچ کیا۔ ان کاغذات میں اس طرح حساب درج ہے۔ کہ ۱۴ ہزار پسینٹ پر وہ جہاز اور اس کا سامان خرید کیا گیا تھا جس پر چڑھ کر کولمبس امریکہ پہنچا۔ ۲ ہزار پسینٹ کا سامان رسد وغیرہ خرید کیا گیا۔ ملاحوں کی تنخواہ چھ پسینٹ ماہوار تھی۔ آٹھ ماہ تک کولمبس سمندر میں گھومتا رہا۔ ان آٹھ مہینوں میں ملاحوں کی تنخواہ وغیرہ پر کل ۲۲ ہزار پچاس پسینٹ خرچ ہوئے۔ کل سفر کا خرچ ۳۶ ہزار پسینٹ ہے۔ جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۲۱ ہزار روپیہ کے برابر ہوتی ہے۔ آج کل امریکہ جو دنیا بھر میں مہذب۔ دولتمند اور ترقی یافتہ ملک شمار ہوتا ہے۔ ۲۱ ہزار روپیہ خرچ کرکے کولمبس نے دریافت کیا تھا +

(۳)۔ **ایک غضب ناک انوکھا مقدمہ**۔ مارسلز میں ایک صاحب بہادر نے کسی وجہ سے ناراض ہوکر اپنی عورت کو طلاق دے رکھا تھا۔ عورت بھی خوش تھی۔ مگر ایک دن اُداس ہوگئی۔ تو پُرانا خاوند یاد آیا۔ بس کیا تھا۔ چپکے چپکے آئی۔ اور پیار و محبّت سے خاوند کی پشت کی طرف سے آکر اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کی آنکھیں بند کرلیں۔ اَور پوچھا۔ بتاؤ تو مَیں کون ہوں؟ خاوند پہچان نہ سکا۔ آخر عورت نے بتلایا۔ کہ "میں آپ کی عورت ہوں"۔ میں آپ کی عورت ہوں کہنا اب جرم تھا۔ کیونکہ طلاق لے چکی تھی۔ اس پر خاوند نے مقدّمہ چلا رکھا ہے۔ اور عورت بہ حیثیت ملزم اپنا ڈیفنس بھگتا رہی ہے۔ خدا کی قدرت +

(جھنگ سیال)

(۴)۔ **دل بغیر جسم کے رہ سکتا ہے**۔ ایک نوجوان فرانسیسی سائنسدان نے جن کا نام ڈاکٹر الیگزف کیرائی۔ اور جن کا نیویارک امریکہ کی راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ سمبندھ ہے۔ حال میں ہی ثابت کیا ہے۔ کہ دل جسم کے بغیر رہ سکتا ہے۔ اور نشوونما حاصل کرسکتا ہے۔ سب سے تازہ تجربے اس نے مرغی کے بچّوں پر کئے ہیں۔ اور ایک حالت میں وہ یہاں تک کامیاب ہوُا۔ کہ اُس نے ایک دل کو جس کی حرکت معتدل تھی۔ تین ماہ تک زندہ رکھا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کبسر کی کیاری

(۱) - ایک کمسن لڑکا مدرسہ بٹھایا گیا شام کو گھر واپس آ کر ماں سے کہنے لگا کہ اماں میں جانتا ہوں کہ ہمارے اُستاد کو کچھ نہیں آتا - ماں نے کہا کہ بیٹا تو نے کس طرح معلوم کیا - کہا کہ وہ تمام دن لڑکوں سے سوال پوچھتا رہا ہے - کہ فلاں شہر کس طرف ہے - فلاں ملک کی آبادی کتنی ہے - کیا وہ یہ بھی نہیں جانتا +

(۲) - کسی مسخرے نے ایک بڈھے سے دریافت کیا کہ بڑے میاں کیا ڈھونڈتے ہو - بڈھے نے جواب دیا جوانی مسخرہ بولا کیوں جھوٹ بولتے ہو - کیوں نہیں کہتے - کہ قبر کے لئے زمین ڈھونڈھتا ہوں +

(۳) - ایک چمار بیمار ہوا - ڈاکٹر نے کہا - پانی زیادہ پیا کرو - چمار نے متعجب ہو کر جواب دیا کہ پانی تو جوتے کے تلوں کو گال دیتا ہے - اگر پیٹ میں زیادہ گیا - تو اس کا کیا حال ہوگا +

(۴) - کسی جنٹلمین کی بیوی نے از راہِ محبت اپنے خاوند سے کہا کہ اچھا ہوتا جو میں کتاب ہوتی - تاکہ تمہاری نظروں میں ہمیشہ رہتی - جو وقت کتاب کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے - اُس کا لطف مجھے حاصل ہوتا جنٹلمین نے سوچ کر جواب دیا - کہ نہیں - تم بجائے کتاب کے جنتری ہوتی تو میں بہت خوش ہوتا تاکہ میں ہر سال بدل ڈالتا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۵)۔ ایک باورچی خانہ میں ایک نوکر تھا۔ اس کو گندہ رہنے کی کچھ عادت پڑ گئی تھی۔ اور ناک صاف کرنے سے بھی جی چرایا کرتا تھا۔ ایک دن ایک لڑکے نے اُس سے پوچھا۔ بھئی تم ناک کیوں نہیں صاف کرتے۔ نوکر بولا مہاراج کیا کروں۔ غریب ہوں۔ اس بات پر خوب ہنسی اُڑی۔ یہ بھی کوئی کپڑے تو نہ تھے کہ ایک پیسہ کا صابن خرچ ہو جاتا ✤

---

(۶)۔ ایک دفعہ ایک گنوار آدمی لاہور جیسے شہر میں آنکلا۔ بیچارے کو پاخانہ پھرنے کے لئے جگہ نہ ملی۔ گنوار کہنے کو ہی تھا۔ مگر تھا بڑا چلتا پرزا۔ تدبیر سوچنے لگا۔ کہ کسی طرح پاخانہ کا بوجھ ہلکا ہو جاوے۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ ایک دوکان پر ایک حکیم صاحب اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نیچے خوب صاف شفاف دری بچھی ہوئی ہے۔ آپ نے جا کر حکیم جی کے آگے پیش کر دی کہ نبض دیکھو اور ادھر بیٹھتے ہی پاخانہ پھر دیا۔ حکیم صاحب نے پاخانہ کی آواز سُنکر کہا اے یہ کیا کیا۔ گنوار بولا۔ بس مہاراج یہی بیماری مجھے لگی ہوئی ہے کہ جہاں بیٹھوں پاخانہ نکل جاتا ہے۔ حکیم صاحب بیچارے کو اُلٹا بھنگی اور دری کی دھلائی کا خرچ برداشت کرنا پڑا ✤

---

(۷)۔ ایک آقا نے اپنے نوکر کو بازار سے بادام لینے بھیجا۔ وہ مغز تو نکال کر کھا گیا اور خالی چھلکے آقا کے سامنے آرکھے۔ آقا نے کہا۔ ارے مغز کہاں ہیں۔ نوکر بولا حضور بے فائدہ سمجھ کر پھینک آیا۔ آقا نے کہا بیوقوف مغز ہی تو کام کی چیز ہوا کرتی ہے۔ آیندہ یاد رکھو حسب ضرورت دوسرے روز مالک نے چھوارے منگوائے اس نے اوپر سے چھلکے کھا کر گٹھلیاں آقا کے آگے جا رکھیں۔ امیر نے کہا یہ کیا اس نے جواب دیا۔ حضور چھوہاروں کا مغز تو حاضر ہے ✤

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمّہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے۔ ان کو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین مہر صاحب پنشنر جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جس کی قیمت عوام سے ۱۲/ لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی اور جو صاحب خریداری منظور کرنے کیساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو اُن کو علاوہ کلام مہر کے مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے نئے خریداروں کے نام عہ/ کا وی پی ہوگا اور معمّہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ۸ عہ/ کا وی پی ہوگا۔ یاد رہے کہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کے واسطے نہیں۔ کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں ؎

حل طلب معمّہ۔ مفصلہ ذیل دائرہ کے اندر لازوال زندگی جن حرفوں سے گھرا ہے۔ اُن کے باترتیب کرنے سے ایک ایسا لفظ بن جاتا ہے۔ جو صحت دولت عقل اور لازوال زندگی کا مول کارن ہے۔ بتایئے وہ لفظ کیا ہے ؟

ستمبر کے معمّے کا حل "بیکاری" ہے۔ مفصلہ ذیل اصحاب نے حل کیا :-

(۱) لالہ ہنومان پرشاد صاحب نقل نویس کلکٹری علیگڑھ (۲) بابو رام داس گارڈ راولپنڈی (۳) پنڈت رامچند رشرما انبالہ (۴) لالہ بسنت لال صاحب ٹوہانہ (۵) بابو مہرچند صاحب اوورسیر حرڑانوالہ (۶) بابو اچھر رام صاحب ڈرافٹسمین لاہور (۷) ملک تیرتھ رام چنیوٹ شہر (۸) شاہزادہ نہال سنگھ صاحب ہیڈماسٹر لائل پور سکول (۹) گوسائیں رام بھجایا ٹکٹ کلکٹر محمود کوٹ (۱۰) لالہ ٹھاکر داس صاحب لودھیانہ (۱۱) لالہ رام کھاول مدرس بونڈالہ (۱۲) بابو سنت رام صاحب لودھیانہ (۱۳) لالہ دیوی پرشاد

صاحب کینوٹ نمبر ۱ (۱۴) لالہ [illegible] صاحب [illegible] لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیلنس شیٹ و سالانہ رپورٹ دی بھارت کمرشیل کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی

یہ کمپنی گذشتہ تین سال سے بڑی ایمانداری اور کامیابی سے کام کر رہی ہے انگلینڈ جرمنی۔ جاپان وغیرہ ملکوں کے ساتھ تجارت کر کے دن بدن اپنی اعلےٰ حیثیت و ترقی کا ثبوت دے رہی ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں جو کام اس کمپنی نے کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور مفصلہ ذیل نقشہ سے بخوبی عیاں ہو جائیگا +

سال	کل نفع	بعد منہائی اخراجات بقیہ نفع	کل ادا شدہ ڈیویڈنڈ	ڈیویڈنڈ ادا شدہ فیصدی فی سال	کل سرمایہ ایک لاکھ روپے	
					چندہ شدہ	وصول شدہ
	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی	روپیہ آنہ پائی		روپیہ	
سنہ ۱۰-۱۹۰۹ء (آٹھ ماہ)	۴-۲-۴۸۷۴	۶-۱-۱۳۹۳	۷-۹-۵۷۴	۵ع	۳۹۵۰۰	۲۷۹۵۰
سنہ ۱۱-۱۹۱۰ء	۹-۱۳-۱۳۷۸۵	۴-۱۱-۵۳۰۷	۹-۲-۲۷۸۱	۵ع	۵۹۳۰۰	۳۳۰۵۸
سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء	۸-۰-۱۵۵۹۱	۸-۱۳-۶۷۷۶	۳-۹-۴۳۹۵	۵ع	۸۸۰۰۰	[illegible]

اس کمپنی کا کیپیٹل ایک لاکھ روپے ہے جس میں سے ۸۸۰۰۰ روپے کے ۸۸۰ حصے بحساب یکصد روپیہ فی حصہ بک چکے ہیں۔ اب بقیہ حصہ جات بجائے روپے دادھے بکینگے آج تک کمشن فروخت حصہ جات نہیں دی گئی۔ پریلیمنری خرچ سب نکال کر تین سال میں حصہ دار ۲۰ فیصدی واپس لے چکے ہیں۔ اس کمپنی کی ترقی و خاطر خواہ کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ اس کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر لالہ سندر داس صاحب راجپال بہت ہی نیک ایماندار۔ ہوشیار اور پبلک کے خیر خواہ ہیں۔ ایسی ایماندار کمپنیوں سے ملک کو بہت فائدہ کی امید ہو سکتی ہے +

رسید ریویو کتب

(۱) سرت شید بوک اور لا آف مشل ازم مصنفہ حکیم درگا پرشاد صاحب دہلوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کشمیری دروازہ لاہور۔ یہ متبرک کتاب مادی و روحانی ترقی کا سچا راز بہت ہی سہل طریقہ سے سکھلاتی ہے۔ اس میں سہج یوگ۔ اناہد شبد۔ سلطان الاذکار اور آئین ماغنی کی اصلیت اور فضیلت نہایت ہی عالمانہ و عاقلانہ طریقے سے معہ ترکیب عمل درج ہے۔ اسکے باقاعدہ پڑھنے اور عمل کرنے سے جو شانتی اور آنند حاصل ہو سکتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ہمارے خیال میں اس کی خوبیوں کے لحاظ سے اگر اس کی قیمت پندرہ روپے ہوتی تب بھی تھوڑی تھی۔ اس کتاب کو لکھکر حکیم جی نے پبلک پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ اس قابل ہے۔ کہ اس کا روزانہ پاٹھ کرکے عمل کیا جاوے لکھائی چھپائی کاغذ بھی بہت بڑھیا ہے پونے تین سو صفحے کی کتاب قیمت عہ ہے مصنف سے مل سکتی ہے۔

(۲) خزانہ کرامات ہر چہار حصص مصنفہ گوسائیں سوامی پال جی ایس۔ وائی مسمرایزر یوگ۔ آشرم حسن ابدال پنجاب۔ اس کتاب میں مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ نظر بندی۔ بھوت ودیا۔ کئی قسم کے منتر تنتر اور قسم قسم کے عجیب و غریب کھیل اور یوگ سیکھنے کے کئی سہل طریقے باتصاویر درج ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ بہت بڑھیا۔ قیمت ہر چہار حصص ایک روپیہ مصنف سے مل سکتی ہے ٭

(۳) خزانہ کی کنجی مصنفہ بخشی دیارام صاحب چھبر۔ اس کتاب میں کئی قسم کے نسخہ جات دستکاری کی چیزیں دی ہوئی ہیں۔ اس کو پڑھکر عقلمند آدمی بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور روزی کما سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی اچھا ہے قیمت ۸؍ فی کتاب بھائی تارا چند چھبر منیجر موہیال متربک ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے ٭

(۴) براہمن گزٹ راولپنڈی۔ یہ پندرہ روزہ اخبار زیر اڈیٹری شریان ودیا رتن صاحب پاراشر ٹری آب و تاب سے نکل رہا ہے۔ دھرم پرچار و تازہ تازہ دلچسپ حالات سے پُر رہتا ہے۔ خاصکر برہمن جاتی کی اُنتی کا خواہاں ہے قیمت سالانہ پیشگی عہ ہے ٭

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اوتم ذریعہ رگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھران متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپ کو اپنے پرانے بزرگوں کی لیلا۔ اعلےٰ عظمت و شان و شوکت۔ پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پرانے مہاتماؤں کے مہتو کو سمجھنے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور اپنے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا۔ اور اُنکے اوتم سنتان کہلانا چاہتے ہیں تو مفصلہ ذیل تین کتب ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ ان کے مطالعہ سے آپکے اندر دن بدن نیا خون پیدا ہوگا اور زندہ دلی حاصل ہوگی +

راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۱۲۰۰ صفحوں پر قیمت ۶ ؎

مہابھارت اردو مکمل ۱۳۷۸ صفحوں پر مجلد قیمت ۶ ؎

رامائن بالمیکی اردو مکمل ۱۳۰۰ صفحوں پر مجلد قیمت ۴ ؎

ان ہر سہ کتب کے یکجا خریدنے والوں کو ۱۵ روپیوں میں سب کتب دی جاویں گی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا +

المشتہر

کنھیالعل منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

اگر آپ کو کسی مرض سے تکلیف ہے تو فوراً ۲ کے ٹکٹ یا وی پی کا آرڈر بھیجکر نمونہ ۳ یوم کا منگوالیں فائدہ معلوم ہو تو باقی بلحاظ ضرورت منگوالیں +

ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ رہبر زندگی لاہور۔ لوہاری دروازہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گرہستھ آشرم کا سچا رہنما۔ جوانوں کی زندگی کا محافظ کتاب

چشمہ زندگی

مصنفہ ۔ مہتہ سیتا رام دت ۔ ویدراج ۔ صدر بازار ۔ راولپنڈی

اور اہل وطن کی متفقہ بلند آواز قابل غور

ڈاکٹر پربھودت شاستری ایم اے (سابق) پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور (حال) پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ تحریر فرماتے ہیں "آپ کی کتاب بہت مفید اور محنت قابل قدر ہے۔ یقیناً یہ پسند عام ثابت ہوگی" +

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم اے ۔ بیرسٹرایٹ لا ، لاہور ۔ واقعی بڑی مفید کتاب ہے جو ہر لعزیز ثابت ہوئی ہے +

مسٹر کنور سین ایم ۔ اے پرنسپل لا کالج لاہور ۔ آپ نے نہایت ضروری او رحفظان صحت کو عام فہم طریق سے بیان کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے +

رائے ٹھاکردت ڈسٹرکٹ جج (ریٹائرڈ) گوجرانوالہ ۔ دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے جسکے اندر بہت مفید ہدایات اور معلومات درج ہیں +

آریہ سماج کی ایک غیر معمولی شخصیت ۔ شری لالہ ہنس راج بی ۔ اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور ۔ فی الواقع چشمہ زندگی میں بہت مفید باتیں درج ہیں عام طور پر گرہستھیوں کو یہ باتیں جانی چاہیئے +

ست دھرم پرچارک ہردوار ۔ بال بچوں والے گرہستھیوں کے لئے مفید ہے +

حاذق الملک بہادر حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی ۔ لائق مولف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے +

فہرست مضامین مختصراً :- منی کی پیدائش جائے رہائش با تصویر رنگین ۔ خطرناک آگ تیز زہر زمانہ تناسلی اعضاء باتصویر رنگین ۔ منی ورج کے متعلق جدید مغربی دریافت ۔ شادی ۔ حمل حاملہ ۔ زچہ ۔ بچہ ۔ شرح جسمانی اعضاء باتصویر رنگین ۔ ذرایعہ صحت ۔ اسباب الامراض ۔ ویدک ۔ اصول صحت ۔ پانی سے تمام امراض کا علاج مشرح باتصویر رنگین ۔ خواص الاشیاء ۔ علاج الامراض وغیرہ وغیرہ

نوٹ ۔ یہ کتاب ۳۵۰ صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین قیمت عہ۲ر دوروپیہ چار آنہ ۔ محصول ۳ر ۔ دو جلد پر محصول معاف +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

یہ کتابیں کیا ہیں۔ انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جوان کو پڑھ لیوے کیا مجال کہ مردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے اگر آپنے زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا ہے تو ان کتب کو شروع سے اخیر تک بغور مطالعہ فرمایئے اور عمل کیجئے اور ان کے مصنفوں کو دعا دیجئے۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رامائن بالمیکی اردو ۱۲۴۴ صفحوں	عکا	گلدستہ اخلاق حصہ اول	۳/	چاند سورج گرہن	۱۰/
ڈاکٹر جیتھان دو جلد ویمیں	۶ سے	خوشخبری	۳/	فلسفہ نجات	۱۴/
مجلد ۲۰۶۸ صفحوں پر		رسالہ بواسیر	۲/	انسانی زندگی کا پہلا	
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۶ مجلد	تے	لکچر صحت جسمانی و روحانی	۳/	نظارہ ۱۰.......	۱/
قانون کرم	۸/	ہمیشہ کا نفع	۱۴/	مجموعہ دانش	۲/
ہندو تہذیب حصہ اول	۱۲/	کانشنس	۲/	ایشور کا ملاپ	۰۴/
جیسا خیال ویسا حال	۱۰/	نربھے پدوی	۲/	سورگ کی سیڑھی	۰۳/
کامل سنیاسی	عہ/ ۱۲	تندرست و توانا اولاد پیدا		آریہ جیون	۰۴/
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو	۶	کرنے کا طریقہ	۲/	جگیاسو	۲/
برہم بگیسر	۶/	در بے بہا	۱/	مکتی کا ستیہ گیان	۰۳/
معیار صداقت	عہ/	بچوں کے والدین کو قیمتی		" ہندی	۶/
قدرتی علاج	۱۰/	ہدایات	۲/	یوگی	۰۴/
سنسکرت واکیہ بھاو	۵/	برہمچاری رہنے کی قیمتی ہدایات	۲/	بھوجن ودھی	۴/
جیگرافیکل چارٹ	۱۲/	تقدیر و توکل	۰۲/	بھلائی کا رہنما	۳/
گلدستہ مضامین	۴/	پنچ تنتر کا پہلا حصہ موسوم بحفظ صحت	۳/	اپدیش منجری	۷/
مہاتما راجہ رام موہن رائے		پنچ تنتر کا دوسرا حصہ تعلیم و تربیت		شبھ اپدیش	۴/
کا جیون چرتر	۴/	اطفال۔	۴/	اوم پرکاش	۴/
مہرشی دیبیندر ناتھ ٹھاکر	۴/	پنچ پرش کا تیسرا حصہ تہذیب اخلاق	۴/	انتی کا کیند	۸/

کھنیالال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اول ۔ جس میں گیان بیراگ اور عشق و معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچر اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر نتائج خیز اخلاقی مضامین وغیرہ وغیرہ اپنا جدا جدا لطف رکھتی ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۳۲۴ صفحے قیمت فی جلد غیر مجلد سنہری ۱۲؎ +

کلام مہر جلد ثانی ۔ بصفات بالا حجم ۴۰۲ صفحے کاغذ ریشمی قیمت ۸؎ سنہری مجلد ولایتی ۲؎ زیر چھپنے کا مقدمہ جس میں مصنف و بابو شیو برت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت ۲؎ +

نغمۂ رحمانی ۔ شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸؎ +

گلدستہ نظم جلد اول ۔ چھوٹے بچوں اور پرائمری جماعت کے طلبا کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جن کے نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۱۲۸ صفحے قیمت ۶؎ +

گلدستہ نظم جلد دوم ۔ بصفات بالا ارباب مذاق و طلبا مڈل و ہائی سکولوں کیواسطے دلچسپ نظمیں ۔ صفحے ۱۰۰ قیمت ۶؎ +

چہل درویش ۔ گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں دس گیارہ سادھوؤں میں نکلکر مقبول عام ہو چکی ہیں معہ تصاویر مصنف و بابو شیو برت لال صاحب کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ۷۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے ۔ محصولڈاک وغیرہ علاوہ +

المشتہر

رام نراین ماتھر ۔ روشن پورہ دہلی

دیوار قہقہہ ہر دو حصوں میں

یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا صفحہ الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوگئے نہیں روتا ہو تو اس کو پڑھکر کھلکھلا اٹھے من مارے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مردہ دلوں کو لوٹن بنا دیتی ہے اور ماتمی صورت والوں کو کیسر کی کیاری بنا دیتی ہے اس میں تقریباً ۲۰۰ نظم و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب اس کو نہ پڑھینگے پچھتائینگے من بھر کا سودا ہے ۔ نمونہ لو ۔ قیمت ۱؎ معہ محصولڈاک +

ملنے کا پتہ ۔ اسسٹنٹ منیجر تارا ایجنسی دہلی ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ناظرین مارتنڈ کیلئے چند مفید نسخے

(۱) ۔دانتوں کا مفید منجن ۔اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے نکار بالک پوڈر ہے بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اسکے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتا ہے ۔خون جانا ۔درد اٹھنا ۔دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہو جاتا ہے ۔الغرض بڑے فائدہ کا منجن ہے ۔قیمت فی ڈبی ۶/ محصول ۳/ +

(۲) ۔پیٹ کے درد کا پُرتاثیر چورن ۔اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سو جایئے صبح صاف پاخانہ آجاویگا ۔اور طبیعت صاف ہو جاوے گی ۔پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے ۔بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا ۔کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہو جاویگی ۔کھانے میں بڑا خوش ذائقہ ہے ۔اس میں ۲۳ دوائیں ڈالکر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا ۔قیمت فی ڈبیہ ۸/ محصول ۳/ +

(۳) ۔داد کی لاثانی گولی ۔یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کی گئی ہے اس میں ۲۱ دوائیں ڈالکر تیار کی گئی ہے ۔ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے صرف ۶ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پرانا داد ہو تین دن میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا ۔صفت یہ ہے کہ اسکے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے ۔اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے ۔آزمایش شرط ہے ۔قیمت ۶ گولی ۱۲/ محصول ۳/ +

(۴) ۔سورج مکھی ہیر آئیل ۔اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے نہانے کے بعد ایک دفعہ لگا لیجئے ۔دن رات خوشبو بدستور رہیگی بال ملائم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا ۔شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہو جاویگی ۔بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ۔ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگایئے ۔پھر تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کے لئے مجبور کریگا ۔قیمت فی شیشی ۱۵/ محصول ۵/ +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۵) **بال اُڑانیکا بیضرر پوڈر**۔ اس پوڈر کو تھوڑا سا لیکر جہاں ضرورت ہو لگا دیجئے ۵ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑ جاوینگے نہ کسی قسم کی جلن ہوگی نہ خارش جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی۔ ایکدفعہ منگا کر آزمائش کیجئے قیمت فی ڈبی ۸؍ محصول ۳؍ +

(۶) **خوشبودار سپاری**۔ اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اس کو کھا کر دیکھئے کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے کھانا کھالینے کے بعد ذرا سا بھی کھا لیجئے طبیعت خوش ہوجاویگی پان کھانیکی ضرورت نہ رہیگی۔ پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اسکے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا۔ ایک دفعہ منگا دیکھئے۔ پھر آپ دوسروں کو منگانیکی ترغیب دینگے قیمت فی ڈبیہ ۸؍ چھوٹی ڈبیا ۴؍ محصول ۳؍ +

(۷) **سکھدایک**۔ اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھولکر کلی کر ڈالئے منہ کے تمام امراض جاتے رہینگے چھالے پڑ گئے ہوں چھوٹا زخم ہو گیا ہو۔ ذرا سا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی قیمت فی پیکٹ جو پندرہ مرتبہ کیلئے کافی ہے ۳؍ جن صاحبان کو ضرورت ہو ۳؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں +

المشتہر رگھوبر دیال ؁ رما اسٹنٹ منیجر دیال اوشدھالیہ دہلی

شاید بعد میں ایسا موقع نہ ہاتھ آوے

(۸) **آبحیات**۔ ۱۲ مفید دواؤں کا مجموعہ۔ یہ ضروری نہیں کہ جس کو کوئی شکایت ہو وہ ہی اس کو منگاوے بلکہ اس کا ہر ایک گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ دردِ سر پیٹ کا درد۔ خارش۔ ڈاڑھ کا درد۔ کان کا درد۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ طاعون۔ پھوڑا پھنسی۔ زکام چکرانا۔ متلی ہونا۔ بدن میں درد ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کہاں تک طول دیا جاوے اسکے استعمال سے دم کے دم فائدہ نظر آتا ہے۔ قیمت عہ؍ معہ محصولڈاک +

آرڈر دیکر جلدی بھیجئے۔ کیونکہ ہم تازی ادویات بھیجنے کا اہتمام کرتے ہیں +

المشتہر۔ رگھوبر دیال ؁ رما اسسٹنٹ منیجر دیال اوشدھالیہ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سودیشی گرم پارچات۔ شال لوئی۔ پٹو۔ چار خانہ۔ زنانہ گرم دوپٹہ اور خالص کیسر ممیائی

کشمیری [illegible]

استری سکشا کے پستک ہندی

پہاڑے کمل مصنفہ ماسٹر درگا پرشاد	۱ر	۰ر
چھند بواہ کے سمے کے لیے	۱ر	۰ر
دس مہارانیاں اور استری دھرم	۴ر	۳ر
مہارانی چرتر	۴ر	۳ر
گھر کا درزی	۴ر	۳ر
استری گیان پرکاش بھجن پستک	۰ر	۲ر
استری گیان گجرہ〃	۱ر	۰ر
بھارت کی بیر اور برودشی استریاں مجلد	۱۲ر	۱۰ر
استری گیان مالا بھجن پستک	۹ر	۸ر
استری اروگن عمدہ کتاب ہے	۱۰ر	۸ر
بھوجن دیپکا سکھاتا بناتا	۶ر	۳ر
گنگا کی نیند راجندر کا درشن وغیرہ	۱ر	۰ر
سیتا چرتر کامل	عہ	عہ
پترمالا چٹھی لکھنے کی کتاب	۳ر	۳ر
سیچی ماتائیں	۱۰ر	۸ر

عمدہ دھارمک اور اخلاقی کتب

مہابھارت مؤلفہ اُفق مجلد	سے	چہ
رامائن〃	سے	چہ
ٹاڈ راجستھان مؤلفہ افق مجلد دو جلد و نیس	سے	چہ

یجروید اردو ترجمہ	ع	عہ
بھرتری ہری ہر سہ شتک مجلد	۶ر	۵ر
عورت کی بزرگی بچوں کی تربیت	۹ر	۸ر
کلجگ میں ست جگ کی دیوی	۱ر	۰ر
شریمتی ودیاوتی دیوی ہر دو حصہ	عہ	عہ

گھر بیٹھے انگریزی سیکھ لو

یہ کتب بلا مدد استاد گھر بیٹھے انگریزی سکھاتی ہیں اور لیاقت بڑھاتی ہیں +

انگریزی اُردو اول	۲ر	۱ر
انگریزی اُردو بول چال	۶ر	۳ر
〃 〃 〃 کلاں	۸ر	۶ر
لیٹر رائیٹر	۵ر	۳ر
〃 〃 کلاں	عہ	۱۵ر
پلزنٹ سٹوریز معہ اُردو	۶ر	۴ر
انگریزی محاورات حصہ اول	۴ر	۳ر
سنیوئل گرامر معہ اُردو ترجمہ	عہ	عہ
الف لیلا معہ ترجمہ انگریزی	ع	عہ
گل بکاولی〃 〃	عہ	۱۲ر
انگلش امپرومنٹ معہ اُردو	۴ر	۳ر
گائیڈ ٹو پروننسی ایشن یعنی ہجہ سکھلانے کی کتاب۔	۶ر	۶ر

شیدا اینڈ تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

دیگر ہر قسم کی کتب اردو۔ ناگری۔ انگریزی۔ گورمکھی رعایتی قیمتوں پر دی جاتی ہیں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کپڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے — انسان وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے

محبوب کے تسخیر قلوب کی ایک حیرت انگیز کتاب مجلد

مہاراجہ کوک شاستر المعروف تحقیقی علم النسا بالتصویر

یہ وہی اصل۔ پرانا اور صحیح و مستند نادر صحیفہ ہے۔ جو کہ حضور مہاراجہ بام دیو صاحب کے وزیر اعظم شریمان کوکہ پنڈت جی نے بنایا تھا۔ ہم بصرف زر کثیر اور نہایت جستجو و کوشش سے اصلی کتاب حاصل کرکے دیوناگری سے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ مصنف صاحب کی سوانح عمری بھی کتاب میں موجود ہے (تاڑ کے پتروں پر یہ کتاب لکھی ہوئی تھی) آجکل کے تمام اشتہاری اور نقلی کوک شاستروں والے صرف چار ہی قسم کی عورتوں اور مردوں کی تشریح ظاہر کرتے ہیں۔ مگر مہاراجہ کوک شاستر میں آٹھ اقسام کے مردوں اور مستورات کے مفصل حالات و شناخت کے طریقے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں نیک اور بد اشخاص کی پہچان۔ خلوص محبت و انس کے راز برہم چریہ برت کے راستے۔ رج و بیرج کی خوبیاں اور اولاد نرینہ پیدا کرنے ہمیشہ تندرست۔ خوبصورت اور نوجوان بنے رہنے کے اسرار تمام مردانی و زنانی پوشیدہ اور خاص خاص بیماریوں کے تیر بہدف علاج قلمبند کئے ہیں۔ انجام کتاب میں عجیب و غریب معلومات و دل پذیر نسخہ جات کا سرمایہ مہیا کیا گیا ہے۔ ۱۲۸ تصاویر بھی کتاب کے آخر میں لگائی گئی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے قیمت مجلد معہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے (عہ)

ملنے کا پتہ

منیجر قیصر ایجنسی لدھیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنند بھنڈار کے پانچ اعلےٰ تحفے

(۱)۔ بلراج بٹی۔ یہ اعلےٰ درجہ کی مقوی دماغ مصفی خون اور دافع قبض رساین ہے اسکے استعمال سے دیرینہ دوش احتلام اور امراض ذیابیطس وغیرہ رفع ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جلن وغیرہ ہر قسم کی شکائتیں دور ہوتی ہیں۔ یہی بلغمی ہر قسم کے درد کو آرام کرکے دماغ اور جسم کو کام کے لایق بلوان بنانا اس اعلےٰ رساین کی خوبی ہے قیمت ۳۰ گولی عہ محصولڈاک ۴ر

(۲)۔ قبض کشا گولیاں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دائمی قبض دور ہوتی ہے نہ کسی قسم کی تکلیف نہ جلاب لگتا ہے بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سو جاؤ۔ صبح بافراغت ہوگی۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ۸ر محصولڈاک ۴ر

(۳)۔ استری جیون وٹی حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہوجاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہوجاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہوجاتا ہے۔ اور حیض باقاعدہ ہوجاتا ہے۔ قیمت ۲۴ گولیوں کی عہ معہ محصولڈاک

(۴)۔ اشچریہ دانت منجن۔ اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ خون جانا بند ہوجاتا ہے اور ہلتے دانتوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ قیمت ۸ر فی ڈبیہ معہ محصولڈاک

بال اڑانیکا پوڈر۔ اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہوجاتے ہیں قیمت ۸ر فی ڈبیہ معہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوانح عمری راون ۔ بھارت ورش میں

کون شخص ہوگا جس نے راون کا نام سنا ہو مگر ایسے اشخاص بہت کم ہونگے جو اسکے مکمل جیون چرتر سے واقف ہوں اسلئے مینے اس کتاب کو لکھا ہے پیدائش سے اخیر تک کے کل کارنامجات راون اس میں درج ہیں عبارت عام فہم کاغذ عمدہ قیمت صرف عہ معہ محصولڈاک مقرر ہے لیکن خریداران تحفہ سے صرف ۱۲ رہے +

ملنے کا پتہ

ایم آر گپتا منیجر تحفہ نراین گڑھ ضلع انبالہ

مثنوی سحر دانش

۔ باتصویر کی بابت ایڈیٹر صاحب مارتنڈ رقم طراز ہیں اس میں شہنشاہ اکبر اور بیربر وزیر کی بالکل نئی چلبلی داستان کو جگہ بجگہ تصاویر سے دلکش بنایا گیا ہے اور پیارے پیارے عمدہ عمدہ نصیحتوں اور عقل کی باتوں نے اسکی خوبی کو اور بھی بڑھا دیا ہے قیمت صرف ۸ رتین ناول

جلیبی رامائن ۔ چوپائی کے دلکش پیرایہ میں معہ بوقع دلچسپ غزلیات راگ وغیرہ موجودہ کل بالمیکی رامائن کا عطر قیمت صرف ۸ر شیخچی باز ۔ ۸ر حیث ودیہ ۔ ۸ر خرد شانتی بہار گل اول تحفہ غزلوں ۔ ٹھمریوں ترانوں وغیرہ کا مجموعہ بارہ ماہ گل ار محصولڈاک علاوہ مگر جملہ کتب کا ایک سٹ معہ محصول عہ ر +

تحفہ اپنی قسم کا نرالا سلسلہ کتابی ماہوار ہے ۔ اس سے ہر مذاق کے اشخاص فائدہ اٹھا سکتے ہیں نظم و نثر ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں چنانچہ اس وقت ناول کملا دیوی ۔ مثنوی سحر باتصویر یعنی چشپ راج نمانی چندر بتن کی داستان ختم ہونے کو ہے ۔ بہار گل یعنی غزلیات ٹھمریاں ترانے وغیرہ ۔ پونٹیا پرچار بیستان معہ ۔ مجرب المجربہ نسخے ہر مرض کے اور نیز اشتہاری صنعت و حرفت یعنی بال اُٹھانیکا صابون ۔ منجن و صابون ہیر آئیل وغیرہ بنانا اور طبی مضامین وغیرہ درج ہوتے ہیں گویا دریا کو کوزے میں بند کیا ہے ۔ میرٹھ او ڈیلیہا جیاں مشتہر رہنمائے تعلیم ۔ ہندو پرکاش ۔ آریہ گزٹ پنجاب ۔ قوم پنجاب ایڈوکیٹ وغیرہ اخبارات نے عمدہ عمدہ ریویو فرمائے ہیں جلد خریدیں قیمت سالانہ ۲ معہ محصولڈاک اور واسوخت مضطر مفت ۔ نمونہ تحفہ ۲ ر کے ٹکٹ آنے پر یا ۳ کے وی پی سے ملیگا ۔ مفت نہیں + سب جملہ کتب (سوائے سوانح عمری راون) تحفہ کی خریداری کے ساتھ صرف ۱۲ میں ملینگی +

ملنے کا پتہ

بی ڈی گل اڈیٹر تحفہ مقام نراین گڑھ ضلع انبالہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

ست مک — ساجب — رنی — کا — سک

سورج

مارتنڈ

ہندو تنخیب ہر ماہ کی چار تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے فیض بخش پرچار

جلد ۹ | بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۵

ایڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

	صفحہ
چشمہ زندگی	۲
پیارے رام کے پیارے کام	۳
آتم گیان سے مہا سنتاپ	۵
موت کیا ہے؟	۹
مہاراجہ بھوج کا خواب	۱۵
ایشور پریم	۳۲
سنجیونی بوٹی "رام بھگتی کا امرت پھل سنجیون"	۳۲
سیم درشی کا پوتر خیال	۴۲
عمدہ صحت حاصل کریکے	
نہایت ہی مفید قوانین	۴۴
سبھ سکھ	۴۶
پانچ دکھ	،
نہایت مفید کار آمد باتیں	۴۷
نہایت ہی عجیب مفید معلومات	۴۹
حکیم موہن لعل صاحب نمبرہ مائی اودھو داس صاحب	
نامور حکیم رئیس ڈاکٹر غلیخان کی بوقت موت	۵۶
نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت و حل طلب معمہ	۵۷
خریداران مارتنڈ ضرور دیکھیں	۵۸
ریویوز	۵۹
اشتہارات	۶۰

بک سٹیم پریس لاہور کے پرنٹر شام داس نے چھپا کنہیا لال پبلشر کیلئے شائع کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گرہستھ آشرم کا سچا رہنما - جوانوں کی زندگی کا محافظ کتاب

چشمہ زندگی

محصول ڈاک ۳/ قیمت عہ

مصنفہ مہتہ سیتا رام دت - ویدراج - صدر بازار راولپنڈی

فہرست مضامین مختصر

منی کی پیدائش - جائے رہایش بالتصویر رنگین - خطرناک آگ تیز زہر زنانہ تناسلی اعضائے بالتصویر رنگین منی و رج کے متعلق جدید مغربی دریافت - شادی - حمل - حاملہ - زچہ بچہ - شرح جسمانی اعضائے بالتصویر رنگین - ذرایعہ صحت - اسباب الامراض - ویدک اصول صحت - پانی سے تمام امراض کا علاج مشرح بالتصویر رنگین - خواص الاشیاء - علاج الامراض وغیرہ وغیرہ

اہل وطن کی متفقہ بلند آواز قابل غور

ڈاکٹر پربھودت شاستری ایم اے (سابق) پرنسپل اورینٹل کالج لاہور (حال) پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ تحریر فرماتے ہیں "آپ کی کتاب بہت مفید اور محنت قابل قدر ہے - یقیناً یہ پسند عام ثابت ہوگی -

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور واقعی بڑی مفید کتاب ہے جو ہر لعزیز ثابت ہوگی ہے
مسٹر گوبند سین ایم اے پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور - آپنے نہایت ضروری اور حفظان صحت کو عام فہم طریق سے بیان کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے
رائے بہادر ٹھاکر دت ڈسٹرکٹ جج (ریٹائرڈ) گوجرانوالہ دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے جسکے اندر بہت مفید ہدایات اور معلومات درج ہیں -
آریہ سماج کی ایک غیر معمولی شخصیت - شری لالہ ہنس راج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور - فی الواقعہ چشمہ زندگی میں بہت مفید باتیں درج ہیں عام طور پر گرہستھیوں کے ہاتھوں میں جانی چاہئے ست دھرم پرچارک ہردوار - بال بچوں والے گرہستھیوں کے لئے مفید ہے -
حاذق الملک بہادر حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لایق مولف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے -

نوٹ - یہ کتاب ۳۲۵ صفحہ کی مجلد بالتصویر رنگین قیمت عہ دو روپیہ چار آنہ محصول ۳/ دو جلد پر محصول معاف - انڈیا ... ضرور دیویں *

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ओ३म

دین و دنیا کی بھلائی تم اگر دو رکا ستی ہو علم حاصل کرو یہ جوہر نہایت ہی پیارا ہے

مارتنڈ

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء

پیارے رام کے پیارے کام

از منشی وناٰئک پرشاد صاحب طالبؔ بنارسی

جب بڑھ چلا جہان میں دریا گناہ کا　　نیکوں کی ناؤ کو نہ ملا کچھ جو تھاہ کا

چاروں طرف سے شور اٹھا درد و آہ کا　　نعرہ بلند ہو گیا ہر داد خواہ کا

بھارت میں رام چندر کا اوتار ہو گیا

بڑا ستم زدوں کا وہیں پار ہو گیا!

پیدا ہوا وہ صاحب ادراک نیکذات　　خیر جہاں - خلیق زماں - مجمع صفات

مرتاض عابدوں کو ملی ظلم سے نجات　　لکھا ہے یوں "قلم ہوئے اہل ستم کے ہات"

ظاہر ہوا وجود جو ایشور کے انس کا

سورج اُدے جہان میں ہوا سوریہ بنس کا!

بچپن ہی سے یہ کرنے لگے عافیت کے کام　　پہلے تو تاڑکا - کا کیا کام خود تمام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راحت رسانِ خلق۔ فلاحت میں نیک نام جس پر مصیبت آئی کہا اُس نے ہائے رام

سینہ جو آبگینے کی طرح صاف نور تھا

اُس آئینے میں نورِ خدا کا ظہور تھا۔

بنیے پر وشنو کے اوتار

نیکوں کی اپنے دستِ شجاعت سے کی مدد بد کو ہلاک کرکے دکھائی رہِ ابد۔

قانون جور کے کئے دفعات مسترد ڈوبا ستارہ جہل کا نکلا مہ خرد

ظلمت مٹائی جور جفا کی جناب نے

روشن کیا جہان کو اس آفتاب نے

[illegible]ن کا تھا نہ گنتے تھے راج کو سر در بہ سر کا بوجھ سمجھتے تھے تاج کو

[illegible]نوں میں بھی قائم مزاج کو آتے تھے ان کے پاس مسیحا علاج کو

[illegible]ارا تھا کیکئی سے جو قول ان کے باپ نے

فوراً اٹھا لیا وہ سر آنکھوں پہ آپ نے

بن میں بھی بن کے شیر وہ جوبن بنا دیا جنگل میں اپنے فیض سے منگل مچا دیا۔

آنکھوں کا فرش اہلِ نظر نے بچھا دیا پتلی کی طرح آنکھوں پہ سب نے بٹھا دیا

بھوکے تھے ایسے پریم کے۔ پریمی کے ذوق سے

سیوری کا جوٹھا کھا لیا حضرت نے شوق سے

سگریو جو ستم سے برادر کے خوار تھا۔ بالی کے بل سے بال کے مانند زار تھا۔

سیماب کی طرح جو سدا بیقرار تھا جنگل بیاباں کو بسا رہیں۔ گھر سے فرار تھا

اس کو مدد سے رام کے کیا کیا نہیں ہوا؟

بالی سے اس کا بال بھی بیکا نہیں ہوا!

پاپی۔ شریر۔ اہلِ ستم۔ ناخدا شناس جتنے تھے اُس زمانے میں بدکار و بد اساس

بشنکام رام چندر نے اُن سب کا کر کے ناس جتنے شریر تھے کیا سب کو بے ہراس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راون جو تھا شکستہ جگر کام بان سے
وہ بھی شکارِ مرگ ہُوا۔ رام بان سے

آنکھوں میں نور بنکے گئے یہ جہاں گئے
دل کا سرور بن کے گئے یہ جہان گئے

جنگل میں جب لئے ہوئے تیر و کماں گئے
انسان تھے یہ صورت شیر ژیان گئے

جب راستباز بیر نے جب دکھا دیا۔
ٹیڑھے کو اپنے تیر سے سیدھا بنا دیا

کینے سے اور بغض سے اک درجہ پاک تھے
جنگل میں جب مِتا و بیتر بھی انہیں گئے۔

جس کیکئی نے انکو نکالا انھار شک سے
پہلے اُسی کے قدموں پہ جا گرے بڑھ کے

سوتیلی ماں اُٹھا یا تھا سر جس نے بہر شر
تعظیم اُسے دی۔ اپنی سگی ماں سے پیشتر

فیاض تھے رحیم تھے عادل تھے نیک تھے
اوصاف انکے دہر جہاں میں انیک تھے

انسان کے شفیق تھے اہل قو یک تھے۔
خوبی میں ہر ہمہ ہیچ میں برتر ہیں ایک تھے

کب تک کوئی حساب کرے ان کے کام کا
اوصاف بے شمار ہیں دنیا میں رام کے (ہندو)

آتم گھاتی مہاسنتاپ

دھرم اپدیش

असुर्या नामते लोका अन्धेन तमसा वृताः।
तांस्ते प्रेत्यपि गच्छन्ति ये के चात्महनो जनाः॥

ارتھ — انہیں لوگوں کا نام اسُر۔ یا آتش اور دیت ہے جو آتم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہتیارے اپنے آتما کے وِرُودھ آچرن کرتے ہیں۔ وے پاپی جیتے ہوئے اور مرنے کے پشچات مہاں اندھکار اور گھور اگیان روپی دُکھوں کو پراپت ہوتے ہیں۔

جو لوگ آتم ہتیارے اپنے آتما کے خلاف کہنے ماننے اور کرنے والے ہیں۔ وے ہی اسُر۔ راکشس اور دیت کہلاتے ہیں۔ ایسے پاپی آدمی اس جنم اور آئندہ جنموں میں بڑے ادھرم رُوپ اندھکار میں پھنس کر مہاں بھینکر دُکھ دینے والی جونیوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ مطلب اس وید کی شکشا کا یہ ہے کہ جو لوگ من میں کچھ اور رکھتے ہیں زبان سے کچھ اور کہتے ہیں .... اور فعلوں سے کچھ اور کر کے دکھاتے ہیں وے ہی آتم ہتیارے یعنی اپنے آتما کا خون کرنیوالے ہیں۔ وید نے ایسے ہی آدمیوں کا نام اسُر یعنے سخت گنہگار رکھا ہے ایشور پرماتما ایسے پاپیوں کو بڑی سخت سزا دیتے ہیں۔ وے لوگ اس جنم میں بھی مہاں دُکھی ذلیل اور خوار رہتے ہیں۔ اُن کی کسی طرح سے دنیا میں عزت نہیں ہو سکتی۔ اور مرنے کے بعد ایسی ایسی خراب جونیاں اُن کو ملتی ہیں کہ جن میں جا کر اُن کو مہاں کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں۔ ایسی سخت گنہگار روحیں ہزاروں جنم تک گیان یعنی علم و عقل کی روشنی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتیں۔ اُن کو عذاب ہی عذاب ملتا رہتا ہے۔ اِس وید شکشا سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی کانشنس کا خون کرنا بڑا ہی بھاری پاپ ہے اور سچ بھی ہے کیونکہ جو لوگ دل میں کچھ رکھتے ہیں اور اپنے فائدے یا لالچ کے لئے دنیا کو دھوکا دیکر کچھ اور ہی کہہ اور بتلا رہے ہیں۔ اپنے نفع کے لئے دوسروں کا نقصان کر رہے ہیں۔ اپنے بچاؤ کے لئے دوسروں کا گلا کاٹ یا کٹوا رہے ہیں۔ ایسے آتم گھاتی کس طرح آرام پا سکتے ہیں۔ ایسے آدمی دُنیا میں کب عزت کی نگاہ سے دیکھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جا سکتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ ذلیل وخوار رہ کر بے عزتی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔
منو مہاراج نے فرمایا ہے:۔

یعنی جو اپنے آتما کو پریہ معلوم دے اُس کو اوروں کے لئے بھی پریہ اور جو اپنے آتما کو برا لگے اُس کو دوسروں کے لئے بھی برا سمجھنا دھرم کا ایک بڑا بھاری لکشن ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص غیروں کو رشوت دیتا ہے تو اُسے بڑا ہی ناگوار معلوم دیتا ہے۔ مگر جب غیر لوگ اُسے رشوت دیتے ہیں تو وہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر بڑی خوشی کے ساتھ قبول کر لیتا ہے۔ ایسا ہی چوری۔ بھچار آدی کرم ہیں۔ جب اپنے گھر میں ہوتے ہیں تو برے معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی جب چور کے گھر میں چوری ہوتی ہے تب تو اُس کو رنج معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خود دوسروں کے گھر میں چوری بھچار کرنے سے یا اور قسم کے دھوکے دینے یا بشواس گھات اور متر دروہ کرنے سے مطلق نہیں ڈرتا۔ اسی کو منو مہاراج نے مہا پاپ لکھا ہے۔ اسی کو آتم ہتیارا یا اپنے کانشنس کا خون کرنا کہتے ہیں:۔

پس اے آتم ہتیارے اور بشواس گھاتی منشیو! جہان میں جتنی مصیتیں گھور سنگھٹ اور نانا پرکار کی دکھ دائیک جونیاں نظر آتی ہیں۔ یہ سب آپ ہی کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔ مگر سوچو اور سمجھو کہ منتر مذکورہ بالا آپ کو کیا سکشا دیتا ہے۔ رچا پکار کر کہہ رہی ہے کہ ہے آتما کا ہنن کرنے والے پاپی منشیو! ایشور اپنے اٹل نیم کے انکول تم کو بڑا بھاری ڈنڈ دینگے۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ جن بھائی۔ بندھو۔ جورو۔ جاتا اور سنساری تچھ وشیوں کی خاطر تم اتنے بڑے پاپ کے بھاگی ہوتے ہو اُن میں سے کوئی بھی تمہارا ساتھ نہیں دیگا۔ سب کے سب یہیں رہ جاینگے کیا تم کو منتر کا ڈر نہیں ہے؟ کیا وہ دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنے والا نہیں ہے جب تم بستر مرگ پر پڑے ہوئے ہائے ہائے پکارتے ہوگے ؟
تمہارے کئے ہوئے پاپ بھینکر روپ بنکر تمہاری آنکھوں کے سامنے کھڑے
ہوئے تم شیر کی طرح ڈراتے ہونگے ؟ کیا تم کو وہ دن یاد نہیں جس دن تمہاری
کایا پہ بڑا کشٹ بیت رہا ہوگا ؟ جب پران کنٹھ میں رکے ہونگے ۔ جب
آنکھیں اینچ جاوینگی ۔ جب زبان بند ہوجاویگی ۔ کان شبد سننے سے عاری
ہونگے ۔ سب ناڑیاں سٹر پٹر چلنے لگیں گی ۔ گیان جاتا رہیگا ۔ نہ اپنی کہہ
سکوگے نہ دوسرے کی سن سکوگے ۔ جب تمہارا آتما نہایت پریشان اور
حیران ہوگا ۔ اُس مصیبت کو وہ سمبندھی اور سنساری وشے جنکی خاطر
تم نے پاپ کئے ہیں کسی طرح نہیں ٹلا سکینگے وہ کھڑے کھڑے دیکھیں گے
اور تم کو پکاریں گے ۔ لیکن ہائے افسوس ! تم کچھ جواب نہ دے سکوگے ۔
آخر کار بڑے کشٹ بھوگنے کے بعد تمہاری آتما یعنے روح کو شریر یعنے جسم
سے علیحدہ کردیا جاویگا اور پاپ کرموں کے انوسار بڑی بڑی دکھ دایک جونیوں
میں پھر قید کردیا جاویگا ۔ اس نظارے کو دیکھ کر کون ہے جس کے رونگٹے نہ
کھڑے ہوتے ہونگے ۔ لیکن اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ پاپیوں کو موت
کے وقت بڑا بھاری کشٹ بھوگنا پڑتا ہے ۔ کیونکہ کئے ہوئے پاپ
سامنے آکر خوف اُتپن کرتے ہیں ۔ اِدھر دھن دولت ۔ جورو جاتا کے پریم میں
من پھنسا ہوا ہوتا ہے ۔ سنسار تیاگنے کو جی نہیں چاہتا ۔ لیکن ادھر
موت سے بچانے والا کوئی نظر نہیں آتا ۔ اِسی حسرت اور یاس کے ساتھ
بڑے دکھ اُٹھا کر پران نکلتے ہیں ۔ برخلاف اس کے جو آتمائیں ایشور کی
آگیا کو پالن کرنے والی پُنیاتما ہوتی ہیں اُن کو نہ تو موت کا ڈر ہے اور نہ
مرتے وقت ذرہ بھی تکلیف ہوتی ہے بلکہ وہ تو جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہم کو پرم پتا پرماتما کی گود میں جگہ ملیگی۔ ہم کو بڑے بڑے سُکھ ملیں گے۔ ایشور کے سایہ عاطفت میں رہیں گے۔ ایسے سجنوں کے لئے موت ایک تبدیل لباس سے زیادہ اثر نہیں رکھتی۔ وہ بِرنکھے ہوکر شریر کو چھوڑتے ہیں اُن کی آتما بڑی دلیری سے اُنتی کے مرحلوں کو طے کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہے۔

پس اے منشو! آؤ ہم اپنے کاموں میں اپنی آتما کو اپنا راہبر بنائیں اور ان گھات کے گھور پاپ سے سدا پرےہٹ کر رہیں۔ ہے جگدیشور! ہے پرم کرپالو! ہے ادہم اُدھارک! آپ ایسی کرپا کیجئے کہ ہمارے بھائی آپ کی آگیا کا پالن کریں۔ آپ کی شرن لیویں۔ اپنی آتما کو آپ کے چرنوں میں لگائے رہیں۔ پرماتمن! پتا آپ کے گری ہوئی آتماؤں کو اُبھارنے والا اور کوئی دکھلائی نہیں دیتا۔ سارے سنسار کا آسرا کیول آپ ہی ہیں۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

موت۔ زندگی اور آنند کا قانون

موت کیا ہے؟

مہابھارت کے اُدیوگ پرب میں وِدر اور دھرت راشٹر کا مکالمہ ہے جس میں وِدور نے دھرت راشٹر کو پانڈوں سے مصالحت کرنے کی بابت بہت کچھ سمجھایا ہے۔ اسی مکالمہ کے اخیر میں دھرت راشٹر نے موت کی بابت سوال کیا ہے جس کا جواب وِدور نے بکسی مصلحت سے خود نہیں دیا بلکہ بذریعہ ایک رشی پتر کے جس کا نام سنت سجات تھا۔ دلایا ہے۔ جب وِدور کے بلانے پر سنت سجات تشریف لائے راجہ دھرت راشٹر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نے بڑے تپاک سے اُن کا خیر مقدم کیا اُن کے آسن پر رونق افروز ہونے کے بعد راجہ نے یہ سوال کیا۔

اے سنت سجات! مینے سنا ہے کہ آپ اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ موت کوئی چیز نہیں ہے انسان غلطی میں پڑکر موت کا شکار ہوجاتا ہے۔ اگر غلطی نہ کرے تو موت پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟

اس کے جواب میں سینت سجات نے فرمایا۔ راجن! بیشک میری یہی رائے ہے۔ موت کوئی چیز نہیں اگیانیوں کے ڈرنے یا ڈرانے کے لئے ایک ہوّا ہے جسطرح ہوّے کا کوئی وجود نہیں لیکن بچوں کو جو اُس کی اصلیت کو نہیں جانتے۔ اس کا نام لیکر ڈرایا جاتا ہے یا وہ خود ہوّا ہوّا کہہ کر ڈرنے لگتے ہیں۔ اُسی طرح جو لوگ موت کی اصلیت کو نہیں سمجھتے۔ اسکے نام سے کانپنے لگتے ہیں موت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو باہر سے آتی ہو بلکہ وہ ہماری اپنی غلطیوں اور بے عتوانیوں کا خمیازہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ ہم جس قدر غلطی کرتے ہیں اور بے اعتدالی سے کام لیتے ہیں۔ اُسی قدر موت کے نزدیک ہوتے ہیں پس اعتدال کا نام زندگی اور بے اعتدالی ہی کو موت کہتے ہیں بیماری یا کمزوری بھی ایک قسم کی موت ہے اور وہ بھی ہم پر تب ہی حملہ کرتی ہے جب ہم کسی غلطی یا بھول کا شکار ہوتے ہیں۔

موت جس قدر آسانی سے کمزوروں اور غلط کاروں کو اپنا شکار بنا لیتی ہے طاقتور اور ہوشیار لوگوں میں اپنا تسلط جمانے میں اُس کو اُسی قدر دقت اور پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ جن لوگوں کے آچار وچار (خیالات و اعمال) ناقص ہیں اور جو محسوسات کے غلام ہوکر وحشیانہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ موت کے مُنہ میں میں کوئی ڈاکٹر یا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طبیب تاوقتیکہ وہ خود بیدار نہ ہوں اور اپنی غلط کاری سے باز نہ آئیں۔
اُن کو موت کے چنگل سے بچا نہیں سکتا۔ پس موت سے بچنے کے لئے
کسی انسان یا انسانی جماعت کو ہوشیار اور محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔
انسان کا جسم مثل ایک گاڑی کے ہے۔ جس گاڑی کے پرزے
مضبوط ہیں اور اُن سے اُن کی طاقت کے موافق کام لیا جاتا ہے۔ اور
وہ سیدھی اور ہموار سڑک پر چلائی جاتی ہے۔ چلانے والا ہوشیار ہے۔
گھوڑے اُس کے قابو میں ہیں۔ اُس گاڑی سے ایک عرصہ دراز تک
کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن جس گاڑی میں مذکورہ بالا نقصوں میں سے
ایک بھی نقص ہوگا۔ وہ بہت دن تک نہ ٹھہر سکیگی۔ اسی طرح انسان کا
جسم اگر کمزور ہے یا اُس سے بے اعتدالی سے کام لیا جاتا ہے۔ یا اُس کو
بدچلنی یا عیاشی کے راستے پر چلایا جاتا ہے یا چلانے والا بیوقوف ہے یا
حواس اُس کے قبضہ میں نہیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی نقص موجود
ہوگا تو اس جسم کی گاڑی کے ٹوٹ جانے کا احتمال ہے اور یہی موت ہے۔
یہ جو روایت مشہور ہے کہ دیوتا لوگ امرت کے ذریعہ سے موت پر
فتح حاصل کرتے ہیں اور اُسر لوگ بار بار اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کی
اصلیت یہ ہے کہ جو لوگ برہم چریہ کا پالن کرتے ہیں اور سداچار کی زندگی بسر
کرتے ہیں وہی دیوتا ہیں۔ برہم چریہ اور سداچار ہی امرت ہے۔ جو لوگ اپنے
جسم کے درخت کو اس امرت سے سینچتے ہیں۔ اُن کے سامنے بیماری اور
موت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے اور یہی اُن کا امر ہونا یا موت پر فتح
حاصل کرنا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ حواسوں کے غلام ہو کر لذات
محسوسات کے مہلک زہر کو جو باہر سے دیکھنے میں اچھا لیکن اندر سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہایت ہی خوفناک ہے سپتے ہیں بدچلنی یا بے عنوانی کی زندگی بسر کرتے ہیں وہی اشر ہیں اور ان کی بدکرداری اور کجرفتاری ہی اُن کے لئے موت ہے۔ جو ہمیشہ اُن کو مغلوب و مفتوح کرتی رہتی ہے۔

موت شیر کیطرح آکر کسی کو کھا نہیں جاتی بلکہ وہ ہماری اندرونی یا جسمانی کمزوری کا ایک نتیجہ ہے۔ جن کے آتما اور شریر نربل ہیں وہ ہمیشہ موت کے نزدیک ہیں۔ سوائے آتمک اور شاریرک بل کے اور کوئی امرت نہیں ہے جو انسان کو موت پر فتح دلا سکے اور اس امرت کا سرچشمہ برہمچریہ اور سداچار ہے جو لوگ ان کا پالن نہیں کرتے موت ہمیشہ ان کے سر پر سوار ہے۔

بعض نادان موت کا ایک محکمہ قایم کرتے ہیں۔ اور یم راج کو اس کا اعلےٰ افسر قرار دیتے ہیں۔ جس کے حکم سے اس کے دوت مرنے والوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اُس کی رُوح قبض کر کے اُسے یم راج کے پاس لے جاتے ہیں۔ جو اُس کو اُس کے اعمال کی سزا و جزا دیتے ہیں یہ سب لوگوں کے مفروضات ہیں۔ جس طرح رسی کو سانپ سمجھ کر انسان ڈرتا ہے اسی طرح موت کو مجسم بنا کر اور دوزخ و بہشت کی فرضی مہیب و دلفریب تصویر کھینچکر نادان کو جھوٹا خوف اور جھوٹی امید دلائی گئی ہے اور اگر اس النکار کا یہ مطلب ہے کہ وہ عادل پرماتما ہی یمراج ہے انسان کے اعمال ہی اُس کے دُوت ہیں اور انکا نیک و بد انجام ہی دوزخ و بہشت ہیں۔ تو یہ معقول ہو سکتا ہے لیکن نادان لوگ النکاروں کی اصلیت کو نہ سمجھ کر اُن کو واقعات سمجھنے لگتے ہیں۔

پرماتما کے سوائے اور کوئی یم نہیں وہی تمام جہان کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھتا ہے۔ اور وہی تمام جانداروں کو اُن کے اعمال کی سزا و جزا دینا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے جو لوگ اُس کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ طرح طرح کی
مصیبتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور یہی اُن کے لئے دوزخ ہے اور جو اس
قانون قدرت کی پیروی کرتے ہوئے زندگی بھر اپنے موجودہ فرائض کی تعمیل
میں سرگرم رہتے ہیں۔ سچائی۔ سادگی رحم و انصاف کو اپنی زندگی کا شعار
بناتے ہیں۔ وہی دیوتا اور رشی ہیں اور اُن کے لئے ہمیشہ بہشت کا دروازہ
کھلا ہوا ہے۔

بعض لوگ موت کو مقررہ مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیدائش کے ساتھ
ہی موت کی تاریخ اور وقت بھی مقرر ہو جاتا ہے۔ جسکی جتنی عمر مقرر ہو گئی
ہے اُس سے پہلے اس کو نہ کوئی مار سکتا ہے اور نہ وہ مر سکتا ہے۔ یہہ
تقدیر پرستوں کا خیال ہے۔ اگر یہ خیال صحیح ہوتا پھر انسان کے لئے علم
برہم چریہ اور سدا اچار کی کیا ضرورت تھی۔ آیوروید جو رگوید کا اوپوید ہے جسکے معنی
ہی یہ ہیں کہ جس کے ذریعہ سے انسان عمر طبیعی کو حاصل کرتا ہے کیوں بنایا گیا؟
قواعد حفظ صحت کی جو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں انسانوں کی تندرستی اور زندگی
کے معاون ہوئے ہیں۔ کیوں بنیاد رکھی گئی؟ اور کیوں انسان کو بے
اعتدالی اور احتیاط کی زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اگر موت مقررہ
وقت پر آنے والی ہے تو ہم چاہے کچھ کریں ہمیں اُس کا خطرہ نہ ہونا چاہئے
لیکن ہم کو قدم۔ قدم پر موت کا خطرہ ہے۔ ہم پچھلا قدم بھی تب اُٹھاتے
ہیں جب پہلا جما لیتے ہیں۔ اِس سے صاف ثابت ہے کہ ہم کو اپنی زندگی پر
اعتماد نہیں ہے۔ پس غلطی یا بھول کا ہی اصطلاحی نام موت ہے بیماری
بھول یا چوک ہم کو طرف ناکامیابی یا بیماری یا کمزوری وغیرہ کا ہی
شکار نہیں بناتی بلکہ کبھی کبھی وہ موت کا باعث بھی بنجاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

موت ہردم انسان کے سرپر سوار ہے جب تک وہ ہوشیاری سے اپنا کام انجام دے رہا ہے اور مہلک اسباب سے اپنا بچاؤ بھی کر رہا ہے۔ موت کو یکایک ہمت نہیں پڑتی کہ وہ اُس پر وار کر سکے موت ہمیشہ اُنہیں پر وار کرتی ہے جو غفلت شعار۔ بداحتیاط کمزور اور بیمار ہیں۔

بعض لوگ کسی محتاط اور ہوشیار آدمی کو موت کا شکار ہوا دیکھ کر یا کسی غافل اور بداحتیاط کو تندرست و سلامت دیکھ کر اس نتیجہ پر پہونچنے لگتے ہیں کہ احتیاط کوئی ضروری چیز نہیں۔ لیکن یہ اُن کی بھاری بھول ہے۔ اگر کوئی ہوشیار یا محتاط آدمی کبھی کسی بیماری یا موت کا شکار ہوجاتا ہے تو اس کا سبب اُس کی ہوشیاری یا احتیاط نہیں ہے بلکہ کوئی اور اندرونی کمزوری ہے یا بیرونی قاتل اسباب ہیں جو اُس پر اپنا کام کرتے ہوتے ہیں۔ اسی طرح غافل یا بداحتیاط آدمی کے تندرست و ہٹا کٹا ہونے کی وجہ اُس کی غفلت یا بداحتیاطی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ اور قدرتی یا اتفاقیہ اسباب ہیں جن سے اُسنے فائدہ اُٹھایا ہے یا اُس کی جسمانی بناوٹ کی مضبوطی ہے علاوہ ازیں یہ ایک خاص امر ہے۔ اس سے عام اصول میں فرق نہیں آسکتا۔ عام اصول یہی ہے کہ موت زیادہ تر غافلوں کمزوروں اور بداحتیاطوں کو ہی اپنا شکار بناتی ہے۔

مذکورۂ بالا اقتباس سے ناظرین پر واضح ہوا ہوگا کہ در اصل موت کوئی چیز نہیں۔ وہ انسان کی غفلت غلطی یا بھول کا ایک نتیجہ ہے اب سوال یہ ہے کہ موت سے لوگ ڈرتے کیوں ہیں؟ اس کا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جواب یہ ہے کہ کیا دنیا میں ایسا بھی کوئی آدمی ہے کہ جس کو کوئی کام سپرد کیا جائے۔ اور اُس کام کے کرنے میں اُس سے بھول یا غفلت سرزد ہو پھر وہ اُس مالک سے جسنے کام سپرد کیا ہے۔ نہ ڈرے۔ موت سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اپنے کام میں غلطی یا غفلت کرتے ہیں۔ اور جو اپنا کام ہوشیاری اور ایمانداری سے انجام دیتے ہیں۔ اُن کو موت کا ذرا بھی خوف نہیں ہوتا ٭ (باقی آیندہ)

نشکام سچّی بھگتی کا دِلکش سچّا سبق

مہاراجہ بھوج کا خواب

وہ کون شخص ہے جس نے فخرِ قوم اور قابلِ تعظیم مہاراجہ بھوج کا نام نہ سُنا ہوگا۔ اُس کی مہما اور خوش دلی کے گیت زمانہ میں بڑے فخر کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے بہادر اس کا نام سُن کر کانوں پر ہاتھ دھرتے تھے۔ راج میں اس کے نام کا سکہ بیٹھا تھا۔ سب ڈرتے تھے۔ بچہ بچہ اس نیک پُرش کا ادب و لحاظ کرتا تھا۔ بڑے بڑے بہادر اس کے چرنوں میں اپنا سر رکھتے تھے۔ اُس کی فوج اس طرح لاتعداد تھی کہ جیسے سمندر کی لہروں کا کوئی شمار نہیں۔ دولت کا یہ حال تھا کہ لوگ قاروں کے خزانہ کا نام بھول گئے تھے۔ انصاف کے معاملہ میں بکرماجیت سے بھی سبقت لے گیا تھا۔ اس کے راج کے زمانہ میں کوئی بھوکا نہیں رہتا تھا۔ جو ایک ٹکڑا مانگتا۔ اُسے موہن بھوگ ملتا۔ جو چار گز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گزری مانگتا۔ اُسے ریشمی تھان ملتا۔ کوڑی مانگنے والوں کے حصہ میں خاصی دولت آتی۔ برسات کے پانی کی طرح فقیروں کے آمد کی خوشی میں موتی برسائے جاتے۔ غرضیکہ

"جو بات تھی خدا کی قسم لاجواب تھی"

اگر کوئی برہمن ایک شلوک سُناتا۔ تو اُس کو ایک لاکھ روپیہ انعام دیا جاتا۔ دن بھر میں ہزاروں کیا لاکھوں گئو دان ہوا کرتے تھے۔ سوا لاکھ برہمنوں کو "کھٹ رس" بھوجن کھلا کر تب خود کھاتا۔ بڑے بڑے یگیہ ہوتے رہتے تھے۔ تیرتھ ورت کا بہت شوق تھا۔ بڑے بڑے جنگل اور پہاڑ چھان ڈالے۔

اتفاق سے ایک روز شام کے وقت پھلواڑی میں بیٹھا ہوا قدرتی نظاروں سے محظوظ ہو رہا تھا۔ وہاں سے آکر محلوں میں سنگھاسن پر بیٹھا ہوا پورنماشی کا چاند دیکھ رہا تھا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تنہائی میں طرح طرح کے خیالات چکر لگاتے ہیں۔ اُس پر اگر طبیعت میں سکون ہو۔ تو لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ مہاراجہ بھوج اس خیال کو لے کر بہت خوش تھا۔ کہ دیکھو جس طرح کالی گھٹا میں بجلی چمک جاتی ہے تو نوراً علےٰ نور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں نے اپنی عقل و دانشمندی سے اس نگر کو منوّر اور روشن کیا ہے۔ سب مجھ سے خوش ہیں اور میں سب سے مسرور ہوں۔ میں نے اپنی زندگی رعایا کے خوش رکھنے میں لگا ڈالی۔ تیرتھ ورت کرتے کرتے بدن بالکل کانٹا ہو گیا۔ جس قدر میں نے خیرات کی۔ اتنا کسی کے خزانہ میں بھی نہ ہوگا۔ جہاں جہاں میں گھوما ہوا۔ وہاں پرندوں کا بھی گزر نہ ہوا ہوگا۔ مجھ سے بڑھ کر اب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کون اس دنیا میں ہر طرف سے مکمل ہے۔ اور گذشتہ زمانہ میں بھی کون ہوا ہوگا
یا آیندہ ہوگا؟ مجھے اس بات کا پورا دعویٰ ہے۔ کہ "ضرور میری موکشش
ہوگی"، ایسا کب ہوسکتا ہے۔ کہ مجھے کوئی تکلیف ہو۔ یا کوئی داغ لگے۔
اسی عرصہ میں چوبدار نے آواز دی۔ "چودھری اندردت!" یہ چودھری
مہاراجہ بھوج کا وزیر تھا۔ مہاراجہ بھوج چونک پڑا۔ دیوان نے آداب
شاہی ادا کیئے۔ اور یوں التماس کرنے لگا۔

پرتھوی ناتھ! وہ کنواں تیار ہوگیا جس کے لئے حضور نے حکم دیا تھا
آم کا باغ بھی لگا دیا گیا۔ جو اس کنوئیں کا پانی پیتا ہے۔ گھنٹوں دعائے
خیر سے یاد کرتا رہتا ہے۔ راجہ ان باتوں کو سن کر بہت خوش ہوا۔ اور
حکم دیا کہ جہاں جہاں میری عملداری ہے۔ وہاں کنوئیں پختہ بنوا دو۔ اور
سدا برت تقسیم کرا دو۔ سڑک کے کنارے درخت لگوا دو۔ اسی عرصہ میں
"دان دکیش" نے آکر اشیرباد دیا۔ اور کہنے لگا کہ مہاراج! ہر سال جن مفلسوں
کے درمیان میں پانچ ہزار رضائیاں تقسیم ہوا کرتی تھیں وہ دروازے پر
حاضر ہیں۔ راجہ نے حکم دیا کہ اس سال سے پچاس ہزار رضائی کے عوض
پچاس ہزار دوشالے تقسیم ہوا کریں۔ دان دکیش دوشالوں کے لانے
کی غرض سے توشہ خانہ میں گیا۔ ادھر عمارت کے داروغہ نے آکر عرض
کیا کہ مہاراج! وہ عالیشان مندر جس کے تعمیر کرانے کا حکم حضور نے دیا
تھا۔ آج اس کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے لوہار معہ اپنے اوزاروں کے
آگئے ہیں۔ پتھر آگیا ہے۔ اتنا سننا تھا۔ کہ راجہ بھوج جامہ سے باہر
ہوگیا۔ آنکھیں لال لال کر کے بولا۔ وہاں پتھر اور لوہے کا کیا کام؟
مندر سنگ مرمر اور سنگ موسے سے بنایا جاوے۔ لوہے کے عوض

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُس میں ہر جگہ سونا کام میں لایا جاوے جس میں بھگوان بھی اُسے دیکھ کر خوش ہو جاویں۔ اور میرا نام اس دُنیا میں روشن ہو۔ اتنا سُننا تھا۔ کہ سب کے سب بول اُٹھے۔ مہاراج! دھنیہ ہو۔ آپ نے اس کلجگ کو ست جُگ بنا دیا۔ ایسا سمجھ لیجئے۔ کہ دھرم کا پرچار اور غریبوں کے خیال سے آپ نے اوتار لے کر ہم سب کو کرتیہ کرتیہ کیا ہے۔ آپ سے بڑھ کر اس دنیا میں کون ایشور کا پیارا ہے۔ ہم نے تو پہلے ہی سے آپ کو ساکشات دھرم کا اوتار خیال کر لیا ہے۔ ویاس جی نے کتھا شروع کی۔ کتھا کے بعد دیر تک سب پریمی مالک کے سمرن دھیان میں سرشار رہے۔ وقت سایہ کی طرح گذر گیا۔ جہاں دس پانچ ست سنگی مالک کے چرنوں میں کسی طریقہ سے اپنا پریم پرگٹ کر رہے ہوں۔ وہاں وقت کا کس کو خیال ہوتا ہے۔ ایک مہاتما نے مالک کے بھجن بندگی میں اپنی زندگی گذار دی۔ حاجات ضروری سے بھی فارغ ہونے تک کا اُس کو خیال نہیں آیا۔ پھر دو چار گھنٹوں یا دنوں کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ ہاں سچے پریم کی ضرورت ہے۔ چاند سر پر آ گیا۔ گھڑیالی نے عرض کیا کہ مہاراج آدھی رات سے زیادہ وقت گذر گیا۔ راجہ کی آنکھوں میں نیند چھا رہی تھی۔ ویاس جی کی بانی میں وہ امرت تھا کہ کیا کہا جائے۔ وہ کتھا کہنے تھے۔ راجہ جمائیاں لے رہا تھا۔ اُٹھ کر محل میں گیا۔ جڑاؤ پلنگ اور پھولوں کے بستر پر دراز ہو گیا۔ رانیاں پیر دبانے لگیں۔ راجہ کی آنکھ جھپک گئی۔ ناظرین! جن باتوں کا میں ذکر کرتا ہوں وہ وقت آ گیا۔ لو سنو۔

خواب میں اُسے معلوم ہوا کہ وہ سنگ مرمر کا مندر بالکل تیار ہو گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہاں کہیں اُس پر نقاشی کا کام کیا گیا ہے۔ وہاں باریکی میں ہاتھی دانت کو بھی مات کر دیا ہے۔ کہیں لالوں کے گل لالوں پر نیلم کی بلبلیں بیٹھی ہیں۔ شبنم کی جگہ ہیروں کے ہار رلنے لے رکھی ہے۔ پکھراجوں کے ڈنڈیوں سے پنے کے پتے نکال کر موتیوں کے بھٹے لگائے ہیں۔ سونے کی کیلوں پر کم خواب کے شامیانے اور کیوڑے کے فوارے عجیب رنگ کی بہار دکھا رہے ہیں۔ سینکڑوں کافور کے چراغ جل رہے ہیں۔ راجہ دیکھتے ہی غرور میں آکر مشک کی طرح پھول گیا۔ کبھی اوپر کبھی نیچے کبھی دائیں کبھی بائیں نگاہ کرتا اور یہ سوچتا کہ کیا اتنے پر بھی مجھے کوئی سورگ میں جانے سے منع کریگا۔ یا پوتر آتما اور مکمل انسان نہ کہیگا۔ مجھے اپنے کرموں کا بھروسا ہے۔ دوسرے کسی سے کیا کام پڑیگا؟ اسی ضمن میں راجہ جی مندر میں کھڑے ہوئے یہ دیکھتے ہیں کہ ایک روشنی سی اُس کے سامنے آسمان سے اُترتی ہوئی چلی آتی ہے۔ جس کی روشنی ہزاروں سورج سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن جس طرح سورج کو بادل گھیر لیتا ہے اسی طرح اُس نے اپنے مُنہ پر نقاب ڈال لیا۔ نہیں تو راجہ کی آنکھ کب اُس کا مقابلہ کر سکتی تھی نقاب ڈالنے پر بھی چکا چوند ہی معلوم ہوتی تھی۔ راجہ اُسے دیکھتے ہی کانپ اُٹھا۔ اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بولا مہاراج! آپ کون ہیں؟ اور میرے پاس کس غرض سے آئے ہیں۔ اُس نے بادل کے گرج کی طرح گمبھیر ہو کر جواب دیا کہ "میں ستیہ ہوں۔ اندھوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے بھرمن کرتا رہتا ہوں۔ آج ادھر کی باری تھی۔ جھوٹے کی آنکھوں کے سامنے سے دھوکے کی ٹٹی ہٹاتا ہوں۔ میں مرگ ترشنا کے بھٹکے ہوؤں کا بھرم مٹاتا ہوں" اور خواب میں بھولے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوؤں کو نیند سے بیدار کرتا ہوں۔ اے بھوج! اگر کچھ ہمت و استقلال تجھ میں ہے۔ تو میرے ساتھ آ اور میرے منتر کے پربھاؤ سے انسانوں کے من کے مندروں کا بھید لے۔ اس وقت میں تیرے ہی من کی جانچ کر رہا ہوں۔ راجہ دہشت سے ہکا بکا ہو گیا۔ نیچی نگاہیں کر کے گردن کھجانے لگا۔ آسی نے کہا بھوج! سچ بول تجھے اپنے دل کا حال بھی جانتے ہیں خوف طاری ہوتا ہے۔ بھوج نے کہا نہیں ہیں ان وجوہات سے تو نہیں خوف کھاتا کیونکہ جس نے اپنے آپ کو نہیں جانا۔ اُس نے پھر کیا جانا علاوہ اس کے میں تو خود ہی چاہتا ہوں کہ کوئی میرے من کی تھاہ لے اور اچھی طرح امتحان لے تیرتھ ورت کی تکلیف میں میں نے اپنا پھول سا اور خوبصورت بدن کانٹے کی طرح کر لیا۔ براہمن کو دان دکشنا دیتے دیتے سارا خزانہ خالی کر دیا۔ کوئی تیرتھ باقی نہیں رہا۔ کوئی ندی یا تالاب نہانے سے باقی نہیں بچا۔ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ جس کی نگاہ میں میں دھرماتما اور پرُاپکاری نہیں ہوں سنتیہ بولا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن بھوج یہ تو بتاؤ۔ کہ تم ایشور کی نگاہ میں کیا ہو؟ کپڑے میں چھانے ہوئے پانی کو دیکھو تو ظاہرا صاف اور شفاف معلوم ہوتا ہے لیکن اگر شیشے کو لگا کر دیکھو تو حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ اور ایک ایک بوند میں ہزاروں کیڑے دکھائی دیتے ہیں پس اگر تو اس بات کے جاننے سے جیسے ضرور جاننا چاہیئے۔ ڈرتا نہیں۔ تو میرے ساتھ آ۔ میں تیری آنکھیں کھولوں گا۔ آخر سنتیہ یہ کہہ کر راجا کو مندر کے اُس بڑے اونچے دروازہ پر چڑھا لے گیا۔ جہاں سے سارا باغ دکھلائی دیتا تھا۔ اور پھر یوں کہنے لگا۔ "میں ابھی تیرے بُرے کرموں کا کچھ بھی ذکر نہیں کرتا کیونکہ تو نے [illegible] سمجھ رکھا ہے۔ لیکن یہ [illegible] کہ تو نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کون سے اچھے کرم کئے ہیں جن کی وجہ سے اپنے آپ کو دھرماتما سمجھتا ہے۔ سری تسکنیمان جگدیشور کو اگر اطمینان ہُوا۔ تو میں بھی بہت خوش ہونگا۔ اور ہمیشہ تیری صداقت اور بھلائی کے گیت گاتا رہونگا۔ بھوج یہ سُن کر بہت ہی خوش ہُوا۔ یہ تو اس کے من کی بات ہی تھی۔ اور یہہ تو چاہتا ہی تھا۔ کرم کے نام نے اُس کے دل کو پھول کی طرح پھلا دیا۔ اُسے یقین تھا۔ کہ پاپ تو میں نے کیا ہو۔ یا نہ کیا ہو۔ لیکن پُن ایسا کیا ہے کہ بھاری سے بھاری بھی پاپ اُس کے آگے نہ ٹھہر سکیگا۔ راجہ کو خواب میں تین عالی شان درخت دکھلائی دیئے۔ جو پھلوں سے اس قدر لدے ہوئے تھے کہ بوجھ کی وجہ سے شاخیں زمین سے باتیں کرتی تھیں۔ راجہ اُنہیں دیکھتے ہی بشاش ہو گیا۔ اور بولا کہ سنئیے! یہ مالک کی بھگتی اور جیوؤں کی دیا یا ایشور اور انسان دونوں کی محبت کے درخت ہیں۔ دیکھ پھلوں کے بوجھ سے زمین پر گرے جاتے ہیں۔ یہ تینوں میرے ہی لگائے ہیں۔ پہلے میں تو وہ سُرخ پھل میرے دان سے لگے ہیں۔ دوسرے میں وہ زرد پھل میرے حسن انصاف کے نتائج ہیں۔ تیسرے میں سفید پھل یہ میرے تپ کا ثمرہ ہے۔ جو اس صورت میں نظر آرہا ہے۔ ایسا سمجھو۔ جیسا اُس وقت چاروں طرف سے یہ باتیں راجہ کے کانوں میں گھنٹے کی طرح سنائی دیتی تھیں۔ کہ دھنیہ ہو مہاراج۔ آج تمہارے مقابلہ کا کوئی دھرماتما اور پُن اُدھکاری نہیں ہے۔ تم ساکشات دھرم کے اوتار ہو۔ اس لوک میں بھی تم نے اچھے رتبہ پائے ہیں۔ اُس لوک میں تمہیں اس سے زیادہ ملیگا۔ تم پرماتما اور انسان دونوں کی نظروں میں بے عیب ہو۔ سورج کے منڈل میں لوگ کلنک بتلاتے ہیں۔ مگر تم میں نام کو بھی برائی نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں۔ ستیہ بولا۔ بھوج! جب میں ان درختوں کے پاس سے آیا تھا۔ جن کو تو مالک کی بھگتی اور جیوؤں کی دیا کے بتلاتا ہے۔ ان میں پھل پھول کچھ بھی نہیں تھے۔ بالکل خشک ڈنڈے کیطرح کھڑے تھے۔ یہ سُرخ۔ زرد اور سفید پھل کہاں سے آ گئے؟ یہ سچ مچ اُن درختوں میں پھل لگے ہیں یا تجھے پھسلانے اور خوش کرنے کے لئے کسی نے ان کی شاخ سے لٹکا دیئے ہیں چل ان درختوں کے پاس چل کر دیکھیں تو سہی۔ میری سمجھ میں تو یہ سُرخ پھل جنہیں تو اپنے دان کی وجہ سے لگے ہوئے بتلاتا ہے۔ محض دکھلاوے معلوم ہوتے ہیں۔ جُوں ہی ستیہ نے اُس درخت کے چھُونے کو ہاتھ بڑھایا۔ راجہ کو یہ دکھائی دیا کہ جسطرح آسمان سے پتھر پڑتے ہیں ویسے ہی ایک آن کی آن میں زمین بالکل سُرخ ہو گئی۔ درختوں میں سوائے پتوں کے اور کچھ نہیں رہا۔ ستیہ نے کہا۔ راجہ جیسے کوئی کسی چیز کو موم سے جوڑتا ہے اُسی طرح تو نے ان پھلوں کو لگایا تھا۔ ستیہ کے پنج سے وہ موم پگھل گیا۔ اور پردہ فاش ہو گیا۔ اصلیت دکھائی دینے لگی۔ درخت میں لکڑی کی لکڑی رہ گئی جو کچھ تو نے کیا اور دیا۔ صرف دنیا کے دکھلانے اور تعریف سننے کے لئے۔ صرف ایشور کی بھگتی اور جیوؤں کی دیا سے تو کچھ نہیں دیا۔ اگر کچھ دیا ہو۔ یا کیا ہو۔ تو کیوں نہیں بتلاتا؟ جاہل اسی کے سہارے پر تو سورگ میں جانے کے لئے تیار ہوا تھا۔ بھوج نے ایک ٹھنڈی سانس لی اُس نے تو اوروں کو بھولا ہوا سمجھا تھا۔ لیکن وہ خود سب سے زیادہ بھُولا ہوا نکلا۔ ستیہ نے اُس درخت کی طرف ہاتھ بڑھایا جو سونے کی طرح چمکتے ہوئے زرد پھلوں سے لدا ہوا تھا۔ ستیہ کا ہاتھ پاس پہنچتے ہی اس کا بھی یہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حال ہُوا۔ جو پہلے کا ہوا تھا۔ ستیہ بولا۔ کہ راجہ اس درخت میں یہ پھل تو نے اپنے بھلائی کو مدِنظر رکھنے کے خیال سے لگایا تھا۔ کہنے والے نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ انسان انسان کے کرموں سے اُس کے خیالات کا پتہ لگاتا ہے اور ایشور انسان کی من کی خواہش کے مطابق اُس کے کرموں کا حساب لیتا ہے تو اچھی طرح جانتا ہے کہ یہی انصاف تیرے راج کی جڑ ہے۔ اگر انصاف نہ کرے تو پھر یہ راج تیرے ہاتھ میں کیونکر رہ سکتا ہے۔ جس راج میں انصاف نہیں وہ بے بنیاد گھر ہے۔ جو بڑھیا کے دانتوں کی طرح ہر وقت ہلتا رہتا ہے۔ اب گرا تب گرا۔ مورکھ تو ہی کیوں نہیں بتلاتا۔ کہ یہ تیرا انصاف دُنیاوی سکھ پانے کے لئے ہے۔ یا ایشور کی بھگتی اور جیوؤں کی دیا سے بھوج کی پیشانی پر پسینہ آگیا۔ آنکھیں شرم سے نیچی ہوگئیں جواب کچھ نہ بن پڑا۔ تیسرے درخت کی باری آئی۔ ستیہ کا ہاتھ لگتے ہی اُس کی بھی وہی حالت ہوئی۔ راجہ نہایت ہی محجوب ہُوا۔ ستیہ نے کہا جاہل! یہ تیرے تپ کا پھل ہرگز نہیں ہے۔ ان کو تو درخت پر تیرے آہنکار نے لگا رکھا ہے۔ وہ کون سا ورت اور تیرتھ یاترا ہے جو تو نے اہنکار کو جواب دیکر صرف ایشور کی بھگتی اور جیوؤں کی دیا کے لئے کیا ہے۔ تو نے یہ تپ صرف اسی واسطے کیا ہے کہ جس میں اوروں پر تجھ کو ترجیح دی جاسکے۔ ایسے ہی تپ پر تو گوبر گنیش سورگ کی خواہش کرتا ہے۔ اور یہ تو بتلا کہ مندر کی دیواروں پر وہ جانور سے کیا دکھلائی دیتے ہیں کیسے خوبصورت اور پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ پر سونے کے ہیں۔ اور گردن فیروزہ کی۔ دُم میں ہر ایک قسم کے جواہرات پرو دیئے گئے ہیں۔ راجہ کے دل میں غرور ہُوا۔ بجھے ہوئے چراغ کے گل کی طرح جھمکنے لگا۔ جلدی سے جواب دیا۔ اے ستیہ!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ جو کچھ تو مندر کی دیواروں پر دیکھتا ہے میرے ابھیاس کا نتیجہ ہے۔
میں نے راتوں جگ جگ کر پرماتما کی بھگتی میں اپنا دل شدھ کیا ہے۔
وہی اب چڑیوں کی طرح پر پھیلا کر آسمان کو جاتی ہے۔ سمجھ لو۔ ایشور
کے روبرو جا کر مجھے سورگ کا راجہ بناتی ہے۔ ستیہ نے کہا۔ راجہ پرماتما اپنے
بھگتوں کی پرارتھنا ہمیشہ سنتا رہتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ سب اب
تک مندر کی دیواروں پر بیٹھی ہیں۔ چل دیکھیں تو سہی۔ ہم لوگوں کے
جانے سے سورگ میں اُڑ جاتی ہیں۔ یا پر کٹے کبوتر کی طرح پھڑ پھڑا کر وہیں
کی وہیں رہ جاتی ہیں۔ بھوج ڈرا لیکن ستیہ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب
دیواروں کے پاس پہونچا۔ تو سارے جانور جو دُور سے بہت خوبصورت
اور ہوشیار معلوم ہوتے تھے۔ سب کے سب مُرجھائے ہوئے مرے پڑے ہیں
پرشکستہ۔ بہت سے تو مر کر سڑ گئے تھے۔ جن سے بُری بدبو آتی تھی
ایک ان میں سے کسی قدر زندہ تھا۔ جو اُڑنا چاہتا تھا۔ لیکن اُس کے
پر پارہ کی طرح بھاری ہو گئے تھے۔ ہر چند کوشش کی۔ لیکن ناکامیابی
ہی رہی۔ ستیہ نے کہا۔ بھوج۔ یہی تیرے کرم ہیں۔ اسی شتنتی۔ بندنا
اور پرارتھنا کے بھروسے پر تو موکش کی خواہش رکھتا تھا۔ خوبصورت
تو یہ بہت ہیں۔ مگر جان ان میں بالکل نہیں۔ تو نے جو کچھ کیا۔ لوگوں کے
دکھانے کے لیے کیا۔ سچے پریم سے کچھ نہیں کیا۔ اگر تو ایک دفعہ بھی
پریم سے کہتا کہ دین بندھو۔ دینا ناتھ۔ دین ہنکاری مجھ پاپی مہاپرادھی
ڈوبتے ہوئے کو بچا اور نظر عنایت کر۔ تو وہ ضرور تیرے اوپر دیا کا ہاتھ
رکھتا۔ راجہ نے سر جھکا لیا۔ جواب کچھ نہ بن آیا۔ ستیہ نے کہا۔ چل اب
مندر کے اندر چلیں اور وہاں تیرے من کے مندر کا امتحان لیں۔ اگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انسان کے مندر میں ایسے ایسے تہ خانے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ ان کو سوائے انتریامی پرماتما کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ تو بھی تیری محنت ضائع نہ ہوگی۔ راجہ ستیہ کے ساتھ ہولیا۔ پھر مندر کے اندر داخل ہوا۔ لیکن اب اس کی حالت کچھ سے کچھ ہوگئی تھی۔ سچ مچ خواب کا کھیل ہی دکھائی دیا۔ چاندی کی چمک جاتی رہی۔ سونے کی دمک کافور ہوگئی۔ دونوں میں لوہے کی طرح زنگ لگا ہوا تھا۔ جگہ جگہ سے ملمع اُڑ گیا تھا۔ اندر کا اینٹ اور چونا ریت اور راکھ سے بھی بدتر دکھائی دیتا تھا۔ جواہروں کی جگہ صرف سیاہ داغ رہ گئے تھے۔ سنگ مرمر کے فرش پر ہاتھ ہاتھ گہرائی کے خندق ہو گئے تھے۔ راجہ یہ حالت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہوش و حواس اُڑ گئے۔ دھیمی آواز سے پوچھا کہ اس مندر میں یہ بدنما داغ کہاں سے آئے۔ جدھر میں نگاہ اُٹھاتا ہوں سوائے سیاہ داغ کے اور کچھ بھی نہیں دکھائی دیتے۔ ایسا تو چھیپی چھینٹ کو بھی نہیں چھاپیگا۔ اور نہ چیچک کے داغ سے ایسا بگڑا ہوا منہ کہیں دکھائی دیگا۔

ستیہ بولا۔ راجہ! یہ داغ جو تجھے مندر میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ فضول باتیں ہیں جو دن رات تیرے منہ سے نکلتی رہتی تھیں۔ یا دتو کر تو نے غصہ میں آ کر کیسی کیسی بُری بُری باتیں لوگوں کو سنائیں۔ تجھ کو تو اب کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ یکبارگی بھول گیا۔ مگر وہاں تو تیرے منہ سے نکلتے ہی بہی میں درج ہو گیا۔ تو ان داغوں کا شمار نہیں کر سکتا۔ مگر انتریامی پرماتما تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ بھوج دریائے خجالت میں ڈوب گیا۔ دبی زبان سے صرف اتنا ہی کہہ سکا۔ کہ داغ تو داغ۔ پر یہ ہاتھ ہاتھ بھر کے گڑھے کہاں سے آئے؟ ستیہ نے کہا کہ راجہ کہ کیا تو نے کسی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی بات نہیں کہی جس سے اُس کے دل کو صدمہ پہنچا ہو ؟ یا طعنے
نہیں دیئے ؟ ارے نادان! یہ طعنے گولی سے زیادہ اثر کرتے ہیں۔ تو تو
ان خندقوں کو دیکھ کر ہی روتا ہے۔ تیرے طعنے تو سینکڑوں کی چھاتی
سے پار ہو گئے۔ جب اہنکار کا زنگ لگا۔ تو بے تکلفی ملمع کب تک ٹھہر سکتا
ہے۔ راجہ کو چمگادڑوں نے اس عرصہ میں بہت تنگ کر رکھا تھا۔ بدبو
سے سر پھٹا جاتا تھا۔ جانوروں سے سارا مکان بھرا ہوا تھا۔ بیچ بیچ
میں سانپ اور بچھو بھی دکھلائی دیتے تھے۔ راجہ گھبرا کر چلا اُٹھا کہ میں
کس آفت میں مبتلا ہوا۔ اِن بدبختوں کو یہاں کس نے آنے دیا؟ ستیہ
بولا۔ راجہ سوائے تیرے ان کو اور کون یہاں آنے دیگا۔ تو ہی تو ان سب
کو لایا ہے۔ یہ سب تیرے من کی بُری واسنائیں ہیں۔ تو نے سمجھا
تھا۔ جیسے سمندر میں لہریں اُٹھا کرتی ہیں۔ اور ذرا دیر میں غائب ہوتی
رہتی ہیں۔ اُسی طرح انسان کے من میں بھی سنکلپ کی لہریں اُٹھتی
ہیں اور نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھ کہ آدمی کے چت میں ایسا
سوچ وچار کوئی نہیں آتا۔ جو پرماتما کے سامنے پیش نہ ہوتا ہو۔ یا وہ
اُسے نہ جانتا ہو۔ یہ چمگادڑ۔ سانپ۔ بچھو اور کیڑے مکوڑے جو تجھے
دکھلائی دیتے ہیں۔ یہ سب کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار ہیں۔
جو دن رات تیرے دل میں رہتے ہیں اور ان ہی کی طرح تیرے دل
منڈل میں اُڑتے رہے۔ کیا کبھی تیرے دل میں کسی راجہ کی طرف سے
کچھ مخالفت نہیں ہوئی۔ یا اُس کے ملک و مال پر تجھے حسد نے نہیں
ستایا۔ یا اپنی بڑائی کا غرور نہیں ہوا۔ یا دوسرے کی خوبصورت عورت
و لڑکی دیکھ کر تو دھرم سے نہیں گرا۔ راجہ نے سرد آہیں بھریں۔ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یاس وحسرت کے ساتھ کہنے لگا۔ اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو اس بات کا دعوی کرسکے۔ کہ میرا دل صاف اور من میں کچھ بھی پاپ نہیں ہے۔ اس دنیا میں بالکل پاک و صاف رہنا بہت ہی مشکل ہے۔ جو بھلائی کرنا چاہتے ہیں اُس میں بھی بُرائی نکلتی ہے۔ پرماتما کے سامنے کوئی بھی مکمل نہیں ہے۔ سمندر۔ زمین و آسمان گونج اُٹھے۔ گویا زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے "کوئی بھی نہیں۔ کوئی بھی نہیں۔

سینہ نے جو آنکھ اُٹھا کہ ایک دیوار کیطرف دیکھا۔ تو وہ اُسی وقت سنگ مرمر کی ہوگئی۔ دیوار شیشے کو بات کرتی تھی۔ راجہ سے کہا کہ اب تو اس آئینہ کا بھی تماشہ دیکھ۔ اور جو پاپ کرموں کے نہ کرنے سے تجھے لگے ہیں۔ اُن کا بھی حساب لے۔ راجہ نے جو وہ آئینہ دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ جسطرح برسات کا بڑھا ہوا دریا زور سے ہاہاکار کرتا ہوا بہتا جاتا ہے۔ اُسی طرح آدمیوں کی بیشمار تعداد ایک طرف سے نکلتی اور دوسری طرف نیست و نابود ہوتی جاتی ہے۔ کبھی تو راجہ کو وہ سب بھوکے اور ننگے نظر آتے۔ کبھی کچھ۔ جن کو راجہ کھانے پہننے کو دے سکتا تھا۔ مگر وہ موٹے ہٹے کٹے۔ کھاتے پیتے۔ خوشامدیوں کو دیتا تھا۔ جو کسی کی سفارش لے آتے تھے۔ یا اُس کے اہلکاروں کو رشوت دیکر ملا لیتے تھے۔ یا جھوٹے مکاروں کو یا ایسے پنڈت کو جو جنم پتر میں جھوٹی گرہ دشا بنا کر کچھ دھمکی بھی دکھلاتے تھے۔ یا پھر گاتے ہوئے کبت یا شلوک سنا کر اُس کے دل کو خوش کرتے تھے۔ غرضیکہ سب خود غرضی تھی۔ کبھی ایسے بیماروں کے پاس نہیں جاتا تھا۔ جن کی مدد وہ کرسکتا تھا۔ اور بیچارے اچھے ہوسکتے تھے۔ ایسے ایسے سینکڑوں نظارے اُس کے دیکھنے میں آئے۔ جن کا ذکر کرنا یہاں طویل معلوم ہوتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راجہ گھبرا گیا۔ اُس سے یہ نظارہ نہ دیکھا جا سکا۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ غرور میں اُن سب کاموں کو یاد رکھتا تھا۔ اور اکثر ان کا چرچا کیا کرتا تھا۔ سنیّہ بولا۔ راجہ ابھی سے کیوں گھبرا گیا۔ اِدھر آ۔ اس دوسرے شیشے میں میں تجھے اُن پاپوں کو دکھلاؤں گا۔ جو تُو نے اپنی عمر میں کئے ہیں۔ راجہ نے ہاتھ جوڑے اور کہنے لگا۔ مہاراج بس اب معاف کرو۔ جو کچھ میں نے دیکھا۔ میں اُسی سے پریشان ہوں۔ لیکن یہ تو بتلائیے کہ آپ نے یہاں آ کر میرے شربت میں زہر کیوں ڈالدیا؟ اور پکی پکائی کھیر میں سانپ کا زہر کیوں ڈال دیا؟ آپ نے اسی مندر میں میرے رنگ میں بھنگ کیا۔ جسے میں نے سرب شکتیمان بھگوان کے ارپن کیا ہے۔ چاہے جیسا وہ بُرا یا ناپاک کیوں نہ ہو۔ پر میں نے تو اسی خیال سے بنوایا ہے۔ سنیّہ نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ تو بتلا کہ بھگوان اس مندر میں بیٹھے ہیں؟ اگر تو نے بھگوان کو اس مندر میں بیٹھایا ہوتا۔ تو پھر وہ ناپاک کیوں رہتا۔ ذرا آنکھ اُٹھا کر اُس مورتی کو تو دیکھ جسکی تو زندگی بھر پرستش کرتا رہا ہے۔ راجہ نے جو آنکھ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں اُسی کی مورتی براجمان ہے۔ اور سر پر غرور کی پگڑی بندھی ہوئی ہے۔ سنیّہ نے کہا۔ کہ مورکھ تو نے جو کام کئے۔ سب اپنی خود غرضی کے لئے۔ سنیّہ کا اتنا کہنا تھا۔ کہ سارا مندر ہل اُٹھا۔ دیوار گر گئی۔ قریب تھا کہ راجہ بھوج کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتا۔ مگر کچھ سبق دینا مقصود تھا۔ مورتی دھڑام سے گر کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ "میں ڈوبا میں ڈوبا" کی آواز آئی۔ یہ بھوج تھا۔ جو چلاّ رہا تھا۔ اُس کی آنکھ کھُل گئی۔ اور مجھے (مصنف) یہ مصرعہ یاد آ گیا۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

رات گذری گُور کا ٹر کا ہوا۔ ہوشیار سکول کا لڑکا ہوا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صبح ہوئی۔ آسمان کے کناروں پر سرخی دوڑ آئی۔ صبح کا سہاونا وقت
بھی بڑا مزیدار ہوتا ہے۔ چڑیاں چہچہا رہی تھیں۔ خوشگوار ہوا چل رہی
تھی۔ بین اور مردنگ کی پیاری پیاری صدائیں آ رہی تھیں۔ کسان
ہل اور بیل لئے اپنے اپنے کھیتوں کو جا رہے تھے۔ راجہ بستر پر سے اُٹھا مگر
وہ روز کی طرح آج اِس قدر خوش نہیں تھا۔ نہ ہوا اچھی معلوم ہوتی تھی
نہ گانے بجانے کی آواز۔ سب سے پہلا اُس کا یہ حکم ہوا۔ کہ اس نگر میں
جو نہایت ہی قابل پنڈت ہوں۔ جلد ان کو میرے پاس لے آؤ۔ میں نے
ایک خواب دیکھا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سارا راج کاج کھٹراگ معلوم
ہوتا ہے۔ خواب کا واقعہ یاد آنے سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ حکم کی دیر تھی۔ چوبداروں نے دم کے دم میں تین پنڈت جو اُس نگر میں بہت
ہی قابل تھے۔ راجہ کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ راجہ کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔
پیشانی پر پسینہ آ گیا تھا۔ پوچھا۔ کہ پنڈتو! وہ کون سا طریقہ ہے۔ جس سے
یہ پاپی منش ایشور کے کوپ سے چھٹکارا پاوے۔ اُن میں سے ایک بڑے
بوڑھے پنڈت نے اشیرباد دیکر نویدن کیا کہ دھرم راج۔ دھرم اوتار۔ یہ خوف
تو آپ کے دشمنوں کو ہونا چاہئے۔ آپ سے مقدس دھرماتما کو یہ خیال کیسے
آیا؟ آپ بے کھٹکے ایشور کے پاس جائیے۔ راجہ غصہ میں آ کر بولا۔ کہ بس
اب زیادہ نہ کہیئے۔ اور اسی وقت یہاں سے تشریف لے جائیے۔ آپ پھر
اسی پردہ کو ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو سنتیہ نے میرے سامنے سے ہٹا دیا۔ میری
عقل کی آنکھوں کو بند کیا چاہتے ہیں۔ جنہیں ستیہ نے کھولا۔ اُس پوتر
پرماتما کے رُوبرُو کے سامنے بے انصافی کبھی نہیں وقعت پا سکتی اگر وہ
میرے کرموں کو خیال میں لائیگا۔ تو میرا ناش ہو جاویگا۔ میرا کہیں پتہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی نہ لگیگا۔ دوسرا پنڈت بول اُٹھا۔ کہ مہاراج پرماتما تو آنند سُروپ ہے۔
اُس کے دیا کے ساگر کا کنارہ کب کسی نے پایا ہے وہ کیا ہمارے ان چھوٹے
چھوٹے کاموں پر نگاہ کیا کرتا ہے۔ ایک نظر سے سارا بیڑا پار لگا دیتا ہے۔
راجہ نے اُس سے بھی یہی کہا کہ مہاراج آپ بھی اپنے گھر کا راستہ لیں۔ آپ
نے ایشور کو ایسا بے انصاف قرار دیا۔ کہ وہ کسی پاپی کو سزا ہی نہیں دیتا۔
"سب دھان بائیس پنسیری تولتا ہے" گویا ہر بھوگ پور کا راج کرتا ہے۔
اِسی دُنیا میں کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ جو آم لگاتا ہے وہی کھاتا ہے۔ جو
ببُول لگاتا ہے وہ کانٹے چُنتا ہے۔ تو کیا اُس جنم میں سب کو ایک ہی گھاٹ
پانی ملیگا۔ ساری سرشٹی پُکار پُکار کر کہتی ہے۔ اور ہمارا انتہ کرن بھی
اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ایشور بے انصافی کبھی نہیں کریگا۔ جو
جیسا کریگا ویسا ہی پاویگا۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

تیسرا پنڈت آگے بڑھا۔ اور یوں کہنے لگا۔ کہ مہاراج آپ کا کہنا درست
ہے۔ واقعی جیسا ہم لوگ کرتے ہیں۔ ویسا ہی ملیگا۔ اِس میں ذرا بھی شک
نہیں۔ آپ جو فرماتے ہیں۔ بجا اور درست ہے۔ جپ تپ اور تیرتھ یاترا آخر
کس لئے ہیں۔ یہ بھی پرماتما کی بھگتی اور چِت کی شُدھی کا ایک راستہ ہے۔
راجہ نے کہا۔ دیوتا جی! آپ کو بارم بار نمسکار ہو۔ کل تک تو میں آپ
کی سب بات مان سکتا تھا۔ لیکن اب تو مجھے ان کاموں میں بھی ایسا
کوئی نہیں دکھلائی دیتا جس کے کرنے سے یہ پاپی منش پوتر ہو۔ کون سا
جپ تپ تیرتھ یاترا ہون۔ یگیہ اور پرائشچت ہے۔ جس کے کرنے سے
ہردے شُدھ ہو۔ اور غرور نہ پیدا ہو۔ انسان کا پھسلا لینا تو سہل ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ لیکن اُس گھٹ گھٹ کے انتریامی کو کوئی کیونکر بھسلاوے۔ جب انسان کا دل ہی پاپ سے بھرا ہُوا ہے۔ تو اُس سے کوئی نیک کام کیونکر ہوسکتا ہے۔ پہلے آپ اُس خواب کو سُنیئے۔ جو میں نے کل رات کو دیکھا ہے۔ تب بعد میں وہ تدبیر بتلایئے۔ جس سے پاپی منش ایشور کے کوپ سے چھٹکارا پاتا ہے۔

آخر راجہ نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا سب جوں کا توں کہہ سُنایا پنڈت جی تو سُنتے ہی حیران رہ گئے۔ سر جُھکا لیا۔ راجہ نے نا امید ہوکر چاہا کہ خودکشی کرے۔ مگر ایک پردیسی آدمی جو اُن پنڈتوں کے ساتھ بنا بُلائے گُھس آیا تھا سوچتا وچارتا اُٹھ کر آ کھڑا ہُوا۔ اور آہستہ سے یوں کہنے لگا۔ کہ پرماتما ایسا انتریامی ہے کہ اپنے ملنے کی راہ آپ ہی بتلا دی ہے۔ آپ کمر ہمت کو کسے رہیں۔ اُس راہ کو ڈھونڈھیئے۔ ان پنڈتوں کے کہنے میں نہ آیئے۔ اُسی سے رستہ پوچھنے کی سچے دل سے مدد مانگیئے۔ اور کوئی دن ایسا آویگا کہ کہ تم اُس کے چرنوں میں اپنے آپ کو کھیلتے ہوئے پاؤگے۔

آگے کیا ہُوا۔ کچھ پتہ نہیں چلتا نہ اس پر حاشیہ چڑھانے کی ضرورت پائی جاتی ہے۔ ہاں پُرانے زمانہ کے رسم کے موافق یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ بھوج نے سب راج کاج چھوڑ کر جنگل کا رستہ لیا ہوگا۔ اور خوب ابھیاس کرکے پرماتما میں لولین ہوا ہوگا۔ نشکام بھگتی کا سچا سبق سیکھا ہوگا۔

پیارے ناظرین! گورو دیا کریں۔ کہ ہم تم سب اُسکے چرنوں کے پاتر بنیں نشکام بھگتی سیکھیں یہی بارم بار پراتھنا ہے اور یہ سچ ہے کہ بغیر گورو کے کوئی پار نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ۔

گورو بن مالا پھیرتے گورو بن دیتے دان
گورو بن دان حرام ہے جائے پوچھو وید پران

[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس خواب کا اصلی مطلب یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ دوسرے کے ساتھ نیکی کرکے بھول جاوے۔ احسان جتلا کر اپنی نیکی کو برباد نہ کرے بلکہ نیکی کر دریا میں ڈال کے اصول کو یاد رکھتے ہوئے نشکام بھگتی کا سبق سیکھے (اڈیٹر)

ایشور پریم

ایشرم دانا و برتر بر فضیلت ہم توئی
در امیدی رہنما و در شفقت مہربان۔
بر تو متوکل ہمیشہ باتو باشم شادکام
اند رفیقان مجازی ذاتِ تو را پاک دار
این ہمہ خویشانِ غرضی بیوفا مطلب پرست
طالبانِ حسنِ صورت اینجا ہستند چند روز
میرود چو حسن از وجہ بگذرند این دوستان
دست دہ است ہے الہی از کنون محکم بگیر

واحدی پیوستہ ہوئیں در حقیقت ہم توئی
مشکل کشائے خلق در رنج و مصیبت ہم توئی
زانکہ در دہر سامانِ مشکل در شراکت ہم توئی
خوب میدانم از کامل رفاقت ہم توئی۔
میگذارند و در آخر از محبت ہم توئی۔
لیک یکتا نہ طالبان نیک سیرت ہم توئی
در آنگاہِ بیس ملتجی ئے حسن و صورت ہم توئی
پیش ازاں کز بیکسی گوید کہ بس است ہم توئی

لالہ سرسوتی نواس ہانڈہ [?] سینکنڈ ایر سٹوڈنٹ ڈی اے وی کالج لاہور

سنجیونی بوٹی رام بھگتی کا امرت پھل سنجیون

اس سنسار میں ہر کوئی دکھی ہے۔ اور اصلی سکھ سچے آنند کی تلاش کر رہا ہے اور ہر پرکار کے دکھوں سے مکتی چاہتا ہے۔ مکتی ہی سچا آنند ہے۔ سچی خوشی ہے۔ سچی آزادی ہے۔ جب تک انسان سنجیونی بوٹی تلاش نہیں کرتا۔ اور اس کے امرت پھل کو کھا کر ترپت نہیں ہوتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تب تک اُس کی مکتی ہونی محال ہے۔ ایک ماتر سنجیونی بوٹی کا امرت پھل ہی ہے۔ جو سچی مکتی اور انند پراپت کرا سکتا ہے۔ جس کو یہ امرت پھل مل گیا وہ مالامال ہو گیا۔ اس کو اور کسی چیز کی خواہش نہیں ستاتی۔ در اصل یہ امرت پھل کام دھینو سا بن ہے۔ اس کی عظمت کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس امرت پھل کا مزا چکھا ہے۔ افسوس کہ اودیا کے کارن لوگ سنسکرت کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ اور سنسکرت کے بامعنے پر از مطلب لفظوں کی بناوٹ پر دھیان نہیں دیتے۔ اور اصلی مدعا سے محروم رہ کر مارے مارے پھرتے اور دکھ اٹھاتے ہیں۔ اس اودیا کے کارن لوگ سنجیونی بوٹی کے اصلی مدعا کو بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ اور نہ امرت پھل سنجیون کا مزہ چکھتے ہیں۔ سکھ کے خواہشمند ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ سنجیونی بوٹی کی اُدھیر بن کر کے امرت رس کو نکال کر پیئے۔ اور شانتی حاصل کرے۔

سنجیونی بوٹی کا امرت پھل "سنجیون"

امرت پھل سنجیون ہی زندہ شکتی ہے۔ جو مردوں کو زندہ کرنے میں اکسیر ہے سنجیون سے بڑھ کر دکھی آتما کے دکھ مٹانے والی پریم اوشدھ اور کوئی نہیں ہے۔ سنجیون ہی بیماری کے دور کرنے کا سہل ٹوٹکا ہے۔ جس شخص کو سنجیون کا پتہ مل گیا ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری ہو گئی ہیں۔

امرت پھل سنجیون سم + جیون دو لفظوں کے ملاپ سے بنا ہے سم کے معنے ہیں سمان یا ایک رس یا پریم یا مِتری اور جیون بمعنے جیا اسی طرح سے سنجیون کے معنے سمانتا۔ ایکتا۔ پریم یا بھراتری بھاؤ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یامینتری جیون ۔

سم جیون یا ایک رس بھراتری بھاؤ جیون ہی آنند پراپتی کا ایک ماتر سچا ذریعہ ہے ۔ دیکھئے وید بھگوان نے اس سنجیون امرت پھل کے گُن کس طرح سے گائے ہیں ۔

संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि जानताम् ।
देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥

پرماتما کا حکم ہے ۔ کہ ہے منشو! ایرشا دویش ۔ ورودھ چھوڑ کر سب آپسمیں پریم پوربک مِل جُل کر سنسار بھر کے سب اوتم کاموں کو کرو ۔ آپ کا من وچن کرم ایک ہو ۔ سم ہو ۔ سب مل کر ستیہ اور پریہ سچائی کا پرچار کرو ۔ کیول ایک ستیہ دھرم کا پالن کرو ۔ اور پریم جیون یا سم جیون بناؤ ۔ جس طرح سے پکشپات رہت وِدوان دھرم آتما لوگ بنائے اور دِل سے ستیہ دھرم کا آچرن کرتے ہیں ۔ جس بُدھی کی جس سم جیون کی وہ مہاتما لوگ اُپاسنا کرتے ہیں ۔ تم بھی ویسے ہی سداچاری پروپکاری بنو ۔ اور اسی سم بُدھی کی سچے تن من دھن سے اُپاسنا کرو ۔ اس سم جیون سے اس ایرشا دویش رہت پریم جیون سے آپکے سب دُکھ کٹ جاوینگے ۔ سب سُکھوں کی پراپتی سے پرم آنند حاصل ہوگا ۔ یہی سم جیون ہی کلیان کا ایک بڑا سا دھن ہے ۔ دھن ہے وہ گھر ۔ سچ مچ سورگ ہے وہ گھر ۔ سچ مچ سچا آنند ہے وہ گھر ۔ جسمیں استری پُرش بال بچے وغیرہ سب مِل کر صبح و شام روزانہ سندھیا ۔ ہون ۔ وید پاٹھ کرتے ہیں ۔ اور پریم سے مل کر [illegible] کرتے ہیں ۔ اور ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوسرے کے دل میں آنند اور پریم اور سچائی کا بیج بوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح سے مبارک ہے۔ وہ سوسائیٹی جس میں استری پُرش سب مل کر پریم سے ہون و سام وید گاین کرتے۔ ایشور بھگتی کے گیت گاتے اور آنند منگلاچار مناتے ہیں۔ اس سم جیون کا اتنا مہتو ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اگر لوگ اس سم جیون کی بزرگی کو سمجھ لیویں۔ تو فوراً دُکھ دُور کر لیویں۔ اکٹھے مل کر اپنے پاپوں سے پشچاتاپ کرنا اور ستیہ دھرم کے پالن کی سچی پرتگیا کرنا فوراً ہی امرت برشا برساتا ہے اور دگدھ دلوں کو شانت کرتا ہے۔ جن کو وشواس نہ ہو۔ اس کو عمل کر کے دیکھیں۔ یہ سب دواؤں سے مجرب جادو اثر دوائی ہے۔ ہاتھوں پر سرسوں جمانی ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہندو و آریہ بھائی اپنے گھر کی اصلیت سے ناواقف ہو کر آپس میں لڑ بھڑ کر ایک دوسرے سے دولیش کر کے حسد کی اگنی میں جل کر اپنی جانی اپنی قوم و اپنے ملک کی اصلی عظمت کو خاک میں ملا رہے ہیں اور برخلاف اس کے ویدک دھرم کے مخالف لوگ جو ویدوں کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ وہ اس سم جیون کی بھلی پرکار پیروی کر رہے ہیں۔ دیکھئے مسلمان لوگ کس طرح سے آپس میں پریم سے مل کر مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور لڑائی جھگڑائی کے وقت کس طرح سے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ اسی طرح سے عیسائی لوگ کس طرح سے آپس میں پریم سے مل کر اپنے گرجے میں ایک سور سے نماز پڑھتے ہیں۔ کیسے پریم سے ایک ٹیبل پر کھانا کھاتے ہیں۔ کیسے پریم و اُتساہ سے کھیل تماشا سیر کرتے ہیں۔ یا کس طرح سے ہمارے سکھ بھائی اپنے گوردواروں میں استری پرش مل کر مہربانی سے گرنتھ صاحب

کی بانی کا پاٹھ کرتے ہیں - اور کیسا آنند آتا ہے - یہ سب آنند سم جیون کا ہے یہ سم جیون کی ہی جادو اثر تاثیر ہے کہ مُردہ دلوں میں فرحت بخش تازہ رُوح پھونک کر آنندت کر دیتی ہے - وید بھگوان کی پرم اوتم سکشا یہی ہے کہ سنسار کا ہر ایک بچہ بچہ من وچ کرم سے ستیہ اور پریم سے سم بنا کر سم جیون حاصل کرے - نیاء کاری و دیالو بنے - اور ایسے یکشان رہت سنجیونی سداچاری بنکے آپس میں پریم سے مل کر ستیہ اور پریم سداچار سم جیون کا پرچار کریں - اس سے چراچر جگت میں آنند منگلا چار کا راج ہوگا - نرناری بے خوفی سے آزادی کے ساتھ خوش بسیں گے -" یہ ویدوں کے آنند جیون کا گُپت گیان ہے - اسی گیان کو ہمیشہ سامنے رکھ کر سب سے پریم پورک برتاؤ کرنا - سم جیون کی بزرگی کا دوسرے لوگوں میں اظہار کرنا آریہ پرشوں کا پرم دھرم ہے -

یہ سم جیون واقعی امرت پھل ہے - اس کے کھا لینے سے اس کے دھارن کرنے سے واقعی جیون مکتی ہو سکتی ہے - کہنے کو تو یہ امرت پھل ہے - لیکن اس کی پراپتی بہت ہی مشکل ہے -

آجکل کی اوستھا میں چار بھائیوں کا آپس میں پریم سے مل بیٹھنا اور ستیہ دھرم پر وچار کرنا بہت ہی کٹھن معلوم ہوتا ہے - جب تک اس سم جیون امرت پھل کی بیل کا پتہ نہ لگے - اس کا پراپت کرنا دشوار ہے - جہاں تک ہم نے سوچا اور وچارا ہے - یہ سم جیون امرت پھل سنجیونی بوٹی "رام بھگتی" کا اوتم پھل ہے - سوائے اس کے اس کی پراپتی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے - اس امرت لتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

"سنجیونی بوٹی" رام بھگتی

رام اُس سچائی کو کہتے ہیں۔ جو ذرا ذرا میں سرود یاپک ہے۔ جو سب کا سہارا ہے۔ سب کا انتریامی ہے۔ سب کی رکھشا کرتا ہے۔ جس کے آسرے سورج چاند ستارے وغیرہ تمام چراچر جگت قایم ہے۔ جو اپنے بھگتوں کی خاص کر رکھشا کرنے والا ہے۔ اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے والا ہے۔ جسکے بھے سے ساری دُنیا کانپتی ہے۔ جس کے درشن سے پاپی اپنے پاپ کو فوراً چھوڑ دیتے ہیں۔ اور راہ راست اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے رام نام کو جو گھٹ گھٹ میں رم رہا ہے۔ اَنہد شبد اوم کہتے ہیں۔ ایسے اوم شبد کی کوئی حد نہیں ہے۔ کوئی پار نہیں۔ سارے سنسار بھر میں ایک رس گونج رہا ہے۔ جب تک انسان اس اوتم شبد کو نہیں سُنتا۔ ساکشات کار نہیں کرتا۔ تب تک اس کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ اس انہد شبد اوم کے نہ سُننے کے کارن۔ پرماتما کی سرودیاپکتا کو محسوس نہ کرنے کے کارن سنسار بھر میں کولاہل مچ رہا ہے۔ دویش اگنی پرچنڈ ہو رہی ہے کوئی کسی کو متر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ سب ایک دوسرے کے ویری ورودھی بنے ہوئے ایک دوسرے کو کھانے کو تیار ہیں۔ انسانی ہمدردی کا نام و نشان نہیں رہا۔ چاروں طرف اشانتی ہی اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ سب دُکھ سب پاپ رام کی سرودیاپکتا کو انوبھو نہ کرنے۔ انہد شبد اوم کو نہ سُنے۔ اور پرماتما کا ادرسروپ نہ معلوم کرنے کے کارن۔ سے ہیں۔ ہر وقت پاپ برتی والے بنے رہتے۔ سفینہ کو نہ وچارنے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پرماتما کی کاریگری کو پرماتما کے ہم کو نہ دیکھنے کے کارن آنکھوں کی جیوتی مند پڑ گئی ہے۔ کان سننے سے رہ گئے ہیں۔ بُرائی دیکھنے اور بُرائی سننے کے عادی بن گئے ہیں۔ جھوٹ۔ بُرائی اور لڑائی جھگڑے میں ہی سچا آنند محسوس ہوتا ہے۔ اصلیت سے بالکل علیحدہ ہو رہے ہیں۔ اور دن بدن ادھوگتی کو پہونچ رہے ہیں۔ جب تک ہم ستیہ کا انوبھو نہ کرینگے۔ اناہد شبد اوم کو اپنے کانوں نہ سنیں گے۔ تب تک ہمارے اندر پرماتما کا پریم نہیں ہوگا۔ پاپوں سے مُکت نہیں ہونگے اور ہمارا کلیان نہیں ہوگا۔ پاپ سے بچنے اور منتری بھاؤ سنجیون پیدا کرنے کا ایک ماتر سنچا اُپاے یہ ہے۔ کہ ہم رام نام کی سروویاپکتا کو محسوس کریں اور اناہد شبد اوم یعنی پرماتما کی سچی آگیا کو نت سنیں اور مانیں۔"

پرماتما کی سروویاپکتا کو محسوس کرنا اور اناہد شبد اوم کو سُننا بہت ہی آسان سے آسان اور مشکل سے مشکل کام ہے۔ پرماتما نے جن کو سچی آنکھیں دی ہیں اور سچے کان دیئے ہیں۔ وہی اس کے سروپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہی اُس کی آگیا کو سن سکتے ہیں۔ اور وہی پاپ سے بچ کر آنند بھوگ سکتے ہیں۔ جن کی آنکھوں پر پٹی لگی ہوئی ہے۔ جن کی آنکھوں پر دوئی کا پردہ چھایا ہوا ہے۔ جن کے کان مَل سے بھر گئے ہیں۔ جو پرماتما کی سروویاپکتا کو محسوس نہ کرتے ہوئے اور اُس کی آواز کو نہ سُنتے ہوئے چوری۔ دغابازی۔ مکر و فریب کے عادی بن گئے ہیں۔ اُن کے واسطے پرماتما کا ساکھشات کرنا اور پاپ سے بچنا بہت ہی مشکل ہے۔ اسی واسطے پرماتم دیو کی شکتیوں کا انوبھو کرنے اور اُس کی سروتر گونجتی ہوئی آواز کو سُننے کے لئے ایکتا دیکھنے والی دِبیہ چکشو اور کان کی ضرورت ہے۔ دِبیہ چکشو اور کان کے ملنے کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک مات سچا اوپائے سچی بھگتی ہے۔

سچی بھگتی سے سب کچھ مل سکتا ہے۔ ہر کہ خدمت کرد مخدوم شد۔ جو خدمت کرتا ہے یعنی سچی بھگتی کرتا ہے۔ وہی الاکشا اور آنند پاتا ہے۔ بنا بھگتی کے مکتی کبھی ہو نہیں سکتی۔ بھگتی کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ بھگتی کہنے کو تو آسان ہے لیکن کر دکھانا بہت مشکل ہے۔ آجکل کے بھگت جگت کو ٹھگتے ہیں اسی بھگتی کی آڑ میں بہت دھوکا ہو رہا ہے۔ ماتھے پر ٹیکا لگا لینا اور گلے میں کنٹھی ڈال لینا اور رام نام جپنا پرایا مال اپنا کر لینے کا نام بھگتی نہیں ہے۔ بھگتی کوئی اور چیز ہے بھگتی کی سمجھ بہت تھوڑے لوگوں کو ہے۔ اسی واسطے رام نام رٹنے اور اناہد شبد اوم سننے کے لئے سچی بھگتی کا جاننا نہایت ضروری ہے "ہر روز سچائی کا شرون۔ منن۔ ندھیاسن اور سدا چار اصلی بھگتی کہاتا ہے"

سچی بھگتی

(۱) **شرون یعنے سننا**۔ جب تک انسان کسی کی بات کو نہیں سنتا تب تک کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ اور نہ کوئی لابھ اٹھا سکتا ہے اسی واسطے دوسرے کی بات کو بڑے پریم سے شردھا سے پورے دھیان سے سننا بھگتی کی پہلی نشانی ہے۔ زندگی کا پہلا ثبوت ہے۔

(۲) **منن یعنی وچارنا**۔ کسی کی بات کو سن کر فوراً اس پر عمل نہ کرنا بلکہ ایکانت میں بیٹھ کر اس پر وچار کرنا۔ ستیہ استیہ کا نرنے کرنا۔ اسمیں سے جھوٹ کو نکال کر ستیہ کو گرہن کرنے کی کوشش کرنا یا ترک و نرک یا دلیل بازی بھگتی کی دوسری نشانی یا زندگی کا دوسرا ثبوت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳) ندھیاسن یا پورن وشواس - کسی بات کو سُننے اور ستیہ کو منن کرنے کے بعد سچائی کو دھارن کرنا سچائی پر وشواس جمانا - اُس ستیہ پر چلنے کے لئے درڑھ برت کرنا ندھیاسن یا بُدھی یا بھگتی کی تیسری نشانی یا زندگی کا تیسرا ثبوت ہے -

(۴) سداچار یعنی سچائی پر عمل - کسی بات کو سُن لینے - وچارنے اور نسچے کر لینے کے بعد فوراً اُس کو یتھا شکتی عمل میں لانا - اس کو ستیہ کر دکھانا - اپنے عمل دوارا اس کو سچائی کا سروپ بنا دینا سداچار یا بھگتی کی سب سے اوتم چوتھی نشانی یا زندگی کا اعلےٰ ثبوت ہے - اسی کو اپنشدوں میں یا نشکام سیوا بھی کہتے ہیں ٭

جو شخص ہر روز بلا ناغہ اس پرکار کی چار قسم کی نشکام بھگتی کرتا ہوا سچ کو گرہن کرتا جاتا ہے اور جھوٹ کو چھوڑتا جاتا ہے - اُس کا من آتما اور شریر نہایت ہی اُجول بنتا چلا جاتا ہے - اس کے من بانی اور شریر میں سچائی کا تیج اور پرکاش بڑھتا جاتا ہے - اس کا ہر ایک کام عجوبہ اور جادو اثر ہوتا ہے - اُس کے دل کی گانٹھیں کھل جاتی ہیں - اور ہردے وشال بن جاتا ہے ایسے سچے بھگت پر پرماتما بڑی دیا کرتے ہیں - اُس کی سب مشکلات کو حل کر دیتے ہیں - اُس کی آنکھوں اور کانوں کو کھول کر دِیبہ چکشو اور کان دیتے ہیں - جس سے وہ رام کا پیارا بھگت اپنے پیارے رام کو سب جگہ رم رہا دیکھتا ہے - اس کو سب جگہ رام ہی رام دکھائی دیتا ہے - کوئی جگہ رام سے خالی نہیں دکھائی دیتی - ایسا کوئی دیش وستو کال نہیں دیکھتا - جہاں وہ چھپ کر پاپ کرے - تمام سنسار بھر میں ایک ستیہ اور آنند انوبھو کرتا ہے - سب جگہ اہند شید اوم کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی منوہر دلکش آکاش بانی سنتا ہے۔ اور گدگد پرسن ہوتا ہے۔ اور خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا۔ سب اس کو اپنے پیارے بھائی دکھائی دیتے ہیں۔ سب امرت پتر نظر آتے ہیں۔ دوسروں کی استریاں سبھی مائیں معلوم دیتی ہیں۔ دوسروں کی چیزوں کو وہ لکڑی سمان سمجھتا ہے دوسروں کے حق کو مارنا وہ اپنا حق مارنا سمجھتا ہے۔ دوسروں کی بُرائی کو وہ اپنی بُرائی محسوس کرتا ہے۔ دوسروں کے دُکھ کو وہ اپنا دُکھ سمجھتا ہے۔ دوسروں کی بھلائی کو وہ اپنی بھلائی مانتا ہے۔ سب کو متر کی نگاہ سے اپنا دیکھتا اور سبھی آتماؤں کو اپنے آتما کے سمان جانتا ہے۔ جہاں کہیں وہ اپنا ہی اپنا۔ رام ہی رام کو دیکھتا اور سچے آنند سے نہال ہوتا ہے۔ یہ سچی بھگتی کا سچا پھل ہے۔ ایسی سچی رام بھگتی سچ مچ سنجیونی بوٹی ہے۔ ایسے سچے بھگتوں کی دنیا کو ضرورت ہے۔ جبتک ایسے سچے بھگت پیدا نہیں ہوتے جگت کا کلیان نہیں ہوتا۔ ایسے دھرم آتما سچے بھگتوں کی نہایت ہی ضرورت ہے۔ ایسے سچے رام بھگت ہی امرت پھل سنجیون کو پیدا کر سکتے ہیں۔ دنیا میں ایکتا۔ پریم اور سم بھاؤ اور آنند پھیلا سکتے ہیں۔ دُکھ درد اور جُدائی کو مٹا سکتے ہیں۔ یہی آنند جیون کا سچا راز۔ ویدوں کی سچی آگیا اور سنجیونی بوٹی "رام بھگتی" کا امرت پھل وہ سنجیون ہے۔ اسی کو بار بار وچار نے اور عمل کرنے سے سچا آنند چاروں طرف پھیل سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ ہرگز ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ یہ لاکھ باتوں کی ایک سچی بات ہے۔ اس پر سچا ایمان لاؤ۔ سچی شردھا کرو۔ سچا آنند پاؤ۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

سرمہ نور نظر قیمت فی تولہ ۱ر نمونہ ۸ر۔ چند دنوں کے بطور تجربہ صرف ار کے ٹکٹ بھیجکر مفت منگوالیں۔ ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ سرمہ زندگی لاہور لوہاری گیٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شیم درشی کا پوتر خیال

توہی تو ہے

غلط ہے کہ دیدار کی آرزو ہے　　غلط ہے کہ مجھ کو تیری جستجو ہے۔
تیرا جلوہ اے جلوہ گر کو بہ کو ہے　　حضوری ہے ہر وقت تو روبرو ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ہر اک گل میں بو ہو کے تو ہی بسا ہے　　صدا ہائے بُلبل میں تیری نوا ہے
چمن فیض قدرت سے تیرے ہرا ہے　　بہار گلستان میں جلوہ تیرا ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

نباتات میں تو نمو ہے شجر کی۔　　جمادات میں آبرو بحر و بر کی۔
تو حیوان میں طاقت ہے سیر و سفر کی۔　　تو انسان میں قوت ہے نطق و نظر کی

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

گھٹا تو ہی اُٹھتا ہے گھنگھور ہو کر　　چھپا تو ہی ہے بحر میں شور ہو کر
نہاں تو ہی طوفان میں زور ہو کر　　عیاں تو ہی موجوں میں جھک جھوم ہو کر

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

تری ہے صدا رعد میں گر کڑک ہے　　تری ہے ضیا برق میں گر چمک ہے۔
نہ قوس قزح ہی میں تیری جھلک ہے　　جواہر کے رنگوں میں تیری ڈلک ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

مہ و خور میں تیری ضیا ہے درخشاں　　ستاروں میں تیری جھلک ہے نمایاں
حرارت سے تیری ہے آتش فروزاں　　ترے نور سے ذرہ ذرہ ہے تاباں

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روانی سے تیری ہی دریا رواں ہے　　ہواؤں میں تیری ہی سرعت عیاں ہے
تو پنہاں رعے صحرائے محشر نشاں ہے　　تجلّی تیری حدّتِ شئے سے آتش فشاں ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

زمین آسمان تجھ سے معمور ہے سب　　زمان و مکان تجھ سے بھرپور ہے سب
تجلّی سے کون و مکان نور ہے سب　　نگاہوں میں میری جہاں طور ہے سب

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

حسینوں میں تو حسن و ناز و ادا ہے　　تو عشاق میں عشق و صدق و صفا ہے
مجاز و حقیقت میں جلوہ تیرا ہے　　جہاں جائے ایک نور و نما ہے۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

کہیں تو ہے معشوق عاشق کہیں ہے　　کبھی رند مے کش کبھی شیخ دیں ہے۔
دلوں میں طبائع میں تو جاگزیں ہے　　غرض کوئی جا تجھ سے خالی نہیں ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

مکاں تیرا ہر اک اے لامکاں ہے　　نشاں ہر جگہ تیرا اے بے نشاں ہے
نہ خالی زمیں ہے نہ خالی زماں ہے　　کہیں تو نہاں ہے کہیں تو عیاں ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

زمین و زماں نور سے ہیں منوّر　　مکیں و مکان ذات کے تیرے مظہر
جہاں میں دل راستاں ہے ترا گھر　　اِدھر اور اُدھر سے میں اس گھر میں آکر

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

جو عرفاں سے عارف شناسا ہے تیرا　　تو عابد عبادت سے جویا ہے تیرا۔
ریاضت سے مرتاض شیدا ہے تیرا۔　　غرض جو ہے رستا وہ رستا ہے تیرا۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیرا لامکان نام زیبا نہیں ہے — مکاں کونسا ہے تو جس جا نہیں ہے

کہیں ماسوا میں نے دیکھا نہیں ہے — مجھے غیر کا وہم ہوتا نہیں ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

نہ دل مہر کا جستجو میں حزیں ہے — کہ شہ رگ سے بھی تو قریب قریں ہے

فقط نام و صورت حجاب آفریں ہے — مگر آنکھ کو یہ بھی پردہ نہیں ہے۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔ (کلام مہر)

عمدہ صحت حاصل کرنے کے نہایت ہی مفید قوانین

(۱) دل میں پختہ یقین رکھو کہ زندگی کی طاقت ہی سارے جسم پر حکومت کرتی ہے۔ اور صرف وہی بیماری کو شفا کرتی ہے۔

(۲) زندگی کی طاقت جسم کے اندر صرف ہوا۔ پانی۔ آفتاب کی روشنی اور غذا سے قایم رہتی ہے اسکے سوا دیگر سب فضول اور نقصان دِہ ہے۔

(۳) غذا کی کمی سے بھوکے لوگ کم مرتے ہیں۔ لیکن ہوا کی کمی سے بہت بھوکے رہتے ہیں۔ ورزش حسب طاقت جسم کیا کرو۔ دن میں سینکڑوں مرتبہ گہری سانسیں لیا کرو۔ تنگ کپڑے نہ پہنو۔ سب سے بڑھ کر اپنی خوابگاہ کو ہوادار رکھو۔ اور خاص مزاج کو چھوڑ عام طور پر چھ یا آٹھ گھنٹوں سے کم یا زیادہ سونا اچھا نہیں۔

(۴) بسیار خوری سے بچو۔ تیز مصالحجات و دیگر مُشتی اشیاء مت استعمال کرو۔ بلکہ زیادہ تر اناج۔ سبزی میٹھے اور پکے ہوئے تازہ پھلوں تازہ دودھ۔ دہی گھی۔ مکھن پر گذارہ کرو۔ کھاتے وقت دانتوں سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوب کام لو۔ یعنی ہر ایک چیز اچھی طرح چبا کر کھاؤ۔ دن کی نسبت رات کو ہمیشہ کم اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ اور سوا خاص صورتوں کے کھانا ہر روز وقت مقررہ پر کھاؤ۔ اور ہر ایک کھانا کھانے کے بعد کم از کم چھ یا آٹھ گھنٹوں تک اور کچھ نہ کھاؤ۔ کھانا کھانے سے گھنٹہ پیشتر اور گھنٹہ مابعد کے اندر اندر پانی بالکل نہ پیو۔ اور کھانے کے درمیان بھی پانی بہت کم پینے کی عادت رکھو۔ یہ سچ ہے کہ زیادہ کھانے سے طاقت نہیں آتی۔ بلکہ زیادہ ہضم کرنے سے۔ اور زیادہ پڑھنے سے علم نہیں آتا۔ بلکہ زیادہ سوچنے بچارنے سمجھنے اور عمل کرنے سے۔ ہفتہ میں ایک دن رات یعنی پورے چوبیس گھنٹوں کا برت یعنی فاقہ رکھنا بہت عقلمندی ہے۔ اور انسان کو بیشمار تکالیف و شکایات سے محفوظ رکھتا ہے؛

(۵) اپنے معدہ اور اپنی بیوی یا خاوند سے بدسلوکی کرکے آرام سے جی سکنا ناممکن ہے۔

(۶) شرابوں و دیگر تیز ادویات سے قطعی پرہیز رکھنے کی کوشش کرو۔ سیدھے سادھے اور مفید قوانین قدرت کے ساتھ موافق اور باقاعدہ تعلق رکھنے کی عادت ڈالو۔ چاء کی بجائے بھی صرف نیم گرم پانی میں ذرا سا نمک ملا کر ہی پینا اچھا ہے۔

(۷) بھرا جسم نہ صرف زکام بلکہ دیگر بیشمار بیماریوں کا گھر ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کے فعل کو ورزش اور گہری سانسوں سے جلد کو مالش اور غسل سے گردوں کو صرف کھلے طور پر گرم پانی پینے سے اور انتڑیوں کے فعل کو باقاعدہ غذا سے تیز رکھو۔

(۸) یہ بات صحت کے حق میں کروڑہا روپیوں سے زیادہ قیمتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri .

کہ انسان کثرت مجامعت (چاہے وہ اپنی عورت سے ہی کیوں نہ ہو) اور اباشی (جلق وغیرہ) سے اپنی صحت کو صدمہ نہ پہنچائے۔

(۹) ہر کام میں صفائی (خاص کر مکان لباس غذا جسم اور دل کو ضرور صاف رکھو) مناسب کفایت شعاری اور باقاعدگی کو ضرور مدنظر رکھو۔ اور ہر چیز کے لئے جگہ اور ہر کام کے لئے وقت اور ہر خرچ و آمد کے لئے فنڈ مقرر کرو۔

(۱۰) بدوضعی نہ صرف مکروہ ہے۔ بلکہ خطرناک بھی ہے۔ اس بات میں صحت کا بڑا بھاری راز ہے۔ کہ فراغ چھاتی سے ہاضمہ۔ تنفس۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردہ وغیرہ ٹھیک رہتے ہیں۔ اس لئے ورزش جسمانی زیادہ تر ایسی ہونی چاہئے۔ جس سے چھاتی کو زیادہ طاقت ملے۔ جیسے مگدر ہلانا وغیرہ۔ چونکہ انسانی کل یعنے زندگی تین چیزوں سے مرکب ہے۔ پہلا قواء عقلیہ۔ دوسرا قواء اخلاقیہ تیسرے قواءِ جسمانی۔ اس لئے زندگی کا کوئی لحظہ بھی ضائع نہ جانے دو۔ دن کا کچھ حصہ تو جسمانی محنت میں خرچ کرو۔ کچھ حصہ پڑھنے لکھنے میں اور کچھ حصہ نیک کاموں میں صرف کرو۔

ہفت سُکھ

اول سُکھ نروگی کایا / دوسرا سُکھ ہو گھر میں مایا

تیجا سُکھ جو کہئے ناری / چوتھا سُکھ ہو پتر آدھکاری

پنجواں سُکھ ہو گھر میں بیرا / چھیواں سُکھ ہے راج سرپرا

ستواں سُکھ ہے گھر استھان / یہ سپت سُکھ سنساری جان

پانچ دُکھ

(۱) ہر کہ پدر ندارد تاج سر ندارد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(۲) ہر کہ مادر ندارد لذت طعام ندارد
(۳) ہر کہ برادر ندارد قوت بازو ندارد
(۴) ہر کہ زن ندارد آسایش تن ندارد۔
(۵) ہر کہ پسر ندارد نُور بصر ندارد۔

نہایت مفید کارآمد باتیں

۱۔ لوہے کے پیالہ کا پانی لوہے کے پیالے میں ایک دو مہینے تک پانی پینے سے ضعف جگر، ضعف تلی اور خون کی زردی اور مٹی کھائے ہوئے کی سوزش دور ہو جاتی ہے +

۲۔ سونے کا بجھایا ہوا پانی ۔ سونے کا بجھایا ہوا پانی اس طرح بنایا جاتا ہے کہ سونے کی ڈلی وزن ۴ تولہ سلاخ بنا کر آگ میں سُرخ کر کے معرق پانی یا گنگا جل میں ڈالی جاوے ۔ پانچ دفعہ گرم کر کے بجھالینے سے وہ پانی نہایت ہی مقوی ہو جاتا ہے اسکے مفصلہ ذیل فوائد ہیں :۔
مریض چیچک والے کو وہ پانی پلاویں تو چیچک چار روز میں کم ہو جاتا ہے تپ دق والے بیمار کو پلاویں تو مرض ٹیوبرکلس کا مادہ زائل ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔
جس آدمی کو بھوک کم لگتی ہو اور اعضا کمزور اور ٹوٹتے رہتے ہوں اسکو پلاویں تو چند روز میں طاقت آجاتی ہے قوت باہ کو مفید ہے خون تازہ اور صاف پیدا کرتا ہے اگر انکھوں میں کمزوری ہو تو فایدہ کرتا ہے اور بینائی چشم بڑھاتا ہے ۔ اگر جسم کے بال گرتے جاتے ہوں تو انکو قایم کرتا ہے اور جلد نہایت صاف اور عمدہ رہتی ہے رنگ وارم یعنی ایک قسم کی داد اور چنبل کو بھی وہ فایدہ دیتا ہے اسطرح عمل کرنے سے کہنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

امراض بدن کے جو کسی دوائی سے اچھے نہ ہوں اس عمل سے رفع ہو سکتی ہیں غرضیکہ اس طریقہ سے کچھ عرصہ کے بعد بدن صاف کندن کی طرح دمکتا اور چہرہ خوشنما اور بارونق ہو جاتا ہے مگر جماع سے کچھ عرصہ پرہیز چاہیئے۔

۳۔ ہیضہ کی نہایت سریع التاثیر دوا | یہ دوائی ہر جگہ مل سکتی ہے بلکہ گاؤں اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں اچھی طرح بہم پہنچ سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔

اجواین لونگ کافور۔ سیاہ مرچ پودینہ زیرہ سیاہ ان کو ہموزن باریک پیس کر نہایت تند سرکہ میں ڈال کر خشک کر لیا کریں جس گاؤں یا قصبہ میں مرض ہیضہ ہو اس وقت اس دوائی کو ۴ رتی کی مقدار ایک چھٹانک سرکہ سے جوان آدمی کو ایک ایک گھنٹہ بعد دے دیا کریں۔ ۳-۴ دفعہ دینے سے ہیضہ کو قطعی آرام ہو جاویگا۔ مجرب ہے۔ ہر ایک گاؤں میں یہ دوائی ہر ایک موسم میں ہر ایک پنساری یا عطار تیار کر کے پاس رکھا کرے اور پانی ہیضہ کے بیمار کو نہایت ہی کم دیویں بلکہ میری رائے میں نہ ہی دیویں۔ ۴ گھنٹے تک جب صحت ہو جاوے تو پانی یا عرق بادیان تھوڑے سے سرکہ میں ملا کر دیویں۔ سرکہ خواہ شکری ہو خواہ نیرابی دونوں قسم کا مفید ہوگا۔

اس دوائی کا نام سپت رس ہے اگر سرکہ اچھا نہ ہو تو لیموں کا رس ڈالا کریں۔

۴۔ یرقان زرد کا علاج۔ املی ایک حصہ آلوبخارا دو حصہ۔ لیموں کا رس ۳ حصہ ایک مٹی کے پیالے میں ڈال کر ۱ سیر پانی ملا دیں اور مصری ڈال کر اس پانی کو چھان کر ۲ دفعہ دینیں پینے سے یرقان زرد ایک ہی روز میں دور ہو جاتا ہے۔

۵۔ بچوں کی گھٹی۔ ترنجبین ۹ ماشہ۔ ریوند ۲ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۳ ماشہ۔ گلو خشک کوفتہ بیختہ ۱ ماشہ۔ ملٹھی کوفتہ بیختہ ۱ ماشہ۔ ان کو ایک شیشی میں رکھ چھوڑیں ہر ایک بچے کو جب کوئی مرض شکم کی ہو بقدر عمر کے ایک سال کو ۱ رتی ۲ سال کو ۲ رتی اور ۳ سال کو ۳ رتی اور ۴ سال کو ۴ رتی اسی طرح چھ ماہ ... عرق بادیان یا گرم پانی دینے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیٹ صاف ہو جائیگا اور بخار۔ بدہضمی پسلی مارنا رفع ہو جائیگا۔ سورج پر کانتوں اثر...

۶۔ **پارہ خواہ کوئی اور کشتہ جوڑوں سے خارج کرنے کی ترکیب** ۔ اگر رام تلسی ایک تولہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر سات روز سے ۱۴ روز تک پلائیں تو مریض سیماب یا کشتہ خام جو استعمال کیا گیا ہو اس سے قطعی نجات یافتہ ہو کر صحت یاب ہو جاتا ہے اور وہ کشتہ یا سیماب براہ بول خارج ہو جاتا ہے۔ امتحان کے لئے پیشاب روزانہ کسی ظرف میں جمع کریں جسقدر پیشاب کے برتن جمع ہونگے سب کو دھو کر نمک وغیرہ تو بہ جاتا ہے اور کشتہ رہ جاتا ہے۔ غرضیکہ ۳۰ برس کا کھایا ہوا کشتہ اسی کے ذریعہ سے خارج ہو سکتا ہے یہ دیسی ایکار کیہ الہی

نہایت ہی دلچسپ مفید معلومات

عقلمندی کا سر سے تعلق | جن لوگوں کا سر بڑا ہوتا ہے۔ وہ عموماً عقلمند ہوتے ہیں اس لحاظ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انگلستان کے مشہور مدبر مسٹر لائڈ جارج کا سر گولائی میں ناپنے پر ۲۳½ انچ نکلا ہے۔ اسی طرح فرانس کے مشہور مدبر مسٹر بیڈروسکی کے ۲۳¾ انچ ہے۔ جرمنی کے مشہور مدبر مارک ہیمبرگ کے سر کی گولائی ۲۳½ انچ ہے۔ اور جارج روبی۔ ڈاکٹر روسل۔ پادری کیمپل ڈاکٹر کلفورڈ توپ و بندوقوں کے نئے موجد میر ام ہیکزم وغیرہ بہت سے مشہور عقلمندوں کے سر کی گولائی ۲۳ انچ سے زیادہ ہی ہے لیکن جن لوگوں کے سر کی گولائی ۲۲ انچ ہوتی ہے وہ غیر معمولی عقلمند ہوتے ہیں۔

۲۔ **آنکھ کی پتلی میں نام** | ایک بچہ کی آنکھ کے متعلق فلاڈلفیا (امریکہ) کے ڈاکٹر سخت چکر میں پڑ گئے ہیں۔ اس بچہ کا نام جان ڈگن ہے اس کے والدین نے قبل از وقت پیدائش قرار دیا تھا کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام جان ڈگن رکھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جائیگا اس لڑکے کی پیدائش کے وقت دیکھا گیا کہ اسکی آنکھ کی پتلی میں اس کا نام لکھا ہُوا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کسی ہوشیار سرجن نے دائیں آنکھ میں جے کا حرف اور بائیں آنکھ میں ڈی کا حرف کھود دیا ہے بچہ کی عمر صرف ۲ سال کی ہے اور اُس کی آنکھ میں حرف لفظ پنج کے قریب معلوم ہوتے ہیں۔ اس بچہ کی آنکھ کے متعلق بڑے بڑے ڈاکٹروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے اور اس عجیب و غریب واقعہ کی کوئی تحقیقات نہیں کرسکے بچہ کو آنکھ کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہے اور اچھا تندرست ہے۔ (سنسکاروں کی گوڑھ فلاسفی کو سمجھنے سے یہ معمہ فوراً حل ہوگا (ایڈیٹر)

۳۔ **برقی ہوا میں رہنا صحت بخش ہے**۔ ہماری آئندہ نسلیں بجلی کی بھری ہوئی ہوا میں بود و باش کیا کریگی کیونکہ دریافت ہوا ہے کہ یہ صحت کے حق میں بہت مفید ہے۔ سٹاک ہالم میں یہ تجربہ کامیابی سے کیا گیا ہے۔ ایک مدرسہ کے طلباء جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل تھے۔ ایک ایسے کمرے میں بٹھائے گئے جس میں سے ہر وقت بجلی کی لہریں گذاری جاتی تھیں اور دوسرے۔ ۵ طلبا ایک معمولی کمرے میں تعلیم پاتے تھے دونوں کمروں کے استادوں اور طلباء کو اس بات کا مطلق علم نہ تھا کہ کوئی برقی تجربہ ہو رہا ہے۔ چھ ماہ تک یہ عمل جاری رہا۔ ششماہی کے بعد معلوم ہوا کہ جو طلبا برقی کمرہ میں بیٹھا کرتے تھے وہ دوسرے طلبا کی نسبت جو معمولی کمرہ میں بیٹھا کرتے تھے قد و قامت میں پون انچہ بحساب اوسط ترقی کر گئے اور ان کے قوائے عقلی میں حیرت انگیز اضافہ ہوگیا

برقی طاقت سے فصلیں جلد تیار ہوسکتی ہیں۔ پودوں کی پرورش میں برقی لہروں کی آزمایش بہت نتیجہ خیز ثابت ہوئی ہے۔ ایک شخص جس کا نام مسٹر مائش ہے۔ ایک ایسا طریقہ نکالا ہے جس سے برقی لہروں کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ذریعہ سے گیہوں کی فصل بہ نسبت معمولی حالتوں کے تین ہفتہ پہلے پختہ ہوجاتی ہے۔ اور کپاس کی فصل ۸ دن پہلے پک جاتی ہے۔ انڈیا ربڑ کے پودوں پر بھی تجربہ کیا گیا۔ چند پودوں کو بجلی کی طاقت بہم پہنچائی گئی۔ اور بعض کو معمولی حالت میں رکھا جب انمیں سے ربڑ نکالی گئی تو بجلی سے پرورش یافتہ پودوں نے بہت زیادہ مقدار میں ربڑ بہم پہونچائی بمقابلہ دوسرے پودوں کے۔ غرضیکہ برق پروردہ کھیت اور برق پروردہ باغات کچھ عرصہ اور عام طور پر ہر جگہ دیکھنے میں آئینگے۔

بیوی یا شوہر کے انتخاب میں بجلی سے امداد۔ آیندہ زمانہ کے انسانوں کو بیوی یا شوہر کے منتخب کرنے میں بھی بجلی بہت مدد دیگی۔ کیونکہ ایک برقی آلہ اس قسم کا ایجاد ہوا ہے کہ جس شخص کے جسم سے ملحق کردیا جائے ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ بیماری کو ظاہر کردیتا ہے ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیتا ہے کہ کسی مرد یا عورت میں بجلی مثبت یا منفی کس نسبت سے ہے۔ ایک نوجوان مرد کو جسمیں بجلی مثبت زیادہ ہو ہمیشہ ایسی عورت سے شادی کرنی چاہیئے جسمیں بجلی منفی بکثرت ہو کیونکہ ان میں زیادہ محبت رہیگی اور ایک دوسرے کی طرف ہمیشہ زیادہ کشش ہوگی گویا آیندہ زمانہ میں میاں بیوی کے تنازعات بھی شاذونادر ہوا کرینگے اس آلہ کا نام "برقی آلہ برائے امتحان محبت ہے" جو فوراً بتلا دیتا ہے کہ آیا فلاں مرد اور عورت کو شادی کرلنی چاہئے یا نہیں۔ انکے درمیان ہمیشہ محبت قایم رہ سکتی ہے یا نہیں۔ فی الواقعہ یہ کس قدر کارآمد آلہ ہے جو دو انسانوں کی قدرتی قابلیتوں اور مزاج کو بتلاتا ہے۔ اگر میاں بیوی ایک ہی مزاج کے ہوں۔ یعنی دونوں میں ایک ہی قسم کی بجلی ہو تو انکے درمیان ہمیشہ کھٹ پٹ رہیگی لڑائی ہمیشہ ایسے دو شخصوں کے مابین ہوا کرتی ہے جنمیں ایک قسم کی بجلی ہو ورنہ برق مثبت اور منفی تو ایک دوسرے سے دوڑ کر ملنا چاہتی ہیں۔

آیندہ مکانات سانچوں میں ڈھلے جایا کرینگے۔ ہندوستان میں سیمنٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صرف عمارتی کام میں کم و بیش استعمال ہوتا ہے۔ لیکن مسٹر ایڈیسن کا دماغ کچھ دنوں سے سیمنٹ سے مفید و کارآمد چیزیں ڈھالنے میں لگا ہوا ہے جسمیں انکو بڑی نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ مسٹر موصوف نے اپنے لئے میز کرسی الماری وغیرہ بہت سا سامان سیمنٹ سے ڈھال کر تیار کیا ہے۔ یہ چیزیں لکڑی کی نسبت بہت خوبصورت اور مضبوط ہیں اور قیمت میں بھی بہت سستی ہیں خوبی یہ ہے کہ ان پر جس قسم کی رنگ آمیزی چاہیں کر سکتے ہیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایڈیسن صاحب ایک اور بات سوچ رہے ہیں وہ بڑے بڑے عالیشان مکانوں کو بھی سانچے میں ڈھال کر بنانا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طریق سے بڑے سے بڑے گھر کا سانچہ دن میں تیار ہو سکیگا۔ ایسے گھر کی کوٹھریاں۔ دالان۔ آنگن۔ باورچی خانہ سب سانچے میں ڈھال کر بنائے جائینگے سیمنٹ کے گارے میں کچھ مصالحہ ملاکر لوہے کے سانچوں میں بھر دیا جائیگا۔ تین چار دن کے بعد سوکھ جانے پر سانچوں میں سے نکال لیا جائیگا پھر اسی طرح کے مکان ہزاروں برس تک رہینگے اور بہت ہی کم لاگت سے بنیں گے۔ دھن ہے مسٹر ایڈیسن اور دھن ہے اُن کا دماغ۔

ٹیلیفون میں لوری ٹیلیفون کے ذریعے دور بیٹھے ہوئے لوگ آسانی سے ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر سکتے ہیں لیکن ان دنوں امریکہ میں ٹیلیفون کے ذریعہ سے ایک بچے کو لوری دیکر سلایا گیا جبکہ بچے کی والدہ ایک دوسرے محلہ میں بیٹھی ہوئی تاش کھیل رہی تھی۔ دایہ نے بچے کے بیدار رہنے کی اطلاع ٹیلیفون کے ذریعہ سے دی اور بچے کی والدہ نے کہا کہ بچے کے کان پر ٹیلیفون لگا دو۔ چنانچہ بچہ کی والدہ نے وہیں بیٹھے بیٹھے ٹیلفون کے ذریعہ سے لوری دے دی اور وہ بچہ اپنی ماں کی آواز کو پہچان کر فوراً سو گیا اور اس کی والدہ پھر تاش کھیلنے میں مصروف ہو گئیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک عظیم الشان مکان - امریکہ کے نیویارک شہر میں ایک مکان ۵۵ منزلہ تیار ہو رہا ہے اور جلد اسکی تعمیر ختم ہونیوالی ہے - اس سر بفلک گنبدہ عمارت میں ۵۵ ہزار فٹ ٹیلیفون کے تار لگائے جائینگے اور ۴۶ میل سے بھی زیادہ تانبے کے تار استعمال میں لائے جائینگے اور ٹیلیفون سے خبریں حاصل کرنے پر سالانہ ۱۹۵۰۰ روپیہ صرف ہوا کریگا -

دانتوں کا آنکھوں سے تعلق | امریکہ کے مقام اوہالو کا ایک کاشتکار موتیا بند کی بیماری سے تقریباً پانچ سال سے نابینا تھا - بہت ڈاکٹروں کا علاج کرانے پر بھی اسکو بالکل فائدہ نہوا - بلکہ ڈاکٹروں نے صاف جواب دیدیا جس سے وہ مایوس ہوگیا اور علاج کرنا چھوڑ دیا اسکے بعد گزشتہ ماہ مئی میں اسکے دانت میں درد ہونے لگا اور وہ شفاخانے میں گیا - ڈاکٹر صاحب نے صلاح دی کہ تم اپنے دانت نکلوا ڈالو چنانچہ ڈاکٹر نے ایک دانت نکالا اور جب دوسرا دانت نکالا تو مارے خوشی کے اچھل پڑا اور کہا کہ مجھے تو دکھائی دینے لگ پڑا ہے اور اس نے ہر ایک چیز آسانی سے بتا دی۔

مکھیوں کے برخلاف یورپ میں جنگ | ولایت میں ایک خوفناک جنگ مکھیوں کے برخلاف ہو رہی ہے کہتے ہیں کہ ایک مکھی ایک موسم میں پانچ ارب بچے پیدا کرتی ہے - امریکن اخباروں نے ۵۷ روپے اس شخص کے لئے مقرر کئے ہیں جو مکھیوں کو نیست و نابود کرے اندازہ لگایا ہے کہ ایک مکھی جو ۱۰ اپریل کو پیدا ہوئی ہے ۱۰ اگست تک ۳۴۷۱۹۱۶۸۱۳۵۵۹۳۴۱ بچے پیدا کریگی یورپین ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تمام امراض ان مکھیوں سے پھیلتے ہیں۔

لمبی داڑھی - نارتھ ڈکوٹہ میں ایک شخص ہے جسکی داڑھی ساڑھے گیارہ فٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لمبی ہے اور دُنیا میں اس سے بڑی داڑھی کیسکی نہیں ہوگی۔ اسکا نام دھانش لاتگ سینتہ ہے۔ ۳۰ سال سے وہ اس داڑھی کو بڑھانے میں مصروف ہے۔ ہر سال ۴ انچ کے حساب سے بڑھتی چلی آئی ہے۔ اس آدمی کا یہ بیان ہے کہ اس داڑھی سے بہت فائدے ہیں سینہ کو سردی نہیں لگتی ڈکوند میں جاڑا سخت ہوتا ہے وہ اسے کبھی گلے میں لپیٹ لیتا ہے جیسے سفید بھیڑ کے بالوں کا گلوبند ہوتا ہے دیکھنے والے کو سنجاب کی کھال کا شبہ ہوتا ہے کبھی وہ اسے دوپٹہ کیطرح کندھے پر ڈال لیتا ہے یہ داڑھی ضرور مصیبت ہوتی لیکن ہو سکتا ہے کہ عادت اسے کوئی دقت محسوس نہ ہوتی ہو؛

انسان کی ترکیب۔ جس انسان کا وزن پچھتر سیر ہو اسکے بدن کے اندر اتنے اجزاء ترکیبی پائے جاتے ہیں جو بارہ سو انڈوں کے اندر ہوتے ہیں اسکے اندر گیس اتنی ہوتی ہے۔ کہ اس سے ۳۶۶۹ مکعب فٹ کا گیس میٹر بھر جائے لوہا اتنا ہوتا ہے کہ اس سے چار بڑی بڑے آہنی کیل تیار ہو جاویں۔ چربی سے شمعیاں یا صابون کی ایک بڑی ٹکیہ بنجائے۔ انسان کے اندر جتنا فاسفورس ہوتا ہے اس سے ۸۰۸۴ ڈبیاں دیا سلائی کی بن سکتی ہیں اسکے اندر اتنی ہائیڈروجن ہے کہ اس سے ایک بیلون بھر جائے جسمیں بیٹھ کر وہ بادلوں کی سیر کر سکتا ہے باقی اشیاء نمک کے چھ چھوٹے چاء کے چمچے ایک کٹوری چینی کی اور دس گیلن پانی کے بھر سکتی ہیں۔

انسان کے جسم میں پانچسو عضلات اور اربب کوٹھڑیاں (ذرات جسم cells) دوسو مختلف ہڈیاں ۴ گیلن خون۔ رگیں اور شریانیں کئی سو فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ انتڑیاں پچیس ۲۵ فٹ لمبی اور کروڑوں مسام ہوتے ہیں دل کا وزن ۸ اور ۱۲ اونس کے درمیان ہوتا ہے اور اسکی کثافت ہر ایک خانہ میں چار چھ اونس اور اسکا حجم ($5 \times \frac{7}{2} \times \frac{5}{2}$) انچ ہے یہ کھوکھلا ہے اور عضلات کا مجموعہ ہے ۲۲ پونڈ فی منٹ کے حساب سے خون نکلتا ہے ۲۴ گھنٹے میں یہ ۱۶ ٹن خون باہر نکالتا ہے اسکی حرکت منٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیں ۳۸ مرتبہ ہوتی ہے۔ سال میں دل ۱۱۶۸۰۰۰۰ پونڈ خون باہر دھکیلتا ہے +

انسانی زہر۔ نباتی اور حیوانی زہروں کے علاوہ انسانی زہر بھی ہے جو انسان کی اندرونی عادات سے پیدا ہوتا ہے وشنگٹن میں پروفیسر المرگیٹین نے اسکے متعلق تجربے کئے ہیں اُنھوں نے مرکبات سے کام لے کر دیکھا کہ جب جذبات قبیحہ میں سے ایک بھی مشتعل ہو جاتا ہے تو ایک قسم کا مادہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے بغصہ سے زرد رنگ کا لعاب نکلتا ہے جب ایسے اور آدمیوں اور جانوروں کے بدنوں میں داخل کیا گیا تو عصبی اشتعالک اور بیقراری پیدا ہو گئی جس سے جو لعابدار مادہ پیدا ہوتا ہے وہ ایسا زہر پیدا ہوتا ہے کہ جب پروفیسر صاحب نے اسے ایک فیل مرغ کے بدن میں داخل کیا تو وہ فوراً مر گیا سب سے برا زہر نفرت سے پیدا ہوتا ہے ایک گھنٹہ تک دل میں سخت نفرت کو جگہ دینے سے اتنا زہر پیدا ہوتا ہے کہ اس سے آدمی بآسانی مر سکتے ہیں علاوہ ازیں انسان کی اپنی طبیعت پر بہت ناگوار اور مضر اثر ہوتا ہے۔ اور وہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کوئی آدمی سخت غصہ اور غضب کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی حالت کیسی ابتر ہوتی ہے غصے والا آدمی موٹا ہونے نہیں پاتا نفرت فکر اور حسد ایک قسم کی آگ ہے جو انسان کی اندرونی طاقتوں کو جلا دیتی ہے جس شخص کو کسی عزیز کی مفارقت یا سخت نقصان مالی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہو۔ یا کسی قسم کی مصیبت میں مبتلا ہو اسکے چہرے کی گوشت اور شکل متغیر ہو جاتی ہے جو آدمی ذرا ذرا سی باتوں پر از خود رفتہ ہو جاتا ہے وہ کیسا کمزور دل اور خزیل معلوم ہوتا ہے اسلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان ان جذبات کو اپنے اوپر غلبہ حاصل نہ کرنے دے +

مردم شماری کے دلچسپ اعداد و شمار

مردم شماری کی سب سے آخری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں ۳۱۲۵۰۰۰۰ ۳۱ کروڑ آدمی آباد ہیں نیز ہندوستان میں ۶ سال سے کم عمر کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد ۲۵ ۳۰۳ ہے۔ ان میں بیواؤں کی ۱۷۷۰۰ ہے۔ ۵ سال سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱۵ سال کی عمر والی کتخدا لڑکیوں کی تعداد ۲۰۵۰۰۰۰ ہے۔ اُن میں سے ۹۴۰۰۰ بیوہ ہیں۔ نیز رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۹۴۱۲۶۴۲ لڑکیوں کی شادی صغر سنی میں ہوئی ہے ہندوستان میں فی ہزار لوگوں میں ۱۰۶ مرد اور ۱۱ عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔ ۲۱ کروڑ دس لاکھ ہندوؤں میں سے صرف دس لاکھ ہندو تعلیم یافتہ ہیں۔ ۶ کروڑ ۶۶ لاکھ مسلمانوں میں سے ایک لاکھ اسی ہزار مسلمان انگریزی پڑھے ہیں ۔

حکیم موہن لعل صاحب نبیرہ دیوان رائے ودہو داس صاحب ناظم رئیس ڈیرہ غازیخان کی بے وقت موت

غضب ہے قہر ہے آفت بپا ہے ۔ کہ سرتاج حکیماں چل بسا ہے ۔
مریضوں کی کریگا کون تسکیں ۔ تمامی شہر ہے اس غم سے غمگیں
ہوا ہے خشک اب چشمہ فیاضی ۔ کریگا کون محتاجوں کو راضی ۔
چراغ حکمت جو تھا اس خاندان کا ۔ ہوا وہ گل چراغ اس خاندان کا
شریف و نیک نیت خاندانی ۔ حلیم و صابر و خوش خلق و دانی
غریبوں کی پناہ اور دستگاہ بھی ۔ خلیق و نیک سیرت باوفا بھی ۔
یمن بھگوت نے ایسا دیا تھا ۔ مریض آیا جو در پہ بس شفا تھا ۔
نظیر اس کا نظر آتا نہیں ہے ۔ جنا جگ میں کسی ماتا نہیں ہے ۔
یہ بدبختی ڈیرہ کی آشکار ہے ۔ اسی کے غم سے دل سب کا فگار ہے
جنازہ پر جو تھی خلقت تمامی ۔ بہاتی رشک خوں تھی وہ تمامی
گویا اس شہر پر ہے ژالہ باری ۔ کیا نہیں رحم تو غفار باری
بزرگوں کی طرح ماہر و حاذق ۔ ہوا چھوٹی عمر میں تھا وہ صادق
عمر پچیس سالہ میں یگانہ ۔ ہوا فرزانہ وہ موہن زمانہ ۔
اسم تھا مشتہر اطراف و امصار ۔ بمثل مہر تھا تاباں بدیا سے ۔
بشر ہے کون اب جو نہ جانے ۔ مربی رائے موہن لعل نہ مانے
مرے ایشور تو کر خنداں فرحان ۔ ہوں وے بیکنٹھ میں نازاں و شاداں
بس اک فرزند ہے دلبند ان کا ۔ نشان اک دلو کی نند ہی ہے ان کا
پربھو اس کو عمر خواجہ خضر دے ۔ ز آسیب زمن محفوظ کر دے
بھرے اخلاق و اوصاف پدر ہوں ۔ عدو اس کے جہاں سے سب بدر ہوں
دعا ناتک کی ایشر ان لے تو ۔ پس ماندہ سوگاں کو شانت دے تو
اوم شانتی شانتی شانتی ۔

(پنڈت ناتک چند مدرس ڈیرہ غازیخان)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے انکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نرائن صاحب مہر دہلوی جو ایک اعلےٰ درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر چھپی ہوئی ۲۷۲ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸؍ لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو صاحب خریداری منظور کرنے کیساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو انکو کلام مہر کے علاوہ مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے مفت انعام میں دیئے جاوینگے نئے خریداروں کے نام ؏۲ کا وی پی ہوگا اور معمہ حل کرنیوالے نئے خریداروں کے نام ؏۱ کا وی پی ہوگا۔ یاد رہے کہ معمہ صرف نئے خریداروں کے واسطے ہے۔ پرانے خریداروں کے واسطے نہیں کیونکہ پرانے خریدار کلام مہر اور مارتنڈ کے پچھلے پرچے پہلے سے ہی لے چکے ہیں۔

حل طلب معمہ مندرجہ ذیل دائرہ کے اندر دانائی جن حرفوں سے گھرا ہے انکے با ترتیب کرنے سے ایک ایسا لفظ بنتا ہے جو دانا بننے کا پہلا سبق ہے بتائیے وہ لفظ کیا ہے۔

اکتوبر کے معمے کا حل سدا چار ہے مندرجہ ذیل اصحاب نے حل کیا:-

۱- لالہ انبا پرشاد صاحب لاہور- ۲- لالہ ٹیکارام صاحب سکول سونی پت (۳) لالہ لکشمی چند صاحب مدرس چک ۲۱۹ رکھ براینچ- (۴) منشی انبا پرشاد صاحب نائب ناظر دھولپور- ۵- لالہ سرسوتی داس صاحب ٹانڈہ اکبو (۶) منشی پربھولال صاحب کالیتھ دہلی (۷) لالہ رام لعل صاحب اورسیر لچھیچ (۸) بی- جی یوگیکار صاحب اسسٹنٹ اکونٹنٹ سیف آباد دو (۹) لالہ درگا داس صاحب گوناہن (۱۰) اشرت نات سرتو داس راؤ صاحب انفدی [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

(۱) جن اصحاب کا چندہ نومبر میں ختم ہوتا ہے اور خریداری دسمبر سے شروع ہوتی ہے اُنکے نام دسمبر کا پرچہ عصہ/۲ کا وی پی کر کے بھیجدیا جاویگا۔ جن سجنوں کو کسی سبب سے خریداری مارتنڈ سے انکار ہو۔ وہ مہربانی کر کے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیکر جلدی مطلع فرماویں تاکہ ان کے نام وی۔پی نہ بھیجا جاوے جس سے ہم کو بھی نقصان نہو اور ان کا بھی بھلا ہو۔

بار بار سوچو
دوسروں کی بھلائی سے اپنا بھلا

اگر ہمارے پیارے موجودہ خریدار مارتنڈ کو اپنا پیارا سمجھ کر کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنالنے کی کوشش کریں تو کوئی مشکل نہیں ہے آپ سجنوں کی تھوڑی سی ہمت اور محبت سے ہماری محبت کا دائرہ وسیع ہو جاویگا اور ہم دن بدن آپکی سیوا اچھی طرح سے کر سکینگے اور دلچسپ سے دلچسپ مفید عام مضامین سے آپکی روح کو خوش کرینگے ہمیں جلدی کامیابی حاصل کرینگے اس بھلائی سے آپکا بھی بھلا ہوگا۔ (اڈیٹر)

(۲) تبدیلی پتہ اور خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(۳) جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری بڑھانے میں ہماری تن من سے مدد کرینگے۔ ہم ان کے بہت ہی مشکور ہونگے۔

۴۔ جو اصحاب مارتنڈ کے پانچ خریدار بنائینگے۔ ان کو حسب منشا ایک سال تک مارتنڈ بالکل مفت دیا جاویگا۔ اور جو دس خریدار بنائینگے اُن کو سال بھر کا مارتنڈ اور پچھلے سالوں کے تمام موجودہ پرچے مفت ملینگے۔ ایسا نادر موقعہ ہاتھ سے نکھو دیں کوشش کریں۔

مینیجر مارتنڈ لاہور

دوائی بواسیر خشک و تر ہر قسم کی صرف ایک ٹکٹ بھیجکر مفت منگوالیں۔ ہزارہا آدمی منگوا کر فائدہ اٹھا چکے ہیں پتہ منیجر رسالہ رہبر زندگی لاہور و تار ہید روانہ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ریویوز

۱۔ منش کے ادھکار ہندی۔ مصنفہ شریمان مہاشے سنیہ دیو جی۔ اسمیں منش کے ادھکاروں پر بحث کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے کہ انسان کو غلامی سے بچنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے اور سب سے آخری شاسن ادھکار میں مالک نوکر یا راجہ و پرجا کے نکٹ پریم سمبندھ کو جس عالمانہ طریقہ سے درشایا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے ایسی متبرک کتاب منش مات کے ہاتھ میں دینے کے قابل ہے لکھائی چھپائی کاغذ بہت ہی اعلےٰ قیمت ۸ رفی جلد۔ مینجر سنیہ گرنتھ مالا کاشی سے مل سکتی ہے۔

۲۔ دستکاری۔ انسان آزادانہ زندگی تب بسر کرسکتا ہے جب وہ کوئی ہنر فن یا دستکاری سیکھ لے دیش کی اس ازحد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بابو سریدیال جی نے یہ ایک ماہواری سلسلہ کتب جاری کیا ہے جسمیں یورپ و امریکہ کی نئی نئی دستکاریاں اور ہر ایک فن کے نئے ایجاد شدہ سائنٹفک عملی نسخہ جات جسکو ہر ایک شخص آسانی سے بنا کر فائدہ عظیم اُٹھا سکتا ہے درج کئے گئے ہیں دولت کے خواہشمندوں کی مطلب کی چیز ہے قیمت فی کاپی ۴ر اور قیمت سالانہ ۲ ملنے کا پتہ بابو سریدیال مینجر دستکاری چکر محلہ لاہور۔

۳۔ ہندوستان کی ترقی کا راز۔ مصنفہ بابو گھبیر سنگھ صاحب ڈویژنل افسر محکمہ نہر پنجاب۔ اس کتاب میں طاقت و روپیہ کی کمی کو ہندوستان کی تنزلی کا باعث قرار دیتے ہوئے صغیر سنی کی شادی اور زیورات کے نقصانات پر بہت دلچسپ بحث کی ہے اور ترقی کا اصلی راز بتایا ہے ساتھ ہی ایک سکیم بھی پیش کی ہے کتاب قابل دید ہے قیمت فی جلد ار

۴۔ آدیتیہ وٹی (قبض کشا گولیاں) یہ گولیاں پنڈت سیتا رام دت کو براج کوی رنجن آدیتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی نے برائے ریویو بھیجی ہیں ہم نے خود استعمال کرکے دیکھی ہیں اور دوسروں کو بھی انکا استعمال کرایا ہے ایک گولی رات کو گرم دودھ کے ساتھ کھا لینے سے صبح کو پاخانہ با فراغت آجاتا ہے جسم ہلکا ہو جاتا ہے طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے پنڈت جی سے براہ راست مل سکتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آنند بھنڈار کے پانچ اعلےٰ تحفے

۱۔ اشچریہ دانت منجن ۔ اس منجن کے استعمال سے دانت صاف چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ خون جانا بند ہو جاتا ہے۔ اور ہلتے دانتوں کو بہت فایدہ پہنچتا ہے قیمت ۸ رقی ڈبیہ معہ محصولڈاک۔

۲۔ بلراج بٹی ۔ یہ اعلےٰ درجہ کی مقوی دماغ ۔ مصفی خون اور دافع قبض رسائن ہے اسکے استعمال سے ویریہ دوش اختلام اور امراض ذیابیطس وغیرہ رفع ہوتی ہیں پیشاب کی جلن وغیرہ ہر قسم کی شکائتیں دور ہوتی ہیں۔ ریحی بلغمی ہر قسم کے دردوں کو آرام کر کے دماغ اور جسم کو کام کے لایق بلوان بنانا اس اعلےٰ رسائن کی خوبی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی عہ محصولڈاک ۴

۳۔ قبض کشا گولیاں ۔ ان گولیوں کے استعمال سے دایمی قبض دور ہوتی ہے۔ نہ کسی قسم کی تکلیف نہ جلاب لگتا ہے۔ بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سو جاؤ صبح با فراغت ہو گی قیمت ۳۲ گولیوں کی ۸ محصولڈاک ۲

۴۔ استری جیون وٹی ۔ حیض کی خرابی سے عورتوں کو قسم قسم کے روگ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان روگوں کے کارن ان بیچاریوں کا جیون زہر سمان ہو جاتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے حیض کا رک رک کر درد سے آنا وغیرہ بند ہو جاتا ہے اور حیض باقاعدہ ہو جاتا ہے قیمت ۳۲ گولیوں کی عہ معہ محصولڈاک

۵۔ بال اڑانے کا پوڈر ۔ اس پوڈر سے بغیر کسی تکلیف کے بال صفا ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۸ رقی ڈبیہ معہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ منیجر آنند بھنڈار لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اشتہار تصنیفات جناب مہر دہلوی

کلام مہر جلد اول جسمیں گیان بیراگ و عشق و معرفت کے ولولہ انگیز مضامین نیچرل اور جذبات دلی کی دلکش تصاویر و نتائج خیز اخلاقی مضامین و غیرہ وغیرہ اپنا اپنا جدا جدا لطف رکھتے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی قسم اول حجم ۲۳۲ صفحے قیمت فی جلد ۸/ مجلد سنہری عہ

کلام مہر جلد ثانی بصفات بالا حجم ۲۰۲ صفحے کاغذ ریشمی قیمت ۸/ مجلد ولایتی دبیز چکنے کاغذ پر جسمیں مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب اڈیٹر سادھو کی تصاویر بھی ہیں قیمت عہ

نغمہ رحمانی شریمد بھگوت گیتا کا شلوک وار رباعیات میں اردو ترجمہ ۱۳۸ صفحہ قیمت ۸/

گلدستہ نظم جلد اول چھوٹے بچوں اور پرایمری جماعت کے طلبا کیواسطے آسان آسان دلچسپ نظمیں جنکے نمونے کلام مہر میں چھپ چکے ہیں حجم ۱۳۸ صفحے قیمت ۶/

گلدستہ نظم جلد دوم بصفات بالا ارباب مذاق و طلباء مڈل و ہائی سکولوں کے واسطے دلچسپ نظمیں صفحے ۱۶۰ قیمت ۶/

چہل درویش۔ گیان دھیان کی کہانیوں کا مجموعہ جن میں دس گیارہ سادھو مل کر مقبول عام ہو چکی ہیں معہ تصاویر مصنف و بابو شیوبرت لال صاحب۔ کاغذ وغیرہ قسم اول حجم ۷۰۰ صفحہ سنہری مجلد قیمت تین روپے محصولڈاک وغیرہ علاوہ۔

المشتہر

رام نراین بھاسکر۔ روشن پورہ دہلی

دلّی وار قہقہہ دو حصوں میں

یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے ذرا اسے الٹ کر دیکھا نہیں کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے نہیں رونا ہو تو اس کو پڑھ کر کھلکھلا اٹھے ان طبلے بیٹھا ہو تو دم کے دم میں باچھیں کھل جائیں کتاب کیا ہے جادو ہے مردہ دل کو بھی زندہ بنا دیتی ہے اور باہمی صحبت و الو کی کیمبری کی تیاری بنا دیتی ہے اسمیں تقریباً ۳۰۰ لطیفے و نثر کے چٹکلے ہیں جو صاحب سکونت ... قیمت ۶/ معہ محصولڈاک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملنے کا پتہ۔ اسسٹنٹ منیجر تار ایجنسی دہلی

مارتنڈ پستکالیہ کی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی و دھارمک پستکیں

یہ کتابیں کیا ہیں انمول رتن ہیں ایک دفعہ جوان کو پڑھ لیوے کیا مجال کہ مُردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے اگر آپ نے زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا ہے تو ان کتب کو شروع سے اخیر تک بغور مطالعہ فرمائیے اور عمل کیجئے اور ان کے مصنفوں کو دعا دیجئے۔

نام کتاب	قیمت ع محصول ڈاک
رامائن بالمیکی اردو ۴۹۴ صفحہ مجلد	ع
ماتڑ ا جیستھان دو جلد میں مجلد ۸۰۶ صفحوں پر	۲ر
مہابھارت اردو مکمل ۱۴۳۸ مجلد	۲ر
قانون کرم	۸ر
ہندو تہذیب حصہ اول	۱۲ر
جیسا خیال ویسا حال	۱۰ر
کامل سنیاسی	ع۱۲ر
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو	۶ر
برہم یگیہ	۶ر
معیار صداقت	عہ ر
قدرتی علاج	۱۰ر
سنسکرت واکیہ بھانو	۵ر
جیگریفیکل چارٹ	۱۲ر
گلدستہ مضامین	۴ر
مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴ر
مہرشی دیبندر ناتھ ٹھاکر	۴ر
خزانہ کی کنجی	۸ر

نام کتاب	قیمت ع محصول
گلدستہ اخلاق حصہ اول	۳ر
خوشخبری	۳ر
رسالہ لیڈا سبیر	۲ر
نیچر صحت جسمانی و روحانی	۳ر
ہمیشہ کا لطف	۴ر
کانشنس	۳ر
نربھے پدوی	۲ر
تندرست توانا اولاد پیدا کرنیکا طریقہ	۲ر
در بے بہا	۱ر
بچوں کی والدین کو قیمتی ہدایات	۲ر
برہمچاری ہنے کی قیمتی ہدایات	۲ر
تقدیر و توکل	۰۲ر
پنچ تنتر کا پہلا حصہ موسوم بحفظ صحت	۳ر
پنچ تنتر کا دوسرا حصہ تعلیم و تربیت اطفال	۴ر
پنچ پرکاش کا تیسرا حصہ تہذیب اخلاق	۴ر

نام کتاب	قیمت ع محصول
چاند سورج گرہن	۰ر
فلسفہ نجات	۲ر
انسانی زندگی کا پہلا نظارہ	۱ر
مجموعہ دانش	۲ر
البتھور کا ملاپ	۰۴ر
سورگ کی سیڑھی	۰۳ر
آریہ جیون	۰۴ر
جگیا شو	۲ر
مکتی کا سفینہ گیان	۰۳ر
ہندی	۶ر
یوگی	۰۴ر
بھوجن ودھی	۴ر
بھلائی کا رہنما	۳ر
اپدیش منجری	۷ر
شبھ اپدیش	۴ر
اوم پرکاش	۴ر
اتنی کا کیندر	۸ر
دفتر معرفت	۴ر

کنہیا لال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ناظرین مارتنڈ کے لئے چند مفید نسخے

۱۔ **دانتوں کا مفید منجن**۔ اس منجن میں بازاری منجن کی سی خوشبو نہیں ہے نہ کاربالک پوڈر ہے۔ بلکہ دیسی ادویات کا مجموعہ ہے اسکے لگانے سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔ اور دانت کے ہر قسم کے درد کو فایدہ کرتا ہے خون جانا درد اٹھنا دانتوں سے بدبودار پانی نکلنا سب بند ہوجاتا ہے الغرض بڑے فایدہ کا منجن ہے۔ قیمت فی ڈبی ۸؍ محصول ۳؍

۲۔ **پیٹ کے درد کا پُر تاثیر چورن**۔ اس چورن کی ایک خوراک آپ رات کو کھا کر سوجائیے صبح صاف پاخانہ آجاویگا۔ اور طبیعت صاف ہوجاویگی۔ پیٹ کے درد کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بدہضمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ذرا سا کھا لیجئے طبیعت صاف ہوجاویگی۔ کھانے میں بڑا خوش ذایقہ ہے۔ اس میں ۲۳ دوائیں ڈال کر بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰؍ محصول ۳؍

۳۔ **داد کی لاثانی گولی**۔ یہ دوا بڑی صفائی اور محنت سے تیار کی گئی ہے اسمیں ۲۱ دوائیں ڈال کر تیار کیگئی ہے ہر قسم کا داد شرطیہ دور کرتی ہے صرف ۲ گولی لگا لینے سے خواہ کتنا ہی پُرانا داد ہو تین دن میں ہوا کی طرح اُڑ جاویگا صفت یہ ہے کہ اسکے لگا لینے سے کسی قسم کی خارش یا جلن نہیں پیدا ہوتی بلکہ ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اور خاص قسم کا مزہ آتا ہے قیمت ۶ گولی ۱۲؍ محصول ۳؍

۴۔ **سورج مکھی ہیر آئیل**۔ اسکی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے نہانے کے بعد ایک دفعہ لگا لیجئے۔ دن رات خوشبو سے سر مہکیگا بال ملائم رہینگے چہرہ بشاش نظر آویگا۔ شیشی کھولتے ہی طبیعت خوش ہوجاویگی۔ بال بڑھانے میں کافی صفت رکھتا ہے ایک دفعہ بطور آزمایش ضرور ہی منگائیے پھر تیل خود ہی آپکو ہمیشہ استعمال کے لئے مجبور کریگا قیمت فی شیشی [illegible] محصول [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۵۔ **بال اڑانیکا بیفر پوڈر**۔ اس پوڈر کو تھوڑا سا لے کر جہاں ضرورت ہو لگا دیجئے ۵ منٹ کے اندر اندر بلا کسی تکلیف کے بال اُڑ جاوینگے۔ نہ کسی قسم کی جلن ہوگی نہ خارش جلد صاف اور شفاف روئی کی مانند نکل آویگی ایکدفعہ منگا کر آزمائش کیجئے قیمت فی ڈبی ۸؍ محصول ۳؍

۶۔ **خوشبودار سپاری**۔ اس قسم کی سپاری اور لوگوں نے بھی تیار کی ہے مگر آپ اسکو کھا کر دیکھئے کیسی مزہ دار اور دلپسند ہے کھانا کھالینے کے بعد ذرا سا بھی کھا لیجئے طبیعت خوش ہو جاویگی پان کھانیکی ضرورت نہ رہیگی پان کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اسکے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دانتوں کو نہ پہنچیگا۔ ایکدفعہ منگا دیکھئے پھر آپ دوسروں کو منگانیکی ترغیب دینگے قیمت فی ڈبیہ ۸؍ چھوٹی ڈبیا ۲؍ محصول ۳؍

(۷) **سکھ مد ایک**۔ اس دوا کے چار پانچ دانے پانی میں گھول کر کلی کر ڈالئے منہ کے تمام امراض جانے رہینگے۔ چھالے پڑ گئے ہوں۔ چھوٹا زخم ہو گیا ہو۔ ذرا سا استعمال کیجئے فوراً صحت ہوگی قیمت فی پیکٹ جو چند مرتبہ کیلئے کافی ۴؍ جن صاحبان کو ضرورت ہو ۳؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیں

المشتہر رگھوبر دیال ورما اسسٹنٹ مینجر دیال او شدھالیہ دہلی۔

شاید بعد میں ایسا موقع نہ ہاتھ آوے

(۸) **آب حیات**۔ ۱۲ مفید دواؤں کا مجموعہ ہے ضروری نہیں کہ جسکو کوئی شکایت ہو وہی اس کو منگا وے بلکہ اس کا ہر ایک گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے درد سر پیٹ کا درد۔ خارش۔ داڑھ کا درد۔ کان کا درد۔ بدہضمی ہیضہ طاعون پھوڑا پھنسی زکام چکر آنا متلی ہونا۔ بدن میں درد ہونا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کہاں تک طول دیا جاوے اسکے استعمال سے دم کے دم فایدہ نظر آتا ہے قیمت عہ معہ محصول ڈاک۔

آرڈر دیکر جلدی کیجئے۔ کیونکہ ہم تازی ادویا بھیجنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

المشتہر رگھوبر دیال ورما اسسٹنٹ مینجر دیال او شدھالیہ دہلی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوئیشی گرم پارچات مثل لوئی پٹو چادر نہانہ گرم دھسہ اور خالص کیسر و ممیائی کشمیر سٹورس سرینگر سے طلب کرو۔

استری سکشا کے پستک ہندی

پہاڑے مکمل مصنفہ ماسٹر درگا پرشاد	ار	۰ر
چھند بواہ کے سمجھنے کے لئے	ار	۰ر
دس مہارانیاں اور استری دھرم	۴ر	۳ر
مہارانی چرتر	۴ر	۳ر
گھر کا درزی	۴ر	۳ر
استری گیان پرکاش بھجن پستک	۲ر	۲ر
استری گیان گجرہ ،،	ار	۰ر
بھارت کی بیرادر وشی استریاں مجلد	۱۲ر	۱۰ر
استری گیان مالا بھجن پستک	۹ر	۸ر
استری اوگنا عمدہ کتاب ہے	۱۰ر	۸ر
بھوجن دیپکا۔ کھانا بنانا	۶ر	۳ر
گنگا کی نیند رچھندر کا درشن وغیرہ	ار	۰ر
استری رتن نئی کتاب گرہستی کیلئے بہت مفید مجلد	۶	
پترمالا چٹھی لکھنے کی کتاب	۳ر	۳ر
سچی مائیں	۱۰	۸ر

عمدہ دھارمک اور اخلاقی کتب

مہابھارت مولفہ افق مجلد	عہ	چر
رامائن	ے	عکا
ٹاڈ راجستھان مولفہ افق دو جلد و مجلد	ے	چہ۸

یجروید اردو ترجمہ	۶	عہ۸
بھرتری ہری ہرسہ شتک مجلد	۶ر	۵ر
عورت کی بزرگی بچوں کی تربیت	۹ر	۸ر
کلجگ میں ست جگ کی دیوی	۶ر	۶ر
شریمتی ودیاوتی دیوی ہر دو حصہ	عہ۸	عہ

گھر بیٹھے انگریزی سیکھو

یہ کتب بلا مدد استاد گھر بیٹھے انگریزی سکھاتی ہیں اور لیاقت بڑھاتی ہیں۔

انگریزی اردو اول	۲ر	ار
انگریزی اردو بول چال	۶ر	۳ر
،، ،، ،، کلاں	۸ر	۶ر
لیٹر رائیٹر	۵ر	۳ر
،، ،، کلاں	عمر	۱۵ر
پلیزنٹ سٹوریز معہ اردو	۶ر	۴ر
انگریزی محاورات حصہ اول	۴ر	۳ر
مینوئل گرامر معہ اردو ترجمہ	عہ۳	عہ۳
الف لیلا معہ ترجمہ انگریزی	۷	عہ۸
گل بکاؤلی ،، ،،	عہ	۱۲ر
انگلش امپرومنٹ معہ اردو کتاب	۴ر	۳ر
گائیڈ ٹو پروفیشینسی یعنی بچہ سکھلانے کی کتاب	۶ر	۶ر

دیگر ہر قسم کی کتب اردو ناگری۔ انگریزی کو رکھی رعایتی قیمتوں پر دیجاتی ہیں۔

شنب داس تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوانح عمری راون

بھارت ورش میں کون شخص ہوگا جس نے راون کا نام نہ سنا ہو۔ مگر ایسے اشخاص بہت کم ہونگے جو اسکے مکمل جیون چرتر سے واقف ہوں اسلئے ہمنے اس کتاب کو لکھا ہے۔ پیدائش سے اخیر تک کے کل کارنامجات راون اسمیں درج ہیں عبارت عام فہم کاغذ عمدہ قیمت صرف عہ علاوہ محصولڈاک مقرر ہے لیکن خریداران تحفہ سے صرف ۱۲ ارہے۔

ملنے کا پتہ

ایم آر گپتا منیجر تحفہ نراین گڑھ ضلع انبالہ

مثنوی گلشن شیریں بالتصویر کی بابت ایڈیٹر صاحب

مارتنڈ فرماتے ہیں۔ اسمیں شہنشاہ اکبر اور بیربر وزیر کی بالکل نئی چلبلی داستان کی گئی بجگہ بجگہ تصاویر سے دلکش بنایا گیا ہے اور بیچ بیچ میں عمدہ عمدہ نصیحتوں اور عقل کی باتوں نے اسکی خوبی کو اور بھی بڑھا دیا ہے قیمت صرف ۸ مجلد ۱۲ جیبی راماین چوپائی کے دلکش پیرایہ میں موقع بموقع دلچسپ غزلیات راگ وغیرہ موجود کل بالمیکی راماین کا عطر قیمت صرف ۴ شنگی بازی چٹ دوبہ۔ دختر فروش ۲ بہار گل لعل تحفہ غزلوں ٹھمریوں ترانوں وغیرہ کا مجموعہ ۲

بارہ ۱۲ کل ۱ محصولڈاک علاوہ مگر جملہ کتب کا ایک سٹ عہ مع محصول عہ

تحفہ اپنی قسم کا نرالا سلسلہ کتابی ماہوار ہے اسمیں ہر مذاق کے اشخاص فایدہ اٹھا سکتے ہیں نظم و نثر ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں چنانچہ اشوقت ناول کملا دیوی مثنوی مفرح بالتصویر یعنی پشپ راج و رانی چندرکن کی داستان مضمون ہیجان بہار گل یعنی غزلیات ٹھمریاں ترانے وغیرہ۔ اپدیش چرچا چیستان معہ مجرب المجرب نسخے ہر مرض کے اور نیز اشتہاری صنعت و حرفت یعنی بال اُڑانیکا صابون سادہ صابون ہیر آئیل وغیرہ بنانا اور طبی مضامین وغیرہ درج ہوتے ہیں گویا دریا کوزے میں بند رہتا ہے معزز ایڈیٹر صاحبان مارتنڈ۔ رہنمائے تعلیم ہندو پرکاش آریہ گزٹ پنجاب۔ تفریح پنجاب ایڈوکیٹ وغیرہ اخبارات نے عمدہ عمدہ ریویو فرمائے ہیں جلد خریدیں قیمت سالانہ صرف عہ مع محصولڈاک۔

مفت فی الحال میں خریدار ہونیوالونکو جیبی راماین اور خوشخط مصور مفت نذر ہوگی نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر یا ۴ کے وی پی سے ملیگا مفت نہیں۔

سلہ یہ جملہ کتب سوائے سوانح عمری راون تحفہ کی خریداری کے ساتھ صرف ۱۲ میں مل سکینگی

ملنے کا پتہ

پی۔ ڈی گل ایڈیٹر تحفہ مقام نراین گڑھ ضلع انبالہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیوناگری آریہ بھاشا میں مکمل اور نہایت سستا

ہندی

مہابھارت

اس سے پہلے منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی سے مہابھارت کا اردو ترجمہ کرا کر شائع کیا گیا تھا جسکی ایسی قدر ہوئی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں تین دفعہ ہزاروں چھپ کر بک گیا اور اب چوتھی دفعہ چھپ رہا ہے۔

چونکہ ہندی جاننے والے مرد اور استریاں اس اردو ترجمے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے اسلئے انکو بھی اس بے بہا رتن سے محروم نہ رکھنے کیخاطر اس پوتر پستک کا ہندی میں ترجمہ چھپوانا شروع کر دیا ہے اور اسکے حروف سندر اور موٹے کاغذ گف رکھا گیا ہے تاکہ اس سے بڈھے اور جوان بچے اور استریاں سبھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

اگرچہ موٹے کاغذ اور موٹے حرفوں میں چھپوانے پر اردو کی نسبت لاگت بہت زیادہ آئی ہے تاہم عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیغرض سے قیمت بہت سستی رکھی گئی ہے یعنی کل آٹھ روپے لیکن جو خریدار صاحبان اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء سے پہلے پہلے اسکی خریداری کریں ان سے صرف چھ روپے پیشگی لئے جاوینگے آدپرب جو ۴۴۰ صفحے پر چھپ کر طیار ہے قیمت پہنچنے پر فی الفور دیا جاویگا۔ مکمل کتاب بھی اپریل سنہ ۱۹۱۳ء تک خریداروں کی خدمت میں پہنچ جاویگی۔

مہابھارت ناگری کے سوا جسکی اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء تک کل چھ روپے قیمت ہے ذیل کی کتابیں بھی اس دکان سے مل سکتی ہیں

مہابھارت ہندی آدپرب ۴۴۰ صفحے	عصہ ۸	کلجگ میں ست جگ کی دیوی مع تصویر	۶ر
مہابھارت اردو مکمل ۱۸ پرب مجلد ۲۸۴۳ پر	سے	عروج روحانی یعنی سوامی رام تیرتھ کے لیکچر	۸ر
راماین بالمیکی اردو ساتوں کانڈ مجلد ۱۳۰۳ صفحو نمبر	۷ر	سوانح عمری ہنومان جی مکمل اردو	۱۲ر
ٹاڈ راجستان اردو ۲ جلد و نہیں مجلد ۲۰۶۸	سے	" " ناگری	۱۴ر
تینوں مندرجہ بالا کتب کی اکٹھی خریداری ہونے پر	۱۴	" " گورمکھی	۱۲ر
سیریمد بھاگوت اردو مجلد مؤلفہ افق لکھنوی	۶ر	سری رامچندر جی کی سوانح عمری اردو	۱؍عصہ

اردو۔ گورمکھی و ہندی میں سب براعظموں کے نقشے دیواری روغنی مع رول پڑا فی ۸ر

اردو میں چھوٹے نقشے براعظموں کے روغنی مع رول پڑا وغیرہ فی ۴ر

رامدتہ مل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بگڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے　　　انسان وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے

محبوب کے لئے تسخیر قلوب کی ایک حیرت انگیز کتاب مجلد

مہاراجہ کوک شاستر المعروف تحقیقی علم النساء باتصویر

یہ وہی اصل پرانا اور صحیح و مستند نادر صحیفہ ہے جو کہ حضور مہاراجہ رام دیو صاحب کے وزیر اعظم شری مان کوکہ پنڈت جی نے بنایا تھا ہم نے بصرف زر کثیر اور نہایت جستجو و کوشش سے اصلی کتاب حاصل کر کے دیوناگری سے اردو کا جامہ پہنایا ہے مصنف صاحب کی سوانح عمری بھی کتاب میں موجود ہے (تانبے کے پتروں پر یہ کتاب لکھی ہوئی تھی) آجکل کے تمام اشتہاری اور نقلی کوک شاستروں والے صرف چار ہی قسم کی عورتوں اور مردوں کی تشریح ظاہر کرتے ہیں۔ مگر مہاراجہ کوک شاستر میں آٹھ اقسام کے مردوں اور مستورات کے مفصل حالات و شناخت کے طریقے موجود ہیں علاوہ ازیں نیک اور بد اشخاص کی پہچان۔ خلوص محبت و الفت کے راز پریم پریہ برت کے راستے ... کی خوبیاں اور اولاد نرینہ پیدا کرنے ہمیشہ تندرست۔ خوبصورت اور نوجوان رہنے کے اسرار تمام مردانی و زنانی پوشیدہ اور خاص خاص بیماریوں کے تیر بہدف علاج قلمبند کئے ہیں انجام کتاب میں عجیب و غریب معلومات و دلپذیر نسخہ جات کا سرمایہ مہیا کیا گیا ہے۔ ۱۲۸ تصاویر بھی کتاب کے آخر میں لگائی گئی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے قیمت مجلد معہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے (عہ۸ر)

ملنے کا پتہ

مینجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۸ لودھیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

سب کا اُنتی ساماجک آتمک شانتی

سورج

قدرتی زندگی

قیمت سالانہ پیشگی عہ

قیمت پیشگی عہ

نمبر ۶	بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء	جلد ۹

اڈیٹر دھرم جگیاسو

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
سچی زندگی سے ہم کیوں محروم ہو رہے ہیں	۳
مقصد زندگی	۹
زندگی کا معمہ	۱۱
زندگی میں خوشی اور تکلیف	۱۱
مسئلہ زندگی کا اصلی حل	۱۵
کامیاب زندگی	۱۶
کیا زندگی مصنوعی طور سے بنائی جا سکتی ہے	۲۶
بیجان چیزوں سے جاندار چیزیں بنانا ناممکن ہے	۲۸
کیا انسان چھوٹے چھوٹے جانور خود پیدا کر سکیگا	۳۱
زندگی ایک کیمیائی عمل کا نام ہے	۳۲
سچی زندگی	۳۹
دن بدن ہم کیوں کمزور دکھی ناامید اور مردہ دل بن رہے ہیں	۴۰
آتم وشواس یا زندہ دلی کا مول منتر	۴۵
کامیابی کی دھن	۴۶
اصلی زندگی کیا کیسطرح پیدا ہوتی اور ہمارا کیا کرتیہ ہے	۴۷
مغرب و مشرق کا فرق	۵۲
چشمۂ زندگی "دیدہ"	۵۵
سرشٹی اتپتی کا قانون	۵۹
زندگی کا ادھکار "سنبندھ پرکرتی"	۶۰
زندگی کا اُتم ادھکاری بننے کا قانون	۶۱
قدرتی جیون یا زندہ دلی اوم	۶۴
زندہ دلی کی تعریف	"
[illegible]	۶۵
زندہ دلی کا مہان اپدیش	"
قدرتی زندہ دل اوم اور اسکے پوتر جذبات	۶۶
خوشخبری	۶۷
خریداران ماہ نامہ ضرور دھیان دیں	"
حل قطعہ معمہ	"
اشتہارات	۶۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ریسبوک سٹیم پریس لاہور میں پرنٹر ... منشی کنہیا لال پبلشر نے چھپا

جبری شاہی راجہ خضاب ایک پشتی کا

(ایجاد کردہ کے سی ورمن کیمسٹ)

یہ خوشبو دار عرق خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو عمدہ پختہ سیاہ چمکیلا ریشم کی طرح ملائم اور خوبصورت کر دیتا ہے۔ بالوں میں مطلق کمزوری پیدا نہیں کرتا سینکڑوں تصدیق شدہ شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں قیمت فی شیشی جو قریباً سال بھر کے لئے کافی ہے ۱۲/ محصولڈاک ۴/

تازہ شہادت

جناب پنڈت منوہر لال صاحب ضیا دیوان ہز ہائینس مہاراج آف الور تحریر فرماتے ہیں۔ راجہ خضاب تمام خضابوں سے عمدہ اور عجیب تحفہ ہے۔

کے سی ورمن کیمسٹ موجد راجہ خضاب امرت سر

تار کا پتہ راجہ خضاب امرتسر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ओ३म्

دین و دنیا کی بھلائی تم کو گر درکار ہے علم حاصل کر لو پھر بیڑا تمہارا پار ہے

مارتنڈ

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء

سچی زندگی سے ہم کیوں محروم ہو رہے ہیں

اس سنسار میں ہر کسی کو سب سے زیادہ اپنی زندگی پیاری ہے۔ زندگی ہی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ تمام کوششیں۔ تمام لڑائیاں۔ تمام جد و جہد۔ تمام مکر و فریب غرضیکہ تمام کش مکش اپنی پیاری جان کی خاطر ہے۔ ہر کسی کو اپنی اپنی زندگی کی فکر پڑی ہوئی ہے۔ رات دن اسی پیاری زندگی کے پالن پوشن اور ہار سنگار کے خیال میں ہر کوئی مست رہتا ہے۔ ہر کسی کی یہی خواہش ہے۔ کہ میری پیاری جان۔ میری پیاری معشوقہ۔ میری پیاری زندگی مجھ سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ ہو۔ سچ مچ زندگی ہی پرم سکھ وانگ سچائی ہے۔ جو ہر ایک کے دل کو کشش کر رہی ہے۔ اور موت ہی پرم دُکھ وانگ جھوٹ ہے۔ جس سے ہر ایک کو نفرت ہے۔ زندگی سے پیار کرنا اور موت سے چھٹکارا پانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ ہر ایک پران دھاری کا قدرتی جذبہ ہے۔ یہ قدرتی جذبہ ہی سچائی کے پرکھنے کا سچا معیار ہے۔ جس کے اندر یہ سچا جذبہ موجود ہے وہ تو سچا انسان ہے۔ اور سچی زندگی رکھتا ہے۔ لیکن جس کے اندر یہ قدرتی جذبہ بہت کمزور ہے۔ یا اس کے برخلاف جو اصلی زندگی سے بے خبر ہوا ہوا موت سے پیار کر رہا ہے۔ وہ ہمیشہ اصلیت سے غافل ہو کر دکھی بنا رہتا ہے۔ اُس کی زندگی ایک بوجھ سی بن جاتی ہے۔ اور وہ بہت جلدی موت کا شکار ہوتا ہے ؏

قدرتی زندگی کا یہ قدرتی جذبہ ہی سچی زندگی ہے۔ اسی سچی زندگی کی خواہش دراصل ہر ایک کو بیاکل کر رہی ہے۔ اور ماہی بے آب کی طرح تڑپا رہی ہے۔ جب تک ہم اس قدرتی زندگی کے اس قدرتی جذبہ کو بخوبی نہیں سمجھتے تب تک ہم ظالم موت سے چھٹکارا نہیں پا سکتے اس قدرتی جذبہ کی ناواقفیت ہی ہمارے دکھ درد اور موت کا مُول کارن ہے ؏

ایک غریب آدمی کے غریب ہونے کا یہ سبب ہے۔ کہ وہ دولت کی قدر نہیں جانتا۔ دولت کا باقاعدہ حساب کتاب نہیں رکھ سکتا۔ ایمانداری۔ ہوشیاری اور چالاکی سے روپیہ کمانا اور خرچ کرنا نہیں جانتا ان کمزوریوں کے سبب سے کوئی اُس پر اعتبار نہیں کرتا۔ کوئی اس کے ہاتھ میں روپیہ پیسہ نہیں دیتا۔ اور وہ غریب بنا رہتا ہے۔ ساری عمر مصیبت سے فاقہ میں کاٹتا ہے۔ اسی طرح سے ایک بیمار آدمی کے بیمار ہونے کا مُول کارن یہ ہے کہ وہ تندرستی کی قدر و منزلت نہیں سمجھتا۔ تندرستی کے اصولوں کی پیروی نہیں کرتا۔ ہمیشہ جکھمول

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور ڈاکٹروں کی غلامی میں مبتلا رہتا ہے۔ اور ساری عمر بیمار اور کمزور بنا ہوا قبل از وقت موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہو بہو اسی طرح قدرتی زندگی کی بے قدری ہی ہم کو سچی زندگی سے محروم رکھتی ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ سچی زندگی کیا ہوتی ہے؟ کس طرح سے پیدا ہوتی ہے؟ کس طرح سے ضایع ہوتی ہے؟ کس طرح سے ہم اس کو اپنے قابو میں کر سکتے ہیں؟ کس طرح سے ہم اس کے ذریعہ سے پرم سکھ۔ پرم آنند بھوگ سکتے ہیں؟ کس طرح سے ہم اس زندگی کو بیش قیمت زندگی بنا سکتے ہیں؟ اور کس طرح سے ہم اس مبارک زندگی کے سہارے ایک اونچے درجے پر پہنچ سکتے ہیں؟ اس ناواقفیت اور اس بے قدری کے سبب سے ہماری زندگی تلخ ہو رہی ہے۔ ہم کو اپنے جیون کا کوئی مزہ نہیں آتا۔ سوائے دُکھ اور دُکھ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ دولت اُسی کی ہے۔ جو دولت سے سچا پیار کرتا ہے۔ دولت کی سچی قدر جانتا ہے۔ لکشمی اُسی کی ہے جو لکشمی سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور لکشمی کو اپنی جان سے پیارا سمجھتا ہے۔ تندرستی اُسی کی ہے۔ جو تندرستی کا سچا خیر خواہ ہے۔ اسی طرح سے سچی زندگی بھی اُسی کی ہے جو اس سے سچا پریم رکھتا ہے۔ جو سچی زندگی کو نہیں سمجھتا۔ اور اُس سے سچا پریم نہیں کرتا۔ سچی زندگی بھی اُس کا ساتھ کبھی نہیں کرتی۔ اور اُس کو زار زار رُلاتی ہے۔ "یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو"۔ یہ دنیا پریم کی بھوکی ہے۔ محبت کی پیاسی ہے۔ جو اس سے محبت کرتا ہے وہ اُس سے محبت کرتی ہے۔ جو اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس کی قدر نہیں کرتا۔ پھر وہ بھی بدلے میں ایسا ہی سلوک کرتی ہے۔ پیارے پتر کو پیارا پتا درکار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ پیاری استری کو پیارے پتی کا سچا پریم ہی امرت ہے۔ اسی طرح سے پیاری زندگی کو اپنے پیارے رکھشک سوامی کی ہی خواہش ہے ؛

سچی زندگی ایک من موہنی پیاری پتی برتا سندر استری ہے۔ اس پرم سکھ وانگ استری کا مالک وہی پُرش بن سکتا ہے۔ جو اس کے پتی برت دھرم کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔ اس کی خوبصورتی اور جوبن کو قائم رکھ سکتا ہے۔ اس کے تمام نشیب و فراز کو جانتا ہے۔ اس کی تمام چالاکیوں اور تمام ہتھ کنڈوں سے بخوبی واقف ہے۔ اور اس کو اپنے بل اپنے پرشارتھ اور اپنی لیاقت سے اپنے قابو میں رکھ سکتا ہے۔ جو مورکھ آدمی بے سمجھے سوچے اس کا ساتھ کرتے ہیں۔ اس کو یونہی اکارتھ گنوا دیتے ہیں۔ اس کی خوبصورتی۔ اس کے جوبن اور جوانی کی بیقدری کرتے ہیں۔ تو یہ بھی اُن کو فوراً جہنم میں دھکیل دینے میں کوئی کسر نہیں رکھتی۔ نرک کنڈ کی گندگی میں اُن کو وِشٹا کا کیڑا بنا دیتی ہے۔ اور جس طرح سے ایک وبچاری پُرش اپنی پیاری پتی برتا استری کے اُتم گنوں کو بھلا کر اُس سے بُرا سلوک کرتا ہے۔ اور جلدی موت کا شکار ہوتا ہے۔ اسی طرح سے پیاری زندگی کا ناقدر شناس پتی بھی جلدی اپنی تباہی کا آپ موجب بنتا ہے۔ پُرش کی موت تب ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے پُرشتو کو اور اپنی استری کے مہتو کو نہ جانے۔ زندگی سے محروم وہی ہوتا ہے۔ جو اپنی حیثیت اور زندگی کے راز کو نہ سمجھے۔ اور دن بدن اپنی پیاری انمول زندگی کو اکارتھ کھوتا جاوے۔ اور جلدی اس سے ہاتھ دھو بیٹھے ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زندگی ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے۔ اس کا بار بار ملنا بہت مشکل ہے۔ جو شخص اس کو وقت پر سمجھ کر اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ اور نکمّے اور خراب کاموں میں اس کو یونہی رائگاں کھو بیٹھتا ہے۔ وہ پھر بہت ہی پچھتاتا ہے۔ اور زار زار روتا ہے۔ لیکن "پھر پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔ زندگی کا ایک ایک لمحہ قابل قدر ہے۔ اس سے سچا پریم کرنے سے ہی سچی زندگی ملیگی اور قدرتی جذبہ پیدا ہوگا۔

قدرتی زندگی سے سچا پریم تب پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ہم اس کے مہتو کو بار بار سنیں۔ بار بار وچاریں۔ بار بار دھارن کریں۔ اور اس کو بار بار عمل میں لاکر اپنی زندگی کا جز بنا دیں۔ کیونکہ وہ سچی زندگی سے محروم ہونے کا مول کارن ہی یہی ہے کہ قدرتی زندگی کا تتیہ شروَن۔ منن۔ ندھیاسن نہ کرنا اور اس سے سچا پریم نہ رکھنا"۔

سچی زندگی کیا ہے۔ کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا کیا مقصد ہے۔ اور کس طرح سے اس میں سچا پریم رکھ کر سچا آنند اُٹھا سکتے ہیں؟ کو اس کا سمجھنا سمجھانا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن ہم یتھا شکتی اس کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم زندگی کے وشے میں دوسرے وچارواں (مہان پرشوں) کے مختلف خیالات پیش کرکے پھر ہم اپنے وچاروں کو پرگٹ کریں گے۔ آشا ہے۔ سچائی کے پریمی سجن شروع سے اخیر تک سلسلہ وار بغور پڑھکر خود لابھ اُٹھاوینگے اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید کرتے ہوئے آنند جیون کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھاگی بنیں گے ॥ اوم شبھم

مقصدِ زندگی

ایک لڑکے سے یہ میں نے پوچھا
زندگی کا تیری مقصد ہے کیا
بولا وہ مجھ سے مخاطب ہو کر
لو بتا دیتا ہوں کیا اس میں حیا
زندگانی کا یہ مقصد ہے مری
دو مجھے اچھے سے اچھا کھانا
پھل رسیلے ہیں کھٹے میٹھے
اور مٹھائی وہ کہ دے تازہ مزا
میرے کپڑے ہوں نہایت خوشرنگ
میرا جوتا ہو بھڑک دار بنا
ہو گھڑی جیب میں ہاتھ میں چھڑی
اس میں دستہ ہو کھری چاندی کا
جیب میں میرے ٹکے پیسے ہوں
لیوں جو چاہوں کھلونا اچھا
اور جس شے پہ طبیعت آئے
مجھے مل جائے نہ ہو روک صلا
مدرسے جانے کی تکلیف نہ ہو
کھیلوں ہم عمروں میں خوش خوش بیٹھا
یا کہ میں دوڑوں اور اچھلوں کودوں
کھیل ہر وقت ہو ہر ایک نیا

کون کہتا ہے جھمیلا ہے یہ
زندگی کھیل ہے میلا ہے یہ

اس کا بھائی کہ تھا نوعمر جواں
ہوا یہ سن کے نہایت حیراں
بولا بچے کی سمجھ تو دیکھو
زندگی کھیل ہے سمجھا ناداں
زندگی ہے [illegible] کشتی میں
تاکہ شہرت کرے حاصل انساں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو بلند اس کی نظر جیتے جی جب مرے تو وہ ہو مشہور جہاں
دولت و مال سے ہو برخوردار پاس ہو اسکے مکاں اور ساماں
آبرو اس کی ہو ہم چشموں میں اور اکابر میں بڑھی عزت و شاں
داد دیں حسن لیاقت کی سب اسکے مداح ہوں سب پیر و جواں
صحت و دولت و عزت کے ساتھ نام بھی اس کا ہو مشہور زماں
یوں مشاہیر میں وہ ہو ممتاز جیسے تاروں میں مہ نور افشاں
زندگی کھیل نہیں ہے ہرگز بلکہ مردوں کے لئے ہے میداں
جینے جی تاکہ وہ جوہر دکھلائیں
ان کو سب یاد کریں جب مرجائیں

باپ نے سن کے پسر کی گفتار مسکرا کر یہ کہا برخوردار
ہے بھرا جوش جوانی تم میں کیوں نہ ہو عزت و شہرت کے شکار
ابھی ٹھوکر کوئی کھائی ہی نہیں تم کو دنیا ہے سراسر گلزار
تجربہ جب ہوا کچھ میری طرح نام پر جان نہ دوگے زنہار
ہیچ ہے عزت و شہرت کا خیال اور بلند بیٔے نظر سب بیکار
گو بسر عمر ہو گمنامی میں گو نہ مشہور ہوں ہم یار زردار
کیا غنیمت ہے یہ کم دنیا میں کام سے کام رکھیں لیل و نہار
فرض ہم اپنا بجا لائیں سدا شیخ چلی کی طرح سے نہوں خوار
زندگانی کا یہی مقصد ہے وہی دنیا میں ہے بس نیک اطوار
فرض خوش خوش جو ادا کرتا ہے فرض ہی سے ہے جسے بس سروکار
زندگی کا وہی مطلب سمجھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فرض جو اپنا یہاں سب سمجھا

ماں بھی لڑکوں کی وہاں بیٹھی تھی
غور سے اُس نے ہر اک بات سُنی
پھر مری سمت مخاطب ہو کر
اور کچھ ہنس کے یہ مجھ سے بولی
زندگی کھیل نہیں لڑکوں کا
نہ بلند ہے نظر لوگوں کی
فرض کا گو بہت اچھا ہے خیال
ایک دقّت ہے مگر اس میں بھی
کس نے کل فرض ادا اپنے کئے
کون ہے جس کی ہے ہمت ایسی
زندگانی کا ہماری مقصد
وہ ہو جس کا کہ ہو کچھ امکاں بھی
مجھ سے پوچھو تو وہ اعلےٰ مقصد
کچھ نہیں اس کے سوا اور کوئی
اپنے بچوں سے رکھیں ہم اُلفت
اور اقارب سے محبّت ہو بڑی
زندگی عشق ہے اور الفت ہے
زندگی لطف و عنایت و خوشی
جو کہ اُلفت کے ہیں بندے اُن سے
خوش ہے اللہ بھی اور انساں بھی

زندگانی کی یہی غایت ہو
ہم کو اولاد سے بس اُلفت ہو

اہل دل بھی کوئی واں آنکلا
اُس نے باتیں یہ سنیں مسکرایا
بولا واللہ کہی سچّی بات
ایک ہے نقص مگر اس میں بڑا
زندگی عشق ہے بے شبہ و شک
زندگی لطف و محبّت ہے بجا
لیک اولاد و اقارب پہ اگر
الفت و عشق کو محصور کیا
نہ کیا ہم نے کچھ اچھا ہرگز
عشق و الفت کا احاطہ ہے بڑا
جانور ہو کہ بنی آدم ہو
سمجھو ہر ایک کو اپنا آپا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیسی ہم کو ہے عزیز اپنی ذات   ہو عزیز ایسی ہی ساری دنیا
روز و شب دل میں یہی شوق ہے   کام ہر ایک کے ہم آئیں سدا
ہم سے سب خوش ہیں اور ہم بھی خوش   زندگی کا یہی مقصد ہے بڑا
زندگی وقف کرو سب کے لئے   مہر کا قول بھی ہے تم نے سنا

کیوں زمانے میں وہ خوش خوش نہ جئے
زندگی جس کی ہو اوروں کے لئے   (کلام مہر)

زندگی کا معمہ

(پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور کے پوتر خیالات)

زندگی میں خوشی اور تکلیف

زندگی کا ایک عملی مسئلہ یہ ہے کہ زندگی کیا شے ہے۔ زندگی کی حقیقت کیا ہے دنیا میں بعض انسان ایسے ہیں کہ وہ زندگی کی پیچیدگیوں سے گھبرا کر "مسئلہ زندگی" کو ہی حل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ زندگی کی پیچیدگیاں ان کو اس قدر تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں۔ کہ وہ زندگی کو ایک روحانی دردسر سمجھنے لگتے ہیں۔ لیکن زندگی کا مسئلہ ایک اٹل مسئلہ ہے۔ تم اسے حل کرنا چاہو یا نہ چاہو۔ یہ زور سے اپنے آپ کو تمہارے سامنے حل کئے جانے کی غرض سے پیش کرتا رہیگا۔ دوسری طرف ایسے بھی لوگ ہیں جو مسئلہ زندگی کو حل کرتے ہوئے یہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ دنیا خوشیوں کا گھر ہے اور دنیا میں چاروں طرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوشی اور آنند کے سوا کچھ پایا ہی نہیں جاتا۔ وہ دنیا کو خوشی مجسم سمجھتے ہیں لیکن یہ دنیا اور یہ زندگی خوشی مجسم نہیں ہیں +

انسانی زندگی اور مشکلات

ہم غور کریں اور حالات جن میں ہم رکھے گئے ہیں ان پر گہری نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ کئی مشکلات ایسی ہیں جن سے انسانی زندگی میں ہم کو ضرور سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی انسان ان مشکلات کا سامنا کرنے سے بچ سکے۔ مثلاً انسانی زندگی کی پہلی مشکل یہ ہے کہ کئی معاملات ایسے ہیں جن کے متعلق ہم بہت کچھ تاریکی میں ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کے متعلق ہمیں مزید روشنی اور علم حاصل ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس دنیا میں خوشی اور آرام کو تقسیم کرتے وقت کیوں اس قدر اختلاف سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگوں کو بہت زیادہ عقل دی گئی ہے۔ بعض حد سے زیادہ بیوقوف ہیں۔ بعض بہت مضبوط ہیں۔ بعض نہایت کمزور اور مریل ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں بعضوں کو عقل اور طاقت جسمانی کی نعمت سے دل کھولکر مستفید کیا گیا ہے اور دوسروں کو اس سے محروم رکھا گیا ہے +

کئی قیمتی چیزیں ضائع ہو رہی ہیں

پھر دوسری مشکل انسانی زندگی میں یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت میں بہت سی قیمتی چیزیں ضائع ہو رہی ہیں۔ ہم اپنے آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ قیمتی چیزیں کیوں ضائع ہو رہی ہیں؟ کیا وہ ضائع کئے جانے کی غرض

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے بنائی گئی تھی؟ ہم یہ سوالات اپنے آپ سے پوچھتے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی جواب نہیں پاتے۔ مثلاً ہم کو ڈاکٹر والیس صاحب اپنی تازہ تصنیف "زندگی کی دنیا" میں بتاتے ہیں۔ کہ آپ ایک چھوٹا سا پر اس قدر صفت اور کاریگری کا مجموعہ ہوتا ہے کہ تمام دنیا کے کاریگر ملکر بھی ویسا پر نہیں بنا سکتے۔ ایک چھوٹے سے پھول کو لیجئے۔ صفت کا وہ کیسا باکمال نمونہ ہے لیکن پر اور پھول کتنے دن زندہ رہتے ہیں؟ صرف چند روز اس کے بعد وہ فنا ہو جائیں گے اور ان کا نام و نشان بھی نہیں رہیگا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قیمتی چیزیں کیوں اس قدر قلیل العمر بنائی گئی ہیں +

بیماری وغیرہ

پھر اور کئی مشکلات ہیں۔ جن کا ہم کو انسانی زندگی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے کئی ہم جنس بیمار ہیں۔ یہ بیماری کئی وجوہات سے پیدا ہوتی ہے۔ چھوت سے۔ جدی میلان سے۔ مجرمانہ حرکات سے طوفان۔ زلزلے۔ آتش فشانی۔ مادے اور نیچر کے اور کئی افعال ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ غرض مشکلات کئی ہیں اور ان کی ہستی سے انکار کرنا ناممکن ہے۔ اسی لئے زمانہ قدیم کے ایک حکیم نے فرمایا تھا۔ کہ "یہ ایشوری مایا انسان کی سمجھ میں آنی محال ہے" +

مشکلات کا حل

اب مشکلات تو بیشک ہیں۔ لیکن ان مشکلات سے گھبرا نہیں جانا چاہئے اور نہ گھبرا کر ہمیں انسانی زندگی کے مسئلہ کی طرف سے لاپرواہ ہو جانا چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مردانہ وار اس مسئلہ کو حل کریں اور حل کرتے ہوئے صحیح سپرٹ کو ہاتھ سے نہ دیں۔ وہ صحیح سپرٹ یہ ہے کہ مشکلات کے وجود سے انکار نہ کریں۔ لیکن ایشور پر پورا بھروسہ رکھیں جو مشکلات کو دور کرنیوالا اور گیان داتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہم بہت سی باتوں کے متعلق تاریکی میں ہیں۔ لیکن ہمارا گیان داتا پرماتما جو ہم کو اب تک گیان دیتا رہا ہے۔ آئندہ بھی گیان دے گا اور ہم اس گیان کی بدولت تاریکی سے روشنی میں آئیں گے۔ ہم کو زیادہ سے زیادہ گیان حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اعلےٰ زندگی عطا نہیں کی جاتی۔ یعنی ہم اعلےٰ اور نیک کسی کے بنائے نہیں بنتے۔ بلکہ اعلےٰ اور نیک بننے کے لئے ہم کو آپ سخت محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے +

مشکلات سے فائدہ

اگر ہم مسئلہ زندگی کو اس نظر سے دیکھیں گے تو مشکلیں اور تکلیفیں جن کا ہم کو سامنا کرنا پڑتا ہے وہ بھی اپنی قیمت یعنی فائدہ مندی سے خالی نہ ہونگی۔ اس صورت میں ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ تکلیفیں اس غرض سے ہیں۔ کہ ان سے ہمارے آتما کی ایشوری خاصیت ظہور پذیر ہو۔ تکلیفیں ہمارے آتما کو پوتر مضبوط اور گیانی بننے میں مدد دیتی ہیں۔ ہم کو بعض اوقات اس بات سے بھی دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے مہاں پرش جن کی شخصیت سالو کی محنت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ چپ چاپ ہمارے درمیان سے گزر جاتے ہیں۔ اور ان کی بیش قیمت زندگی ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ مہاپرشوں کی روحانی طاقت ان کے مرنے سے ضائع نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتی۔ بلکہ صرف جگہ بدلتی ہے۔ مہاپرشوں کا جسم ضرور مرجاتا ہے لیکن ان کا آتما اُن کی روحانی طاقت قائم رہتی ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ جو تحریکیں ان مہاپرشوں نے اپنے زمانہ میں قائم کی تھیں وہ ٹوٹ جائیں۔ اور ان کے ٹوٹنے سے بظاہر ان مہاپرشوں کی روحانی طاقت فنا ہوتی ہوئی دکھائی دے۔ لیکن یہ تحریکیں ٹوٹ کر نئی اور مفید تر تحریکوں کے بننے میں مدد دیں گی۔ اور ان مہاپرشوں کی طاقت اور سپرٹ نسبتاً ایک زیادہ وسیع میدان میں اپنا ظہور دکھائے گی +

مسئلہ زندگی کا اصلی حل

پس مسئلہ زندگی کا اصلی حل یہ ہے کہ جن حالات زندگی میں ہم کو ڈالا گیا ہے۔ ہم ان میں صبر و شکر سے رہنا سیکھیں اور دنیا پر اعتبار کرنا اور دنیا کو پیار کرنا شروع کریں۔ دنیا پر اعتبار کرنا اور دنیا کو پیار کرنا اس بات کا مترادف ہے کہ ہم پرماتما پر اعتبار کریں اور پرماتما کو پیار کریں۔ زمانہ حال کی ایک بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو یا تو خدا سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ یا ان کو خدا کی ہستی پر اعتبار نہیں ہے۔ زندگی کا مسئلہ آہستہ آہستہ اس طرح حل ہوگا۔ کہ لوگ خدا پر پورا بھروسہ کریں گے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارے اندر خدائی صفات آنے لگیں گی۔ پس سیدھا اور صاف راستہ سب کے سامنے کھلا ہے۔ آپ بھی اس پر چلیں۔ میں بھی اس پر چلوں گا اور دوسروں کو بھی اس پر چلنے کی ہدایت کیجئے۔ تاکہ سب کو سکھ حاصل ہو +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کامیاب زندگی

(پرنسپل دیانند کالج کے پوتر وچار)

کامیاب زندگی کیا ہے؟

زندگی میں کامیابی اور ناکامیابی کے کیا معنے ہیں؟ ایک انگریز فلاسفر نے اس کی تعریف یہ کی ہے۔ کہ جس شخص کا کوئی معراج یا آدرش ہو۔ خواہ وہ آدرش چھوٹا ہو یا بڑا۔ وہ اپنی جد وجہد سے اُس کو حاصل کر لے اور ایک اور عالم نے کہا ہے۔ کہ جو انسان تنکے کی طرح نہیں بہتا۔ یعنی زمانہ کے بہاؤ کے ساتھ بے بس ہو کر نہیں بہا جاتا۔ بلکہ جو محسوس کرتا ہے کہ منزل مقصود کی طرف وہ خود اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے چل رہا ہے۔ اس کی زندگی کامیاب زندگی ہے۔ آدرش تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم دنیا کی لہر کے ساتھ چل رہے ہیں۔ یا اس کے مخالف لوگوں میں نیک نام ہو رہے ہیں۔ یا بدنام۔ مخالف اور روکاٹیں کم پیش آتی ہیں یا زیادہ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اپنے آدرش کے مقابلہ میں باقی تمام باتوں کو دوسرے درجہ پر رکھا جائے۔ اگر کسی شخص کا آدرش دولت کمانے کا ہے۔ تو جن جن طریقوں سے دولت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر وہ اُن کے لئے پوری جد وجہد کرتا رہے۔ تو خواہ اس معراج کو اعلےٰ نہ کہا جائے لیکن اس شخص کی زندگی کامیاب زندگی کہلانے کی مستحق ہے کیونکہ اس نے اپنا اصلی مدعا پالیا ہے۔ پس زندگی کی کامیابی کے لئے اول تو کوئی آدرش ہونا ضروری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے اور پھر اس تک پہنچنے کی کوشش۔

مغربی ممالک اور ہندوستان کا فرق

امریکہ کے ایک مصنف نے ایک امریکن کروڑپتی سے جس نے اپنے قوت بازو سے دولت حاصل کی تھی اور جو نوجوانی میں بہت ہی غریب تھا دریافت کیا کہ آیا اس زمانہ میں جبکہ آپ نے زندگی کی کش مکش میں قدم رکھا نوجوانوں کے لئے کامیابی کا میدان کشادہ تھا۔ یا کہ آج کل کے زمانہ میں میدان زیادہ کشادہ ہے دولتمند امریکن نے جواب دیا۔ کہ آج کل کے زمانہ میں اگر کوئی نوجوان کامیاب ہونا چاہے۔ تو اُس کے لئے صرف یہ ضروری ہے کہ وہ کوئی ہنر یا فن حاصل کرلے یا کسی پیشہ کی واقفیت بہم پہنچالے۔ کیونکہ ہر قسم کے کام اور ہر طرح کی حرفتیں اور ہزاروں قسم کی صنعتیں اور تجارتیں موجود ہیں۔ لیکن میرے عہد طفولیت میں جو شخص کوئی ہنر سیکھتا۔ تو اس کے بعد اُس کو یہ ضرورت پیش آتی تھی۔ کہ اس پیشہ یا کام کی دنیا میں ضرورت بھی پیدا کرے۔ بعینہ یہ حالت آج کل ہندوستان کی ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو کوئی ہنر یا علم سیکھ لینا ہی کافی نہیں ہے۔ فرض کرو۔ کہ کوئی ہندوستانی نوجوان جرمنی یا سویڈن سے دیاسلائیاں بنانی سیکھ آتا ہے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اس کی زندگی بھی کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ پھر اُسے دیاسلائی کا کارخانہ کھولنے کے لئے اس حرفت کے فوائد۔ اپنے دوستوں۔ شناساؤں اور اہل وطن کے ذہن نشین کرکے کافی سرمایہ بہم پہنچانے اور کارخانہ چلانے کی ضرورت ہوگی۔ اگر وہ غیر ملکوں کے مقابلہ میں اپنی دیاسلائیاں اچھی بنائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور ارزاں نیچے تب اسے کامیابی حاصل ہوگی۔ لیکن یورپ کے کسی ملک یا امریکہ یا جاپان کے ایک نوجوان کے لئے صرف دیا سلائیاں بنانا سیکھ لینا کافی ہے۔ اور اس کو کہیں نہ کہیں کام مل سکتا ہے کیونکہ کارخانے پہلے سے موجود ہیں اول تو بھارت نواسیوں میں بڑا نقص یہ ہے کہ وہ کوئی آدرش نہیں بناتے۔ ہزاروں لڑکے کالجوں میں اس لئے پڑھتے ہیں کہ اُن کے والدین نے اُنہیں پڑھنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ بعض اسلئے وکیل بننا چاہتے ہیں۔ کہ اُس کے والد یا چچا وکیل ہیں۔ بعض دکانداری کرتے ہیں کیونکہ ایسا ہوتا آیا ہے۔ کوئی ایک خاص مقصد پیش نظر نہیں ہے۔ اور یہ بڑا بھاری نقص ہے۔ یہ تو تنکے کے مانند پانی میں بہنا ہے ہر شخص کا ایک مقصد ہونا چاہیئے۔ اور اُس کے حاصل کرنے کے لئے اسے کوشش کرنی چاہیئے ÷

آدرش کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے

کامیاب زندگی کے لئے دوسرا قدم یہ ہے۔ کہ آدرش پر ہر دم نگاہ رہے۔ خواہ باد حوادث کے جھونکے کیسے ہی ہولناک ہوں۔ خواہ حالتیں کیسی ہی خراب ہوں۔ مشکلات کیسی ہی پیش آئیں مگر ہر لحہ ہر گھڑی اور ہر وقت اسی بات کی دھن ہو اور وہی لگن ہو۔ یعنی حصول مدعا کے لئے مجنوں و فرہاد کا سا عشق ہونا چاہیئے۔ پنجاب میں ایک روایت مشہور ہے۔ کہ ایک مولوی صاحب ایک مسجد کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نوجوان عورت ان کے سامنے سے گذری۔ مولوی صاحب نے ایک بید اُٹھا کر تین چار بیدیں اس عورت کے زور سے لگائیں۔ مگر اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عورت نے اُف تک نہ کی اور قدم بڑھائے چلی گئی۔ بعد میں مولوی صاحب کو خیال آیا۔ کہ یہ تو گاؤں کے چوہدری کی لڑکی ہے۔ جس نے یہ مسجد بنائی ہے۔ اور جو مجھے تنخواہ اور روٹی دیتا ہے اگر لڑکی کے باپ کو معلوم ہؤا کہ میں اس کی لڑکی کے ساتھ اس سختی سے پیش آیا ہوں۔ تو مبادا وہ ناراض ہو جائے۔ اس لئے جب لڑکی واپس آئی۔ جو عشق مجازی کے ولولہ میں اپنے دوست سے ملنے گئی تھی۔ تو مولوی صاحب نے اس سے معافی مانگی اور کہا کہ بیٹی مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے۔ میں نے تجھ کو نہ پہچانا۔ اور چونکہ تو اُس وقت میں جبکہ میں یاد الٰہی میں مصروف تھا۔ سامنے سے گذری۔ اس لئے میں نے اس گستاخی پر کوئی غیر عورت سمجھ کر سزا دی تھی۔ اُس عورت نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب مجھے یاد نہیں۔ کہ آپ نے مجھے مارا ہو۔ مگر چونکہ آپ کہتے ہیں۔ اس لئے میں یقین کر لیتی ہوں۔ کہ شاید آپ نے مجھے مارا ہو۔ لیکن مجھے کوئی درد یا تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں اپنے محبوب کے شوق دیدار میں جا رہی تھی۔ مجھے یہ بھی خیال نہیں کہ میں کس سمت سے گذری تھی۔ لیکن مجھے حیرت یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ معشوق حقیقی کی یاد میں محو تھے۔ تو آپ کو یہ کس طرح علم ہؤا۔ کہ کوئی عورت آپ کے سامنے سے گذر رہی ہے اور وہ فلاں چوہدری کی بیٹی ہے۔ جبکہ مجھ جیسی گنہگار کو جو مجازی محبت کے نشہ میں محو تھی اس واقعہ کا جس کا آپ ذکر کرتے ہیں مطلق احساس تک نہیں ہوا۔ مولوی صاحب سخت نادم ہوئے اور اپنی عبادت الٰہی کے ذوق و شوق کی کمی پر افسوس کرنے لگے ؎

سر چارلس لیٹن کی سرگذشت :- حاضرین میں سے شاید کوئی شخص ایسا نہ ہوگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس نے لپٹن کی چائے کا نام نہ سنا ہو۔ وہ انگلستان کا باشندہ اور چائے کا سب
سے بڑا سوداگر ہے۔ لیکن لپٹن جو آج کروڑوں کی دولت رکھتا ہے ہمیشہ سے امیر
نہیں تھا۔ اوائل میں وہ ایک غریب نوجوان تھا۔ وہ کئی ملکوں میں پھرا۔ امریکہ میں
ایک دفعہ اسنے چائے کی دکان کھولی۔ مگر ناکامیابی ہوئی۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری
وہ ہمیشہ اسی دھن میں رہتا کہ اپنی چائے کو تمام دنیا میں مشہور کرونگا اور گھر گھر میں اسکی
شہرت پہنچاؤنگا۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جہاز پر اسنے کرایہ لیا کہ جا رہا تھا
کہ راستہ میں جہاز ایک چٹان کے قریب پہنچگیا۔ طوفان کی لہریں ہر وقت جہاز کو
چٹان کی طرف لیے جا رہی تھیں۔ جہاز کے کپتان نے مایوس ہو کر مسافروں کو
خطرہ سے مطلع کیا اور کہا کہ اب کسیکو زندگی کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ یہ سن
کر تمام مسافر آہ و زاری کرنے لگے اور اپنے اپنے عقیدہ کے موافق پرماتما
کی یاد اور پرارتھنا میں مشغول ہوئے مگر مسٹر لپٹن اس نازک وقت میں
کیا کر رہا تھا؟ وہ جہاز کے تمام صندوقوں پر لپٹن ٹی۔ لپٹنز ٹی (لپٹن کی چائے
لپٹن کی چائے) لکھ رہا تھا اور کاغذ کے پرچوں پر یہی لفظ لکھ لکھ کر بوتلوں
میں بند کر کے سمندر میں پھینک رہا تھا۔ آخر پرماتما کی مرضی ایسی ہوئی۔
کہ جہاز چٹان سے نہ ٹکرایا۔ بلکہ اس کے قریب پہنچ گیا اور تمام مسافروں
کے ٹیلہ پر سلامتی سے چڑھ جانے کے بعد جہاز ڈوب گیا
تمام مسافر ٹیلہ پر بیٹھے ہوئے اپنے مال و اسباب کی بربادی پر افسوس
کر رہے تھے۔ اور اس بے کسی اور بے سر و سامانی پر پریشان تھے
کہ ایک سنسان جگہ میں جہاں خورد و نوش کی کوئی چیز نہ تھی وہ کس طرح
زندہ رہیں گے لیکن لپٹن نے چٹان پر اترتے ہی سب سے پہلا کام یہ
کیا۔ کہ کاغذ کے ایک تختہ پر پنسل سے جہاز کے طوفان میں گھر جانے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور اس کے غرق ہونے اور مسافروں کی گریہ وزاری اور بیحد مصیبت اور تکلیف کے مفصل حالات اِس طرح قلمبند کئے کہ گویا تصویر کھینچدی۔ چٹان کے قریب ہی ایک جزیرہ تھا۔ جزیرہ کے باشندوں کو جب جہاز کی تباہی کا حال معلوم ہوا۔ تو اُنھوں نے مسافروں کے کھانے پینے اور بستروں وغیرہ سے مدد کی لپٹن نے اپنی چٹھی پہلے ہی جہاز میں جو اس طرف سے گذر الندن کے ایک اخبار کو بھیجدی مگر چٹھی کے آخر میں راقم کا نام "لپٹن کی چاء" لکھا۔ لندن کے ہر ایک اخبار نے اس سنسنی انگیز چٹھی کو چھاپا اور انگلستان کا کوئی باشندہ نہ تھا جس نے اِس کو نہ پڑھا ہو اور جس کے کان میں چٹھی کے راقم "لپٹن کی چائے" کا نام نہ پڑا ہو۔ ممالک یورپ کے دوسرے اخباروں نے بھی اِس چٹھی کو نقل کیا۔ اور اس طرح سے دنیا بھر میں لپٹن کی چاء کا شہد گو بج گیا۔ اور آخر میں یہی کامیابی کا باعث ہوا۔ آج وہی لپٹن سر چارلس لپٹن ہے۔ اور کئی کروڑ کی دولت کا مالک ہے۔ یہ آدرش کو ہر وقت پیش نظر رکھنے کا نتیجہ ہے۔ یہ مقصد کے ساتھ مجنونانہ لگن کا پھل ہے۔

کام کرنے کی قابلیت

زندگی کی کامیابی کے لئے اگر یہ باتیں موجود ہوں۔ یعنے ایک آدرش بھی ہو۔ اور وہ ہر وقت پیش نظر ہے۔ تو بھی ایک تیسری شرط لازمی ہے۔ یعنی جسمانی۔ عقلی۔ اخلاقی۔ بل کا ہونا ضروری ہے۔ جو حصول مقصد کے لئے خرچ کیا جائے۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ ہمالیہ کی سب سے بڑی چوٹی ایورسٹ پر چڑھ جائے۔ وہ ہمالیہ کے دامن میں بیٹھا ہے۔ چوٹی کے شکم پر چڑھنا چاہتا ہے۔ چوٹی اس کے سامنے ہے۔ اس کے دل میں پوری لگن بھی ہے۔ لیکن وہ آنکھوں سے اندھا اور پاؤں سے لنگڑا ہے۔ تو وہ کیا اپنے مدعا کو حاصل کر سکے گا۔ ہرگز نہیں لپٹن کی کامیابی کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لئے صرف یہی ضروری نہیں۔ کہ اس کا معراج بلند ہو۔ اور اُس تک پہنچنے کی خواہش۔ اس کے اندر ہو۔ بلکہ جدوجہد کرنے اور معراج تک پہنچنے کا بل بھی اس کے اندر ہونا چاہئے ہمارے ہاں اگر کوئی دُکانداری کرنا چاہے۔ فرض کرو بزازی کی دوکان۔ تو اس کو صرف اس بات کی فکر ہو گی۔ کہ وہ ہزار یا چار ہزار روپیہ کا سرمایہ بہم پہنچائے۔ اور وہ اس بات کی ہرگز تیاری نہیں کریگا۔ کہ کس کس قسم کے کپڑے کی زیادہ مانگ ہے۔ یا مانگ پیدا کی جاسکتی ہے۔ دکان کو مشہور کرنے اور گاہکوں کی کشش کرنے کے لئے ان کو سجانے اور گاہکوں کو خلق پیش آنے کی کہاں تک ضرورت ہے۔ کس قسم کا مال مہیا کیا جائے۔ کہ زیادہ بکری ہو۔ لوگ کس فیشن کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ لیکن ممالک یورپ کے لوگ کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اس کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ ایک باشندہ جرمنی نے چینی کے برتن بنانے کا کارخانہ جاری کرنا چاہا۔ اس کے لئے وہ انگلستان اور فرانس میں گیا۔ اور ہندوستان میں بھی آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُبلے ہوئے انڈے رکھنے کے لئے جو پیالیاں ہندوستان کے ہوٹلوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں انڈا پیالی کے اندر جا پڑتا ہے۔ حالانکہ انگلینڈ میں اس کا نصف حصہ پیالی پر اُبھرا ہوا رہتا ہے۔ جو خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس نے معلوم کر لیا کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگلستان کی مرغیوں کے انڈے ہندوستان کی مرغیوں سے بڑے ہوتے ہیں۔ مگر پیالیاں انگلستان میں جس پیمانہ کی بنائی جاتی ہیں۔ وہی ہندوستان میں بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جب اس نے کارخانہ جاری کیا۔ تو انڈے رکھنے کی چینی کی پیالیاں ذرا چھوٹی بنائیں۔ جب وہ ہندوستان میں فروخت کے لئے آئیں۔ تو چونکہ چھوٹی تھیں۔ نیز کم قیمت اور بمقابلہ ان کے انگلستان کی بنی ہوئی پیالیاں بڑی اور قیمت میں زیادہ تھیں۔ اس لئے ہندوستان میں اُن چھوٹی پیالیوں نے بڑی پیالیوں کا رواج بالکل اٹھا دیا۔ اور صرف ان پیالیوں کی بدولت جرمن کمہار امیر کبیر بن گیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کامیابی کے لئے ایک چوتھی شرط بھی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے۔
کام کرنے کی شان کہ گو اچھا آدرش ہو۔ لیکن آدرش کی لگن رکھتے ہوئے اور کام
کرنے کی قابلیت کے ہوتے اگر کام کرنے میں شرم کی جائے یا یہ سمجھا جائے۔ کہ فلاں کام ہماری
شان کے خلاف ہے۔ تو کامیابی مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں عام شکایت
یہ سنی جاتی ہے۔ کہ طلباء کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر کسی لڑکے کے والدین سے پوچھا جائے
کہ آپ کا لڑکا ڈبلا کیوں ہے۔ تو جواب دینگے۔ کہ وہ پڑھتا ہے۔ گویا فرض کر لیا گیا ہے۔
کہ لکھنے پڑھنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر بخلاف اس کے آکسفورڈ یا کیمبرج میں جو
نوجوان پڑھتے ہیں۔ وہ عام شہری نوجوانوں کی نسبت کھیل کود میں ہمت میں اور جسمانی
طاقت میں بڑھکر ہوتے ہیں۔ اگر ان کالجوں کے کسی لڑکے کا شہر کے کسی لڑکے سے جھگڑا
ہو جائے۔ اور لڑائی تک نوبت پہنچ جائے۔ تو شہر کے لڑکے پٹ جانے میں کچھ بےعزتی
نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان کے حریف کیمبرج یا آکسفورڈ والے تھے۔
یعنی ان کالجوں میں پڑھنا۔ اور جسمانی طاقت میں افضل ہونا لازم و ملزوم سمجھا گیا ہے۔ یہاں
عام طور پر یہ وہم پھیلا ہوا ہے۔ کہ ممالک یورپ کے مدرسوں اور کالجوں میں لڑکے صرف
کھیلتے رہتے ہیں۔ اور ان کو بغیر سخت امتحان کے پاس کر دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہی
خیال ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ انڈین سول سروس والے ہر ایک کام کر سکتے ہیں
خواہ انہیں جج بنادو یا ضلع کا حاکم۔ نہر کا کام سپرد کر دو۔ یا کالج میں پروفیسری کا۔ جنگلات
میں تعینات کر دو یا محکمۂ افیون میں وہ اپنا کام بڑی خوبی یا خوش انتظامی سے کرتے ہیں
کیا بغیر لکھنے پڑھنے اور سخت محنت کرنے کے یہ تمام استعدادیں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں
نہیں بلکہ وہ دس گھنٹہ بلکہ بارہ گھنٹہ روزانہ محنت کرتے ہیں۔ اور کھیل کود میں بھی
ویسی ہی تن دہی اور جانبازی سے حصّہ لیتے ہیں۔ وہاں ہمارے ہندوستانی طلباء کی
طرح یہ عذر نہیں کرتے۔ کہ صاحب آج کل گرمی سخت ہے۔ انسان کس طرح پڑھنے لگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام کرے۔ یا آج کل سردی زیادہ ہے۔ کام کس طرح ہو۔ کام کرنے سے ہی آدمی کی عزت ہے۔ کام کرنا ہی کامیابی کا زینہ ہے۔

محنت کرنے میں بے عزتی نہیں

ہمارے ہاں جوتہ صاف کرنا کسرِ شان سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یورپ میں ہر شخص جو نوکر نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ وہ شخص بھی جو نوکر رکھتا ہے۔ روز اپنا جوتہ صاف کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اگر کسی شخص کے کپڑے میلے ہوں۔ تو وہ مفلسی کا عذر کر سکتا ہے۔ لیکن مہذب ممالک میں یہ عذر ہرگز نہیں سُنا جائیگا۔ اگر کوئی شخص دھوبی کی اجرت دینے کا مقدور نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کپڑے خود دھو سکتا ہے۔ کیونکہ کام کرنے کے لئے ہاتھ اور وقت اس کے پاس ہے۔ یورپ اور امریکہ میں آبادی کا زیادہ حصہ اپنے کپڑے خود ہی دھو لیتا ہے۔ تم میں سے کون شخص ہے۔ جو واشنگٹن کا نام نہیں جانتا۔ یہ نیک نام شخص امریکہ کا پریسیڈنٹ تھا جس زمانہ میں وہ کمانڈر انچیف تھا۔ تو ایک پُل کے قریب سے اُس کا گذر ہوا۔ جہاں سات آدمی ایک شہتیر کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔ واشنگٹن نے انہیں پوچھا۔ کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو۔ اُن میں سے ایک نے جو میٹ تھا۔ کہا کہ صاحب ہم یہ شہتیر اس پل پر چڑھانا چاہتے ہیں۔ مگر ایک آدمی کا انتظار ہے۔ کیونکہ سات آدمیوں کے بغیر یہ نہیں اٹھ سکتا۔ واشنگٹن نے کہا کہ تم سات آدمی موجود ہو۔ پھر اِس کو کیوں نہیں تم اُٹھاتے؟ میٹ نے جواب دیا کہ صاحب میں میٹ ہوں۔ اور بوجھ اٹھانا میرا کام نہیں۔ اس لئے ہم ایک مزدور کے انتظار میں ہیں۔ یہ سُن کر واشنگٹن گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور اس کو درخت سے باندھا۔ اور آستینیں چڑھا کر شہتیر اٹھانے کو آمادہ ہو گیا۔ اور مزدوروں کی مدد سے اُس نے وہ شہتیر پل پر چڑھا دیا۔ اور جاتے ہوئے گھوڑے پر چڑھ کر میٹ سے کہہ گیا۔ کہ آیندہ اگر تمہیں کبھی کسی ایسے کام کے لئے کسی آدمی کی ضرورت ہو۔ جس کا کرنا تمہاری شان سے بعید ہے۔ تو اضلاع متحدہ امریکہ کے کمانڈر انچیف واشنگٹن کو اطلاع۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیا۔ وہ فوراً حاضر ہوگا۔

آدرش کو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے

آپ نے امریکہ کے ایک اور وہاں پرنٹر فرینکلن کا نام بھی سُنا ہوگا۔ جس زمانہ میں وہ اخبار نکالتا تھا۔ وہ بہت غریب آدمی تھا۔ لیکن وہ علم فضل اور چلن کی خوبیوں کی وجہ سے بہت سے امریکن اُمرا اُس کے دوست تھے۔ ایک دفعہ اُس نے اخبار میں ایک ایسا مضمون چھاپا جس سے اُس کے دوستوں کو سخت رنج پہنچا۔ اور اس پر زور ڈالنے لگے کہ بہت جلد اس کی تردید شایع کرے۔ فرینکلن نے کہا کہ میں اس کا جواب آیندہ اتوار کو دونگا۔ اُس روز اُس نے سب لوگوں کو دعوت دی۔ تمام امرا جو آپکے واقف تھے۔ دعوت میں شریک ہوئے۔ فرینکلن کے غریبانہ مکان میں میزوں پر ایسا معمولی کھانا چنا گیا۔ جس کو ان مہمانوں کے کتے بھی نہ کھا سکتے تھے۔ وہ سب کے سب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے مگر فرینکلن نے وہی خشک اور بدمزہ روٹیاں کھا کر ٹھنڈے پانی کا گلاس پیا۔ اور پھر ایک تقریر کی جس میں بیان کیا۔ کہ صاحبان جو شخص ایسی معمولی روٹی اور پانی پر گذارہ کر سکتا ہے۔ جس کو پرواہ نہیں کہ عالیشان محلوں میں رہے۔ اُس کو کیا ضرورت ہے۔ کہ اپنے خیال کی آزادگی کو ان لوگوں کے لئے قربان کرے۔ جو یہ دھمکی دیتے ہیں کہ اگر وہ سرپرستی نہ کرینگے۔ تو فرینکلن کو لذیذ کھانے اور اچھا مکان نہیں مل سکے گا۔ فرینکلن کے نزدیک چند مسائل اصلاح طلب تھے وہ اس کے خیال کا معراج تھے۔ اس لئے اُس نے اپنے مالدار دوستوں کی خاطر یا ان کی ناراضگی کے خوف سے اپنے آدرش کو چھوڑنا پسند نہ کیا۔ غرضیکہ یہ چار بڑے اصول یعنی آدرش کا قائم کرنا۔ اُس کو ہر وقت پیش نظر رکھنا اُس کیلئے جدو جہد کرنے کی جسمانی عقلی۔ اخلاقی قابلیت رکھنا۔ اور ہر ایک محنت کا کام کرنے کے لئے آمادہ رہنا کامیاب زندگی کا سیدھا راستہ ہے۔ کامیاب زندگی کے یہ معنے نہیں۔ کہ آدرش بہت اعلیٰ ہو یا نیچا۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ وہ حاصل کر لیا گیا ہو اور اپنی محنت سے حاصل کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیا ہو۔ اگر کوئی تنکا ہوا میں اڑتا ہوا کسی غار میں جا گرے یا پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے۔ تو اس کو ہم اس کا زوال یا ترقی نہیں کہینگے۔ اسی طرح کامیاب زندگی وہ ہے کہ خواہ مقصد حاصل نہ بھی ہو۔ مگر اس کی زندگی مقصد کے حاصل کرنے میں پوری دھن کے ساتھ اور سعی و جہد میں لگی رہی ہو۔

ہندوستان کے لوگ تو کام کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ہر شخص کام سے بھاگتا ہے۔ اگر کوئی مکان بنوائیں یا کارخانہ کھولیں تو مزدوروں سے پورا کام لینے کے لئے میٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور پھر یہ سمجھنے کی کہ میٹ نگرانی کا کام کرتا ہے۔ یا نہیں ہر شخص کی یہ کوشش ہے۔ کہ وہ کام کم کرے۔ اس لئے یہاں عموماً زندگیاں ناکامیاب رہتی ہیں۔ اس قومی برائی کا دور ہونا ضروری ہے۔

کیا زندگی مصنوعی طور سے بنائی جا سکتی ہے

(ولایت کے ایک علمی جلسہ میں حیرت انگیز دعویٰ)

برٹش ایسوسی ایشن ڈنڈی کے سالانہ جلسہ میں جو ۴ ستمبر ۱۹۱۲ء کو منعقد ہوا تھا۔ پروفیسر شافر نے جو اڈنبرا یونیورسٹی کے علم النفس کے پروفیسر ہیں۔ صدر جلسہ کی حیثیت سے تقریر کی۔ جس میں اس سوال پر حیرت انگیز روشنی ڈالی۔ کہ زندگی جیسی انسانوں۔ حیوانوں اور دوسرے جاندار مخلوق میں ہے۔ اس کا سرچشمہ کیا اور کہاں ہے۔ پروفیسر شافر نے کا بیان کیا۔ بلکہ دعویٰ ہے کہ جاندار اور بیجان مادہ میں اب سے پیشتر جو امتیازی حد فاصل تھی۔ وہ سائنس والوں کی نظر میں اب بہت کم ہو گئی ہے اور یہ یقین بالکل بیجا اور غلط ہے کہ زندگی صرف گذشتہ زمانہ میں کسی وقت ظہور میں آئی تھی۔ برعکس اس کے ہم اس امر کے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے اصول کے مطابق زندگی کا بیجان مادہ سے موجودہ اور نیز آئندہ زمانہ میں بھی ظہور ممکن ہے۔ یعنی جس طرح گذشتہ زمانہ میں انسان گھوڑا اونٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کتابیں پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اُن کا ماخذ بیجان مادہ تھا۔ اسی طرح ممکن ہے کہ وہ آئندہ زمانہ میں بھی بیجان مادے سے پیدا ہو جائیں۔

بیجان چیزوں سے جاندار چیزیں پیدا ہوئی ہیں عام طور سے یہ خیال اہل دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ کہ روئے زمین پر زندگی کا جو اوّل اوّل ظہور ہوا۔ وہ کسی فوق الفطرت اور غیر معمولی طاقت کا کرشمہ تھا۔ مگر اس خیال کی تائید کسی علمی اصول سے نہیں ہوتی۔ اس کی بجائے ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ جاندار مادہ کا سرچشمہ بیجان مادہ ہے۔ اور زندگی ضرور رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے اصول اور علم کا نتیجہ ہے

زندگی کی صحیح تعریف زندگی کیا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس نے نہایت تیز فہم اور طاقتور دماغوں کو بھی پریشانی میں ڈال دیا ہے ہربرٹ سپنسر جیسے اہل دماغ سائنس دان کو بھی اپنی کتاب "اُصول علم حیات" میں مجبور ہو کر تسلیم کرنا پڑا کہ کوئی ایسی صحیح تعریف نہیں مل سکتی۔ جو جاندار چیزوں کی ان تمام خاصیتوں پر حاوی ہو سکے۔ جو اب تک دنیا کو معلوم ہو چکی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس تعریف کے وہ تمام اوصاف خارج کئے جا سکیں۔ جو بیجان چیزوں کے مانے جاتے ہیں۔ ہربرٹ سپنسر کو ایک ایسے عقدہ کے حل کرنے کی طرف مطلق رغبت نہیں ہوئی۔ جو نہایت عالی دماغ فلاسفروں کے لئے بھی جو عقل کے پتلے کہلاتے تھے۔ دشوار ثابت ہو چکا تھا۔ اس کی ظاہر وجہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ چند سالوں میں علم کے ذخیرہ میں جو اضافہ ہوا۔ اور جو ترقیاں ہوئی ہیں۔ ان سے یہ امر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب سے بیشتر جو حد فاصل جاندار اور بیجان چیزوں میں مانی جاتی رہی ہے وہ اس قدر نمایاں نہیں ہے۔ جس قدر کہ وہ اب تک سمجھی جاتی رہی ہے۔

جاندار اور بیجان چیزوں کے یکساں اوصاف زندگی سے جس قدر سوالات کا تعلق ہے۔ ان تمام کا تعلق مادہ سے بھی ہے۔ زندگی کے متعلق کسی امر کی تحقیقات بھی انہیں طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ جن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے مادہ کے متعلق تمام باتوں کی تحقیقات ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی تحقیقات سے جو عام نتائج نکلے ہیں۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جاندار چیزوں پر ایسے قوانین حاوی ہیں۔ جو ان قوانین سے مشابہ ہیں۔ جو بے جان مادہ پر حاوی ہیں۔ فلاسفروں اور سائنس دانوں نے زندگی کے اوصاف کی بابت جس قدر زیادہ تحقیقات کی۔ ان کو اس علمی اصول کی ہی صداقت کا اسی قدر زیادہ یقین ہوتا گیا۔ کہ زندگی بے جان مادہ میں تبدیلی کا نام ہے۔ اور اُسی قدر زیادہ ان کے اس عقیدہ میں کمزوری ہوتی گئی۔ کہ ان کو زندگی کے اوصاف کی تشریح کرتے وقت ان اوصاف کو کسی نامعلوم طاقت کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

جاندار اور بیجان چیزوں میں ذرا سا فرق!

کیمسٹری کے طالب علم جانتے ہیں۔ کہ اس دنیا کی تمام چیزیں دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ ایک وہ جنہیں آرگینگ کہتے ہیں۔ یعنی ذی حس اور دوسری وہ جنہیں ان آرگینگ یعنی بے حس کہتے ہیں۔ ان دونوں مختلف اوصاف رکھنے والی چیزوں کے درمیان جو حد فاصل گذشتہ صدی کے وسط تک سائنس دانوں کو بہت نمایاں اور وسیع معلوم ہوتی تھی۔ اور وہ آخر کار بہت دھندلی اور کمزور نظر آنے لگی۔ اور موجودہ زمانے میں تو وہ بالکل قائم نہیں رہی۔ اب تو ہر روز امر زیادہ عیاں ہوتا جاتا ہے۔ کہ جاندار چیزیں دراصل ان لعاب دار مرکبات سے واسطہ رکھتی ہیں۔ جو نیٹروجن کی قسم کی چیزوں سے بنتی ہیں۔ وہ جاندار مادہ جو لعاب دار ہوتا ہے۔ اور جسے انگریزی اصطلاح میں پروٹوپلازم کہتے ہیں۔ جو دراصل ایک ایسے مرکب کی شکل ہوتا ہے۔ جس میں لعاب پایا جاتا ہے۔ پس جاندار اور بیجان مادہ میں یہی فرق ہے۔

بیجان چیزوں سے جاندار چیزیں بنانا ممکن ہے

اگر زندگی یعنی جاندار چیزوں کا موجودہ زمانہ میں بنانا ممکن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور اپنی طرف سے مجھے اس امر میں شک کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ۔ تو آرگینگ مادہ تو دور کنار رہا ۔ ان آرگینگ مادہ کے بھی جوش دینے سے جو عرق بنے گا ۔ وہ زندگی کا ۔ سرچشمہ ہوگا ۔ اس بارہ میں لوگوں نے جس شک کا اظہار کیا ہے ۔ اس کے باعث یہ ضروری نہیں ہے ۔ کہ ہم یہ تسلیم نہ کریں ۔ کہ بے جان چیزوں سے جاندار چیزیں بننا ممکن ہے ۔ لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے ۔ کہ اوّل اوّل جب زندگی یعنی جاندار چیزوں کا ظہور ہوا تھا ۔ تو وہ ایک فوق الفطرت طاقت کا نتیجہ تھا ۔ یہ خیال علمی اصول سے بالکل گرا ہوا ہے ۔ اس لئے اسے دل میں گنجائش نہ دیتے ہوئے ۔ ہم نہ صرف یہ یقین کرنے میں حق بجانب ہیں ۔ بلکہ مجبور بھی ہیں ۔ کہ جاندار چیزوں کا وجود رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے عمل اور اصول کی بدولت ظہور میں آیا ہوگا ۔

کیا زمین پر زندگی دوسرے سیارہ سے آئی تھی ۔ ؟

بعض قابل ترین سائنس والوں کا یہ یقین ہے ۔ کہ اس دنیا میں جاندار چیزوں کا ظہور کسی دوسرے سیارہ یا دنیا یا یوں کہو کہ کسی دوسرے نظام شمسی کی طفیل ہوا تھا ۔ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے ۔ کیونکہ رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے اصول ۔ اور عمل کا یہ لازمی تقاضا ہے ۔ کہ بے جان مادے میں تبدیلی پیدا ہو کر زندگی پیدا ہو گئی ہے لیکن اس قسم کے تغیرات روئے زمین پر پہلے کب اور کہاں واقع ہوئے ۔ کب اور کہاں واقع ہو کر ان کا عمل جاری رہا ۔ یا وہ اب بھی کہاں واقع ہو رہے ہیں ؟ یہ سوالات جس قدر دلچسپ ہیں ۔ اسی قدر مشکل بھی ہیں ۔ لیکن ان کے مشکل ہونے کی وجہ سے سائنس والوں کو یہ فرض کر لینے کا حق حاصل نہیں ۔ کہ روئے زمین پر زندگی کے متعلق تغیرات ہی نہیں ہوئے ۔

موت کے بعد زندگی کا قائم رہنا

انسان کی زندگی ان کئی کمزور ننھی ننھی جاندار کوٹھڑیوں کا نتیجہ ہے ۔ جو ہمارے جسم کے اندر ہیں ۔ اور خون میں پائی جاتی ہیں ۔ ان کوٹھڑیوں میں سے بعض کی زندگی کا ہم خاتمہ ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرسکتے ہیں ۔ مگر باقی کوٹھڑیوں کی زندگی پھر بھی قائم رہ سکتی ہے ۔ زندگی کے جس مرحلہ کو عام طور پر موت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ وہ جس وقت واقع ہوتا ہے ۔ اُس وقت بھی بعض کوٹھریاں زندہ رہ جاتی ہیں ۔ اور جسم کے بالکل مردہ ہوجانے کے بعد بھی اُن ہی کوٹھڑیوں میں سے کئی ایک جو اعصاب اور پٹھوں میں ہوتی ہیں ۔ زندہ پائی گئی ہیں ۔ ان کوٹھڑیوں میں سے بعض کی زندگی کم ہوتی ہے ۔ اور بعض کی زیادہ ۔ بعض کوٹھڑیاں جن سے مفید جاندار چیزیں بنتی ہیں ۔ ان کی زندگی رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے عمل کے ذریعہ سے ایک خاص وقت میں غیر ضروری ہوجاتی ہے ۔ اس لئے وہ مرجاتی ہیں ۔ کیونکہ ان کی زندگی کا قائم رہنا نقصان دہ ہوتا ہے ۔ اس میں شک نہیں اس قسم کی کوٹھڑیوں کی زندگی کا خاتمہ کرنے میں قدرت نہایت عمدہ خدمات انجام دیتی ہے ۔ اگر قدرت ان کی زندگی کا خاتمہ نہ کرے ۔ تو ایک زمانہ اس قسم کا آتا ہے ۔ جبکہ عمل جراحی سے ان کی زندگی کا خاتمہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔

موت کب آتی ہے یہ بھی بعض اوقات کہا جاتا ہے ۔ کہ موت انسان کے بے حس ہونے کا نام ہے ۔ اور زندگی حس موجود ہونے کو کہتے ہیں ۔ مگر یاد رہے کہ علم حیات کے بعض ماہرین کی یہ بھی رائے ہے ۔ کہ حس کی حالت کسی خاص پیمانہ پر قائم نہیں رہتی ۔ بلکہ اُسے حسب ضرورت دور کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن اُس کی تائید علمی اصول پر نہیں ہوسکتی ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے ۔ کہ جسم انسان میں جو زندہ کوٹھڑیاں ہیں ۔ وہ آخر کار بوڑھی ہوجاتی ہیں ۔ اور اپنے فعل کو پورا کرنے سے قاصر رہتی ہیں ۔ جب کوٹھڑیوں کی حالت یہ ہے ۔ تو اُس کا نتیجہ موت ہونا چاہئے ۔ یہ عالمگیر قاعدہ ہے ۔ جو ہمیشہ تک قائم رہے گا ۔

اس لیکچر پر دوسرے عالموں کی رائیں جب یہ عجیب وغریب لیکچر ہو چکا ۔ تو حاضرین جلسہ سے جو سب کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سب عالم و فاضل تھے۔ کہا گیا کہ آپ اس لیکچر پر اپنے خیالات کا اظہار کریں سر لنکسٹر نے اٹھکر کہا کہ پروفیسر شافر کے دعوے پر بیچینی یا گھبراہٹ پیدا ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اگر فی الواقع انسان مختلف چیزوں سے بن سکتا ہے۔ تو ایسے انسان کے رفتہ رفتہ ترقی کرنے کے اصول کے مطابق بننے کے لئے ابھی اگروڑ سال درکار ہیں۔ زندگی کے جس مرکب کی نسبت پروفیسر شافر نے دعوے کیا ہے۔ اُس کا دریافت ہوجانا گو اغلب ہے مگر بالکل یقینی نہیں ہے پروفیسر صاحب نے متعصبانہ بحث سے بچنے کے لئے "زندگی" اور "روح" میں کوئی تمیز نہیں کی۔ گو یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں میری رائے میں جسے "روح" کہتے ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ ترقی کے عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ اور "زندگی" کا ایک حصہ ہے۔

سر الیور لاج نے جو برمنگھم یونیورسٹی کے پرنسپل اور قابل سائنس دان ہیں۔ یہ رائے ظاہر کی کہ بیشک کسی نہ کسی دن مصنوعی طریقہ سے جاندار مادہ پیدا کیا جا سکے گا۔ گو ابتک یہ بات نصیب نہیں ہو سکی۔ مگر اُس کے لئے مسلسل تجربات ہو رہے ہیں۔

پادریوں کی مخالفانہ رائیں چونکہ پروفیسر شافر کے دعوے سے انجیل کے بیان کردہ طریق پیدائش پر سخت چوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے پادری صاحبان نے جو جلسہ میں موجود تھے اس دعویٰ کی مخالفت کی۔ مانچسٹر کے لاٹ پادری ویلڈن صاحب نے کہا کہ زندگی کا پیدا کرنا اسوقت ایشور کے ہاتھ میں ہے۔ اور آیندہ بھی اسکے ہاتھ ہوگا۔

کیا انسان چھوٹے چھوٹے جانور خود پیدا کر سکے گا

چھوٹے چھوٹے جاندار مصنوعی طریق پر

زندگی کیا ہے اور کہاں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سوال پر جو خیالات برٹش ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ منعقدہ ڈنڈی میں پڑھے گئے وہان جلسہ پر پروفیسر شافر نے ظاہر کئے یہ عرصہ دراز تک یادگار رہیں گے۔ پروفیسر مذکور کا دعویٰ ہے کہ مادہ بالکل قریب ہے۔ جب انسان کے لئے اس کے زندگی یافتہ معلومات کیمیاوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی بدولت ممکن ہوگا کہ وہ چھوٹے چھوٹے جاندار اپنی مرضی سے مصنوعی طریق پر پیدا کر سکے جو بات درکار ہوگی وہ صرف یہ ہوگی کہ خاص اشیاء اور عناصر مناسب طریق پر جمع کئے جائینگے - یعنی اس طریق پر جسمیں وہ موجودہ زندہ آرگنزم وجود میں آتے وقت جمع ہوتے ہیں۔

کوئی جاندار خاص طور پر پیدا نہیں کیا گیا

ڈاکٹر شافر کا یہ لیکچر اس خیال کی زبردست تردید کرتا ہے کہ اس دنیا کا کوئی خاص خالق ہے جس نے یہ ساری مخلوق پیدا کی ہے ڈاکٹر مذکور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ زندگی کیمیاوی تبدیلیوں کا نام ہے انسان اور ان بیشمار چھوٹی چھوٹی "کوٹھڑیوں" میں جن سے انسان بنتا ہے۔ دراصل کوئی فرق نہیں ہے صرف انسان پر ہی موقوف نہیں ہے ہر ایک جاندار کا وجود چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں سے بنتا ہے اور اس جاندار اور اس کی "کوٹھڑیوں" میں درحقیقت کوئی فرق نہیں ہے لیکن یہ کوٹھڑیاں کسطرح انسانی وجود بنا لیتی ہیں۔ اور کسطرح ان میں ہوشیاری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ ذہانت کیا چیز ہے جو انسان میں آکر ایسا اعلیٰ نشو و نما پاتی ہے یہ سوالات ہیں جنکا جواب اب تک سائنس سے نہیں بن آیا۔

ادنیٰ درجہ کی زندگی

پروفیسر شافر کہتا ہے کہ ہم "سرچشمہ زندگی" پر غور کرتے وقت انسانی زندگی کو جو اس قدر نشو و نما یافتہ ہے نظر نہیں ڈالنی چاہیئے بلکہ اس مقام پر جا کر مشاہدہ کرنا چاہیئے جو ذی حس کائنات اور بے حس کائنات کے درمیان حد فاصل ہے یعنی جہاں بے حس کائنات ختم ہوتی ہے۔ اور ذی حس کائنات شروع ہوتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہم کو اس مقام پر کھڑے ہو کر زندگی کے مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے۔ جہاں بے حس چیزیں کایا پلٹ کر ذی حس صورت اختیار کرتی ہیں۔ پروفیسر شافر کیطرح اس سوال پر ہمارے ہندوستان کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر بوس صاحب بھی رائے زنی کر چکے ہیں اور رائے زنی بھی ایسی اعلیٰ محققانہ ادا کی کہ تمام علمی دنیا اس پر دنگ رہ گئی تھی۔ ڈاکٹر بوس کی تھیوری یہ ہے کہ دھاتوں میں بھی حس کا مادہ ہے وہ محسوس کرتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں اسلئے بے حس کائنات میں شمار کرنا علمی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

زندگی ایک کیمیائی عمل کا نام ہے

اس میں شبہ نہیں کہ آجکل سائنس بھی بجلی کی تیزی سے چل نکلی ہے لیکن زندگی کی اصل حقیقت کیا ہے اسکی طرف سے وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویسی ہی بے خبر ہے جیسی کہ وہ شروع زمانہ تہذیب میں تھی وجہ یہ ہے کہ علم کا سمندر اتھاہ ہے۔ اور جس قدر زیادہ ہم جانتے ہیں اسیقدر زیادہ ہم کو پتہ لگتا ہے۔ کہ ہم کچھ نہیں جانتے ڈاکٹر شافر کی رائے میں زندگی کی ابتدا ایک چھوٹی سی کوٹھڑی سے ہوتی ہے جس کو خانہ زندگی کہنا چاہئیے یہ خانۂ زندگی ڈاکٹر شافر کی رائے میں بہت زیادہ پیچیدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب ہم اس خانہ زندگی کے اجزاء اور ساخت اور حقیقت کو معلوم کر سکیں۔ اور پھر اس وقت ایک ایسا خانہ یا ایسے کئی خلئے ہمارے لئے مصنوعی طور پر بنانے کچھ مشکل نہ ہونگے۔ چونکہ خانہ زندگی اپنے اندر جوہر رکھتا ہے۔ کہ اپنی طرز کے اور کئی نئے خانہائے زندگی پیدا کرے۔ اسلئے ڈاکٹر شافر کی رائے میں زندگی محض ایک کیمیائی فعل ہے۔ اور اس کے لئے کسی خاص خالق کی ضرورت نہیں ایک کیمیائی عمل ہے جو خود بخود ظہور پذیر ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔

زندگی پہلے پہل دنیا میں کہاں سے آئی؟

سوال ہوتا ہے کہ زندگی پہلے پہل اس صفحۂ ہستی پر کیسے اور کہاں سے آئی؟ ڈاکٹر شافر اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ کہ یہ زندگی دفعتاً کسی فوق القدرت ہاتھ نے پیدا کر دی ہے بلکہ یہ رفتہ رفتہ ان تبدیلیوں کی بدولت جو بیجان مادے میں ہوتی ہیں ظہور میں آئی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ڈاکٹر شافر کے اس جواب سے ہمکو کچھ نئی علمی روشنی بھی حاصل ہوتی ہے غالباً نہیں کیونکہ ڈاکٹر شافر خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ مردہ دنیا اور زندہ دنیا کے سلسلوں کو ملانے کے لئے ایک کڑی درکار ہے جو دستیاب نہیں ہوتی۔ ہم کو اس بات کی تلاش کرنی چاہئیے کہ وہ کون سا مقام ہے جہاں بے حس چیزیں کایا پلٹ کے حس دار بن جاتی ہیں ڈاکٹر شافر کے بیان کا وہ حصہ نہایت ہی مزیدار اور جدت خیز ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر مخلوق موجود ہے۔ وہ صرف ایک ہی دفعہ پیدا نہیں ہوئی اور اس کا ماخذ صرف ایک ہی خانہ زندگی نہیں ہے ڈاکٹر موصوف کے خیال میں اغلب یہ ہے کہ دنیا کی موجودہ مخلوق کا سلسلہ ایک سے زیادہ مرتبہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیدا ہوا ہے اور اس کا سرچشمہ ایک نہیں بلکہ کئی مختلف زندگی کی کوٹھڑیاں تھیں اگر یہ درست ہے تو خدا جو خالق
سمجھا گیا ہے مادہ مخلوق جو خدا کی خاص صنعت کا نتیجہ ہے ان دونوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔

جاندار اور بیجان میں چنداں فرق نہیں

جو کچھ پروفیسر مذکور نے کل بات کو اپنے لکچر میں کہا اسکا لب لباب یہ ہے کہ جاندار اور بیجان مادے
میں اتنا بڑا فرق نہیں جتنا سائنسدان آجتک اپنی کم فہمی کے باعث سمجھتے رہے ہیں حرکت نشو و نما ہاضمہ۔
دوبارہ پیدائش یہ اوصاف ہیں جو جانداروں سے منسوب کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ اوصاف بالکل بیجان
چیزوں میں بھی پائے گئے ہیں۔ اسلئے یہ کہنا کہ فلاں باتیں چونکہ جاندار چیزوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ
بیجان مادہ میں نہیں اسلئے بھاری فرق ہے بالکل غلط ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ باتیں جن کی بنا پر کسی
چیز کو جاندار کہا جاتا ہے۔ وہ باتیں ایک بیجان چیز میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے جاندار اور بیجان
چیزوں میں بھی گویا بہت تھوڑا فرق ہے۔ پروفیسر شافر کا بیان ہے کہ جس قانون کے تابع جاندار مادہ
میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ بالکل اسی قانون کے تابع بے جان مادہ میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے
گویا جاندار اور بیجان مادہ دونوں کا قانون یکساں ہے جس کے تحت میں وہ یکساں طور پر کام کرتے ہیں

زندگی کا سرچشمہ

پروفیسر مذکور کا دعویٰ ہے کہ کسی ایسی طاقت نے جو انسان یا قدرت سے بالاتر ہو۔ یہ
زندگی پیدا نہیں کی گئی۔ نہ یہ زندگی اس دنیا میں یکدم پیدا ہو گئی ہے بیجان مادے
میں آہستہ آہستہ تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ اور اسکا نتیجہ زندگی ہے۔ اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں پروفیسر
مذکور یہ واقعہ بیان کرتا ہے۔ کہ بہت سے مادے انسان اور دیگر جانداروں کے جسموں میں ایسے پائے
جاتے ہیں۔ جو کیمیا دانوں نے اپنے علمی مکانوں میں کیمیائی طریق پر خود تیار کئے ہیں اگر زندگی کسی خاص
خالق کا کام ہوتی اور انسانی جسم اسکی صنعت سے بنا ہوتا تو جو چیزیں انسانی جسم میں پائی جاتی ہیں۔ وہ
کیمیا دان کسطرح مصنوعی طریق سے بنا سکتے۔ پس پروفیسر شافر نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں ہے جب
مصنوعی طریق پر زندگی کا پیدا کرنا ممکن ہوگا اسوقت کیمیا دانوں کو ان مرکبات کا پتہ لگ جائیگا جن سے
زندگی کی ابتدا ہوتی ہے ... زندگی ایک قابل ... ہوگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زندگی اور مادہ

پروفیسر موصوف نے اپنے لکچر میں آگے چل کر فرمایا آجتک کسی نے پوری صفائی اور وضاحت سے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ کہ زندگی کیا چیز ہے اور زندہ چیزیں غیر زندہ چیزوں سے کس بات میں مختلف ہیں۔ کئی لوگ زندہ چیز اس کو کہتے ہیں جسمیں روح ہو اور مردہ اسکو کہتے ہیں جسمیں روح نہ ہو۔ میں زندگی اور روح کو مترادف نہیں سمجھتا۔ اسلئے میں یہاں روح کے متعلق فضول رائے زنی کر کے آپکا قیمتی وقت ضائع کرونگا۔ مجھے روح کے متعلق جو ایک خیالی بات ہے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ صرف زندگی کے متعلق جسقدر مسائل ہیں وہ دراصل مادہ کے مسائل ہیں کیونکہ ہم کبھی زندہ چیز کا تصور نہیں کر سکتے۔ جبتک وہ مادہ سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ جسقدر زیادہ ہم زندگی کے مسائل پر غور کرتے ہیں اسی قدر زیادہ ہم کو یقین ہو جاتا ہے کہ زندگی کو پیدا کرنے کیلئے کسی خاص ہاتھ یا ایجنسی کی ضرورت نہیں تھی۔ زندگی کے نظاروں کی توضیح اس ہاتھ یا ایجنسی کے بغیر بڑی اچھی طرح ان قوانین کی مدد سے ہو جاتی ہے جنکے تابع زندگی پیدا ہوتی ہے۔

زندگی اور حرکت

زندگی کا ایک بڑا نمایاں ظہور حرکت ہے۔ جب ہم کسی چیز کو حرکت کرتے دیکھتے ہیں جب ہم کسی آدمی گھوڑے یا بلی کو حرکت کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ہم جھٹ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ وہ جاندار ہستی ہے۔ ہم گندے پانی کا ایک قطرہ لیکر خوردبین کے شیشے کے نیچے رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ کروڑوں ننھے ننھے جانور حرکت کر رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بھی جاندار ہستیاں ہیں۔ ان بیشمار ننھے ننھے کیڑوں میں سے کئی کیڑے ہمارے دیکھتے دیکھتے اس دائرہ میں سے جو خوردبین کا گلاس تماشہ ہمارے پیش نظر کرتا ہے۔ باہر نکل جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں ان کا متحرک ہونا ہم کو اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ وہ جاندار ہیں۔ جیسا اسی قسم کی حرکت کرنیوالی بیشمار کوٹھڑیاں ہمارے جسم میں پائی جاتی ہیں انسانی خون میں یہ کوٹھڑیاں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں دیکھی جا سکتی ہیں یہ کوٹھڑیاں ہی ہلتی رہتی ہیں اور پرانی بگڑتی رہتی ہیں۔ ہم نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ انمیں بھی زندگی ضرور ہے

حرکت بغیر زندگی کے

لیکن دوسری طرف ہمکو ایسے نظارے بھی دکھائی دیتے ہیں جنمیں حرکت بغیر زندگی کے ... نمایاں ہے ... کسقدر مبالغہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیدا ہو۔ اس حرکت کو زندگی کا نتیجہ یا زندگی کا ظہور نہیں کہہ سکتا۔ آپ تپیل کا ایک کاغذ پر پھینک دیں۔ وہ حرکت کریگا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جائیگا لیکن کیا وہ زندہ چیز ہے کوئی شخص اسکا جواب ہاں میں نہیں دے سکتا۔ یہ حرکت محض ایک مادی بات ہے اور اسکا اس حرکت سے کچھ تعلق نہیں جو زندگی سے پیدا ہوتی ہے

زندگی اور قوت ہاضمہ

قوت ہاضمہ زندگی کا ایک خاص نشان ہے لیکن ایسی چیزوں میں بھی ہاضمہ کی طاقت پائی گئی ہے جنہیں کوئی شخص کبھی زندہ کہنے کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا ہم اگر چاہیں تو کیمیائی اور مادی طور پر ایک چیز دوسری چیز کے اندر ہضم شدہ بنا سکتے ہیں لیکن پیدا شدہ چیز جو دوسری چیز کو ہضم کریگی وہ زندہ نہ ہوگی۔ ہاضمہ کا عمل وہاں ہمارے مصنوعی وسائل سے پیدا ہوگا اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام تبدیلیاں خواہ وہ جاندار میں ہوں یا بے جان مادے میں۔ کیمیائی عمل کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

بیجان چیزوں میں نشوونما

زندہ چیزوں کی نسبت کہا گیا ہے کہ انمیں یہ وصف بھی ہوتے ہیں کہ وہ نشوونما پاتی ہیں۔ اور ایک چیز سے اسی قسم کی دوسری چیز پیدا ہوتی ہے یعنی نشوونما اور پیدائش کو زندگی کا نشان بتایا گیا ہے لیکن مشاہدہ سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ دونوں نشان جاندار چیزوں تک محدود نہیں یعنی بیجان چیزوں میں بھی یہ ہر دو اوصاف پائے جاتے ہیں کرسٹل روبنہ کی بنی ہوئی شکلوں میں یہ وصف ہے کہ وہ نشوونما پاتا ہے یعنی بڑھتا ہے اور اگر اسے مناسب خوراک دی جائے تو ایک کرسٹل سے دوسرا کرسٹل بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ انڈے کو بھی لیجئے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ وہ صرف قدرتی عمل سے یا اپنی قدرتی حالت میں نشوونما پا سکتا ہے معمولی برقی جوش سے یا دیگر عجیب تبدیل کے ذریعہ سے انڈے میں ویسا ہی نشوونما پیدا کیا گیا ہے جو قدرتی طور پر اسے حاصل ہوتا ہے اس سے بھی ظاہر ہے کہ زندگی کے مختلف مظاہرات میں کوئی خاص ہاتھ کام نہیں کرتا بلکہ کیمیائی قاعدے کام کرتے ہیں۔ اور وہ کیمیائی قاعدے جیسے زندہ چیزوں میں اپنا ظہور دکھاتے ہیں ویسے ہی مردہ چیزوں میں بھی ظہور دکھاتے ہیں

زندگی ایک سادہ عمل

پروفیسر جیکب لوب پروفیسر کوئیل کی تحقیقات سے اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ زندگی کا ... ہے ہر شے وجود کا ابتدائی مرتبہ جیسا کہ پہلے ... [illegible] کثرت تعداد ایک عمل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زندہ وجود کو ہمارے سامنے لاتی ہے کوئی پیچیدہ چیز نہیں ہے اسمیں کیمیائی مرکبات ہوتے ہیں جنکا سمجھنا کچھ مشکل نہیں پس ہمکو امید کرنیکا حق حاصل ہے کہ وہ دن نزدیک ہے جب ہم مصنوعی طریق سے زندگی پیدا کرسکیں گے ہم تمام جاندار انسان ہو یا ادنےٰ درجہ کی جاندار ہستی سب زندگی کے قانون سے بنے ہوئے ہیں اور ہماری ابتدا اور حقیقت زندگی کا خزانہ ہے۔ جن عناصر سے زندگی بنتی ہے وہ تعداد میں بالکل تھوڑے ہیں کاربن ہائڈروجن۔ آکسیجن۔ نائٹروجن۔ فاسفورس یہ چیزیں ہیں جن سے زندگی کا آغاز ہوتا ہے مزید برآں پانی کی ایک کافی مقدار اور تھوڑا سا نمک بھی زندگی کے لئے درکار ہے۔ جب یہ چیزیں مناسب مقدار میں باہم ملجائیں تو ایک ایسا مرکب تیار ہوجاتا ہے جسے زندگی کی کیمیائی بنیاد کہہ سکتے ہیں جب کیمیا دان کو معلوم ہوگیا کہ یہ چیزیں کس نسبت سے اور کیونکر ملائی جانی چاہئیں تو بلاشک وشبہ مصنوعی طور پر وہ چیز تیار ہو سکے گی جسے زندگی کہتے ہیں۔

کیا انسان پھر دوسری دفعہ پیدا ہوگا؟ یہ بات علمی لحاظ سے بالکل فضول اور ناقابل توجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس دنیا پر زندگی پیدا کرنیکے لئے کسی فوق القدرت ہاتھ نے کام کیا۔ ہمکو ماننا پڑتا ہے کہ بیجان مادے میں آہستہ آہستہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس سے مادے نے ایک ایسی شکل اختیار کی جو جاندار اور بیجان دونو کے بین بین تھی اور بالآخر ایک ایسی حالت پیدا ہوگئی جو جاندار تھی اسیطرح تبدیلی کے عمل سے بیجان مادہ جاندار بن گیا سوال یہ ہے کہ کیا یہ دنیا زندگی کے عمل کے لئے زمانہ گذشتہ میں موجودہ زمانہ کی نسبت زیادہ موزون تھی ہمکو کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس سے کہہ سکیں کہ زندگی گذشتہ زمانہ میں تو اس دنیا میں پیدا ہو سکتی تھی مگر موجودہ زمانہ میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمیں اس قسم کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ تو اسکے برعکس مجبوراً یہ ماننا پڑیگا۔ کہ زندگی آج بھی اس دنیا کے صفحہ پر پیدا ہو سکتی اور نشو و نما پا سکتی ہے۔ کیا عجب ہے کہ زندگی اسوقت نشو و نما پا رہی ہو۔ اور ہمکو اسکے عمل کا علم نہ ہو۔ نیز ہمکو یہ بھی مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ ممکن ہے زندگی نے ایک سے زیادہ دفعہ روئے زمین پر نشو و نما پایا ہو اور انسان جو ہم کو نظر آتے ہیں۔ انکی ابتدا ایک نہ ہو۔ بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ گذشتہ زمانہ میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ تو وہ آئندہ بھی ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ پہلے پہل جب زمین پر یکے بعد دیگرے زندگی پیدا ہوئی اور پیدا ہوکر اس نے تجربہ کر کے ترقی شروع کی ہم اس سوال کا جواب دینے کے قابل نہیں اسوقت اگرچہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زمین پر زندگی میں نشو ونما ہو رہا ہو۔ تو وہ کہاں ہو رہا ہے ۔ ہم اس سوال کا جواب بھی نہیں دے سکتے
لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کوئی شخص یقین سے کہہ سکے کہ آجکل زندگی پیدا نہیں ہو رہی یا اسمیں نشو ونما
نہیں ہوتا ۔ مرنے کے بعد مردہ جسم میں ایک سال تک زندگی ۔ اس بات کا ایک زبردست ثبوت ہے کہ
نشو ونما یافتہ زندگی دراصل چھوٹی چھوٹی زندہ کوٹھڑیوں کا مجموعہ ہوتی ہے ۔ اور یہ کوٹھڑیاں بعض اوقات
بڑے جسم کے مر چکنے کے بعد بھی زندہ رہتی ہیں۔ یہ ہے کہ کئی آدمیوں کی حالت میں دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ مر چکے ہیں
لیکن انکی موت کے ۱۸ گھنٹے بعد تک انکے دل کی کوٹھڑیوں میں زندگی موجود ہے مسٹر جالی نے اس سے
بڑھ کر ایک عجیب و غریب دریافت کی ہے ۔ وہ یہ ایک مینڈک کو مار دیا گیا ۔ اور اسکے خون کے
سفید ذرے موافق حالات کے زیر تحت رکھے گئے نتیجہ یہ ہوا ہے ۔ کہ مینڈک کو مرے ہوئے
ایک سال گذر گیا ہے ۔ لیکن اُس کے خون کے سفید ذرے گویا موت کے ایک سال بعد
بھی مینڈک کی زندگی کی کوٹھڑیاں ۔ موافق حالات کے نیچے رکھے جانے کے باعث زندہ رہیں
پروفیسر کاسل نے بھی کئی مرتبہ ایسا ہی دلچسپ تجربہ کیا ہے ۔ ایک جانور کے مر چکنے کے بعد
اس نے اس کے جسم کا ایک عضو کاٹ کر ایک زندہ جانور کے جسم میں اسی عضو کی بجائے داخل
کر دیا ۔ اور زندہ جانور کا وہ عضو باہر نکال دیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زندہ جانور بدستور تندرست و ہشاش
بشاش رہا یعنی اس کے جسم میں جو عضو مردہ جسم سے نکال کر داخل کیا گیا تھا وہ بدستور کام دیتا رہا ۔
اور اس جانور کی زندگی کو ویسا ہی قائم رکھا جیسا کہ اس کا اصلی عضو رکھتا ۔ جو مصنوعی طور پر باہر
نکال دیا گیا تھا اسی طرح یہ تجربہ بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے کہ ایک زندہ جانور کا ایک عضو کاٹ لیا گیا ۔ اور
وہ عضو موافق حالات میں اپنے اصلی جسم سے علیحدہ کئی گھنٹے زندہ رکھا جا سکا یہ تجربے ثابت کرتے ہیں
کہ زندگی تمام جسم پر پھیلی ہوتی ہے ۔ اور اس جسم کے مجموعی طور پر مر چکنے کے بعد بھی زندگی
بعض حصوں میں کم و بیش عرصہ تک قائم رہتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سچی زندگی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے مُردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں۔

زندہ دل بننا ہی سچی زندگی ہے۔ زندہ دلی سے بہتر جہان بھر میں کوئی نعمت نہیں ہے۔ جن کا دل فکر کی پاپ کی اگنی سے دگدھ ہو کر مُردہ ہو گیا ہے۔ وہ زندہ درگور بن کر مصیبت کے دن کاٹتے ہیں خود دُکھ اُٹھاتے ہیں اور دوسروں کے دُکھ کا مُوجب بنتے ہیں ان کا جینا پرتھوی پر بھار سمان ہے۔ اُن کی زندگی سے کسی کو فیض نہیں پہونچ سکتا۔ مُردہ دِلی بدقسمتی اور موت کی پہلی نشانی ہے۔ وہ انسان بڑا ہی خوش قسمت ہے جسکو پرماتما نے زندہ دل بنایا ہے۔ جس کا چہرہ جلال و جمال سے منور رہتا ہے۔ جو ہر وقت خوشی اور مُسکراہٹ کی منوہنی صورت بنا رہتا ہے خود سکھ سے زندگی بسر کرتا اور دوسروں کی خوشی کا باعث بنتا ہے ایسے زندہ دل انسانوں کا جینا نہایت ہی مُبارک ہے۔ اس دنیا میں اگر کوئی سب سے بڑھ کر نیک کام ہے۔ تو یہی ہے کہ دل کو شُدھ پوتر اور نیک بنایا جاوے۔ دل میں سچائی اور پریم کے جذبات بھرے جاویں۔ دل میں آنند کا پرکاش کیا جاوے۔ اس طرح سے دل کو زندہ دل بنا کر سچی زندگی حاصل کی جاوے۔

کسی فارسی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے کہ

دِل بدست آور کہ حج اکبر است　　از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است

دِل اگر دانا بود در ہر سخن اسرار ہست　　چشم گر بینا بود یوسف بہر بازار ہست

دِل پرماتما کی بخشی ہوئی عجیب و غریب نعمت ہے اس کی جو قدر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں جانتا۔ اس کو جو خوش نہیں رکھ سکتا وہ بڑا منحوس ہے۔ وہ پرماتما کا بڑا گنہگار ہے۔ بڑا ناشکر گذار ہے۔ کرتگھن ہے۔ اُس کو کسی کام میں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ وہ خود بھی دن بدن کمزور بنتا جاتا ہے۔ اور پرماتما پر بھی بے وشواس بڑھاتا جاتا ہے۔ ایسا منحوس دل ناقابل وشواس ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھو کہ ہمارے خیال میں زندہ دلی ہی سچی زندگی ہے۔ اور مُردہ دلی موت ہے۔ اب ہم کو صرف یہی وچارنا ہے کہ دل کیا چیز ہے۔ کس طرح سے یہ زندہ بن کر سچی زندگی کا موجب بن سکتا ہے اور مُردہ دل ہونے کے کیا اسباب ہیں۔

دن بدن ہم کیوں کمزور دکھی نا اُمید اور مُردہ دل بنے رہتے ہیں؟

جس وقت انسان کے اوپر یکایک بیخبری سے کوئی مصیبت آپڑتی ہے۔ اور اُس کے دل کے منصوبوں کو یکدم خاک میں ملا دیتی ہے۔ تو اُس وقت وہ یہہ کہا کرتا ہے۔ کہ من درچہ خیالم فلک درچہ خیال۔

Man proposes God disposes.

ترجمہ۔ انسان سوچتا کیا ہے۔ اور پرماتما کی قدرت سے کیا کا کیا ہو جاتا ہے۔ انسان تو بڑے بڑے ارادے کرتا ہے منصوبے باندھتا ہے لیکن اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا کو کیا منظور ہے کس طرح سے اُس کی امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے اور کس طرح سے وہ بے بس ہو جاتا ہے۔

اس ضرب المثل کے اندر ہی کمزوری اور طاقت کا راز چھپا ہوا ہے۔ پاپ اور پُنیہ یا جھوٹ اور سچ کی اصلیت پنہاں ہے۔ جھوٹے آدمی اس کی اصلیت سے بے خبر ہو کر دن بدن اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن سچے آدمی اس کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حقیقت سے باخبر ہوکر اصلی طاقت کو حاصل کرتے ہیں۔

جھوٹے اور کمزور انسانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ پرمیشر نے ہم کو کمزور بنایا ہے۔ ہم کو کوئی ادھکار نہیں دیا۔ اس جہان میں ہماری کوئی حیثیت نہیں۔ ہمارے تمام خیال باطل ہیں۔ یہ سارا جہاں بھی مِتھیا ہے۔ ہماری سوچ فضول ہے۔ ہوویگا وہی جو پرمیشر کو بھاویگا۔ جب ہماری کوئی پیش نہیں چلتی۔ ہمارے لئے بڑے بڑے ارادے کرنے منصوبے باندھنے سب فضول ہیں۔ اور ان ارادوں کے پورا کرنے کے واسطے مارے مارے پھرنا قسم قسم کے دُکھ اُٹھانا بھی بے فائدہ ہے۔ سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را۔ جھوٹ اور سچ جو کچھ کہ ہم کرتے ہیں۔ اس کا حساب پرمیشر ہی اپنا آپ چلانے کرتا بھوگتا وہ اپنا آپ ہی ہے۔ جب وہ ہمارے ارادوں کو پورا نہیں کرتا۔ جب ہمارے ارادے اپنے نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے اختیاری ہیں۔ تو وہ پاپ اور پنیہ کا ذمہ دار بھی وہی خود ہے۔ چلو چھٹی ہوئی مفت میں سوچ سوچنے اور کام کرنے کی تکلیف سے آزادی ہوئی۔ اس خیال کو لیکر اُن کے اندر بیکاری کمزوری اور موت کا بیج بویا جاتا ہے۔

لیکن برخلاف اسکے جو سچے اور طاقتور انسان ہیں وہ اس کے برخلاف نتیجہ نکالتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ پرمیشر سب کا مددگار ہے۔ سب کی سنتا ہے۔ سب کی نیک مرادوں کو فوراً پورا کرتا ہے۔ خاص کر اپنے پیارے امرت پتر منش کا تو نہایت ہی خیر خواہ ہے۔ اُس کی ہر طرح سے بھلائی چاہتا ہے۔ پرمیشر پر الزام لگانا مہا پاپ ہے۔ اس نے ہم کو ہرگز کمزور نہیں بنایا اس نے ہم پر بھرم دیا کہ ہم کس طرح سے مکمل ... آنند لینے سکا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ادھکاری بنایا ہے۔ سوتنتر تا بخشی ہے۔ اُس کے بیش کیرتی اور اُپکار کا کوئی عوضانہ نہیں دے سکتے۔ اُس کی عجیب و غریب بخشی ہوئی نعمتوں سے ہم زندہ ہو رہے ہیں۔ اس کے بغیر ہماری موت ہے۔ اس کے بغیر ہم کو کوئی سہارا نہیں اُس پر ہم کو پورا وشواس ہے ہم جو کچھ سچے دل سے اُس سے مانگیں گے وہ ضرور ہم کو دیگا۔ ہماری مراد۔ ہمارا ارادہ بھی نشپھل نہیں ہوگا۔ یہ وشواس جیون ہی ہماری طاقت اور زندگی کا باعث ہے۔

اس ایک ضرب المثل کے دو متضاد وچاروں میں سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ کیونکہ یہ ایک سچائی ہے۔ کہ پرمیشر مدد کرتا بھی ہے نہیں بھی کرتا۔ پرمیشر ہمارے ارادوں کو پورا کرتا بھی ہے اور نہیں بھی کرتا۔ پرمیشر ہماری زندگی بھی ہے اور موت بھی۔ جو پاپی اور کمزور انسان ہیں۔ جن کی کوئی مراد پوری نہیں ہوتی۔ جو کوئی کام حسب منشاء نہیں کر سکتے۔ جہاں کہیں ٹھوکریں کھاتے۔ اور دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ اور پرمیشر کے ناشکر گزار بنتے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ پرمیشور واقعی اُن کی مرادوں کو پورا نہیں کرتا۔ اُن کے حوصلہ کو نہیں بڑھاتا۔ اور اُن کو مایوس اور ناامید بنائے رکھتا ہے وہ اپنے مُنہ سے آپ ہی پرمیشور کے عدل و انصاف کا اظہار کرتے ہیں۔ جو شخص جھوٹے اور بُرے ارادے کریگا۔ من وچ کرم سے اپنے نیک ارادوں کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریگا۔ وہ ضرور ناکامیاب ہوگا۔ اس کی کوئی اُمید نہیں بر آئیگی۔ پرمیشر اس کی کوئی مدد نہ کریگا۔ کیونکہ پرمیشور کا منشاء جھوٹے اور بُرے ارادوں کو پورا کرکے جھوٹوں اور بُروں کی ہمت بڑھانے اور جھوٹ اور بُرائی کا بیج بونے کا نہیں ہے۔ بلکہ وہ نیکی مجسم ہے۔ سچائی کُل ہے وہ نیکی اور سچائی کی ہر طرح سے مدد کرتا ہے۔ نیک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور سچے ارادوں کو فوراً پورا کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ اور بُرائی کی جڑ کو کھوکھلا کرکے جھوٹے آدمیوں کی موت کا باعث بنتا ہے۔ اور ناکامیابی اور ناامیدی کے دُکھ اور موت سے اُنکی اصلاح کرتا ہے۔

ہمارے اندر اتنا بل اتنا پُرشارتھ اور اتنا گیان ہے جس کا کوئی حدود حساب نہیں لیکن ہم نے اپنی نادانی اپنے آپ کی بے وشواسی سے اپنے آپ کو اس طرح سے کمزور بنالیا ہے جسطرح کہ نادان نوجوان اپنے ہاتھ سے جلق کرکے اپنی ساری طاقت کو کھو بیٹھتا ہے۔ پچھلے دھوکے لینے سے رہ جاتا ہے۔ اور پھر زار زار روتا۔ اپنے آپ کو بدقسمت بناتا اور اپنے ماتا پتا کی بدنامی کا باعث بنتا ہے؛

ہماری کم عقلی۔ کمزوری۔ ناامیدی اور مُردہ دلی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے جہالت سے اپنے آپ کو کمزور نکما اور بدقسمت بنا اور سمجھ لیا ہے۔ اور اپنے آپ پر آپ ہی بے وشواسی پیدا کرلی ہے۔ اور اس بے وشواسی سے دن بدن اور زیادہ کمزور نکمے اور بدقسمت بن رہے ہیں۔ یہی بے وشواسی ہی ہماری موت کا باعث ہے۔

زندہ دل انسان وہی ہے جس کو اپنے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔ جو اپنے ارادوں کو شیخ چلی کے خیال نہیں سمجھتا۔ بلکہ عمل سے اس کو سنپنہ کر دکھاتا ہے۔ جس کو اپنے آپ پر اپنی طاقتوں پر پورا وشواس ہے۔ اور جو اپنے آپ کو کمزور اور نکما نہیں خیال کرتا۔ بلکہ ایشور کا امرت پُتر۔ ایشور کا سمبندھی اپنے آپکو سمجھتا اور مہان طاقت کا بھاگی بنتا ہے۔ اور راجہ رامچندر جی مہاراج اور ستیہ وادی ہرشچندر کی طرح جو کہتا ہے وہی کر دکھاتا ہے اپنے قول اور اپنے ارادے سے کبھی نہیں ٹلتا یہی اپنے آپ پر وشواس یا آتم وشواس ہی سچائی ہے۔ اور یہی زندگی اور زندہ دلی کا مول کارن ہے؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتم وشواس کا نہ ہونا یا اپنے آپ سے وشواس کا اُٹھ جانا مہان پاپ اور موت ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو کمزور۔ ناامید اور ناکارہ بناتا ہے۔ جو اپنی کمزوری سے ذرا نہیں شرماتا۔ جو سچائی کے واسطے لڑنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔ جو شور بیر اور رن جودھا بن کر اپنی بہادری کے جوہر نہیں دکھاتا۔ پاپ اور موت پر فتح پانے کی ہمت نہیں کرتا۔ جس کو اپنے بزرگوں کی لاج کا ذرا بھی خیال نہیں ہے۔ جو مان اپمان کو نہیں جانتا وہ مُردہ ہے وہ نہ صرف اپنے آپ کو ذلیل و خوار کرتا۔ اپنی کمزوری جتلاتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے بنانے والے۔ اپنے زندہ کرنے والے۔ ماتا پتا آچاریہ اور پرم آچاریہ پرمیشر کو بھی کمزور اور نکما جتلاتا ہے۔ کیونکہ لڑکوں کے اندر جو طاقت یا بل یا ہمت یا زندگی ہے۔ وہ ان کی اپنی نہیں ہے۔ اُن کا سارا رج ویریہ اور گیان ان کے ماتا پتا اور آچاریہ اور اس رج ویریہ اور گیان کے داتا پرم آچاریہ پرمیشور کا ہے۔ اس واسطے جو انسان رج ویریہ اور گیان کو پا کر شکر گذار نہیں ہوتا۔ ان کی رکھشا نہیں کرتا۔ ان کو بے فایدہ ضایع کر دیتا ہے۔ وہ مہان ظالم اور قصائی ہے وہ نہ صرف اپنے ہاتھ سے اپنا خون آپ کرتا بلکہ وہ خود مردہ بن کر ماتا پتا آچاریہ کے قتل کا بھی سزاوار بنتا اور پرم آچاریہ کی کرتگھنتا سے مہان پاپ اور گھور نرک کا مہان دُکھ اُٹھاتا ہے اور ایسا پاپی اور بے وشواسی آتما کبھی زندہ دل بن کر سچی زندگی کی سچی خوشی نہیں حاصل کر سکتا۔ اپنے پر آپ پورا وشواس ہی زندگی کی پہلی نشانی ہے ۔

بے وشواسی اور موت کا مُول کارن یہ ہے۔ کہ ہمارے اندر پاپ اور جھوٹ کی جڑ پختہ ہوگئی ہے۔ سچائی سے ہم کو سخت نفرت ہے سچائی کی تلاش ہمارے اندر سے معدُوم ہوگئی ہے۔ ہم نے اپنے اندر کی طاقتوں کو بھلا دیا ہے یا ان کو اپنا سمجھ لیا ہے ۔ جو شخص اپنے اندر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مہاں طاقتوں کو بھلا دیتا ہے۔ یا غلطی سے اُن کو اپنا سمجھ بیٹھتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے کیونکہ اس کے اندر طاقتوں کی کمی نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی نادانی سے اپنی مہاں طاقتوں کو نہ سمجھے اور اُس کو رائیگاں کھودے۔ یا اس کو اپنا سمجھ بیٹھے اور اس اپنی خودی سے اپنے آپ کو کمزور بناتا ہے۔ یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ وہ خود اس گناہ کا سزاوار ہے ؏

ہمارے اندر جو کچھ طاقت ہے۔ وہ ہمارے ماتا۔ پتا۔ آچاریہ اور پرم آچاریہ پرمیشور کی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی بخشی ہوئی بیش قیمت نعمت کا شکریہ ادا کریں۔ اس کی قدر کریں۔ اسی کو اپنی زندگی سمجھیں۔ اس کا مناسب استعمال کرتے ہوئے مہاں بلوان بنیں۔ کسی سے نہ ڈریں۔ موت پر فتح پاویں۔ خود اجر امر بنے رہیں۔ اور اپنے ماتا پتا آچاریہ اور پرم آچاریہ کا مبارک نام تا ابد قایم رکھیں اور اپنے اس خیال کی پشٹی کے لئے اور آتم وشواس کی جڑ کو مضبوط کرنے کے لئے پرماتما کی اس سچی آگیا کو جو وید بھگوان نے بتلائی ہے ہمیشہ یاد رکھیں۔

آتم وشواس یا زندہ دلی کا مُول منتر

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥

اس وید منتر کا مطلب یہ ہے کہ سنسار بھر میں ایک ایشور سرو ویاپک ہے۔ ذرہ ذرہ میں اس کی جیوتی کا پرکاش ہو رہا ہے۔ ہمارا اس میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم پرماتما کی اس سرو ویاپکتا کو انوبھو کریں۔ اپنی خودی کو مٹاویں۔ اور اندازہ سے اس کے بخشے ہوئے اشیاء کو بھوگیں تو ہم امرت پتر ہیں۔ پتا کی تمام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جایداد ہماری ہے۔ پتا کا تمام بل ہماری پشٹی کے لئے ہے۔ راج پتر کہلانے سے پرماتما کے تمام راج کے ہم مالک ہیں۔ پرماتما کے سمبندھ کو محسوس کرنے سے ہم کو کسی قسم کی فکر نہیں ستا سکتی۔ کوئی ناامیدی دکھ نہیں دے سکتی۔ پرماتما کی اچھیا کے ساتھ ہماری اچھیا۔ پرماتما کی منشاء کے ساتھ ہماری منشاء ایک ہونے سے ہماری اچھیا پربل ہو جائیگی۔ ہمارے ارادے کبھی ضائع نہیں جاویں گے۔ ہمارے ارادوں کو پرمیشور کبھی Dispose نہیں کرے گا۔ جو شخص پرماتما کی اچھیا کو اپنی اچھیا نہیں بناتا۔ اس کے منصوبے کبھی پورے نہیں ہونگے۔ جب تک انسان ایشور پرائن نہیں ہوتا۔ اپنی خودی کو نہیں اٹھاتا۔ اپنی طاقتوں کو ایشوری طاقتیں سمجھ کر ان کا جائز استعمال نہیں کرتا تب تک وہ اپنے آپ پر وشواس نہیں کر سکتا۔ آتم وشواس کی جڑ پختہ نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ کو امرت پتر سمجھتے ہوئے ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا۔ دکھ درد تکالیف اور مشکلات سے نہ گھبرانا۔ اور نشکام نیک کام کرتے ہوئے ہمیشہ یہ یقین رکھنا۔ کہ میں کبھی ناکامیاب نہ ہونگا۔ میرے ارادوں کو کوئی طاقت نہیں گرا سکتی۔ میں اپنے من وچ کرم کو سنبھ کر دکھاؤں گا۔ اپنے آپ پر ایسے سچے اور پختہ وشواس کا ہونا اصلی آتم وشواس یا سچی زندگی ہے۔ اس آتم وشواس کی بزرگی کو انگلستان کے ایک شاعر نے اپنی دلچسپ پوئیٹری "ہنور سے فیل" میں بڑی خوبی سے جتلایا ہے۔ وہ ہر وقت یاد رکھنے کے قابل ہے۔ وہ پوئیٹری یہ ہے:-

کامیابی کی دُھن

(از آر۔ این۔ بی۔ اے)

ہاں! بڑھو آگے ہمیشہ چھوڑ دو کم ہمتی!
دل و ماں میں یہ سمجھ ہے بہتر یہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رزمِ ہمت میں یقیناً فتح پاتے ہیں وہی ہاتھ سے دیتے نہیں جو باگ استقلال کی
لفظِ ناکامی زبان پر بھی نہیں لاتے کبھی

ہیں تمہارے پاس چشمِ دُوربیں سیف زبان اور موش ہے دل جرار ہر دم بے گمان
لو دو ان سے اگر دشمن پکارے "الاماں" الغرض وہ جو بہادر اہلِ ہمت ہیں یہاں
لفظِ ناکامی زبان پر بھی نہیں لاتے کبھی

طائرِ طبع رسا کہتا ہے باصد افتخار چرخ پر رُوحیں فرشتوں کی رہیں مصروفِ کار
اپنے نورانی پروں سے اُڑتے ہیں لیل و نہار اُنکی خوشنودی و تسکیں کیلئے جو ذی وقار
لفظِ ناکامی زبان پر بھی نہیں لاتے کبھی

اس لئے "آگے بڑھے جاؤ نکالو اپنی راہ بات ہی کیا گر مقابل ہے مخالف کی سپاہ
جو مسلح اسلحہ و انش سے ہیں ذی عزّ و جاہ صاف ہے میدان اُن کو صورتِ پیکِ نگاہ
لفظِ ناکامی زبان پر بھی نہیں لاتے کبھی

شدتِ طوفان یا با آتش فشاں ہو آفتاب زندگانی کی سُہانی صبح میں تم اے جناب
نوجوانو! رہنما ہے تم آپ ہے عہدِ شباب کارزارِ دہر میں موٹو بنالو یہ شتاب
لفظِ ناکامی زبان پر بھی نہیں لاتے کبھی

اصلی زندگی کیا اور کس طرح پیدا ہوتی اور ہمارا کیا کرتبیہ ہے۔

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मानो धर्मो हतोऽवधीत्॥

God helps those who help themselves

منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ دھرم ہی مارا ہوا مار دیتا ہے۔ دھرم ہی سکھشا
کیا ہوا رکھشا کرتا ہے۔ پس دھرم کو کبھی نشٹ نہ کرو تا کہ دھرم نشٹ کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دھرم نم کو نشٹ کر دے یعنی خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

منو جی کے کتھن انوسار اصلی زندگی دھرم یا خدا ہی ہے۔ جو شخص اس اصلی زندگی کو سمجھتا ہے۔ اس کے انوسار ہر ایک کام کرتا ہے۔ اس طرح سے اصلی زندگی دھرم کی رکھشا کرنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو اس سے غافل ہوتا ہے اُس کی موت ہے۔

دھرم کی رکھشا کرنے یا اپنی مدد آپ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ہم کو دھرم کو جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کو جان کر اسی کے مطابق پھر عمل کرنے کا پرم پُرشارتھ کرنا چاہیئے۔ خلاصہ یہ کہ دھرم کے گیان دھیان کے واسطے پرم پُرشارتھ کرنے کا کام اپنی مدد آپ کرنا یا آتم وشواس ہے۔ اسی آتم وشواس سے ہمارے اندر دھرم کا بل یا زندگی کا آنند آتا ہے۔ اسی آتم وشواس کا دوسرا نام آتم انوبھو ہے۔ جس کام کو ہم خود نہ کر دیکھیں۔ جس چیز کا مزہ ہم خود نہ چکھ لیویں۔ ہم اس کی اصلیت سے محروم رہتے ہیں۔ کسی چیز کی اصلیت کے معلوم کرنے کا یہ سب سے سہل طریقہ ہے۔ کہ ہم مشاہدہ اور تجربہ سے اس کی اصلیت کو اپنے اندر گرہن کر کے بلوان بنیں مصری مصری کہنے سے مُنہ میٹھا نہیں ہوتا۔ بلکہ مصری کے گنوں کو جان کر اس کے کھانے سے میٹھاس معلوم ہوتی ہے۔ اس طرح سے دھرم دھرم یا زندگی زندگی کہنے سے دھرم کا بل یا زندگی کا مزا نہیں آتا۔ جب تک ہم دھرم کو جان کر دھرم کا سروپ نہ بن جاویں۔ یا زندگی کو اپنا نہ بنا لیویں۔

بغیر آتم وشواس کے یا آتم انوبھو کے دھرم فضول ہے۔ زندگی ناکارہ ہے۔ علم بغیر عمل کے فضول ہے۔ آتم وشواس یا عمل ایک طاقت ہے اور دھرم اس کا علم ہے۔ عمل سے بار بار اس سے علم کی ترقی ہوتی ہے [illegible] ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عمر دراز ہوتی ہے۔ لیکن علم یا گیان کا بغیر عمل یا ابھیاس کے ناش ہو جاتا ہے۔ علم اور عمل کا گیان اور دھیان کا۔ پرماتما اور آتما کا آپس میں بڑا گہرا سمبندھ ہے۔ ایک کے بغیر دوسرا نہیں رہ سکتا۔ یہی اصلی زندگی پیدا کرنے کے دو اعلے سادھن ہیں۔ اصلی زندگی بجلی کی مہان طاقت ہے اور وہ پازیٹو اور نگیٹو دو قسم کی بجلیوں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پازیٹو بجلی پرماتما یا دھرم ہے اور نگیٹو بجلی آتما یا اپنی مدد آپ ہے۔ پرماتما دیو یا قسمت ہے۔ اور آتما پُرشارتھ ہے۔ اس دیو اور پُرشارتھ کے یوگ سے زندگی کا آنند ملتا ہے۔ دیو یا قسمت ہر ایک کی اپنے ساتھ ہے لیکن بغیر پُرشارتھ کے دیو کا ناش ہو جاتا ہے۔ دیو یا قسمت کے بڑھانے کا سب سے اعلے طریق یہی ہے کہ ہم پُرشارتھ کریں۔

جو کچھ بل جو کچھ طاقت جو کچھ گیان ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ وہی ہمارا دھرم ہے۔ وہی ہمارا خدا ہے۔ وہی ہمارا گورو ہے۔ وہی ہمارا دیو ہے۔ وہی ہم کو چلاتا ہے۔ اسی گورو کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ جیسی ہماری بدھی ہوگی۔ ویسا ہی ہمارا کرم ہوگا۔ اگر ہماری بدھی ملین ہے۔ تو ہم ملین اور بُرے کام کرنے سے نہیں رہ سکتے۔ چاہے کوئی ہزار کوشش کرے۔ اگر ہماری بدھی شدھ پوتر ہوگی۔ تو ہمارے کام بھی شدھ پوتر ہوں گے۔ بغیر کسی کے سمجھائے کے خود خدا بن کر ہر ایک کام اپنے آپ سے کریں گے۔ اسی اپنے اندر کی ایشوری طاقتوں کو شدھ پوتر اور مہان بنانا دھرم کی رکھشا کرنا کہاتا ہے۔ یہی دھرم ہماری بھی رکھشا کرتا ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ بل ہمارے اندر ہوگا اتنی زیادہ طاقت ہم کو باہر سے ملے گی۔ جتنا ہاضمہ ہمارا تیز ہوگا اتنی زیادہ طاقتور چیزیں کھا کر زندگی کو بڑھاویں گے۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل مشہور ہے کہ Like attracts like
Like [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

"یکسانیت یکسانیت کو کھینچتی ہے۔ اور یکسانیت یکسانیت کو بناتی ہے۔ تُنہم جنس باہم جنس پرواز" ہمارے اندر کی طاقتیں ایشوری طاقتیں ہیں۔ جتنی یہ طاقتیں ہمارے اندر زیادہ ہوں گی۔ اتنی باہر سے ایشوری طاقتوں کو کھینچ کر جنرو بدن بنا دینگی۔ اور زندگی کا مزا دینگی۔ جتنی ہمارے اندر یہ طاقتیں کم ہونگی اتنی باہر سے مدد بھی ہم کو کم ملے گی۔ اتنے ہم کمزور ہوا سگے۔ اور دُربل جسم بنا دیجا گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیرونی مدد کا انحصار ہمارے اندرونی بل پر منحصر ہے۔ پرماتما کی مدد کا انحصار ہمارے اپنے اندر کے آتمک بل پر منحصر ہے۔ دَیو کا انحصار پُرشارتھ پر ہے۔ جتنا آتم وشواس کم ہوگا۔ اتنا ہی پرماتم وشواس بھی کم ہوگا۔ جتنا پُرشارتھ کم ہوگا۔ اتنی قسمت بھی خراب ہوگی۔ کرم یا پُرشارتھ ہی کا جہاں بھر میں مہاتم ہے۔ اس سے سچی زندگی یا دھرم بھی بنتا ہے۔ زندگی کے ان دونوں سادھنوں میں سے سب سے پہلی ضرورت آتم وشواس کی ہے۔ آتم وشواس یا اپنی عزت آپ کرنے سے دوسرے بھی عزت کرتے ہیں۔ گیان سے کرم پردھان ہے لکشن نہ ہونے سے بیماری کا پتہ نہیں چل سکتا۔ پُتر کے نہ ہونے سے پتا کا ناش ہو جاتا ہے۔ پرکتش کے بغیر پروکش کا گیان نہیں ہو سکتا۔ جگت کے نیم کے نہ ہونے سے نینتا کوئی نہیں مان سکتا۔ آتما نیم ہے۔ اور پرماتما نینتا ہے۔ آتما قانون ہے اور پرماتما قدرت ہے۔ آتم شکتی پُتر ہے۔ اور پرماتم شکتی ماتا ہے۔ اِس نیم اور نینتا یا آتما اور پرماتما یا قانون اور قدرت کا نام قانون قدرت یا اصلی زندگی ہے۔

جو شخص خالی پرماتما یا دھرم اگیان کی زندگی ۔۔۔ پر ہے یا جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پرماتما کی ہستی سے انکار کر کے خالی آتما ہی آتما کو مانتا ہے وہ بھی سخت غلطی کرتا ہے
آتما اور پرماتما یا کرم اور گیان کے نکٹ پریم سمبندھ کا نام سچائی یا اصلی زندگی ہے۔
پرماتما سرو شکتیمان لامحدود و لاحد طاقت اور زندگی ہے۔ آتما الپ شکتیمان محدود
اور اس کی طاقتیں و زندگی بھی محدود ہیں۔ لیکن پرماتما کے سمبندھ سے پرماتما کے
گیان سے پرماتم انوبھو سے آتما کی حد بھی لاحد ہوتی جاتی ہے۔ جوں جوں پرماتم
وشواس سے آتم وشواس بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں آتما میں بل پیدا ہو جاتا ہے
اس کی شکتیاں پرماتم شکتیاں محسوس ہوتی جاتی ہیں۔ اس کے کاموں سے دُنیا
کو حیرت ہوتی جاتی ہے۔ اس کے بندھن کٹتے جاتے ہیں۔ اس کے دل کی گانٹھیں
کھلتی جاتی ہیں۔ جونہی کہ دل کے سارے بند کھل گئے۔ سارے شکوک مٹ
گئے۔ خودی کا ناش ہوا۔ پھر آتما کے بل کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اس کے واسطے
موکھش کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ آزادی کا انند جیون حاصل ہوتا ہے۔
یہ آتم وشواس سے پرماتم وشواس یا کرم سے گیان بڑھانے کا یا کرم اور گیان
سے مہان زندگی موکھش پراپتی کا سچا راز ہے۔ اسی کرم اور گیان کو بار بار
سمجھنے سمجھانے سے ہی تمام دکھ کٹیں گے۔ تمام مشکلات اور بندھنوں کا ناش
ہوگا۔ سچی زندگی کی سمجھ آویگی۔

کامیاب زندگی کا راز یہی ہے کہ سچائی ہو اور سچائی سے پریم رکھنے والا
دل موجود ہو۔ سچی زندگی ہو۔ اور اس سے محبت رکھنے والا زندہ دل ہو۔ پرماتما
کی سرو ویاپکتا کا گیان ہو اور اس گیان کو عمل میں لانے والا آتما ہو۔ تب
کامیابی ہوگی۔ قانون قدرت ان دونوں کا نام ہے جو قانون قدرت کی
پیروی کریگا وہ تو ضرور کامیاب ہوگا۔ اس کے خیالات اور اس کے ارادے
بامعنے ہونگے۔ لیکن جو قانون کو سب کچھ سمجھ کر قدرت سے انکار کر کے نا منتک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بن جاتا ہے وہ بھول میں ہے۔ لیکن جو قدرت کو سب کچھ سمجھ کر قدرت کے بھروسے بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ بھی سخت گنہگار ہے لیکن جو شخص قانون اور قدرت دونوں کا خیال رکھتا ہے۔ اندھیرے اور روشن دونوں پہلوؤں کو دیکھ کر نتیجہ نکالتا ہے۔ وہ راستی پر ہے۔ وہ کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا۔ اس اصلیت کو بخوبی نہ سمجھ کر ہمارے ہندوستانی بھائی اور ولایت والے وہ ترقی یافتہ مُلک جو خدا کی ہستی سے مُنکر ہیں۔ سخت غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔

مغرب و مشرق کا فرق

امریکہ۔ جاپان۔ یُورپ کی ترقی کا ستارہ آج بلندی پر ہے۔ اُن کی ترقی کا راز یہی ہے کہ ان کو اپنی ہمت پر اپنے پُرشارتھ پر پُورا وشواس ہے۔ اُن کے دل میں یہ سمایا ہوا ہے۔ کہ ہم جو چاہیں گے کر دکھا دینگے۔ اور وہ عمل در آمد دکھا بھی رہے ہیں۔ ان کو اپنے اوپر اتنا بھروسہ ہے وہ اتنا خدائی دعوے کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصہ کے بعد چھوٹے چھوٹے جانور ہم خود پیدا کر سکیں گے۔

زندگی پیدا کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ قانون کی شرن لے کر سائنس کے ابھیمان پر وہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ زندگی کے پیدا کرنے میں کسی خدا کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی عالم الغیب کا ہاتھ نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ ترقی کے اصول اور عمل کے بخوبی سمجھ لینے سے زندگی کا پیدا کرنا آسان ہو جاویگا۔ ہم بھی ان کے ساتھ متفق ہیں۔ ہمارا بھی یہی دعوے ہے کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ہم کو اپنے آپ پر بڑا بھروسہ ہے۔ آتم وشواس یا کرم بل پردھان چیز ہے۔ لیکن ہم ایشور کی ہستی بغیر والدین کے کرم یعنی گیان کے۔ قانون کی ہستی [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بغیر پرماتما کے سسٹم یا بغیر ڈرائیور کے انجن کے لئے ہرگز بنا نہیں ہیں کیونکہ جتنی شردھا۔
جتنی محبت۔ جتنا پریم ہمیں اپنے پتا سے اپنے راجہ سے اپنے پتا پرماتما سے ہوگا۔ اتنا
ہی وہ ہمیں اپنے گُن کرم سُبھاؤ کو دینگے۔ یعنی اپنی حکمت یا اپنے قانون کا راز سمجھا دینگے۔
داناگورو اپنے ششن کی بوگیتا دیکھ کر ہی اپنے اندر کے گیان کو آہستہ آہستہ دیتا ہے
داناگورو پرمیشور یا راجہ کا یہی منشا ہے۔ کہ ہم اُن کی اور اُن کے قانون دونوں کی
عزت کریں۔ نہ کہ ہٹی بے شیر پڑھا یا پھر ہلی لڑیں کھاون آیا قانون یا
گیان کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ ہم قانون کو سمجھ کر قانون کی تلوار سے راجہ کا سر کاٹ
دیں۔ بلکہ قانون کو سمجھ کر قانون کی تلوار سے اپنے آپ کی رکھشا کریں۔ اور اپنے
راجہ کی بھی عزت کریں۔ اپنے راجہ کے مان بڑائی کو بڑھانے کے لئے جان توڑ کر لڑیں۔
سو جو شخص یا جو قوم راجہ کے قانون کو تھوڑا سا سمجھ کر آتم ابھمانی بن جاتے ہیں۔
خدائی دعوے کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ اپنے اعتبار کو کھوتے ہیں۔ زیادہ
قانون کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور سیکھا ہوا قانون یا جمع کیا ہوا دھن بھی گنوا
بیٹھتے ہیں۔ اسی واسطے قانون اور قانون کے مالک دونوں کی شرن لینے سے
بغیر رکاوٹ کے جلدی ترقی ہوگی۔ لیکن ہمارے خیال میں وہ لوگ بہت
اچھے ہیں۔ جو ناستک ہیں۔ وید کی نندیا کرتے ہیں۔ ایشری قانون کی شرن لے
کر اپنا قانون نہیں بناتے۔ بار بار ٹھوکریں کھا کر۔ قانون کو اول بدل کر
کے قانون کی اصلاح کرتے ہیں۔ پھر راہ راست پر آتے ہیں۔ اچھے وہ اس
واسطے ہیں کہ وہ خالی گیان نہیں چھانٹتے۔ بلکہ وہ عمل دوارا کر دکھاتے ہیں۔
جویندہ یابندہ۔ کوشش کرنے والا ضرور اصل کو پا لیتا ہے۔ ناستک کرم
کرنے والا ضرور کسی نہ کسی وقت آستک بن جاتا ہے۔ لیکن جو آستک بنے
ہوئے ہیں۔ ویدوید یا رٹتے ہیں۔ ایشور ایشور۔ رام رام جپتے ہیں۔ لیکن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ویدمنتروں کو نہیں وچارتے - اُن سے زندگی نہیں لیتے ہیں - خالی پھول چڑھا کر سندر ریشمی رومالوں میں لپیٹ کر سوکھی بیرونی شردھا دکھلاتے ہیں - ہمارے خیال میں وہ مہاں ناستک ہیں - کیونکہ جو خزانہ کو پاکر امولیہ زندگی کو حاصل کر کے اُن کو کار آمد نہیں بناتا - اپنا بھی ناش کرتا ہے - اور اپنے بنانے والے کا بھی ناش کرتا ہے - ایسا آدمی مہاں پاپی ہے - وہ مہاں نیچ ہے - یہی حال مشرق کا ہے - ہمارے ہندوستان کا ہے - پرماتما نے ہمارے آریہ ورت کو سونے کی چڑیا بنایا ہے - ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال کیا ہے - ایشوری گیان کا خزانہ - سرچشمہ زندگی ان کے ہاتھ میں ہے - لیکن باوجود زندگی کے سارے سامانوں کے ہوتے ہوئے پیارا بھارت ورش ابھاگی بن رہا ہے - زندگی کے آنند سے محروم ہُوا ہُوا موت کے سامان جمع کر رہا ہے - اس گراوٹ کا اس تنزلی اس غلامی کا یہی کارن ہے - کہ گیان رکھتے ہوئے علم رکھتے ہوئے دھیان نہیں کرتے - عمل نہیں کرتے - اور زندگی نہیں پاتے - اصل زندگی عمل میں ہے - نہ کہ خالی گیان میں - گو مغرب والے ہمارے ویدوں کو نہیں مانتے - لیکن وہ سچے امرت پتر ہیں - وہ ویدوں کی ودیا کو عمل میں لا رہے ہیں - اگنی وایو آدتیہ یا کرم اُپاسنا گیان کے مہتو کو جان کر انگرہ بن رہے ہیں - اگر وہ ویدوں کو بھی پوری پوری شردھا لا دیں اور ویدوں کے مکمل گیان کی مدد سے اپنی مدد آپ کریں - تو چند دنوں میں یقیناً جہان بھر کے مہاراجہ ادھیراج بن جاویں - پرماتما نے اُن کو اپنے کرموں کے انوسار راجہ تو بنایا ہی ہے - لیکن ویدوں کی شرن لینے میں ان کے پرتھوی راج بننے میں کوئی کسر نہ رہے گی کیونکہ وہ ایشور کے قانون کو مکمل طور سے سمجھ کر اپنے پرشارتھ کو کرینگے - مغرب و مشرق کا یہی فرق ہے کہ مغرب والے زیادہ تر اپنے اوپر وشواس رکھتے ہوئے نیتا پر پوری شردھا نہیں لاتے - اور اسی لئے ہی جلدی کامیاب نہیں ہوتے اور مشرق والے نیتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پر خشک وشواس رکھتے ہوئے اُس کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ کرم کرنے سے جی چُراتے ہیں۔ اور دن بدن ادھوگتی کو پراپت ہوتے جاتے ہیں۔ سچائی یہی ہے۔ کامیابی کا سچا راز یہی ہے۔ اصلی زندگی اسی کا نام ہے کہ ہم قانون دان اور اس کے قانون کو بنینا اور اس کے نیم کو۔ قدرت اور اس کے قانون کو سمجھ کر قانون قدرت کے مطابق جو کام کرینگے۔ اس میں بلا شک وشبہ کے ضرور بالضرور بہت جلدی کامیابی ہوگی۔ ایسا کوئی عقدہ۔ ایسا کوئی معمہ نہیں ہوگا۔ جو ہم حل نہ کر سکیں گے قانون قدرت کا ہاتھ بڑا زبردست ہاتھ ہے۔ اس کو جو اپنا ہاتھ بنا لیتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھی بڑی بھاری طاقت آجاتی ہے۔ وہ سنسار بھر کے ترنا یوں کے دلوں کو ہلا دیتا ہے۔ جگت کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ وہی پرمیشور کا اوتار مانا جاتا ہے۔ قانون قدرت ہی ہمارا جان پران ہے۔ سب دھندوں کو چھوڑ کر ہم سب کو اسی کو سمجھنا سمجھانا چاہئے۔ اور سچی زندگی حاصل کرنی چاہئے۔ اب ہم کو وچارنا چاہئے۔ کہ قانون قدرت یا چشمہ زندگی کون سا ہے۔

چشمہ زندگی "وید"

پیشتر ازیں منوجی مہاراج کے کتھن انوسار ہم نے بتلایا ہے۔ کہ سچی زندگی

"دھرم کی رکھشا یا آتما اور پرماتما کا نکٹ پریم سمبندھ ہے"

اب ہم آپ کو بتلانا چاہتے ہیں کہ منوجی مہاراج دھرم کس کو کہتے ہیں۔

स्वाध्यायो वै ब्रह्मयज्ञः वेदोऽखिलो धर्म मूलं ॥

دھرم کا مول وید ہیں۔ ویدوں کا آدرش سوادھیائے اور برہم یگیہ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وید منتر سچی زندگی ہیں۔ مُردہ جسم میں جان ڈالنے والے ہیں۔ وید شاستروں میں اسی نے بتایا ہے کہ کوئی چیز مُردہ یعنی بےجان جڑ نہیں ہے۔ ہر ایک چیز میں چیتن دیوا ایشور سروویاپک ہے۔ کسی چیز کو جڑ یا مُردہ کہنا ایشور کی سروویاپکتا سے انکار کرنا ہے۔ ہر ایک چیز میں تھوڑی بہت حرکت ہے۔ حرکت زندگی کا ثبوت ہے۔ لیکن حرکت حرکت کا فرق ہے۔ جو چیز اپنی حرکت کو اپنے کرتیبہ کو بخوبی سمجھتی ہے۔ اس میں زیادہ حرکت ہوتی ہے۔ زیادہ بل ہوتا ہے۔ زیادہ زندگی ہوتی ہے۔ اور وہ چیتن کہاتی ہے۔ لیکن جو چیز اپنی حرکت کو اپنے دھرم کو نہیں سمجھتی۔ اندھا دھند کرم کرتی ہے۔ وہ جڑ یا مردہ کہاتی ہے۔ یہ جڑ اور چیتن کا فرق ہے۔ جو جتنا زیادہ اپنے کرتیبہ کو سمجھتا ہے۔ اتنا وہ زیادہ بلوان یا چیتن کہاتا ہے۔ دوسرے کا شتردھنی یا دوسرے کے مقابلہ میں چیتن کہا جاتا ہے اور جو اپنے کرتیبہ کو کم سمجھتا ہے۔ وہ اپنے اوپر والے کے مقابلہ میں جڑ یا مُردہ کہاتا ہے۔ جڑ صرف مقابلہ یا گیان کے لحاظ سے ہے۔ وہ اصل میں جڑ نہیں ہے۔ کیونکہ گیان کے لحاظ سے ہزاروں لاکھوں سے ہم بہتر ہیں۔ اور انکی زندگی کا باعث ہیں۔ لیکن اسی طرح سے ہم ہزاروں لاکھوں سے کمتر یا کم علم یا مُردہ بھی ہیں۔ اور اُن سے زندگی لے کر جیتے ہیں۔ سچائی تو یہی ہے۔ کہ مٹی جس کو ہم مٹی سمجھ رہے ہیں۔ اس کا ایک ایک ذرہ ایک ایک جیو ہے۔ یہ جیو ایسے ہیں جنہوں نے اپنے کرتیبہ کو سمجھ کر سوورگ میں جگہ نہیں لی۔ اور دوسروں کے پیروں میں کچلے جا رہے ہیں۔ کرموں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور ہم دیبہ درشٹی کی کمی سے اُن کو بخوبی نہیں دیکھ سکتے۔ اور مٹی یا مُردہ کہہ رہے ہیں۔ جو اپنے کرتیبہ کو نہیں سمجھتا۔ اپنے آپ کو بھلا دیتا ہے۔ اُس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اُس کی رفتار اس کی شکتی اتنی کم ہو جاتی ہے کہ سوائے خوردبین آنکھ کے کوئی اس کی حرکت کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اور اس کو ناکارہ سمجھ کر بےخوفی سے لتاڑتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قدرت میں صرف دھرم کرم کا لیکھا ہے ۔ دھرم کرم کا بھلا دینا موت ہے ۔ دھرم کرم کا یاد رکھنا زندگی ہے ۔ خلاصہ یہ کہ اپنے کرتبیہ کی بخوبی یاد داشت اور اپنے کرتبیہ کا بخوبی پالن کرنا ہی سچی زندگی ہے ۔ یہی ویدوں کا سچا آدرش ہے ۔ وید معنے جاننا اور منتر معنے ماننا ۔ وید معنے گیان اور منتر معنے دھیان ۔ وید معنے دھرم اور منتر معنے کرم یعنی وید منتر معنے اپنے کرتبیہ کا گیان دھیان اسی کو سوادھیائے اور برہم یگیہ کہتے ہیں ۔ اپنے کرتبیہ کا گیان حاصل کرنے کا ذریعہ یا بھولے ہوئے کو جگانے کا اتم سادھن سوادھیائے ہے اور جاگے ہوئے یا اپنے کام کے کرنے کو تیار ہوئے ہوئے انسان کا اپنے کرتبیہ میں لگ کر کامیابی حاصل کرنا برہم یگیہ ہے ۔

وید سمرتی سداچار کا اصلی مطلب یہی ہے ۔ کہ جو اپنے آپ کو بھول کر مُردہ ہو رہا ہے ۔ اس کو اپنا گیان کرا دیوے ۔ اپنے کرتبیہ کی یاد کرا دیوے اور اپنے کرتبیہ کے گیان دھیان سے اس کو سداچاری بنا کر سنسار بھر میں سداچار کا پرچار کرے ۔ آنند جیون پھیلا دے ۔ اسی واسطے وید ہی چشمۂ زندگی ہیں ۔

وید منتروں کے اندر جان بھری ہے ۔ اسلئے ورجیہ کی روح کام کر رہی ہے جو شخص ان کو بار بار وچارتا ہے ۔ اس کے اندر بھی زندگی کی سٹیم یا دور پھر جاتی ہے ۔ وہ مہان بلوان بن جاتا ہے یہی وید منتر قانون قدرت ہیں ۔ وید قدرت ہے اور منتر قانون ہے سو وید پرماتما ہے اور منتر آتما ہے ۔ وید نیتا ہے اور منتر بھیم ہے ۔ وید ودیا ہے ۔ اور منتر ویریہ ہے ۔ وید دیو ہے اور منتر کام ہے ۔ وید شو ہے اور منتر سنکلپ ہے ۔ وید منتر یا شو سنکلپ ہی جیون داتا ہیں ۔ وید پڑھنے سے پہلے ویریہ کے مہنوں کو سمجھنے اور دھارن کرنے کی نہایت ہی ضرورت ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وِدیہ دھارن کرنے کے بغیر نہ کوئی وید ودیا کو پڑھ اور پڑھا سکتا ہے۔ اور نہ کوئی زندگی کا لطف اُٹھا سکتا ہے۔ زندگی کا بندھ وِدیہ ہی ہے۔ سچی زندگی کا امرت جل منتر یا وِدیہ یا نیم کے چشمہ میں بندھے منتر یعنے من (وشواس اُتساہ ہمت) کے ٹوٹ جانے پر زندگی کا جل بہہ جاویگا۔ آتما چھوڑ جاویگا۔ وِدیہ کا بندھ کھُل جانے سے زندگی کی تباہی شروع ہو جاویگی۔ نینتا (قانون کے چلانے والا) کے نیم کے برخلاف چلنے سے نیم یا برت کو توڑ دینے سے قانونی سزا یا جنم مرن کا دُکھ ہوگا۔ پرماتما سورجوں کا سورج پرم نینتا ہے۔ اس کے نیم وقت کی جو پابندی نہیں کرتا۔ اس کا کوئی کام باموقعہ نہیں ہوتا۔ ہر ایک کام بے موقعہ کرنے سے نیم یا اصول کے برخلاف کرنے سے زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ نیم یا وِدیہ ہی زندگی ہے۔ اور اس کے دھارن کرنے والا وِدیہ وان زندگی کُل نینتا پرماتما ہے۔ وِدیہ دھارن کر کے وِدیہ وان بننا ہی اصلی لُطفِ زندگی ہے۔ پرماتما کے وِدیہ یا بیج سے ہی ہر ایک چیز کی اُتپتی ستھتی اور پرلے ہوتی ہے۔ امرت پھل کا دینے والا وِدیہ ہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چار اُتم پھلوں کی پراپتی کا ذریعہ وِدیہ ہی ہے۔ یہ وِدیہ ہی سرشٹی نیم ہے۔ جو اس سرشٹی نیم کو سمجھ کر اس کو اپنا بنا لیتا ہے۔ اس کے انوکول ہر ایک کام کرتا ہے۔ اس کا ہر ایک کام ضرور ہی سپھل ہوتا ہے۔ آہا! جوں جوں ہم وید منتروں کو وچارتے ہیں۔ توں توں ہمارے اندر زیادہ تیج اور پرکاش آتا ہے۔ زندگی کُل وید منتروں پر ہماری شردھا بڑھتی ہے۔ اور ہمارے اندر زیادہ زندگی آتی ہے۔ سب سے بڑھ کر ہمارے شردھا لو ہونے کا مول کارن یہ ہے کہ سارے وید منتروں نے مل کر ہمارے آگے ایک ایسا اوتم لفظ رکھ دیا ہے۔ جس کے اندر تمام سرشٹی کا علم آ جاتا ہے جس کے گیان سے تری لوکی کا گیان ہو جاتا ہے جسکو بچہ بچہ سمجھ سکتا ہے جس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے سہارے ہم اپنے آپ کو اپنے جیون کو اپنے کرتبیہ کو ہر پرکار سے اچھا اور کامیاب بنا سکتے ہیں۔ اُسی ایک لفظ کا نام پرماتما کا وبریہ یا سرشٹی نیم یا پرماتما کا سب سے سریشٹ نام اوم ओ३म है

اِس مبارک اوم کے اندر अ بیج ہے۔ उ زمین ہے اور म پھل ہے۔ بیج زمین پھل کا گیان ہی مکمل زندگی کا گیان ہے۔ کامیابی کا مکمل قانون ہے۔ یہی اوم بھور بھوہ سوہ ترلوک پتی ہے۔ یہی اوم سرشٹی کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کا مول کارن ہے۔ اسی کے بار بار سمجھنے سے اصلی زندگی کی پیدایش۔ پرورش اور موت کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی اوم برہماوشنو مہیش ہے۔ جو برہماوشنو مہیش کو بخوبی سمجھ کر اس کو اپنی زندگی بنا لیتا ہے۔ اس کے زندگی کُل ہونے میں باقی کیا کسر رہ جاتی ہے۔ پرماتما کے مبارک نام اوم کے بار بار اُچارن کا نام سوادھیائے ہے۔ اور اس پر عمل کرنے یعنی چراچر جگت کی نشکام سیوا کرنے اور اس کو سچی زندگی دینے کا نام برہم یگیہ ہے۔ یہی ودیا کا سچا آورش ہے۔ اب ہم کو وچارنا چاہیئے۔ کہ پرماتما اس سچے آدرش کو کس طرح سے عمل میں لاتے ہیں کس طرح سے اپنے مبارک نام اوم سے سرشٹی کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کرتے ہیں۔ اور کسطرح سے اپنے مبارک نام کو اپنے کرتبیہ دوارا اسپرکٹ دکھاتے ہیں

سرشٹی اُتپتی کا قانون

ओ३म ऋतं सत्यं चाभीद्धात्तपसोऽध्य जायत ।

اس پرماتما کے مہان تپ سے برت (سرشٹی نیم) اور ستیہ (پرکرتی) پیدا ہوئے ان دونوں کے یوگ سے سورج چاند اور تارا گن۔ دِولوک۔ پرتھوی لوک اور انترکھش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوک اور لوک لوکانتر تمام برہمانڈ پیدا ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

تمام برہمانڈوں کا مالک کُل پر ماتما ہے اور وہ رت اور ستیہ کے ذریعہ سے تمام سرشٹی کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کرتا ہے۔ اِسی رت اور ستیہ کو بار بار سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ یہی ہمارے اصلی مسئلہ کے حل کرنے والے ہیں۔ اسی رت اور ستیہ کو پُرش اور پرکرتی بیج اور زمین بھی کہتے ہیں۔ گیان اور کرم بھی پکارتے ہیں۔ گیان اور دھیان یا گورو اور شِشیہ بھی کہتے ہیں۔ رِت تو سرشٹی نیم اور धर्म ہے اسکی تشریح ہم بعد میں کرینگے۔ پہلے ستیہ پرکرتی کی تشریح کرتے ہیں۔

زندگی کا ادھکار "ستیہ پرکرتی"

قدرت بھی بڑی دانا ہے۔ بڑی دور اندیش ہے۔ وہ ایک تنکے کو ضائع نہیں جانے دیتی۔ ذرہ ذرہ سے کام لیتی ہے۔ اِسی واسطے وہ زندگی جیسی بیش قیمت چیز کو بڑی ہی ہوشیاری سے یوگیتا دیکھ کر دیتی ہے جو زندگی کے یوگیہ ہیں۔ زندگی کی قدر نہیں کرتے۔ اُن سے زندگی کو چھین لیتی ہے۔ "زندگی کا ادھکار پہچاننے کی کسوٹی ستیہ پرکرتی یا سوبھاؤ ہے" جیسا جسکا سوبھاؤ ہوتا ہے۔ اس کو اسی ہی کا رنگ چیز دیجاتی ہے۔ اور وہ سوبھاؤ ویسا ہی جگت رچتا ہے۔ ویسی ہی سرشٹی بناتا ہے۔ ہمارا شریر ایک چھوٹی دنیا ہے۔ اسکے بنانے والا ہمارا سوبھاؤ ہے۔ ہمارے اچھے سوبھاؤ سے اچھی دنیا اچھا شریر بنیگا۔ اور بُرے سوبھاؤ سے بُرا۔ دانا حکیم پہلے بیمار کے سوبھاؤ کو بیمار کی بیماری کو اچھی طرح سے دیکھ لیتا ہے پھر اسی سوبھاؤ کے مطابق دوائی تجویز کرتا ہے۔

منوجی مہاراج نے دھرم کے چار لکشن بتلائے ہیں سو سمرتی [illegible] سداچار اور اپنے کو پیہ [illegible] ان میں سے پہلے تین تو علاج کے تین درجے ہیں اور چوتھا درجہ بیماری کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شناخت ہے منو جی مہاراج فرماتے ہیں ۔ کہ وید سمرتی سدا چار زندگی ہیں ۔ اور یہہ یوگیتا دیکھ کر دینی چاہیئے جتنی زندگی کی جسکو ضرورت ہے جتنا وہ بھولا ہوا ہو ۔ اتنا ہی اسکو گیان دینا چاہیئے زندگی ضرورت یا سوبھاؤ کے مطابق دینی چاہیئے ۔ جو شخص وید کو لیکر وید گیان نہیں بنتا اسکو وید لیکر ضائع کرتا ہے ۔ جو استری وید لینے کی ادھکاری نہیں ہے ۔ بیج زمین کیطرح ہے بمطابق اُتپتی کے قانون سے بخوبی واقف نہیں ہے ۔ اسکو پرش وید ویا پڑھا اور اسکا دونو کا ناش کرتا ہے ۔ جو گورو شش کا ادھکار دیکھ کر اپدیش نہیں کرتا ۔ جو گورو پہلے اپنے شش کی توجہ کو اپنے شش کے دھیان کو اپنی طرف کھینچ کر گیان نہیں دیتا ۔ وہ اپنے گیان کا ناش کرتا ہے گیان یا زندگی دینے سے پہلے یوگیتا یا سوبھاؤ کے پہلانن زندگی ہیں ۔ اور اگر وہ زندگی کل ہے ۔ زندگی کے قابو کرنے والا کام وید ہے جو شخص زندگی کو لیکر اپنی زندگی اپنا سوبھاؤ نہیں بنا سکتا زندگی کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا ۔ زندگی کو نہیں چھپا سکتا ۔ اور اگر وہ نہیں بنتا ۔ اسکو زندگی دینی فضول ہے ۔ اسی واسطے سوبھاؤ ہی سب سے سریشٹ چیز ہے جسکو ہمارے شاستروں کے مطابق ہر ایک چیز ملتی ہے ۔ اگر ہمارا سوبھاؤ اچھا ہوگا تو اچھائی کو باہر سے کھینچ کر نہایت ہی سندر نگری کا راجہ بنیگا ۔ سوبھاؤ ہی زمین ہے بیج کے دھارن کرنے کی بیج کی یوگیتا انوسار زمین کا ہونا ضروری ہے ۔ استری اور پرش کے گن کرم سوبھاؤ کی یوگیتا دیکھ کر انکا سمبندھ کرنا ہی پھلدایک ہوتا ہے سو اب ہم کو یہ جاننا چاہیئے کہ زندگی کل پریا تا کے بیج کو کونسی زمین دھارن کرنیکے یوگیہ ہے ۔ کونسا آتما بیج زندگی کا ادھکاری ہے کونسا جیو زندگی کا قدر دان ہے ۔

زندگی کا اُتم ادھکاری بنّے کا قانون

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत्
कर्मणा करोति यत्कर्मणा करोति तदभिसंपद्यते॥

جو جسکا من سے دھیان کرتا جسکو بانی سے بولتا جسکو بانی سے بولتا اُسکو کرم سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتا جسکو کرم سے کرتا اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔

قدرتی زندگی کا اوتم ادھکاری وہی ہو سکتا ہے جو قدرت کے ساتھ یکسانیت رکھتا ہو۔ قدرت کے راز کو سمجھنے کا ازحد شوقین ہو۔ قدرت کے کاموں پر جسکی بڑی شردھا بھگتی ہو۔ قدرت کا پورا شردھالو بننے کے لئے من وچ کرم اور سداچار کی ازحد ضرورت ہے۔ سداچار کی بنیاد من یا پرکرتی ہے۔ اصلی زندگی کے خواہشمند کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ زندگی داتا گورو کے سامنے پرکرتی یا بچہ کیطرح بنجاوے۔ اپنے من سے تمام بُرے خیالات کو نکال کر تمام جذبات کو نکال کر اپنی تمام حرکتوں کو بند کر دے اپنی خودی کو بالکل مٹا دے۔ صرف اپنے گورو کے سچے اُپدیش کو پورن دھیان سے سُنے۔ اور موم دل بچہ کیطرح گورو کی ہر ایک بات کو ذہن نشین کرنیکے لئے تیار ہو جاوے۔ اور من وچ کرم سے اُسکو ستیہ کر دکھاوے۔ اسی کا روپ ہو جاوے۔ من وچ کرم اور سداچار ہی زندگی حاصل کرنے کے چار اوتم سادھن ہیں سب سے زیادہ ادھکاری وہی ہے جس نے ان چاروں کو حاصل کر لیا ہے اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو تو اصلی زندگی کا لُطف نہیں اُٹھا سکتا۔ اوتم پھل کو نہیں کھا سکتا۔

من یا پرکرتی ایک قسم کا پُرشارتھ ہے سچا تپ ہے۔ من وچ کرم اور سداچار سے کسی کام کو مکمل کر دکھانا ہی سچا پُرشارتھ یا تپ کہا جاتا ہے اس مہان تپ سے ہی سچی زندگی ملتی ہے۔

من ہی ایک زبردست طاقت ہے دُکھ سُکھ کا منبع ہے اسکا سبھاؤ یہ ہے کہ جسکا یہ لگاتار دھیان کرتا ہے اُسی کا روپ بنجاتا ہے اگر یہ دُکھ کا لگاتار دھیان کرتا ہے تو دُکھ روپ بن جاتا ہے۔ اگر سُکھ کا دھیان کرے تو سُکھ روپ بنجاتا ہے۔ اگر نیند کا دھیان کرے تو نیند روپ ہو جاتا ہے۔ اگر زندگی کا دھیان کرے تو زندگی روپ بنجاتا ہے۔ اس سے ہم جو چاہیں کرا سکتے ہیں۔ اگر اسکو قابو کر لیا گیا ہو مثلاً ہم کو دانت کا سخت درد ہو رہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے نیند آجاوے ہم اس من کے ذریعہ نیند کو بُلاتے ہیں۔ یعنی ہم اور سب خیالات کو بھُلا کر صرف نیند ہی کا تصور کرتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تصور اُسیکا کیا جاتا ہے جسکا پہلے سے گیان ہو ہم اپنے دھیان کو نیند کیصورت میں گاڑ دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی آنکھوں کو بند کر کے تمام اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اپنے آپکو بالکل چپ چاپ سوئے ہوئے انسان کی طرح بنا لیتے ہیں۔ اس طرح سے لگاتار جب ہمارا دھیان نیند کے خیال میں نمگن رہتا ہے تو تھوڑی دیر میں آنکھ لگ جاتی ہے۔ من ہمارا جاگرت اوستھا سے سُپن اوستھا میں چلا جاتا ہے۔ قسم قسم کے خواب آنے لگ جاتے ہیں تھوڑی دیر یہ حالت رہنے کے بعد خواب بند ہو جاتے ہیں۔ اور گہری نیند آجاتی ہے۔ یعنی سُشپتی کی حالت ہو جاتی ہے من بالکل سو جاتا ہے۔ نیند کا سروپ بن جاتا ہے۔ درد بالکل جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ من کے جاگرت ہونے سے درد ہو رہا تھا لیکن ہمارا آتما جو جاگرت سوپن اور سوشپتی اوستھا کا ساکھشی ہے جسکو یہ تینوں اوستھائیں یاد رہتی ہیں۔ وہ برابر جاگتا رہتا ہے۔ انکے علاوہ چوتھی اوستھا ہے جسمیں آتما اپنے آپ کو پرماتما کے آنند سروپ کے دھیان میں لین کر دیتا ہے اسکا نام تریا اوستھا ہے جو پہلی تین اوستھاؤں سے بیرلشٹ ہے اسوقت سوائے آنند ہی آنند کے اور کچھ محسوس نہیں ہوتا ہے آتما آنند کا سروپ بن جاتا ہے یہی اوستھا زندگی حاصل کرنیکا سچا ذریعہ ہے اس اوستھا کو سدا چار کی اوستھا بھی کہتے ہیں ایسا ہی شدھ آتما مکمل زندگی لینے اور مکمل آنند حاصل کرنیکا ادھکاری ہے یہی اوستھا آتما کی اپنی اوستھا ہے پہلی تین من کی اوستھائیں ہیں لیکن اس اُتم اوستھا کی پراپتی کا ذریعہ یا کیولیہ پد پانے کا ذریعہ من ہی ہے جبتک من کو پہلے نہ سدھا لیا جاوے یکاگر نہ بنایا جاوے یہ اوستھا ہرگز پراپت نہیں ہو سکتی۔ اس من کی جاگرت سُپن سُشپتی تین اوستھاؤں اور چوتھی آتما کی تریا اوستھا کو ملا کر ان چاروں کا نام انتشکرن چتشٹے ہے یہی زندگی حاصل کرنیکے چار انگ کہاتے ہیں۔ منش جو اشرف المخلوقات کہاتا ہے۔ پرماتما نے اس کو یہ مکمل چاروں انگ بخشے ہیں۔ انکے ذریعہ سے وہ سچ اور جھوٹ کو شناخت کر کے اصلی زندگی کا لُطف اُٹھا سکتا ہی۔ اسی من یا انتشکرن چتشٹے کے کارن وہ منش کہاتا ہے۔ یہی سچی زندگی کا سچا ادھکاری ہے یہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب سے زیادہ قدرت کے ساتھ زیادہ مطابقت رکھتا ہے اسی کو قدرت کی ہو بہو نقل کہا جاتا ہے امرت پنتر پکارا جاتا ہے یہی سچائی ہم کو اچھی طرح سے سمجھ کر سچائی چھپا سکتا ہے ۔ دنیا بن سکتا ہے لیکن اگر انجن پختہ ہو اس کے اندر آگ اور پانی سے سٹیم طیار کیگئی ہو ۔ ڈرائیور نہ ہو تو یہ سٹیم پاور بالکل نشٹ ہو جاتی ہے اسی طرح سے اگر استری پوری جوانی کو پہونچ گئی ہو وہ یا بڑھ لی ہو تیں سے لگیئیں بنگئی ہو مگر اپنے ور کی تلاش کر کے اپنے جیون کو سپھل نہ کرے ۔ اپنے آپ کو نہ چھپا دے تو ایسی استری کا جیون اکارتھ ہے اگر انسان حاجات ضروریہ سے فارغ ہو گیا ہو ورزش کرتی ہو ۔ بھوک خوب لگتی ہو ۔ اگر سانوک بھوجن نہ ملے تو ایسے انسان کی موت ہے ۔ اگر فوٹو کھینچنے کے تمام ضروری سامان مثلاً کیمرہ ۔ لنز ۔ پلیٹ اور فوٹوگرافر موجود ہوں لیکن اصلی فوٹو کھینچنے کو نہ ہو تو فوٹوگرافر کی تمام محنت فضول ہے ۔ اسی طرح سے پرماتما نے جسکو اس فوٹوگرافر کی طرح مکمل شریر ۔ اندریاں من اور آتما دیا ہو لیکن وہ کسی سچی زندگی کی فوٹو کو سامنے رکھکر اُسکے اُتم گن کرم سبھاؤ کا عکس اپنے من کے پلیٹ پر نہ اُتارے اور لگاتار دھیان کے مصالحے سے اسکو روشن کر کے اپنے کار آمد نہ بناوے ایسے آدمی کی زندگی بالکل ناکارہ ہے اب ہمکو وچار کرنا چاہیئے کہ ایسا کونسا اعلےٰ سروپ ہے جسکی فوٹو انسان کھینچ کر اپنے پاس رکھے ۔ اُسکے بار بار دھیان سے اپنے اندر سچی زندگی کی روح ڈالے ۔

"ओ३म" قدرتی جیون یا زندہ دل اُوم

قدرتی جیون ہی اصلی جیون ہے ۔ قدرت سے ہر ایک چیز پھلتی پھولتی ترقی کرتی اور زندگی حاصل کرتی ہے قدرت کو ہی سچا رہنما سچا ڈرائیور اور اصلی آدرش بنانا چاہیئے قدرت کے سندر سروپ کی فوٹو دل کے آئینہ پر کھینچ کر دل کو زندہ بنانا چاہیئے ۔

زندہ دل کی تعریف ۔ دل شانتی پریم آنند ۔ تندرستی و خوبصورتی و شواس و اُتساہ ۔ کت طاقت پرشارتھ ۔ مان بڑائی اخلاق ۔ قوت کشش اور زندگی کا گھر ہے یہ گھر جتنا تنگ ہوگا اُتنے ہی زندگی کے سامان بھی کم ہونگے اور جتنا یہ مہان ہوگا اتنی زندگی بھی اُسکے اندر زیادہ ہوگی ۔ دل تین قسم ہوتا ہے ایک بالکل تنگ دیدہ ۔ دوسرا پھیلا ہوا ۔ لیکن کشش کرنیوالے ہیں وہ جو ہر ذرہ ذرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں پھیلتے ہیں یہی سبب ہے اُوتم زندہ دل ہے۔ پاپ کرنے پر جس دل کے اندر شنکا یا پچھتاوے نہیں پیدا ہوتے
وہ تنگ یا مُردہ دل کہلاتا ہے جو دل پاپ کو محسوس کر کے اُن کے دور کرنے کا گیان اور طاقت رکھتا ہے
وہ زندہ دل مثل آتما کہلاتا ہے لیکن جو دل پاپ سے بالکل بری پورن گیان اور سرو شکتیمان ہے وہ پرم
آتما ہے جس دل میں اپنے آپکا خیال ہے جو دل یہ جانتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں میرا کیا کرتبیہ ہے میرے اندر
پوتر جذبات ہی میری جیون کا باعث ہیں وہی زندہ دل ہے اپنے آپکو یعنی اپنی بناوٹ اور اپنے بنانے والے جذبات
کو نہ سمجھنا چھوٹے پن تنگدلی اور دُشٹتا کے آثار ہیں۔ مہان اور زندہ دل بننے کے لئے خود دل کا گیان ضروری ہے

زندہ دل کی بناوٹ ۔ زندہ دل پرماتما کا اُوتم نام یا نیم ہے امرت بانی ہے زندہ اگر شیوالا اور پاچھند
اور یا امرت شبد ہے۔ اسی کو شبد برہم اور سبد کہتے ہیں بیج۔ زمین و پھول یا گُن کرم سُبھاؤ سبھی کا نام ہے جو جیسے
گن کرتا ہے دہارن کرتا ہے وہ ویسے کرم کرتا اور پھر ایسا ہی سبھاؤ بنتا ہے جس قسم کا سُبھاؤ یا عادت ہوتی ہے
ویسا ہی اسکے اندر پریم کا جذبہ یا قوت کشش یا آتما پیدا ہوتا ہے جو بھلو یا پرکرتی ماتا بھی اچھے یا بُرے آتما کو
پیدا کرتی ہے اچھا سبھاؤ وہی ہے۔ جسکے اندر مہان پوتر آتما ہو وہ سرور بھرا ہوا ہو جس سے پھر ایسی مہان پوتر
آتمائیں پیدا ہوں۔ جو اپنے آپ پر پورا وشواس رکھیں اور چراچر جگت کی سیوا کریں۔

زندہ دل کا مہان پوتر آتما سوبھاؤ یا آتما وہی اچھا ہے جسکے اندر نتیہ شدھ مکت یا ست چت آنند
پرم آتما کے بھاؤ ہوں اس کا نام نتیہ شدھ مکت سوبھاؤ یا ستچدانند سروپ ہے۔ اس زندہ دل اور اسکے اندر دلی
پوتر جذبات کا نقشہ یہ ہے۔

کامل سنیاسی یا اسرار سینہ بسینہ حکمت کی مکمل کتاب سنیاسی نسخوں کا نچوڑ مارتنڈ کے ناظرین سے صرف عہ دو جلدوں کیلئے ۱۲/
ہے محصول ڈاک معاف ہوگا **سرمہ نور نظر** آنکھوں کی ہر مرض کیلئے مفید قیمت فی تولہ دو روپے نمونہ ۸ مفت ہے۔
دوائی بواسیر خونی و خشک ہر قسم کے لئے فی ہفتہ ۸ ہزاروں آدمی فائدہ اُٹھا رہے ہیں نمونہ صرف ۸ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیے
گولیاں پنج کلیان سل۔ ادھرنگ۔ کھانسی۔ کمزوری۔ آتشک وغیرہ وغیرہ مختلف
انوپان کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں قیمت فی درجن عہ نمونہ ۸ سے کم روانہ نہ ہوگا **بچاؤ پلیگ**
وقایہ جریان فی درجن ۸ نمونہ صرف ۸ کے ٹکٹ بھیجو روانہ ہوگا ملنے کا پتہ **منیجر اکسیر زندگی** لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قدرتی زندہ دل اوم اور اسکے پوتر جذبات

زندہ دل		زندہ دل کے پوتر جذبات
گُن اگنی	نشٹھا ست	دل کا پہلا بھاو نشٹھا ہے۔ نشٹھا زندہ رہنے کا وشواس ہو۔ ہر ایک کام تکمیل در پورا ہو۔ نشچے کرنے کا خیال ہو۔ نیم پالن کرنے پر درڑھ ہو۔ باقاعدگی کا دلدادہ ہو۔ ستیہ وادی ہو۔ شیو برت ہو۔ ہر ایک مقررہ کام ثبت سمے پر پورا کرنے کا پختہ وچار ہو۔
کرم وایو	شُدھ چِت	دل کا دوسرا بھاؤ شدھ ہے۔ باقاعدگی اور نیم پالن پرت شدھی پھیلانے کا ہو۔ نہ کہ برائی اور اشدھی کا۔ خوبصورتی صفائی اور پاکیزگی کا ہر طرح سے خیال ہو۔ میل اور جھوٹ سے سخت نفرت کرنیوالا ہو۔ ہر ایک کام میں ششیہ کی طرح صفائی پسند ہو۔ حساب کا صاف ہو۔ کینہ بغض عداوت کام کرودھ لوبھ موہ آہنکار سے پاک ہو۔ سب کا ہتکاری ہو۔ سورج کی طرح زندگی بخشنے والا ہو۔ برہم ہیرہ اور برہم یگیہ کا کرتا ہو۔ اور دوست اور دشمن سے چیتن ہو۔
سوبھاؤ آدتیہ	مُکت آنند	دل کا تیسرا بھاؤ مکت یا آنند ہے۔ ہمیشہ شدھ پوتر رہ کر آزاد طبیعت کا ہو۔ کسی قسم کی فکر نہ رکھتا ہو۔ کسی سے نہ ڈرنے والا ہو۔ آزادی اور بیفکری سے ہر ایک کام کو نڈر ہو کر جلدی کرنیوالا ہو۔ پس و پیش نہ ہو۔ اس طرح سے ہمیشہ دل کو شانتی پریم اُتساہ اور آنند سے بھرپور رکھ کر جیون مُکت بنا رہے۔

یہ زندہ دل کی بناوٹ اور اسکے پوتر جذبات ہیں۔ اس زندہ دل کا دوسرا نام اگنی ہے۔ اگنی وایو سے پھیلتی ہے اور آدتیہ سے زندہ رہتی ہے۔ اسی واسطے اسکا اصلی نام اگنی وایو آدتیہ ہے اسی کو کرم اُپاسنا اور گیان بھی کہتے ہیں۔ اسی پوتر دل کا نام اوم ओ३म् ہے اس اوم نام کا دھارن کرنیوالا پرماتما ہے جسکو انگر بھی کہتے ہیں یہ اگنی وایو آدتیہ انگرہ پرماتما کا مکمل سروپ ہے اسی کے لگاتار دھیان سے دھرم ارتھ کام اور موکھش کی پراپتی ہوتی ہے پرماتما کے اس پوتر دل اور اسکے جذبات کو خود دھارن کرنا چاہیئے اور اپنے بال بچوں کو بھی دھارن کرا کے سنسار بھر میں سچی قدرتی زندگی پھیلانی چاہیئے ہے پرم دیالو پتا! ایسا قدرتی زندہ دل جو اپنے آپ سے زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی بخشتا ہے۔ ایسی پوتر بدھی جسکی دیو گن اور پتر اپاسنا کرتے ہیں ہمیں عطا کر جس سے ہم آپ کے سچے امرت پتر سدیو بنے رہیں۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوشخبری

سال نو جنوری ۱۹۱۳ء کے مارتنڈ کیساتھ ایک نہایت ہی مفید اخلاقی تحفہ ہر ایک خریدار کو مفت دیا جائیگا

خریداران مارتنڈ ضرور دیکھیں جن اصحاب کا چندہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ اُن کے نام جنوری کا پرچہ ۲ر کا وی پی کر کے بھیجا جاویگا۔ جن اصحاب کو خریداری سے انکار ہو وہ چٹ نمبر کا حوالہ دیکر مطلع کریں تاکہ وی پی ان کے نام نہ بھیجا جاوے۔

نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو صاحب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے انکو کلام مہر جلد ثانی مصنفہ منشی سورج نراین مہر صاحب بشنسر جو ایک اعلے درجہ کی اخلاقی اچھے کاغذ پر چھپی ہوئی ۲۷۰ صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی قیمت عوام سے ۸ر لیجاتی ہے بالکل مفت دیجاویگی۔ اور جو صاحب خریداری منظور کرنے کے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے تو انکو کلام مہر کے علاوہ مارتنڈ کے ڈیڑھ سال کے پرچے مفت انعام میں دئے جاوینگے۔ نئے خریداروں کے نام ۲ر کا اور معمہ حل کرنیوالوں کے نام ۱ر کا وی پی ہوگا صرف نئے خریدار کوشش کریں۔

حل طلب معمہ مفصلہ ذیل دائرہ کے اندر "مہاتما" جن حرفوں سے گھرا ہے اُن کے باترتیب کرنے سے ایک ایسا لفظ بنتا ہے جو مہاتما بننے کا مجرب ٹوٹکا ہے۔

نومبر کے معمے کا حل ست سنگ ہے

مفصلہ ذیل اصحاب نے حل کیا۔

(۱) لالہ دوارکا پرشاد صاحب میرٹھ (۲) بابو لبھو رام صاحب ریلوے اور سیر جوڈھ (۳) لالہ ہری کشن جی بزاز پشاور (۴) لالہ سکندر رام صاحب ٹھیکیدار ڈنگا ولی (۵) لالہ فتح چند صاحب کلرک لورالائی (۶) لالہ رامانند مل صاحب سردارپور (۷) ویدکلیان دت صاحب گوپال آیورویدا وشدالیہ سہام پور (۸) شریمان درگا سنگھ جی صاحب حیدرآباد دکن (۹) منشی ترلوک ناتھ صاحب پنڈدنوبہ (۱۰) لالہ گنگا دین صاحب بادو نائب تحصیلدار چھاپی ٹھوٹوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوانح عمری راون

بھارت ورش میں کون شخص ہوگا جسنے راون کا نام نہ سنا ہو مگر ایسے اشخاص بہت کم ہونگے جو اسکے مکمل جیون چرتر سے واقف ہوں اسلئے ہمنے اس کتاب کو لکھا ہے پیدائش سے اخیر تک کے کل کارنامجات راون اسمیں درج ہیں عبارت عام فہم کاغذ عمدہ قیمت صرف ۸ معہ محصولڈاک مقرر ہے لیکن خریداران تحفہ سے صرف ۱۲ ہے۔

ملنے کا پتہ

ایم آر گپتا منیجر تحفہ نراین گڑھ ضلع انبالہ

مثنوی سحر فروش

با تصویر کی بابت جیب ایڈیٹر صاحب مارتنڈ رقمطراز ہیں۔ اسمیں شہنشاہ اکبر اور بیربر وزیر کی با لکل نئی چلبلی داستان کو جگہ بجگہ لفظوں سے بدلکش بنایا گیا ہے اور بیچ بیچ میں عمدہ عمدہ نصیحتوں اور عقل کی باتوں نے اسکی خوبی کو اور بھی بڑھادیا ہے قیمت صرف ۸ تین جلد کا ۱۲

جیبی راماین چوپائی کے دلکش پیرایہ میں موقعہ بموقعہ دلچسپ غزلیات راگ وغیرہ موجود کل بالمیکی راماین کا عطر قیمت صرف ۴ بشنچی باز۔ رنجیت دیبہ دختر فروش ار بہار گل اول تحفہ غزلوں ٹھمریوں ترانوں وغیرہ کا مجموعہ ۲ بارہ ماہا گل ار محصولڈاک علاوہ مگر جملہ کتب کا ایک سٹ معہ محصول ۱۰

تحفہ اپنی قسم کا نرالا سلسلہ کتابی ماہوار ہے اسمیں ہر مذاق کے اشخاص فائدہ اٹھاسکتے ہیں نظم و نثر ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں چنانچہ اسوقت ناول کملا دیوی مثنوی مفرح با تصویر یعنی پنپ راج ورانی چندرنی کی داستان منموہن بھجن بہار گل یعنی غزلیات ٹھمریاں ترانے وغیرہ۔ ایڈیشن چہرچار چیستان ومعمے مجرب المجرب لنسخہ ہر مرض کے اور نیز اشتہاری صنعت و حرفت یعنی بال اڑانے کا صابون سادہ صابون ہیر آئیل وغیرہ بنانا اور طبی مضامین وغیرہ درج ہوتے ہیں گویا دریا کوزے میں بند رہتا ہے معزز ایڈیٹر صاحبان مارتنڈ ہمائے تعلیم۔ ہمند۔ پرکاش۔ آریہ گزٹ پنجاب۔ تفریح۔ پنجاب ایڈوکیٹ وغیرہ اخبارات نے عمدہ عمدہ ریویو فرمائے ہیں جلد خریدیں قیمت سالانہ صرف ۱۲ معہ محصولڈاک۔

مفت ماہ حال میں خریدار ہونیوالونکو جیبی راماین اور دختر فروش مضطر مفت نذر ہوگی نمونہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بارہ کے وی پی سے ملیگا مفت نہیں۔

سے یہ جملہ کتب سوائے سوانح عمری راون تحفہ کی خریداری کے ساتھ صرف ۱۲ میں مل سکینگی

ملنے کا پتہ

پی ڈی گل ایڈیٹر تحفہ مقام نراین گڑھ ضلع انبالہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگلش ٹیچر

قیمت ایک روپیہ عہ

قیمت ایک روپیہ ۸/

مصنفہ لالہ ساگر رام سابق سب اڈیٹر پیسہ پیپر لاہور

اگر آپکے دل میں بلا مدد اُستاد انگریزی زبان کا پڑھنا۔ بولنا اور لکھنا سیکھنے کی خواہش ہے تو آپ ہماری اس کتاب بنام انگلش ٹیچر کو منگوائیے۔ اس کتاب میں مصنف نے مبتدی کیلئے اس زبان کے سیکھنے کے بہت آسان ڈھنگ بتلائے ہیں۔ عرف نحو جو ہر ایک زبان کا ٹھیک بولنا اور لکھنا سکھلاتی ہے اُس کو بھی اس کتاب میں بڑے آسان طریقہ پر لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو مصنف کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق پڑھنے پر ایک معمولی سمجھ کا آدمی خود بخود بلا کسی دوسرے کی مدد کے انگریزی زبان کا بولنا۔ پڑھنا اور لکھنا سیکھ جاتا ہے۔ اپر پرائمری اور مڈل ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کے لئے بھی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اُن کو اپنے امتحانوں میں بلا کسی شبہ کے کامیاب کردیگی والدین کو چاہیئے کہ اسے منگوا کر اُنکے ہاتھوں میں دیں۔

بیوپاری لوگ اس کتاب سے انگریزی سیکھ کر خود بخود خط و کتابت کرنے کے لائق ہو سکتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ جو شخص اس کتاب کو ایک بار دیکھیگا اس کی خواہش اس زبان کے سیکھنے کی ہوگی اور وہ اس کتاب سے ضرور انگریزی زبان سیکھ لیگا کیونکہ اسکے مطالعہ میں لانے سے دل نہیں اُکتاتا۔

چونکہ اس نام کی کتب دیگر مصنفوں کی بھی ہیں اس لئے جب اس کے لئے ہمیں یا کسی اور کتاب فروش کو فرمایش کریں مصنف لالہ ساگر رام کا نام ساتھ ضرور لکھ دیں۔

دیگر ہر ایک قسم کی کتب برائے فروخت موجود ہیں۔

پتہ شبے اس تاجر کتب لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے
انسان وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے

محبوب کے تسخیر قلوب کی ایک حیرت انگیز کتاب مجلد

مہاراجہ کوک شاستر المعروف تحقیقی علم النسا باتصویر

یہ وہی اصل پرانا اور صحیح مستند نادر صحیفہ ہے جو کہ حضور مہاراجہ بام دیو صاحب کے وزیر اعظم شریمان کوکہ پنڈت جی نے بنایا تھا ہم نے بصرف زر کثیر اور نہایت جستجو و کوشش سے اصلی کتاب حاصل کر کے دیوناگری سے اردو کا جامہ پہنایا ہے مصنف صاحب کی سوانح عمری بھی کتاب میں موجود ہے (تانبے کے پتروں پر یہ کتاب لکھی ہوئی تھی) آجکل کے تمام اشتہاری اور نقلی کوک شاستروں والے صرف چار ہی قسم کی عورتوں اور مردوں کی تشریح ظاہر کرتے ہیں۔ مگر مہاراجہ کوک شاستر میں ۲۸ اقسام کے مردوں اور مستورات کے مفصل حالات و شناخت کے طریقے موجود ہیں علاوہ ازیں نیک اور بد اشخاص کی پہچان۔ خلوص محبت و الفت کے راز۔ برہم چریہ برت کے راستے۔ رج و بیرج کی خوبیاں اور اولاد نرینہ پیدا کرنے ہمیشہ تندرست خوبصورت اور نوجوان بنے رہنے کے اسرار تمام تمام مردانی و زنانی پوشیدہ اور خاص خاص بیماریوں کے نیز بہدف علاج قلمبند کئے ہیں۔ انجام کتاب میں عجیب و غریب معلومات و دلپذیر نسخہ جات کا سرمایہ مہیا کیا گیا ہے **۱۲۸ تصاویر** بھی کتاب کے آخر میں لگائی گئی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے قیمت مجلد معہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸)

ملنے کا پتہ

مینجر قیصر ہند ایجنسی لودھیانہ پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیوناگری آریہ بھاشا میں مکمل اور نہایت سستا
ہندی
مہابھارت

اس سے پہلے منشی دوارکا پرشاد صاحب اُفق لکھنوی سے مہابھارت کا اُردو ترجمہ کرا کر شائع کیا گیا تھا جسکی ایسی قدر ہوئی کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں تین دفعہ ہزاروں چھپ کر بک گیا اور اب چوتھی دفعہ چھپ رہا ہے چونکہ ہندی جاننے والے مرد اور استریاں اس اُردو ترجمے سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے اسلئے انکو بھی اس بے بہا رتن سے محروم نہ رکھنے کی خاطر اس پوزیشنک کا ہندی میں ترجمہ چھپوانا شروع کر دیا ہے اور اسکے حروف سندر اور موٹے کاغذ گف رکھا گیا ہے تاکہ اس سے بڈھے اور جوان بچے اور استریاں سبھی پورا پورا فائدہ اُٹھا سکیں۔

اگرچہ موٹے کاغذ اور موٹے حرفوں میں چھپوانے پر اُردو کی نسبت لاگت بہت زیادہ آئی ہے تاہم عام لوگوں کو فایدہ پہنچانے کی غرض سے قیمت بہت سستی رکھی گئی ہے یعنی کل آٹھ روپے لیکن جو خریدار صاحبان اخیر دسمبر ۱۹۱۲ء سے پہلے پہلے اس کی خریداری کریں اُن سے صرف چھ روپے پیشگی لئے جاوینگے آدیرب جو ۷۴۰ صفحے پر چھپ کر تیار ہے قیمت پہنچنے پر فی الفور دیا جائیگا مکمل کتاب بھی اپریل سنہ ۱۹۱۳ء تک خریداروں کی خدمت میں پہنچ جاویگی۔

ناگری کے سوا جبکی اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء تک کل چھ روپے قیمت ہے ذیل کی کتابیں بھی اس دکان سے مل سکتی ہیں۔

مہابھارت ہندی آدیرب ۷۴۴ صفحے	۶/	کلجگ میں ست جگ کی دیوی معہ تصویر	۱۶/
مہابھارت اُردو مکمل ۱۸ پرب مجلد ۱۸۳۶ پر	۶/	عروج روحانی یعنے سوامی رام تیرتھ کے لیکچر	۸/
راماین بالمیکی اُردو ساتوں کانڈ مجلد ۱۰۳۲ پر	۶/	سوانح عمری ہنومان جی مکمل اُردو	۱۲/
ٹاڈ راجستان اُردو ۲ جلد مع ضمیمہ مجلد ۲۰۶۸ پر	۷/	" " ناگری	۱۴/
… مندرجہ بالا کتب کی اکٹھی خریداری ہونے پر		" " گورمکھی	۱۲/
سریمد بھاگوت اُردو مجلد مولفہ اُفق لکھنوی	۶/	سری رامچندر جی کی سوانح عمری اُردو	۶/

اُردو۔ گورمکھی اور ہندی میں سب براعظموں کے نقشے دیواری روغنی معہ رول کپڑا فی ۶/ ۸/

اُردو میں چھوٹے نقشے براعظموں کے روغنی معہ رول کپڑا وغیرہ فی ۴/

المشتہر
لالہ مدنہ مل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گرہستھ آشرم کا سچا رہنما نوجوانوں کی زندگی کا محافظ کتاب

قیمت عہ　　　　　محصولڈاک ۳ر

چشمہ زندگی

مصنفہ مہتہ سیتا رام دت - وید راج - صدر بازار راولپنڈی

فہرست مضامین مختصر

منی کی پیدائش جائے رہائش بالتصویر رنگین - خطرناک آگ تیز زہر زمانہ تناسلی اعضاء بالتصویر رنگین منی ورج کے متعلق جدید مغربی دریافت - شادی - حمل - حاملہ زچہ - بچہ - شرح جسمانی اعضاء بالتصویر رنگین بذریعہ صحت - اسباب الامراض ویدک اصول صحت - پانی سے تمام امراض کا علاج مشرح بالتصویر رنگین خواص الاشیاء علاج الامراض وغیرہ وغیرہ۔

اہل وطن کی متفقہ بلند آواز قابل غور ہے

ڈاکٹر پرشوت دت شاستری ایم اے سابق پرنسپل اورینٹل کالج لاہور (حال) پروفیسر ہندو یونیورسٹی کالج کلکتہ نے تحریر فرماتے ہیں - آپ کی کتاب بہت مفید اور محنت قابل قدر ہے یقیناً یہ پسند عام ثابت ہوگی -

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء لاہور واقعی بڑی مفید کتاب ہے جو ہر دلعزیز ثابت ہوگی ۔

مسٹر کنور سین ایم اے پرنسپل لاء کالج لاہور آپنے نہایت ضروری اور حفظان صحت کو عام فہم طریق سے بیان کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے -

رائے ٹھاکر دت ڈسٹرکٹ جج (ریٹائرڈ) گوجرانوالہ - دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے جسکے اندر بہت مفید ہدایات اور معلومات درج ہیں -

آریہ سماج کی ایک غیر معمولی شخصیت - شری لالہ ہنس راج بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج لاہور فی الواقعہ چشمہ زندگی میں بہت مفید باتیں درج ہیں عام طور پر گرہستھیوں کے ہاتھوں میں جانی چاہیئے سست دھرم پرچارک بردوار - بال بچوں والے گرہستھیوں کے لئے مفید ہے

حاذق الملک بہادر حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے -

نوٹ - یہ کتاب ۵۰۰ صفحہ کی مجلد با تصویر رنگین قیمت عہ دو روپیہ چار آنہ محصول ۳ر دو جلد پر محصول معاف - نوٹ - آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیویں +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri